صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۶۹	۱۸	فی من اور رمال	فی من ایک سیر اور رمال .....
۶۷۱	۲ و ۳	کہنڈیلہ بابت	کہنڈیلہ کی بابت ....
۶۷۷	۱۱	پیدار	پیداوار ....
۶۷۸	۷	مقام مین اونکے	مقام مین اونکو ....
۶۸۶	۱۹	وہان سے پہونچے	وہان پہونچے ....
۶۸۷	۷	ساد ہانیون نے	سادہانیون سے ....
۶۸۷	۱۵	صاحب کوان ریاستون	صاحب کو کہ ان ریاستون –
〃	۱۸	کہی کا معاوضہ	کمی کا معاوضہ ....
۶۹۲	۵	دہونکل سنگہ کہ ملی	دہونکل سنگہ ملی ....
۶۹۳	۱۱ و ۱۴	خوشحالی داروغہ	خوشحال داروغہ ....
۶۹۵	۱۲	محمد شاد خان پہر قلعہ	محمد شاد خان پر قلعہ ......
۶۹۶	۱۶	وطن کو	وطن کو گیا ....
۶۹۷	۱	تکلیف	تکلف ....
۶۹۸	۱۰	یا تو پٹہان	پانچ سو پٹہان ....
۷۰۰	۱۶	بگڑ گیا پچاس سوار لیکر بہاگا..	بگڑ کر پچاس سوار بہی لیکر بہاگا..
۷۰۱	۱۳	بہائیون	بہائیون ....
〃	۱۹	بارگیر دار	بارگیر ....
۷۰۵	۱۳	سابنہر مین ہے	سابنہر پر ہے ......

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۱۴	۶	پسر کشن سکے	پنسر کشن سکے ....
۶۱۷	۸	کونشل	کونسل ....
۶۲۵	۵ و ۶	حاصل کیا اور ادنکو منظور نہوا	حاصل کیا منظور نہوا ......
۶۲۶	۱۶	دوم نبچے سنگہ کی مان نے	دوم نبچے سنگہ - نبچے سنگہ کی مان نے
۶۳۴	۱۳	چوہون نے ضبط کیا	چوہون ضبط کیا ....
۶۳۷	۵	عَلم	عِلم ....
۶۴۳	۱۰	زمانہ حکومت	بزمانہ حکومت ....
۶۴۳	۱۹	اسیطرح فیروز	اسطرح فیروز ....
۶۴۴	۱۵	نونگہ	تونگہ ....
۶۴۷	۶	فروخ	فروغ ....
۶۴۸	۲	۲۱- دسمبر سنہ ۱۸۱۶ء مین	۲۱- دسمبر سنہ ۱۸۱۶ء کو ......
۶۴۹	۵ و ۶	عمداً	عموماً ....
۶۶۰	۵	مقبول العموام	مقبول العوام ....
۶۶۳	۱	بچھڑی	بچھیرے ....
؍؍	۴	شیخ کی	شیخ جی کی ....
۶۶۴	۹	ٹوڈن کرن	ٹون کرن ....
؍؍	۱۴	قبضہ مین ہے	قبضہ مین تھے ....
۶۶۵	۱	رائمل	رائیسل ....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۱۶	۵	کافی نہو	کافی ہو ....
۵۲۰	۸	قزاین	قراین ....
۵۲۴	۳	ایجنٹ سے صاحب	ایجنٹ صاحب ....
۵۵۰	۱۰	۲۔ مارچ سنہ ۱۸۷۲ء ۹۔ مئی سنہ مذکور تک	۳۔ مارچ سنہ ۱۸۷۲ء سے ۹۔ مئی سنہ مذکور تک ....
۵۵۱	۵	ٹیٹ صاحب	ٹیٹ صاحب ....
۵۵۴	۱۳	سنہ ۱۸۶۰ء کہ کوئی	سنہ ۱۸۶۰ء کوئی ....
۵۵۷	۶	سنہ ۱۸۸۳ء	سنہ ۱۸۲۳ء ....
۵۶۰	۱۸	تا خشکی	تا کہ خشکی ....
۵۶۲	۴	پیچیدہ ہیں	پیچیدہ ہے ....
۵۶۲	۱۳	جہیل	جھیل ....
〃	۱۷	دونن	دونون ....
۵۶۴	۲	سباسے	سبب سے ....
۵۸۵	۱۱	سوار سے	سوار ....
۵۹۰	۱ و ۲	سارقان وجرمانہ ونذرانہ ..	سارقان ونذرانہ ....
〃	۹ و ۱۰	دانشمند ہے	دانشمندی ....
۶۰۷	۶	جہیل کے کنارہ	جھیل کے کنارہ ....
۶۱۱	۵	دو میل فاصلہ پر	دو میل کے فاصلہ پر ....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵۱	۱۵	منع کردیا ہے	منع کردیا
۳۵۲	۱۵	شوقین مین ہین	شوقین ہین
۳۶۵	۲	عمل جراحی کا ناکامیاب	عمل جراحی کے ناکامیاب
۳۶۸	۱۴	آزادی	ازادی
۳۷۰	۱۲	مستوفی	مستوفی
۳۷۳	۱۷	پہنگل لال	جہنگین لال
۳۸۷	۳	شخص انتظام	شخص کو انتظام
۴۰۷	۱۵	پیدا کیجاتی ہے	پیدا کیجاتی
۴۱۳	۱۲	بگہیل	بگہیل
۴۱۴	۱۹	حاشیہ	ذیل
۴۲۱	۱	پرورشس	پرورش
۴۳۳	۱۹	اوسی سے	اوس سے
۴۴۲	۵	بیراسی	بیدراسی
۴۴۷	۱۵	رکہتے ہین	رکہتے تہے
۴۶۹	۱۱	شروع کردیا	شروع کرایا
۴۸۸	۱۳	ہیچ محال	پنج محال
۴۹۰	۱۱و۱۲	تیسن سوچالیس	تین سوچالیس
۴۹۳	۱۸	عوض ملا ہے	عوض نہ ملا ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۵	۱۲	اور بڑے ہین مثل شیراز کے انگورون کے خوش ذایقہ.....	اور مثل شیراز کے انگورون سے بڑے اور خوش ذایقہ . . . .
۲۰۸	۱۵	اولادین ہین اور سجادہ نشین ہین	اولا دمین اور سجادہ نشین ہین
۲۲۵	۱۷	پروہتون کی وبہاٹون کی ..	پروہتون وبہاٹون کے . . . .
۲۶۸	۶	والی سیواڑ.	والی مارواڑ. . . . .
〃	۸	ابہی خاندان.	اس خاندان . . . .
۲۶۹	۵	اوسی سے.	اوسینے . . . .
۲۷۵	۹و۱۰	رٹن سکے گانون	آہن سکے گانون . . . . . .
۲۷۶	۱۹	شہر ونکی.	شہر کی . . . .
۲۹۲	۲	جانوہ	خانوہ. . . . .
۲۹۹	۶	اوترآئے.	اوتراہے. . . . .
۳۰۱	۴	رانادوم.	رانا امرا دوم. . . . . . .
〃	۱۲	اتفاق وحدیت.	اتفاق واحدیت . . . . . .
۳۰۵	۱۸	منگولی.	سنگولی. . . . .
۳۰۸	۲	سید باسادہا.	سید باسادہ . . . . . .
〃	۴	آصول.	حصول. . . . .
۳۱۴	۱۸	لکہیا	ہوگہیا. . . . .
۳۲۹	۱۰-۱۱	گانوریہنا.	گانوکارہنا . . . .

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۸	۹	اور جہد	اوُر جہ ....
"	۱۱	"	"
۷۳	۱	دورنادہار	درونادہا ....
۸۵	نقشہ خانہ ۲	عہدنامجات	عہدنامہ منجانب ....
۱۰۰	۱۹	بموجب وراثت	بموجب تبنیت کچھ اصل نہین رکھتے حسب قاعدہ شریعت وراثت ....
۱۱۱	۳	لمحق الریاستون	ملحق السرحد ریاستون ....
۱۲۹	۱۰	نمبر	نمبری ....
۱۳۵	۵	سنہ ۱۸۶۵ء ہیجر	سنہ ۱۸۶۵ء مین ہیجر ....
۱۵۰	ایضاً	—	۳ ....
۱۵۲	ایضاً	۱-۳۸	۱-۳۹ ۷۳-۳۵
[illegible]	۵	[illegible]	مکانات ....
[illegible]	[illegible]	[illegible]	نانڈسی ....
[illegible]	[illegible]	[illegible]	اوسنے ....
		[illegible]	عمدہ ....
[illegible]	[illegible]	[illegible]	جمیر کو تاراج کیا ....
		[illegible]	[illegible] ....
		[illegible]	سے جنوب مغرب ....

تقریظ کتاب وقایع راجپوتانہ از طرف مطبع مفید عام آگرہ

جو شخص دنیا مین آکر پچھلے واقعات اور زمانہ گذشتہ کے حالات سے واقفیت حاصل نکرے اور اس نمایش گاہ عالم کو چشم عبرت بین سے نہ دیکھے وہ مثل اوس نابینا کے ہے جو بزم چراغان مین جاے اور اوسیطرح بلا معائنہ کیفیات واپس آئے علم تاریخ محک تجربہ ہے اور افزونی عقل کا ذریعہ علم تاریخ وہ علم ہے جس سے ہر شخص کا دل صورت جام جم اور آئینہ سکندر بن جاتا ہے یہی علم ہے جو ہزارون برس کے پچھلے واقعات آنکھون کے سامنے لاکر دکھا دیتا ہے اگر شعرا و مورخ گذشتہ حالات کو قید تحریر مین نہ لاتے تو بہت سے آدمی دنیا کے حالات سے بیعلم رہجاتے ربع مسکون مین وہ کونسی ولایت یا جزیرہ ہے جسکی کتب تاریخ کا عالم مین ذخیرہ نہین لیکن کشور ہندوستان کے ہر ایک شہر کی ایسی مفصل تاریخ جس سے ہر جزو کل کی ماہیت معلوم ہو جاے مختصر یا مطول نظر نہین آتی علی الخصوص تاریخ راجستان جو کشور ہندوستان کا ایک بہت بڑا زرخیز حصہ ہے اوسکی کوئی تاریخ اردو زبان مین ایسی ناقل و دال جسمین ہر ایک ریاست کے اگلے پچھلے مفصل حالات شرح و بسط کے ساتھہ مندرج ہون آج تک تصنیف نہین ہوئی تھی الحمد للہ کہ اندنون اوسی جامعیت کے ساتھہ یہہ کتاب نایاب مسمی **وقایع راجپوتانہ** جو تین حصو نمین منقسم ہے جناب عالی مناصب والا مناقب گوہر درج بلاغت اختر برج فصاحت گل سرسبد شیرین زبانی بلبل گلزار شیوا بیانی با وضع و باوقار مشہور نزدیک و دور جناب بابو **جوالا سہای** صاحب عدالتی راج

کی تعمیر کے واسطے منظور کیا۔

۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین قرضہ کا صرف نو سو روپیہ رہگیا اور دوسرے سال مین تمام و کمال ادا ہوکر ریاست ٹونک سے خراج کی بابت فارغخطی لیگیی تب صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل صاحب کیخدمت مین چار مراتب ذیل کی درخواست کی۔

ٹونک سے علیحدہ ہونیکے بعد ۱۸۶۹ء مین ٹہاکر لاوہ جو خراج سرکار انگریزی کو دیتا تہا مگر بلحاظ زیر باری ریاست ملتوی کیا گیا تہا اب ایصال اوسکا از سر نو شروع کیا جاوے۔

ٹہاکر کے مصارف خاص کیواسطے بوجہہ تنگدستی روپیہ بہ تعداد قلیل مقرر کیا گیا اوسمین اضافہ کیا جاوے۔

بنظر ترقی پیداوار تعمیرات آبپاشی پر جنکا علاقہ مین قدرتی سامان بہت ہے مگر قلت آمدنی سے التوا مین تہین توجہہ کامل کیجاوے۔

ہمدران حال کپتان جیکب صاحب انجنیر راج جے پور کو تجویز تعمیرات فی الفور شروع کرنے کیواسطے اجازت دی۔

ٹہاکر سے رعایاے علاقہ سب خوش ہے وہ اونکی عافیت و بہبودی مین بہت کوشش کرتا ہے اور اپنے مختار منتظم کو کہ اوسی کا رشتہ دار ہے انصرام کار ریاست مین بہت مدد دیتاہے اور سرکار انگریزی سے رفع زیر باری اور اصلاح امور ریاست مین جو مدد ملی ہے اوسکا بہت شکر گذار ہے فقط

تمّت

بقلم ہیچمدان و ذرۂ بیمقدار مین محمد علی منصرم مطبع مفید عام آگرہ

سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ع مین سمہ ... جمع خرچ ریاست سے پس انداز ہوا اور ...
حسب نوشت اقرارنامہ برادران بوجہہ مصارف مقابلہ آرائی ٹونک وصول کیا گیا
اور اوسکے سواے ساڑہے تین سو من غلہ پیداوار خریف کا فروخت کرکے زر قیمت
قرضہ مین ادا کیا گیا منجملہ دو تالابون کے جو تجویز ہوئی تہی ایک تیار ہو گیا اور اوسکے
ذریعہ سے بنجر اراضی مزروعہ ہو گئی صاحبان پولٹیکل ایجنٹ جے پور و ہاڑوتی نے
مراتب مفصلہ ذیل کی تحقیقات کی۔
اول۔ دعوی ریاست ٹونک بابت نذرانہ تعدادی چار ہزار روپیہ جسکا تصفیہ نہین ہوا تہا
دوم۔ تعداد و واجبیت قرضہ برادران ذنگی ٹہاکر۔
سوم۔ ذمہ وری برادران ٹہاکر بموجب نوشت معاہدہ مذکور۔
چہارم۔ ترمیم پنشن وارثان مقتول ہنگامۂ ٹونک کہ اسباب مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ
ہاڑوتی نے ریاست ٹونک کو بہی لکہا۔
سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ع مین سمہ ... خرچ سے پس انداز ہوا اگر بند شکست نہو جاتا تو اس سے
بہی زیادہ پس انداز ہوتا ٹہاکر کا بہائیون پر مصارف مقابلہ ٹونک کا دعوی تہا
وہ بہ تعداد ... روپیہ قرار پا گیا اسمین سے ... وصول ہو گیا خزانہ
ایجنسی مین ... ٹہاکر لاوہ کا امانتاً جمع ہو کر بندوبست ادائے قرضہ کیا گیا کاغذات
تحقیقات قرضہ ذنگی لاوہ جو باستدعاے صدور حکم مناسب پیشگاہ گورنمنٹ مین
بہیجے گئے تہے اون پر بعد منہائی رقومات غیر مشتبہ کی منظوری ادائے ... زر قرضہ
کے بذریعہ حکم یکم اکتوبر سنہ ۱۸۷۳ع صادر ہوئی اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے رفع زیر باری
اور ادائے قرضہ سے سبکدوش دیکہکر افزونی پیداوار ڈیڑہ ہزار روپیہ ایک بند

قلت آمدنی اور کثرت خرچ کی ۲۶و۱۸۶۷ع مین ایسی تھی کہ باوصف عدم ادائے بقایاے کثیر خراج کے سمالعہ صرف مصارف روزمرہ کیواسطے قرض لیاگیااور بقایاے خراج لغایت سمت ۱۹۲۶ بدین تفصیل تہا۔

واجب الطلب سرکار انگریزی ابعد علیحدگی ٹونک سے	واجب الطلب ٹونک
سمہ ۹	معہ ۱

مراسلہ ۷- اگست ۱۸۶۸ع مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے پولیٹکل ایجنٹ صاحب ہاڑوتی کو لکہا تہا کہ اگست ۱۸۶۷ع کے مقتولون کی پنشن خراج لاوہ واجب الطلب ٹونک مین سے وصول کیجاوے مگر لاوہ کی زیرباری سے اس حکم کی تعمیل غیر ممکن تھی اسواسطے بسبب عدم وصول اوسکے مبلغ سمہ دو قسطون مین خزانہ ایجنسی سے دیا گیا جیسا لاوہ والہ ٹہاکر کا حال خراب ہوا ہے راجپوتانہ مین چہوٹے سے چہوٹے کسی ٹہاکر کا بھی نہوا ہے اگر اوسکا سرکار انگریزی سے تعلق نہوا ہوتا اور واقعات باعث تعلق رحم وافسوس کے لایق نہوتے تو اوسپر سرکار کی توجہ کیونکر ہوتی اب اسوجہ سے تحقیق ہوا کہ قتل اور قحط سے اوسکا کسقدر نقصان ہوا ہے کہ گہورے تعداد سابقہ سے بقدر چہارم رہگئے اور ہل اور مویشی دسوین حصہ سے بہی کم رہگئے سیاست قرضہ سے ازبس زیربار تھی خرچ آمدنی سے زیادہ تہا اور قرضہ ہلکا اوس کے سود کے ادا ہونے کی کوئی صورت نہ تھی۔

رفع زیرباری کیواسطے روپیہ کی مدد دیگئی اور برادران ٹہاکر سے جنہون نے مقابلہ آرائی ٹونک کے خرچ مین شریک ہونیکا اقرار کیا تہا ایفاے اقرار کرانا تجویز ہوا۔

سنہ	آمدنی	خرچ	باقی	فاضل
سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء	سمہ عسہ	لعمہ مالوللعہ	.	سمہ مالالعمہ
سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء	سمہ مااللوعہ	سمہ مالہللعہ	.	للوعہ ۱۲
سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء	صہ ماعسہ ۶/۵ پائی	الہ مالوعسہ	سمہ لمالسہ ۶/۵ پائی	.
سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء	للعہ لاعولعہ	الہ مالعسہ	سمہ سالہ عمہ	.

جمع و خرچ سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء

سمہ مااللوعسہ

مالگذاری	سہوم و محصول	جرمانہ	متفرقات	قرضہ
الہ لمالعسہ ۱۷	صہ ماعسہ ۱۲	سہ ۸	مالہ عسہ ۷	سمالہ

خرچ

سمہ مالہللعہ

پایگاہ یعنی طویلہ خرچ	مصارف ریاست	تنخواہ سپاہ	رسوڑہ
مالہ سہ	صہ مالعسہ ۱۲	ساللوعسہ	لمالعہ ۱۰

سایر خرچ	خیرات	تعمیر منارہ ہائے حلدی	تنخواہ وغیرہ وکالت ایجنسی جبلپور
صعسہ	للوعسہ ۱۳	سماعسہ	ساعسہ

متفرقات

مااللوعسہ ۱۳

عادتین اونکو گمراہ نکر دین تو یقین ہے مثل اپنے باپ کے ہوشیار و لئیق ہونگے اس راج مین ۷۳-۱۸۷۲ء مین پچیس مدارس صرف دیسی زبان کے تھے ۷۵-۱۸۷۴ء مین تین جدید مقرر ہو کر کل اٹھائیس ہو گئے اون مین پڑہائی بہت اچھی ہوتی ہے مہاراجہ صاحب انگریزی مدرسہ مقرر کرنیکا مدت دراز سے اقرار کرتے ہین مگر ابتک اوسکا ایفا نہین ہوا ہے اگرچہ مہاراجہ صاحب روپیہ کی قلت کا عذر کرتے ہین مگر اصل سبب یہہ ہے کہ راجپوتانہ کے لوگ ابتک انگریزی پڑہنے سے تعصب رکھتے ہین اور مہاراجہ صاحب کوئی امر جو اونکی رعایا کے خلاف مرضی ہو نہین کیا چاہتے ہین مگر یہہ ایسا بڑا معاملہ ہے کہ حسب موقع و وقت عمل کرنے کیواسطے مہاراجہ صاحب کی خوشی پر منحصر رہنا چاہئے یقین ہے کہ وے ضرور بندوبست کرینگے کیونکہ باوصف قلت آمدنی اور کثرت مصارف کار خیر مین بڑی فیاضی اور دریا دلی سے خرچ کرتے ہین چنانچہ اونہون نے قحط زدگان بنگالہ کے چندہ مین زر کثیر دیا ہے ۔

تیسری فصل

लावा لاوہ

سابق مین لاوہ ٹونک کی ریاست کا خراج گذار تہا اوس واردات کی وجہہ سے جسکی یاداش مین نواب محمد علیخان ٹونک سے خارج ہوئے یہہ علاقہ ٹونک سے علیحدہ ہو کر ایجنسی جے پور سے متعلق ہو گیا سنوات گذشتہ مین آمدنی و خرچ علاقہ اس تفصیل سے ہوئی ہین ۔

حاضر ہوکر حسب قاعدہ بجا آوری آداب کی مگر ٹہاکر سے جو اوس وقت تک
مطلق خود اختیاری کا دعوی کرتا تہا یہہ امید نہ تھی کہ وہ اس مخالف حکم کی
بہ آسانی تعمیل کرے اسواسطے اس خیال سے کہ شاید مجبور مہاراجہ صاحب اوسکو
سزا دیکر اطاعت کراوین اور اونکی امداد کیواسطے ضرورت ہو فوج انگریزی
طلب کرنے کی ضرورت ہوئی۔
مہاراجہ صاحب نے ٹہاکر کے ادا ے فرایض کیواسطے تاریخ یکم فروری مقرر
کی مگر اوسکا نتیجہ ایسا مشتبہہ تہا کہ کسی قدر فوج انگریزی پیشتر سے مستعد و
تیار رکہنا ضرور متصور ہوا مگر حسن اتفاق سے اوسکی ضرورت نہوئی بہت پس و پیش
سے آخرکار ٹہاکر فتح گڈہ دربار مین حاضر آیا اور جو مقام اوسکے واسطے پیشتر
سے تجویز ہوا تہا اوس پر آکر بیٹھ گیا جون ۱۸۷۰ء مین اس ٹہاکر کا انتقال ہوا
اور اوسکا بیٹا بعمر ۲۰ سال جانشین ہوا۔
ریاست کشنگڈہ مین انتظام عدالت کا اچھا ہے چوری و غارتگری وغیرہ
کی واردا تین بہت کم وقوع مین آتی ہین اگرچہ کارروائی عدالت ضابطہ و
قاعدہ کی پابندی سے نہین ہوتی ہے مگر مہاراجہ صاحب خود بہ توجہ و کوشش
کام کرتے ہین اس سے حقرسی سے کوئی محروم نہین رہتا اور رعایا کی جان
و مال کی خاطر خواہ حفاظت ہوتی ہے۔
مہاراجہ صاحب کے صاحبزادون کی کہ ایک بعمر ۱۶ سولہ سال اور دوسرے بعمر
۲۰ بیس سال ہین تعلیم و تربیت مین بہت کوشش ہوتی ہے علاوہ ہندی اردو
فارسی کے اونکو انگریزی پڑہائی جاتی ہے اگر ہندوستانی دربار کی بد

حقوق و عزت اعلے درجہ کی ماتحتی کے کہ صرف جاگیر کی عام اصطلاح سے ہر نوع فائق
ہین رہے ہین کل معاملات پر لحاظ کرنے سے ظاہر ہے کہ مہاراجہ صاحب ٹھاکر کی بابتہ
بہت بردباری و اعتدال سے پیش آئی ہین اونہون نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے کہا
کہ ٹھاکر کی بدچلنی وگستاخی سابقہ کا ہمکو بہت خفیف خیال ہے اور ہم اوسکو ہر طرح سے
اپنے خاندان کا چھوٹا بھائی سمجھتے ہین اور جیسے اس رتبہ کے لوگون کی عزت و توقیر
ہوتی ہے ویسی ہی کرتے ہین اور باستثناء ٹھاکر کے اس دعوی کے کہ ہماری برابر گدی
پر بیٹھین اوسکے حقوق وعزت کو بطور سردار اعظم ریاست ملحوظ رکھتے ہین -
مگر چونکہ ٹھاکر نے بجز خود اختیاری مطلق اور گدی پر مہاراجہ صاحب کے برابر بیٹھنے کے
کسی امر کو منظور نہین کیا صاحب نے اوسکو صفائی سے اور حکماً اطلاع دہی کہ تمہارا دعوے
محض لغو ہے تمپر فرض ہے کہ اپنے آقا کے احکام و خواہش کی تعمیل کرو اور خوشی سے
دربار کے خیر خواہ و وفادار ماتحت ہوکر رہو اور اگر ایسا نکروگے تو مہاراجہ صاحب کو
اختیار ہے کہ بزبردستی وسرکوبی اطاعت کرا وین کہ بشرط اجازت سرکار انگریزی
مہاراجہ صاحب بہ آسانی کرسکتے ہین -
اگر بلحاظ مسن ہونے ٹھاکر حال کے و نیز اس خیال سے کہ وہ ابتک تہوار
وغیرہ پر حاضری دربار سے معذور رہا ہے صاحب ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب
کو سمجھا دیا کہ خاص اس ٹھاکر کی نسبت اوسکی حیات مین وہی رعایت جاری
رہی اور نتیجہ تحقیقات سے اطلاع دے کر گورنمنٹ کے حکم اخیر کا
انتظار کیا جولائی سنہ ۷۳ء مین پیشگاہ گورنمنٹ ہندوستان سے حکم صادر
ہوا کہ ٹھاکر فتح گڈہ چھ ہفتے کے عرصہ مین اپنے سرپرست رئیس کی خدمتمین

روپیہ تیار رہتا ہے اور ریاست کو فایدہ ہوتا ہے۔

اس ریاست مین بڑا معاملہ مہاراجہ صاحب اور ٹہاکر فتح گڈہ کی نزاع و نااتفاقی کا تہا کہ ۱۸۶۸ء مین انتہا درجہ کو پہونچکر فیصل ہوا اس نزاع کا آغاز ۱۸۴۵ء سے ہوا تہا اور موجبات یہہ تہی طرز حقیقت جایداد و فتح گڈہ روابط ومدارج باہمی مہاراجہ صاحب و ٹہاکر فتح گڈہ مہاراجہ صاحب کہتے تہے کہ فتح گڈہ بہی علاقہ ریاست مین ایک جاگیر ہے وہان کے ٹہاکر کو دیگر جاگیرداران ریاست پر کسیطرح فضیلت و فوق نہین ہے وہ ہرطرح سے دربار کا ماتحت ومحکوم ہے اسواسطے اوسکو لازم ہے کہ ہماری اطاعت و فرمان برداری کرے۔

اور ٹہاکر کہتا تہا کہ مہاراجہ صاحب اور ریاست سے علیحدہ و خودمختار ہون میری جایداد بطور جاگیر کے نہین ہے بلکہ میرے بزرگون کو بطور حصہ راج کے ملی تہی کہ اسوجہہ سے مجہکو مہاراجہ صاحب سے ہمسری اور دربار مین گدی پر برابر بیٹہنے کا منصب حاصل ہے طرفین سے مخالف و بیچیدار دلائل و تبوبیش ہوئین مگر تعجب یہہ کہ جس سند کے بموجب جایداد ملی تہی اور صرف اوسی سے اصل حال منکشف ہوتا پیش نہوئی اور عند الطلب جواب دیا کہ گم ہوگئی ہے اصل یا نقل کچہہ بہی نہ مل سکی اور اوسکے نہ ملنے کے متخاصمین مین سے کوئی فریق وجہہ معقول بیان نہین کرسکا اگرچہ ٹہاکر کی خود اختیاری کے دلائل بمقابلہ شہادت طرف ثانی کے محض پوچ تہین مگر اسمین شک نہین کہ جب سے یہہ ٹہکرات کشنگڈہ سے علیحدہ ہوئی ہے اوکی

جمع وخرچ سنہ ۱۸۶۹ع — یک لکھہ [illegible]

مالگذاری	سایر	مالگذاری دیہات جاگیر زنانہ ومع سہاپور جیب خاص सेहापुर
[illegible]	[illegible]	[illegible]

خرچ

[illegible] لکھہ [illegible]
۸ر۳ پائی

مصارف خاص مہاراجہ صاحب	مصارف فوج وملازمان	خیرات
[illegible] ۱۵ر۳ پائی	[illegible] ۷ر۶ پائی	[illegible]

عمارت وکارخانہ	بخشش وانعام	مصارف متفرقات
[illegible] ۴ر	[illegible] ۱۰ر	[illegible] ۱۲ر

جاگیرات زنانہ ڈیوڑہی
[illegible]

سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ع مین [illegible] ۵ر۴ پائی سرکار انگریزی سے بابت اوس معاوضہ نقصان کے ملا ہے جو سرکار نے بالعوض اراضی درآمدہ سڑک ریل ومحصول راہداری ہوا ل تجارت تاریخ اجراے سڑک ریل سے بحساب بیشں ہزار روپیہ سالانہ دینا منظور فرمایا ہے ریاست مین ایک دار الضرب ہے اوسمین اشرفیان اور

آمدنی وخرچ ریاست

سنہ	آمدنی	خرچ
سنہ ۱۸۶۶و۶۷ء	دو لکھہ [illegible]	
سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء	یک لکھہ [illegible]	دو لکھہ [illegible] ۸ر۳ پائی
سنہ ۱۸۷۰و۷۱ء	یک لکھہ [illegible]	دو لکھہ [illegible]
سنہ ۱۸۷۲و۷۳ء	یک لکھہ [illegible]	دو لکھہ [illegible]
سنہ ۱۸۷۳و۷۴ء	دو لکھہ [illegible]	دو لکھہ [illegible]
سنہ ۱۸۷۴و۷۵ء	دو لکھہ [illegible]	دو لکھہ [illegible]
سنہ ۱۸۷۵و۷۶ء	دو لکھہ [illegible] ۶ر۴ پائی	دو لکھہ [illegible] ۷ر۶ پائی

معمولی	خرچہ ریل
دو لکھہ [illegible] ۱ر	[illegible] ۵ر۴ پائی

متحمل ہو سکتی سانبہر کا نمک بمقدار کثیر کشنگڈہ کے علاقہ مین ہو کر ہاڑوتی کو جاتا تہا
اوس پر تین آنہ فی من محصول لیا جاتا تہا جب سے سانبہر سرکار انگریزی کے
قبضہ مین آیا ہے اس راستہ سے نمک کی بہرتی موقوف ہو گئی اور اوس کے
محصول کے بقدر ساٹہہ ہزار روپیہ سالانہ راج کشنگڈہ کی آمدنی مین کمی ہوئی
ہے علاوہ اسکے نووہ کا نمک مشرقی ملک کو کشنگڈہ مین ہو کر جاتا تہا مگر اس ریاست
کا موقع دیکہنے سے واضح ہے کہ سرحد پر تہوڑا سا پہیر کہانے سے اس راج
کے علاقہ مین جانے کی ضرورت نہین رہتی ہے کہ اس سے بہی بہت نقصان
ہوا ہے اب صرف ممالک متوسط و وسط ہند کو جانیوالا نووہ کا نمک یہان
ہو کر گذرتا ہے اور اوس پر تین آنہ فی من محصول لیا جاتا ہے۔

اونکا انتقال ہوگیا اور مہاراجہ پرتھی سنگھ صاحب مسند نشین ہوکر راج
کرنے لگے مہاراجہ پرتھی سنگھ صاحب نہایت خوش اخلاق و نیک رسیدہ و منصف بالعلم
منتظم ہین ریاست کا کام خود کرتے ہین اور کل متوسلین و رعایا ریاست
اون سے بہت خوش ہین اور ایسے لیئق و سخی و دردمند حاکم کے تحت حکومت
مین رہنے کے نازان ہین مہاراجہ صاحب ریاست کا کام کرنے سے نہ کبھی
خود سیر ہوتے ہین اور نہ دوسرے شخص کو انصرام کار مین غافل ہونے دیتے
ہین اونکی تدبیر مین بڑا وصف یہہ ہے کہ بہ پابندی دستور قدیم پردیسی
اہلکار کو نوکر نہین رکہتے اس راج مین کوئی شخص علاقہ غیر کا رہنے والا نوکر
نہین ہے دوسرے قدیم رسم یہہ ہے کہ ہر ایک راجپوت ملازم کی اولاد کو
وقت تولد سے معاش ملتی ہے —
کرنل ڈکسن صاحب نے ضلع اجمیر مین آبپاشی کیواسطے تالاب بنوائے
اون کے ذریعہ سے پیداوار ملک مین اضافہ ہوکر سرکار اور رعایا دونون
کا فائدہ ہوا ہے اس سے مہاراجہ صاحب نے آگاہ ہوکر اپنے علاقہ مین بہی
تالاب تعمیر کرائے سنہ ۱۸۷۱ء تک ۲۳ تالابون کی تیاری مین ۲ لاکہہ [illegible]
خرچ ہوا اور اونسے [illegible] اراضی کہ بغیر اون کے غیر مزروعہ رہتی سیراب
اور مزروعہ ہوگئی مہاراجہ صاحب اپنی اس تدبیر کے جس سے ریاست و رعایا
کو بڑا فائدہ حاصل ہوا ہے بہت نازان ہین اور واقعی نازان ہونیکا موقع
ہے کیونکہ بغیر اضافہ آمدنی اور کفایت خرچ کے ممکن نہ تہا کہ گذشتہ کی ریاست
اوس زیر باری کی جو تالاب سانبہر کے بقبضہ سرکار انگریزی آنے سے ہوگئی

دار الحکومت کا محاصرہ کیا اور کلیان سنگہ کو خارج کرکے اوسکے صغیر سن لڑکے کو مسند نشین کرنا چاہا راجہ اجمیر کو بہاگ گیا اور سرکار انگریزی سے درخواست اعانت کرکے اپنے ملک کا ٹہیکہ دینا چاہا مفسد ٹہاکرون نے بہی سرکار مین استغاثہ کیا سرکار نے اوسکی درخواست نامنظور کرکے ہدایت کی کہ اگر وہ دہلی کو چلا جاوے اور اوسکی غیر حاضری مین انتظام ملک بہ اہتمام پنچایت ہوتا رہے تو کچہہ مضایقہ نہین اسپر رئیس اور سرداروں کے درمیان عہد و پیمان ہو اگر شرایط مقررہ کے کفالت دینے مین سرکار نے انکار کیا وہ دہلی کو چلا گیا اور صاحب رزیڈنٹ نے فہمایش کرکے اوسکو واپس بہیجا بدرجہ لاچاری سردارون نے حسب خواہش مہاراجہ یہہ بہی منظور کیا کہ مہاراجہ صاحب جودہ پور فیصلہ کردین مگر اوسمین سرکار انگریزی کی کفالت ہو یہہ امر سرکار نے منظور نہ کیا سردارون نے ولیعہد کو مسند نشین کردیا اور کشنگڈہ کا محاصرہ کرکے اوسمین داخل ہونے والے تہے کہ مہاراجہ صاحب نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی درمیانگی منظور کی اونکی وساطت سے شرطین قرار پاگیئن اور مہاراجہ کلیان سنگہ کشن گڈہ مین آگئے مگر تہوڑے عرصہ کے بعد ثابت ہوا کہ مہاراجہ صاحب اور سردارون کے درمیان صلح و اتفاق رہنا غیر ممکن ہے کیونکہ مہاراجہ صاحب اپنے قول پر ثابت قدم نہین ہین سردار پہر جمع ہوئے اور مہاراجہ کلیان سنگہ سنہ ۱۸۳۲ء مین اپنے خلف مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب کو راج سپرد کرکے علاقہ انگریزی مین چلے گئے اور تاحیات خود — ہزار روپیہ سالانہ لیتے رہے سنہ ۱۸۳۹ء مین

تب رضامند ہو کر واپس آیا پہر اوس نے سمجہا کہ سرداران ریاست کی نوکری براۓ
واجب نقد مطالبہ سے مبدل ہو سکتی تہی مگر کوئی کفالت نہ تہی کہ زر نقد ادا کرنے پر بہی
وے نوکری کرنے سے معذور رہینگے اسواسطے اونہون نے براہ انصاف انکار
کیا بلکہ ٹہاکر فتح گڈہ نے بالکل خودسری اختیار کی مگر سرکار انگریزی نے جاگیردار
ریاست قرار دیکر اطاعت حکم مہاراجہ کی ہدایت کی مہاراجہ نے اونکی سزادہی
کے ارادہ سے فوج متعین کی مگر جوش دیوانگی مین یکایک خاندان تیموریہ
کے لقبی بادشاہ کے روبرو استغاثہ کرنے کیواسطے پہر دہلی کو بہاگ گیا اور
وہان خیالی منصب شل دربار شاہی مین موزہ پہن کر جانیکا قیمتاً حاصل کرنے
مین مصروف ہوا ہمدران حال کشنگڈہ مین اوسکے ہمراہی غافل نرہے اونہون
نے فوج بہرتی کی اور بوندی کی ریاست سے بہی مددلی ٹہاکرون نے بہی
کوٹہ سے مدد لیکر مقابلہ مین کوتاہی نکی ان مین لڑائی ہونے لگی اور اسی سبب
سے قرب وجوار کے علاقہ انگریزی مین بہی شر پیدا ہوا اسواسطے مہاراجہ کو
ہدایت ہوئی کہ خود اوسکے اور اوسکے ملازمین اور ٹہاکرون کے حرکات سے
جو نقصان پیدا ہوگا اوسکی جوابدہی مہاراجہ کے ذمہ ہے اور اگر فی الفور بندوبست
نکرے گا تو اوس کا عہدنامہ منسوخ ہو کر ٹہاکرون سے عہد و پیمان
کیا جاوے گا اس ہدایت نے اوسکو ششدر کر دیا اور وہ یکایک دہلی
سے واپس آیا اور اپنے سردارون کو جمع کرکے بذات خود مفسدون پر
حملہ آور ہوا مگر سردارون کے رویہ سے ثابت ہوا کہ اونکو اپنے ہمقوم باغیون پر
حملہ کرنا منظور نہ تہا ایک ایک کرکے سب علیحدہ ہو گئے اور پہر سب نے متفق ہو کر

اور تونگا کی لڑائی مین اونکو شکست دی اس شکست کا عوض ۱۷۹۱ء و ۱۷۹۰ء مین پاٹن اور میرٹہ کی لڑائی ہونے سے ہوا ان لڑائیون کیواسطے کشن گڑہ کا رئیس بہادر سنگہ مرہٹون کو اپنے ملک پر چڑہا کر لایا تہا اونکو لانے مین اوسکو کچہہ اپنی بہبودی و بہتری کی خواہش نہ تہی بلکہ اپنے مالک راجہ جودہپور سے انتقام لینا مقصود تہا کہ اوس نے بہادر سنگہ کو اپنے بہائی کے حقوق واجب غصب کرنے سے باز رکہا تہا میرٹہ کی لڑائی نے مرہٹون کو راجپوتانہ پر متسلط کر دیا اور صرف کشنگڈہ کا دغاباز رئیس اس عام ظلومی سے محفوظ رہا بہادر سنگہ کے بعد کلیان سنگہ راجہ ہوا اوسکے زمانہ مین بذریعہ عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر ۲ سنہ ۱۸۱۸ء کشنگڈہ سرکار انگریزی کے تحت مین آیا اس عہدنامہ سے قرار پایا کہ مہاراجہ کشنگڈہ سرکار انگریزی کے تحت مین رہکر مدد کیا کرین اور بلا منظوری سرکار انگریزی کسی رئیس و ریاست سے عہدوپیمان نکرے اور کسی سے نزاع و تکرار ہو تو اوسکا استغاثہ سرکار مین پیش کرے اور عند الطلب اپنی حیثیت کے بموجب فوج بہیجے سرکار انگریزی نے اپنی طرف سے اوسکی حفاظت کرنی منظور کی ملک مقبوضہ کا مالک متصور ہونے کی کفالت دی اور اپنی مداخلت نکرنے کا اقرار کیا بعد انضباط اس عہدنامہ کے مہاراجہ کلیان سنگہ کا طریقہ ایسا ہو گیا کہ گویا وہ دیوانہ تہا اوسکے ذہن مین سمایا کہ سرکار انگریزی راج کے اندرونی کاروبار مین مداخلت کرنا چاہتی ہے اور اس خیال سے سنہ ۱۸۲۵ء مین بادشاہ دہلی کے پاس استغاثہ کرنے کیواسطے دہلی کو چلا جب اوسکو حکام نے فہمایش کی کہ ایسا ہرگز نہین ہوسکتا

سنہ ۱۷۱۳؁ء مین کشنگدڑہ کی ریاست بنائی تہی جب راجہ گج سنگہ والی جودہ پور نے شہزادہ خورم عرف شاہجہان کی حریص تدبیرون مین جواوس نے اپنے باپ جہانگیر کے خلاف کی تہین شریک ہونے سے انکار کیا تب خورم نے اوسکے معتمد مشیر گوبند داس بہاٹی راجپوت سردار مارواڑ کی معرفت اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا مگر گوبند داس نے بہی بجز راجہ گج سنگہ اور بادشاہ کے کسیکو اپنا آقا نہ سمجہکر اوسکی اعانت سے صاف انکار کیا اس وفاداری کی علت مین خورم نے راجہ گج سنگہ کے چچا کشن سنگہ کے ہاتہہ سے گوبند داس کو قتل کرایا اور کشن سنگہ کو علیحدہ ریاست قایم کرنیکی اجازت دی کشن سنگہ نے حدود مارواڑ سے باہر زمین پسند کرکے شہر آباد کیا اور اوسکو اپنے نام سے نامزد کرکے اپنی گنہگاری کو دوامی یادگاری بخشی کشن سنگہ کے تین خلف سہس مل - جگمل - بہارمل ہوئے اونکے بعد ہری سنگہ اور اوسکا بیٹا روپ سنگہ بانی قصبہ روپ نگر ہوئے مگر اونکے زمانہ کے کوئی حالات قابل تحریر نہین اٹہارہوین صدی کے اخیر مین جوافراط و تفریط ہوئی اوسمین شریک ہونے کیواسطے یہہ ریاست بہت چہوٹی تہی بلکہ قلت ملک ونقص زمین ریاست کیواسطے بہت مفید ہوئین کیونکہ اسمین شک نہین کہ اس ریاست سے سلطنت مغلیہ اور مرہٹون نے جو مدت تک خراج نہین لیا اوسکا سبب صرف قلت ریاست تہی مگر سنہ ۱۷۹۱؁ء کے واقعات نے راجہ کشنگدڑہ کو اعمال خلاف خیرخواہی وطن سے مشہور کردیا سنہ ۱۷۹۱؁ء مین جودہ پور کے راٹہوڑ اور جے پور کے کچہواہون نے مرہٹون کے مقابلہ کیواسطے اتفاق کیا

پیداوار کی ہے اور ملک کے وسط میں جنوب سے شمال و غرب کی طرف [illegible] پیدا ہوا ہے البتہ [illegible] کی زمین [illegible] ہے [illegible] زمین پانی سطح زمین سے قریب ہے تو [illegible] پیداوار کی زیادہ [illegible] ہو [illegible] ہے اس ریاست میں قصبات حسب ذیل ہیں۔

کشن گڑھ [illegible] واقع ہے وہاں [illegible] کی [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] راجہ صاحب کا محل بہت [illegible] عالیشان عمارت ہے [illegible] کی بلند [illegible] ہے [illegible] شہر بہت بڑا ہے اور مکانات پختہ اور بلند [illegible] باشندوں کی آبادی ہے عرض بلد شمالی [illegible] بلد مشرقی [illegible]

[illegible] [illegible] شمال مشرق میں [illegible] ہے [illegible] طول بلد مشرقی ۷۴ - ۵۵ [illegible] جنوب مشرق عرض بلد شمالی [illegible] طول بلد مشرقی [illegible]

[illegible] گڑھ [illegible] جنوب [illegible] عرض بلد شمالی ۲۶ - ۱۰ طول بلد مشرقی [illegible]

تاریخ

[illegible] خان بیٹا تھا بعوض [illegible] حاصل کر کے

بالعوض پینتالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج واجب الطلب راج جےپور کے کہ
بکثرت باقی ہے رئیس دیہات علاقہ کو بلا زبان سیٹھہ صاحب کے سپرد کیا جاتا
ہے کہ ویسے ہی انتظام کرین اور ویسے ہی راج کا خراج داخل کیا کرین اور
بطور کفالت اپنے عہد کے تمسک بہ اقرار اس امر کے کہ تا وقت اداے تمام و
کمال قرضہ اوس پر عمل کریگا لکھنے کو مستعد ہے۔
مہاراجہ صاحب نے معززہ اہلکاران و متوسلان ریاست کو طلب کرکے اون
سے اسلوبی انتظام کی صلاح لی مگر جب کوئی تدبیر کارگر نہوئی تب رئیس کو
طلب کرکے مدرسہ ٹہاکران واقع جےپور مین داخل کیا اور اہلکاران اونیارہ
مین سے کوئی کام کے لایق نملا تب مجبور راج سے لیئق وہوشیار شخص کو
انتظام ریاست کیواسطے مقرر کیا۔

دوسری فصل

کشنگڈہ

کشنگڈہ کے شمال مغرب اور شمال مین جودہ پور کا ملک اور مشرق مین جیپور
کا راج اور اجمیر کا انگریزی ضلع اور جنوب اور جنوب مغرب مین بہی ضلع اجمیر
واقع ہین یہہ ریاست خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۲۶ درجہ
۵۰ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۱۵ دقیقہ
کے درمیان واقع ہے اوسکا رقبہ ۷۲۴ مربع میل آبادی ایک لاکھہ آدمیونکی
اور ریاست کی آمدنی سالانہ دو لاکھہ پچیس ہزار روپیہ ہے علی العموم زمین قلیل

جو کل پنچون مین سب سے زیادہ لئیق اور کارکن تہا مر گیا اور پہر وہی ابتری وخرابی پہیل گئی مہاراجہ صاحب کو اس ریاست کے انتظام کا کمال فکر ہے مگر کوئی تدبیر نظر نہین آتی خوف تہا کہ شاید انجام مین کوئی پردیسی منتظم مقرر کرنا پڑے اگرچہ یہہ تدبیر صرف اوسی حالت مین کیجاتی کہ جب اور کسیطرح کارروائی نہوتی اس ریاست مین بہی لئیق و دیانت دار آدمی کا ملنا تو دشوار رہتا مگر وہان کے لوگ دستور قدیم کے ایسے پابند ہین کہ تقرر مختار پر اوسکے مخالف وسدراہ ہوجاوین ۔

رئیس کی تعلیم وتربیت کیواسطے نرسنگ لال نامی طالب علم جے پور کالج جس نے کلکتہ یونی ورسٹی کے انٹرنس کا امتحان دیا تہا اوسکا مصاحب واستاد مقرر ہوا اور ۱۸۷۲ء؁ مین اوسکی کتخدائی پور تحت ایجنسی بہوپال کے رئیس کی دختر سے شادی ہوئی اس شادی کے مصارف سے قرضہ مین چالیس ہزار کا اضافہ ہوا اور آمدنی جو کسی زمانہ مین تین لاکہہ کی تہی اندنون صرف ایک لاکہہ تیس ہزار روپیہ کی ہے اگر اچہا انتظام ہو تو شاید چار لاکہہ کی یا اس سے بہی زیادہ آمدنی ہوجاوے ۔

قرضہ ریاست مین بڑی رقم سیٹہہ لکہمی چند رادہاکشن متہراوالہ کی بہ تعداد دولاکہہ روپیہ ہے کہ ۱۸۶۸ء؁ مین بدر پیشی ضروریات قحط لیا تہا ابہی اوسمین سے بہت تہوڑا ادا ہوا ہے رئیس چاہتا ہے کہ اس قرضہ کے عوض مین چند دیہات چند سال کے واسطے بالکل ملازمان سیٹہہ صاحب کے انتظام مین مفوض کردیے جاوین کہ انکی آمدنی اصل وسود کے تمام وکمال ادا کرنیکے واسطے مدت معینہ مین کافی ہو اسیطرح

اونیارہ کی ریاست راج جیپور کی جنوبی سرحد پر واقع ہے اور وہان کی سرزمین پیداوار و سیرابی مین راج کے عمدہ ترین حصص مین سے ہے مگر ریاست بے انتظامی و ابتری سے نہایت زیر بار و مقروض ہے ایک دفعہ ساہوکاران قرضخواہ ریاست کو بالعوض قرضہ دیہات کے جمع مقرر کردی تہی مگر راؤ راجہ سابق نے ابتدا سے ہی اون سے بدعہدی کی اور دیہات پر قبضہ کرلیا تاہم ریاست کی آمدنی مین کمی ہوتی گئی اور رئیس کا مطلق اعتبار نہ رہا ساہوکارون نے جے پور مین نالش کی مگر راج بہی حیرت مین تہا کہ کیا کرے اور حسب عادت جبتک اور تدبیرون سے کاربراری ہوسکے سختی نہین کیا چاہتا تہا راؤ راجہ فتح سنگہ رئیس سابق محض ناخواندہ تہا اوسکو کام کرنے کی نہ لیاقت تہی اور نہ خواہش فضول خرچ و بدرویہ اور شراب وغیرہ نشون کا ایسا عادی تہا کہ اوسکے قواے دماغی ضعیف ہوگئے تہے انجام کار سنہ ۱۸۶۸ع مین اوسکا انتقال ہوا اور بجاے اوسکے سنگرام سنگہ کہ بعمر نو سال تہا مسند نشین ہوا دربار جے پور نے دولاکہہ روپیہ نذرانہ لیکر اوسکی مسندنشینی منظور کی رئیس کی نابالغی مین انتظام ریاست کیواسطے پنچایت منتظمان حسب تفصیل۔

ٹہاکر لچھمن سنگہ دوبلہ کا - چمنی لال - ٹہاکر باگہہ سنگہ بلاس پور - ٹہاکر گلاب سنگہ بلودہ بالابخش چودہری - مقرر ہوئے اون کے تقرر کیوقت سب سے بڑی مشکل یہہ نظر آئی کہ ریاست کے ذمہ پانچ لاکہہ روپیہ کا قرضہ تہا اور اوسکے اداکرنے کیواسطے صرف ڈیڑہ لاکہہ روپیہ کی آمدنی تہی اور ریاست کے مصارف کثیر مزید بران شرکاء کمیٹی بہت ہوشیاری سے کام کرنے لگے مگر ریاست کی بدنصیبی سے چمنی لال

ڈونڈلود وچند دیگر اشخاص دعویدار ہوئے جے سنگہ کہتا تہا کہ ٹہاکر متوفی نے پیشتر مجھکو متبنیٰ لیا تہا اور راجہ بیکانیر کی شہادت دیتا تہا مگر راجہ بیکانیر کی شہادت اوسکے حق مین بوجہہ رشتہ داری قابل پذیرائی نہ تہی - راج جیپور کو چند رسنگہ کے متبنیٰ و مسند نشینی ہونے پر کچھہ اعتراض نہ تہا صرف نذرانہ مسند نشینی لینا چاہتا تہا چنانچہ معاملہ سیکر کے ساتھہ بساؤ کا نذرانہ بہی بقدر چالیس ہزار روپیہ قرار پاکر رفع نزاع ہوگیا ۱۸۶۹ء؁ مین چندرسنگہ سردار بساؤ بعمر بائیس سال تہا -

پاٹن تورادالی

پاٹن مین بہت ابتری و بدنظمی رہتی ہے راؤ کے ذمہ قرضہ بکثرت ہے اور ہمیشہ اپنے رشتہ دارون سے لڑنے اور جہگڑنے مین مصروف رہتا ہے اون کے پاس حسب رواج ملک چہوٹی چہوٹی جاگیرین ہین بسبب قلت معاش و محتاجگی کے غارتگری کرتے ہین اور سرزمین پہاڑی ہے اس سبب سے راج خاطرخواہ انتظام نہین کرسکتا ہے خود راؤ بہی مجرمون کی پناہ دہی اور اعانت کرتا ہے اور مال مسروقہ و مغروقہ مین حصہ لیتا ہے ایک مقدمہ مین راؤ پاٹن نے جمعیت سر رشتہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کے تعاقب و گرفتاری مجرمان مفرور جیلخانہ انگریزی مین خلل پیدا کیا تہا اس جرم مین راج سے اوسپر دو ہزار روپیہ جرمانہ ہوا -

اونیارہ

نہین ہے اور وے اوسکو جسقدر ہے اوس سے زیادہ کر کے دکہایا
نہین چاہتے ہین تو زیادہ تر تعریف کے لایق ہے پرگنات کے مدرسون
مین کہ بکثرت ہین صرف ہندی پڑہائی جاتی ہے راجہ کا اوستاد ۲۴ لڑکون
کو انگریزی پڑہاتا ہے اور ایک مکتب اردو کا بہی شہر مین ہے راجہ کی
تعلیم اچھی نہین ہے اوسکا اوستاد بنارس کالج کا طالب علم اور ظاہرا
خوش رویہ اور صاحب علم ہے مگر راجہ کو اچھی طرح نہین پڑہا سکا ہے وہ
شاکی ہے کہ راجہ اکثر چند ہفتون تک نہین پڑہتا ہے اور واقع مین اوسکی
ہم سبق لڑکون کے امتحان سے ثابت ہوا کہ وہ اون سے بہت کمتر ہے
اس سے ثابت ہے کہ رئیسون کا گہر پر تربیت پانا بہت مشکل ہے اور تدبیر
اوسکی بجز تعلیم مئو کالج اجمیر کے اور کچھہ نہین ہے سنہ ۷۱-۱۸۷۰ع کے جمع وخرچ
مین ریاست کی آمدنی بقدر دو لکھہ للعہ ہزار اور خرچ دو لکھہ [illegible]
درج ہوا اگر سیکہ کی آمدنی ہمیشہ قریب چار لاکھہ متصور ہوئی ہے اور اس
خوش انتظامی کے زمانہ مین یقین ہے اور بہی زیادہ ہوگی۔

بساو

۲۸ ستمبر سنہ ۱۸۶۵ع کو ایجنسی جے پور مین ہمیر سنگہ ٹہاکر بساو کے انتقال اور
چندر سنگہ خلف ٹہاکر گوبند سنگہ سورجگڈہ والہ کی مسند نشینی کی خبر
پہونچی راج جے پور سے اس پر اعتراض ہوا بلکہ ٹہاکر سورجگڈہ کی جاگیر
قرق ہوکر وکیل قید کیا گیا اور دستک جاری ہوئی جے سنگہ ٹہاکر

بنارس سے طلب ہوکر اوستاد مقرر کیا گیا مادہوسنگہ کو ماتم پرسی کے
بعد جے پور سے رخصت ہوئی تب مہاراجہ صاحب نے اوسکو سب کاموں سے
زیادہ تحصیل علم کی تاکید کی تہی -

سیکر نے بہی مثل جے پور کے اپنے علاقہ مین غلہ پر راہداری وغیرہ کا محصول
معاف کردیا اور رفع تصدیعات قحط سنہ ۱۸۶۹و۶۸ع مین بہت مدد کی -

سنہ ۱۸۷۰و۶۹ع مین ٹہاکر رنجیت سنگہ کے انتقال سے کہ وہ انتظام ریاست مین مکند سنگہ
کا شریک تہا سیکر کا بہت نقصان ہوا اور راو راجہ کے اوستاد نے علاوہ تعلیم
وتربیت اپنے شاگرد کے ریاست مین چند مدرسہ جات مقرر کیے -

اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ع مین نواب ویسرائے صاحب جے پور مین تشریف فرما ہوئے
تب مہاراجہ صاحب نے بشمول دیگر سرداران شیخاوائی راو راجہ مادہوسنگہ
رئیس سیکر کو بہی بلوایا تہا اور پہر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے مارچ مین سیکر کا
دورہ کیا دونون مرتبہ کے امتحان سے معلوم ہوا کہ راو راجہ ہوشیار وذہین
ہے ٹہاکر مکند سنگہ وپوہکر رام وجیت سنگہ کہ انصرام کار ریاست کرتے ہین بہت
تجربہ کار ومحنتی وکارگذار ہین ایام قحط مین رعایا کی پرورش وخبرگیری اچہی
ہوئی رعایا خوش وفارغ البال اور کہیتڑی کی مصیبت زدہ رعایا سے بہتر ہی
البتہ سیکر کو درباب تقرر مدرسہ جات وشفاخانجات حسب قاعدہ ممالک انگریزی
کہیتڑی کا سا دعوی نہین ہے مگر بندوبست تعلیم ومعالجہ حسب طریقہ وطبیعت
باشندگان جنکے فایدہ کیواسطے ہوتا ہے اچہا کر رکہا ہے اور جب خیال
کیا جاتا ہے کہ منتظمان ریاست کو اس بندوبست کی بابت کچہہ دعوی اور سیخی

سال کی تہی ٹہاکر شیام سنگہ یکجدی خاندان سیکر نے دعوی مسند نشینی کیا تہا
مگر پیش نگیا مہاراجہ صاحب کا اس ریاست پر عرصہ تک عتاب رہا اور راؤ
سے رئیس کی سند نشینی منظور نہین ہوئی وجہہ یہہ کہ اگرچہ باوصف عذرات
واشتباہ اکثر غرض مند اور دعویدار لوگون کے مہاراجہ صاحب نے مادہو سنگہ
کے متبنی ہونے پر کچہہ اعتراض نہین کیا تہا مگر بوجہہ سرپرست ہونیکے نذرانہ
سند نشینی لینا چاہتے تہے سیکر والون نے اول بحوالہ دستور قدیم اپنی ریاست
اور رواج ملک کے اوسکے ادا کرنے مین عذر کیا تہا مگر آخرکار جب مہاراجہ صاحب
نے باجراے اشتہار عام اپنے کل توابعین رئیس وجاگیردارون سے نذرانہ
سند نشینی لینے کا عام قاعدہ جاری کردیا مکند سنگہ منتظم سیکر نے بہی منظور کرلیا اور
پولنے دو لاکہہ روپیہ زر نذرانہ تین قسطون مین ادا ہونا قرار پاکر اپریل ۱۸۶۹ع
مین رئیس کی سند نشینی منظور ہوئی راو راجہ مادہو سنگہ کی نابالغی کے سبب سے
انتظام ریاست ٹہاکر مکند سنگہ کرتا ہے یہہ شخص بہت نیک چلن تجربہ کار
ولئیق ہے کام بہت اچہی طرح کرتا ہے رعایا خوش وآسودہ حال ہے
ریاست کے جمع وخرچ کا خاطرخواہ بندوبست ہے اور ابتری وبدنظمی
کہ ملک شیخاواٹی مین عام ہین سیکر مین مطلق نہونے سے اہالیان ریاست
کی بڑی نیکنامی ہے مکند سنگہ نے کپتان پولٹ صاحب سے انسداد وارادات
ڈکیتی وغارتگری کا اقرار کیا تہا اوس سے زیادہ ایفا کیا اس سے اوسکی
کارگذاری تحسین وآفرین کے لائق ہے۔

رئیس طبیعت کا ذہین اور ذکی معلوم ہوتا ہے اوس کی تعلیم کیواسطے

مار کر سارا روپیہ کہ پہلے روز تقسیم تنخواہ کیواسطے آیا تہا اوٹ لے گئے انجام
کار ڈونگر سنگہ علاقہ جودہ پور مین گرفتار ہوکر وہین سے مہاراجہ صاحب کے
سپرد ہوا جواہر سنگہ کی تحقیقات ہوئی مگر شہادت کامل نہونے کی وجہہ سے رہائی
پاکر علاقہ بیکانیر مین پناہ پذیر ہوا اور سنہ ۱۸۵۵ء مین مع بہوپال سنگہ اور کنبہ کے زنانہ
بہائیون کے سیکر مین سکن گزین ہوا سنہ ۱۸۵۰ء مین راؤ راجہ پرتاب سنگہ
سیکر والہ لاولد مرگیا بہیرون سنگہ نامی بعمر سولہ سال دعویدار مسند پیدا ہوا
راؤ راجہ لچہمن سنگہ کے انتقال پر اوسکی رانی میرتنی جی حاملہ تہی اوسکے मेड़तणीजी
پیہر مین بمقام گہانیرے راؤ اوس سے بہیرون سنگہ پیدا ہوا تہا حمل کی نسبت घानेराव
سبکو اعتراض تہا اور رام پرتاب سنگہ نے اپنی حیات مین بہیرون سنگہ
کو کبہی اپنا بہائی قبول نہین کیا تہا اسکا سبب فریق ثانی نے یہہ بیان کیا
کہ اگر رام پرتاب سنگہ قبول کر لیتا تو حسب رواج شیخاوائی سیکر کا آدہا
علاقہ دینا پڑتا سرداران شیخاوائی سیکر مین جمع ہوئے اور سب نے ملکر
بہیرون سنگہ کے حق مین راے دی کہ وہ مسند نشین ہو مگر اوسکی اصلیت
مین مدت تک سبکو شبہہ رہا۔

۱۱- مارچ سنہ ۱۸۶۶ء کو سیکر مین راؤ راجہ بہیرون سنگہ کا انتقال ہوا چند مہینون
سے بیمار رہتا تہا اسواسطے راج جےپور نے پیشتر سے انتظام عدم ارتکاب واردات
کر دیا تہا ٹہاکر بدہ سنگہ سردیری کا لڑکا مادہو سنگہ متبنیٰ ہوکر مسند نشین ہوا اسکے सरदेरी
کے سبب لوگ اوس سے رضامند تہے اور کل رشتہ داران و برادران و اہلکار
راج جےپور کی موجودگی مین پگڑی بندہی مسند نشینی کے وقت اوسکی عمر پانچ

سنہ ۱۸۴۶ع مین سیکر مین بہت پرخطر فساد برپا ہوا رام پرتاب سنگہ کے
والد راؤ راجہ لچھمن سنگہ نے قبل وفات اپنے اسی ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر
اپنے تین کنیزک زاد لڑکون اور ایک لے پالک رام سنگہ کو دی تہین
چودہ برس تک وے قابض رہے جب سنہ ۱۸۳۴ع مین سرکار نے اوس
ملک کا انتظام کیا تب بہی کسی نے اعتراض نہین کیا راؤ راجہ پرتاب سنگہ
نے ریاست سیکر مین سے اتنا ملک کم ہونے کی کرنل سدرلینڈ صاحب
سے شکایت کی حسب اجازت صاحب موصوف پنچایت نے اونکو بیدخل
کرنے کا حکم دیا جے پور کی فوج صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے ساتہہ سنگراوت
کے حملہ مین فوج سیکر کی مدد کیواسطے گئی عرصہ تک سنگراوت کا
محاصرہ رہا آخرکار فتح ہوا راؤ راجہ نے پانودہ و بٹہوٹہہ پر جو مسکن
ڈونگر سنگہ و جواہر سنگہ و بہوپال سنگہ ہین فوج کشی کی ٹہاکران
مذکور راؤ راجہ کے بہائی ہین مگر اونہون نے کنیزک بہائیون کی مدد
کی تہی ڈونگر سنگہ جو فوج شیخاواٹی مین رسالہ دار
رہا تہا ساہوکار متہرا کی لڑکی کو لیجانے کی غرض سے
اوس کے گہر پر حملہ کرنے کے جرم مین اول محبس
آگرہ مین قید ہوا تہا جواہر سنگہ و بہوپال سنگہ کو کہ
بٹہوٹہہ چہوٹ جانے کی وجہہ سے بار وٹہیہ ہوگئے
تہے محبس آگرہ پر یکایک حملہ کرکے ڈونگر سنگہ کو نکال لیگئے
ان سرکش لوگون نے ملک کو تاخت و تاراج کیا او نصیرآباد کے خزانہ مین پہرہ والونکو

قریب تین لکھہ روپیہ کے تہا برآورد ۱۸۷۱ع مین خرچ لکھہ مالیہ رکہا گیا اور ایک لکھہ روپیہ اداے قرضہ کیواسطے علیحدہ کیا گیا جب راجہ ابھیت سنگہ اداے رسم ماتم پرسی کیواسطے جےپور مین آیا اہلکاران بفصلہ ذیل انتظام ریاست کیواسطے مقرر ہوئے ٹہاکر سوبہاک سنگہ منتظم و مختار ریاست منشی ہربخش تحصیل لالہ ہرنارائن منصرم عدالت و بہائی شیوبخش افسر فوج و قلعات رام لال منتظم کارخانجات - ان اہلکارون کے اہتمام سے کام اچھا ہوا اور حسب گنجایش ریاست قرضہ ادا ہونے لگا -

بحث و نزاع جو مابین راج جےپور و اس ریاست کی مدت سے خصوص راجہ فتح سنگہ مرحوم کے زمانہ مین رہا تہا رئیس حال کے وقت مین بالکل موقوف ہو گیا اور روابط فیمابین راج جےپور اور اس ریاست کی حدبندی اور اتفاق و موافقت کہ راجہ مرحوم کی سرکشی اور دربار جےپور کی سختی سے ظہور مین آئی تہی قایم ہو گئی فریقین کو باہم اعتبار ہو گیا ہے اور حکومت و اختیارات و طرز حقیت پرگنہ کوٹ پوتلی عطیہ سرکار انگریزی کی نسبت جو نزاع ہمیشہ رہتا تہا بالکل رفع ہوا سرکار انگریزی نے اس پرگنہ کی بابت نذرانہ سند نشینی معاف کر دیا ریاست کے حق مین بہت اچھا ہوا اور رئیس و کل متعلقین ریاست نہایت شکرگذار ہوئی رئیس نے مدت تک جےپور مین رہکر نوشت و خواند و کاروبار ریاست مین اچھی لیاقت حاصل کی -

سیکر

چند مہینے تک جےپور مین رکھکر پڑہانا چاہتے ہین تاکہ وہ آیندہ اپنا کام کرنے کے لایق ہو۔

مدرسہ کہیتڑی مین ترمیم ہوئی شفاخانہ کوٹ پوتلی کیواسطے نیٹو ڈاکٹر نوکر رکہا گیا اور کہیتڑی مین جو پیشتر سے تہا وہی رہا صاحب ایجنٹ نے دربار کو صلاح دی کہ شفاخانہ جات علاقہ کہیتڑی بہی مثل شفاخانہ جات علاقہ جیپور ڈاکٹر صاحب ایجنسی سرجن سے متعلق رہین اور ڈاکٹر صاحب کو اس کام کے عوض پچاس روپیہ ماہوار ملتا رہے۔

کہیتڑی مین کان مسی بہت ہین مگر بدنظمی سے کانین اور کہنوالی خراب ہو رہی ہین سابق مین اون کے بیس۲۰ گہر تہے اب ایک بہی نہین رہا ہے اونین باہم نزاع ہوا تہا اور راجہ کی عدم موجودگی سے فیصلہ کی امید نہ تہی اور کانون مین محنت کرنے سے کچہہ ثمرہ نہ ملا مجبور چہوڑ کر چلے گئے بڑی کانون کے اجرا مین سب سے زیادہ پانی خارج کرنے کی مشکل ہے اول تو دہاکی صفائی کیواسطے ہیمہ سوختنی کی کمی اور گرانی ہے دوسرے اوسکے گلانے کی دیگر مشکلات ہین مگر حسن انتظامی اور خوش تدبیری سے یہہ مشکلات رفع ہو کر کانون سے آمدنی ریاست مین اضافہ ہو سکتا ہے رئیس سابق کی فریب دہی سے کہ اوس نے ہر سررشتہ انتظام کی بابت حالات باطل لکہے اور لکہے تہہ کہیتڑی کی آمدنی و خرچ کا صحیح حال دریافت ہونا عرصہ تک مشکل رہا تحقیقات سے دریافت ہوا کہ ۱۸۶۹ء مین بجاے لاکہہ ڈیڑہ لاکہہ کے جو راجہ نے لکہی تہی ساڑہے چار لاکہہ کی آمدنی ہوئی تہی اسیطرح خرچ کا حال بہی تحقیق ہوا

چند مرتبہ بطور رضاکی و باضابطہ سرکار انگریزی سے تعریفیں ہوئی ہے اس
سے رئیس کو خود اختیاری کا شوق ہوا ہے اور راج کو حسد پیدا ہوا ہے۔
دسمبر ۱۸۸۱ء مین راجہ فتح سنگہ کا انتقال ہوا اور سبہا سے اوس کے اجیت سنگہ
خلف ٹہاکر السیسر جسکو راجہ فتح سنگہ نے قبل انتقال متبنی لیا تہا مسند نشین مलसीसर
ہوا اجیت سنگہ کی مسند نشینی سے سب خوش ہین مہاراجہ صاحب نے
اوسکو فوراً منظور کیا اور نذرانہ مسند نشینی بہی بہت واجب لیا اور
نابالغی رئیس کے زمانہ مین انتظام اہلکاران کہیتڑی کو مفوض کیا۔
یہہ رئیس ابتدا سے خوش نصیب ہے اگر راج سے ایسی ہی امداد و
دستگیری رہی تو غالب ہے ریاست مالا مال ہوجاویگی رئیس مرحوم کے
انتقال پر ریاست کے ذمہ پونے آٹھ لاکہہ روپیہ کا قرض تہا خرچ مین
تخفیف و کفایت شعاری اور رئیس حال کے مصارف محدود کرنے سے
امید ہے کہ ریاست جلد سبکدوش ہوجاوے گی اور سن تمیز کو پہونچنے سے
پیشتر کہ مسند نشینی کے وقت نو برس باقی تہے کل زیر باری رفع ہوجاویگی
ظاہرا یہہ لڑکا ذکی وہوشیار و خوش وضع معلوم ہوتا ہے اگر تعلیم اچہی ہوئی
تو یقین ہے بہت لیئق ہوگا دربار نے جیپور کالج کے ہوشیار و خوش رویہ
طالب علم کو اوسکی اتالیقی کیواسطے مقرر کیا ہے مگر حقیقت مین اتالیقی کا
م بہت مشکل ہے کہ مردمان متعدد کثیر اوسکے سدراہ اور رئیس کے اغوا کرنے
والے ہین اور یہہ سمجہتے ہین کہ رئیس کو صرف اسیقدر نوشت وخواند کافی ہے کہ صرف
اپنا نام لکہہ لے مگر مہاراجہ صاحب کو اوس کی تعلیم کا بہت خیال ہے اور ہر سال

کی گئی ہے اور مریضون کیواسطے کہ قحط کی سختی سے بہت ہوگئے تہے چند روزہ
شفاخانجات جاری کیئے گئے عدالت و تعلیم وطبی سررشتہ جات مین بدستور
کام جاری رہے ۔

خلاصہ رپورٹ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء یہہ ہے کہ افسوس ہے راجہ کہیتڑی اب بہی اپنے
ملک سے باہر ہے اور اوسکی بیماری کو دیکہتے ہوئے امید نہین کہ وہ کبہی
واپس آوے اس حالت مین ریاست کا بندوبست اچہا ہونے کی کیا توقع
ہوسکتی ہے اس سال مین معمولی آمدنی سے زیادہ خرچ ہوا ہے سبب
اسکا تعمیرات دستگیری قحط زدگان اور رئیس کے باہر رہنے کے مصارف
مین ٹہاکر سوہاگ سنگہ مختار ریاست بوجہہ دیگر ضروریات کے کہیتڑی مین
زیادہ نہین رہ سکتا ہے اسواسطے زیادہ تر کام منشی ہربخش پر منحصر رہتا
ہے رئیس نے اوس کو مختار کردیا ہے منشی ہربخش کو میجر بین صاحب اچہا
سمجہتے تہے اور سب لوگ اچہا سمجہتے تہے دہلی مین رہنے سے رئیس کے مصارف
خواہ نخواہ زیادہ ہونگے ایسی چہوٹی ریاست کو اس سے بہت نقصان ہے
بندوبست مال ہونیوالا ہے اور مدارس و شفاخانجات جنکے واسطے رئیس اتنا نیکنام ہوا
ہے موجود ہین رئیس و رعایا سرکار انگریزی کے بہت رضاجو ہین اور کپتان لٹ صاحب
کے کوٹ پوتلی جانے سے بہت خوش ہین یقین ہے کہ اچہا بندوبست ہوگا اس
رئیس اور راج جےپور کے درمیان نااتفاقی ہے راج کو شکایت ہے کہ
رئیس اطاعت واجب نہین کرتا ہے اور رئیس شاکی ہے کہ راج سے
بیجا دست اندازی ہوتی ہے اور سبب اسکا یہہ ہے کہ اوسکی

تعمیر ہوا اوسط درجہ ۳۶ قیدی رہے صفائی وخبرگیری خور ونوش اچھی رہتی ہی
اور سڑکون کی تعمیر ومرمت کی مشقت لیجاتی ہے۔

سنہ ۶۸-۱۸۶۹ع کی رپورٹ مین درج ہوا کہ افسوس ہے کہیتڑی کا حال جیسا پیشتر
تہا ویسا نہین ہے سال بہر سے بوجہہ بیماری رئیس وہان نہین رہتا ہے
فی الحال وہ تبدیل آب وہوا کیواسطے حسب ہدایت اطبا کوہ منصوری پر گیا
ہوا ہے اس سبب سے انتظام ریاست مین بہت خلل واقع ہے ابتری
وظلم کی شکایتین آتی ہین اور ہر شتۂ انتظام مین سستی ہے ان سب
مراتب سے رئیس کو آگاہ کیا گیا اور اوس نے اقرار کیا ہے کہ بفور حصول
صحت واپس آوے گا ہمدران حال اوس نے انتظام ریاست کا بندوبست
کردیا ہے جے پور کے دیگر اضلاع کی نسبت کہیتڑی مین قحط کی زیادہ تکلیف
ہوئی ہے نقص زمین وذریعہ آبپاشی نہونے سے پیداوار بہت کم ہوا اور
دو سال گذشتہ مین بہی کم ہوا تہا۔

بندوبست سالہ کے انقضا سے یہہ جسکی میعاد ستمبر گذشتہ مین منقضی ہوگئی
بندوبست دہ سالہ جو تجویز ہوا تہا قحط کی وجہہ سے ملتوی رہا ہے مگر رئیس نے
لکہا ہے کہ سال آیندہ کے شروع مین بشرط بہتری حالات ملک کیا جاویگا۔
جمع خرچ کا حساب نہین آیا ہے مگر کمی پیداوار اور تقاوی دینے اور
ایصال جمع مین التوا کرنے سے آمدنی مین کمی ہوئی ہے تخفیف قحط کی
تدبیرات عمل مین آئی ہین دستگیری غربا کیواسطے تعمیرات جاری ہوئی ہین
اون مین ہزار آدمی پرورش پاتے ہین ایصال جمع مین بہت تخفیف

پڑہتے ہین اور کتب مروجہ مدارس ممالک مغربی و شمالی کی پڑہائی جاتی ہین
ان ممالک مین اجرا تعلیم مین جو مشکلات واقع ہوتی ہین اون کے دفعیہ کی
ہر ایک تدبیر کی گئی ہے وظیفہ طلبار و انعام امتحان خود رئیس کی موجودگی
مین دئے جاتے ہین اور ریاست کے عہدون پر نوکر کئے جاتے ہین چنانچہ
پانچ طالب علم مدرسہ کے اسطرح نوکر ہوئے ہین تعلیم نسوان بہی جاری ہے
راجہ ہمہ تن کوشش کرتا ہے کہ برہمنان وغیرہ کا تعصب جو اس بات مین
ہے رفع ہو کہیتڑی کے شفاخانہ جات رونق پر ہین اور اطراف سے جو لوگ
آتے ہین اونکو آرام ملتا ہے اس سال کے ہیضہ مین تقسیم ادویات و معالجہ
مریضان مین اون سے بہت فایدہ پہونچا ہے ایسا عمدہ انتظام ہوا اور
تدبیرات حفظان صحت ایسی کارگر ہوئین کہ بیس فیصدی زیادہ مریض
نہ مرے۔

عدالتین بہی مقرر ہین اور بہت فائدہ پہونچاتے ہین اونکی کارروائی انگریزی
عدالتون کے ضوابط پر ہے مجموعہ تعزیرات ہند بہ ترمیم ضروری بحسب عادات
رعایا کے ہدایت نامہ سمجہا جاتا ہے۔

دیوانی کی کارروائی مین ممالک بے آئین کے قواعد پر بوجہہ سادگی و موافقت
کے عمل ہوتا ہے اور قانون حد سماعت بہی بہ ترمیم واجب جاری ہوا ہے کل مقدمات
فوجداری ۲۱۳ فیصل ہوئے ہین اونمین سے ۶۸ کا اپیل ہوا ۱۲۷ مجرمون کو سزا قید
ہوئی اور رلما ۔ سے جرمانہ وصول ہوا عدالت دیوانی مین ۲۷۸ مقدمات فیصل ہوئے
اونمین ۵۸ کا اپیل ہوا ۳۴ اجراے ڈگری جیلخانہ جدید قابل آسایش پچاس قیدیون کے

ریاست کا خرچ سے لاکھ [illegible] ہوا ہے سالگذشتہ مین سے لاکھ [illegible] تہا
اسمین [illegible] کی تخفیف ہوئی ہے۔

اضافہ خرچ مین بڑی رقمین صیغہ جات مفید عام مثل سررشتہ تعلیم وحفظان صحت
وتعمیرات مفید عام کی بقدر [illegible] مین سالگذشتہ مین [illegible] خرچ ہوئے
ہین باوصف اس عاقلانہ فیاضی مصارف مفید کامون کے جہان براہ واجب
ممکن تہا خرچ مین تخفیف بہی کی گئی صرف کو ہتیار مین خوش انتظامی سے
[illegible] کی کمی ہوئی اور کل سررشتہ جات ریاست مین بہت کفایت اور
دوراندیشی سے عمل ہوا انتظام پولیس کا بہت مستعدی سے ہے کل
جمعیت پولیس مع ایک سپرنٹنڈنٹ کے ۱۰۵ سوار ۱۹۴ پیادہ میزان
۲۹۹ کس ہین۔

صدر کہیتڑی مین ہی اوسکی جمعیتین جابجا بحسب ضرورت موقع تقسیم ہو رہی
ہین اوسکی کارگذاری کی بہترین دلیل یہہ ہے کہ کہیتڑی وکوٹ پوتلی کے
میئون مین ارتکاب جرایم کے جو سابقًا بکثرت ہوتا تہا کمی ہوئی ہے ڈکیتی
وغیرہ جرایم کے اس سال مین بہت کمی ہوئی ہے اگر شیخاوائی کے دیگر رئیس
بہی ایسی ہی کوشش کرین تو غالب ہے کہ تہوڑے عرصہ مین بالکل وارداتین
بند ہوجاوین۔

اس سال مین رئیس نے دو مدرسہ جات ایک انگریزی کا کوٹ پوتلی مین
اور ایک ہندی کا چڑاوہ مین مقرر کئے ہین اب پانچ مدرسہ جات ہین
اون مین ۲۳۲ طالب علم ہین وے انگریزی و فارسی و اردو و سنسکرت

سا الگزشتہ کی آمدنی سے زیادہ ہے مگر جیسی بحالت عدم مخالفت موسم
ہوتی ویسی نہین ہوئی ایصال مالگذاری کہیتڑی کی برابر اور کسی جگہہ
غیر تحقیق وہ مشکل نہین ہے سرزمین ریگستانی وقدرتی خواص مخصوص
تیجاواٹی سے آبپاشی عنقریب غیر ممکن ہے اس سبب سے پیدا وار
زراعت زیادہ تر بارش کی کمی وبیشی پر موقوف ہوتی ہے اور زمینداران
کی آمدنی بالکل فصل خریف سے ہوتی ہے یہہ سال زمینداروں کے حق
مین بخصوصیت ناقص ہوا ہے علاوہ اسکے کہ عین ضرورت کے وقت مین
بارش کی قلت رہی عین فصل کی تیاری کے وقت ژالہ زدگی سے نقصان
ہوا اگر رئیس قابل تحسین فیاضی سے دستگیری نکرتا تو آفتون سے رعایا
تباہ ہوجاتی اور یہہ نتیجہ رئیس کے نقصان کثیر گوارا کرنے سے ہوا ہے کہ شاملی
ہرایک رئیس ایسا نکرسکے جمعبندی مین دس فیصدی کی بلکہ بعض جا پر
پندرہ فیصدی کی کمی کی گئی اور زمیندار اور کاشتکارون کی اس تخفیف
جمع سے بمقدار واجب متمتع ہونے مین کوشش کی گئی اسطرح سمہا
معاف ہوا اگر یہہ نہوتا تو بے لکہہ ___ جمع ہوجاتی – یہہ مصیبت
کم نہوئی تہی اور ایسے وقت مین حاکم کی تمیز اور لیاقت انتظام کا امتحان
ہوتا ہے چنانچہ راجہ فتح سنگہ صاحب نے بکمال دانشوری وفیاضی سے
عمل کیا کہ اس سے وے لایق تحسین وآفرین ہین اور یہہ اون تدبیرون
پر اور اضافہ ہے جن سے وے اپنی رعایا کے نزدیک عزیز ہوئے
اور جو اونکی ریاست اور رعایا کے حق مین بہت مفید ہوئی ہے ریاستہائی

موقوف رہتا اب روساے ہندوستان اپنے ممالک سے فاصلہ وجود راہ
پر جا ہے جس مقام پر جاتے ہین کچھہ تامل نہین کرتے اور بعض رئیس ایسے عقلمند
اور دور اندیش ہو گئے ہین کہ اپنے ملک کے طول وعرض وطول مین سڑک
تیار کرنے پر رضامند ہین اور بعض نے ایسے کام مین سال بسال زر کثیر
خرچ کیا ہے مجھے امید ہے کہ دیگر رئیس بھی اون کے نمونہ کے بموجب
کاربند رہین —

سنہ ۱۸۶۶ء کی رپورٹ مین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے علاوہ مضمون رپورٹ
۱۴ - مئی سنہ ۱۸۶۶ء کے لکھا ہے کہ باوصف بدنظمی و ابتری حالات شیخاواٹی
کے کھیتڑی کے علاقہ مین بہت امن ہے اور وہان کا حال شیخاواٹی کی
دیگر ریاستون سے بالکل مختلف ہے رئیس کی مستقل مزاجی بخلاف اہلکاران
قدیم کہ نو طرزی کے مخالف ہین تحسین وآفرین کے لایق ہے صاحب سکرٹری
گورنمنٹ کا خریطہ جو مہاراجہ صاحب جے پور کی معرفت دیا گیا اوس سے رئیس
بہت خوش ہوا ہے راجہ فتح سنگہ نے سنگھانہ مین بھی مدرسہ جاری کیا ہے
اور بعض اجناس تجارت پر بنظر ایزادی تجارت محصول معاف کیا ہے اور
نے علاقہ کوٹ پوتلی کے مفسد ٹھاکرون کو جنہون نے شورش کر رکھی تھی ضمانت بند
کرلیا ہے اور وارداتون کا انتظام کردیا ہے اگر فتح سنگہ کا یہی طریقہ جاری
رہے تو غالب ہے کہ زمانہ بدانتظامی راناوت جی صاحبہ کا بخوبی عوض ہوجاویگا —

سنہ ۱۸۶۷ء مین کھیتڑی کی آمدنی نے لکھہ [illegible] کی ہوئی یہہ کسی قدر

سرکار انگریزی فقط اوسی رئیس کی سب سے زیادہ عزت کریگی جو انسداد
جرایم اور ترقی حالات مین سب سے زیادہ کوشش کرتا ہے اسی دربار
مین ایسے رئیس بھی ہین جنہون نے اسطرح نیکنامی پیدا کی ہے اور مین
مہاراجہ صاحب سیندھیہ اور بیگم صاحبہ بھوپال کا نام لیتا ہون نواب غوث محمد
خان مرحوم والی جاورہ کے انتقال سے مجھکو ازبس رنج و قلق ہوا ہے
کیونکہ مین نے سنا ہے کہ وہ دانشمند و سخی حاکم تھا راجہ سیتامئو واقع
مالوہ بعمر نوہ برس ہے تاہم کہتے ہین کہ وہ اپنے ملک کا بہت اچھا انتظام
کرتا ہے - راجہ صاحب کہیتڑی علاقہ جے پور کا بظہور حسن انتظامی ریاست
براد آگہی خاص و عام باجراسے تحریرات باضابطہ اعزاز و اکرام کیا گیا
ہے جب مین کسی رئیس کے طریقہ مستحسن ولیاقت کا حال سنتا ہون تو بہت
خوشی حاصل ہوتی ہے اور اوسکے اوصاف کو مشہور کرکے کوشش کرتا ہون
کہ دیگر حکام کو بہی اوسکے طریقہ کے بموجب کاربند ہونے کی جرأت و ترغیب
دیجاوے زمانہ سابق کے شاہان و روسار کو اپنے ملک مین راستہ
جاری کرنے کا کچھہ خیال نہ تہا وے اکثر مقامات دشوار گذار اور عنقریب
ناقابل رسائی پر رہتے تہے اور اونکے محلون کے گرد ہر طرح کی فصیل اور
شہر پناہ اور دیگر ذریعہ محافظت بنائی جاتے تہے کہ اون مین سے باہر
نکلنے کو ہمت بہت کم ہوتی تہی اور اگر کہین جاتے تہے تو سپاہی و دیگر
ہمراہیان مسلح کا انبوہ ساتھہ ہوتا تہا اور سیر عجائبات دیگر ممالک کا اونکی
خاطر پر گمان بہی نہین ہوا تہا اور اگر کبہی ہوتا تو محض غیر ممکن متصور ہوکر

کہ اگر ہمیشہ خبرگیری و نگرانی کرتے رہین عیش و عشرت کے واسطے اونکو بہت عرصت ہے بلکہ بعض کو اوس سے بھی زیادہ فرصت ہے اور بسبب نہونے کسی صورت دلچسپی کے درماندہ و حیران ہوجاتے ہین ہمدران حال بعض کی یہہ مشکل ہے کہ اپنے ہمسایون سے فساد اور اپنے ماتحت امیرون سے نزاع و تکرار اور اوس سے زیادہ بیوجہہ اور لاحاصل مصروفیت مین تضیع اوقات کرتے ہین اگر کوئی رئیس اپنے فرض واجب اور خبرگیری ریاست مین غافل رہے تو اوسکو یہہ توقع کسطرح ہوسکتی ہے کہ اوسکا دیوان بجاے اوسکے بطرز مناسب کام انجام دیگا حسن انتظام کیواسطے قوانین پسندیدہ اور اہلکاران چیدہ زیر نگرانی متواتر نہایت ضروری ہین اور اسیطرح عملہ پولیس مستعد و کارگذار اور سررشتہ واجب ایصال مالگذاری بہی ضرور ہے تاکہ رعایا امن و عافیت سے رہ سکین اور اپنی محنت کے ثمرہ سے متمتع ہوسکین واسطے تربیت لوگون کے مدرسہ جات اور واسطے معالجہ بیمارون کے شفاخانہ جات بہی مقرر کیے جاوین شاید بعض رئیس مقروض ہین اور جو طریقہ مین نے بتلا ہے بموجب اوسکے عمل کرنا اونکو محال ہوگا مگر دیگر رئیسون کی آمدنی بہت ہے مین سب سے یہہ چاہتا ہون کہ ہر ایک حاکم حسب مقدور اپنے عمل کرے تم مین سے بعض آپسمین بالاشتنی کیواسطے بحث و تکرار کرتے ہو اور اپنے رتبہ و درجہ سے رنجیدہ ہوتے ہو لیکن اگر سب اس بات مین کوشش کرتے کہ دیکہین اپنے ملک کی حکومت نہایت افضل و عاقلانہ طریقہ سے کون کرتا ہے تو کتنا مفید ہوتا اور آپسمین اونکو مقابلہ کی بہت گنجایش ہوتی —

و نیز سخاوت کے حاصل ہو قابل تعریف ہو سکتے ہین نصرت مند اور بہادروں
کا نام فراموش ہو جاتا ہے مگر دانشمند اور نیک رئیس ہمیشہ زندہ رہتے ہین ایام
جنگ و غدر ہندوستان سے گذر گئے اور امید ہے کہ پھر کبھی نہ آوینگے مگر
شاید روسا و حاضرین مین سے بعض کو ہندوستان کا وہ زمانہ یاد ہوگا اور
بعضون نے اوس وقت کا حال سنا ہوگا کہ جب غارتگرون اور قاتلون کے ہاتھ
سے حاکمون کے محل اور زمیندارون کے جھونپڑے بلکہ ہندو مسلمانون کی
پرستش گاہین مامون نہ تھین اوس زمانہ مین کل ممالک مورد تباہی و
موقع مصیبت زدگی ہو رہی تھی اور ولایت کے خطہ جات وسیع پر کسی ایک
گانو مین بمشکل تمام ایک چراغ کی روشنی نظر آتی تھی مگر حکومت انگریزی واقع
ہندوستان نے اس بدنظمی کا انسداد کر دیا ہے اب ملک ویران و بیابان
مسکن حیوانات خونخوار نہین رہا ہے اور وسعت عظیم پر دیہات آبادان اور
زراعت مالامال پھیلی ہوئی ہین کل باشندگان بامن و عافیت تمام زیر سایہ
سرکار انگریزی رہتے ہین۔

مگر باوصف اسکے کہ حصہ عظیم ہندوستان کی بلاشبہہ یہی صورت ہے اگر حصص
متفرق کا حال بعد تامل تحقیق کرتے ہین تو بجز اسکے کہ اب بھی ظلم و تشدد بکثرت
تمام ہوتا ہے اور اکثر جرایم بلا سزا رسانی رہجاتے ہین اور کچھہ دریافت نہین
ہوتا پس لازم ہے کہ جسطرح سرکار انگریزی تمہارے ممالک کو تشدد بیرونی سے
محفوظ و مامون رکھتی ہے اوسیطرح تم بھی رعایا کو رکھو اور یہہ امر بجز حکام مالک
ملک دوسرے سے انصرام نہین پا سکتا ہے اور اون سے بھی صرف اوسی حالت مین

عالیشان عمارت تاج گنج سے اور سب سے زیادہ اس جہت سے کہ زمانہ سابق
مین سلطنت شاہنشاہ اعظم کا جسکے نام سے اکبر آباد نام پایا ہے پایہ تخت تھا
نامور ہے آپ کے آنے پر مبارکباد دیتا ہون آپ کا اور میرا آپس مین ملنا
بہت اچھا ہے میرے واسطے اسطرح مفید ہے کہ جناب ملکہ مقدسہ نام آور
آفاق فرمان رواے انگلستان و ہندوستان کا ویسراے ہوکر مجھکو چاہیے
کہ اتنے روسا اہل رتبہ و نامی گرامی سے ملاقات کرون اور واقفیت پیدا
کرون اور آپکو اسواسطے مناسب ہے کہ مجھ سے روبرو گفتگو کرسکو اور
درباب انتظام اپنے ممالک کے جو کچھ میرے مدنظر و خواہشین ہین سماعت کرو
براہ دانشوری اور اسلوبی سے حکومت کرنیکا فن بہت مشکل ہے اور صرف بذریعہ
فکر و خیال و محنت کامل ہوسکتا ہے ہندوستان کے شاہون اور رئیسون مین
ایسے بہت کم ہین جو ضروری اوصاف سے ہی موصوف ہون کیونکہ اونہون
نے اپنی آغاز جوانی مین سیکھنے اور پڑھنے اور تجربہ کاری مین خبرداری نہین
کی اور نہ اونہون نے اپنے اخلاف کو کہ اونکے بعد مسندنشین ہونے والے تھے
اچھی طرح پڑھایا اور خبرداری سے تربیت کی اسی سبب سے اکثر ایسا ہوا ہے
کہ رئیس کے گذر جانے پر اوسکو بطور نیک و عقیل حاکم کے یاد نہین کرتے دولتمند
آدمی جب تک زندہ رہتے ہین اون کے خیرخواہ اور تابعدار ایسی خوبیون کی
بابت کہ وے مطلق نہین رکہتے اون کی تعریف کیا کرتے ہین مگر فقط اوسیوقت جب
اونکی حیات منقضی ہوا اصلی حال کہا جاتا ہے کہ ایسے آدمیون کی کل ناموری
مین سے جو کہ وے پیدا کرسکین فقط وہ ہے جو بہ اعتبار حکومت عادلانہ

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان سلمہ اللہ تعالے

حسب الحکم نواب مستطاب معلی القاب ویسرائے وگورنر جنرل صاحب بہادر ممالک ہند باجلاس کونسل آن مہربان را اطلاع میرود کہ بندگان نواب صاحب ممدوح از صاحب ایجنٹ خود متعینہ راجپوتانہ تحریرے مشتمل بر کوائف انتظام مشفق در ریاست خویش یافتہ بملاحظہ آن کمال خوشنودی حضرت ایشان گردید بدوستی پرست ارشاد شد کہ آن مہربان را بیاگاہم کہ ظہور مساعی آن مشفق بتقدیم انتظام واجب وحقہ در امور مالی وبزور جہد وکوشش در اینکہ قرضہ ریاست زود مودی گردد موجب تحسین وعزت آن مہربان است وبخصوص وشوارع وشفاخانہ ہا کہ تنہا آن مہربان زر کثیر داد بل ذات خود در ترقی گرفتن وسود مند بودن آنہا توجہ وہمت بلیغ برگماشتہ اند ہر آئینہ اینگونہ حسن انتظام ریاست خاصۃً قابل تحسین است وبندگان نواب صاحب مسبوق بالمدح باجلاس کونسل را الیقین کامل است کہ آن مہربان بکار بستن اینگونہ تدابیر در سرسبزی رعایائے خود با توجہ تام وانجاح مرام مصروف خواہند بود ونیز جناب ممدوح را امید است کہ بر بنائے حسن انتظام آن مہربان جم غفیر از رؤسائے راجپوتانہ پیرو باشند وخاص خواہش سرکار یا وتجار انگریزی ہم ہمین است زیادہ چہ برطراز د۔

نمبر ۴۳ تقریر جناب نواب معلی القاب سر جان لارنس صاحب بہادر ویسرائے وگورنر جنرل کشور ہند بہ دربار اعظم واقع آگرہ تاریخ ۲۱- نومبر ۱۸۶۶ء۔

اے مہاراجگان وراجگان وسرداران - آپ سب صاحبان کو آج اپنے روبرو جمع ہوا دیکھکر مین کمال محظوظ ہون اور اس معروف شہر مین کہ

میعاد بند و بست مین دس برس دیگر زیادہ کیئے جاوینگے جناب ممدوح والمناقب
بہت خوش ہین راجہ صاحب کی بڑی نیکنامی ہے کہ مصارف سالانہ مین مبلغ
گیارہ ہزار روپیہ مد تعلیم خلایق و شفاخانہ و تعمیر سڑک خرچ ہوتا ہے اور شوق
ذاتی راجہ صاحب کا ترقی صیغہ جات مذکورہ مین قابل تحسین و آفرین ہے -
جناب ممدوح والمناقب و اصحاب کونسل کی یاد مین کسی ہندوستانی ریاست
کے انتظام کی ایسی کیفیت جو رپورٹ حال مشعر انتظام کہیتڑی سے زیادہ اعزاز
و نیکنامی نمایان کرتے ہو ملاحظہ سے نہین گذری ہے -
اسواسطے جناب محتشم الیہ نے باجلاس کونسل ایک خط بنام راجہ صاحب لکھنے
کا حکم نافذ فرمایا ہے چاہیئے کہ آپ خط مذکور راجہ فتح سنگہ صاحب کو دینے کیواسطے
مہاراجہ صاحب جےپور کے پاس بہیجدین اور جناب نواب گورنر جنرل صاحب
بہادر و اصحاب کونسل نے مہاراجہ صاحب کو بہی چند کلمات مفید مطلب تحریر
فرمائے ہین -
آپ کو چاہیئے کہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ ماتحت اپنے کو ہدایت کرین اور جب
موقع ہو خود بہی کوتاہی نکرین کہ روسا و امرا راجپوتانہ سے طریقہ مستحسن
راجہ صاحب کہیتڑی کی نقل کرائی جاوے اور اون کی خاطرون پر منقوش
کرین کہ جناب نواب گورنر جنرل صاحب و اصحاب کونسل کی عین تمنا یہہ ہے
کہ اس افضل نمونہ پر بکوشش تمام عمل کرتے ہین -

نمبر ۳۳ خط جناب صاحب سیکرٹری بہادر بنام راجہ صاحب -

اونکا قطعی ارادہ ہے کہ ترقی و اصلاح کی تدبیرات کو ضرور عمل مین لاوین اور
جو کچھہ اونہون نے کرلیا ہے اوسکے دیکھنے سے امید ہوسکتی ہے کہ اسیطرح
سب کچھہ کرلینگے مجھے امید ہے کہ حالات ریاست کہیتڑی کی یہہ مختصر کیفیت آپ
کو پسند ہوگی اور یقین ہے کہ اگر آپ چند سطرین خوشنودی طبع راجہ صاحب کو
لکھینگے تو اونکو بہت خوشی حاصل ہوگی امید ہے کہ آپکی راے مین بھی بالاتفاق
راے میرے راجہ صاحب مستوجب استعانت وجرأت دادی ہین —

نمبر ۳۲ ترجمہ چٹھی صاحب سیکرٹری گورنمنٹ منجانب آنریبل ولیم میور
صاحب بہادر سیکرٹری گورنمنٹ ہندوستان صیغہ ممالک غیر بنام صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ نمبری ۹۵ جر مورخہ مقام شملہ ۳۱ —
جولائی سنہ ۱۸۶۶ء —

آپ کی چٹھی نمبری ۷۵۴ مورخہ ۱۱ — جون مع رپورٹ کپتان بین صاحب متضمن
براینکہ راجہ فتح سنگہ صاحب رئیس کہیتڑی نے اپنے ممالک کا بہت عمدہ انتظام کیا
ہے وصول ہوئے اور مین نے چٹھی و رپورٹ مذکورہ جناب نواب معلی القاب
گورنر جنرل صاحب بہادر و اہالیان کونسل کے اجلاس مین پیش کی —
جناب نواب ممدوح و اصحاب کونسل کو ملاحظہ کیفیت کپتان بین صاحب سے
کمال خوشی حاصل ہوئی کل رپورٹ راجہ صاحب کی عاقلانہ تدبیر اور اون کی
تمناے دلی ترقی انتظام ریاست کی شہادت دیتی ہے —
علی الخصوص اس امر سے کہ راجہ فتح سنگہ صاحب نے بندوبست مالگذاری
تین برس کیواسطے منضبط کیا ہے اور اونکا یہہ ارادہ ہے کہ اگر مفید ہوا تو

مغربی و جنوبی سمتیں بالکل بند تہیں قریب پندرہ میل تک راستہ پہاڑ دلیز ایسا دشوار گذار تھا کہ مسافر پیادہ اور رنگاوان پر بار بمشکل اور دقت سے گذر سکتے تھے اب وہان بہت اچھی سڑک سولہ فیٹ عریض جسپر گاڑی بلا دقت چلی جاوے تیار ہو گئی ہے اور اسی طرح جنوب کیطرف سے تجارت جاری ہو گئی ہے بندوبست پولیس بھی قابل اطمینان ہے البتہ راجہ صاحب کے انتظام مین یہہ امر سد راہ ہے کہ اون کے ملک کے حصہ عظیم مین مفسد سرکش مینہ اور راجپوت کہ کل کم و بیش عادی غارتگری ہین آباد ہین مگر راجہ صاحب ماہین حدود اپنے علاقہ کے امن و عافیت رکھتے ہین و باستقلال تمام جد و جہد کرتے ہین اگر گرد و نواح کے راجپوت رئیس علاقہ شیخاواٹی کی بھی اسیطرح کوشش کرین تو ہمکو امید ہو سکتی ہے کہ ڈکیتی و دیگر جرایم اس ملک کا جلد انسداد ہو جاوے۔

الغرض راجہ فتح سنگہ صاحب ذاتی نہ ہین وہو شیار ہین اور اپنی ترقی کا اور اپنے ملک پر عادلانہ حکومت کرنے کا فکر رکھتے ہین اونکو اوایل سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی نصیحت و صلاح لینے کی عادت ہے اور معتقد ہین کہ اونکی عافیت اور اونکے ملک کی بہتری سرکار انگریزی کی امداد و پناہ پر کہ اوقات مختلفہ پر اونکو ملتی رہی ہے منحصر ہے امید کہ چند اصلاحین جو اونہون نے کی ہین انکا ثمرہ بروقت حاصل ہوگا اگرچہ ریاست کی قدیم اہلکارون کو تبدیلی اور نو طرز یان بمقتضا خاصہ طبعی پسند نہین ہین اور اونکی یہہ خواہش ہے کہ کاروبار ریاست جسطرح پشتہا پشت گذشتہ سے ہوتا رہا ہے اوسی طرح ہو مگر راجہ صاحب کو بہت استقلال ہے اور

براہ مہربانی میرے پاس بہیجی کہ رپورٹ مذکورہ کو مع نقشہ جات معطوفہ نقشہ ہذا ارسال کرتا ہون اور مجہکو امید ہے کہ ملاحظہ رپورٹ سے بدریافت اس امر کے کہ رئیس مثل راجہ صاحب کہیتڑی کے انصرام ایسے امور پسندیدہ مین توجہ کرنے سے رفاہ خلایق ہوتی ہے آپ بہت خوش ہون گے شفاخانہ و دواخانہ کی فواید رسانی کا حال بلحاظ آبادی قصبہ کہیتڑی کہ بموجب نقشہ خانہ شماری حال ڈہائی ہزار باشندون سے زیادہ نہین ہے خود نقشہ جات سے معلوم ہو جائیگا علاوہ صیغہ جات بالا کے راجہ صاحب نے تعلیم خلایق مین تغافل نہین کیا ہے اور کہیتڑی و کوٹ مین مدرسہ جات ہندوستانی مقرر کئے ہین مدرسہ کہیتڑی مین ہر روزہ آنیوالے نوّہ طالبعلم ہین اور سنسکرت و ہندی و اردو اور بعض بعض انگریزی پڑہتے ہین اور کوٹ مین سنسکرت ہندی اور اردو کی جماعتین ہین اور قریب اسّی طالب علم روزمرہ آتے ہین مین نے ہر دو جگہہ کے طالبعلمون کا امتحان لیا اور اس قلیل عرصہ مین کہ جب سے وے پڑہتے ہین البتہ بہت ترقی کی ہے مدرسہ کہیتڑی مین راجہ صاحب ہر ہفتہ بلافروگذاشت جاتے ہین اور طلباء کا امتحان لیتے ہین چونکہ اونکو اپنی طبیعت سے شوق ہے بلاشبہہ مدرسہ جاری رہیگا اور ترقی پاوے گا اور راجہ صاحب نے مجہہ سے ایسا بہی کہا کہ عندالحصول موقع و ذریعہ چند دیگر مردانہ و نیز زنانہ مدرسہ جات مقرر کرینگے۔

بمرور دو سال قرب وجوار کہیتڑی مین گاڑیون کا عنقریب بالکل گذر نہتہا صرف ایک راستہ جانب شمال مشرق سے کہیتڑی مین گاڑی جاسکتی تہی

معاینہ اس حال سے بھی مجھکو بہت خوشی ہوئی کہ کہیتڑی مین واسطے تحقیقات مجرمان اور نیز ایسے مقدمات دیوانی سکے جو راجہ صاحب کے علاقہ مین دایر ہون ایک کچہری عدالت مقرر ہے اور ایک ہندوستانی اہلکار کہ ہمارے ملکو نین سے کہین کا رہنے والا اور ذی ہوش ہے اس کچہری کا اہتمام کرتا ہے اور فیصلہ مقدمات مین ہمارے قوانین مجموعہ فوجداری و دیوانی رہنما سمجھے جاتے ہین مگر مقدمات سنگین کی تحقیقات و فیصلہ خود راجہ صاحب کرتے ہین مجھکو اس سے بہت خوشی ہوئی کہ راجہ صاحب نے انصرام کار کیواسطے اوقات مناسب مقرر کر رکھے ہین اور اوسکے بموجب عمل کرتے ہین اور وقت فرصت کو مطالعہ علم انگریزی مین صرف کرتے ہین اون کے پاس بڑا کتب خانہ معتبر کتابونکا کہ تحصیل علم کیواسطے ذریعہ کافی ہے موجود ہے علی الخصوص علم طبعی پر اون کی توجہ قطعی اور مطالعہ علم تشریح اور طبابت کا بہت شوق ہے —

اونہون نے شہر کہیتڑی خاص مین دواخانہ اور شفاخانہ خیراتی مقرر کیا ہے کہ مین نے بہمرائی راجہ صاحب معاینہ کیا شفاخانہ مین چھہ مریض اندرونی موجود تھے ان مین سے ایک کے ناسور پر سب اسسٹنٹ سرجن عمل جراحی کرتا تھا اور مجھکو کمال تعجب ہوا کہ راجہ صاحب بھی ہنرمندی اور ضبط دل سے اوسکی امداد کرتے تھے اور دواخانہ مین بھی مریضون کی آمد رفت بہت ہے باشندگان دیہات نواح و سکنائے شہر ... بہ امید حصول شفا بجماعہ کثیر فراہم ہوتے ہین ان ... مقرر ہوئے ... سے کچھہ زیادہ عرصہ ہوا ہے راجہ صاحب ... بھی ... سب اسسٹنٹ سرجن مجھکو دکھلائی تھی اور اب

جسوقت قریب اختتام سنہ ۱۸۶۱ء راجہ صاحب کو اون کی ریاست کا اختیار کلی
حاصل ہوا ریاست قریب سوا چار لاکھ روپیہ کے قرضہ سے زیر بار تھی اور
قرضہ زیادہ تر اوس زمانہ مین کہ رئیس حال نابالغ تھے اور اون کی والدہ
راناوت جی صاحبہ جنکی بد انتظامی کی اطلاع بارہا بذریعہ مراسلات آپکے محکمہ مین
ہوتی رہی ہے انصرام حکمرانی کرتی تھین لیا گیا تھا راجہ صاحب نے بفور حصول
اختیار ممالک دفعتًا ادائے قرضہ ذمگی ریاست کی تدبیر کی اور اس مراد سے
زر مطلوبہ قرض لینے کیواسطے معتبر ساہوکارون سے دادستد کرکے دیہات جمعی
[illegible] روپیہ سالانہ بعوض قرضہ نکالدئے کہ اسطرح سوا چار لاکھ روپیہ قرضہ
مین سے [illegible] روپیہ رہگیا ہے کہ وہ مع سود تین برس مین ادا کردیا
جاوے گا —

بنظر اون مشکلات کے کہ راجہ صاحب کو باجی راناوت جی صاحبہ کے جیپور جانے
سے پیشتر درپیش تھین کیونکہ باجی صاحبہ خواہان زر کثیر رہتی تھین اور کارو
بار ریاست مین مداخلت بیجا کرتی تھین غور کیا جاوے تو فی الحقیقت راجہ
فتح سنگہ صاحب نے قرضہ کثیر کو بہت جلد ادا کیا ہے اور اون کی اس کامیابی
کا سبب عظیم یہی کہہ سکتے ہین کہ اونہون نے براہ دانائی دست اندازی آمدنی
دیہات تن ساہوکاران سے پرہیز کرکے بجائے عمل معمولی روساء راجپوتانہ
کے کہ عند الضرورت خرچ ساہوکارون سے بدعہد ہوجاتے ہین اون لوگون
کو کل جمع مشخصہ سے متمتع ہونے دیا اسطرح راجہ صاحب نے اعتبار پیدا کیا
ہے اور کسیوقت مین بدر پیشی ضرورت انجام دہی کار نیک بہ آسانی قرضہ لے سکتے ہین

نظر آیا سکتا ہے علاقہ بھی علی العموم اس انتظام سے شادان معلوم ہوئے راجہ صاحب نے بیان کیا کہ یہہ تجویز امتحاناً کی گئی ہے اور ارادہ یہہ ہے کہ اگر اسکا حصول اچھا ہوا تو میعاد بندوبست دہ سالہ کردیجاویگی ۔

ریاست کہیتڑی کی جمع مشخصہ و نیز مصارف سال حال فرد معطوفہ مین درج ہین اور اس سے عیان ہے کہ لالعہ سیاست کہ جمع حال اور اوس سال کی جمع سے جب راجہ صاحب نے سن تمیز کو پہونچکر انتظام ریاست بہ اختیار خود لیا اور ہنوز پانچ برس نہ گذرے ہین ... زیادہ ہے اور یہہ افزونی جمع باعث تعریف و نیکنامی راجہ صاحب ہے کہ وے بہت ہوشیاری سے انتظام ہنا کرتے ہین اور بموجب تفصیل مندرجہ کے خرچ مشخص ہے لکہہ ... کا ہے اور ... روپیہ اون دیہات کے کہ قرضہ فوگی ریاست کے تن ہین لگائے گئے ہین اسمین شامل ہوکر کل خرچ ہے لکہہ ... ہوتا ہے کہ آمدنی سے تخمیناً گیارہ ہزار سوائی ہے یہہ کمی چند صیغہ جات کے مصارف کی تخفیف سے جو راجہ صاحب کی تجویز مین ہین رفع ہوجاویگی مثلاً مصارف مودی خانہ تعدادی ... سے امید ہے کہ خبرداری و نگرانی بلافروگذاشت سے صرف اسی صیغہ مین تین چار ہزار روپیہ کی تخفیف ہوسکتی ہے حساب مصارف ریاست کہیتڑی مین بابت تعلیم و شفاخانہ و سڑک کے تین رقم بالاجتماع تعدادی گیارہ ہزار روپیہ کا نظر آنا موجب خوشنودی ہے مین نہین جانتا کہ ریاستہائے واقع اس ملک سے کوئی رئیس بھی اپنے ملک کی آمدنی مین سے واسطے مصارف ایسے صیغہ جات ... کم سے کم کسیقدر خرچ کا متحمل ہوتا ہو ۔

صرف کرینگے اُمید کہ مخلص کو دوست ترقیخواہ اپنا تصور فرماتے رہین -

۱۴ نقل رپورٹ کپتان ولیم ہول ہینن صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ جیپور بخدمت لفٹنٹ کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۱۴- مئی سنہ ۱۸۶۶ع $\frac{46}{42}$ بذریعہ چٹھی نمبری ۵۴۹۹ مورخہ ۱۰- نومبر سنہ ۱۸۶۴ع

مین نے آپ کو راجہ فتح سنگہ صاحب رئیس کہیتڑی کے مستحسن رویہ کی اطلاع دی کہ راجہ صاحب تحصیل علم انگریزی مین بہت کوشش کرتے ہین اور اونکا یہہ ارادہ ہے کہ واسطے بہتری حکومت اپنے ملک کے سِشتہ قوانین وضوابط باقاعدہ حسب نمونہ قوانین مروج ملک انگریزی جاری کرین اور باہم قوانین مذکور اور عادات رعایاے ریاست کی موافقت پیدا کرین -

حال مین مین نے ملک شیخاواٹی کا دورہ کیا تب کہیتڑی دیکہنے کا اتفاق ہوا راجہ صاحب خود اپنے ملک کی سرحد سے میرے شامل ہوئے اور کوٹ ہوکر اپنی دارالریاست تک ساتہہ رہے اسطرح مجھکو اون تہذیب واصلاحون کا جو میرے دورہ سالگذشتہ کے بعد راجہ صاحب نے کی ہین بچشم خود معاینہ کرنے کا موقع حاصل ہوا منجملہ اون کے سِشتہ تحصیل بالگذاری بہی ہے سابق مین قطعات ملک ٹہیکہ دارون کو کہ زیادہ ترساہوکار اور مالدار ہوتی تہی اجارہ دینے کا دستور تہا مگر اب جسطرح میعاد ٹہیکہ جات منقضی ہوتی گئی یہہ طریقہ بہی رفتہ رفتہ موقوف ہوا اور بجاے اوسکے زمینداروں کو ذمہ دار ایصال جمع اور اسطرح تشدد وزیادہ ستانی ٹہیکہ داران سے مامون کرکے بندوبست سالانہ بطور سرسری کیا گیا مقدار زرلگان اراضی بہت زاید حسب

راجپوتانہ مورخہ ۱۱۔جون سنہ ۱۸۶۶ء مقام آبو۔

راجہ صاحب شفیق مہربان دوستان راجہ فتح سنگ صاحب بہادر والی کہیتڑی
بعد مراسم اشتیاق وسلام کپتان بینن صاحب پولیٹکل ایجنٹ جےپور سے رپورٹ
مشعر حالات انتظام ریاست کہیتڑی ارسال کی میری دانست مین اوس رپورٹ
سے انصرام کاروبار ریاست مین آپکی بڑی نیکنامی منکشف ومنمود ارہے بہ نسبت
اس بات کے کہ آپ نے درباب محاصل اراضی سررشتہ جدید کہ سررشتہ سابق
سے بہت بہتر وبرتر ہے جاری کیا ہے کمال خوشی حاصل ہوئی۔

واقعی رعایاے زراعت پیشہ کی اور اس جہت سے کل مجمع عوام الناس
کی بہبودی وترقی مین محاصل اراضی سال بسال ٹہیکہ دینے سے زیادہ کوئی
امر خلل انداز ومضر نہین ہے اسواسطے اجراے سررشتہ بندوبست پختہ بہت
عاقلانہ ہے بلکہ مخلص کی یہہ صلاح ہے کہ میعاد بندوبست کے دس برس سے
بیس برس تک ایزاد کیجاوے اور معائنہ اس حال سے بہی کہ قرضہ داری
ریاست مین بہت کمی ہوگئی اور قرضخواہان ریاست سے کمال وفاداری
عمل مین آئی دوستدار ازبس مسرور ہوا اگر وقت آیندہ مین بحسب اتفاق
قرض لینے کی ضرورت درپیش ہوگی تب آپکی دانشمندی کا نتیجہ ظہور مین آویگا
اور انکشاف اس امر کا بہی موجب ابتہاج خاطر خیر طلب ہے کہ فوجداری و
دیوانی کی شایستہ کچہریان ونیز شفاخانہ ومدرسہ جات مقرر ہوئے ہین
اور تعمیر سڑک مین بہی تغافل نہین ہے بلکہ مجہکو امید ہے کہ قرضہ ریاست
اداہوجانے پر آپ ترقی آمدرفت اشیاے ریاست مین زیادہ روپیہ

سنہ ۱۸۶۲ء مقام اجمیر -

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ فتح سنگہ صاحب بہادر راجہ کھیتڑی

بعد سلام و شوق آنکہ آپکا خط رقمزدہ ۲۶ - اکتوبر مرسلہ کپتان بینین صاحب وصول ہوا اسمیں و رو د مبتہج کیا باستماع اس بات کے کہ آپ اپنے ملک کی ترقی مین بہ تقرر مدارس و تیاری سڑک آمدرفت اندرونی سعی وافر فرماتے ہین ازبس بہجت و شادمانی حاصل ہوئی ان تدبیرون کا یہی حصول ہے کہ آپکی رعایا بہت آسودہ حال اور فارغ البال ہوگی اور یقین کرین کہ آپکا اس طریقہ کی سرکار انگریزی بخوبی قدردانی فرماوینگے -

نمبر ۲۹ خط کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۲۲ - جنوری سنہ ۱۸۶۲ء مقام اجمیر -

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان راجہ فتح سنگہ صاحب بہادر راجہ کھیتڑی

بعد سلام و شوق بوصول نامہ مودت شمامہ رقمزدہ تاریخ ۵ - ماہ حال کہ معرفت کپتان بینین صاحب کے وصول ہوا اور بہ استماع اس امر کے کہ آپ اپنی رعایا کی بہبودی مین بہت کوشش و پیروی فرماتے ہین کمال خوشنودی حاصل ہوئی ہماری سرکار کو ہمیشہ یہی طریقہ بہت پسندیدہ ہے مجھے یقین ہے کہ آپ اسیطرح بالاستقلال مصروف رہینگے مجھے شک ہے کہ شاید اس سال آپکی ملاقات سے مسرت حاصل نکرسکون مگر سرما آیندہ مین شاید اتفاق ملاقات ہوجاوے امید کہ مخلص کو ہواخواہ صادق تصور فرماتے رہین -

نمبر ۳۰ خط کرنل ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل

شرط مقبولہ سنہ ۱۸۵۶ع اب باطل و کالعدم متصور ہے۔
سواے اسکے راناوت جی صاحب نے اب بہی مجمع کثیر ملازمان بیرونہ مین رکہہ چہوڑا ہے اور نوجوان راجہ صاحب کے انتظام مین خلل پیدا کرنیکی تدبیرین کرتی ہین مہاراجہ صاحب نہین چاہتے ہین کہ راناوت جی صاحبہ جیپور سے چلی جاوین نہ فقط اس لحاظ سے کہ راجہ صاحب نے اقرار کرلیا ہے بلکہ اونکی راے مین بمطابقت راے میری اگر اونکو جانیکی اجازت دیجاوے تو یقین ہے کہ کہیتڑی مین جہان اب سب کام صفائی سے ہورہا ہے فتنہ و فساد برپا کرینگی طریقہ مناسب جو مین اونکو تبلاتا رہا ہون یہہ ہے کہ اپنے بیٹے سے صلح کرین اور اپنی تقدیر پر شاکر رہین مگر افسوس ہے کہ ایسی سینہ زور اور تند مزاج عورت سی جیسی راناوت جی صاحبہ بلاشبہہ ہین یہہ امید نہین ہے

نمبر ۱۶۵ ترجمہ چٹہی جی ایس پی لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ بنام لفٹننٹ کرنل جی سی بروک صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ جیپور مورخہ مقام آبو ۱۴ - اگست سنہ ۱۸۶۲ع -

رپورٹ نمبری ۱۴۵ مورخہ ۲۴ ماہ گذشتہ کہ مین نے بر طبق وصول خریطہ راناوت جی صاحبہ کہیتڑی طلب کی تہی وصول ہوئی -
اس رپورٹ مین جو کچہہ آپ کو مد نظر ہے میرا بہی عین منشا وہی ہے اور اس بات مین جو تدبیرین آپ نے کی ہین مجہکو منظور ہین -
اپنے مراسلہ او رمیرے جواب کا مضمون راناوت جی صاحبہ پر ظاہر کردین -

نمبر ۱۶۶ خط کرنل ایسٹ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۶ دسمبر

راناوت جی صاحبہ نے بغیر اسکے کہ جو چاہین اپنے ساتہہ لیجاوین قلعہ سے باہر
جانے سے انکار کیا اسطرح وے وہان بمنزلہ قیدی کے تھین اور راون کے
مسلح آدمی پہرہ ونہ مین منتظر حکم تھے۔
بہت صلاح و مشورت کے بعد راجہ صاحب کہیتڑی کیطرف سے یہہ قرار پایا کہ
راناوت جی صاحبہ شہر جےپور مین رہین اور واسطے حفظ مراتب اور پردہ داری
کے بجز زیور مردانہ قلعہ مین سے جو شے اون کے دلمین آوے لیجاوین مگر کسی
حالت مین پہرہ ونہ نجانے پاوین اور بلا منظوری راجہ صاحب جےپور کسی کہین
نجانے پاوین راجہ صاحب نے یہہ بھی چاہا کہ اول اون سے حسب قرارداد
اگست سنہ ۷۶ء باقیات جایداد جو اون کے ذمہ ہے طلب کیا جاوے مگر اس
جہت سے کہ ایسے وقت مین کسی حساب کا ہونا داخل زبردستی متصور ہوتا ہے
راجہ صاحب کو فہمایش کیگئی کہ جب تک راناوتجی صاحبہ جےپور مین جاگزین ہوجاوین
اس معاملہ سے درگذر کرین۔
افسوس ہے کہ راناوت جی صاحبہ نے ایفا اقرار نہین کیا اور نہ واسطے ایفا
اپنے اقرار صلح کے رضامند نظر آتی ہین بجاے اسکے کہ مکان مناسب واقع شہر
مین جو کہ میجر تہورسبی صاحب نے ایک بہلی رانی کیواسطے مقرر کیا تھا اور راون کے
واسطے بہی موجود ہے اونہون نے اپنی سواری شہر سے تہوڑی دور ٹھیرائی
اور ایک ساہوکار کے باغ پر قبضہ کر لیا کہ مہاراجہ صاحب اور راون کے اہل دربار
ایسی معززرانی کی بود و باش کیواسطے نازیبا سمجہتے ہین نہ تو باقیات واجب الطلب
اپنی جایداد کا ادا کیا ہے اور نہ مہاراجہ صاحب کی تاکیدات پر کچہہ خیال کیا کہ اسطرح

بھیجا گیا اب گنگادھر پروہت کو راجہ فتح سنگھ رئیس کہیتڑی نے تحصیلدار کوٹ پوتلی
مقرر کرکے یہان بھیجا ہے اسلئے مناسب ہے کہ جو ناظم و فوج وغیرہ ملازمان
راج جے پور کوٹ پوتلی مین ہین اونکو فوراً برخاست کیجیے اور کارندہ راج
سے درین باب نام اون کے بہاوے کہ اپنے تئین کوٹ پوتلی سے برخاست
کرین اور کام وہان کا سپرد گنگادھر مذکور کے کر دین اگر کچھہ عذر جمعبندی
وغیرہ کا اسمین ہووے اوسکا انجام یہان سے ہو جاویگا اسمین تامل نہو کے
جواب جلد آوے -

نمبر ۲۶ ترجمہ چٹھی میجر جان سی بروک صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ جیپور بنام جानकी तुक्त
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ مورخہ مقام جیپور ۲۴ - جولائی سنہ ۱۸۶۲ء -
آپکا روبکار رقمزدہ ۱۷ - ماہ حال بطلب کیفیت خریطہ راناوت جیصاحبہ کہیتڑی کہ
اونہون نے آپ کے نام بھیجا تہا موصول ہوا بجواب اوسکے ملتمس ہون کہ رانی
موصوف کے ساتہہ مہاراجہ صاحب اور نوجوان راجہ صاحب کہیتڑی نے بہت
بردباری کی ہے -
موسم سرما مین جب مین کہیتڑی گیا تب راناوت جیصاحبہ نے قریب آٹھہ سو مسلح
آدمی قلعہ پپرونہ مین براداز رکاب بدنظمی کہ جس سے اون کے بیٹے راجہ فتح سنگھ پपरस्ना
کی کہ اوس سے سخت عداوت رکھتے ہین بدنامی ہو جمع کر رکھے تہے اور اوس سے
پیشتر اونہون نے خزانہ جواہرات و زیور طلائی وغیرہ موجودہ محل زنانہ واقع
[illegible] کو اپنے قبضہ تصرف مین کیا تہا کہ راجہ صاحب نے اون کو
نہین [illegible]

مرسل ہوکر صاحب ممدوح اطلاع مضمون روبکار ہذا دربار جےپور مین فرماویں اور یہہ بہی ہدایت کرین کہ اب راج جےپور بمقدمات زنگی ریاست کہیتڑی دخل نکرین بلکہ درصورت ضرورت مدد واعانت ریاست موصوفہ ملحوظ رکہین کسواسطے کہ اب راناوت جی انتظام کے امر مین بیدخل رہینگے اور مختار بذات خود عمل کریگا اور جوابدہی ہر امر کی بذمہ مختار رہیگی —

مگر اس روبکار اور راج جیپور کے احکام پر ۱۸۵۸ء سکے غدر تک کچہہ عملدرآمد نہوا اس زمانہ مین راناوت جی سنے ملک کی آمدنی کو برباد کیا اور جتنے دیہات اون کے پاس بالاستحقاق تہے اون سے زیادہ دیگر دیہات شامل کرلیے خراج جےپور کا بہت چڑہ گیا ساہوکارون کا قرضہ بہت ہوگیا اور ریاست مین ہر طرح بدنظمی ہوئی اوسوقت جےپور کی فوج نے محالات متعلقہ کہیتڑی پر قناعت نکرکے بعد محاصرہ کے کوٹ پوتلی کو بہی لے لیا اور گورنمنٹ ہندوستان نے اس عمل کو ناپسند کیا اور اوسکے واگذاشت کا حکم دیا آخرکار برضامندی راجہ صاحب و راناوت جی ایک منتظم مقرر کیا گیا مگر راجہ صاحب اور راناوت جی کے درمیان نفاق ہوگیا کہ اوسکے سبب سے بہی کہیتڑی مین بہت نقصان ہوا —

نمبر ۲۵ نقل کیفیت محکمہ ایجنسی راج جےپور بنام راج موصوف المرقوم ۸ ستمبر ۱۸۵۹ء خریطہ صاحب والا مناقب میجر ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر قایم مقام ایجنٹ گورنر جنرل راجستان درباب واگذاشت پرگنہ کوٹ پوتلی نام نامی مہاراجہ صاحب بہادر راج جےپور بحوالہ حکم فیض شیم حضور پرنور لارڈ صاحب بہادر دام اقبالہ ورود ہوا اور راج مین

تہی کہ جیسا ہم نے دربار جے پور مین بھی طامس ہدرلی صاحب کیہی اسواسطے جسکو رانا
جی والدہ رئیس کہیتڑی نے اپنے ہان رکہنا کہا تہا خاطرداری ہوا اور بدستور بحال
ظہور مین آوے لیکن معلوم ہوا کہ دربار جیپور نے اس بات مین کچہہ نہ کیا بلکہ راناوت
جی نے موصی الیہ کو بیدخل مطلق کردیا اور ہم خود محل مین گئے اور راناوت جی کو
کہ حجاب پردہ موجود تہی صلاح دی کہ طامس ہدری صاحب کو بدستور انتظام
پر یعنی لعلاقہ مختاری مامور کرین راناوت جی نے صاف انکار کیا کہ ہم ہرگز مقرر
نہین کرینگے آخر بناچاری ہمنے قبول کیا کہ راناوت جی اپنی ریاست مین کسیکو
مامور کرین چنانچہ شیو بخش دہابہائی کا مختار ہونا ٹہیرا ہے ہم نے راناوت جی
سے کہا کہ انتظام اس طور سے ہو کہ دہابہائی بالاستقلال کام کرے اور راناوت
جی علیحدہ رہین اور مداخلت امورات انتظام مین نکرین چنانچہ راناوت جی نے
اس بات کو قبول کیا جو کہ یہہ تجویز جدید جو وقوع مین آئی ہے صرف ہماری رائے
واحد سے بلا مداخلت رائے وتجویز جدید اور کسی کے ہوئی اور راوت رنجیت سنگہ
سے کسیطرح اسمین مداخلت نہ تہی بلکہ رائے راناوت جی کے مطابق رائے ہماری
کے واسطے تفویض کار طامس ہدرلی صاحب کے تہی اور دربار جے پور سے بندوبست
ریاست کہیتڑی کی تجویز پنچایت ہوتی تہی یہہ امر ہماری دانست مین خوب نہ تہا
مقرر ہونا پنچایت کا بجز ازدیاد فساد و زیادہ غبن ہونے کی ہماری دانست
مین مفید کسی امر کا نہ تہا مقرر ہونا ایک آدمی کا استقلال سے فی الجملہ باعث
امید بندوبست ہے اسواسطے ـ

حکم ہوا کہ

جےپور کو بہیجا گیا وہان وہ مرگئی مگر کچہہ عرصہ بعد رام ناتہہ پروہت کے راناوت جی
والدہ راجہ فتح سنگہ سے بہی نااتفاقی ہوگئی رام ناتہہ کی مدد کیواسطے چار شخصون
کی پنچایت مقرر کی گئی راناوت جی نے بہان قابو پہونچا ریاست کی آمدنی لی لی
اور جو قیدین رام ناتہہ نے مقرر کین اون سے بہت ناراض ہوئین پنچایت
کہیتڑی کی کارروائی بیفائدہ ثابت ہوئی اسواسطے پنچون کو موقوف کرکے
صرف رام ناتہہ کو مختار رکہا۔
سنہ ۱۸۵۱ء مین رام ناتہہ پروہت کا انتقال ہوا اوسوقت سے کہیتڑی کے کام
مین ابتری آگئی اوسکا بیٹا گنگارام مقرر ہوا مگر اوسکو اپنے باپ کا ساحوصلہ
نہ تہا راناوت جی نے اوسکے اخراج کیواسطے فوج جمع کی وہ بہاگکر جےپور
آگیا کہیتڑی مین جہوجہار سنگہ کو بہیجا گیا مگر راناوت جی کے سبب سے وہ بہی واپس
آیا راناوت جی نے ایک لاکہہ روپیہ جےپور مین داخل کرکے اوسکو برخاست
کرایا اور خود مختار ریاست رہی راج جےپور نے نذرانہ لے لیا مگر اپنی طرف
کے تعہد کا ایفا نکیا گنگارام کو پہر بہیجا چاہا سر ہنری لارنس صاحب نے ریاست
کو زیرباری سے بچانیکیواسطے بذریعہ روبکار راج جےپور کو رحم پر آمادہ کیا
اور دفعیہ مشکلات کیواسطے نذرانہ واپس کرایا جہاراجہ صاحب نے قبول کرکے
کہیتڑی کیواسطے مستقل منتظم مقرر کرنیکا اقرار کیا۔
۲۴ نقل روبکار محکمہ ایجنسی دارالخیر اجمیر بہ اجلاس کرنل سر ہنری منٹگمری لارنس
صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان واقعہ ۲۔اگست سنہ ۱۸۵۵ء عرصہ پندرہ
روز کا منقضی ہوا کہ اتفاق جانے ہمارے کا مقام کہیتڑی مین ہوا اور مرضی ہماری

لیتے تہے سو زیادہ لینا موقوف کرین اور ایسا بندوبست کرین کہ کچہہ دوڑادہاڑی
و دنگہ و فساد و ابتری ہہونے پاوے اور رعیت امن مین رہے تاکہ یہہ تجویز
بحال رہی تہی بہادون بدی ۵ - سمنت ۱۹ -
رام ناتہہ پروہت کی کہیڑی کے کاتہون سے نااتفاقی ہوگئی اوسکے بعد
جو تدبیرین میجر تہورسبی صاحب نے کین اون پر راجہ نے مطلق عمل نہ کیا
رام ناتہہ سے کہیڑی کے لوگ ناخوش تہے اوسکو وہان بہ زبردستی رکہا گیا
اسواسطے اکثر نزاع ہوا اور وقتاً فوقتاً اوسکی مدد کیواسطے برگڈ شیخاواٹی
کے بہیجنے کی ضرورت ہوتی رہی ۱۸ - جنوری ۱۸۴۳ع کو راجہ شیوناتہہ سنگہ کا
بعارضہ چیچک انتقال ہوا اور ریاست کی بدنصیبی سے رئیس کی صغیرسنی اور
ماجی کی مختاری کا ایک اور زمانہ ہوا راجہ شیوناتہہ سنگہ کی رانی کو ایام حمل
پورے ہوگئے تہے چونکہ بصورت نہونے مذکروارث کے کوٹ پوتلی کی جاگیر
پہر سرکار مین ضبط ہوتی میجر تہورسبی صاحب کو لازم آیا کہ بر سر موقع پہونچکر
حقیقت تولد سے بخوبی آگہی حاصل کرین انسداد فریب کیواسطے کامل تدبیرین
عمل مین آئین راجہ فتح سنگہ پیدا ہوئی رانیان رام ناتہہ پروہت اور رجے پوتر
کے اختیار کو خارج کرنے کیواسطے آمادہ ہوئین کہیڑی کے پہاڑون مین جلسیہ
کی فوج سے کچہہ نہوسکا تب منتظمون کی کمک و حمایت کیواسطے برگڈ شیخاواٹی کی
فوج کو بلایا گیا کہ میجر فوسٹر صاحب کوٹہ دہ کے گہاٹہ مین بہت جوانمردی سے
لڑکر کہیڑی مین داخل ہوا اگر قلعہ کی فوج لڑتی تو اوسکے پاس مقابلہ کا کچہہ
سامان نہ تہا مگر اونہون نے قلعہ خالی کردیا اور رانی بہٹیانی جی کو کہ بانی فساد تہی

कोटापुतली

بہادر ایجنٹ راج موصوف مورخہ ۱۵ - اگست سنہ ۱۸۴۲ء مطابق بہادوں سدی
سنہ ۱۸۹۹ عیسوی میں کرنل الویس صاحب بہادر کے روبرو شیخاواٹی کے بندوبست
کیواسطے جہونجہنون کے سوارون کے خرچ کی بابت لینا فوج خرچ کا شیخاواٹی
کے سردارون سے مقرر ہوا تہا اب تک جاری رہا اور سردارون کو یہہ
امید رہی کہ کچہہ عرصہ بعد یہہ فوج خرچ معاف ہوجاوےگا اور دہاڑے
وغیرہ فساد و بے بندوبستی جو شیخاواٹی مین پیشتر تہی ویسی نہ رہی اور شیخاواٹی
کے سردارون کی اتنی پیداواری نہین کہ بغیر تکلیف اور وقت کے فوج
خرچ اون سے ادا ہو اور بمقام دہلی صاحب کلان بہادر کرنل جان
سدرلینڈ صاحب کے زبانی سے لاٹہہ صاحب بہادر کی خدمت مین معلوم
کرایا گیا اور لاٹہہ صاحب بہادر نے معاف ہونا فوج خرچ شیخاواٹی کا
منظور رکہا یا سواے سمت ۱۹۰۰ کے سال سے نہین دینا پڑیگا مگر اب ایسا ضرور ہے
کہ جہونجہنون واٹی کے سب سردارون کی صلاح سے فوجداری کا بندوبست
چوری دہاڑہ و کہوجون کا اچہی طرح ہوجاوے اور جہان شراکت کے مکان
لایق تہانہ کے ہین وہان تہانجات مقرر ہوجاوین اور وہان کا خرچ مشترک
آمدنی سے دیدیا جاوے -

حکم ہوا کہ

نقل اس روبکاری کی ایک ایک برت شیخاواٹی کے سب سردارون کے پاس
واسطے اطلاع کے بہیجی جاوے اور یہہ بہی لکہا جاوے کہ سیکر و کہیتڑی و
جہونجہنون واٹی کے سردار فوج خرچ کے سبب سے زمیندارون سے حاصل

وکیل الور بدریافت آمد که حق زمینداری مذکور از قبیل راکهی است از آنجا که بهم راکهی وغیره ابواب بعوض خدمت حفاظت بودند و از هنگام عملداری سرکار انگریزی آن خدمت که عوض آن زبردستان از زیردستان می گرفتند باقی نماند یعنی همه ها در ظل حفاظت سرکار انگریزی در آمدند و درین باب بیکے محتاج دیگرے نماند پس درحالیکه آن خدمت باقی نماند عوض آن کجا ماند نظر بران دعوی زمینداران موضع بوٹیری وغیره علاقه بر زمینداران دیهات علاقه کوٹ پوتلی باطل و ناجائز متصور شده ـ

لهذا حکم شد که

زمینداران موضع بوٹیری وغیره علاقه الور از دعوی خود ها دست بردار شوند و این فیصله را بهر صورت مستحکم دانسته زنهار از زمینداران دیهات کوٹ پوتلی مزاحمت نسازند و یک یک نقل روبکار هذا برائے اطلاع بوکیل طرفین داده شد ـ

[دستخط مارٹین بلیک صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ]

کہیتڑی مین بندوبست کیواسطے رام ناتھ پروہت متعین ہوا تھا اوسی زمانہ مین برگڈ شیخاوائی مین کمی ہوئی میجر تھارسبی صاحب کی راے مین دو رسالہ سواران و دو اسپی توپین ایک پلٹن پیادگان اور دو دیگر توپین انتظام شیخاوائی کیواسطے کافی متصور ہوکر باقی فوج کی تخفیف ہوئی اس سے ناپسندیدہ فوج خرچ بہی بذریعہ روبکار موقوف ہوا ـ

سمبر ۲۳ ۱۸۳۴ روبکار کچہری ایجنسی راج سوائی جے پور اجلاسی میجر تھارسبی صاحب

امروز دعوی زمینداران بوٹیری وغیرہ علاقہ الور بابت حق یابی خود ہا از دیہات
علاقہ کوٹ پوتلی و وکیلان طرفین در اقرار نامہ خود ہا تجویز آن بر راے حضور
گذاشتہ اند بحضور روبکار گردید و باقی کاغذات متعلقہ این مقدمہ بالمواجہہ
وکیلان بملاحظہ در آمدند از ان واضح شد کہ رئیس الور در خط خود موسومہ صاحب
کلان بہادر شاہجہان آباد موصولہ یکم ماہ ستمبر سنہ ۱۸۲۹ع بدین گونہ می نگارند کہ
زمینداران موضع بوٹیری تعلقہ پرگنہ بالنسور علاقہ الور بموجب دستور قدیم حق
زمینداری وغیرہ از دیہات علاقہ کہتڑی می یابند از چندے راجہ صاحب براہ
ناانصافی دادن حق شان موقوف ساختند و راجہ شیو ناتھ سنگہ بہادر جاگیردار
کوٹ جواب آن در خط نوزدہم ستمبر سنہ الیہ چنان می نویسند کہ زمینداران موضع
بوٹیری حق زمینداری کہ بیان می کنند کدام چیز را حق می خواہند حالا ہنگامہ
نواب میر خان نیست کہ کسے زبردستی نماید بفضل الہی مالک ملک صاحبان عالیشان
ہستند در علاقہ غیرے دخل دیگرے گنجایش ندارد ظاہرا پرگنہ نارنول در
تصرف نواب فیض محمد خان بہادر مقرر است زمینداران پرگنہ بتیسی علاقہ جیپور
ہم ہمین طور از دیہات پرگنہ نارنول لٹھہ میخواستند و حق زمینداری بیان
میکردند موقوف نمودہ یک حبہ نمی دہند و پیشتر نواب نجابت علیخان و احمد بخش
خان مرحوم از کانونڈ و لوہارو بابت لٹھہ از پرگنہ سنگھانہ و بزہٹر تکرار
میداشتند آن ہم در عہد صاحب کلانی مسٹر مٹکاف صاحب بہادر موقوف
شدہ و چند پرگنات بعنایات سرکار بسرداران مقرر اند کسے جا ہم رسم لٹھہ
نیست چون باوجود تاکیدات متواتر مدعیان حاضر نہ آمدند و از اظہار زبانی

خیریت حالات خود می پرداخته باشند زیاده چه نوشته آید —

نمبر ۴۱ خط از جانب [illegible] بنام [illegible]

از [illegible] صاحب بهادر [illegible]

کشید [illegible]

ست [illegible] صاحب بهادر [illegible]

قریب کوٹ پوتلی —

[illegible] صاحب مهربان دوستان [illegible]

مکاتبه مسرت طراز متضمن اظهار مدح خوشنودی ملاقات به یافت [illegible]

واز ورود دولت اینجانب در کوٹ پوتلی و کیفیت حالات خیر سگالیها [illegible]

نسبت این دولت بلند صولت [illegible] آن مهربان بسبب معذرت از احضار خود

متعذر ماندند و ابهائی کرنی رام مهاجن خود را برای اقدام باهتمام لشکر فیروزی

اثر تعیین ساخته اند با دیگر مراتب رسومات خاص موصول شده بمضمون باطلاع

گردانیده عرض و گذارش کوائف ارادت و اخلاص و مدایح مسرت اندوز دیدار

در کوٹ پوتلی از آثار وثوق عقیدت و صدق محبت ایشان متصور شده ذریعه

خوشنودی و رضا و عذر معذرت ایشان مسموع و پذیرا گشت و ابهائی مذکور

حاضر بوده در تقدیم و بجا آوری احکامات بخوبی پرداخت و حالات خیر اندیشی

بزرگان ایشان بخوبی منقوش خاطر است اطلاعاً قلمی گردید رجا که اینجانب را

خواهان خیر و خوبیهای خود می انگاشته باشند زیاده چه بر طراز د —

نمبر ۴۲ روبکاری بحضور مستر مارٹین بلیک صاحب بهادر مرقوم ۲ ماه اپریل سنه ۱۸۳۲ع

ہر گونہ ایثار و احکام اعالی نامدار این شوکت جاوید بنیاد بآن مہربان میگفتند
درین صورت وہم بدنظر و بہبود خود ایشان سالک سلک قدیم بہ تبعیت و
فرمان پذیری اولیاے این دولت دوران عذیب بودہ امید از عنایات
بے غایات حضور بداشتند کہ این جانب توجہات مربیانہ نسبت بایشان مرعی
مبذول دارد و با دیگر کوائف ارادت و اختصاص موصول گردیدہ بمندرجہا
مطلع ساخت مہربانا بدریافت سانحہ ملالت انتماے انتقال والد ماجد ایشان
ازین خاکدان ظلمانی بعالم روحانی سیما بحالات و فاشعاری و خیر سگالیہاے
آن رہ سپر عالم بقا کمال تاسف و تالم از طرف اینجانب رو داد و از انجاکہ
حدوث این حادثہ ناگزیر محض از مشیت ایزدی است و جز طریقہ مصابرت
چارہ کار ناپائدار درین صورت انسب کہ آن مہربان ہم راضی برضاے
الہی و سالک مسالک صبر و شکیبائی بودہ بہ تسلی و تشفی دیگر غمزدگان این
حادثہ پرداختند و آنچہ از حالات خیراندیشی متوفی مزبور و ثبات و قیام
خود بر نہج مستقیم اطاعت و تابعداری این سرکار عظمت و یار بپایہ اظہار
در آوردہ بودند ہمانا از آثار رسوخ ارادت و وثوق عقیدت ایشان متصور
گشت یقین خاطر دارند کہ آن ہمہ حسن خدمات پارینہ بخوبی منقوش و مرتسم خاطر
اینجانب است چنانچہ ایشان ہم بذریعہ عمل آوری ہجو روبہ مرضیہ و نظر
بر خیر خواہیہاے دیرینہ ہمپایہ پدر بزرگوار خویش ہرام مستحق ابذال ہرگونہ تفضلات
و عنایات اولیاے این دولت بلند صولت متصور خواہند بود رجا کہ اینجانب را
خواہان خیریت و خوبیہاے خود انگاشتہ ہموارہ بعرض و گذارش حالات

ی گئی تھی اوسیطرح راج جے پور نے کہیتڑی کے معاملات مین کی اور وہی نتایج پیدا ہوئے ہر مرتبہ کے فساد مین تنخواہ دار فوج متعین ہوتی ہے بلالحاظ اس امر کے کہ وہ فوج کسکی طرف سے لڑی تنخواہ اوسکی کہیتڑی کے ذمہ لگائی گئی اسطرح یہہ مختصر ریاست روز بروز قرضہ سے زیر بار ہوتی گئی اور خراج واجب الادا سے جے پور باقی رہکر جے پور کو اوس مداخلت کا موقع ملا جسکا کہیتڑی کو ہمیشہ خوف رہتا ہے اور جے پور ہمیشہ خواہشمند ہے اس نزاع و تکرار کے کل زمانہ مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے کوٹ پوتلی مین جے پور کی مداخلت ہونے دی اُس زمانہ کے کہیتڑی کے کاغذات ذیل مین نقل کئے جاتے ہین -

نمبر ۲۰ خط زیبدہ نوئینان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور بادشاہ کیوان بارگاہ انگلستان امیر الامرا لارڈ ولیم کونڈش بنٹنگ صاحب بہادر گورنر جنرل ناظم اعظم مواکب محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند بنام راجہ شیوناتہہ سنگہ صاحب بہادر والی کہیتڑی مورخہ ۱۶ - اپریل سنہ ۱۸۳۰ع مطابق ۲۱ - شوال سنہ ۱۲۴۵ ہجری - लार्ड विलयम कावेंडिश बेंटिंक

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت

رقیمہ محبت طراز متضمن اطلاع دہی واقع کدورت افزا یعنی در گذشتن والد بزرگوار ایشان ازین جہان فانی بتاریخ سی و یکم ماہ دسمبر سنہ ۱۸۲۹ع و اظہار احوال ... ... آنکہ آن متوفی در ہمہ حال بذیل عنایت و در طریقہ تابعداری ... ... دولت مدار متمسک و مستقیم بودہ برای تقدیم وبجا آو

مراسلہ اسمی گورنمنٹ مورخہ ۲۹ - جنوری ۱۸۳۱ء تجویز کیا کہ باستثناے پرگنہ کوٹ پوتلی کے جسکی بابت کہیتڑی سرکار انگریزی کی جاگیردار ہے کہیتڑی کا معاہدہ منسوخ سمجہا جاوے ایک دفعہ جب بدریافت شرکت کہیتڑی سازش معاملات خلاف راج مین راج جےپور نے اوسکو توپ سے اوڑایا پہر سوال پیدا ہوا اوس پر نواب گورنر جنرل صاحب نے دست اندازی سے انکار کیا اور حسب مراسلہ یکم اکتوبر ۱۸۳۶ء اسمی مسٹر ہاکنس صاحب نے ارشاد کیا کہ سر چارلس مٹکاف صاحب کے شرطیہ اقرار سے صاف عیان ہے کہ رئیس کہیتڑی راج جےپور کا ماتحت و محکوم ہے اور صاحب موصوف کے مراسلہ مورخہ ۲۹ - جنوری ۱۸۳۱ء سے اوس تجویز کا منشا شرح معلوم ہوسکتا ہے کہ اوسکے بموجب اگر راج جےپور سے سرکار انگریزی کا عہدنامہ نہوا ہوتا تو رئیس کہیتڑی بدستور ظل حمایت انگریزی مین رہتا مگر جےپور سے عہدنامہ ہوجانے پر اوسکی اطاعت بجانب مہاراجہ صاحب جےپور غیر مبدل رہی -

۱۸۱۸ء مین جب جےپور سے عہدنامہ ہوا کہیتڑی مین راجہ بختاور سنگہ تہا اسوجہہ سے کہ راول صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کا شریک حال تہا رئیس کہیتڑی بخلاف دیگر شیخاوتون کے راول کے شامل حال رہا ۱۸۳۰ء مین راجہ بختاور سنگہ کا انتقال ہوا اور شیوناتہہ سنگہ اوسکا پسر نابالغ مسند نشین ہوا اسکی نابالغی مین اوسکی ماجی نے کاروبار ریاست کا انصرام کیا جسطرح سرکار انگریزی کیطرف سے راج جےپور کے انتظام مین محدود دست اندازی

نمبر ۱۹ پروانہ دستخطی جنرل داؤو اکٹر لونی صاحب بہادر ۔

زمینداران موضع دانتل ۔ کھڑب ۔ نارہڑہ ۔ پرسوتم پورہ ۔ بنیٹی ۔ گولہیڑہ دانتل
وغیرہ متعلقہ پرگنہ کوٹ پوتلی بدانند در ینولا باظہار وکیل راجہ صاحب شفق खडव
راجہ ابھی سنگہ بہادر دریافت شد کہ ایشان درادائے زرمعاملہ واجبی नारहडा
تکرار وحجت بیجا پیش گرفتہ بجائے نصفی حصہ چہارم دادنی اقبال مینایند و परसोतमपुरा
مال را بطور خود دست برداشتہ میدہند وہنگام طلب زرمعاملہ وتقاضائے वनेटी
اوشان مستعد بجنگ شدہ ارادہ رفتن بہ دارالخلافت شاہجہان آباد بجہت गोलनहेडा
نالش درسرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر می نمایند لہذا نوشتہ میرود کہ ایشان
سر بشورش نہ برداشتہ نشان زرمعاملہ قرار واقعی بموجب سررشتہ تشخیص
ودستور مکانات جاگیر نواب فیض محمد خان بہادر وعملداری راؤ راجہ بنی سنگہ
بہادر الور والہ کہ قرب وجوار شماست درسرکار راجہ صاحب موصوف
میدادہ باشند درصورت شرارت وفتنہ پردازی وانکار ادائے
زرمعاملہ لبنر اسے خود ہا خواہند رسید وارادہ نوعدیگر درحق ایشان
بہتر نخواہد شد وبہ سرکار دولتمدار انگریزی نالش غیر واجبی اصلاً
مسموع ومنظور نخواہد شد لازم کہ درین باب تاکید مزید انگاشتہ
حسب الحکم راجہ صاحب موصوف درادائے زرمعاملہ حاضر ورجوع باشند

۱۴ ۔ جون سنہ ۱۸۱۹ء ۔

جے پور کے اول عہدنامہ کی منسوخی پر کہیتڑی ظل حمایت انگریزی مین رہی
مگر سنہ ۱۸۱۸ء کا عہدنامہ منضبط ہونے پر سر چارلس مٹکاف صاحب نے بموجب

صاحب عالیشان سوائی جگت سنگھ بہادر روابط یگانگت و یکجہتی انضباط
واثق گرفتہ آن مشفق ہم ازین امر مطلع باشند و از طرف سرکار خاطر را قرین
بہجت دارند کہ ہمہ جہت مشمول عواطف خواہند ماند و سرکار را در امر واجب
حفظ و حمایت آن مشفق ملحوظ و منظور خواہد بود باقی مراتب از اظہار کنور
صاحب واضح خاطر تو دو مظاہر خواہد گشت و آیندہ دوستدار را ہمواره
مصروف دوستیہا انگاشتہ بر ترقیم رقایم خلت شمایم مسرور و منبسط می نمودہ
باشند زیادہ بہجت با بر وفق مرام باد۔

نمبر ۱۸ پروانہ دستخطی جنرل داود اکٹرلونی صاحب بہادر رزیڈنٹ
دہلی چودہریان و قانون گویان پرگنہ کوٹ پوتلی بدانند درینولا را باظہار
وکیل راجہ صاحب مشفق راجہ ابہی سنگھ بہادر دریافت شد کہ ایشان
رعایاے پرگنہ مذکور را بر وقت طلب نشان از معاملہ ورغلانیدہ سرکش
می نمایند و زر معاملہ قرار واقعی از نزد زمینداران پرگنہ مسطور گرفتن نمی دہند
لہذا نوشتہ میرود کہ نشان زر معاملہ از دیہات بفور طلب بموجب سررشتہ
تشخیص مکانات عملداری راؤ راجہ بنی سنگھ بہادر الور والہ و نواب فیض محمد
خان بہادر کہ قرب و جوار ایشان است میکنانیدہ باشند و در خیراہی
وحسن خدمتی سرکار راجہ صاحب موصوف مصروف و حاضری بودہ باشند
در صورت بدخواہی و انحراف درحق ایشان خوب نخواہد شد لازم کہ
درین باب تاکید اکید تصور نمودہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ
چہاردہم ماہ جون سنہ ۱۸۱۹ء۔

سرکار اقرار می نماید کہ برحسب اطاعت خود پیش مہاراجہ جے پور و زینتا بعت
سرکار کمپنی انگریز بہادر خواہم پرداخت بنا بر آن نظر بر رسوخ ارادت
راجہ موصوف و کنور مومی الیہ ارقام می رود کہ اگر بحسب اتفاق مہاراجہ
جے پور را با سرکار انگریزی میانی یگانگت و اتحاد مستحکم نگردد راجہ موصوف
و کنور معزز الیہ و اولاد شان نسلاً بعد نسلاً از متوسلان این سرکار خواہند
بود و بموجب اقرار شان بعمل خواہد آمد و در صورت تاسیس اساس یکجہتی
فیما بین سرکار انگریزی و مہاراجہ جے پور راجہ موصوف و کنور معزز الیہ
برحسب اجازت بدستور در تابعداری راج جے پور خواہند ماند درینصورت
ہم سرکار حامی و حافظ معزز الیہما خواہد بود و راجہ موصوف و کنور موحی الیہ
و اولاد شان نسلاً بعد نسلاً مشمول عواطف سرکار خواہد ماند۔

نمبر ۱۷ اخط سر چارلس تھیافلس مٹکاف صاحب بہادر رزیڈنٹ دہلی بنام
راجہ ابھی سنگہ صاحب بہادر۔

راجہ صاحب مشفق مہربان دوستان سلمہ اللہ تعالے

بعد اشتیاق مواصلت موفور المسرت کہ متجاوز الحصر والبیان است مشہود
خاطر تودد ذخایر گردانیدہ می آید رسوخ و ارادت آن مشفق نسبت بہ سرکار
فیض آثار کہ از قدیم متحقق و ثابت است اظہر و درینولا از آمدن کنور صاحب
مہربان بکنور بختاور سنگہ صاحب بہادر کہ بلقاے فرحت انتماے خود مسرور
داشتہ بتقدیم لوازم ذو تنخواہی پرداختند زیادہ تر از سابق منقوش و
مرتسم خاطر صفا مظاہر گردید از آنجا کہ فیما بین سرکار دولتمدار و مہاراجہ

خاطر مہاراجہ جے پور کہ از پیشتر نسبت بہ آن مہربان متحقق است امر نا جایز
و اگر الحال بسبب شمول افواج بہ تجدید منافقت و معاصمت در پیش آمد اولاً
درین امر کہ محض بنا بر تدارک فتنہ و فساد بودہ حرف نا کشیدگی مہاراجہ صاحب
ازان مہربان بمقیاس قیاس نمی گنجد و بر تقدیر ظہور آن درین باب بمبالغہ
تمام ارقام خواہد یافت یقین کہ مہاراجہ صاحب موصوف را نظر با خلاص فیمابین
سرکارین کہ بوجہہ اتم منوط و مربوط است پاس نوشتہ این مخلص خواہد شد
و کشیدگی سابق و حال رفع میتوانند شد باقی خیریتہاست و از نویدات عافیت
مزاج بود و امتزاج مسرور و منشرح می نمودہ باشند زیادہ مسرت باد۔

نمبر ۱۵ اقرارنامہ راجہ ابھی سنگہ بہادر و کنور بختاور سنگہ بہ سرکار
دولتمدار کمپنی انگریز بہادر آنکہ بخلوص خالص و رسوخ کامل توسل سرکار
دولتمدار اختیار نمودہ اقرار می نمایم کہ بطوریکہ اطاعت مہاراجہ جے پور خواہ
بمعاملہ گذاری و یا از جمعیت موجودہ خود می پرداختم از صفائی خاطر و صداقت
قلب در متابعت سرکار کمپنی انگریز بہادر حاضر خواہم ماند و بتقدیم اوامر
سرکار دقیقہ از دقایق اتباع فروگذاشت نخواہم نمود بنا بر آن این چند
کلمہ بطریق اقرارنامہ نوشتہ دادہ شد کہ حجت ساطع باشد مرقوم تاریخ
۱۲۔ جنوری ۱۸۰۶ء۔

نمبر ۱۶ تسلی نامہ سرکار کمپنی بہادر بنام راجہ ابھی سنگہ بہادر و کنور بختاور سنگہ
بمہر و دستخط چارلس تھیافلس مٹکاف صاحب بہادر مرقوم ۱۲۔ جنوری
۱۸۰۶ء چون راجہ ابھی سنگہ بہادر و کنور بختاور سنگہ باظہار توسل

۱۷- جولائی سنہ ۱۸۱۲ء بنام راجہ ابھی سنگھ صاحب بہادر۔

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت

بعد اشتیاق مواصلت کثیر المسرت کہ متجاوز الحصر و بیان است مشہود خاطر تودد ذخایر گردانیدہ می آید مکاتبہ مسرت افزا متضمن حصول مواصلت کرنل صاحب والا مناقب کرنل پیدول صاحب بہادر و مستعد شدن خود درباب سرانجام رسد وغیرہ اسباب بر وفق ایما صاحب وسموق تفکرات باستماع حکم موقوفی کوچ فوج وقضایا ٹہاکر شیام سنگھ از مخالفت برادران خود کہ سرکار سوائی جے پور بسبب کشیدگی سابق خصوصاً از رسیدن چھاونی بہاڑا واس و شامل شدن در فوج انگریزی بنا بر ٹہاکر مذکور زیادہ تر مکدر بودہ باغوائے مخالفان ارادہ خلش خواہند ساخت و اظہار مراتب دولتخواہی و خیر سگالیہائے نسبت بہ این سرکار وصول بہجت شمول نمودہ انشراح و انبساط از حد گذرانیدہ و بر مضامین تودد تضمین آن مشروحاً اطلاع دست داد آن مشفق کہ حسب ارقام این مخلص شامل فوج انگریزی گردیدہ بہ تقدیم مراتب خیر خواہی ہا پرداختند حسن ارادت و عقیدت آن اخلاص نشان نسبت بہ این سرکار جلوہ استحسان پذیرفت و صداقت و اتحاد آن مہربان زیادہ از سابق بر صفحات ضمایر صفا مظاہر اہالیان سرکار مرتسم و منقش گشت دوستدار را اینقدر معلوم نبود کہ آن مشفق بہ این زودی تا بمقام چھاونی رسیدہ شامل افواج خواہند شد از راہ خیر خواہیہا کہ بہ تعجیل عجیل پرداختند موجب و فور خورسندیہا گردید مخالفت برادران آن مشفق و کشیدگی

پرول

باڈاবাস

زیاده چه برطراز د مرقوم ۲۱- نومبر سنه ۱۸۱۱ء مطابق ۲۰- رمضان سنه ۱۲۲۶ هجری

نمبر ۱۳ خط زبده نوئینان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض معمور بادشاه کیوان بارگاه انگلستان اشرف الامرا لارڈ منٹو صاحب بهادر گورنر جنرل ناظم ممالک محروسه سرکار کمپنی انگریز بهادر متعلقه کشور هند بنام راجه ابهی سنگه صاحب بهادر والی کهیتری مرقومه ۱۰- مئی سنه ۱۸۱۲ء مطابق ۲۷- ربیع الثانی سنه ۱۲۲۷ هجری-

راجه صاحب مهربان دوستان سلامت

مکاتبه مسرت طراز متضمن خورسندی خاطر آن مهربان بدریافت خبر معاودت معه الخیر اینجانب بدار الامارة کلکته و نوید فتح و فیروزی این سرکار دولتدار با دیگر مراتب دولتخواهی و خیراندیشیها موصول گشته مسرور و مشعوف ساخت از آنجا که آن مهربان از دولتخواهان و فاکیش سرکار موصوف اند درینصورت یقین است که از ادراک خبر مزبور و نوید فتح جزیره وسیعه فرانسیس موسوم به جاوا مع جزایر متعدده تابع آن که از فضل ایزدی و تائیدات سرمدی نصیب اولیاے دولت ابد مدت این سرکار شده خبیر اند وز فراوان مسرت و انبساط شده باشند و ارتسام تهنیت از دلائل عقیدت و ارادت آن مهربان متصور گشت و مراتب دولتخواهی هاے آن مهربان از تحریر شهامت و عوالی مرتبت ابهت و معالی منزلت منتظم الدوله مختار الملک مٹکاف صاحب بهادر صولت جنگ دریافت شده ذریعه خورسندیها گردید رجا که اینجانب را پیوسته خواهان خیر و خوبیهاے خود انگاشته بارقام آن مسرور و شادکام می نموده باشند زیاده چه برطراز د-

نمبر ۱۴ خط مسٹر چارلس تهیافلس مٹکاف صاحب بهادر رزیڈنٹ دهلی

به انجام آن از دل مصروف خواهند گردید شایستهٔ اخلاصمندی آنست که اینجانب را پیوسته خواهان خیریت ها دانسته مدام بارقام مکاتبات محبت آیات مسرور و شادکام میساخته باشند زیاده چه برطراز د مرقوم ۱۲- ماه نومبر ۱۸۰۶ع-

نمبر ۱۲ خط آونرایبل ہلرو بارلو صاحب بهادر بیرونٹ بنام راجه ابهی سنگه صاحب بهادر- آنریبل ہلرو بارلو بیرونٹ

راجه صاحب بسیار مهربان دوستان سلامت

مکاتبهٔ بهجت طراز متضمن اظهار مراتب خیراندیشی و دولتخواهیها نسبت به سرکار انگریز بهادر و اینکه هرگاه در مقدمات از طرف صاحب عالیجاه رفیع جایگاه صمصام الدوله اشجع الملک خاندوران خان لارڈ لیک صاحب بهادر فتح جنگ سپه سالار به آن مهربان ایما میشد ایشان باحسن الوجوه بسر انجام آن میپرداختند والحال هم آنچه از حضور ایما خواهد شد بتقدیم آن خواهد پرداخت وصول نموده مسرور موفور و بمنزلهٔ مطلع ساخت مراتب خیراندیشی و دولتخواهی آن مهربان نسبت بسرکار موصوف بخوبی منطبع و منقش خاطر اینجانب است و تقدیم لوازم دولتخواهی در امور این سرکار برحسب ایما صاحب عالیجاه موصوف از طرف آن مهربان برکمال مصروفیت خاطر ایشان در باب استرضاء و خوشنودی اهالی این سرکار متصور شده و نظر برحسن ارادت و رسوخ محبت آن مهربان یقین کلی است که آینده هم در هر امرے که ازینطرف خواهد شد به انجام آن از دل مصروف خواهد گردید شایان خلوص مودت و وثوق آن ست که اینجانب را پیوسته خواهان خیریتها دانسته مدام به ارقام مکاتبات بهجت آیات مسرور و شادکام می ساخته باشند

۱۲- اگست ۱۸۰۸ء -

نمبر ۱۱ خط لارڈ منٹو صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان بنام راجہ ابھی سنگھ صاحب بہادر -

راجہ صاحب مہربان دوستان سلامت

مکاتبہ مسرت افزا متضمن لسرور و انبساط خاطر آن مہربان از دریافت خبر ورود اینجانب در دارلامارت کلکتہ بعہدہ ریاست ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند و اظہار مراتب خیر اندیشی و دولتخواہی ایشان نسبت بہ سرکار موصوف و اینکہ ہرگاہ در مقدمات صاحب عالیجاہ رفیع جایگاہ صمصام الدولہ اشجع الملک خان دوران خان لارڈ لیک صاحب بہادر فتح جنگ سپہ سالار بہ ایشان ایما میکردند بوجہ احسن بہ سرانجام آن می پرداختند بحال ہم انچہ از حضور اینجانب ایما صادر خواہد شد بتقدیم آن خواہند پرداخت موصول مطالعہ گردید مسرور و مطلع ساخت از آنجا کہ آن مہربان خیر خواہ بلا اشتباہ این سرکار اند درین صورت یقین است کہ از دریافت خبر مزبور زیادہ از دیگران خورسند و شادمان شدہ باشند و مراتب خیر اندیشی و دولتخواہی آن مہربان نسبت بہ سرکار موصوف زیادہ از آنکہ نوشتہ اند منقوش و مرتسم خاطر اینجانب است و تقدیم لوازم و دولتخواہی در امور این سرکار بر حسب ایما صاحب عالیجاہ موصوف از طرف آن مہربان دلیل بر کمال خلوص محبت و اخلاص ایشان متصور شدہ و نظر بر حسن ارادت و شوق مودت آن مہربان یقین قوی است کہ آیندہ ہم در ہرگاہ در ہر امریکہ ازین طرف ایما خواہد شد

سلوک نماید که احدی نالشی از ظلم و تعدی او بحضور نه آید و در امنیت طرق و شوارع و محافظت مسافرین و متردّدین سعی موفوره بکار برد که بخوبی و کشاده پیشانی و فارغ البالی بلا وقت آمد و رفت می نموده باشند درین باب تاکید مزید دانسته حسب المسطور بعمل آرند مرقوم ششم ماه اپریل ۱۸۰۸ء مطابق شانزدهم محرم سنه ۱۲۲۳ هجری۔

نمبر ۱۰ خط الے ستین صاحب بهادر رزیڈنٹ دہلی موسومہ راجہ ابهی سنگه صاحب بهادر نواب مستطاب معلی القاب عالیجاه والا قدر رفیع بارگاه گورنر جنرل لارڈ منٹو صاحب بهادر دام افضاله که از امرای عالیشان و سردار عالی اقتدار سموّ المکان ولایت انگلستان اند درینولا از حضور پرنور بادشاه جمجاه کیوان بارگاه انگلستان بعهده ریاست ممالک محروسه سرکار کمپنی انگریز بهادر متعلقه کشور هندوستان بدار الامارت کلکته نزول اجلال فرموده اند چون سر جارج بارلو صاحب بهادر بیرونٹ کارهای ممالک محروسه سرکار دولتمدار بخوبی سرانجام داده انتظام فرموده اند در ولایت نهایت نیکنام و مورد تفضلات بادشاهی بوده تمغای امرائی یافته در انتظام ممالک محروسه مذکور شامل صاحبان عالیشان صدر کلکته خواهند ماند و طوریکه نواب صمصام الدوله اشجع الملک خان دوران خان جنرل گرارڈ لیک صاحب بهادر سپه سالار فتح جنگ و دیگر صاحبان عالیشان بحق آن مهربان نظر مهربانی و تفضلات مبذول داشتند نواب مستطاب گورنر بهادر ممدوح نیز تفضلات و عنایات بحال آن مهربان مبذول و مرعی خواهند داشت خاطر مطمئن و جمع باد زیاده چه

सीटन

मिंटो

सरजार्ज हेलरो व बैरोनट

دستخطی و مهری صمصام الدولا اشجع الملک خان دوران خان جنرل گرانڈیلیک صاحب بہادر سپہ سالار فتح جنگ یکے از صاحبان کونسل و سر لشکر افواج بادشاہی و کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہندوستان فدوی خاص شاہ عالم بادشاہ غازی۔

متصدیان جہات حال و استقبال وجوہ دہریان و قانونگویان و زمینداران و رعایا سکنہ پرگنہ کوٹ پوتلی سرکار نارنول صوبہ دار الخلافت شاہجہان آباد بدانند چون سابق ازین پرگنہ مذکور در تعہد استمرار بنام راجہ ابھی سنگھ از سرکار مقرر بود و لغایت آخر سنہ ۱۲۱۳ فصلی وجہہ مقرری از راجہ موصوف داخل خزانہ سرکار دولتمدار گردید و آیندہ را از ابتداء سنہ ۱۲۱۴ فصلی پرگنہ مذکور در روبست مع ال و سایر بجمیع وجوہ براجہ مذکور بسبیل دوام نسلاً بعد نسلاً از حضور معاف و مفوض گردید بوجہی من الوجوہ اہل سرکار را در طلب بالواجب سرکار مواخذہ نیست و نخواہد بود حاصلات آنرا راجہ بدستور خود متصرف باشد اما مشروط برایں معنی کہ کمک از سرکار گاہے طلب نسازد خود با جمعیت خود بندوبست مکان نماید و نیز در دولتخواہی و خیراندیشی سرکار دولتمدار کمپنی انگریز دام اقبالہ مصروف باشد می باید کہ آن را راجہ موحی الیہ را معافی دار مستقل دانستہ نوعے من النوع در تابعداری و اطاعت و اداے بالواجب پیش موحی الیہ حاضر بودہ دقیقہ از دقایق خیرخواہی مہمل و معطل نگذارند و سبیل موحی الیہ آنکہ رعایاے سکنائے انجا را از حسن سلوک خود راضی و آباد سازد و از ظلم و تعدی بدعتہائے تازہ کہ موجب ویرانی و بربادی رعایا است اجتناب ورزد و چنانچہ

بہادر جمعیت خود را فراہم ساختہ بہ تنبیہہ و گوشمال بلکہ استیصال آن بدخصال
قسمے کہ خواہد شد سعی موفور بعمل آرند و آن ضلع را از لوث وجود آن بد فرجام
خالی و مصفا سازند کہ موجب خوشنودی اینجانب و استرضاے ضمایر اہالی
سرکار معظم الیہ خواہد بود و در سد رسانی از ہر جنس ضروری کہ جہت فلعگیان کالونڈ
ضرور است ذمۂ خود شناختہ توقف و اہمال را جایز ندارند کہ جواب باصواب
این معنی نزد این جانب زود ارسال دارند اینجانب را خواہان خیریت تصور نمودہ
از مژدۂ خیریات مسرور الوقت میساختہ باشند زیادہ چہ نگارش رود تاریخ
۳۰ - مئی ۱۸۰۵ء -

نمبر ۸ خط لارڈ جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار بنام راجہ ابہی سنگہ صاحب بہادر

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

خط بہجت نمط وصول سما بہجت نمودہ بر مندرجہ آگہی ساخت آنچہ مرقوم نمودہ
کہ جمعیت دو صد سوار و ہمین قدر پیادہ جہت اخراج نراین راؤ مامور نمودہ
شامل فوج فیروزی کہ بسر کردگی میجر بڑن بل صاحب بہادر در ضلع کانونڈ
مامور باخراج مقہور مذکور است کردہ شد کہ اگر اجازت اینجانب باشد جمعیت
دیگر فرستادہ شود وصول سما بہجت شمول نمود بر مندرجہ آگہی دست داد
لہذا بقلم اتحاد می آید کہ چون زیادہ جمعیت ضرور نیست ہمین قدر جمعیت
کہ رسید کافی است بالفعل فرستادن جمعیت را بر اجازت اینجانب باید داشت
زیادہ چہ نگارش رود -

نمبر ۹ سند عطاے پرگنہ کوٹ پوتلی موسومہ راجہ ابہی سنگہ صاحب بہادر

قلعات پر نصب ہوا اور میری چٹھی کے ذریعہ سے راجہ نے اپنا وکیل مع تین سو
راجپوت سوار کے صاحب سپہ سالار کے لشکر مین بھیجا اس اولین ثبوت متابعت
سے جو فواید سرکار انگریزی کو حاصل ہوئے اور روسا قرب و جوار پر اثر پیدا
ہوا و نکی خوبی تشخیص کرنے مین ادراک نہین کرسکتا کہ سرکار نے بجلدوے
خیر خواہی راجہ ابہی سنگہ کو کوٹ پوتلی کا زرخیز پرگنہ عطا کیا اور راجہ موصوف کو
افادہ دوبالا یہہ ہے کہ پرگنہ مذکور اوسکے ملک سے ملحق ہے۔

نمبر ۷ خط جنرل گرارڈلیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی بنام راجہ
ابہی سنگہ صاحب والی کہیتڑی۔

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

درینولا بدریافت آمدہ کہ نراین راؤ از شورہ بختی خود در ضلع کانونڈ و نارنول بعض
گروہ شقاوت پژوہ فراہم کردہ ہنگامہ آراست و بسبب مہم روبکار کہ پیش نہاد
اہالی سرکار دولتمدار است درین ہنگامہ باستیصال جمعیت مقہور کہ زیر قلعہ دیگ
پناہ گرفتہ است رسیدن عساکر منصور دران ضلع متعذر انشاء اللہ تعالےٰ زود
از تنبیہ و گوشمال آن نافرجام ہمیکہ فراغت دست میدہد پلٹن ہاے جرار و
کرارہ بہ تدارک آن ملعون خواہد رسید چون خلوص و اتحاد و یک جہتی و یکتادلی
آن مہربان نسبت سرکار دولتمدار ممدوح بر ضمایر اہالی سرکار صاحبان عالیشان
منقش و مرتسم است و یقین است کہ در امریکہ موجب سرسبزی سرکار ممدوح
خواہد بود دران سرسبزی خود انگاشتہ اجتہاد موفور بتقدیم خواہند رسانید
لہذا القلم اتحاد می آید کہ آن مہربان باتفاق و صلاح مہاراجہ راجہ بختاور سنگہ

جلوہ گر خواہد گردید وقوع این فتح نمایان بر آن مہربان و بر جمیع دولتخواہان و ترقی سگالان این سرکار دولتمدار مبارک و میمون باد چون اینجانب مع عساکر فیروزی در سکندرہ سہ کروہی اکبرآباد مقیم و مخالف بانکبت قریب محاذی رخت ادبار دارد انشاءاللہ تعالے عنقریب سزاے اعمال آن کوتہ اندیش در کنارش نہادہ میشود خاطر بہمہ وجوہ مطمئن دارند زیادہ چہ نگاشتہ آید پنجم ماہ ستمبر ۱۸۰۳ع

نمبر ۶ ترجمہ انتخاب چٹھی لفٹنٹ کرنل ایچ - ایل گارڈنر صاحب موسومہ لارڈ لیک بہادر سپہ سالار -

اکتوبر ۱۸۰۳ع مین بظہور طریقہ مخالفت راج جے پور کے روسا قرب و جوار اپنے کل افعال علانیہ سے ہمارے خلاف تہے ہرچند باطن مین مرہٹون کے ظلم و تشدد سے بریت حاصل کرنے کی تمنا رکہتے تہے جس زمانہ مین مرہٹون نے کمپو میدان جنگ مین آمادہ کارزار تہے روسا ند کور انجام لڑائی کے منتظر و نگران تہے اوس حالت مین مجہکو مناسب و مستحسن معلوم ہوا کہ کسی نامی رئیس کو ایسی ترغیب دیجاوے کہ وہ برملا اپنی متابعت سرکار انگریزی کی نسبت ظاہر اور نمایان کرے اور یہہ یقین تہا کہ اوسکے رویہ کو دیکہکر اور بہی ویسا ہی طریقہ اختیار کرین گے میرے اور راجہ ابہی سنگہ والی کہیتڑی کے درمیان کہ راجہ موصوف ملک شیخاوائی کا دولتمند اور زبردست راجپوت رئیس ہے محبت تہی اور یہہ دوستی میدان کارزار مین ساتہہ رہنے سے پیدا ہو کر بہ تبادلہ دستار مستحکم ہوئی تہی حسب درخواست میرے اور صرف بہ اعتبار فہمایش میرے اکتوبر ۱۸۰۳ع مین علم انگریزی فصیل کہیتڑی اور راجہ موصوف کے دیگر

احوال تہوری و دلاوری آن مہربان بر جمہور انام شایع و آشکار احتیاج تکرار و تذکار نیست و پیش از وقوع این فتح نوید آمیز کسے حروف ظاہرداری آن مہربان ایمائے نکردہ بودم لیکن آفرین صد آفرین بر تہوری و شجاعت آن مہربان کہ حرف طمع بر بالاے طاق گذاشتہ و خیر خواہی سرکار کمپنی بہادر مقدم دانستہ این فتح عظیم را بظہور آوردند و مقہور را ہزیمت دادند چنانچہ فی الفور این تمامی حالات بحضور جنرل صاحب و کرنل اکٹرلونی صاحب بہادر ظاہر کردہ ام و در ہوائے مخالف کہ آن مہربان این طور خیر خواہی سرکار انگریز بہادر بجا آوردہ اند یقین کہ استحکام روابط اخلاص و اتحاد آن مہربان روز بروز ترقی پذیر خواہد شد زیادہ بجز اشتیاق چہ بہ تحریر آید ۞

بیت

خوش کارنامہ ایست کہ آید بروی کار　　این کار از تو آید و مردان چنین کنند

تحریر ۱۸۔ ستمبر ۱۸۱۴ء

نمبر ۵ خط جنرل گرارڈلیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی موسومہ راجہ ابہی سنگہ صاحب بہادر والی کہیتڑی ۔

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

از نوشتہ کرنل واؤ و اکٹرلونی صاحب حالات تردد نمایان و اخراج فیہ ملاعنہ یعنی جہوبیان بدخصال و عمل و دخل نمودن در نارنول دریافت گردید موجب کمال انشراح و ابتہاج گردید چون آن مہربان مع متوسلان و منتسبان از روے صداقت صمیمی سوخ ارادت نسبت این سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر دام اقبالہ دارند بر ضمایر اقاصی و ادانی منقوش و مرتسم است بلکہ ضرب المثل جہانیان انشاء اللہ تعالیٰ بر وقت جلدوی این حسن خدمات باحسن الوجوہ

راجہ صاحب مشفق قدردان کرم فرمائے مخلصان سلمہ اللہ تعالے

بعد اشتیاق مواصلت کثیر المسرت کہ خلاصۂ مطالب ماست مشہود ضمیر تودہ تخمیر گردانیدہ می آید دیروز خطے در باب فرستادن ٹھاکر کشن سنگھ مع جمعیت و توپہائے بہ نارنول و نشانیدن | नारनोल
تہانہ در شہر فرستادہ شد بمطالعہ ساطعہ در آمدہ باشد الحال اینست کہ تہانہ سرکار حضرت صاحبان انگریز بہادر در نارنول قایم است و مردمان علی محمول وغیرہ دیگر تعینات شدہ اند لہذا استصدعہ خدمت میشود کہ بہ ٹھاکر کشن سنگھ مرقوم فرمایند کہ مع جمعیت و توپہائے خود را بہ نارنول رسانند و در شہر بند و بست نمایند و حریف اگر بیاید بر او سازند و تہانہ سرکار را قایم داشتہ مددگاری نمایند و تہانہ خود در نارنول بہ نشانند و بعد رسیدن ٹھاکر کشن سنگھ بہ نارنول سردار دیگر را در فوج گذاشتہ خود را جریدہ نزد این مخلص رسانند کہ این مخلص و ٹھاکر کشن سنگھ متفق شدہ بہ کانونڈ بحضور میجر بڑن بل صاحب رسیدہ صلاح و مصلحت نمودہ بخت و پز ہمہ چیز کراندہ خواہد شد | कानोड
و مدام از مہربانی نامجات مع کار خدمات مسرور میفرمودہ باشند زیادہ چہ تصدیعہ و بعد تحریر ۳ ستمبر ۱۸۱۶ء ترجمہ مضمون ظہری بخط انگریزی بحکم میجر بڑن بل صاحب بواسطے روانگی کشن سنگھ بمقابلہ نراین راو دستخط برنارڈ صاحب ـ

نمبر ۴ خط میجر بڑن بل صاحب بہادر بنام ٹھاکر کشن سنگھ صاحب ملازم کہیتڑی

ٹھاکر صاحب مشفق مہربان مخلصان سلامت

بعد از مراسم اشتیاق ملاقات مسرت آیات کہ متجاوز از التحریر است مشہود ضمیر تودہ تخمیر میگردانند امروز از احوال فتح و نصرت دلاوران بنزدیکیش و ہزیمت خوردن اقہو کیج آہنگ سرور و نشاط عاید حال گردید کہ شرح آن القاب تحریر و تقریر نمی گنجد و

یقین است کہ بہادر ممدوح عمل و دخل آن مہربان بہ گڈہی مسطور دہانیدہ باشند و ٹہاکر مسطور را خلعت تفضلات دادہ رخصت نمودیم و بمقدمہ خلعت آن مہربان چکتی بہ بہادر موصوف برڈاک خواہد رفت النسب کہ مدام بہ ترسیل مراسلات خیریت و رویداد آن ضلع سرور افزا باشند زیادہ چہ نگارش رود

نمبر ۲ خط شیر الدولہ اعظم الملک کرنل جان گارڈلیک صاحب بہادر فیروز جنگ بنام راجہ ابہی سنگہ صاحب بہادر والی کہیترڈی۔

راجہ صاحب بسیار مہربان سلامت

شرح اشتیاق مواصلت کہ خلاصۂ مطالبہاست ازحد زیادہ ازان در گذشتہ قلم محبت رقم رابعد عاجی آرد راحت القلوب احبا یعنی مکاتبہ مسرت افزا وصول مہربانی آورد کوالیف مرقومہ موضح و متشرح گردید آنکہ در مقدمہ کوٹ پوتلی کہ مفوض بہ آن مہربانست و درحال قلعدار کرنل جارج بال صاحب بہادر در گڈہی آنجا رفتہ نگاشتہ بودند مہربانا سابق ازین در مقدمہ برخاستہ طلبیدن قلعدار مسطور و عمل و دخل گرانیدہ دادن مردمان آن صاحب در گڈہی مسطور ازانجا بنام کرنل صاحب مسطور نوشتہ رفتہ است والحال نیز چکتی جنرل صاحب بہادر بنام کرنل صاحب موصوف ہمدرین باب نوشتہ رفتہ است خاطر جمع دارند بلاشبہہ عمل و دخل مردمان آن مہربان در گڈہی مسطور خواہد شد و از کاروانی و خیراندیشی و دلدہی آن مہربان کہ منقوش خاطر جنرل صاحب بہادر است بسیار محظوظ و راضی ہستند بہر عنوان خاطر جمع باید داشت زیادہ چہ نگاشتہ آید۔

نمبر ۳ خط کپتان برنارڈ صاحب بہادر رکینڈنگ مادہوگڈہ بموجب حکم میجر جرنل بل صاحب

فوج سرکار کو سپرد کر دیا اور اپنے بھائی کو مع راجپوت سواروں کے جنرل
مونسن صاحب کے ساتھ مہم گجرات پر بھیجا عند الضرورت صاحب ممدوح راجہ کو کھیتڑی لب دریاے چمبل لڑکر مع اپنے افسر کے مارے گئے اس حسن خدمت مानसेन
جلدو مین مین لارڈ لیک صاحب نے راجہ کھیتڑی کو پرگنہ کوٹ پوتلی نوہ ہزار
روپیہ سالانہ جمع کا عطا کیا اوس زمانہ کے اسناد بذمرۂ سلات راجگان کھیتڑی
بنظر صراحت مطلب نقل کیے جاتے ہین۔

نمبر ا خط جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی بنام गिराईलेक
راجہ ابھی سنگہ بہادر والی کھیتڑی۔

راجہ صاحب بسیار مہربان سلمہ

مکاتبہ کہ متضمن بر تقدیم آئین رفاقت و دولتخواہی سرکار فیض آثار و حاضر
بودن نزد کرنل جارج بال صاحب بہادر و کپتان لوکین صاحب مع جمعیت سہ ہزار سوار و پیادہ लोकीन
ابلاغ یافتہ بود موصول گشت حالات مرقومہ پیرایۂ انکشاف پذیرفت فی الحقیقت
ظہور این مراتب و شہود این مدارج مشعر حسنات و باعث مزید انبساط خاطر خود
است باید کہ ہمبرین نمط آیندہ ہم در بجا آوری رفاقت و نیکو بندگی سرکار
فیض آثار بدل حاضر و مصروف باید بود و آنکہ احوال رفتن مرزا امیر بیگ قلعدار
کوٹ پوتلی از طرف کرنل جارج بال صاحب بہادر کہ سابق سند مکان مذکور از
سرکار بنام ایشان حاصل گشتہ و نیز در باب رخصت ٹہاکر باگھ سنگہ نزد خود
ماندن ہرجی رام ساہ در حضور مرقوم بود مفہوم گردید سابق بمقدمہ دخل
دہانیدن گڑھی کوٹ پوتلی چٹھی بنام کرنل جارج بال صاحب بہادر نوشتہ شدہ؛

علاوہ فایدہ کارروائی روزمرہ کے جس سے شیخاواٹی کو بڑا فیض پہونچا ہے اور اوسمین سب طرف سے امداد ہونیکی از حد ضرورت ہے مہاراجہ صاحب اور اون کے خراج گزارون کے درمیان اختلاط محبت ہونے سے انواع نتایج نیک حاصل ہوتے ہین مقدمات مسندنشینی کے طے ہونے مین دربار کیطرف سے بہت سہولیت ہوگئی ہے سابق مین خواستگاران مسندنشینی مدت تک بحالت غیر معینہ جے پور مین رہکر زیربار ہوا کرتے تہے اب اون کی منظوری و تقرر بہت جلد ہوجاتے ہین صرف ۱۸۶۸ء مین بارہ ٹہاکران کی مسندنشینی منظور ہوئی اور مقدار نذرانہ بہ آسانی طے ہوگئے کیونکہ اوس کے واسطے ایسے قواعد مقرر ہوگئے ہین کہ بحث و تکرار کی کچھہ گنجایش نہین رہی۔
۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین نواب گورنر جنرل صاحب و شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کی تشریف آوری پر شیخاواٹی کے کل سردار جے پور مین موجود ہوئے اور اونہون نے صاحبان معزی الیہ کی تواضع و مہمانداری مین مہاراجہ صاحب کو بہت مدد دی

کہیتڑی

کہیتڑی کی مختصر ریاست کا تعلق سرکار انگریزی سے بہت مدت سے رہا ہے۔
۱۸۰۳ء مین راجہ ابہی سنگہ والی کہیتڑی لارڈ لیک صاحب کے شامل ہوا تہا اور کہیتڑی خود اختیار ریاست متصور ہوکر اوس سے معاہدہ ہوا کہ اگر سرکار انگریزی اور راج جے پور کے درمیان نااتفاقی رہی تو کہیتڑی سرکار انگریزی کیطرف متصور ہو جنگ مرہٹہ کے زمانہ مین راجہ نے اپنا ملک اور

اونہون نے بندوبست مناسب کیا۔ تو راءواڑی و شیخاواٹی کی جاگیرون
کے انتظام مین کسی طرح کی نہو لی مگر جو کچہہ ترقی ہوئی وہ حکام انگریزی کی
زیادہ تر آمد و شد و تاکید سے ہوئی نہ کہ ٹہاکرون کی طبعی خواہش سے
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اکثر ٹہاکرون سے جب وے بتقریب تشریف آوری
لارڈ میو صاحب بہادر جے پور مین آئے تھے ملنے کا اتفاق ہوا اور
بعض کی جاگیرون مین اونکا دورہ ہوا چند جاگیرین البتہ زیربار تھین
مگر دیگر بہت دولتمند اور آسودہ حال تہین تجربہ سے معلوم ہوا کہ ملک
کی خلایق آسودہ و خوش تہی کسی طرح کے ظلم و تعدی کی شکایت نہین اس
سے ظاہر ہے کہ اگرچہ ان سردارون کی حکومت اور انصاف جاہلانہ ہے
مگر اونکی رعایا کی خواہش و خیالات کے موافق ہے کہ رعایا بہت امن
و عافیت مین ہے اور مہاراجہ صاحب و ٹہاکران شیخاواٹی کے درمیان
جو نااتفاقی و حسد مدت سے چلا آتا تہا وہ بہی رفع ہوگیا اور ٹہاکرون نے
بخوبی سمجھہ لیا کہ بجاے مقابلہ کرنے کے اپنے آقا کی رضاجوئی و خوشنودی
سے بہت فایدہ حاصل ہوتا ہے ان صحرائی خراج گذارون سے پیش آنے
مین دربار کو یہہ ضرور خیال کرنا چاہیئے کہ اونکے موروثی حقوق اور دستور ہستمرہ
قدیم مین دست اندازی ہونے سے اونکی خیرخواہی اور رضامندی بالکل
جاتی رہی ہے چنانچہ مہاراجہ صاحب کو بہی یہہ حال بخوبی معلوم ہے اور جہان
کہین اس سے انحراف ہوا ہے مہاراجہ صاحب کے کسی پردیسی یا ناواقف اہلکار
کی غلطی سے ہوا ہے چنانچہ حال مین ایسا کوئی اتفاق نہوا۔

بہ تحت ناظم اوسی ملک مین متعین رہین مہاراجہ صاحب انتظام شیخاواٹی کی ضرورت سے بخوبی آگاہ ہوگئے مگر اونکی مروت وحلم واجتناب تدبیرات سخت سے یہہ خوف ہوا کہ شاید بدمعاش لوگون کو یہہ گمان ہوجاوے کہ جاہے جیسا قصور کرین سزا نہوگی مگر تجربہ سے ثابت ہوا کہ یہہ تدبیرین بخوبی کارگر ہوئین اور غارتگری و دیگر سنگین جرایم کا ارتکاب بالکل بند ہوگیا سبب اسکا براہ انصاف کپتان پولٹ صاحب کی لیاقت وتندہی وخوش تدبیری تہی مگر افسوس ہے کہ عین اوسوقت مین جب اونکی محنت وتدبیرون کا نتیجہ حاصل ہونے لگا تہا اور واقفیت عادات خلایق ومقامات سے اون کی زیادہ ضرورت ہوئی تہی وسے اس ملک سے علیحدہ ہوئے۔

انتظام شیخاواٹی کی دیگر قباحتون مین سے جنکی اصلاح ضرور تہی مقدم یہہ تہی کہ ناظم شیخاواٹی اور راج کے افسر محکمہ انسداد ٹہگی وڈکیتی کے درمیان نااتفاقی ہوگئی نہ معلوم یہہ نااتفاقی ذاتی عداوت سے پیدا ہوئی تہی یا اون کی خدمات واختیارات کے بصفائی تشریح نہونے سے بہرحال جو اصلاح مہاراجہ صاحب کو مدنظر تہی اوسمین بہت خلل واقع ہوا اگرچہ اسی طرح اہالیان سررشتہ استیصال ٹہگی وڈکیتی وحکام دیگر اضلاع کے درمیان بہی بوجہہ عدم صراحت اختیارات سررشتہ مذکور کے نفاق تہا مگر شیخاواٹی مین یہہ خصوصیت تہی کہ جو شخص افسر سررشتہ انسداد ٹہگی وڈکیتی ہوا وہ سابق مین شیخاواٹی کا ناظم تہا اور ۱۸۶۸ء مین اوس عہدہ سے برخاست ہوا تہا مہاراجہ صاحب کو اس حال کی اطلاع دی گئی اور

۶۸و۱۸۶۹ء مین سرکار انگریزی کی مداخلت ملک شیخاواٹی کی نسبت ایک اور مشکل پیدا ہوئی مہاراجہ صاحب نے عذر کیا کہ اس ملک کے کاروبار مین سرکار کی طرف سے خصوص تاوقتیکہ دربار کی تدبیرات نظم ونسق کا نتیجہ حاصل نہو اور انقضاء مدت سے اوسکا امتحان نہوجاوے سرکار انگریزی کی طرف سے دست اندازی نہ کیجاوے مہاراجہ صاحب دیگر معاملات راج کی نظیر دیکر کہتے ہین کہ ہمارے راج کو اس ملک کے انتظام کا اقتدار کافی حاصل ہے اور سرکار انگریزی کی دست اندازی سے چہوٹے چہوٹے ٹہاکرون کو جو دربار کی حکومت کو اب بہی کم خیال مین لاتے ہین زیادہ تر خلاف ورزی وعدم تعمیل احکام راج کا حوصلہ پیدا ہوگا پس بصورت دست اندازی سرکار کی ہم بدانتظامی آیندہ کی بابت جوابدہ نہون گے چنانچہ صاحب ایجنٹ نے اس عذر کو واجب اور درست تسلیم کرکے معاملات شیخاواٹی مین دست اندازی کرنا چہوڑ دیا۔

سیکرو بساؤ کے سردارون نے جے پور مین آکر مہاراجہ صاحب کی ملازمت حاصل کی اوس وقت سے سب چہوٹے سردارون نے اون کے طریقہ کی پیروی اختیار کی اور اکثر ٹہاکرون نے جے پور مین آکر بہ ادا سے نذرانہ ماتم پرسی کی رسم کرائی ۶۹و۱۸۷۰ء مین مہاراجہ صاحب نے شیخاواٹی کے اونہین لوگون مین سے جو بدخواہ وسرکش سمجہے جاتے ہین ایک رجمنٹ سوارون کی اور ایک پیادون کی بہرتی کی یہی لوگ غارتگری کرتے تھے اب اونہین کو اوسکے انسداد کیواسطے رکہا گیا کچہہ عرصہ تک یہہ رجمنٹین

ڈکیتی و غارتگری کا انسداد ہو گیا مقدمات ڈکیتی جنمین بلسیسر جو گڑہی اور بولگڈہ
کے ٹہاکرون کی شرکت ثابت ہوئی متعلق علاقہ غیر تہے اونکی تحقیقات محکمہ پنچولا
ایجنسی مین ہوئی اس تحقیقات مین کوئی شکایت جو اونکو اہالیان راج جیپور
کی طرفداری یا خصومت یا بے انصافی کی ہوتی اوسکی گنجایش نہین رہی
شہادت کامل سے ثابت ہوا کہ وے ارتکاب جرایم مین فقط رازدار نہ تہی
بلکہ شریک و مرتکب ہوئے تہے اگرچہ محکمہ مذکور کو اون کے حق مین تجویز سزا
کرنے کا اختیار رہتا مگر سنگینی جرم کی واقعی حقیقت اور سزا مناسب پاداش
جرم بطور راے لکہکر مقدمہ کو راج مین سپرد کیا گیا یہہ سپردگی کچہہ ٹہاکرون
کی عزت و رتبہ کے لحاظ سے نہوئی تہی مگر اس غرض سے کہ اونکو راج سے
سزا ہونے سے دیگر مفسدون کو راج کا خوف ہو اور راج کے اقتدار انتظام
شیخاواٹی مین تقویت ہو اسمین کچہہ نقصان نہوا راج نے بہی وہی حکم دیا
جو پنچایت وکلا سے تجویز ہوا تہا مگر ٹہاکران شیخاواٹی مین راج کے حکم سے
عبرت ہو گئی ٹہاکران مرتکب جرم کی جایداد قرق ہوئی اور اونکو زیرحوالات
رکہکر مہاراجہ صاحب نے بشرط نیک چلنی آیندہ معافی قصور اور واگذاشت
جایداد کا متوقع کیا یہہ شرطیہ معافی بہی بہت مفید ہے کیونکہ اگر صرف سزادہی
کا قاعدہ جاری رہے تو ٹہاکر لوگ امید معافی سے مایوس ہوکر بغاوت اختیار
کرین اور باروٹہیہ ہوجاوین کہ اس صورت مین زیادہ فساد ہو
اسواسطے سزادہی و معافی بشرط نیک چلنی آیندہ دونون بالاتفاق
فایدہ مند ہین۔

ہین دربار جے پور سے کمال کوشش کی مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ حاصل نہوا اور اسی اثنار مین یہہ بہی دریافت ہوا کہ محکمہ استیصال ٹھگی و انسداد ڈکیتی کی ایجنسی آبو مین رہنے سے انسداد ڈکیتی وغارتگری مین بڑی دقت عاید ہوتی ہے اسواسطے مناسب نظر آیا کہ سجان گڑہ مین सुजानगढ
کہ سرحدہ مارواڑ وبیکانیر وشیخاوائی پر واقع ہے ایک صاحب انگریز بالاستقلال متعین کیئے جاوین چنانچہ کپتان پولٹ صاحب متعین ہوئے पौलट
اور بطور اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل ونیز اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل استیصال ٹھگی وانسداد ڈکیتی انتظام ملک وانسداد جرایم غارتگری وغیرہ کا کرنے لگے راج کے سررشتہ گیرائی کا عملہ بجمعیت کثیر اون کے تحت مین متعین ہوا اور اہلکاران سررشتہ مذکور کی ہدایت کے واسطے بہت صاف وباضابطہ وپسندیدہ مجموعہ قواعد درباب امداد واعانت کپتان پولٹ صاحب راج سے جاری ہوکر اوسپر بخوبی عمل ہوا—

بدنظمی شیخاوائی کے سببون مین ایک بڑا سبب یہہ ہے کہ وہان کے ٹھاکر و سردار راج کی تدبیرات انتظام مین مخالفت ولاپروائی کرتے ہین بعض اون مین سے بطمع نفسانی صرف چشم پوشی نہین کرتے ہین بلکہ بانی شر وفساد ہوتے ہین ان سردارون کو اپنے اپنے علاقہ مین ذمہ ور حفظ امن وعافیت رعایا کرنے کی تجویز پر مہاراجہ صاحب کی جانب سے بذریعہ سزادہی ٹھاکران
چوکڑی وملسیسر ونول گڈہ کہ وقوعہ حال کی ڈکیتیون مین اونکی شرکت चौकड़ी मलसीसर
ثابت ہوئی بخوبی عمل ہوا اور اوسی سال مین کل مفسدون کو عبرت ہوگئی नवलगढ

وہ بے ایمان ہوتا او سیتمدر سا اونکی غارتگری و اخذ مصادرات وغیرہ چشم
پوشی کرتا تہا-
دربار جے پور ٹہاکران صاحب قلعہ شیخاوائی سے مال مغروقہ مین علانیہ چہارم
حصہ لیتا تہا اور بالعوض اوسکے اونکے اعمال قبیح کی پردہ پوشی کرتا تہا ان
سوجبات سے ملک مین روز بروز غدر ہوتا گیا اور انجام مین بہترین تدبیرات
انسداد فساد کی نسبت رپورٹ کرنے کیواسطے ایک صاحب کی تعیناتی ضرور ہوئی
چنانچہ کرنل لاکٹ صاحب اس کام پر متعین ہوئے سنہ ۱۲۲۱و۱۲۲۲ھ مین اونہون نے
دورہ کیا اونکی رپورٹ پر نصیرآباد سے فوج انگریزی مع توپخانہ وسوار نکے
شیخاوائی مین قلعہ شکنی کیواسطے متعین ہوئی اور اس کام کو بخوبی انجام دیا
باشندگان شیخاوائی کو جو ابتک غارتگری سے دفع الوقتی کرتے تہے اور
جنکے ملک مین پیداوار کی زمین نہین معاش مستقل بہم پہونچانے کیواسطے یہہ
تجویز ہوئی کہ چہہ رسالہ جات تہتر تہتر سوارون کے مشہور ڈاکو اور رہزنون
مین سے بہرتی کیئے جاوین اس فوج کے مصارف کیواسطے علاوہ خراج عینہ
راج جے پور محصول جدید مثل فوج خرچ مرہٹون کے سرداران ملک پر لگایا
گیا اور اونہون نے اس محصول کا اپنی مفلس رعایا کے واجب الادا جمع
ین اضافہ کیا یہہ محصول بہ تعداد [illegible] تہا اسمین سے [illegible] بیکانیر
سے وصول ہوتا تہا کہ اوس علاقہ کے بیداوت راجپوت غارتگرون کے بہی
دو رسالہ جات بہرتی ہوئے تہے اور باقیماندہ لہ حصہ شیخاواتون کے ذمہ
رہا اس فوج کو کرنل فوسٹر صاحب نے بہرتی کیا تہا سنہ ۱۲۳۵ء مین فوج انگ

عالیجناب اوس حکم کے دفعہ ابتدائی مین اختیارات عدالت صرف اون مقدمات
کی نسبت محدود ہین جو نمک کی تیاری و فروختگی وبھرتی سے متعلق ہون دیگر
دفعہ خصوص ۲ کے بموجب اسسٹنٹ کمشنر کو بحیثیت جج عدالت سانبھر کے جرائم
محولہ دفعہ ۱۸۱ مجموعہ ضوابط فوجداری مین جب اونکا ارتکاب علاقہ مشترکہ مین
رعایا سے جناب ملکہ معظمہ سے وقوع مین آوے اختیار تحققات وتجویز عطا
ہوئے ہین۔
ہردومقدمات مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے حکم دیا کہ کل مقدمات خلاف
قانون علاقہ مشترکہ مین مرتکب اونکا خواہ کوئی ہو بشرطیکہ قواعد منضبطہ دفعہ ۳ و ۶
تعہد نامہ سے کسیطرح متعلق نہون تحقیقات وتجویز کا اختیار راج کو ہے چنانچہ
اسپر عملدرآمد ہے۔

شیخاوالی

جس زمانہ مین جے پور مین ماجی بھٹیانی جی صاحبہ اور راول بیری سال وغیرہ
ٹھاکرانکے درمیان اختیارات انتظام راج کی بابت نا اتفاقی تھی شیخاوالی مین
چند زبردست سردار تھے لچھمن سنگہ راؤ راجہ سیکر ابھی سنگہ اور بعد ازان
بختاور سنگہ راجہ کھیتڑی شیام سنگہ ٹھاکر بساؤ سرداران سیکر وبساؤ
راج جے پور کے معاملات مین بہت شریک ہوتے تھے اور اکثر اوقات مثل
دیگر شیخاوتون کے ماجی صاحبہ کیطرف رہتے تھے شیخاوتون کے موافق
ہونے کا یہہ سبب تھا کہ راج کی ناراضگی سے اونکا کچھہ نقصان نہین ہوسکتا
تھا اور وزیر کے ظالم وبے ایمان ہونے مین اون کا فایدہ تھا کیونکہ جسقدر

باہمی رنجش و نزاع کا کہ سابقاً فساد و خونریزی ہوچکی تھی یک لخت انسداد ہوگیا اور فیصلہ بہی ایسا عمدہ ہوا کہ فریقین خوش و رضامند ہوگئے ۔

مقدمات و قوعی سرحد راج جے پور و ریاستہاے پٹیالہ و نابہہ و جیند واقع قسمت اینصوب ستلج کے واسطے جو مشکل واقع تہی اوسکے رفع ہونیکا بندوبست ہوا اخیر مین یہہ قرار پایا کہ ان مقدمات کے واسطے جو مجموعہ قواعد ۱۸۶۲ء مین مرتب ہوا تہا اوس پر بدستور عمل ہوتا رہے اور اب کہ قانون جدید دربارہ سراغ براری جو واسطے رہنمائی محکمہ جات پنجوکلار کے جاری ہوا ہے عملدرآمد مروجہ سرحد پٹیالہ سے بہت مشابہ ہے دربار جے پور سے برضامندی تصفیہ مقدمات کرنے مین پیشتر کی نسبت زیادہ کوشش ہوئی ہے اور سبب توقف کو اگرچہ اہالیان پٹیالہ جے پور سے منسوب کرتے ہین مگر واقع مین طرفین سے ہوتا ہے مگر باوجودیکہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ جیپور و صاحب کمشنر بہادر انبالہ متواتر کوشش کرتے رہے ہین اس مجموعہ پر خاطر خواہ عمل نہین ہوا ہے ۔

۱۸۶۸ء مین جے پور و الور کے درمیان عہدنامہ ہوا کہ مینہ یا سے مجرم سکنائے دیہات واقع سرحد افسران موجودہ موقع طرفین کی طلبی پر گرفتار و سپرد ہوجایا کرین اس تجویز سے بندوبست اچہا ہوگیا اگر راجپوتانہ کی دیگر ریاستون مین بہی ہوجاوے تو بہتر ہو ۔

عدالت سانبہر ۱۸۷۰ء مین مقرر ہوئی اوسوقت سے صرف دو مقدمات مین بحث پیدا ہوئی اور دونون مین گورنمنٹ کے حکم محکومہ ۱۸ ۔ مارچ ۱۸۷۱ء مشعر تقرر عدالت مذکور کے صحیح معنی سمجہنے کی تکرار رہی سوال یہہ ہے کہ جس

دلانا تجویز کیا مگر یہہ امر کہ کہان سے دلایا جاوے بتجویز حکام پر منحصر رہا کہ منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و گورنمنٹ ہندوستان جےپور کے ذمہ قرار پایا اور حکم ہوا کہ دو مہینے کے اندر وصول کیا جاوے اور مہاراجہ صاحب کو فہمایش ہو کہ جب تک باغی ٹہاکرون کو پناہ دینے کی اون کے اعمال کی بابت ذمہ ور سمجہے جاوینگے اول مہاراجہ صاحب نے عدم حصول موقع جوابدہی و عدم اطلاع یابی حکم کا عذر کیا مگر جب اونکو سمجہایا گیا کہ خود اونکا وکیل شریک کمیشن تہا اور اوسکو جوابدہی کا موقع کامل حاصل تہا اگر جوابدہی مین کوتاہی ہوئی یا اطلاع نہوئی تو اوسکا قصور ہے اب مقدمہ ازسرنو پیش نہین ہو سکتا تب اونہون نے واجب فیصلہ پر اقرار کر کے درخواست کی کہ اگر راج جودہپور کو روپیہ دیا جاوے گا تو راجپوتانہ مین مشہور ہو کر ریاست کا ہتک ہوگا اسواسطے مدعیون کو دست بدست دیا جاوے چنانچہ جےپور کی یہہ درخواست منظور ہو کر زر مجوزہ بتاریخ ۲۸- جنوری ۱۸۶۶ء مدعیون کو دینے کے واسطے ایجنسی مارواڑ مین بہیجا گیا-

۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء مین دیہات مشترکہ الور و جےپور کا دیرپا نزاع طے ہوا لفٹنٹ ایبٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل نے کہ سال گذشتہ مین اس کام پر متعین ہوئے تہے تعداد رقبہ و تشخیص قیمت اراضی و دیگر ضروری مراتب و حالات موقع کپتان کیڈل صاحب پولیٹکل ایجنٹ الور اور میجر بریڈفورڈ صاحب پولیٹکل ایجنٹ جےپور کی خدمت مین جب وے سرحد پر متفق ہوئے پیش کئے کہ دیگر تحقیقات کی مطلق ضرورت نہوئی اس فیصلہ سے ہر دو ریاستون

فساد سے اخیر صدی تک برابر اندرگڈہ کا قبضہ رہا ہے اور اندرگڈہ نے
اوسکی حفاظت مین زرکثیر خرچ کیا ہے اور مقدمات فوجداری و دیوانی کا
فیصلہ اندرگڈہ مین ہوتا رہا ہے جے پور مین کبھی نہوا اور قلعہ مین اندرگڈہ
کی فوج رہی اگر جے پور مالک ہوتا تو کبھی نہ رہنے دیتا روئداد سے ثابت ہوا
کہ اگرچہ سلطانوت جے پور کے یکجدی ہین مگر بابائی اونکو مصیبت کے وقت
مین اندرگڈہ سے ملا تھا اور شنکر سنگہ کا اپنی برادری سے مفرور ہوکر
اندرگڈہ مین پناہ پذیر ہونا معتبر آدمیون کے بیان سے پایا گیا اور سند
عطاے بابائی عطیہ مہاراجہ پرتاب سنگہ اوسکے قبضہ سے تین سال بعد کی
تحقیق ہوئی اور پچاس برس سے اندرگڈہ کا قبضہ بابائی مین رہنا اور
اوسکی ہر طرح حفاظت کرنا اور جب سرکار انگریزی کا راجپوتون کی ریاستون
سے تعہد ہوا اوسوقت سے اندرگڈہ کا قابض ہونا دریافت ہوا۔

اسواسطے موضع بابائی جے پور سے اندرگڈہ کو دلوایا گیا بعدازان اندرگڈہ
نے بابت آمدنی دیہہ مذکور ایام قرقی بہ تعداد قریب نو ہزار روپیہ جے پور پر
دعوی کیا کہ وہ بھی پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے دلانا تجویز ہوا مگر
باوصف تحریرات متواترہ ہنوز ادا نہین ہوا۔

مئی سنہ ۶۹ء مین واسطے تصفیہ دعوی راج مارواڑ کے کہ بابت معاوضہ
نقصان واردات ٹھاکران باغی راج مارواڑ پناہ پذیر جے پور کے کیا تھا صاحبان
انگریز ہندوستانی کی کمیٹی مقرر ہوئی بیتیس مقدمات تعدادی صہ لکھہ لعہ بالا لعہ
سکے تھے کمیٹی نے بعد تحقیقات مدعیان علاقہ مارواڑ کو چہارم یعنی ایک لاکھہ بالائے

محاصرہ کرکے آمدنی دیہہ وصول کی اونکا دعوی اسطرح ہے کہ موضع
ببائی پر ۱۹۰۶ تک اقرباے خاندان جے پور کا قبضہ رہا ہے اگرچہ چندروز
کیواسطے رئیس اونیارہ کے قبضہ مین آگیا تہا مگر پہر مہاراجہ پرتاب سنگہ उनयारा
صاحب نے مالک حال کے بزرگون کو دیدیا اون مین سے ایک کی رئیس
اندرگڈہ سے رشتہ داری تہی اور وہ اندرگڈہ کا مقروض ہوگیا تہا
اس سبب سے اندرگڈہ والہ اوسکا دعویدار ہے ببائی کا خراج بجاے اندرگڈہ
جے پور مین داخل ہوتا رہا ہے ببائی والہ ہولی دسہرہ پہ نذر دیتے رہے ہین
اور مہاراجہ صاحبان کی شادیونمین نیوتہ دیا ہے اندرگڈہ والون کا جواب
ہے کہ ہمارا قبضہ پیشتر سے ہے شنکر سنگہ کو مہاراجہ پرتاب سنگہ نے
دیا تہا مگر شنکر سنگہ جے پور سے مصیبت زدہ بہاگ کر آیا تہا
اوسکو رئیس اندرگڈہ نے پناہ دی اور بسراوقات کیواسطے ببائی کی آمدنی
بتلادی تہی قبضہ بدستور رکہا اور ادائے خراج کا بندوبست کیا سابقاً ببائی
پر محکم سنگوت یکجدی اندرگڈہ اور باڈون کا جنہین اندرگڈہ والہ نے خارج
کیا قبضہ تہا اور جب اونیارہ والہ باتحت جے پور نے قبضہ کیا تب اندرگڈہ
نے فوج بہیجکر اونیارہ والہ کو بیدخل کیا اور سلطانوتون کا قبضہ کرایا اور
خراج اوس زمانہ سے پیشتر جب زوال سلطنت مغلیہ پر رنتہمبور جے پور کے
قبضہ مین آیا رنتہمبور کو دیا جاتا تہا اور اوسوقت سے مثل سابق خراج اندرگڈہ
جے پور کو اور ببائی کا ٹونکی کو حاکم رنتہمبور کے نام سے دیا جاتا ہے اور مضمون سندونکا टोंक
بدستور رہی چلا آتا ہے اور اسیطرح نذر و نیوتہ دیا جاتا ہے اور مرہٹون

ٹھیکہ مین جنکی نسبت وقت تقرر شرایط مین فروگذاشت ہوگئے تھے مہاراجہ
صاحب حتی الامکان استرضاے گورنمنٹ مین کوشش کرتے ہین مسٹر آدم
صاحب اسسٹنٹ کمشنر متعینہ سابنہر تحمل و خوش مزاجی سے انواع مشکلات
کو رفع کرکے اسلوبی سے کام انجام دیتے ہین۔

पैमाइश टोपोग्राफ़िकल پیمایش ٹوپوگرافیکل سروی

سنہ ۱۸۶۵ء کے شروع سے اس ملک مین پیمایش کا کام جاری ہوا دو
سال کے رقبہ کثیر ملک کی پیمایش ہوگئی ملول صاحب مہتمم پیمایش حلقہ گوالیار
نے رنتھمبور اور کہنڈار کے قلعات کی پیمایش کیواسطے لکھا ان قلعون کی
نسبت یہان کے لوگون کو پردیسیون سے بڑا تعصب ہے کہ کسیکو اندر نہین
جانے دیتے ہین مگر صاحب پولٹیکل ایجنٹ و ملول صاحب نے پیمایش
کے فواید مہاراجہ صاحب پر ظاہر کئے تو اونہون نے فوراً حکم دیدیا اور ہر دو
قلعات کی پیمایش بہ آسانی تمام ہوگئی شہر جے پور کی پیمایش ہوکر عمدہ
نقشہ پانچ سو فیٹ فی انچ پیمانہ پر لفٹنٹ صاحب نے تیار کیا ہے صاحبان
متعلقہ پیمایش کو راج سے ہمیشہ مدد ملی ہے اور بعض چہوٹے ٹھاکرون کے
علاقہ مین کہین کچھہ تکرار ہوئی تو راج سے اونکو سزا ہوئی۔

معاملات علاقہ غیر

اگست سنہ ۱۸۶۵ء مین تنازعہ موضع بباٸی فیما بین جے پور و اندرگڈہ بحکم
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر فیصل ہوا راج جے پور نے بباٸی کے قلعہ کا

رہیگا اور تا وقت قابض رہنے کے مرمت و اضافہ ضروری مکانات کا خرچ
گورنمنٹ سے دیا جاویگا بعد تیاری مکان اوسمین دفتر جاری ہوگیا مگر اسقدر
تنگ رہا کہ حال کی ضروریات کیواسطے بہی کافی نہین اور اسکے سواے کوئی
اور ضرورت پیش آوے تو اوسکی بالکل کارروائی نہو سکے مگر یہہ حکام سرشتہ
ڈاکخانہ کا قصور ہے کہ اون کے نقشہ کے بموجب تیار ہوا ہے سنہ ۱۸۷۲و۷۳ع
مین ڈاکخانہ جے پور کے تحت مین ۳۸ ڈاکخانجات تہے اور ۷۷۰ میل سڑک
پر ڈاک چلتی تہی۔

سانبهر

یکم فروری سنہ ۱۸۷۰ع کو بموجب عہدنامہ ۷۔ اگست سنہ ۱۸۶۹ع کے سرکار
انگریزی حصہ جے پور وجودہ پور جہیل سانبہر پر قابض ہوئی پانی خشک
نہونے سے اول سال مین نمک زیادہ پیدا ہوا ہے جب سے سرکار کا قبضہ
ہوا ہے امن ہوگیا ہے پیشتر انواع محاصل کی شکایت رہتی تہی کہ علاقہ
جے پور مین بہوم وغیرہ کئی طرح کے محصول لیئے جاتے تہے اب سب موقوف
ہوگئے سنہ ۱۸۷۱ع مین چار مرتبہ شکایت آئی کہ ٹہاکرون نے اپنے علاقہ جات
مین نمک کی بہرتی پر ناجایز محصول لیا ہے مگر طول راستہ اور تجدید بندوبست
پر کہ اوسوقت تک بعض دور کے علاقون مین شاید انتقال قبضہ کا حال
اچہی طرح نہین سمجہا گیا تہا اور ٹہاکران کا یہہ استحقاق قدیم الایام سے تہا
لحاظ کیا جاوے تو یہہ شکایتین زیادہ نہین ہین اور یہہ مہاراجہ صاحب کے
احکام تاکیدی اور خوش انتظامی کا نتیجہ ہے اکثر بڑے معاملات

سے عذرات راج واجب متصور ہو کر کوئی جدید ڈاکخانہ مقرر نکیا گیا اس حلقہ کی
آمدنی سنہ ۱۸۶۶ء مین تعداد ... اور سنہ ۱۸۹۶ء مین ... ہوئی ہے -
راج کے علاقہ مین ڈاک کی حفاظت کیواسطے جمعیت ملازمان راج تعینات
رہتی ہے اور بہت خرچ پڑتا ہے اس نظر سے کہ ہندوستانی ریاستون کو
علاقہ مین ہوکر ڈاک جاتی ہے ذمہ وار حفاظت ہین اور غارت ہونے پر
بمقدار قیمت کامل مال معروقہ کا تاوان دیتی ہین لازم ہے کہ پارسل بھیجنے
والے جب قیمت مال مرسلہ کسی خاص تعداد معینہ سے زیادہ ہو کسیقدر زیادہ
محصول دیگر قسم مال اور اوسکی قیمت سے مطلع کر دیا کرین تاکہ راج سے اوسی
کے موافق حفاظت کا بہی زیادہ بندوبست ہو جایا کرے اگر یہہ سررشتہ براہ
واجب جاری ہو سکے تو یقین ہے کہ علاوہ اضافہ حفاظت منجانب راج کے
فرستندگان اسقدر بیش قیمت مال ڈاک مین بھیجنے سے باز رہین کیونکہ مختلف الحکومت
علاقہ مثل راجپوتانہ مین ازبس پر خطر ہے سنہ ۱۸۷۱ء مین جے پور و اجمیر کے درمیان
سرحد کشنگڈہ پر لائن آمدرفت ڈاک بدلنے سے روپ نگر و ناد ہو پور کے
१६१ ڈاکخانجات غیر ضروری متصور ہو کر برخاست ہوئے اور ناوہ مین جدید ڈاکخانہ
مقرر ہوا -

جے پور کے ڈاکخانہ کے مکان کی تیاری عرصہ سے منظور ہو گیی تھی مگر روپیہ
نہونے سے تعمیر ملتوی تھی سنہ ۱۸۷۲ء مین تعمیر شروع ہوئی تخمینہ لاگت کپتان
جیکب صاحب نے بہ تعداد ... تیار کیا تھا راجہ صاحب نے روپیہ
دینا منظور کر لیا مکان جب تک کہ گورنمنٹ ضرور سمجھے سررشتہ ڈاکخانہ کی اکیت

ڈاکخانجات انگریزی

سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ء مین ڈاکخانہ جات کی قسمت جےپور مین ڈاکخانہ جات مفصل
ذیل ہے۔

جےپور۔ اجمیر۔ سیکر۔ نول گڈہ۔ جھونجھنون۔ سورجگڈہ
لوہارو۔ سنگہانہ۔ کوٹ پوتلی۔ کہیتڑی۔ ہنڈاوہ۔ لساآو۔ رتن گڈہ
چوروو۔ رام گڈہ۔ فتح پور۔ لچھمن گڈہ۔ رانولی۔ کچاون۔
ڈیڈوانہ۔ سجان گڈہ۔ ٹونک۔ ہنڈون۔ فرولی۔ مہوہ۔
راجگڈہ۔ الور۔ تجارہ۔ بیسلواس۔ مادہوپور۔ روپ نگر۔ वीसलवास
پشکر۔ بیسانگن۔ سانبہر۔ چرڑاوہ۔ विसांगन

سنگہانہ مین سرکاری ڈاکخانہ جدید مقرر ہوا اور علاقہ جےپور مین چار دیگر مقرر کرنیکی تجویز تہی مگر دربار نے عذر کیا کہ علاقہ راج مین ڈاکخانجات انگریزی مقرر نہ کئے جاوین کیونکہ عنقریب کل قصبون مین راج سے ڈاکخانجات مقرر ہین اونکا اہتمام ہوشیار اہلکارون کو ہے انگریزی ڈاکخانون کے سے قواعد اونمین بہی جاری ہین ان ڈاکخانون کی راج مین بہت آمدنی ہے اور اسی سبب سے راج کو انگریزی ڈاکخانون کا مقرر ہونا براہ واجب ناگوار ہے باوصف اس خرچ و بندوبست کے جو انگریزی ڈاکخانجات مقرر ہوکر اونکی حفاظت کیواسطے راج کی طرف کثیر جمعیت تعینات کرائی جاوے تو سراسر سختی ہے چنانچہ ایسا ہی عذر تقرر ڈاکخانہ اونیارہ کی نسبت ہوا کہ گورنمنٹ उनयारा

محصول بہت خفیف ہے اور صرف دولتمندون پر لگا یا گیا ہے شہر مین خوشگوار و صاف پانی بذریعہ نل پہونچانے سے ہی السداد و دفعیہ امراض کا بہت بند و بست ہوا ہے جس حالت مین کہ شہر جے پور مین ایسی عمدہ تدبیرات عمل مین آتی ہین مفصلات کی کچھہ خبر گیری نہین ہے اس سے بہت افسوس و تعجب ہے مہاراجہ صاحب کو اسکا بہت فکر ہے مگر صرف کیثر اور توجہہ کامل کے بغیر ہونا غیر ممکن ہے —

ڈاکٹر صاحب ہینڈ صاحب مہاراجہ صاحب کے حکیم کی تجویز سے اسپتال مین آنکھون کے معالجہ کا ایک علیحدہ صیغہ مقرر ہوا اسکی شہر مین بہت ضرورت تھی اور دور کے باشندون کی حاجت روائی کیواسطے ایک شاخ دوا خانہ مقرر ہوا علاوہ اسکے ڈاکٹران واطبا متعینہ مقامات خاص کو معالجہ باشندگان وسیع ملک کیواسطے غیر مکتفی سمجھکر ڈاکٹر ہینڈ صاحب نے تجویز کیا ہے کہ ہندوستانی حکیم دوائیون کا صندوق لئے ہوئے سالتمام مین دورہ کیا کرین اور محتاجون کا علاج کرتے پھرین —

گورنمنٹ ہندوستانی نے بنظر رفاہ خلایق مہاراجہ صاحب سے واسطے امداد ہلاکت و قطع نسل حیوانات خونخوار اور زہری کیڑون کے درخواست کی تھی اس پر انھون نے حکام اضلاع کے نام احکام جاری کیئے کہ کمال کوشش کرین اور ایسے حیوانات کی ہلاکت کے واسطے انعام مقرر کرین اور شہر مین بھی وہی تدبیر در پیش ہے —

کم آتے ہین جسقدر آتے ہین شفاخانجات جدید پر مقرر کرکے بہیجے جاتے ہین سابق مین ایک دائی خانہ تہا کہ اوس مین ڈاکٹر بر صاحب دائیون کا فن سکہاتے تہے اور امراض مخصوص عورات کا علاج ہوا کرتا تہا مگر سنہ ۱۸۶۹ء مین اوس سے کچہہ فایدہ نہ دیکہا تو دربار نے مجبور ہو موقوف کر دیا۔

سنہ ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ء سے اہتمام اس سررشتہ کا ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی سے مہاراجہ صاحب کے معالج ڈاکٹر صاحب کو بدل گیا اوس وقت سے مہاراجہ صاحب اوس پر زیادہ توجہہ کرنے لگے پانچ جدید دار الشفا تین شہر مین اور دو مفصلات مین مقرر کئے اور چہہ نئے ویکسینیٹر مقرر کئے اور نگرانی و اہتمام شفاخانجات کیواسطے ایک سب اسسٹنٹ سرجن نوکر رکہا گیا دسمبر سنہ ۱۸۷۵ء مین نواب گورنر جنرل صاحب نے میوہسپیٹل کو جاری کیا مہاراجہ صاحب نے اوسکا اہتمام ڈاکٹر ہنڈلی صاحب ایجنسی سرجن کو دیا اور دیگر شفاخانجات کا کام بدستور ڈاکٹر ہسبنڈ صاحب مہاراجہ صاحب کے حکیم خاص سے متعلق رہا۔

حفظان صحت کی تدبیرات خارجی مثل صفائی و اخراج پانی وغیرہ میونسپل کمیٹی کی تجویز سے ہوتی ہین ابتدا مین اس کمیٹی کے پریزیڈنٹ مہاراجہ صاحب کے حکیم ڈاکٹر ویلنٹین صاحب تہے اور کپتان جیکب صاحب مشیر انجینیر ہین کمیٹی ایام معینہ پر اجلاس کرکے انصرام کار کرتی ہے اس کمیٹی کے اہتمام سے شہر مین روشنی کا بندوبست ہوا ہے اول روغن کیسروسن کی روشنی ہوتی تہی پہر ایک پردیسی سوداگر کی معرفت گیس کی روشنی کرائی گئی میونسپلٹی کا

वैक्सिनेटर
सबअसिस्टंट सरजन
हिंडली
हसबैंड
म्यूनिसिपलकुमे
गेस

یکم جون ۱۸۷۴ء تاریخ اجراے ریل علاقہ جےپور سے ۳۱ - دسمبر ۱۸۷۴ء
تک صرف چار مقدمات فوجداری چوری - بھگا لیجانے عورت کا - رشوت ستانی
تغافل نوکری - دایر ہوئے اون کے چھ ملزمون مین سے تین کو سزا
ہوئی اور تین بری ہوئے ۱۸۷۵ء مین ۲۳ مقدمات فوجداری کے
۲۶ ملزمون مین سے ۱۴ سزایاب ہوئے اور چار بری ہوئے ایک مقدمہ
راج کو سپرد ہوا اور عدالت دیوانی متعلقہ ریل مین کوئی مقدمہ دایر نہوا
۱۸۷۵ء و ۱۸۷۶ء مین آمدرفت ریل گاڑی کی اجمیر تک جاری ہوگئی اور ملازمان
سرکار انگریزی و اہلکاران راج کے درمیان بدستور اتفاق و احدیت
رہی -

سررشتہ حفظان صحت

اس سررشتہ کا اہتمام ڈاکٹر بر صاحب ایجنسی سرجن کو رہا ہے شہر مین ایک बर
بڑا اسپتال اور اوسکی چند شاخین اور شفاخانہ متعلق بہ جیلخانہ اور
مفصلات مین بمقامات جھونجھنون - سانبھر - اچرول - دودو - دوسہ सांभर चरोल दूदू
مہوہ - چاٹسو - ہنڈون - مادھوپور - راج سے شفاخانجات مقرر ہین दौसा महवा चाटसू हिंडोन माधोपुर
اور دیگر پرگنات مین ستائیس حکیم ہندوستانی دس دس پندرہ
پندرہ روپیہ ماہوار تنخواہ کے معالجہ کرتے تھے انکے سواے جومون
کے ٹھاکر نے اپنی دارالریاست مین ایک شفاخانہ مقرر کیا ہے اور شیخاواٹی
کے اکثر قصبون مین دارالشفاء ہین دربار کا ارادہ ہے کہ کل قصبون مین
باقاعدہ شفاخانہ جات مقرر کرین مگر میڈیکل سکول آگرہ سے ڈاکٹر تیار ہوکر

اور صاحبون کے نام سے بہت انتفاع حاصل کرتے تہے علاوہ اسکے مہاراجہ صاحب کو یہہ بہی خیال تہا کہ سٹیشن ریل کا شہر سے قریب ہوگا تو ہر روز نزاع و تکرار رہا کریگی چنانچہ شہر سے مغرب مین بفاصلہ ایکمیل سٹیشن تجویز ہوا سنہ ۱۸۷۵ء و ۱۸۷۴ء مین سڑک ریل پر آگرہ و دہلی سے سانبہر تک آمدرفت جاری ہوگئی ملازمان سرکار انگریزی سررشتہ تجارت ریل اور ریلوے پولیس و اہلکاران راج کے درمیان بہت اتفاق رہا اور کام بہت اسلوبی سے ہوا۔

ایک دو وارداتین اس قسم کی ہوئین کہ کسی نے گاڑیون کو اولٹنے کے ارادہ سے سڑک پر پتہر رکہدئے اون کی اہلکاران راج نے بخوبی تحقیقات کرکے انسداد آیندہ کا بندوبست کردیا تحقیقات سے ثابت ہوا کہ باشندگان دیہات کا کچہہ قصور نہ تہا مزدور لوگ پتہر لائن پر چہوڑ گئے تہے جنوری مین جےپور اور سانبہر کے درمیان بہرتی مصالحہ کے ریل اور ڈہیل گاڑی سے ٹکرانے سے ایک انگریز گارڈ اور ہندوستانی ڈرائیور مارے گئے اور چند آدمی مجروح ہوئے ڈرائیور کی غفلت اور تیز دوانی سے یہہ واردات ہوئی تہی عدالت سیشن سے اوسکو چہہ مہینے کی قید ہوئی اپیل مین عدالت [illegible] سے تین مہینے معاف ہوئے بعدازان چند وارداتین ہوئیں [illegible] ان وارداتون کا انسداد تاوقتیکہ سڑک کے [illegible] تہا اسواسطے مئی سنہ ۱۸۷۵ء مین [illegible] سنہ ۲۵ - جون سنہ مذکور

फर्नवेल سواے مسٹر فرنول صاحب اور اون کے ماتحت اہلکارون نے ریاست و رعایاے ریاست سے حتی الامکان نہایت کم مدد لی اور ہر ایک کام کا بندوبست بطور خود کیا یہہ کام واقع مین بہت مشکل تہا جو لوگ ریاستون مین رہتے ہین اونکو معلوم ہے کہ بلا امداد اہالیان ریاست چہوٹے کامون مین بہی کارروائی دشوار ہوتی ہے چہ جاکہ ایسے عظیم کام مین شروع مین ہر ایک صاحب

सरदेसर سرویر کے ساتہہ ایک ایک وکیل راج مع جمعیت حسب دستور سابق متعین ہوا تہا ان لوگون کا رہنا فقط غیر ضروری ہی نہ تہا بلکہ بوجہہ موقع ہمراہی صاحب انگریز کے اوسکے نام سے رعایا پر ظلم و تعدی کرتے تہے از بس شر و فساد کا باعث تہا اس بات سے آگاہ ہوکر صاحب ایجنٹ نے بصلاح فرنول صاحب ان وکیلون کی تعیناتی موقوف کرا کر کل صاحبون کے انتظام ضروریات کی نگرانی کیواسطے صرف ایک معتمد ذمہ ور بلا معیت سپاہ و سوار متعین کرایا کل دیہات مین سے دیہات رسد رسان نامزد کئے گئے کہ وہان سے صاحبون کے لشکرون کو رسد ملی اور زمینداروںکو ہدایت ہوئی کہ کسی امر کی شکایت ہو تو اول خود صاحب کے پاس جایا کرین اور اول ہی راج مین جاکر جیسا پیشتر کرتے تہے بالکل بے بنیاد شکایت مبالغہ سے کہ ہر دو سرکارون مین رنج کا باعث ہو نہ کیا کرین اس تجویز سے بہت فایدہ ہوا جو شکایتین سابقاً بکثرت آتی تہین بالکل موقوف ہوگئین اور رسد جو سابقاً جبراً بہ ہزار خرابی ملتی تہی بہ رضا و رغبت ڈیرہ پر پہونچنے لگی زمیندارون کو یقین پیدا ہوگیا کہ ہر ایک چیز کی قیمت واجب ملے گی سابق مین وکلاء راج کل سامان مفت لیتے تہے

یہہ کل روپیہ صاحبان انجنیر کی معرفت خرچ ہوا ہے اسکے سواے تعمیرات آبپاشی حکام اضلاع و پرگنات کی معرفت تیار ہوتے ہین اونمین سنہ ۶۴ و ۱۸۶۳ع مین یک لکھہ ... روپیہ سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ع مین ... مبالغہ ... خرچ ہوا-

عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ع کے بموجب چالیس لاکھہ روپیہ سے زیادہ ریاست کی آمدنی ہونے پر خراج زیادہ ہونا قرار پایا تہا اور گورنمنٹ نے اس شرط کو موقوف کیا تب مہاراجہ صاحب نے اقرار کیا تہا کہ بالعوض اس معافی کے ترقی ملک و ازدیاد پیداوار کی تعمیرات مین حتی الامکان زیادہ روپیہ خرچ کرینگے چنانچہ اونہون نے اس اقرار کا بہت فیاضی اور فراخ دلی سے ایفا کیا جب سے راجپوتانہ مین سڑک ریل تیار ہونے کی تجویز ہوئی مہاراجہ صاحب نے بہت مدد دینا منظور کیا اور بخوشی خاطر زمین مطلوبہ سڑک مع جائداد موجودہ زمین مذکور بمفت دیدی ابتدا مین اہالیان راج نے زمین دینے مین کچہہ شرطین مقرر کی تہین مگر مہاراجہ صاحب نے موقوف کردین اور گلو رکمپنی ٹہیکہ داران تیاری سڑک و گورنمنٹ کی کل شرائط کو منظور کرلیا اور دیگر معاملات مین جو آیندہ پیدا ہون بمقتضاے مصلحت وقت عمل کرنیکا اقرار کیا اور مہاراجہ صاحب سے گورنمنٹ نے اقرار کیا ہے کہ اونکی ریاست کے فواید پر ہر معاملہ مین لحاظ رہیگا چنانچہ اہالیان ریل نے بہت تحمل و ہوشیاری سے کام کیا دربار کو خوف تہا کہ جس ملک مین صاحب انگریز بہت کم رہتے ہین بتعداد کثیر جمع ہونے سے غالباً کہ بہت نزاع پیدا ہون اب خود مہاراجہ صاحب کو تعجب ہے کہ جیسا خیال تہا مطلق ظہور مین نہ آیا استقلال طبیعت و رضاجوئی و خوش تمیزی کے بغیر ایسا ہونا بلکہ اسکے

کہ ایسے لوگ صاحبان انگریز کی عزت و نیکنامی کے باعث ہوتے ہین بہت خوش ہے اپریل ۱۸۷۳ء مین کپتان جیکب صاحب ڈیڑہ برس کی رخصت لیکر ولایت کو گئے تہے اونکی غیر حاضری مین سٹرل صاحب نے بہی بہت عمدگی سے کام کیا اکتوبر ۱۸۷۴ء مین کپتان جیکب صاحب واپس آکر اپنا کام کرنے لگے۔

मिल

شرح تعمیرات مین حسب تفصیل خرچ ہوا ہے

نام سنہ	تعمیرات جدید	مرمت	آبپاشی	متفرقات	عملہ	میزان
سنہ ۶۸ و ۶۹ ۱۸ء	•	•	•	•	•	[illegible]
سنہ ۷۱ و ۷۲ ۱۸ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۷۲ و ۷۳ ۱۸ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۷۳ و ۷۴ ۱۸ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۷۴ و ۷۵ ۱۸ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۷۵ و ۷۶ ۱۸ء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور اوسکا محصول معاف ہوا دیہہ جمعی ہزار روپیہ دیہہ جمعی دو ہزار روپیہ
عسکہ عسکہ عسکہ

دیہات جمعی زایداز دو ہزار زر اور اس زمین پر جو درخت پیدا ہوئے وہ بہی
عسکہ
زمینداروں کی جایداد متصور ہوئی جہان زمینداروں نے غفلت کی زمین علیحدہ کرکے راج سے درخت لگوائے گئے دو ہزار روپیہ کا تخم خریدا گیا اور کپتان جیکب صاحب کو اس شتہ کے اہتمام و نگرانی کا حکم ہوا جےپور مین قریب نصف مربع میل کا احاطہ بنایا گیا اور اوسمین اگ جہنگوٹہ کیکر ارنڈ و بڑ پیپل و جامن و کہیری کہجور و گولر و کیکر وغیرہ کے درخت تہانولون مین لگاکر آبپاشی کی گئی۔

سنہ ۱۸۶۸ء سے کہ جب یہہ شتہ مقرر ہوا تہا سنہ ۱۸۶۹و۶۸ء تک اہتمام شتہ تعمیرات کا کام کپتان پرایس صاحب نے کیا تہا چنانچہ سڑک آگرہ و اجمیر کی زیادہ تر اونہین کے اہتمام سے تیار ہوئی ہے اوسی سال مین لفٹنٹ جیکب صاحب نے کام شروع کرکے مہاراجہ صاحب کی ایسی خوشنودی حاصل کی کہ اونہون نے صاحب کے جیپور مین رہنے کی درخواست کی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ انجینیر نے بخوشی تمام گورنمنٹ مین سفارش کی کہ اوسوقت سے ابتک اس قسم کام کا کمال محنت و دیانت و ہوشیاری سے انصرام کیا ہے کپتان جیکب صاحب کی حسن کارگذاری کی تعریف حد و پایان سے باہر ہے مہاراجہ صاحب اہالیان راج اس بڑے کام پر ایسے معتمد و محنتی شخص کی ماموری کو اپنی خوش نصیبی کا باعث سمجہتے ہین اور سرکار انگریزی بہی اون کے خوش اخلاق و دیانت داری سے

درجہ کا ہوا اسواسطے اسّی ہزار کا خرچ منظور کیا سنہ ۱۸۷۲ء مین پودے درختون
سے نکالکر لگائے گئے سڑکین اور روشین تیار ہوئین کرکٹ یعنی گیند کھیلنے किरकिट
کے مقامات صاف ہوئے سپرنٹنڈنٹ کے واسطے مکان تیار ہوا اور
چودہ ہزار روپیہ کی لاگت سے ایک بندخانہ تعمیر ہوا خوشنما تالاب بنائی
گئے وسط مین بلند باجہ بجانیکا مکان تیار ہوا اور غسل کرنے کے تالاب
بنائے گئے درختان میوہ دار اور آرایشی ٹٹیان بکثرت لگائی گئین
اور ترکاری کا باغچہ پانچ ایکر کی وسعت کا شامل کیا گیا اور کمیاب درختون
کی پود تیار کرائی گئی بڑی خرابی جو بالیدگی درختان اور باغ کی رونق
مین مانع ہے پانی کی قلت ہے اور آبپاشی مین صرف کثیر ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۷۵ء
مین منجملہ [illegible] خرچ باغ کے [illegible] صرف آبپاشی کا خرچ تھا
تاہم اس باغ سے شہر کو بہت رونق ہوگئی ہے اور صدہا آدمی ہر روزہ
سیر کرنیکیواسطے جاتے ہین —

بنی

شہر مین ہمہ سوختنی اور چوب عمارتی کی قلت کیوجہ سے کہ عمارتی لکڑی آگرہ
و دہلی سے قریب تر نہین ملتی اور کرایہ کا خرچ کثیر ہوتا ہے مہاراجہ صاحب نے
سنہ ۱۸۶۹ء مین جہان زمین موافق پائی عمدہ اقسام کے درختون کا بن رکھوایا
اور اسکے واسطے عملہ رکھا ہے سنہ ۱۸۷۱ء مین اس کام کا بلا امداد رعایا و ٹھاکران
انجام ہونا غیر ممکن متصور ہوکر ٹھاکران و جاگیردارون کے نام احکام جاری
ہوئے کہ امداد کرین ہر گانو مین زمین بشرح ذیل بن کیواسطے علیحدہ کی گئی

اور ٹون ہال یعنی مکان جلسہ عام شہر مستعمل کیا جاوے اور اسپتال کیواسطے टौन हाल
دوسرا مکان تجویز ہوا آخر کار بیس فیٹ بلند کرسی پر بہت وسیع و خوبصورت
وعالیشان مکان بصرف ایک لاکھ [illegible] تیار ہوا اور دسمبر ۱۸۷۵ء مین
لارڈ نورتہہ بروک صاحب ویسرائے وگورنر جنرل صاحب نے جاری کیا انکے
آہنی چارپائیان اور دیگر ضروری سامان انگلستان سے منگایا گیا اور اندرونی
بڑے مکانات اور بیرونی مکانات مین نل سے پانی پہونچایا گیا آبادان شہر
مثل جےپور مین خلایق کو اس اسپتال سے فایدۂ عظیم پہونچے گا۔

میو سیچوٹ یعنی بت ہمشکل لارڈ میو صاحب مرحوم بہی تیار ہو گیا اور راجراے मेयो स्टेच्यू
اسپتال کے ساتہہ گورنر جنرل صاحب نے اوسکی تکمیل کی رسم بہی ادا کی یہہ
بت کہ برنجی ساخت کا نو فیٹ بلند اور بہت دلچسپ صورت کا ہے تیرہ ۱۳ فیٹ
بلند چبوترہ پر رکہا گیا ہے مہاراجہ صاحب نے اپنے شفیق و نامور دوست
کی یادگار مین بنوایا ہے اور اوسکے نام کے اسپتال کے قریب رکہوایا ہے۔

باغ سرکاری بہت وسیع اور شہر کی رونق کا باعث ہے اوسکا طول ۲۲۰۰ فیٹ
اور عرض ۱۵۰۰ فیٹ اور رقبہ ۷۵ ۳/۴ ایکر ہے اور موقع خود مہاراجہ
صاحب نے ایسا تجویز کیا ہے کہ عوام الناس خصوص شہر والے بہ آسانی
پہونچ سکین یہہ باغ مناظرہ علم نباتاتی و مناظرہ حیوانی مین منقسم ہے
اور اوسمین سیرگاہ و مقام باجہ نوازی و محل وغیرہ عمدہ مکان تیار ہوئے
ہین باغ کا سطح شہر سے فروتر ہونے کی وجہہ سے نلے کا پانی پہونچانا تجویز ہوا
ابتدا سے مہاراجہ صاحب کا ارادہ تہا کہ یہہ باغ ہندوستان مین اول

سیٹھہ مانک چند کے باغ مین شہر سے دو میل بجانب آگرہ جاری ہوا تہا
مکان جدید کوٹھی ایجنسی اور شہر کے درمیان تیار ہوا ہے اوتہین انہون
پر ہندوستان و یورپ کی خبرون کیواسطے دوسرا تار لگایا گیا ہے۔

سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ء مین ایک گرجا اور دو ڈاکخانجات بمقامات جےپور و مہیدہ تعمیر
کرنے کی تجویز ہوئی اور مکانات ذیل تیار ہوئے ڈاک بنگلہ مسافران جیپور
کارخانہ متعلقہ جیلخانہ جدید جےپور بینڈ یعنی انگریزی باجہ والون کے مکان (पैंड)
اور مشق گاہ بارک سپاہیان سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ء مین۔ پاخانہ جات بازار جدید
واقع باغ باجی کوٹھی ایجنسی تین منزل مکانات مسکن صاحبان انگریز ملازم
راج دو منزل مکانات ڈاک بنگلہ و بارک ڈیرہ سپاہیان تعمیر ہوئے شہر
مین فرش بندی وسڑک ونالہ ہاے صفائی و تدبیرات حفظان صحت جاری
ہوئین اور کیروسن تیل کی روشنی کی قندیلین خوشنما ستونون پر (केरोसन)
لگائی گئین۔

سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء مین میو جنرل ہوسپیٹل جسکی تعمیر اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ء مین لارڈ میو
صاحب نے اپنے ہاتھہ سے جاری کی تہی شروع ہوا اول اوسکا تخمینہ
بتعداد [illegible] ہوا تہا اوس مین سے اس سال مین تیس ہزار روپیہ
خرچ ہوا سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین نقشہ مجوزہ اول سے بنظر پائیداری و حسن تعمیر
کسی قدر خلاف ورزی ہوئی مگر دوسرے سال نقشہ و تخمینہ سابقہ بالکل
مسترد ہو کر نقشہ جدید پر تعمیر شروع ہوئی اور تخمینہ لاگت بتعداد یک لکھہ
[illegible] منظور ہوا اور یہہ بہی ارادہ ہوا کہ اس مکان کو بطور عجائب گھر

تجویز ہے کہ جب موقع ملے چوڑون مین اور بنائے جاوین -

مکانات و باغ

سنہ ۱۸۶۵و۶۶ء مین علاوہ چار ڈاک بنگلون واقع سڑک آگرہ کے جیلخانہ کا مکان تیار ہوا اوسمین چھہ مربع بارک ہین چار مین مرد قیدی رہتے ہین پانچوین مین عورتین ہین چھٹے مین اسپتال ہے ہرایک بارک مین سو آدمیون کی گنجایش ہے اور ہرایک آدمی کو ۵۰۰ فیٹ مکسر ہوا ملتی ہے اسکا موقع نہایت عمدہ ہے اور صفائی وہواداری اور اخراج پانیکی تدبیر کامل کی گئی ہے اور احاطہ کے اندر ہی کارخانجات مشقت اندرونی کے مکانات ہین -

شہر کے بڑے کوچون مین پختہ سڑکین اور فرش اور بدررو تیار ہوئین علاوہ تعمیرات راج کے سرکار انگریزی سے دفتر تار برقی بصرف ۱۲۷۰ اور ایک پائی تیار ہوا تار برقی جو جے پور ہوکر گذرا ہے آگرہ سے ڈیسہ وکراچی کو ہی اور سڑک پختہ جدید پر ہوکر براستہ مہوہ و جے پور و ٹونک و ڈوڈو واقع سرحد کشنگڈہ پر لگایا گیا ہے سو سو گز کے فاصلہ پر آہنی لٹھہ نصب ہوکر تار لگایا گیا ہے اپریل سنہ ۶۴ء مین دفتر تار برقی کھولا تہا آمدنی حسب تفصیل ذیل ہوئی

اپریل لغایت دسمبر

سنہ ۱۸۶۶ء	سنہ ۱۸۶۵ء	سنہ ۱۸۶۴ء
۱۴۰۴	۳۴۳۱	۱۰۲۱

تک پہر کوشش ہوئی اور ایک دفعہ پہر بہی ناکارگر ہوئی آخرکار سنہ ۱۸۶۱ و ۱۸۶۲ع
مین قرار پایا کہ نالہ مذکور پر پہر بند باندہا جاوے اور کل دخانی کا پمپ لگایا
جاوے اور حوض مین پانی بہر کر پختہ نل سے کہ بند کے ساتھہ تیار ہوا تہا اوسے
کسیقدر ڈہلوان اور ملنسار بی کرکی شہر مین اور پہر باغ مین پانی پہونچایا جاوے
اسکا خرچ تخمیناً ایک لاکہہ روپیہ تہا مگر باغ کی آبپاشی اور باشندگان شہر کو
شیرین پانی ملنے کا فایدہ اوسکا اجر کافی سمجہا گیا چنانچہ گیارہ گہوڑون کی طاقت
کا انجن کشش کا اور دو ساڑہے نو انچ قطر کے پمپ کہ ہر روزہ تین لاکہہ
گیلن پانی نکال سکتے ہین انگلستان سے منگائے گئے اور یہہ تجویز بہی صرف
امتحاناً ہوئی اس خیال سے کہ اگر تجربہ سے کارآمد ہوا تو اضافۂ قوت اور کلون
کا کرکے احاطہ محل اور دیگر بڑے مکانات اور باغ سرکاری مین جہان بہت
ضرورت ہے پانی پہونچایا جاوے گا سنہ ۱۸۶۳ و ۱۸۶۴ع مین یہہ کارخانہ جاری ہوگیا
مگر پہلا نل تپلا تہا اسواسطے بجائے اوسکے موٹا نل لگانے کی تجویز ہوئی کہ اوسکے
ذریعہ سے کل شہر و باغ مین بافراط پانی پہونچ سکے کہ اُسکے موجب سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ع
مین ڈہلے ہوئے آہنی نل بڑے قطر کے سطح پر لگائے گئے ۲۸ - دسمبر سنہ ۱۸۷۵ع
کو یہہ کام بہمہ جمعیت تیار ہوگیا اور کل شہر اوسکے فوایدسے متمتع ہوا سابق میں
باشندگان شہر کو پینے کا شیرین پانی چاہات بیرون فصیل شہر سے ملتا تہا اور
شہر کے دروازے بند ہوجانے پر اونکی رسائی سے بالکل باہر ہوجاتا تہا
اب ہر ایک گلی و کوچہ مین جہان جسوقت کسی کو ضرورت ہو وہین عمدہ پانی لے
سکتا ہے چند مقامات پر غسل کیواسطے گہاٹ اور حوض بنائے گئے ہین اور

نہ پہونچتا اسواسطے دربار بھرت پور نے اس بند کی تیاری مین اعتراض کیا اور اس اعتراض سے رامگڈہ کے بند کی تیاری موقوف رہی۔

سنہ ۷۳-۱۸۷۲ع مین تیس مخفی و ناکارآمد تالابون کی مرمت ہوئی اور بارہ جدید تالاب بنائے گئے۔

سنہ ۷۵-۱۸۷۴ع مین بناس ندی کی نہر اور رائیسر اور نورساگر کے بندات کی تجویز ہوئی رائیسر و نورساگر کے بندون کی لاگت بامید آبپاشی ۵۴ میل مربع زمین کی بہ تعداد ساڑہے چار لاکھ روپیہ منظور ہوئی مگر بناس کی نہر کی تیاری بوجہ مشکلات فن انجنیری کے موقوف رہی۔ رायसर नूरसागर

تعمیرات آبپاشی تیار شدہ جدید سے جلد متمتع نہونے پر صاحب انجنیر کو مایوسی ہوئی اسکا سبب یہہ ہے کہ دربار اور کاشتکارون کے درمیان شرح آبپاشی کا فیصلہ نہوا اگر جہان لاگیانی لیا جاتا ہے فایدہ کثیر ہوا بلکہ ایک مقام پر خرچ کے برابر فایدہ ہوگیا۔

کپتان جیکب صاحب شاکی ہین کہ تعمیرات آبپاشی پر دربار کی بہت توجہ مگر اہالیان سررشتہ مال بالکل متوجہ نہین ہین اس سے بڑی خرابی ہے تاوقتیکہ لاگیانی کی شرح معینہ مقرر نہ کیا جاوے اور زمینداران کو اپنے اپنے واجب الادا روپیہ کی تعداد تحقیق نہو جاوے راج کے بند و تالابون سے نہ عوام کو فایدہ اور نہ راج کی آمدنی مین اضافہ ہوگا۔

شیرین و صاف پینے کا پانی امانی شاہ کے نالہ سے بہم پہونچانے کی تجویز مین بہی بہت مدت دراز ہوئی تہی سنہ ۱۸۶۶ع سے سنہ ۱۸۶۹ع

مستعمل کیا گیا اور ناہر گڈہ کے پھاڑ کا پانی تال کٹورہ تالاب واقع شہر
مین پہونچایا گیا۔

नाहर गढ़
तालकटोरा

سنہ ۱۸۶۶ء مین بھرت پور سے شمال مشرق مین بفاصلہ ۱۸ میل جہان بان گنگا
ندی مین کل ۲۸۰ مربع میل رقبہ کے بارش کا پانی تین سو فیٹ عریض ناکہ
مین ہوکر ۱۵۰ فیٹ کی بلندی پر ۷۰۰ فیٹ عریض ہوگیا ہے بند باندھنے
کی تجویز ہوئی ندی کی تہ پہاڑی ہونے کی وجہ سے اس مقام پر بند تعمیر
کرنے مین سہولیت کار ارزانی مصالحہ کفایت خرچ وغیرہ کے انواع فوائد
قدرتی سمجھے گئے تھے کپتان جیکب صاحب انجنیر نے نقشہ وتخمینہ مرتب کیا اور
کرنل رنڈل صاحب چیف انجنیر آبپاشی گورمنٹ نے کل تجویز وتخمینہ ونقشہ
مذکور کو دیکھکر اوسکی نسبت گورمنٹ مین بہت اچھی راے لکھی راجپوتانہ
کے کل بندات سے یہہ بند بڑا القصور ہوا تھا اور یہہ سمجھا گیا تھا کہ بیس مربع
میل زمین واقع بھرت پور مین .... ۲۲ فیٹ بکسر پانی بھریگا
اور چوبیس ہزار ایکر کی آبپاشی ہوگی اور منہائی خرچ عملہ ولاگت کے بعد
ساڑھے بارہ لاکھ روپیہ خرچ پر تیرہ روپیہ فی صدی کا منافع ہوگا مہاراجہ
صاحب نے حکم منظوری صادر کرکے اور دیگر ضروریات کا بندوبست کرکے
مسرش گلور کمپنی کو ٹھیکہ دیدیا مگر بان گنگا ندی کے پانی سے راج
بھرت پور کے چھہ سات پرگنات کی سیرابی ہوتی ہے اور بھرت پور خاص مین
کہ سر زمین شور ہے اس ندی کے سبب سے کنوؤن مین پینے کیواسطے
شیرین پانی ملتا ہے اور بند تیار ہونے سے ندی کا پانی بھرت پور تک

रंडिल
चीफ़ इंजिनयर

मेसर्स गलवर कंपनी

ان مشکلات مین مہاراجہ صاحب کا کچہہ قصور نہ تہا اور نہ دربار سے اِن امور کا کچہہ تعلق تہا اکثر خودغرض لوگ ہارج ہوتے تہے مہاراجہ صاحب کو اطلاع ہوتی تہی اوسکا فوراً انسداد ہوجاتا تہا۔

مہاراجہ صاحب کو بابت ان سڑکون کے جو اون کے علاقہ مین تیار ہوئی ہین سرکار انگریزی سے بیس روپیہ فیصدی خرچ جو ہندوستانی ریاستون کو ملتا ہے سرکار انگریزی سے ملا ہے۔

تعمیرات آبپاشی

اس قسم کی تعمیرات پر راج کی توجہ ۱۸۷۶ء سے ہوئی ہے شہر سے پانچ میل شمال مین موضع آکہیڑہ ہے وہان کے بند معروف ہاوساگر سے نہرون کے ذریعہ سے سات میل تک پانی پہونچا گیا اور اوس بند مین ہرماڑہ کے نالہ سے پانی زیادہ کیا گیا ہرماڑہ کا گہاٹہ کہ مہاراجہ جے سنگہ صاحب کے عہدمین بصرف عرصہ ڈیڑہ سو سال تیار ہوا تہا ۱۵۰۰ فیٹ طول مین اور ۳۰ عمیق ہے اس بند سے بہت سیرابی ہوتی ہے اس بند سے ایک میل مشرق مین ایک اور جہیل ہے اوسکا بہی پختہ و خام پشتہ

आखेड़ा
भावसागर
हरमाड़ा

طول ۲۰۰ فیٹ ۔ عرض ۲۴ فیٹ ۔ ارتفاع ۵ فیٹ ۔

باندہا گیا ابتدا مین یہہ کام صرف آبپاشی کی نظر سے کرایا گیا تہا مگر اوس سے چہہ مہینے تک قحط زدون کی بخوبی پرورش ہوئی ۔

شہر سے ایک میل شمال مین مان ساگر تالاب ہے اوسکو بھی آبپاشی کیواسطے

मानसागर

सेयानो

اوسکے سٹیشنون سے شہرون وقصبون کو سڑکین بطور شاخ کے تیار کرانا مدنظر ہے چنانچہ اول ایک سڑک سٹیشن منڈاورسے مہوہ وہنڈون ہوکر قرولی کو تجویز ہوئی علاقہ جے پور مین یہہ سڑک ۴۹ میل ہے تاجرون و مسافرون کے حق مین بہت مفید ہوگی اوراس ملک کی کل آمدرفت بجاے علاقہ بھرت پور و فتح پور سیکری کے اس سڑک سے ہوگی تخمیناً لاگت بقدر دولاکہہ ستائیس ہزار روپیہ منظور ہوا ہے سنہ ۱۸۷۵ء مین گیارہ میل پر پشتہ خام اور فراہمی کنکر کا کام ہوگیا اور نالون اور ندیون کیواسطے پل و موریون کا مصالحہ فراہم کیا گیا سنہ ۱۸۷۶ء مین چودہ میل پر کنکر گٹکہ بہمہ جہت تیار ہوگئی اور اکثر پل و موریان تیار ہوگئین ۔

پانچوین سنہ ۱۸۷۶ء مین قصبہ سانگانیر سے سٹیشن ریل ۲۰ میل سڑک پختہ تیار ہوگئی باوصف انواع مشکلات کے علاقہ جے پور مین تیاری سڑک کا کام بہت عجلت سے ہوتا ہے ابتدا مین مقدم مشکلات مندرجہ ذیل تہین اول قلت مدت اور ربط و ضبط باہمی باشندگان ملک اور ملازمان سرشتہ سڑک کی رفع ہوگئی ہین جس کام مین زمین دینی ہوتی ہے او سپر ہندوستانی ریاستون مین اول سے ہی پس و پیش ہوتا ہے ۔

تیاری سڑک کو اکثر لوگ ضبطی ملک کی ابتدائی تدبیر سمجہتے ہین اور اوسمین خلل اندازی کی غرض سے بہم رسانی مزدور و مصالحہ سے انکار کرکے راج مین دروغ و بے اصل نالشات کرتے تہے ۔

تہاکر لوگ کہتے تہے کہ گاڑیان و مزدور دینے مین ہماری زراعت کا نقصان ہوتا ہے

سے کہ پل نہ بنائے جاوین صرف فرش او تار وئے جاوین سنہ ۱۸۷۲ء مین
کام بدستور جاری رہا اور حسب درخواست نواب صاحب ٹونک مہاراجہ
صاحب نے علاقہ ٹونک کی سڑک کا بندوبست کرنے کی بہی کپتان جیکب صاحب
کو اجازت دی کپتان جیکب صاحب بنظر فواید عام تجارت کے اس سڑک
کا کوٹہ و بوندی تک تیار ہونا مناسب سمجھتے ہین اور صاحب ایجنٹ کی بہی یہی
راے ہے سنہ ۱۸۷۳ء مین خام پشتہ بالکل تیار ہوگیا اور کنکر بہی فراہم کیا
گیا کوٹائی و تعمیر پختہ کا کام شروع ہوا اکتوبر سنہ ۱۸۷۴ء مین ۲۴ میل سڑک واقع
علاقہ جے پور بالکل تیار ہوگئی مگر ٹونک کے علاقہ مین روپیہ نہ ملنے کے
سبب سے مدت تک کام بند رہا اس حال کی اطلاع صاحب پولٹیکل ایجنٹ
ہاڑوتی کو بہی دی گئی یہہ امر اول قرار پاگیا تہا کہ بشرط تیار ہونے علاقہ
ٹونک کے جے پور مین تیار کرائی جاویگی اب جے پور نے تیار کرادی ہے اور
ظاہر ہے کہ تا وقتیکہ ٹونک کیطرف سے تیار نہوا اسمین جو روپیہ لگا ہے برباد
ہوجاوے گا سنہ ۱۸۷۵ء مین علاقہ جے پور کی کل سڑک کہ طول مین ۴۷
میل ہے فی میل [illegible] کے خرچ سے تیار ہوگئی مگر ٹونک کے علاقہ
کی کہ طول مین پندرہ میل ہے اور سڑک علاقہ جے پور کے ساتھہ شروع
ہوئی تہی روپیہ کی قلت سے نصف بہی تیار نہوئی کپتان جیکب صاحب نے
رنجیدہ ہوکر لکہا کہ اگر جلد روپیہ نہ وصول ہوگا تو مجبور کام بند کیا جاوے گا
اور عوام الناس کو کمال تکلیف ہوگی۔

چوتہے جب سے راجپوتانہ ریل کی تیاری کی تجویز ہوئی ہے مہاراجہ صاحب نے

اس سڑک پر ہندوستانی مسافرون کی آسایش کے واسطے مناسب فاصلون پر سراے اور اون سے ملحق محافظان سڑک کی چوکیان تیار کرا دین مگر اسی سبب سے یہہ تجویز بہی التواء مین رہی —

छोटापोल دوسری سڑک جےپور سے ۲۴ میل مغرب مین موضع چہوٹا پول سے کہ ٹکر وسے ۵ میل مغرب مین ہے سانبہر تک کہ بیس میل کا فاصلہ ہے تیار کی گئی ہے اس سڑک سے تجارت نمک کی کہ سابق مین صرف بیل اور اونٹون پر نمک جاتا تہا بہت آسان ہوگئی تہی ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء مین اس سڑک کی تیاری کے ذریعہ سے محتاجان قحط کی بہت پرورش ہوئی تخمیناً باسٹھ ہزار روپیہ اس سڑک مین خرچ ہوا ہے مگر ۱۸۷۰ء سے اسوجہہ سے کہ سانبہر کا سر سرکار انگریزی نے لے لیا اور اوس سے چند سال بعد سانبہر کو ریل کی سڑک جاری ہوگئی اس سڑک کی مرمت پر راج کی توجہہ نہین رہی اور نہ اوسکی مرمت کی چندان ضرورت رہی —

تیسری سڑک جیپور و ٹونک

جےپور و ٹونک کے درمیان آمد رفت آسان کرنے کی بہت ضرورت تہی اکثر مقامات پر ریتہ کی کثرت سے اور بعض پر دیگر موجبات مخصوص الموقع سے گاڑیون کی آمدرفت مین بہت تکلیف ہوتی تہی اسواسطے ۳۶ فیٹ عریض اور ۱۲ فیٹ کے گول کی سڑک تیار کرنا تجویز ہوا اور اس نظر سے کہ برسات مین بخوبی منجمد ہوجاوے پشتہ خام ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء مین قبل برسات تیار کرایا گیا اور بنظر کفایت خرچ یہہ بہی قرار پایا کہ اس سڑک پر ندیون

۷۰ میل راج جےپور ۲۵ میل جاری ہو گئی آگرہ و جےپور کے درمیان
سرکاری ڈاک میل کارٹ مین آنے جانے لگے اور ریل و اونٹون کی شکرم
بھی چلنے لگین اور خام پشتہ سرحد کشنگڈہ تک تیار ہو گیا۔

سنہ ۱۸۶۹ع مین کل سڑک پختہ و خام تیار ہو گئی صرف پل و موریان تیار ہوتی
رہین طرفین کو درخت لگائے گئے میل کے پتھر لگائے گئے اور آٹھ منزل
مکانات ڈاک بنگلہ آسایش مسافرین کیواسطے تعمیر کرائے گئے۔

سنہ ۱۸۷۰ و ۶۹ع مین سڑک ہمہ جہت تمام و کمال تیار ہو گئی اوسکے ذریعہ سے
ہزارہا قحط زدون کی پرورش ہوئی اور ممالک مغربی و شمالی سے اجمیر
و مارواڑ و مغربی راجپوتانہ کیواسطے بھرتی غلہ مین بہت کارآمد ہوئی مگر کثرت
آمدرفت سے اکثر مقامات پر ٹوٹ کر پندرہ میل مرمت طلب ہو گئی کہ اوسکو
درست کیا گیا اور بعد ازان ہر سال بحسب ضرورت متواتر مرمت ہو کر ہر طرح
سے آراستہ و تیار رکھی گئی ہے چنانچہ سنہ ۱۸۷۳ع مین ۲۳ میل پر از سر نو کنکر
کوٹے مین مالگزاری [illegible] خرچ ہوا اور اسیطرح ہر سال ہوتا ہے چونکہ اس سڑک
کی وقت سے تیاری سڑک ریل راجپوتانہ کی تجویز درپیش تھی اور یہ بھی معلوم
تھا کہ ریل کی سڑک جاری ہونے پر اس سڑک پر آمدرفت بہت کم رہیگی اسواسطے
علاقہ راج مین بڑی ندیون پر پل باندھنے کی تجویز موقوف رہی مگر اونمین سے
صرف دو ندیان ایک ڈھونڈ بمقام موضع کانوتہ اور دوسری بانڈی بمقام
سررودہ جب جاری ہوتے ہین آمدرفت بند ہوجاتی ہے اسواسطے اونکا
چٹیون کا فرش تیار ہونا تجویز ہوا اور مہاراجہ صاحب کا ارادہ تھا کہ

بعد ازان چند قصباتی و دیہاتی مدارس کے تقرر کا حال وقتاً فوقتاً معلوم ہوا مگر کوئی باضابطہ کاغذ جس سے صحیح تعداد مدارس و طلباء و حال انتظام نوشتخواند و طرز تعلیم واضح ہو دیکھنے مین نہ آیا۔

سررشتۂ تعمیرات

سڑکین راج جے پور مین سب سے بڑی سڑک بلکہ سررشتۂ تعمیرات مین مقدم کام آگرہ و اجمیر کی سڑک ہے کہ جے پور سے مشرق مین سرحد بھرت پور ۸۰ میل اور مغرب مین سرحد کشن گڈہ تک ۵۴ میل کل ۱۳۴ میل کے طول مین واقع ہے۔

سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ء مین یہہ سڑک مشرق کیطرف بجز ایک میل ملحق السوانہ راج بھرتپور کے کل تیار ہوگئی تھی اور مغرب کیطرف ۴۲.۲ میل پر پشتہ خام اور ۲۴ میل تک پختہ گولہ تیار ہوگیا تھا پشتہ خام کا عرض سب جگہہ یکسان ۳۶ فیٹ ہے مگر گولہ کا عرض شرقی حصہ مین ۱۶ فیٹ اور مغربی مین ۱۴ میل بگرو تک ۱۴ فیٹ اور وہان سے سرحد کشن گڈہ تک ۱۲ فیٹ ہے لیکن پشتہ کی بلندی سطح زمین سے ڈیڑہ یا دو فٹ رہنے کی بہت ضرورت تھی بعض مقامات پر ریتہ کی کثرت سے اور بعض پر دیگر موجبات مخصوص الموقع سے گاڑیون کی آمد و رفت مین بہت تکلیف ہوتی تھی اسواسطے ۳۶ فیٹ عریض اور ۱۲ فیٹ کے گولہ کی سڑک تیار کرنا تجویز ہوا اور اس نظر سے کہ برسات مین بخوبی منجمد ہوجاوے پشتہ خام سنہ ۷۰ء مین قبل برسات تیار کرایا گیا اور بنظر کفایت خرچ یہہ بھی قرار پایا کہ اس سڑک پر بیلون

مستقل ہوگیا تہا بلکہ تدبیرات مرکوزہ گورنمنٹ کا فکر رہتا تہا مہاراجہ صاحب کی تجویز گورنمنٹ سے منظور ہوئی اور یکم مارچ ۱۸۷۸ء سے میڈیکل سکول ٹوٹ گیا۔

بلحاظ بعد مسافت کلکتہ کے اسقدر فاصلہ پر وطن سے دور جہان آب و ہوا و طرز و اطوار خلایق بالکل مختلف تین برس تک پڑہنے مین بڑی مشکل تہی مہاراجہ صاحب نے آگرہ کو پسند کیا اور ڈاکٹر پلیفر صاحب پرنسپل کے پاس طلبا مدرسہ سابق جے پور بہیجے گئے۔

مدارس مفصلات

پیشتر بہی لکہا گیا ہے کہ باوجودیکہ شہر جے پور مین تعلیم و تربیت خلایق کے ایسے عمدہ سامان مہیا کئے گئے ہین علاقہ راج مین ترقی رعایا کا کوئی باضابطہ و یکسان سررشتہ نہین ہے ۱۸۶۸و۶۹ء مین مجملاً دریافت ہوا کہ مہاراجہ صاحب نے قصبات و دیہات مین ۱۷۰ مدارس مقرر کئے ہین اون مین ۴۰۲۲ طالبعلم پڑہتے ہین اور ۱۸۶۸و۶۹ء کی رپورٹ سے واضح ہے کہ ٹہاکر گوبند سنگہ چومون والہ نے کہ خود بہی نہایت مستعد و لیئق ہے چومون مین مدرسہ مقرر کیا ہے اوسمین ۶۵ طالبعلم پڑہتے ہین اور بسیاؤ وغیرہ ایک ساہوکار نے انگریزی و ہندی کے مدرسہ کا مکان تعمیر کرایا ہے اور راج سے اوسکی امداد کا اقرار ہوا ہے ۱۸۶۹و۷۰ء مین مفصلات مین مدرسہ جات مقامات مندرجہ ذیل پر تہے۔

سنہ ۱۸۶۱ع مین جےپور مین میڈیکل سکول یعنی مدرسہ طب انگریزی مقرر
ہوا تہا کہ اوسوقت سے باہتمام ڈاکٹر برصاحب ایجنسی سرجن رہا اس
مدرسہ کی شکستگی مین سنہ ۱۸۶۶ع سے بحث ہورہی تہی ڈاکٹر برصاحب کی
رپورٹ پر گورنمنٹ ہندوستان سے نسبت بعض مراتب کے لحاظ ہوکر
مہاراجہ صاحب کی راے طلب ہوئی اون مین مقدم یہہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب
نے خرچ تعلیم فی طالبعلم پانچ سو روپیہ لکہا تہا کرنل ایڈن صاحب مرحوم کی
تجویز ہوئی کہ بجاے اس خرچ گران کے اگر مہاراجہ صاحب چند لڑکون کو
مدرسہ طبی کلکتہ مین بہیجا کرین تو نہ فقط اونکی تعلیم مین کفایت ہوگی بلکہ جسقدر
یہان قلت سامان سے کم ہوتی ہے اوس سے بہت زیادہ تعلیم ہوگی کل حال
مہاراجہ صاحب سے مفصل کہا گیا اسپر مہاراجہ صاحب نے سعی مین ناکامیابی
سکول کو قبول کرکے میڈیکل کالج کلکتہ سے متمتع ہونا پسند کیا اور ڈاکٹر [illegible]
صاحب پرنسپل کو لکہا گیا اونہون نے اس تجویز کو ناپسند کرکے گورنمنٹ کو رپورٹ
کی اور وہان سے انسپکٹر جنرل اسپتال ممالک مغربی وشمالی کو لکہا گیا اور
اخیر مین مہاراجہ صاحب سے دو سوال ہوئے اول یا تو باضافہ عملہ وسامان
سکول کو بڑہا کر اوس سے فایدہ حاصل کیا جاوے دوم یا اس سکول کو
شکست کرکے طالبعلمون کو آگرہ یا کلکتہ کے مدرسہ مین بہیجا جاوے مہاراجہ
صاحب نے دوسری تجویز کو پسند کیا کہ اگرچہ ہمکو ابتدا سے یہی منظور تہا
مگر جب سے ڈاکٹر مرے صاحب نے اپنے مراسلہ اسمی گورنمنٹ مورخہ ۱۲
اکتوبر سنہ ۱۸۶۷ع مین اس مدرسہ کے نقص لکہے ہین تب سے نہ فقط نشار سابقہ

خرچ کی کمی سے عملہ مین تخفیف ہوئی اس سے خوف تہا کہ مدرسہ کے فوائد مین کمی واقع ہوگی مگر باوصف تخفیف مدرسہ کے پسندیدگی عوام و فوائد مین کچھہ کمی عاید نہین ہوئی ہے بلکہ تعداد طلبار مین اضافہ ہوا یعنے سنہ ۷۴ و ۱۸۷۳ء مین کاریگرو شاگرد ۱۰۴ ہوگئے پرنسپل صاحب نے لکھا کہ باوصف قلت سامان نوشتخواند وحساب مین ہی کہ اونکی بہت ضرورت تھی ترقی ہوئی ہے اور دربار کو اوسکے فواید عملی باور کرادینگے اور اس ذریعہ سے اونکی تعلیم کی غرض سے خرچ کی مدکو موقوف کرینگے۔

مدرسہ کا قرضہ جس کی تحقیقات کے واسطے اگست مین کمیٹی مقرر ہوئی تھی اور پرنسپل صاحب سابق کا حساب دیکھتے تھے بہ تدریج ادا ہوتا جاتا ہے۔

دسمبر سنہ ۱۸۷۴ء مین مسٹر سکورجی صاحب اپنے عہدہ پروفیسری سول انجینرنگ کالج پونا کو چلے گئے مدرسہ مین تنزل ہوتا ہے ملازمان راج مین سے کوئی اس عہدہ کے لایق متصور نہوکر اوس کی خبرگیری خود مدرسہ کے ذمہ رہی ہے اب وہ صرف ایک کارخانہ رہجاویگا۔

سنہ ۷۵ و ۱۸۷۴ء مین مسٹر سکورجی صاحب کی جگہہ پر ہندوستانی پرنسپل مقرر ہوا اگرچہ اوسکی ابتری وخرابی کا انسداد ہوگیا ہے مگر تاوقتیکہ تجربہ کار کامل وہوشیار آدمی اس کام پر مقرر نہو جس فایدہ کیواسطے تجویز ہوا تہا وہ حاصل نہوگا۔

میڈیکل سکول

मेडिकल स्कूल

شکایت تھی اب وہ معاملہ زیر تجویز ہے اور حساب درست ہوتے ہین واسطے انتظام آیندہ کے دربار نے صاف ہدایت کردی ہے کہ مصارف حد منظوری کے اندر رہا کرین اور پندرہ ہزار سالانہ سے زیادہ خرچ نہوا کرے کونسل سے مسٹر سکورجی صاحب کو ہدایت ہوئی کہ عملہ و دیگر مدات مصارف کا انتظام کرین چنانچہ اونہون نے حکم کی تعمیل کی۔

انتظام مدرسہ مین مقدم تبدل یہہ ہوئے ہین اول مسٹر سکورجی صاحب کے نزدیک میعاد تعلیم طلبا دو برس کم ہوئی اسواسطے اونہون نے زیادہ کردی ہے دوم طلبا کو کسیقدر پڑہنا لکھنا اور حساب بھی سکھایا جاوے مگر بسبب تخفیف خرچ کے اس تجویز کا عملدرآمد مشکل ہے مگر پرنسپل صاحب نے اپنا کسیقدر وقت اس کام مین صرف کرنا منظور کیا ہے ابتک طلبا مدرسہ ہندی اردو حساب بہت کم جانتے ہین اس سبب سے ترقی فنون مین بہت ہرج ہے۔

مسٹر سکورجی صاحب لکھتے ہین کہ مارچ گذشتہ کے مناظرہ گاہ فنون مین بمقام کلکتہ دو طالبعلمون نے پچاس پچاس روپیہ کے انعام کے سارٹیفکیٹ حاصل کیے ہین کلکتہ کے مناظرہ گاہ مین جانے سے طلبا کو بہت فایدہ ہوتا ہے اور انواع و اقسام کی نئی چیزین دیکہنے سے بڑا تجربہ ہوتا ہے سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء مین مبلغ [illegible] خرچ ہوا کہ فی طالبعلم ما [illegible] ہوتا ہے مگر اب احکام جاری ہوئے ہین اونکے بموجب ان مصارف مین کمی ہوگی یقین ہے جب مہاراجہ صاحب کو مدرسہ کی رونق و ترقی کا حال معلوم ہوگا زر منظوری مین اضافہ کردینگے۔

۱۸۷۲ء کی رپورٹ مین ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے لکہا کہ سب سے زیادہ
ترقی نقاشی مین ہوئی ہے ابتدا مین اوس مین صرف چند معمار و نجارون
کے لڑکے تہے اب ۱۲ طالبعلم ہر قوم کے ہین اور اون کے سواے
غیر لوگ کام سیکہنے کیواسطے آتے ہین اس ترقی کی دلیل یہہ ہے کہ نقشہ جات
मेयोजनरल हॉस्पिटल مئو جنرل ہوسپیٹل باغ سرکاری تالا بہاے آرایش فوارہ و دیگر تعمیرات
محل کے تیار ہوئے ہین مدرسہ کیواسطے روپیہ ملنے مین بڑی مشکل ہوتی
ہے ابتدا مین ہر ایک رقم کی منظوری پیشگاہ مہاراجہ صاحب سے علیحدہ
ہوتی ہتی مگر اب کل مصارف مع تنخواہ پرنسپل کے تعداد پندرہ ہزار روپیہ
سالانہ مقرر ہو گئی ہے حسب درخواست ڈاکٹر ڈفیبک صاحب دربار نے
स्कोरजी अकोला مسٹر سکورجی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ آکولہ کو اسسٹنٹ پرنسپل مقرر کرنے
کے واسطے طلب کیا ہے ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے نقشہ جات وغیرہ تیار کرکے
کپتان جیکب صاحب کو تعمیرات مین بہت مدد دی ہے اوران دونون صاحبون
کے اتفاق سے ریاست کو بہت فایدہ ہوا ہے۔

بموجب رزولیوشن گورنمنٹ صیغہ مال نمبری ۱۰۶۴ مورخہ ۱۶- نومبر ۱۸۷۱ء
ڈاکٹر ڈفیبک صاحب کا مدرسہ فنون سے بتاریخ یکم اکتوبر ۱۸۷۲ء علیحدہ
ہونا ضرور متصور ہوکر مہاراجہ صاحب نے جون گذشتہ سے مسٹر
سکورجی صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول اکولہ کو طلب کیا تہا ۳- اکتوبر ۱۸۷۲ء
کو مسٹر سکورجی صاحب نے جے پور پہونچکر ۳۰- ماہ مذکور کو ڈاکٹر ڈفیبک
صاحب سے کام لیا سابق مین اس مدرسہ کا خرچ بہت ہوا تہا اور راج

نمبر	نام پیشه	سنه ۱۸۷۰ع		سنه ۱۸۷۱ع	
		اوستاد	شاگرد	اوستاد	شاگرد
۱۲	ملمع ساز	۰	۰	۲	۱
۱۳	چوب تراش	۰	۰	۰	۲
۱۴	مصوری عکس	۰	۰	۰	غیر معین
۱۵	زردوزی	۰	۰	۲	۴

فهرست اوستادان وشاگردان مدرسه فنون

نمبر	نام پیشه	سنه ۱۸۷۰ع اوستاد	سنه ۱۸۷۰ع شاگرد	سنه ۱۸۷۱ع اوستاد	سنه ۱۸۷۱ع شاگرد
۱	آهنگران	۳	۶	۸	۷
۲	نجار و درودگر	۲	۸	۹	۱۳
۳	چوب کن	۲	۱۹	۱	۳
۴	سنگتراش	۲	۴	۱	۶
۵	خیرادی	۱	۳	۱	۵
۶	جواهر خراشی	۱	۸	۲	۳
۷	ساخت ظروف گلی	۱	۲۱	۱	۱۱
۸	جلد ساز	۱	۳	۱	۳
۹	ترکیبات عملی و امتحانی	۱	۴	۰	۰
۱۰	مطبع سنگین	۲	۳	۱	۲
۱۱	مطبع حروف شیشه	۰	۰	۱	۴

محنت پیدا ہنو اور علم کا اضافہ ہو اگرچہ فی الجملہ مصارف کو دیکہتے ہوئے
عوام کو اس مدرسہ کا خرچ فضول معلوم ہوگا مگر بلحاظ محنت پسندی و آسودگی
باشندگان کے فائدہ کثیر حاصل ہوگا صاحب پرنسپل نے لکہا ہے کہ جب میری
کوشش سے ایسے فواید حاصل ہوتے ہین تو اگر اس مدرسہ سے غیر مکمل
حالت مین میری علیحدگی ہوجاوے تو نہایت رنج و افسوس ہوگا اور مین اپنی
تعریف نہین لکہتا ہون مگر واقعی یہہ ہے کہ میرے علیحدہ ہونے پر مدرسہ
بالکل ابتر بلکہ شکست ہوجاویگا اوسکی بہبودی و ترقی کا جسقدر مجہکو دل سے
فکر ہے دوسرے شخص کو کہ اوسکے حال سے واقفیت نہین رکہتا ہی ہرگز
نہوگا اور اوسکو سپرد کرنے سے بجز اسکے کہ بالکل خراب ہوجاوے اور
کچہہ نتیجہ حاصل نہوگا۔
اپنی علیحدگی کے نتائج بد کے اظہار سے زیادہ مین اور کچہہ نہین کرسکتا
ہون اور مترصد ہون کہ مہاراجہ صاحب جنکی فیاضی باتفاق خواہش و
رضاجوئی سرکار انگریزی ترقی عافیت خلایق کے ایسے مستحسن کامو نمین
ہمیشہ مستعد ہے اس مدرسہ کو کہ موجب ترقی علم و اخلاق ہے خبر گیری
کامل سے محفوظ رکہینگے۔

ہے صاحب پرنسپل نے تجویز کیا ہے کہ اوسپر لیکچر دیا کرین —
مطلع سنگین کے قواعد عام تو بخوبی سیکھہ لئے ہین مگر تا وقتیکہ نقاشون کی جماعت خوش نویسی مین لیاقت کامل پیدا نکرلے تب تک سادہ کام ہوتا ہے
مطبع حروف شیشہ اسی سال مین جاری ہوا ہے اور ہنرمند پرنٹر نوکر رکہا گیا ہے اسمین شک نہین کہ اس مطبع سے نہایت عمدہ نتایج حاصل ہونگے —
ملمع گری کی تعلیم بہی اسی سال مین شروع ہوئی ہے اس سے مدرسہ کو بہت رونق اور فایدہ ہونے کی امید ہے مصوری عکس اکثر طالبعلم سکہتے ہین اون مین وزیر راج کا لڑکا اور چند دیگر شریف ہین ابتک اونہون نے صرف ابتدائی کام سکہا ہے مگر جس کام سے اون کے دلون مین تحقیقات علمی کی خواہش پیدا ہو اوسمین مشغول رہنا بہت پسندیدہ و غنیمت ہے —
زر دوزی کی جماعت خاص مہاراجہ صاحب کے حکم سے جاری ہوئی تہی اور ایک شخص بڑا اشتاق و پُرفن بنارس کا اوستاد ہے کہ خوبصورت فن کے شاگردون کے سکہانے کی لیاقت رکہتا ہے —
الغرض باوصف انواع مشکلات کے جو ہندوستانی ریاست مین مدرسہ فنون کے اجرا مین واقع ہین دولتمندونکا قدیم تعصب بجانب فنون محنت طلب فسخ کرنیکے واسطے بہت تدبیرین عمل مین آئین اور تعلیم کیواسطے عجیب و غریب سامان اور قدیم و جدید فنون کی عمدہ نظیرین بہم پہونچائین گین —
صاحب پرنسپل نے مدعاء مطلوبہ کے حصول کے شوق سے ہمیشہ مدنظر رکہا ہے کہ اس مدرسہ کا مقصود اعظم یہہ ہو کہ لوگون کے تمیز کو شایستگی ہو شوق

سنگتراشی کا کام جسقدر کاریگران موجودہ مدرسہ سے ہونا ممکن تھا اوس
سے زیادہ آیا اسواسطے بہ تعین ٹھیکہ کارخانہ سے باہر شہر مین کرایا گیا جیپور
کی سنگتراشی کی صنعت ہمیشہ سے مشہور ہے اسی واسطے بجاے اوسکی ترقی
کے نقاشی علمی کہ بتجویز نقشہ جات مین کارآمد ہوتی ہے زیادہ سکھائی گئی ہے۔
خیرادی اوستاد نے انگریزی خیراد کے استعمال مین کمال حاصل کیا ہے
اور آہنی و برنجی و مسی و چوبین و دندان فیل کی اشیا پر کام ہوتا ہے۔
جواہر تراشی کا اوستاد نہایت لیئق آدمی ہے جسکی دست و صفائی کار مین
وہ عمدہ ترین انگریز کاریگرون کا ہمسر ہے طبیعت کے شوق اور ذہن کی
تیزی سے اوس نے اکثر ایسے عمل سیکھے ہین کہ اس کام سے متعلق نہین ہین اوسسے
صاحب پرنسپل کو بہت مدد ملتی ہے حال مین جلا دینے کے کام پر بہت توجہ کی ہے۔
ساخت ظروف گلی مین بھٹی تیار نہونے سے ہرج رہا ہے مگر جب تیار
ہوجاوے گی یقین ہے کہ جے پور مین ایسے سنگین و چینی ظروف تیار ہونگے
جیسے ہندوستان مین اور کہین نہین ہو سکتے ہین اسی سے متعلق
گلی سانچون مین ڈہالنے کا کام ہے اس فن کے طالبعلم بہت عمدہ کام
کرتے ہین اور اونکی لیاقت سے امید ہوتی ہے کہ اونمین سے ایک کو
اوستاد کرکے علیحدہ جماعت مقرر ہوگی۔

جلد سازی سے بہت فایدہ ہے اور نہایت عمدہ کام ہوتا ہے۔
کیمسٹری یعنی ترکیبات علمی و امتحانی کی جماعت شکست ہوگئی ہے مگر علم — केमिसटरी
ترکیبات سے عوام کو بہت فایدہ ہے اور لوگون کو اوسکا بہت شوق

صاحب کے محل کے مقامات کی آرایش و نقاشی مین مصروف رہتے ہین
اسطرح اوسکا فن ابتدا سے ہی کارآمد ہوا ہے اور اون کے ہاتھہ مین ایسی
صفائی ہے کہ مہاراجہ صاحب اور دیگر اشخاص جنہون نے دیکہا ہے مداح
ہین البتہ اونکو نقشہ جدید تجویز کرنے کی قابلیت نہین ہے کہ مدت تک عمدہ
تعلیمون پر مشق کرنے سے ہوتی ہے مگر جو تجویز بتلائی جاوے اوسکو بعض
نقاش ایسی عمدگی سے بجالاتے ہین کہ ہر ایک نقاش سے نہوسکے ۔

عمارتی و علمی نقاشی مین بہی بہت ترقی ہوئی ہے اور شہر مین اوس کے
فواید ظہور پذیر ہوئے ہین یقین ہے کہ کاریگران مدرسہ کے مقابلہ سے
شہر کے معمار و نجار بہی زیادہ صفائی سے کام کرینگے زمانہ سلف مین اون
لوگون کو یہہ فنون بہت حاصل تہے مگر اب علمی نقاشی نجاننے سے اون کی
صنعت مین بہت فرق آگیا ہے اس نظر سے علمی نقاشی کیواسطے ایک علیحدہ
جماعت مقرر ہوئی ہے کہ ہر فریق کے لوگ اوسمین کام سیکہین ۔

آہنگری مین کام کی کثرت ہے اس سبب سے عملہ زیادہ ہوگیا ہے کام بہت
عمدہ ہوتا ہے مگر صرف کوفت کے لوہے کا ڈہلا ہوا لوہا استعمال مین نہین
آتا ہے ۔

نجاری و درودگری مین کام زیادہ ہوا ہے اور ایک سال مین بجاے دس آدمیون
کے بائیس ہوگئے ہین اور اس سے بہی زیادہ ہونے کی ضرورت ہے اکثر لڑکے
جنہون نے مدرسہ مین اکثر آلات کو ہاتہہ لگایا ہے اچہے کاریگرونکا مقابلہ کرتے ہین
چوب کنی کے کام مین بوجہ افزونی کام نجاری و درودگری کے کمی ہوئی ۔

علوم طبی و طبعی پر اور کپتان جیکب صاحب جر ثقیل پر لیکچر یعنی تقریر دیا کرتے تہے اور شہر کے شریف لوگ اور مدرسہ کے منتہی طالبعلم اور خود مہاراجہ صاحب سماعت کیواسطے آیا کرتے تہے —

سنہ ۱۸۶۷ و ۶۸ء مین بظہور اس خرابی کے کہ مدراس کے اوستاد اس ملک کی زبان نہین جانتے ہین اور شاگردون کو اونکا بیان سمجہنے مین بڑی دقت ہوتی ہے چند اوستاد دیگر دہلی و لکہنؤ و کانپور کے طلب ہوکر مقرر کیئے گئے سنہ ۱۸۷۰ء مین ڈاکٹر ڈفیبک صاحب نے مدرسہ کی کارروائی کی رپورٹ لکہی وہ نقل کیجاتی ہے اگرچہ اجراء کار مین انواع مشکلات پیش آئین مگر اونہون نے اپنی کوشش و پیروی سے کارخانہ کو جاری رکہکر قلیل عرصہ مین بہت رونق دی ڈاکٹر صاحب سے متعلق صرف اس مدرسہ کا کام ہی نتہا بلکہ اوس زمانہ مین جو تعمیرات مفید عام تیار ہوئین کل کی تجویز و نقشہ جات مین اون سے صلاح لی گئی ایسے وضعدار و صنعت نما شہر مین اس لیاقت و صنعت کے آدمی کا ہونا غنیمت بلکہ ضرور تہا کیونکہ اگر وہ نہوتے تو زمانہ سلف کی آرایش و صنعت کے مقابلہ مین اس زمانہ کی کاریگری باوصف اس ترقی علوم و فنون کے بہت بدنما معلوم ہوتی —

رپورٹ ڈاکٹر ڈفیبک صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ فنون

جماعت نقاشی نے اس سال مین بہت ترقی کی ہے اوسمین بیس طالب علم ہین کہ اپنی خوشی سے داخل ہوئے ہین ان طلبا مین سے اکثر مہاراجہ

پڑہانے کے کام پر مقرر ہوئین اور زردوزی و سوزنی کام کی آمدنی جمع ہوئی اوس سے اون کی تنخواہ ملنے لگی ۷۳-۱۸۷۲ع مین اگرچہ تعداد طلبا زیادہ ہوئی مگر دریافت ہوا کہ منجملہ ۸۲ لڑکیون کے ۸۰ لڑکیان افضل اقوام کی ہین تاہم حکام ریاست اور ٹہاکرون کی اس تعلیم کیطرف توجہ نہ پائی گئی یہہ مدرسہ صرف مہاراجہ صاحب کی دلی توجہ اور دستگیری سے جاری ہے ورنہ ہر فریق کے لوگون کو اوس سے تعصب اور مخالفت ہے جولائی ۱۸۷۳ع سے اس مدرسہ کی ہیڈ مسٹرس مسٹرس ججوایسی صاحبہ ज्वायसी ہین اون کے اہتمام سے بہی مدرسہ مین ویسی ہی رونق و ترقی ہے اور اونکی ہمشیرہ بہی مدرسہ مین پڑہاتی ہین ۷۵-۱۸۷۴ع مین اس مدرسہ کی چند شاخین اور مقرر ہوئین ایک ٹریننگ سکول स्कूल اس غرض سے کہ اوس مین لڑکیان علم حاصل کرکے معلمہ مقرر ہوا کرین دوسرا اپر سکول स्कूल کہ اوس مین دولتمندون کی لڑکیان پڑہا کرین اسیطرح شہر مین دس شاخین مقرر ہوکر تعداد طلبا کہ سال گذشتہ مین صرف ۱۶۷ تہی یکبارگی ۵۶۴ ہوگئی اور سالتمام مین مبلغ للعصامہ [illegible] کہ فی طالبعلم ۱۱ ہوتا ہے خرچ ہوا تعداد طلبا مدرسہ سنوات گذشتہ مین۔

۶۷-۱۸۶۶ع	۶۸-۱۸۶۷ع	۶۹-۱۸۶۸ع	۷۰-۱۸۶۹ع	۷۱-۱۸۷۰ع
۲۵	۳۵	۱۴۰	۱۵۵	۱۲۵

۷۲-۱۸۷۱ع	۷۳-۱۸۷۲ع	۷۴-۱۸۷۳ع	۷۵-۱۸۷۴ع
۱۴۰	۱۲۸	۱۶۷	۵۶۴

اس مدرسہ مین طالب علمون کی تعداد حسب تفصیل رہی ہے -

سنہ ۱۸۶۷و۶۸ع	سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع	سنہ ۱۸۷۲و۷۳ع	سنہ ۱۸۷۴و۷۵ع
۱۳	۲۴	ٹہاکر ۲۸ دیگر اقوام ۲۲ ۵۰	۵۶

زنانہ مدرسہ

یہہ مدرسہ بہی اگرچہ مدت سے مقرر ہے مگر سابق مین طریقہ تعلیم اچہا نہ تہا سنہ ۱۸۶۶ع تک صرف ۲۵ لڑکیان ہندی کی ابتدائی کتاب پڑہتی تہین مئی سنہ ۱۸۶۶ع مین مہاراجہ صاحب نے مسٹرس آوکلٹن صاحبہ کو کلکتہ سے طلب کر کے ہیڈمسٹرس مقرر کیا اونہون نے اول ہی مدرسہ کو تین جماعتون مین تقسیم کیا اول جماعت مین پانچ لڑکیان ہندی بخوبی لکہہ پڑہ سکتی تہین اور دوم مین چہہ لڑکیان ہندی کی اول کتاب پڑہتی تہین ان دونون جماعتون کو جغرافیہ اور سوزنی کام بہی سکہایا جاتا تہا اور سوم جماعت مین مبتدی لڑکیان داخل تہین ابتدا مین اکثر لڑکیان شادی ہوتے ہی مدرسہ چہوڑ دیتی تہین اس سے بہت ہرج ہوتا تہا مسٹرس اوکلٹن صاحبہ کی محنت و کوشش سے اکثر لڑکیون نے نوشتخواند مین بہت مہارت پیدا کی سنہ ۱۸۶۹و۶۸ع مین اون مین سے ایک جیلخانہ جےپور کی عورت قیدیون کو پڑہانے کیواسطے معلمہ مقرر ہوئی اور دوسری معزز اہلکاران راج کے گہرون مین پڑہانے کیواسطے جانے لگی سنہ ۱۸۶۹و۷۰ع مین مدرسہ مین آٹہہ جماعتین ہوگئیں سات مین ہندی پڑہائی جاتی تہی اور ایک مین فارسی اردو اور پانچ لڑکیان

मिसट्रेस
ओकलटन
हेडमिसट्रेस

ہین اونکا اعتقاد ہے کہ پڑہنا لکہنا برہمن اور بقالون کا کام ہے اور جو امیر ہین اور اپنا پڑہنے لکہنے کا کام اورون سے کرا سکتے ہین اونکو تحصیل علم مین محنت کرنا لا حاصل ہے چنانچہ انہین موجبات سے اس مدرسہ کو کچھہ رونق نہوئی –

۱۸۷۶ء مین باوجودیکہ مدرسہ کو مقرر ہوئے کئی سال کا عرصہ گذر گیا تہا صرف تیرہ طالبعلم تہے ان مین سے آٹہہ لڑکے اہلکاران راج دیگر اقوام کے تہے اور راجپوت صرف پانچ تہے دوسرے سال مین مہاراجہ صاحب نے بلحاظ اس ابتری کے کہ کسیقدر راجپوتون کی لاپروائی اور تعصب سے اور کسیقدر سابق مدرسونکی غفلت و بدانتظامی سے تہی بندوبست جدید کرکے سردارون کو اپنے اپنے اطفال کی تعلیم و تربیت کی تاکید کی اور بابو سنسار چندر سین مدرس سوم کالج کو اس مدرسہ کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا اوسوقت سے روز بروز تعداد طلبا زیادہ ہوتی گئی اور علم کی بہی ترقی ہوئی –

تعلیم سرداران سے متعلق یہامر بہی قابل تحریر ہے کہ جس حالت مین راجپوتون کا غرور مدرسہ مین آنے سے مانع تہا بعض سردارون نے تحصیل خانگی سے بہت علم حاصل کیا ہے مثلاً ٹہاکر گوبند سنگہ خلف متبنیٰ ٹہاکر لچہمن سنگہ مرحوم چومون والہ نے نہ فقط فارسی ہندی مین بلکہ انگریزی مین بہی بہت اچہی استعداد پیدا کی ہے انگریزی گفتگو مین اوسکی زبان بہت صاف و شایستہ ہے اسی طرح ٹہاکر سمرتہہ سنگہ بگروالہ بہت محنت سے پڑہتا ہے –

समरथ सिंह
बगरू

سنہ ۱۸۷۰-۷۱ء مین کالج کے منتہی طالبعلمون نے ایک مجلس مقرر کی تہی کہ اوسمین ہر پانزدہ
روز جمع ہوکر مضامین علمی پر بحث وگفتگو کیا کرتے ہین علاوہ ترقی علم کے اس بحث
سے یہہ بڑا فایدہ ہوگا کہ ہندوستانیون کا اکثر تلفظ خراب ہوتا ہے وہ درست
ہوجاوے گا۔

سنسکرت کالج وچاندپول سکول

دو مدرسہ جات شہر مین اور ہین کہ اونمین بہی تحصیل علم کی بہت ترقی ہے
سنسکرت کالج سنہ ۱۸۴۵ء سے مقرر ہے اوسمین مستعد پنڈت تیار ہوکر نکلتے ہین
اور چاندپول سکول جے پور کالج کی ایک شاخ ہے کہ اوسی نواح کے طالبعلم
فارسی وہندی پڑہتے ہین۔
سنہ ۱۸۷۴-۷۵ء مین سنسکرت کالج مین ۲۰۸ - اور چاندپول سکول مین ۸۰ طالبعلم تہے

مدرسہ ٹہاکران

ابتدا مین یہہ مدرسہ بہی پنڈت شیودین کے زمانہ مین مقرر ہوا تہا مگر
مثل کالج کے اوسمین بہی خاطر خواہ پڑہائی نہوئی اس مدرسے کے تقرر سے
غرض خاص یہہ تہی کہ راجپوت لوگ جو راج کے سردار وجاگیردار ہین تحصیل
علوم کرکے بمقتضاے ترقی زمانہ لیاقت حاصل کرکے راج کی عمدہ خدمتون
کے لایق ہون مگر تجربہ سے معلوم ہوا کہ راجپوتون کو تحصیل علم کا کچہہ شوق
نہین ہے بلکہ وے پڑہنے لکہنے مین اپنی کسر شان وہتک عزت سمجہتے
ہین اور بہ پابندی دستور قدیم علم وہنر کے شغل سے ضد وتعصب رکہتے

نقشہ جیپور کالج

سنہ	انگریزی	تعداد طلبا عربی فارسی اُردو	سنسکرت ہندی	میزان	تعداد طلبا مستند انٹرنس	تعداد طلبا مستند فرسٹ آرٹس
۶۶و۱۸۶۶	۱۰۸	۰	۰	۰	۰	۰
۶۶و۱۸۶۷	۱۴۲	۱۵۸	۱۴۵	۴۸۵	۴	۰
۶۷و۱۸۶۸	۱۴۲	۱۹۲	۱۴۵	۴۷۹	۱	۰
۶۸و۱۸۶۹	۱۴۲	۱۹۲	۱۴۵	۴۷۹	۰	۰
۶۹و۱۸۷۰	۰	۰	۰	۳۰۱	۴	۰
۷۰و۱۸۷۱	۰	۰	۰	۴۳۲	۰	۰
۷۱و۱۸۷۲	۴۵۸	۴۳۳	۹۶	۶۰۲	۳	۰
۷۲و۱۸۷۳	۰	۰	۰	۶۱۴	۴	۱
۷۳و۱۸۷۴	۰	۰	۰	۸۰۴	۷	۰
۷۴و۱۸۷۵	۰	۰	۰	۸۲۵	۵	۱
۷۵و۱۸۷۶	۰	۰	۰	۸۳۲	۰	۰

اگرچہ یہہ کالج ۱۸۲۵ء سے مقرر تہا اور تعلیم و تربیت کا اہتمام آگرہ کالج کے
بہت مستعد و لئیق طالبعلم مثل پنڈت شیودین و منشی کشن سروپ و پنڈت ... وہ
کرتے تہے ۱۸۶۶ء تک او سمین کچہہ ترقی نہوئی تب مہاراجہ صاحب نے
تین بنگالی ماسٹر کلکتہ جوگنی نورمل سکول معروف بیتہون کالج کی تربیت یافتہ
طلب کرکے مقرر کئے اونکی محنت و خوش انتظامی سے تہوڑے عرصہ مین کالج
بہت رونق پائی طالبعلمون کی تعداد روز بروز زیادہ ہوتی گئی اور مستعد طا
ہرسال تیار ہوکر کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرنس اور فرسٹ آرٹس کا امتحان دینے
لگے اور ایک جماعت کو فن انجنیری و سروینگ یعنی پیمایش اور لیولنگ
دریافت حال پستی و بلندی زمین سکہانا شروع کیا کہ اس ذریعہ سے را
مین ہمیشہ مستعد آدمی اس کام کیواسطے بلاضرورت طلبی بیرونی دیسیون کے
لگے کالج کے عملہ مین گیارہ انگریزی مدرس گیارہ مولوی اور چار پنڈت ہیں
کل عملہ کا خرچ ۱۸۷۰-۶۹ء مین ... تہا اور فی طالبعلم خرچ کا پرتہ ۱۸۷۲-۷۱ء
مین ... کے خرچ سے ... پائی دریافت ہوا تہا یہہ نتیجہ بابو کانتی چند
مکرجی پرنسپل کالج کی حسن لیاقت و محنت و کوشش کا نتیجہ ہے کالج مین سے
طالبعلم کہیتڑی و سیکر کے سردارون کی اتالیقی پر مقرر ہوئے ہین اور مدا
مفصلات مین کالج کے طالبعلم مدرس مقرر ہوکر جاتے ہین —

मास्टर
जोगनी
नोरमलस्कूल
बेथून

यूनिवरसिटी
इन्ट्रेन्स
फर्स्ट आर्टस
इञ्जिनियरी
सरवेइंग
लेवेलिंग

कान्तीचंद्रमुव

ناگی کہ بیراگی فقیر ہین پندرہ پندرہ سو ہورتون کی چار جماعتون مین منقسم ہین یہہ لوگ ایسے بہادر سمجھے جاتے ہین کہ جہانپر خطرکام ہو اوسکو انجام دیتے ہین اونکے نام سے بلا اعتبار تعداد کے تہلکہ پڑجاتا ہے جہان اونکی تعیناتی ہوتی ہے اوس مقام کو لوٹ لیتے ہین شادی نہین کرتے مگر لڑکون کو بطور خرید یا ہتنی لیکر چیلہ کرتے ہین اسطرح اونکی اولاد چلتی ہے بلا امتیاز عمر اون سب کے فی کس دو روپیہ ماہوار تنخواہ ہے مگر لوٹ وتجارت وغیرہ سے بہت روپیہ پیدا کرتے ہین کہ اکثر اونمین سے بہت دولتمند ہین اوس بیڑہ مین وردی اور ہتہیارون کی یکسانیت کی کچہہ قید نہین ہے پوشش تو مثل بیراگیون کے غیر معین ہے اور اسیطرح ہتہیار بہی تلوار بندوق بہالہ سیف کٹار وغیرہ جو جسکے ولمین آتا ہے باندہتا ہے اور ہر جماعت کے ساتہہ چند زنبورک ہوتے ہین۔

اس راج کی فوج اگرچہ کاغذ مین کثیر التعداد اور مہیب معلوم ہوتی ہے مگر واقع مین ایسی نہین ہے سامان سپہ گری خراب وغیر مرتب ہے قاعدہ وضابطہ کی کچہہ پابندی نہین ہے اور فوج انگریزی کے مقابلہ مین صرف بمنزلہ کہیر کے ہے راج کی وسعت اور الحاق حدود کو دیکہتے ہوئے یہہ فوج کچہہ زیادہ نہین ہے کل توپین میدانی اور قلعہ کی ۲۴۸ ہین اس فوج پر راج کا قریب چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے اور سپاہی پر تنخواہ تقسیم ہوتی ہے۔

سررشتہ تعلیم جیپور کالج

گولہ اندازون کی وردی مثل وردی گولہ اندازان سابق سرکار انگریزی کے ہے اور تلوار باندہتے ہین اگرچہ اون کے پاس چالیس توپین ہین مگر اونمین سے صرف چوبیس کار آمد ہین پٹیان جنکو بیل کہینچتے ہین بہت مرمت طلب ہین —

سواران ایک خاص رسالہ ڈیڑہ سو سوارونکا اور پانچ رسالہ جات دیگر تین تین سو سوارون کے ہین خاص رسالہ مین سرکاری گہوڑے ہین اور تلوار ڈہال وبندوق باندہتے ہین اور دیگر رسالون مین اگرچہ وردی وہتہیار ویسے ہی ہین مگر گہوڑے سوارون کے ہین -

جاگیردارون کے بعوض جاگیر اراضیات نوکری کرتے ہین اون کے سوار اگرچہ پانچہزار شمار کیئے جاتے ہین مگر تین ہزار سے زیادہ نہین رہتے ہین حفاظت ڈاک وانتظام سرحدات وموقع فساد ووقوع واردات پر اونکی تعیناتی ہوا کرتی ہے یہہ لوگ سب راجپوت راج کے وفادار وخیرخواہ ہین مگر بالکل بیقاعدہ بے تربیت دہقان وخودسر ہین -

پیادگان مین چار تلنگون کی پلٹنین ہین ہر ایک مین پانچ سو کس سپاہی ہین اور دو پلٹنین نجیبون کی ہین کہ ہر ایک مین چہہ سو جوان ہین تلنگون کی سرخ بانات کی وردی ہے اور پتہری دار بندوق رکہتے ہین انمین زیادہ تر پوربیہ ... اودہ کے رہنے والے ہین نجیب زیادہ تر رعایاے ریاست مین سے ... پہنتے ... دار بندوق اور تلوار ڈہال باندہتے ہین ... مین توپخانہ کے ... پانچ پانچ شتری توپین ہین —

نقشہ جیلخانہ

سنہ	اوسط تعداد قیدیان	اوسط مریضان	اوسط موت	منافع راج مشقت اندرونی سے
۱۸۶۸و۶۷	۷۶۷	۰	۰	۰
۱۸۶۹و۶۸	۸۵۰	۰	۰	۰
۱۸۷۰و۶۹	۰	۰	۰	۰
۱۸۷۱و۷۰	۱۱۵۳	۰	۱	۰
۱۸۷۲و۷۱	۱۰۰۳	۰	۰	۰
۱۸۷۳و۷۲	۹۱۶	۸۳	۵۱	۰
۱۸۷۴و۷۳	۹۵۳	۵۰	۶۷	۰
۱۸۷۵و۷۴	۱۱۱۱	۵۶	۳۷	الماللعہ
۱۸۷۶و۷۵	۱۰۶۰	۸۸	۶۴	الماعہ

فوج

جے پور کے راج مین فوج حسب تفصیل ذیل ہے۔

گولہ انداز	سواران ملازم راج	سواران جاگیردار	پیادگان	ناگہ	سپاہ تحصیل	میزان کل
۳۰۰	۱۷۰۰	۳۲۰۰	۳۰۰۰	۶۰۰۰	۱۵۰۰	۱۵۷۰۰

صفائی مکان و دیگر تدبیرات تندرستی قیدیان و انتظام خور و نوش و اجرای
کارخانہ مشقت اندرونی جسمین انواع و اقسام کی اجناس تیار ہوتی ہین و
حفاظت وغیرہ ہر ایک امر کی ہمیشہ تعریف ہوتی رہی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل
شفاخانجات راجپوتانہ نے اوسکی تصدیق کی ہے البتہ صرف دو نقص ہین اول
ٹہیکہ اس جیلخانہ مین قیدیون کو خوراک و پوشاک زیادہ از حد و اجب ملتی ہے کہ اکثر اونمین
سے اپنے گہر کی نسبت ہی زیادہ آرام و آسایش سے رہتے ہین اور قید ہونے
کو سزا نہین سمجہتے ہین — دوسرے یہہ کہ اس محبس کے سوائے محکمہ جات
فوجداری وغیرہ سے متعلق زیر تجویز قیدیون کی بود و باش کے حوالات
اور ہین اونمین جو قیدی بیمار ہوتے ہین صرف جب قریب المرگ ہو جاتے
ہین اس جیلخانہ مین معالجہ کیواسطے بہیجے جاتے ہین اوسوقت اونکا علاج
مشکل ہوتا ہے اور اکثر مرجاتے ہین —

کئی پیشون کے کام لینے شروع کئے اور تہوڑے عرصہ مین قالین وپارچہ بافی وآہنگری ونجاری وسبوچہ سازی وکفش دوزی ودوخت پارچہ وساخت ظروف بہ بجی مین قیدیون کو مشق ہوگئی کہ اچھی چیزین تیار ہونے لگین اور بعض قیدیون خصوص عورتون کو لکہنا پرہنا بہی سکہایا ڈاکٹر ولنٹیز صاحب نے مثل انگریزی محبسون کے قواعد بود وباش وحفظان صحت بہی جاری کئے اور خورش وپوشش جو سابق مین قلت سے ملتی تہی زیادہ کی گئی بعض قیدیون کو افیون کہانے کی ایسی عادت تہی کہ اپنی خوراک کا آٹہ فروخت کرکے افیون خریدتے تہے ان لوگون کی افیون چہوڑانیمین ضرر جسمانی کا خطرہ تہا مگر کچہہ نقصان نہوا تا بحدیکہ جو لوگ بدرجہ نہایت عادی تہے وہ بہی اس بدعادت سے چہوٹ گئے اور عقل وحواس درست ہوکر صالح ہوگئے ڈاکٹر میکنامارا صاحب نے کہ کلکتہ سے مہاراجہ صاحب کے معالجہ کیواسطے آئے تہے اس جیلخانہ کو دیکہکر بہت تعریف کی کہ قیدیون کی صحت جسمانی بہت اچھی ہے اور انتظام وقواعد بود وباش انگریزی علاقہ کے جیلخانون سے بہی بہتر ہے ایسے جلیل القدر ومستند شخص کی شہادت اس کارخانہ اور اوسکے منتظمون کی نیکنامی کی باعث ہے ۔

۷۰-۱۸۶۹ء مین علاوہ سپرنٹنڈنٹی کے معالجہ قیدیون کا کام بہی ڈاکٹر ویلنٹائن صاحب کو مفوض ہوگیا اس سال مین چند قیدیون نے اقدام مفروری کیا تہا کہ فوراً گرفتار ہوگئے ڈاکٹر ویلنٹائن صاحب کی رخصت پر جانیکے بعد سپرنٹنڈنٹی کا کام بہی مسٹر ولیمس صاحب سے متعلق ہوگیا اور ڈاکٹر صرف معالجہ کرتا ہے

لیگئی اور بلا حصول سارٹیفکیٹ تحریری گانوسے غیر حاضر نہونے پائے اور جبر زمانہ مین واردات کیواسطے جاتے ہین گہاٹہ ناگون کی نگرانی کی گئی جس ہینہ نے قواعد سے انحراف کیا یا اور کسیطرح مشتبہ ہوا وہ گرفتار ہوکر بعد تحققات ضابطہ سزایاب ہوا اس انتظام مین بڑی مشکل یہہ تہی کہ جو لوگ واسطے تعمیل احکام کے متعین ہین بجاسے تاکید وتنبیہہ مینہ ہاے وانسداد واردات کے اون کے شریک ومعاون ہوکر مال مسروقہ ومغرورہ مین حصہ لیتے ہین چنانچہ فروری سنہ ۱۸۶۶ء مین ناظم شیخاواٹی کی نسبت بخوبی ثابت ہواکہ اوسکی سارق وغارتگرون سے سازش تہی اور اوس نے اونکو مدد وپناہ دیکر وارداتین کرائین اور اون سے مال کثیر حاصل کیا چنانچہ موقوف ہوا اور اوسکی سزایابی سے اورونکو بہی عبرت ہوئی بعد ازان اس شعبہ کا اہتمام کپتان پولٹ صاحب کی چہاونی شجان گڈہ مین متعین ہونے سے ہوا اور اونکو راج سے بہت مدد ملی کہ اوسکا حال مفصل شیخاواٹی کے بیان مین لکہا جاویگا۔

सार्टीफिकट

पोलट

सुजानगढ़

جیلخانہ

جےپور مین جیلخانہ کا مکان بہت وسیع ومضبوط بنا ہوا ہے سنہ ۱۸۶۶ء مین ڈاکٹر ویلنٹین صاحب مہاراجہ صاحب کے طبیب جیلخانہ کے سپرنٹنڈنٹ تہے اور معالجہ قیدیان کا کام ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی کرتے تہے شروع سنہ ۱۸۶۸ء مسٹر ولیمس صاحب کہ سابق مین محبس آگرہ مین اورسیر تہے اس جیلخانہ مین کارخانہ مشقت اندرونی جاری کرنے کیواسطے مقرر ہوئے اور بہونج قیدیون سے

विलियम्स
ओवरसियर

واردات غارتگری ڈاک وقوع مین نہین آئی ہے وقت اجرا آمد رفت ریل سے آگرہ واجمیر کی ڈاک ریل مین آتی جاتی ہے مگر جسقدر ڈاک بلا ذریعہ ریل کے چلتی ہے اوسکی راج سے خاطرخواہ حفاظت ہوتی ہے۔

استیصال ٹھگی وانسداد ڈکیتی

سنہ ۱۸۶۵ع مین گورنمنٹ سے تجویز ہوئی کہ ایجنسی استیصال ٹھگی وانسداد ڈکیتی ہندوستانی ریاستون کے علاقہ مین سپرنٹنڈنٹ جنرل ہندوستان کے تحت سے علیحدہ ہوکر صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کی معرفت بہ تحت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کام کرے مہاراجہ صاحب نے اس بات کو بخوشی منظور کیا اور ایک سپرنٹنڈنٹ وسترہ افسران ماتحت مع جمعیت سواران وپیادگان گشت وگرداوری سے پولیس دیہات کو ہوشیار رکہین اور وقوع واردات پر فوراً پہونچکر تعاقب وگرفتاری مجرمان کرین مقرر کرکے تکمیل تدبیرات کی اطلاع دی اور اون کی ہدایت کیواسطے خصوص ملک شیخاواٹی مین جہان کی شکایات زیادہ تہی صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور راہالیان راج کی صلاح سے قواعد تجویز ہوکر جاری کئے۔

بنظر انسداد واردات مینہ لوگون کے کہ پیشہ ور سارق وغارتگر ہین وہی ہیرا جو ہاڑوتی مین کیگئی تہین یہان بہی عمل مین آئین زمینداران دیہات کی ذمہ وری سے کل مینون کی خانہ شماری ومردم شماری لکہی گئی اور زمینداران مذکور کو بطور حاضر ضامن وفعل ضامن اونکی حاضری ونیک چلنی کا ذمہ ور کیا گیا ہر روزہ ہوجو

شادیان کا نیتجہ ہے علاقہ جے پور مین ررت سے موقوف ہوگیا ہے تاہم مہاراجہ صاحب نے تخفیف مصارف شادی کیواسطے مناسب تدبیرات کی ہین کل اقوام کی پنچایتین مقرر کرکے ہر قوم کی شادیون کے محدود اور واجب قواعد جاری کرائے ہین اور مہاراجہ صاحب کی منظوری سے قواعد مذکور بمنزلہ قانون سرکاری ہوگئے ہین کہ اون پر حکماً عمل کرایا جاتا ہے یہہ تدبیر نہایت مفید ہے مگر تا وقتیکہ قرب وجوار کی ریاستون سے ایسی ہی تدبیرات نکیجاوین عملدرامد اونکا اس راج مین بہی خاطر خواہ نہو سکیگا ۔

سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین مہاراجہ صاحب نے صاحب ایجنٹ کو اطلاع دی کہ بجز راجپوتون کے کل اقوام کے مصارف شادی دختران مین تخفیف ہوکر قواعد عام مقرر ہوگئے ہین اگرچہ قوم راجپوت سب سے مقدم ہے اور اون کے واسطے تقرر قاعدہ ضرور تہا مگر یہہ قوم کسی قاعدہ کی پابند نہین ہے اور مہاراجہ صاحب بہی اونکو زیادہ دبانا نہین چاہتے ہین مگر امید ہے کہ متواتر خبرگیری اور تاکید سے بتدریج یہہ ضروری انتظام ہوجاویگا مہاراجہ صاحب کو اس اصلاح کا بدل فکر ہے اور یقین ہے کہ اپنی خوش تمیزی اور لیاقت سے مشکلات پر قادر ہون گے اور راجپوت بہی اپنے آقا کے منشا سے آگاہ ہوکر خلاف مرضی نہ رہینگے ۔

शुरु फरवरी سنہ ۱۸۷۳ء

شروع فروری سنہ ۱۸۷۳ء مین بمقام باوڑی کہیڑہ علاقہ مہوہ ایک ستی کی واردات ہوئی کل مجرمان شریک جرم سزایاب ہوئے ۔ वावड़ी खेड़ा

حفاظت ڈاک سرکار انگریزی کا انتظام راج سے بہت اچہا ہے مدت سے کو؟

عدالت فوجداری و دیوانی

ضابطۂ عدالت فوجداری و دیوانی کہ ضوابط مروجہ علاقہ انگریزی سے مطابق ہے رعایا کی عادت و خواہش کے موافق ہے اوس پر بلا رعایت انصاف سے عمل ہوتا ہے یہان کا انتظام نہایت عاقلانہ و شایستہ ہے اور جو کچھ نقص ہے تو نرمی و رحم کی وجہہ سے ہے کہ عوام الناس کو مرغوب اور فی الجملہ رئیس اور منتظمان ریاست کی نیکنامی کا باعث ہے علاوہ سزار خفیف کم میعاد قید کے کل احکام سزار خاص مہاراجہ صاحب کی تجویز سے صادر ہوتے ہین۔

انتظام پولیس بہت اچھا ہے ڈکیتی و رہزنی و ستی و سمادہ وغیرہ کی وارداتین بہت کم ہوتی ہین مثل دیگر جرایم کے جرم بہگالیجانے لڑکیونکا بغرض حرام کاری کرانے کے اگرچہ اب بہی علاقہ جےپور مین کسی قدر جاری ہے متواتر کم ہوتا جاتا ہے اور دربار سے اوسکے انسداد مین بہت کوشش ہے یہہ تو تحقیق نہین ہے کہ یہہ تجارت کسقدر جاری ہے اور اس باب مین راج سے صاف و صحیح جواب ملنے کی امید بھی نہین ہے مگر اسمین شک نہین کہ مہاراجہ صاحب اس جرم سے بہت متنفر ہین اور دل و جان سے ساعی ہین کہ اوسکا انسداد کلی ہو جاوے چنانچہ اب ارتکاب جرم مین کمی ہے اور یقین ہے کہ بہ تدریج بالکل بند ہو جاویگا۔

اگرچہ جرم دخترکشی جو واقع مین راجپوتان و دیگر اقوام کی کثرت مصارف

مد خرچ	سنہ ۱۸۵۵و۵۶ع	سنہ ۱۸۵۶و۵۷ع	سنہ ۱۸۵۷و۵۸ع	سنہ ۱۸۵۸و۵۹ع	سنہ ۱۸۵۹و۶۰ع	سنہ ۱۸۶۰و۶۱ع
عہدہ داران انگریزات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف سایر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف فوجداری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
انعام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تفصیل مصارف چھ سال

مد خرچ	سنہ ۱۸۵۵ و ۱۸۵۶ء	سنہ ۱۸۵۶ و ۱۸۵۷ء	سنہ ۱۸۵۷ و ۱۸۵۸ء	سنہ ۱۸۵۸ و ۱۸۵۹ء	سنہ ۱۸۵۹ و ۱۸۶۰ء	سنہ ۱۸۶۰ و ۱۸۶۱ء
پنشن از تہیہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف [illegible] ریاست	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خراج سرکار انگریزی	للعہ لکہہ	للعہ لکہہ	للعہ لکہہ	للعہ لکہہ	للعہ لکہہ	للعہ لکہہ
کوٹھیار خرچ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
فوج	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سررشتہ تعلیم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سود قرضہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مصارف تحصیل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سررشتہ تعمیرات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ادائے امانت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
متفرقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تفصیل آمدنی چھ سال

سنہ ۱۸۵۹و۶۰ء	سنہ ۱۸۵۸و۵۹ء	سنہ ۱۸۵۷و۵۸ء	سنہ ۱۸۵۶و۵۷ء	سنہ ۱۸۵۵و۵۶ء	سنہ ۱۸۵۴و۵۵ء	مد آمدنی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مالگذاری ملک و سنانہر
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سایر و راہداری
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	دارالضرب
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	رسوم عدالت دیوانی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پولیس
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	محکمہ جات مختلفہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نذرانہ مسند نشینی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	خراج
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سود
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	متفرقات
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان

سنہ	جمع	خرچ
۱۸۶۰و۵۹	عـــ لکھ عـــ ۃ الا معے	دعـــ لکھ عـــ ۃ صماللعے
۱۸۶۱و۶۰	معـــ لکھ عـــ ۃ عصور	عـــ لکھ معـــ ۃ ماعے
۱۸۶۸و۶۷	لعـــ لکھ لعـــ ۃ صما عیے	معـــ لکھ لعـــ ۃ لما لے
۱۸۶۹و۶۸	لعـــ لکھ لعـــ ۃ صماعے	معـــ لکھ معـــ ۃ ماعے
۱۸۷۰و۶۹	عـــ لکھ ـــ ۃ ماعے	معـــ لکھ لما مے
۱۸۷۲و۷۱	للعـــ لکھ لعـــ ۃ سماللعے	للعـــ لکھ معـــ ۃ صمالعے
۱۸۷۳و۷۲	للعـــ لکھ لعـــ ۃ ماللعے	للعـــ لکھ معـــ ۃ الالعے
۱۸۷۴و۷۳	للعـــ لکھ عـــ ۃ الاعے	للعـــ لکھ معـــ ۃ مالعے
۱۸۷۵و۷۴	للعـــ لکھ عـــ ۃ مالعے	للعـــ لکھ معـــ ۃ الاللعے
۱۸۷۶و۷۵	للعـــ لکھ لعـــ ۃ ماعے	للعـــ لکھ عـــ ۃ ماعے

جمع وخرچ راج جیپور بابت سنوات گذشتہ

سنہ	جمع	خرچ
۱۸۵۰ و ۴۹	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۵۱ و ۵۰	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۵۲ و ۵۱	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۵۳ و ۵۲	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۵۴ و ۵۳	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۵۵ و ۵۴	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۵۶ و ۵۵	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۵۷ و ۵۶	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۵۸ و ۵۷	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
۱۸۵۹ و ۵۸	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]

پنڈت شیودین کے انتقال کے بعد مہاراجہ صاحب نے انتظام مصارف پر بہی بہت توجہہ کی تہی جو لوگ مفت خورہ وسفارشا نوکر ہوگئے تہے موقوف ہوئے ملازمان کی سواری کیواسطے خوراک ملتی تہی بجاے اوسکے زر نقد مقرر ہوا اور خزانہ کا ایسا بندوبست کیا کہ بلا حکمنامہ دستخطی خاص ایک روپیہ نہین ملتا تہا اور روزمرہ کا سیاہہ پیش ہوکر جانچ کر لیجاتی تہی ان تدبیرون سے بڑی کفایت ہوئی قرضہ سابق ونیز وہ جو مہاراجہ صاحب کی شادی پر لیا گیا تہا کل بقدر نو لاکہہ روپیہ تہوڑے عرصہ مین ادا ہوگیا اور آیندہ کیواسطے خرچ بقدر پینتیس ۳۵ لاکہہ روپیہ سالانہ مقرر ہوا۔

سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ع مین مہاراجہ صاحب نے مبلغ ایک لاکہہ ستر ہزار روپیہ صرف خیرات مین خرچ کیا اور اوسکے سواے پچیس ۲۵ ہزار روپیہ قحط زدگان بنگالہ کے چندہ مین عطا کیا اور پچہتر ہزار روپیہ حسب درخواست گورنمنٹ مندر گوبند دیوجی واقع بندرابن مین اور اپنے بزرگون کے بنائے ہوئے ایک اور مکان واقع اکوآ علاقہ حیدرآباد مین خرچ کیا۔

نقصان اور ایک مقام پر محصول لینے کی تجویز کی مگر انواع خود اختیار و قدیمی حقوق مخلوط ہین اور راجپوت لوگ دستور جدید سے بہت متعصب ہین اس تجویز کا اجرا مشکل ہے مگر اقتضا رمدت اور عاقلانہ تدبیر سے امید ہے کہ اسپر عملدرآمد ہوجاوے نقشہ شرح محاصل جو مال تجارت پر لیا جاویگا کہ اوسکے بغیر تاجرون کا بڑا نقصان تہا آخرکار تیار ہوا اوسکے علم سے تکلیف آیندہ سے بچین گے اکثر اجناس جنپر راج کا محصول نہین لیا جاتا ہے درج حساب نہین ہوتے ہین اور جواہرات کی قسم ایسی مخفی نکالی ہین کہ خبر ہی نہین ہوتی ہے —

سنہ	درآمد	برآمد	راہداری
۷۱و۱۸۷۲	[illegible]	[illegible]	•
۷۲و۱۸۷۳	[illegible]	[illegible]	•
۷۳و۱۸۷۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۷۴و۱۸۷۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مشہور ہے کہ ہندوستانی ریاستون مین عہدہ ہاے راج رعایتاً بالعوض نذرانہ
کہ ہم معنی رشوت ہے دئے جاتے ہین اگرچہ اہالیان جےپور ایسا نہین کرتے
ہین مگر ایک اور دستور ہے کہ اگرچہ ایسا قابل اعتراض نہین مگر نتائج مین اوسی قدر
پُر ضرر ہے وہ یہہ ہے کہ اہلکار با اختیار اپنے متوسل اور مقربون کو بلا لحاظ
لیاقت ذمہ وری و معتمدی کے عہدون پر مقرر کر دیتے ہین جہان مثل
دار الضرب کے علاوہ تنخواہ مقررہ خرید و فروخت مال پر دستوری لینے
کا رواج اگر صریح اجازت سے نہین تو چشم پوشی سے جاری ہو وہان
ریاست کی تجارت اور آمدنی مین کیون نہ خلل واقع ہو۔

اگرچہ جےپور مین صرافی کا دین لین بکثرت ہے مگر سکہ جےپور کے کل روپیہ
کی تعداد کہ علی العموم بازار مین چلتا ہے پندرہ ہزار سے زیادہ نہین ہے
اس سے ظاہر ہے کہ تجارت پر بہت قید ہے اور مستعد و کارگذار آدمی کی
نگرانی کی بہت ضرورت ہے اور جب یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ شروع سنہ مین
جب نیا روپیہ جاری ہوتا ہے پہلے روپیہ کو بٹہ لگجاتا ہے تو ظاہر ہے کہ داروغہ
دار الضرب کو کمائی کرنیکا اختیار اور آسانی حاصل ہے اور راج کا نقصان ہوتا ہے
دوسرے یہہ امر بھی خلل انداز تجارت ہے کہ محاصل و دیگر راہداری کی لاگین
کئی نام اور حیلون سے لیجاتی ہین اور اون کے سواے بڑے چھوٹے
ٹھاکر و بھومیہ اپنے اپنے علاقہ مین علیحدہ محصول لیتے ہین کہ اونکو اوسکی ایصال या
کا قدیم سے استحقاق حاصل ہے۔

دربار کو جب سے ان موجبات کے مضر نتائج کا حال معلوم ہوا ہے دفعیہ

لاکھہ سے زیادہ نہین آیا مگر گرانی غلہ کیوجہہ سے اکثر نے دفینہ نکالا دفن کرنے اور قحط سے سونے کی قیمت مین بہت کمی ہوئی ۔

اس سال کی تعداد مال درآمد مال برآمدہ کی تعداد سے زیادہ دریافت ہوکر تحقیقات کیگئی تو معلوم ہوا کہ منجملہ دیگر موجبات کے ایک یہہ تہا کہ جواہرات اور فلزات برآمدہ داخل نقشہ نہوئی تہی یہہ ہر دو اجناس ابتدائی حالت مین یہان آئین اور کارخانہ مین بشکل دیگر مبدل ہوگئین اور زیادہ تر دولتمند مارواڑی سکنائے علاقہ شیخاواٹی اور بیکانیر کے پاس بہیجی گئین ۔

دوسرے قحط مین غلہ وغیرہ اجناس کی درآمد بہت اور برآمد کم ہوئی ۔

تیسرے ممکن ہو کہ درآمد مال کا حساب صحیح وتفصیل وار لکہا گیا ہو اور جواہرات وغیرہ بیش قیمتی اجناس انواع طور سے غیر ملک کو مخفی نکل گیا ہو اور اونکا حساب نہ لکہا گیا ہو ۔ چوتہے ساہوکاران جے پور کی کوٹہیان بہی کلکتہ وغیرہ بلاد علاقہ انگریزی مین مقدار کثیر مال درآمد کی قیمت بذریعہ ہنڈویات معرفت کوٹہیات مذکورہ دیجاتی ہین خرید اجناس کے حساب مین درج ہونے سے وہ اجناس حساب کلی اجناس درآمد کے شمار مین نہین آتی ہین ۔

سنہ ۱۸۷۰–۷۱ء مین درآمد مال لکہہ ہزار روپیہ اور برآمد صرف لکہہ ہزار کی ہوئین کہ سال گذشتہ کی نسبت طرفین کی تجارت مین افزونی ہوئی ہے درآمد مین جو کسیقدر کمی ہوئی اوسکا باعث یہہ ہے کہ ملک مین پیدا ہونے سے غلہ کم آتا ہے ۔

موجبات خارج تجارت یہہ ہین ۔

جے پور کہتے ہین کہ ہمکو اس ترمیم کا اختیار حاصل ہے اور بنظر فائدہ راج و
تاجران کہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے اوسکے خلاف نہین کرسکتے۔
راج جے پور مین ایک مد آمدنی دار الضرب کی بہی ہے اس دار الضرب سے بجز
خفیف بٹہ کے سرکار انگریزی کا کچھہ نقصان نہین ہے دس برس کے عرصہ
مین کرنل بینن صاحب کے پاس کوئی شکایت نہین آئی صرف پوسٹماسٹر نے
ایک دفعہ شکایت کی تہی کہ فروختگی ٹکٹ ڈاکخانہ مین جے پور کا پیسہ آتا ہے اوسکے
تبادلہ مین سرکار کا نقصان ہوتا ہے مگر اس معاملہ مین سرکار براہ انصاف
کچھہ مداخلت نہین کرسکتی ہے راج جے پور کو اپنا سکہ بقدر مناسب اپنے علاقہ
مین جاری کرنے کا اختیار ہے۔

تجارت جیپور

۱۸۶۹ء مین جے پور مین بیس لاکھہ روپیہ کا غلہ بالعوض طلا رکے آیا
جے پور سے کل راجپوتانہ کو سونا چاندی و جواہرات جاتا ہے مگر دو برس
گذشتہ مین اسکی بہت کمی ہوگئی ہے جے پور مین ساہوکاری کوٹھیان
بہت ہین ظاہرا اسقدر تجارت نہین معلوم ہوتی ہے سبب یہہ کہ ہنڈوی لوگ
کی خرید و فروخت زیادہ ہے مال کا اون سے کم تعلق ہے سات کوٹھیون مین
ڈہائی تین کرور روپیہ سالانہ کی تجارت ہوتی ہے اور چھہ کرور کا طرہ
ہے اور لاکھہ سے کم سرمایہ کے سیٹھہ بہت ہین اون کی کل تجارت ایک
کرور کے قریب ہے ۱۸۶۸ء سے پیشتر قریب پچہتر لاکھہ روپیہ کا سونا
آتا تہا اکثر ساہوکارون نے دفن کردیا تہا اوسکے بعد دو سال تین تین برس

جاوے ۔

جب سے علاقہ جے پور ہو کر ریل جاری ہوئی ہے دربار کو شکایت ہے کہ آمدنی محصول راہداری مین بہت کمی ہوئی ہے کیونکہ جو مال تجارت آگرہ و اجمیر کے درمیان آتا جاتا ہے اوس کا محصول نہین لیا جاتا معاف ہو گیا ہے مگر اجراے ریل سے آرام و آسایش رعایا و اضافہ تجارت و پیداوار ملک ہو کر اسکا بدل کافی ہو جاویگا چنانچہ ۱۸۶۵ء لغایت ۱۸۶۹ء کے حساب سے ہی ثابت ہے کہ صرف محاصل درآمد و برآمد کی آمدنی سالہاے گذشتہ کی کل آمدنی سے کسیقدر زیادہ ہوئی ہے ۔

حال مین شرح محاصل و مقامات ایصال محصول بدلنے سے بندوبست سایر مین ترمیم ہوئی ہے سابق مین چند مقامات مختلفہ پر علیحدہ محصول لیا جاتا تہا اب اندرون سرحد راج صرف ایک چوکی مین کل محصول وصول ہو کر رسید ملجاتی ہے اور اوسکے ذریعہ سے تاجر علاقہ راج کے اندر جہان چاہتا ہے لیجاتا ہے کہین مطالبہ محصول نہین ہوتا اس ترمیم انتظام سے راج اور تاجران طرفین کا فائدہ ہے کیونکہ جابجا وصول ہونے سے راج کے محصول مین غبن و تغلب ہوتا تہا وہ موقوف ہو گیا اور تاجران کو یہہ فائدہ ہوا کہ ایک دفعہ محصول دیکر مطالبہ آیندہ سے بالکل ایمن ہو جاتے ہین اس ترمیم پر ریاست ٹونک سے اعتراض ہوا اس وجہہ سے کہ علاقہ ٹونک کے گرد ہر طرف جے پور کا علاقہ ہے سرحد پر اضافہ محصول ہونے سے وہان کے تاجرون کو نقصان ہوا ہے اور تجارت مین کمی عاید ہوئی ہے مگر اہالیان

یہی ایک سررشتہ ہے جسکی کارروائی کسی تعریف کے لایق نہین ہے اور اسی سررشتہ کے ظلم و تعدی کی شکایتین بہت ہوتی ہین اگرچہ مہاراجہ صاحب سے زیادہ اس سررشتہ کی اصلاح و درستی کا خواہان کوئی نہین ہے مگر مشکل یہہ ہے کہ اس کام کا انجام دینے والا آدمی نہین ہے اور جہانتک ممکن ہو مہاراجہ صاحب پردیسی آدمی کو یہہ کام دیا نہین چاہتے ہین -

ملک خالصہ کی پیمایش کیواسطے عملہ سنہ ۶۵ و ۱۸۶۶ع سے مقرر ہے اور قریب نصف ملک کے پیمایش سنہ ۷۰ و ۱۸۷۱ع تک ہوچکی تہی اوسوقت بند و بست سہ سالہ کرنے کے ارادہ سے مہاراجہ صاحب نے محب علی نامی ایک شخص کو کہ سابقاً علاقہ انگریزی مین ڈپٹی کلکٹر تہا اور اب پنشن دار ہے اس کام کیواسطے مقرر کیا اور دوسرے سال چند دیگر اشخاص ویسے ہی ہوشیار و تجربہ کار نوکر رکہے اونکو ہدایت ہوئی کہ پیمایش ٹوپوگرافی کے نقشہ جات منگاکر اون سے کام لین چنانچہ یہہ تجویز پسند ہوئی مگر دربار کو اس خرچ کا متحمل ہونا گوارا نہوا سنہ ۱۸۶۸ع مین دربار نے بدریافت اس امر کے کہ جمعبندی سابقہ جو مدت سے غیر مبدل رہی ہے غلطی پر مبنی ہے کل پیمایش اراضی کی ترمیم و نظر ثانی کیواسطے علیحدہ عملہ تقرر کیا اور پٹہ جات سابق کی میعاد منقضی ہونے پر جمعبندی جدید کرنی چاہی لیکن تا تکمیل پیمایش و بند و بست حسب قاعدہ جمعبندی سابقہ مین خلل انداز ہونا قرین مصلحت نہ سمجہا گیا اگرچہ حسب رائے کرنل بینن صاحب اکثر موجبات مخصوص الموقع سے جمعبندی کا ہونا دشوار ہے مگر مہاراجہ صاحب کی تدبیرون سے امید ہے کہ شاید تشخیص جمع واجب اور بند و بست مالگذاری کہ راج و رعایا دونون کے حق مین مفید ہے آخرکار تکمیل کو پہنچے

جمع کامل حسب قرارداد ادا کرنیکا ذمہ ور ہوتا تہا اور اوس پر فرض تہا
کہ جمع معینہ سے جو زیادہ آمدنی ہو اوسکا راج مین حساب دے یہہ ٹہیکہ جات
علی العموم سیٹہون اور دیگر دولتمند آدمیون کو ہوتے تہے اور وے ضلعدار
ہوکر بجز ایصال روپیہ کے اور کسی کام سے کچہہ تعلق نہ رکہتے تہے اور اس سے
انواع خرابی و ابتری پیدا ہوتی تہین ـ
اب یہہ سلسلہ موقوف ہوگیا ہے اور اکثر مقامات پر ضلعدار جو نالایق تہے
موقوف ہوکر ہوشیار و لایق آدمی مقرر ہوتے ہین بندوبست جدید مین کل
دیہات مین سے دو ثلث کا زمینداران کو پانچ سال کیواسطے ٹہیکہ دیا گیا ہے
اور باقیماندہ ایک ثلث کہ جنوب مغرب ریاست مین ہین قحط ۶۹-۱۸۶۸ع سے
ایسے تباہ و برباد ہوگئے ہین کہ اون سے چند سال کے ٹہیکہ کیواسطے تشخیص
جمع غیر ممکن تہی اسواسطے صرف ایک سال کے ٹہیکہ جات دئے گئے ہین قحط زدگی
سے زمینداروں کا یہہ حال ہوا کہ پرگنہ پہاگی سے جسکی جمع بہتر ہزار روپیہ فاگی
تہی سترہ ہزار روپیہ بمشکل تمام وصول ہوا ـ
پیمایش ملک اور بندوبست مالگذاری کا سلسلہ زمانہ نابالغی مہاراجہ صا.
سے جاری ہے اور مہاراجہ صاحب بہی کل علاقہ کی پیمایش حسب قاعدہ
علمی اور یکسان و باقاعدہ بندوبست مالگذاری کرنا چاہتے رہے ہین
مگر اس سررشتہ کا کام ایسی بد تدبیری سے ہوتا ہے اور اوسمین ایسے
انقلاب ہوئے ہین کہ ابتک کوئی خاطر خواہ نتیجہ حاصل نہوا اور کام بدستو
نیمہ [illegible] لت مین ہے اور کل سررشتہ جات انتظام راج مین

سررشتہ مال پر توجہہ کی کہ اول سال مین ہی پنتالیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی ہوگئی مگر یہہ اضافہ جمع بند وبست خالصہ سے ہوا تہا حقیقت مین بمقابلہ اجارہ کے خالصہ کا بند وبست بہتر ہوتا ہے مگر اس وجہہ سے کہ روپیہ یکمشت اور جلد وصول ہوجاتا ہے راج کے لوگ اجارہ کو بہتر سمجھتے ہین یہہ نہین خیال کرتے کہ اجارہ دارون کے ظلم سے رعایا تباہ ہوجاتی ہے افسوس ہے کہ پنڈت شیودین کے مرنے سے چار مہینے بعد مہاراجہ صاحب نے حسب صلاح اہلکاران اجارہ دینا جاری کردیا وجہہ یہہ کہ اہلکارون کو اس اجارہ مین فائدہ ہے اسم فرضی سے خود یا اونکے سررشتہ دار ومتوسل اجارہ لیتے ہین سررشتہ مال کا حال صاحبان پولیٹکل ایجنٹ سے مخفی رکہا جاتا ہے اس سے صحیح کیفیت نہین معلوم ہوتی ہے ہمیشہ یہہ خیال کیا گیا تہا کہ اصل آمدنی راج کی پچاس لاکہہ یا اوس سے زیادہ ہوتی ہے اور چالیس لاکہہ سے کم ظاہر کرتے ہین اسکا سبب یہہ ہے کہ عہدنامہ ۱۸۰۳ء کی چہٹی قلم مین قرار پایا تہا کہ علاوہ خراج معینہ کے اگر آمدنی ریاست چالیس لاکہہ سے تجاوز کرے تو ایزادی پر چہہ آنہ فی روپیہ خراج زیادہ لیا جاوے اگرچہ مابعد کی ترمیم شرایط خراج سے یہہ شرط ضمناً رفع ہوگئی تہی مگر اوس پر اعتبار نہ تہا اور نہ امید تہی کہ تاوقتیکہ دفعہ مذکور عہدنامہ سے بالکل منسوخ ہوجاوے راج کا یہہ خوف رفع ہو۔ ۱۸۷۱ء مین اجارہ دینے کا دستور پہر موقوف ہوا اجارہ دار کہ ایک ہی حالت مین ٹہیکہ دار وضلعدار ہوتا تہا بموجب قبولیت کے پرگنہ کی

ہے تعمیر کرانا تجویز کیا ہے کہ یہہ امر اون عمدہ نتائج و برکات کا جو سلطنت کے
وارث آیندہ کی تشریف آوری سے حاصل ہونگے عمدہ آغاز ہے شہزادہ صاحب
نے مہاراجہ صاحب پر مہربانی کرکے اس مکان کی بنیاد کا پتہر قایم کیا —

راج جے پور مین ایجنسی کی معرفت سرداران کوٹہری ہا سے علاقہ ہاڑوتی کا خراج
بقدر للعہ ۱۲ جمع ہوتا ہے ان سرداروں کے عدم ادا سے خراج کی راج
جے پور سے مدت سے شکایت رہی ہے اور اس بے ترتیبی سے ادا ہوتا ہے
کہ سی ۱۸۷۲ع مین ستر ہزار روپیہ چڑہ گیا اور اس باب مین نواب گورنر
جنرل صاحب بہادر کے سررشتہ ممالک غیر کو تحریر کرنیکی ضرورت ہوئی اس
سے بقایا صرف پانچ ہزار روپیہ رہ گئے اور اوس کے بہی جلد وصول
کرنے کی تجویز عمل مین آئی —

سررشتہ مال

جے پور مین یہہ سررشتہ محکمہ دیوانی کے نام سے مشہور ہے سابق مین اسکا
اہتمام پنڈت شیو دین کو تہا اوسکے انتقال کے بعد جب کونسل مقرر ہوئی
اوس وقت سے کل ملک دو اضلاع مین منقسم ہوکر دو اہلکاروں کی
اہتمام سے کام ہونے لگا جمع خرچ زمانہ انتظام ایجنسی کا جب تک مہاراجہ
صاحب نابالغ تہے و نیز اوس زمانہ کا جب پنڈت شیو دین نے کام کیا
بروک صاحب کی تاریخ سے دریافت ہوا اور نقشہ مندرجہ ذیل مین
شامل کیا گیا ہے بعد وفات پنڈت شیو دین کے اول مہاراجہ صاحب نے

لارڈ مئیو صاحب مرحوم کی تشریف آوری سے فواید کہ کل راجپوتانہ کو حاصل ہوئے اون کے ثبوت کامل ہین ـــ

جس حالت مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کو اپنی سلطنت آیندہ کے اس جزو اعظم کے اقوام خلایق و مذاہب و پیشہ جات وغیرہ سے واقفیت ہوئی ہے دران حال رئیسون اور سردارون کے دلون پر اپنے سرپرست سرکار کی طرز حکومت وطریقہ انتظام کے خیالات جب سے ابتک تھے اوس سے زیادہ استقلال اور تیزی سے منقوش ہوئے انکے سواے مقدم ترین فائدہ یہہ ہے کہ ہر دو ممالک کے روابط وتعلقات کو زیادہ استحکام ہوگا اور ہر دو اقوام کے درمیان مغایرت کا فصل کم ہوکر دونون کے متفق فوائد مین اضافہ ہوگا علی الخصوص سکنا جیپور کے حافظہ مین شہزادہ صاحب کی رونق افروزی بہت خوشی سے تازہ رہیگی اور پشتین تک بطور واقعہ عظمت وبختیاری سے جیپور کے جسکی اس ملک کی تاریخ مین نظیر نہین ہے بڑے فخر اور عزت سے یاد کرتے رہینگے ـــ

خود مہاراجہ صاحب کو یہہ خوشی بیحد و پایان ہوئی ہے پیشتر سے بہی امید تھی کہ یہہ اولوالعزم و عالی حوصلہ رئیس جس قوم کی شفقت و عنایات کا ممنون و شکرگذار ہے اوس کے فرمان رواے آیندہ کی اطاعت و تعظیم مین ہر طرح کوشش بلیغ و جہد کامل کریگا اور جو خیرخواہی و وفاداری اوس کے کل عہد مین ظہور پذیر ہوتی رہی ہے اوسکو اس موقع پر بدرجہ غایت ثابت کریگا ـــ

اس اعزاز و امتیاز بخشنے کی یادگار مین اونہون نے اپنی دارالحکومت مین ایک مکان بنام نہاد البرٹ ہال اوسی عظمت و رفعت کا جو اوسکے نام سے عیان

خوش ہوکر شکریہ ادا کیا۔ ۱۸۷۴ء مین اوسکا انتقال ہوا اور منشی دہنا لال کہ وہ بہی بہت ہوشیار ہے بجاے اوسکے مقرر ہوا ایام رونق افروزی شہزادہ پرنس آف ویلز مین اس شخص نے اپنا کام بہت تندہی وجانفشانی سے انجام دیا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی بہت مدد کی۔ प्रिंसआफवेल्स

مہاراجہ صاحب بہادر جےپور ۱۸۶۹ء سے نواب گورنر جنرل صاحب ہندوستان کی کونسل مجوزین قانون کے ممبر مقرر ہوئے اور تین مرتبہ علی التواتر اس کام پر ممتاز ہوکر اوقات معینہ پر بموجودگی کلکتہ وشملہ انصرام کار کرتے رہے ہین ۱۸۷۵ء مین جب ملہار راو گایکواڑ رئیس بڑودہ ملزم زہر خورانی صاحب رزیڈنٹ ہوا اور اوسکی تحقیقات کیواسطے کمیٹی روساء ہندوستان وصاحبان انگریز مقرر ہوئی تب مہاراجہ صاحب بہی اوسکے ممبر مقرر ہوئے تہے اور بڑودہ جاکر تحقیقات وتجویز مقدمہ مین شریک ہوئے۔ मल्हारराव गायकवाड वडोदा

دسمبر ۱۸۷۵ء مین لارڈ نارتہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند اور فروری ۱۸۷۶ء مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر رونق بخش جےپور ہوئے دونون مرتبہ مہمانداری وتواضع بہت عمدگی سے ہوئی مہاراجہ صاحب نے سامان میزبانی کو ہرطرح عظمت موقع کے موافق کرنے مین محنت وخرچ سے کسیطرح کوتاہی نکی اور رئیس سے رعایا تک ہر ایک متنفس کمال خیرخواہی اور صفاء ارادت سے رفیع الشان مہمانون کی تشریف آوری کی شادی ومبارکبادی مین بدل مصروف ہوا ان مبارک تقریبون کے دوامی فواید بنظر شایستگی معاملات ریاست وآراستگی اخلاق وعادات دونون صورتون سے حدبیان سے باہر ہین اور ۱۸۷۶ء مین नोर्थब्रुक

باستعفاء مہاراجہ صاحب منظور کیا اور فروری ۱۸۸۲ء سے اوس عہدہ کا کام شروع کیا۔

نواب فیض علیخان کے مستعفی ہونے سے عہدہ خالی ہوا اوسپر ٹہاکر فتح سنگ مقرر ہوا اوس نے بہی انتظام ملک کے مشکل و دقیق کام مین مہاراجہ صاحب کو بہت مدد دی اور انتظام راج کی عمدگی و شایستگی قایم رکہنے مین کوشش کامل کی مگر باوجودیکہ کونسل راج مین آٹہہ ممبر مقرر ہین اور مہاراجہ صاحب صرف اوسکے پریزیڈنٹ ہین اصل مین کام خود مہاراجہ صاحب کرتے ہین۔ کوئی امر خواہ کیسا ہی خفیف ہو ایسا نہین ہے کہ مہاراجہ صاحب کے معرض اطلاع مین نہ آتا ہو فوجداری دیوانی کی عدالتین اور محکمہ پولیس و محکمہ دیوانی بلکہ کل انتظام ریاست کے رشتہ جات حسب ضابطہ علیحدہ افسرون کے تحت مین ہین مگر سب پر مہاراجہ صاحب کی نگرانی خاص ہے یہہ نگرانی بہ سہولیت ہونے کی غرض سے اونہون نے محل کے بڑے صحن مین وسیع مکانات بنوائے ہین اور اونمین سب دفتر و کچہریان رہتی ہین۔

راوت رام کمار ساکن چومون کہ ابتدا مین ٹہاکر لچہمن سنگہ کا وکیل عہد ایجنسی کرنل رچہ وک صاحب سے راج کا وکیل مقرر ہو گیا تہا اوس نے مدت دراز تک اپنا کام نہایت محنت و تندہی سے بخیر خواہی صادق مہاراجہ صاحب و سرکار انگریزی اور حسب اطمینان صاحبان پولیٹکل ایجنٹ انجام دیا خصوص جس زمانہ مین کپتان بریڈ فورڈ صاحب واسطے تحقیقات و انتظام امور راج بیکانیر کے گئے تہے اوس نے بہت مدد دی تہی کہ صاحب موصوف نے اوسکی لیاقت و ہوشیاری و وفاداری سے

چہارم ملک کی آمدنی وخرچ کی نسبت علی العموم معقول تجویزین کرنا-
ہفتہ مین ایک روز کونسل معاملات پیش کردہ کمیٹی کی سماعت وبحث کیا کرے ممبران
کمیٹی - پنڈت روپ نراین - منشی دہنالال - سیٹھ نتہمل - لالہ چہترمل -
سیٹھ راؤتیج مل - نگرانی مصارف ریاست اور جمع خرچ کے صحیح ومستند نقشہ جات
کی عدم موجودگی سے ابتک راج کا بہت نقصان ہوتا رہا ہے بوجہہ غیر مکمل و
ناکارآمد ہونے نقشہ جات کے جو ابتک آتے رہے ہین حسابات کی جانچ و پڑتال
مین اہالیان راج کو بڑی دقت رہی ہے بلکہ جمع خرچ کا صحیح حال معلوم ہونا
غیر ممکن رہا ہے اور اس شعبہ مین خصوص جب سے تعمیرات کا خرچ روز بروز
زیادہ ہوا ہے لوگون کو فریب دہی اور تغلب کا موقع بہت ہاتھہ آیا ہے کمیٹی
اس نقص کے رفع کرنے کیواسطے مقرر ہوئی ہے اور اوسمین اس کام کے لایق
اشخاص تجویز کئے گئے ہین اور اگرچہ اوہون نے معلومات جیسی چاہئے جمع نہین
کئے ہین مگر سبب اسکا یہہ ہے کہ لوگ ان حالات کا اظہار بڑی مشکل سے کرتے
ہین اور اہالیان کمیٹی مین سے پنڈت روپ نراین حال مین اون سے علیحدہ
ہوکر راج الور کی کونسل مین داخل ہوگئے ہین -

نومبر ۱۸۷۲ء مین نواب فیض علیخان بہادر سی - ایس - آئی نے بحصول رخصت
مکہ شریف کی زیارت کرکے مارچ ۱۸۷۳ء مین معاودت کی اور تہوڑے دنون
بعد ایسی نوکری کو جسپر بیش برس سے نہایت خیر خواہی اور وفاداری سے
کام دیا تہا استعفا دیا اوسکے تجربہ کامل اور خوش چلنی اور لیاقت انتظام کے
لحاظ سے گورنمنٹ ہندوستان نے اوسکو منتظم راج کوٹہ مقرر کیا کہ اوس نے

سمت ۱۹۲۶ مین تیئس ۲۳ ہزار سے کم رہگئی اور سالہاے مابعد مین اوس سے بھی کم ہوئی مگر ابتری کار عدالت کی صرف یہی ایک وجہہ تھی یکایک اسقدر کمی آمدنی رسوم مین عاید ہونے سے ظاہر ہے کہ رعایا کو حکام عدالت کی کارروائی پر اعتبار نہ رہا تھا مگر جب ان خرابیون پر مہاراجہ صاحب کی توجہہ ہوئی جلد انسداد ہوگیا۔

دوسری کمیٹی کا کام بھی ایسا ہی مفید ہے اوس کے تقرر کا مقصود کونسل کی تجویز مورخہ ۲۲- مئی مین مفصل درج ہے کہ بہتری انتظام راج اور کل سررشتہ جات کے حسابون کے واسطے بہتر قاعدہ مقرر کرنے کی غرض سے کہ آمدنی و مصارف ماضی و حال و استقبال کی کونسل نے کیفیت مفصل طلب کی ہے ایک منتخب کمیٹی ممبران مفصلہ ذیل کی مقرر کیجاتی ہے اور بحسب کمی وبیشی آیندہ کے جو کونسل کی راے مین مناسب ہون اوسکو راج کے کل سررشتہ جات اور محکمہ جات سے حساب طلب کرنے اور اونکی جانچ وپڑتال کرنے اور کل کی ترتیب دینے اور کونسل مین پیش کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے اور اونکو مراتب ذیل پر نظر رکھنے کی ہدایت کیجاتی ہے۔

اول بطرز مناسب خرچ کی تخفیف کرنا۔

دوم مصارف بلا منظوری ومنظور شدہ غیر ضروری کا کم کرنا کہ کونسل کی راے اگر کمیٹی مین اسکام کو ہوشیاری واستقلال سے کریگی تو بہت کفایت ہوگی۔

سوم اجناس دینے کا دستور جو راج مین بکثرت جاری ہے اور جس سے کونسل کی راے مین نقصان عظیم ہوتا ہے بجاے اوسکے نقدی دینے کے حسن وقبیح کا اظہار کرنا

کو جو مہاراجہ صاحب سے شناسائی رکھتا ہے کمال خوشی حاصل ہوئی اسوجہ سے کہ رئیس کے عنقریب نابینا ہونے سے انتظام ریاست مین خلل واقع ہونیکا خوف تہا بنظر اسلوبی کاروبار ریاست و استقلال خوش انتظامی سرکار انگریزی کو کمال خوشی حاصل ہوئی۔

۷۰-۱۸۶۹ع مین مہاراجہ صاحب نے بہ تحت روائل کونسل دو محکمہ جات بنام نہاد کمیٹی مقرر کئے اونکی کارروائی اگرچہ دیانت وہوشیاری کیجاوے تو نہایت مفید ہوگی ایک کمیٹی تجویز قانون کی ہے کہ اوسکے ممبرون نے وقت تقرر سے اپنا کام بہت شایستگی سے شروع کیا اونکی محنت وتدبیرون کی کہ مہاراجہ صاحب کی منظوری کیواسطے پیش ہوئین عمدہ نتایج حاصل ہوئے۔

ان تدبیرون مین اول ترتیب مجموعہ ضوابط فوجداری و دیوانی۔

دوم حکام اضلاع و دیگر اہلکاران راج کیواسطے عملدرآمد کے قواعد وہدایت کا مرتب کرنا الغرض کل انتظام ریاست کیواسطے مناسب ومحدود سررشتہ جسکے بغیر اوسوقت تک بڑا نقصان ہوا تہا اور اصلاحات مذکورہ مین بہت خلل پڑا تہا جاری کرنا داخل تہا۔

اس سے مقدم فایدہ تو یہہ ہوا کہ فوجداری و دیوانی کی عدالتین جنکی کارگذاری اوس وقت تک بہت ناقص تہی آیندہ کو صاف و درست ہوگئین ان عدالتون مین بڑی خرابی یہہ تہی کہ پابندی ضابطہ بالکل نہ تہی علانیہ بلا تامل بے سررشتگی ہوتی تہی اہلکار بدچلنی اور بے ایمانی کی سزا سے بالکل بے خطر تہے نقشہ جات آمدنی سے تحقیق ہوا کہ رسوم عدالت جو سمت ۱۹۲۰ مین ایک لاکہہ سے زیادہ تہی

رعایا کو بہت فکر ہوا اس بیماری کا مقدمہ سبب ضعف بصارت تہا کہ اوسمین
مدت سے فرق آگیا تہا اور اوسکے سبب سے کل جسم ضعیف ہوگیا تہا چشم راست
مین جالہ کامل ہوگیا تہا مگر چشم چپ بہی بتدریج اوسیطرح دبی جاتی تہی اس تکلیف
سے براہ واجب خایف ہوکر اور عمل جراحی نہ کرانے کے ارادہ سے اطبا
وہوبیتہک کے معالجہ کا امتحان کرنا چاہا اور اس غرض سے کلکتہ سے دو
ڈاکٹر بلائے مگر اونکی تجویز پر خاطرخواہ عمل نہوا اور نہ کچہہ فائدہ ہوا اگست مین
وہ شملہ کو گئے وہان ضعف ونقاہت بالکل رفع ہوگیا مگر بصارت کی نسبت ثابت
ہوا کہ عمل جراحی کے بغیر آرام ہونا غیر ممکن ہے کلکتہ گئے تب ڈاکٹر میکنامارا
صاحب مشہور معالج چشمان سے عمل جراحی کی صلاح لی اونہون نے کہا کہ ایک
آنکہہ عمل کیواسطے تیار ہے مگر یہہ عمل کمال تندرستی اور قوت جسمانی کی حالت مین
ہونا چاہیئے چونکہ گذشتہ سال مین شملہ کی بود وباش سے بہت فائدہ ہوا تہا
برسات کے بعد کہ وہ عمل جراحی کیواسطے عمدہ موسم ہوتا ہے شملہ پر عمل کرنا
قرار پایا اس عارضہ سے نہ فقط مہاراجہ صاحب کے مزاج وچہرہ مین سستی
آگئی تہی بلکہ کل سررشتہ جات ریاست مین افسردگی تہی اگرچہ یہہ حال کم و
بیش ہر ایک ہندوستانی ریاست مین ہوتا ہے مگر جےپور مین اس حد کو
پہونچا کہ اور جگہہ کم ہوتا ہے شروع موسم سرما سنہ ۱۸۶۱ء مین مہاراجہ
صاحب نے بمقام شملہ ڈاکٹر میکنامارا صاحب سے عمل جراحی کرایا اس معالجہ سے
ضعف بصارت سے کہ مدت تک باعث رنج وتکلیف رہا تہا شفاء کلی حاصل ہوئی
اون کے صحت پانے سے کل ملازمین ورعایاء ریاست بلکہ ہر ایک شخص

عجب سوگ کا عالم تہا کل کی چہاتی بہری ہوئی اور دم بند تہا آنکہون سے قطرات
اشک روان تہے گردن جہکی ہوئی تہی سکتہ کا عالم تہا کسی کی زبان یارا نہ دیتی
تہی کہ ایک لفظ زبان سے نکالے کار و بار ریاست کل بند رہا لیڈی میو صاحبہ
اور دیگر صاحبان اہل قبیلہ لارڈ صاحب مغفور کو تعزیت نامجات لکہے گئے فصیل
قلعہ سے ۴۹ توپون کی ماتمی سلامی ہوئی اور ایک چہیپے کیواسطے کل ریاست
مین شادیانہ رسمیات تہوار وغیرہ کی موقوف رہین سب درباریون کو ماتم
کرلنے کی ہدایت ہوئی اور خود مہاراجہ صاحب نے بہی آستین چپ پر کریپٹ
یعنی پارچہ سیاہ کہ علامت ماتمی ہے لگایا۔

مہاراجہ صاحب چند روز تک تنہائی مین رہے وقوع حادثہ پر کمال رنج و
افسوس اور مرتکب قتل پر نہایت نفرت و تحقیر کرتے رہے اور پس ماندگان
ویسراے صاحب مرحوم کے ساتہہ نہایت فکر سے دردمندی ظاہر کی اس سے
ظاہر ہے کہ اونکو لارڈ میو صاحب سے کمال محبت تہی اور اون پر یہہ صدمہ
سخت گذرا اور اہالیان کونسل کو نہایت غم و الم ہوا بلکہ روساء شہر بہی وقوع
حادثہ جانکاہ و فعل قبیح پر نہایت غمزدہ اور پریشان ہوئے لارڈ میو صاحب
نے راج کی ترقی و بہبودی مین کمال توجہہ فرمائی تہی اس شفقت و عنایت کی یادگار
مین مہاراجہ صاحب نے لارڈ صاحب کے ہمشکل برنجی مورت جدید باغ مین تیار کرانا
تجویز کی اور لیڈی میو صاحبہ سے اس باب مین اجازت حاصل کی۔

اوسی سال کے شروع مین مہاراجہ صاحب کی طبیعت علیل ہوگئی کہ اوس سے
کار و بار ریاست مین بہت خلل واقع ہوا اور اون کے ملازمین اور کل فرقہ

گذرے سب نے مبارکبادی دی اور اون کے قیام کے کل عرصہ مین
خوش چلنی ظاہر کی اور اس موقع کو پر حشمت وتجمل کرنے کیواسطے ہر ایک
تدبیر کی اس سے اونکی خیرخواہی اور حسن نیتی عیان تھی مہاراجہ صاحب
اور اون کے ملازمون نے سامان میزبانی بہت تکلف سے کیا اور شہر
کو ہر طرح کی حسن ولطافت سے آراستہ کیا اسمین صاحبان انگریز ملازم
دربار نے بڑی کوشش اور محنت کی اور جو لوگ شامل ہوئے اون سب کی
محنت وتندہی تحسین وآفرین کے لایق ہے —

نواب صاحب نے مہاراجہ صاحب کے کل سررشتہ جات مفید خلایق کو بہت
خوشی سے دیکھا اور ہر ایک کی ترقی ورونق کی خواہش ظاہر کی اس سے
مہاراجہ صاحب کو مہمات پُرخیر پر متوجہ ہونے کی ہمت ہوئی اس موقع پر
سب سے مقدم کام شہر کے بڑے اسپتال کی تعمیر کا جاری ہوا کہ یہہ اسپتال
لارڈ صاحب کے نام سے نامزد ہوا اور اوس سے شہر کو بڑا آرام وفائدہ
ہوگا اور تشریف آوری نواب صاحب کا ہمیشہ یادگار رہیگا عظیم الشان وزیر
سلطنت کے حاکم کا مثل معمارون کے کرنی ہتھوڑہ ہاتھہ مین لیکر اسپتال کی
بنیاد قایم کرنا ناظرین کو کمال خوشی کے ساتھہ ہمیشہ یاد رہیگا بلکہ واقع تاریخی
ہوکر ہمیشہ اس عمارت سے متعلق رہیگا —

دوسرے سال لارڈ میو صاحب جزیرہ انڈیمن مین ایک بدمعاش مجرم کے ہاتھہ سے قتل
ہوئے میجر بین صاحب کو نہایت غم والم سے اطلاع مقتولی لارڈ صاحب مرحوم
حسب ضابطہ مہاراجہ صاحب کو دینی پڑی خبر تو بیشتر پہونچ گئی تھی مگر جسوقت دونون ملاقی ہوئے

دیجاوے جن طالب علمون کا امتحان اچھا ہوا اونکو تنخواہ و انعام ملا کرین طالبعلمون
کیواسطے وسیع بورڈنگ ہوس بنایا جاوے اوسمین تعلیم گاہ سواری اسپ و بोर्डिंगहौस
اکہاڑہ بنوائین اور سواری اور فنون شمشیر وغیرہ ریاضت جسمانی کیواسطے اوقات
مناسب مقرر کرین تاکہ طالبعلم تربیت روحانی وجسمانی سے اپنے اعلےٰ رتبہ کے
لایق ہون ۔

اکتوبر ۱۸۷۰ء مین اثنار راستہ اجمیر لارڈ میو صاحب بہادر ویسراے وگورنر لार्डमेयो
جنرل ہندوستان جے پور مین رونق افروز ہوئے لارڈ صاحب نے مہاراجہ
صاحب کی چند موقون پر عزت وتعظیم کی تہی اسوجہہ سے مہاراجہ صاحب کو
اونکی تشریف آوری سے کمال خوشی حاصل ہوئی اور اونہون نے اپنے
قول وفعل سے ہر طرح اپنی خیرخواہی ونیکوسگالی بجانب حضرت ملکہ معظمہ فرمانرواے
ہندوستان وانگلستان ثابت کی اور اونکی رعایا بہی اپنے آقا کے اسطرح
ممتاز ہونے سے از بس شادان ہوئی اکثر لوگون کو ابتک سرکار انگریزی
مین کسی ایک شخص کے مختار کلی ہونیکا حال معلوم نہ تہا بلکہ مجمع عام صاحبان
انگریز کو حکمران سمجہتے تہے اونکا اشتباہ وغلط فہمی رفع ہوگئی شیخاواٹی کے
وحشی صفت سپاہیون کے دلون پر جو کچہہ گمان ہوا ہوگا اوسکا صحیح حال تو معلوم
نہین مگر تشریف آوری نواب ویسراے صاحب مین جو نوکری اون سے لیگئی
اوسکو اونہون نے بہت خوشی سے انجام دیا اونکی دہقانی وضع اور بہادرانہ
شکل سے تماشہ زیادہ دلچسپ اور خوشنما نظر آیا ۔

الغرض اس موقع پر ہر قسم کے لوگون کو خوشی حاصل ہوئی جسوقت شہر مین ہوکر

کونگریس اس کام کے سرانجام کا دعوی کرتی ہے اور ہین مترصد ہون کہ وہ بخوبی
کامیاب ہو اس مجلس کی اول تجویز یہہ ہے کہ سرداران ریاست کے لڑکونکی
تعلیم کا بندوبست کیا جاوے اور جسطرح سے مہاراجہ صاحب نے کونگریس کی
اس تجویز کو پسند کیا ہے بہت مستحسن ہے یہہ تجویز بہت ہوشیاری سے اسطرح
لکھی گئی ہے کہ مہاراجہ صاحب کیطرف سے بطور حکم کے نہ سمجھی جاوے تاکہ اوسکو
وے اپنی آزادی مین خلل انداز نہ سمجھین مگر صرف بطور صلاح کے کہ گویا
فوائد ذاتی اور اصلاح و آراستگی اخلاق کی غرض سے بطور خانگی دیگئی ہے
اس مجلس و نیز دیگر کارخانجات سے متعلق کہ دربار نے رفاہ عام کیواسطے مقرر
کیئے ہین اور جنکا مقصود رعایا کے اخلاق و عادات کی ترقی ہے ڈاکٹر ویلٹیر
صاحب کا نام بہت خوشی سے ظاہر ہونا چاہیئے یہہ شخص نہ صرف بوجہہ ان ہیشن بہا
کارخانونکا بانی ہونیکے بلکہ اونکے اجرا و ترویج و حصول مقصود خاص مین بے
غرضانہ کوشش و تندہی کرنے کے سبب سے تحسین و آفرین کے لایق ہے ۔

تجویز محولہ بالا کا یہہ مضمون ہے اس نظر سے کہ سرداران جےپور کو حسن انتظامی
ریاست اور عافیت و بہبودی رعایا کی ترقی کی قابلیت حاصل ہو سوسائیٹی
کی درخواست ہے کہ مہاراجہ صاحب سردارون کے لڑکون کو تعلیم کیواسطے جیپور
مین آنیکی ترغیب دین ۔

اور یہہ بھی درخواست ہے کہ ایک مدرسہ سرداران جسمین عربی فارسی سنسکرت
ہندی اردو انگریزی کے اوستادونکا عملہ وافر مقرر ہو علوم طبعی پر لیکچر دیئے
جاوین اور اخلاق و آداب کی اعلے ترتربیت جو عام مدرسون مین نہین ہے

تائید کی اوسپر لوگون کا اسقدر اعتبار ہوا کہ یکبارگی بیس ہزار روپیہ چندہ کا جمع ہوگیا اس امداد و اعانت سے سوسائٹی سے ریاست جے پور کو کہ اگرچہ اب بہی بہت تربیت یافتہ ہے عمدہ ترین ہندوستانی ریاستون سے اگر فوقیت نہین تو برابری ضرور حاصل ہوجاویگی —

عمدہ تدبیرون مین ہمیشہ امداد کا ہل کرنے کی وجہہ سے مہاراجہ صاحب کی سخاوت و علو حوصلگی کی جسقدر تعریف کیجاوے کم ہے اور اوسیطرح نواب محمد فیض علیخان بہادر وزیر اعظم ریاست کی ذیشعوری و خیر سگالی و حسن نیتی لایق تحسین ہے

رای صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر

اگرچہ مجھکو یقین ہے کہ کونگریس جس کام کی اوس سے توقع ہے اوسکو بالکل انجام دے سکیگی مگر سرداران ریاست سے مہاراجہ صاحب کو بجاآوری تدبیرات مفید خلایق مین بخوشی خاطر وہ امداد ملی ہے جسکے بغیر انواع مشکلات پیش آتین اور رہبران حال سرداران کو یہہ امر بخوبی معلوم ہوجاویگا کہ صرف بذات خاص مصروف ہوکر اور باہمی امداد کرکے اپنے مجمع مین وے اصلاح و آراستگی کے متوقع ہو سکتے ہین —

گو ابتک تربیت یافتگی کے کل ترکیبون و فواید سے محروم رہ کر سرداران و ٹھاکران نے اس امر اہم کے انصرام مین کچھہ نہین کیا ہے —

اسواسطے اونکا فواید تربیت کی قدردانی کی لیاقت حاصل کرنا اور اوسکے رواج مین سعی کرنا حصول تربیت کا ہل کیواسطے صریح لابدی ہے —

ایسی ہی دیگر مجلسون سے خط وکتابت کرکے اور اون کے تجربہ سے بذریعہ یورپ کے فائدہ حاصل کرکے اپنے راجپوتانہ کی کارروائی سے اونکو آگاہ کرنا۔

اجراے اخبار سوسائٹی جسمین جلسون کی تقریرین مضامین علوم وفنون ومطالب مفید عام درج ہون سوسائٹی مین پیٹرن وایس پیٹرن پریزیڈنٹ دو وایس پریزیڈنٹ دو سیکرٹری اور ادنریری اور معمولی ممبر مقرر ہونگے۔

पेटरन
वैसपेटरन
प्रेज़िडंट
वैसप्रेज़िडंट
ऑनरेरी
मिम्बर

ہرایک صاحب خواستگار داخلہ مجلس کو کوئی ممبر پیش کرے دوسرے جلسہ مین مقرر کیا جاوے گا اور جب تک دس روپیہ سالانہ چندہ دیتا رہے بدستور ممبر رہیگا۔

کرنل کنتینگ صاحب نے مہاراجہ صاحب اور ڈاکٹر ویلنٹین صاحب اور کل حاضرین جلسہ کا مربی وسرپرست بنانیکے عوض مین شکریہ ادا کیا اور بشرط حسن تعمیلی اس مجلس سے جوفواید حاصل ہونیوالے ہین اونکا بالاختصار بیان کیاکہ اس مجلس کا مقصود اعظم یہہ ہے کہ ہرطرح کے علوم کو رواج دے مہاراجہ صاحب نے خلایق کی تعلیم وتربیت مین بہت سعی کی ہے مگر لڑکون کو پڑہنا لکہنا حساب ودیگر ابتدائی علوم سکہانا کچہہ اور ہے اور لوگون کو علوم کے تعجب انگیز راز وحقایق اور اونکی کاروبار دنیوی مین مستعمل ہونے کے طرز وطریقہ سے آگاہ کرنا بالکل علیحدہ ہے اس مجلس کے ممبرون نے اس کام کو اختیار کیاہے اور ہرایک شخص پر جوکچہہ لیاقت رکہتاہے فرض ہے کہ اس پسندیدہ اور دشوار کام مین ہرطرح اعانت کرین یہہ تجویز ایسی جدید ہے کہ شاید کل حاضرین جلسہ کی سمجہہ مین اوسکا مطلب نہ آیا ہو مگر جس تدبیر کو مہاراجہ صاحب نے شروع کیا اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے

یا سڑک نام کیواسطے نہین ہین یہی دستور رہا ہے کہ ہرایک کام مین رعایا راج سی
امید وار رہتی ہے اس مجلس کا مطلب یہہ ہے کہ ایسے کامون کو اپنے ذمہ لے
مہاراجہ صاحب نے جس حالت مین کہ بطور حاکم و فرمانروائے ریاست امداد و اعانت
کرتے رہینگے فی الحال پانچہزار روپیہ چندہ مین دیا ہے اور چہہ سو روپیہ سالانہ
دینے کا اقرار کیا ہے اور اس سوسائٹی سے اخبار جاری ہوگا اوسکے چالیس نسخہ
اہلکاران و سررشتہ جات مین تقسیم کرنے کیواسطے خرید کئے ہین حکیم محمد سلیم خان نے
اپنا مطبع اسی مجلس کو دیدیا ہے۔

ہرایک صاحب شریک مجلس کی صداقت و تندہی اور آپ کی امداد و دستگیری اور
خدا تعالے کے فضل و کرم پر اعتبار کرکے اہالیان جلسہ اوسی روز کے متوقع
ہین جب اون مہمات کو کہ خیرخواہان راجپوتانہ کی تمنا دلی ہین حاصل کرینگے اس
مجلس کے مقاصد خاص یہہ ہین۔

فوائد عام مثل صفائی و حفظان صحت و تدبیرات انسداد امراض وبائی کل اطراف ریاست
مین رعایا و زراعت پیشہ کی آسودگی و بہبودی مین بذریعہ تعمیر چاہات و تالاب
وغیرہ ذریعہ آبپاشی و اجراء عمدہ تر آلات کشاورزی اور اظہار علوم و تکسیب فنون
کے کہ موجب ازدیاد دولت و پیداوار ملک ہین کوشش و پیروی کرنا۔

مدارس تعلیم المعلمین اور دیہاتی مکتب زیادہ کرکے عوام الناس مین تحصیل علم کا رواج
دینا علم روحانی و علم اخلاق کی تربیت کیواسطے جماعتین مقرر کرنا۔

تا وقت تیاری مکان جدید میڈیکل ہال مین ہر پانزدہ روزہ پر جمع ہوکر بذریعہ
لیکچر یعنی تقریر کی علم و آگہی کی ترقی اور تدبیرات مذکورہ کی تعمیل کرنا۔

ہین با وصف کثرت کار علی الخصوص قحط کے کہ بمقتضاء مرضی خدا وند کریم اس
ملک مین واقع ہوا ہے اور اوس کے سبب سے آپ کو نہایت عدیم الفرصتی ہے
آپ نے اس مجلس کا مربی و سرپرست ہونا اور اپنی صلاح و نصیحت سے دستگیری
کرنا منظور فرمایا ہے اسکے بہت احسانمند ہین سوسائٹی کی کارروائی صرف اوسی
تجویز پر مبنی ہوگی جو آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے بلکہ وہ فقط نمونہ ہے اور جو امور
زیادہ تر پیش نظر ہین اوس مین درج ہین اور جو امور آیندہ کو اوسکی کارروائی
سے برآمد ہونگے یا ایسے موجبات سے پیدا ہونگے جنکا حال اب معلوم نہین ہے
وقتاً فوقتاً برروے کار آتے رہینگے ۔

کونگریس اگرچہ اول جے پور مین مقرر ہوئی ہے اور اسوجہہ سے معاملات متعلقہ
ریاست مذکور پر زیادہ تر متوجہہ ہے مگر راج سے کچھہ تعلق نہین رکھتی ہے اور
مقصد اوسکا یہہ ہے کہ کل ہندوستانی ریاستون اور اضلاع اجمیر و میرواڑہ
کو واسطے علمی عملی و دنیوی ترقی کے رابطہ احدیت و اتفاق برادرانہ مین منسلک کرے
اسوجہہ سے مجوزین نے اوسکو بہت خبرداری سے راج سے غیر متعلق رکھا ہے اور
اس اعتبار سے کہ ہندوستان مین ہر طرح کی ترقی کا کام رعایا کیطرف سے
ہونے پر کارگر ہوگا اور سرکار سے صرف اوسیقدر مدد جو نہایت ضرور ہو عندالفرصت
ملیگی اس ریاست کے معاملات کی حالت پر لحاظ کرنیکا عمدہ موقع پاکر اونہون نے
یہہ تجویز کی تہی قریب بیش برس سے مہاراجہ صاحب نے ریاست کے کل اضلاع
مین سڑک تالاب و چاہات تعمیر کرائے ہین اور مدارس و دیگر کارخانہ جات مفید
خلائق جاری کئے ہین تاہم بجز ملک خالصہ کے کسی اور مقام پر کوئی مدرسہ شفاخانہ

मार्च ۱۸۶۹ء مین جے پور مین ایک جلسہ بنام سوشیل سائنس کونگرس المختصر	सोशियल

مارچ ۱۸۶۹ء مین جے پور مین ایک جلسہ بنام سوشیل سائنس کونگرس المختصر سوسائٹی مقرر ہوا اوسکی کیفیت اول اخبار دہلی گزٹ مین اور بعدازان رپورٹ ایجنسی مین لکہی گئی اوسکی نقل یہان درج کیجاتی ہے۔ सोशियल कांग्रेस सोसैटी

مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی دارالریاست مین خود اپنی سرپرستی سے جلسہ ترقی علوم دنیوی جس سے اونکی رعایا کو فائدہ کثیر حاصل ہوگا منعقد کیا ہے یہہ اونکی علو حوصلگی و خواہش ترقی و بہبودی رعایا و ملک کی قوی دلیل ہے۔

اس جلسہ کے انعقاد کی رسم بتاریخ ۲۶ - مارچ بموجودگی کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ادا ہوئی اور صاحب موصوف اس جلسہ کے مربی و دستگیر ہوئے اس جلسہ کیواسطے میڈیکل ہال کا مکان کہ یہہ بہی مہاراجہ صاحب کے مقرر ہوئے جدید مفید عام سررشتہ جات مین سے ہے تجویز ہوا تہا وہین مہاراجہ صاحب مع امراء و سرداران و اہلکاران راج و کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و میجر بینن صاحب پولیٹکل ایجنٹ و اکثر صاحبان انگریز و معزز باشندگان شہر جمع ہوئے۔ मेडिकल हाल

ڈاکٹر ویلنٹین صاحب جنکے مشورہ و تجویز سے مثل دیگر مفید تجویزون کے یہہ مجلس بہی مقرر ہوئی ہے اور وے اس مجلس کے وائیس پریزیڈنٹ ہین حسب اجازت مہاراجہ صاحب مقصود اجتماع کا اظہار کرنے کیواسطے کہڑے ہوکر کرنل کیٹنگ صاحب سے اسطرح مخاطب ہوئے۔ डाक्टर वैलंटैन वैस प्रेज़िडंट

حسب خواہش صاحبان مجوز راجپوتانہ سوشیل سائنس کونگرس عرض کرتا ہون کہ آپ نے اس تجویز پر توجہہ فرمائی ہے اس سے وے آپ کے بہت شکرگذار

وقلعہ و محل آمیر

فہرست مفروری رعایا بوجہ قحط

نام ضلع	تعداد مفروران	تعداد واپسی	باقیماندہ	نام ضلع	تعداد مفروران	تعداد واپسی	باقیماندہ	
مادھوپورہ	۳۶۰۰	۸۰۰	۲۸۰۰	تعلقہ وزیرپور	۱۰۰	۴۰	۶۰	माधोपुरा वजीरपुरा
بھگونت گڑھ	۲۸۰	۲۰	۲۶۰	مال پورہ	۳۵۰۰	۶۵۰	۲۹۵۰	भगवंतगढ मालपुरा
کھنڈار	۷۵۰	۱۰۵	۶۴۵	ٹوڈہ رائےسنگھ	۳۵۰۰	۵۰۰	۳۰۰۰	खंडार टोडारायसिंह
ملارنہ ڈونگر	۱۶۰۰	۲۰۰	۱۴۰۰	جمبہ	۵۰۰	۲۵۰	۲۵۰	मलारनाडूंगर जम्वा
پرگنہ بونلی	۳۲۰۰	۲۰۰	۳۰۰۰	تعلقہ پنوہ	۳۵۰	۰	۳۵۰	बोली पनवा
ملارنہ چوڑ	۱۰۰	۰	۱۰۰	پھاگی	۲۵۰۰	۷۲۵	۱۷۷۵	मलारना चौड़ फागी
منڈاوری	۱۰۰	۰	۱۰۰	پرگنہ شیخ اباٹی	۳۰۰۰	۵۰۰	۲۵۰۰	
تعلقہ کھیرنی	۱۵۰	۰	۱۵۰	پرگنہ نرائنہ	۱۲۰۰	۲۲۵	۹۷۵	खिरनी नरायना
تعلقہ گنگاپور	۸۰۰	۲۰۰	۶۰۰	پرگنہ چاٹسو	۲۵۰۰	۱۵۰۰	۱۰۰۰	गंगापुर चाटसू
تعلقہ باندولی	۲۰۰	۰	۲۰۰	پرگنہ نوائی	۵۰۰	۲۵۰	۲۵۰	बांदोली निवाई
تعلقہ ہنڈون	۱۶۰۰	۴۰۰	۱۲۰۰	مادھوراج پورہ	۶۲۵	۴۵۰	۳۷۵	हिन्डौन माधोराजपुरा

مزدوری دی گئی بذریعہ چٹھی سیکرٹری گورنمنٹ ہندوستان مورخہ ۲۱ - جنوری سنہ ۱۹۰۱ء سرکار کیطرف سے مہاراجہ صاحب اور کمیٹی کا شکریہ ادا کیا گیا ۱۳۱۶۵۲ - آدمیون کو کہانا تقسیم ہوا مارچ مین پردیسی لوگ اپنے گہر کو جانے لگے اونکو زاد راہ دیا گیا اور ۲۲ - مارچ کو کام بالکل ختم ہو گیا قحط زدون مین سب سے زیادہ مارواڑی تہے -

بارش دیر سے تو سب جگہہ ہوئی مگر پہاگی - مالپورہ - چاٹسو - سوائی - مادہوپور ملارنہ - واقع جنوب مین بہت قلت سے ہوئی تالابون مین مطلق پانی نہ رہا اور چاہات مین اتنا نہ تہا کہ زراعت کے کام آسکے ان اضلاع مین ہر دو فصلون کی پیداوار آٹہوین حصہ کی ہوئی ہے اور اضلاع گنگاپور و ٹوڈہ بہیرون و ہنڈون مین اوسط مقدار سے چہارم پیداوار ہوئی پرگنات شمال و مشرق - لال سوٹ - بسوہ - بیراٹہہ و دوسہ وخاص جے پور مین پیداوار چہارم سے بہی کم ہوئی شیخاواٹی مین صرف ایک فصل پیدا ہوتی ہے چنانچہ اس سال مین باجرہ بافراط ہوا توراواٹی اور پرگنہ رامگڈہ مین پیداوار اچہی ہوئی دربار نے بقایاء جمع بقدر ایک لاکہہ روپیہ کا مطالبہ ملتوی کردیا اور اسیقدر نذرانہ مسندنشینی موقوف رکہا تعمیرات مفصلہ ذیل پرورش غربا کیواسطے جاری ہوئین -

फागी
मालपुरा
चाटसू
सवाई माधोपुर
मलारना
गंगापुर
टोडाभैरव
हिन्डोन
लालसोट
बसवा
बैराठ
दौसा
तोरावाटी

मरमت قلعہ رنتہمبور (रणथम्बोर)	مرمت قلعہ مہوہ (महवा)	مرمت قلعہ باوڑی (बावडी)	مرمت قلعہ مادہوراجپورہ (माधोराजपुरा)
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مرمت قلعہ نصیردہ (नसीरदा)	مرمت قلعات شاہ گڈہ و سودرشن گڈہ و انباگڈہ و گنیش گڈہ (शाहगढ, गणेशगढ, अम्बागढ, सुदरशनगढ)		
[illegible]	[illegible]		

یقین ہے کہ یہہ اول قدم بجانب راستی ہے اور آیندہ اونکی اس شاخ انتظام مین زیادہ وسیع اور شایستہ تدبیرات عمل مین آوینگی ان معاملات مین مہاراجہ صاحب نے مجھسے ہمیشہ صاف صاف تقریر کی ہے اور جہانتک ممکن ہوا اور باعتبار میرے عہدہ کے واجب متصور ہوا اونکے حصول مقصد کیواسطے مین نے مناسب صلاح دی اور مجھکو کمال خوشی ہے کہ ہمیشہ وے ان سب تدبیرات مین میری صلاح کی قدردانی کے لایق پائی گئی بلکہ میری صلاحون کو اپنے فوائد راج کے باعث سمجھکر اون پر عمل کرنیکواسطے خواہشمند و مستعد ہوئے۔

اسباب مین مہاراجہ صاحب کے خلوص ارادت اور اونکی خواہش خبرگیری رعایا اور ملک کی حکومت ایسی طرز سے جو گورنمنٹ اعلےٰ کو پسندیدہ اور قابل اعتبار ہو کرنیکی تمنا پر یقین کامل ہوا ہے تب مین نے اس معاملہ مین اس طوالت سے لکہا ہے اسواسطے مستدعی ہون کہ اون کی کارروائی آپکو اور نواب گورنر جنرل صاحب کو پسند ہو اور یقین ہے کہ آپ ایسی ثنا خوانی کے ساتہہ اس معاملہ کو ظاہر کرینگے کہ مہاراجہ صاحب کو کوئی تازہ سند خوشنودی و قدردانی گورنمنٹ کی حاصل ہو اور ایسی مستحسن جہات پر زیادہ کوشش سے آمادہ ہونے کی تحریک ہو۔

قحط اگرچہ کل راجپوتانہ مین تہا مگر جےپور اور علی الخصوص شیخاواٹی مین بہت سختی سے تہا اگست مین جب قحط کی سختی نمودار ہونے لگی مہاراجہ صاحب نے سبکو جمع کرکے چندہ فراہم کیا کہ سات سو روپیہ ماہوار فراہم ہوگیا اس روپیہ کے خرچ کیواسطے کمیٹی مقرر ہوئی اور میر جیون علی و لالہ سندر لال نے بہ تحت کپتان جیکب صاحب خرچ روپیہ کا اہتمام کیا علاوہ اس کے سڑک و تالابون و دیگر تعمیرات پر غریبون کو خاطرخواہ

जेकब

سے ممتاز و منور ہوا ہے اور سرکار انگریزی سے بالاستحقاق انعام و تحسین و آفرین پائے ہین آپ کو یاد ہوگا کہ اون کی فیاضی سے صرف اصلاح و ترقی عام کی تدبیرات ہی جاری نہوئی ہین بلکہ تعلیم و سخاوت و ترقی علوم و فنون کو کل ملک مین بڑی استعانت و تحریک ہوئی ہے اور اون کے اعمال سابقہ مین منشاء سرکار اعلےٰ کی بجاآوری اور خواہش حصول خوشنودی و رضاجوئی باوصف انقطاع اپنی فوائد کی نظیرین بکثرت موجود ہین۔

مگر جس تدبیر کو مین بخصوصیت لکہتا ہون وہ باعتبار رحم و ترک فوائد ذاتی کل پہ فایق ہے کاغذ معطوفہ اوس اشتہار کی نقل ہے جو مہاراجہ صاحب نے کل محاصل راہداری اور رواج کی لاگ آمد و رفت غلہ اپنے علاقہ کے بالکل و بلا شرط معاف کرکے جاری کیا ہے اس تجویز کا مقصود یہہ ہے کہ اونکی رعایا کی تکلیفات مین تخفیف ہو اور انگریزی و دیگر علاقہ جات مین جو علاقہ جے پور مین ہوکر رسد پہونچنے کے محتاج ہین غلہ پہونچنے کی آسانی ہو اونکا یہہ عمل تحسین و آفرین کے لایق ہے اگر دیگر ثبوت جو بکثرت موجود ہین نہوتین تو بہی اس ایک غیر مطلوبہ و بالارادہ رعایت اور ترک فواید سے اونکی صدق دلی اور راسخ الاعتقادی اور صفائی خواہش ترقی و بہبودی رعایا مین مقام شک و اشتباہ کا نرہتا تجارت غلہ کی قیود رفع کرنے کی تدبیر اگرچہ ضروریات وقت سے ابہی ظہور پذیر ہوئی ہے مدت سے بلحوظ خاطر دربار تہی بمرور زاید از ایک سال مہاراجہ صاحب نے اس باب مین مجہہ سے مشورہ کیا تہا اور معافی محصول بلکہ اپنے علاقہ کے سایر کے سررشتہ مروجہ علاقہ انگریزی سے مطابق کرنے کی تجویز سے اطلاع دی تہی اور مجہکو ہر طرح

शहर के دولتمندون سے بہی بہت خیرات کی گورنمنٹ نے مہاراجہ صاحب کی تدبیرات پرورش غربا و دستگیری تحط زدگان کی قدردانی کرکے اونکی سلامی سترہ توپ سے باضافہ دو کے اونیس توپون کی کردی اسباب مین ہیجر بینن صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے بتاریخ ۱۹ - ستمبر ۱۸۶۸ء کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کی خدمت مین رپورٹ کی اوسکی نقل کیجاتی ہے —

رپورٹ سابق مراسلہ نمبری ۱۵۹ مورخہ ۲۲ - ماہ حال مشعر کشش بارش و بیار پیداوار زراعت اس علاقہ کے ابلاغ کیا تہا اب پہر اوسی باب مین آپ کی خدمت مین لکہتا ہون —

اگرچہ افسوس ہے کہ پیداوار فصل کی ناامیدی ابتک بدستور ہے مگر مہاراجہ صاحب اور اون کے راج کا الوالعزم اور مستحسن میلان دربارہ تخفیف صعوبت اوس آفت کے کہ اونکی رعایا پر زور و شور سے آنے والی ہے دیکہکر اطمینان اور خوشی حاصل ہوئی ہے باوصف اس مصیبت زدگی کے جے پور کو اپنی خوش نصیبی پر نازان ہونا چاہیئے کہ اوسکو ایسے حاکم کے جو ہر حوادث موقع کے ضروریات کو بخوبی جانتا ہے اور جہان اوسکی رعایا کی عافیت و بہبودی مضمر ہے ایسی کوشش و جانفشانی کرنیکو ہر دم تیار ہے جس سے راج کی رونق اور اوسکی قدر و نیکنامی ہوئی ہے لحاظ و دردمندی حاصل ہے مہاراجہ صاحب کی نیکنامی کا باعث صرف یہی ایک کام نہین ہے جو مین اس مراسلہ کے ذریعہ سے آپکی خدمت مین لکہتا ہون بلکہ آپ کے دفتر کے کاغذات اور میرے متقدمین کی متواتر رپورٹون سے بلاشبہ آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ اون کا عہد ایسے ہی اکثر کامون

اور جو تدبیرین مہاراجہ صاحب نے دستگیری غربا کیواسطے کین ظہور مین نہ آتین
تو معلوم نہین کہ لوگون پر کیا سخت مصیبت نازل ہوتی بجز خفیف بارش جون وجولائی
کی کل برسات مین مطلق بارش نہوئی یہہ قحط صرف اسی ریاست مین نہین ہوا ہے
بلکہ ضلع اجمیر و دیگر ریاستو نمین بہی ہوا ہے بہترین اضلاع مین بہی جہان آبپاشی
کا عمدہ سامان ہے پیداوار معمولی صورتون کی نسبت صرف بقدر چہارم ہوا اور
بارانی زمین پر اور خشک اضلاع مثل شیخاواٹی مین مطلق نہوا سب سے زیادہ چارہ
کی قلت تہی یہانتک کہ راج کو اوسکا دیگر ریاستون مین جانا بند کرنا لازم آیا شروع
اگست سے جب آثار قحط نمودار ہوئے تخفیف آفات مین بڑی کوشش کی اول
بتاریخ ۲۰ - ستمبر حکم معافی محصول غلہ جاری کرکے تجارت غلہ کی مطلق آزادی کردی
ایسے حکم کا جسمین ریاست کا نقصان کثیر ہوا اور انتظام مین انقلاب عظیم پیدا ہوا
ایسی بڑی ریاست مین عمل مین آنا آسان نہ تہا علاوہ فائدہ خاص رعایا راج
کے اس حکم سے یہہ بڑا فائدہ ہوا کہ مہاراجہ صاحب کی اس فیاضی کو دیکھکر دیگر رؤسا
کو بہی وہی عاقلانہ تدبیر کرنے پر آمادگی ہوئی خصوص رعایا اجمیر و نصیرآباد
کے حق مین کہ وہان زیادہ تر اجناس جےپور ہوکر جاتی ہین یہہ آزادی تجارت
از حد مفید پڑی ہے جےپور مین اگرچہ ایکدفعہ زیادہ گرانی ہوگئی تہی مگر نرخ غلہ
کا آٹھہ سیر سے کم نہوا اور پہر تیرہ سیر تک رہا مہاراجہ صاحب نے دستگیری غربا
کیواسطے تعمیرات جاری کین اوسکا مفصل حال تعمیرات مین درج ہے اون سے
محتاجون کو بہت فائدہ پہونچا ہے جو لوگ محنت کرنے کے لایق نہ تہے اون کیواسطے
دہرم سالہ مقرر ہوئین راج کی سخاوت کو دیکھکر ریاست کے سردارون اور

خصوص سرحدات پر جہان واقع تین تازہ فساد کی صورتیں بندہ گئی تہی زیادہ
ہوتا تہا ایسے موقع پر اگر برضامندی فیصلہ ہوسکے تو بہی انسداد آیندہ کرنا ضرور
ہوتا ہے اسواسطے بمنظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و صاحب پولٹکل ایجنٹ
کپتان روبرٹ صاحب نے تحقیقات ملتوی کی اسطرح مقدمات متدعویہ الور کا
تصفیہ ہوکہ کچہہ عرصہ بعد مقدمات متدعویہ جے پور کی تحقیقات کی ضرورت نرہی کہ
مہاراجہ صاحب نے بشرط آیندہ کو اس دیرپا مخمصہ سے محفوظ رہنے کے اپنے
دعوی نسبتی ریاست الور سے دست بردار ہونا قبول کیا اسوجہہ سے و نیز
دعوی الور کے غیر مکمل ہونے اور اصل مجرم لکہہ ہیر سنگہ کے معاف ہوجانے سے
دربار الور کو معاوضہ نملا اور تحقیقات ختم ہوئی کہ بذریعہ چٹہی صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل مورخہ یکم فروری ۱۸۶۸ء منظور ہوکر ہر دو ریاستون کو اطلاع دیگئی ـ
تازہ نزاع و فساد جنکا مذکور ہوا ہے خفیف تہی اور صرف ایک دو مرتبہ وقوع
مین آئی اسواسطے محکمہ پنچ وکلا راجستان مین فیصلہ کیواسطے سپرد ہوسے
اور راج جے پور کو تاکید ہوئی کہ امن و عافیت قایم رکہین اور سرحد پر کسیطرح
کا نزاع و تکرار پیدا نہونے دین اور رابطۂ دوستانہ و موافقت پیدا کرین اور
یہی الور کو ہدایت ہوئی کہ طرفین سے فساد موقوف ہوگیا ـ

قحط ۱۸۶۹و۱۸۶۸ء

رعایا کی خوش نصیبی سے جے پور کے علاقہ کے کنوئین دیگر ریاستون کی نسبت پانی
زیادہ رہتا ہے اون کے ذریعہ سے چاہی زمین پر کاشت اچہی ہوگئی اگرچہ بہوتی

مقامات پر الور کی فوج سے سخت مقابلہ ہوا اور جے پور و الور کی سرحد پر بالکل
غدر ہو گیا راستے بند ہو گئے تجارت موقوف ہوئی اور طرفین سے حفاظت و
انتظام امن کی تدبیر کرنی لازم آئی مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی رعایا کو امتناع
شراکت لکھدہیر سنگہ کا اشتہار دیا اور اوسکی تعمیل کیواسطے فوج متعین کی قصور
خواہ کسی طرف کا ہوا اصل اس ہنگامہ کی یہہ تہی کہ لکھدہیر سنگہ اپنی جاگیر منضبطہ
کے لینے کیواسطے الور پر حملہ آور ہوا تہا اور جے پور سے اعانت ہونی اور شیخاواٹی
سے فوج بہرتی کرنے سے دربار جے پور کو صاف انکار ہے البتہ یہہ کہتے ہین
کہ اگر جے پور کے مفسد باروٹہیہ بغرض غارتگری وطمع لوٹ اوسکے شامل ہو گئے بारोठया
ہون تو عجب نہین ہے جے پور سے لکھدہیر سنگہ صرف پرستش گاہ کی زیارت کیواسطے
گیا تہا جولائی مین پہر صاحب پولٹیکل ایجنٹ جے پور نے مہاراؤ راجہ صاحب اور
لکھدہیر سنگہ کے درمیان صلح کرانے مین کوشش کی مگر کارگر نہوئی دسمبر مین
لکھدہیر سنگہ پہر جے پور کو آیا اور اوسکو صدر سے حکم ہوا کہ علاوہ الور و جیپور
کے جہان چاہے رہے اس فساد سے جے پور و الور دونون ریاستون کا
نقصان ہوا اوسکے دعوی کی کپتان روبرٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر रौबर्ट
جنرل نے تحقیقات کی الور سے لکہہ روپے ۱۵٫۶ پائی کا دعوی ہوا اور جے پور سے
دو لاکہ روپے کا بابت اوس نقصان کے جو راج الور کی فوج کے نوہ دیہات
راج جے پور پر ایک سو گیارہ دفعہ حملہ کرنے سے ہوا ماہ نومبر مین حسب درخواست
دونون ریاستون کے تحقیقات بند ہوئی کہ مقدمات مرتبہ مین ملاحظہ شہادت
و تجویز کرین اس خیال سے کہ بحث بہت طوالت پکڑ گئی تہی اور آپسمین رنج و نزاع

جاگیر وغیرہ حقوق مین کچھہ دست اندازی نہین کی جو لوگ گئے ہین اپنی خوشی سے
گئے ہین اور اختیار ہے کہ اگر چاہین واپس آجاوین راج سے کچھہ تشدد و مواخذہ
نہین ہے ۔

سنہ ۱۸۶۳ء مین مہاراجہ صاحب والی الور نے اختیار ریاست حاصل کیا اوسی وقت
سے ٹہاکر لکھدہیر سنگہ سردار ریاست مذکور مہاراؤ راجہ صاحب کے سخت عداوت
سے ناراض ہوکر جے پور مین مسکن گزین ہوگیا تہا حکام انگریزی نے اون کو
باہم رضامند کرنے مین کوشش کی مگر سودمند نہوئی عند الفہمایش حکام کے
مہاراؤ راجہ صاحب نے اوسکو واپس بلانے سے انکار کیا بلکہ یہہ بہی کہا کہ اوسکو
ہرگز نہ آنے دونگا اپریل سنہ ۱۸۶۶ء مین مہاراؤ راجہ صاحب نے افواہا ارادہ حملآوری
لکھدہیر سنگہ اور اوسکو جے پور سے مدد ملنے کا حال سنکر درخواست انسداد
کی دربار جے پور نے مدد دہی سے مطلق انکار کرکے لکھدہیر سنگہ کا پرستش گاہ
واقع شیخاواٹی کو جانا لکہا اخیر اپریل مین آغاز فساد اور لکھدہیر سنگہ کے قلعہ لال پورہ لालपुरा
کو چہین لینے کی شکایت آئی اور دربار جے پور کو بالکل علیحدہ رہنے اور اپنے علاقہ
مین فساد نہونے دینے کی ہدایت ہوئی دربار الور نے استغاثہ کیا کہ راج جیپور
سے لکھدہیر سنگہ کو حملہ آوری کیواسطے زر نقد ملا ہے اور جاگیرداران و دیگر
ٹہاکران محکوم راج کے نام اوسکی امداد کیواسطے احکام جاری ہوئے ہین اور
دربار جے پور نے اپنے علاقہ مین بہی وقوع فساد و خونریزی کی شکایت
کی آخرکار فساد اس حد کو پہونچا کہ لکھدہیر سنگہ نے لال پورہ پر قبضہ کرنیکے
بعد قصبہ نارائن پور کو تاخت و تاراج کیا باندرول کے گہاٹہ اور چند دیگر नारायनपुर वांदरोल

صاحب سے خلاف مذہب ہین شہر سے خارج کیے جاوینگے نہایت رنج و تردد ہوا
مگر مہاراجہ نے اونکو ہرطرح باور کرایا کہ اگرچہ ہمارا اعتقاد تم سے خلاف ہے مگر
تمکو اختیار ہے کہ چاہو جس طریقہ پر چلو باوصف اس تشفی و دلاسا کے افواہ زیادہ
ہوتا گیا اور جولائی مین گوکل چند رمان کے مندر کا مہنت پرتمان کو لیکر سرباز
شہر سے نکل گیا اور اوسکے ساتھہ ہزارون آدمی شور و غل کرتے اور شہر
جیپور کی مصیبت زدگی کا اظہار کرتے ہوئے نکلے ایک ہفتہ تک مہنت شہر سے
دو میل پر مقیم رہا اور اکثر لوگ اوسکے پاس جاکر واپسی کیواسطے کہتے رہے
اور یقین ہے کہ اگر مہاراجہ صاحب کیطرف سے کسیقدر تحریک ہوتی تو ضرور
آجاتا مگر مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ وہ اپنی خوشی سے گیا ہے اوسے
اختیار ہے کہ اوسیطرح آجاوے کوئی اوس سے مزاحم نہین ہوتا ہے چند
دیگر مہنت جے پور کے بیشنو مندرون کے اسی تعصب کے خوف سے نکل کر
چلے گئے مہاراجہ صاحب نے بہ اظہار واجبیت اس کارروائی کے ایک کتاب
تصنیف کراکر چھپوائی اور شایع کی ہے بنارس و متھرا کے پنڈتون نے بہی اسباب
مین بہت بحث کی ہے اور اکثر اخبارون مین حال لکھا گیا ہے اگرچہ یہہ امر بہت
مشہور ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب بیشنوون کے ساتھہ بہت سختی و تشددسے
پیش آئے ہین اور اس ظلم سے مجبور مہنت و دو دیگر بیشنو نکل گئے ہین مگر مہاراجہ
صاحب اور معتبر لوگون کے بیان سے دریافت ہوا ہے کہ یہہ امر محض غلط ہے
مہاراجہ صاحب بہت تحمل سے کاربند ہوئے ہین اور اگرچہ کہتے ہین کہ مہاراجہ
صاحب کی وفات کیواسطے جادو ٹونا کے گئے تہے مگر اونہون نے مندرون

गोकुल चंद्र प्रतिमा

वैश्नव

वैश्नव

प्रयोग

اوسمین ترقی و اصلاح کرنا چاہتے ہین کل ریاست کا کام خود کرتے ہین اور
حتی الامکان کشادہ دلی سے کیا چاہتے ہین مگران تدبیرون کے عمل درآمد مین
دیانت دار اہلکار کے محتاج ہین اون کے عادات اور طریقے بہت سادہ ہین
مثل دیگر رئیسون کے زیور و زرق برق کی پوشاک نہین پہنتے مصارف ذاتی
مین بہت کفایت شعار ہین اور مفید عام کامون مین نہایت فیاض ہین اون کے
مزاج مین صرف یہہ نقص ہے کہ نرمی و بردباری زیادہ ہے اور جہان سختی کرنا
چاہیئے معاف کر دیتے ہین اور اپنے احکام کی تاکید سے تعمیل نہین کراتے ہین
سرکار انگریزی کے دلی خیرخواہ ہین اور ہر ایک تدبیر مجوزہ حکام انگریزی پر
بہت کوشش سے عمل کرتے ہین خواہ وہ اونکی تجویز کے خلاف ہو یا اوسمین کسیقدر
اونکا نقصان ہو چند سال سے اونھون نے انگریزون کے ساتھہ تکلف کم کر دیا
ہے سابق مین ایجنسی مین صرف دو مرتبہ ایک تقرر صاحب ایجنٹ جدید پر اور تہوار
روز کلان کو آیا کرتے تھے اور کل مراتب رسمیہ طے ہوتے تھے اب صاحب ایجنٹ کے
پاس اکثر خانگی ملاقات کیواسطے چلے جاتے ہین اور کسی رسم و قاعدہ کے پابند
نہین ہین انگریزون کی دعوت مین سابقًا کہانا ختم ہو جانے کے بعد ملتے تھے
اب وقت تناول طعام بہی مہمانون کے پاس موجود رہتے ہین ۔

سنہ ۱۸۶۶ء مین مہاراجہ صاحب نے کئی مرتبہ محل کے اندر شہر کے مندرون کے
مہنتون وغیرہ سے مذہبی بحث کی مہاراجہ صاحب کا اعتقاد و قول ہے کہ بیشنوی
वैष्णवी پوجا جو جاری ہے شاستر ون کے خلاف ہے اکثر مندر والون کی رائے اس سے
خلاف تہی اونکو اور اونکے پیرو ون کو بدریافت اس حال کے کہ جو لوگ مہاراجہ

باوصف کوتاہیون کے جو روائل کونسل کی نسبت لکھی گئی ہین راج جے پور کا انتظام فی الجملہ بہت اچھا ہے بلکہ چند سال گذشتہ مین ایسی بے نظیر و عاقلانہ تدبیرین کہ ہر ایک ریاست مین نہین ہوتی ہین عمل مین آئی ہین اگرچہ اب بھی اصلاح و آراستگی کیواسطے بہت گنجایش ہے مگر جو کچھ ابتک ہوا ہے انقضاء مدت اور مہاراجہ صاحب کی فرصت کو دیکھتے ہوئے بہت ہے ہندوستانی ریاست کے رسم ورواج اور خرابیون مین اختراع و اصلاح کرنے کیواسطے جو مدت اور توجہ چاہئے وہ ابتک نہین ہوئی ہے مگر اس عمدہ آغاز سے امید قوی ہے کہ انجام بہت اچھا ہوگا مہاراجہ صاحب کی تدبیر علی العموم استقلال اور فراخ دلی سے ہے اور اوس کی دلیل کافی یہہ ہے کہ ملک فارغ البال اور رعایا خوش حال ہے اور ہندوستانی ریاستون مین جے پور بہت آراستہ اور تربیت یافتہ سمجھا جاتا ہے۔

مہاراجہ صاحب کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا بہت اعتبار ہے ہمیشہ اون سے صلاح لیتے ہین اور اوسپر عمل کرتے ہین مگر مثل دیگر رئیسون کے ایسے نہین ہین کہ خود کچھہ نہ سمجھتے ہون یا تجویز مناسب نکر سکتے ہون یا اپنی تجویز کو بمقابلہ تجویز مشیران راج بلکہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ ظاہر نکر سکتے ہون برعکس اسکے وے ہر خفیف و سنگین معاملہ مین راے صائب سے تجویز کرتے ہین اور جو اونکی راے مین مناسب ہوتا ہے اوسکے وجوہات معقول اور دلائل شافی پیش کرتے ہین اور گورنمنٹ کی خواہش پر ہمیشہ بہت خوشی و مستعدی سے عمل کرتے ہین۔

طبیعت سے مہاراجہ صاحب بہت بامروت و متحمل ہین ہر معاملہ کو بہت جلدی و صفائی سے سمجھتے ہین اپنے ملک کے بدل خیرخواہ ہین اور مثل دانشور حکام کے

ब्रेडफोर्ड

میری یعنی میجر بریڈ فورڈ صاحب کی راے سے متفق ہے —

سنہ ۷۰ و ۱۸۷۱ع اگرچہ سابقاً نواب محمد فیض علیخان بہادر کی تعریف ہو چکی ہے مگر اوسکی خوش چلنی و عمدہ خدمات کی یہان بہی تعریف لکہنی ضرور ہے یہہ مہاراجہ صاحب اور راج کی خوش نصیبی ہے کہ عہدہ وزارت پر ایسا لائق شخص ہے اور سرکار انگریزی کو بہی بڑا فائدہ ہے کہ جس حالت مین وہ اپنے آقا کا وفادار اور دیانت دار ہے سرکار انگریزی کا بہی صادق خیر خواہ اور مددگار ہے اور تصدیق اسکی یہہ ہے کہ اکثر دقیق و پیچدار معاملات جو متواتر پیش آئے ہین اوسکی کوشش سے بآسانی طے ہوئے ہین بجلدوے حسن خدمات گورنمنٹ نے اوسکو خطاب نواب ممتاز الدولہ اور تمغا ستارہ ہند درجہ سوم عطا کیا ہے رسم عطاء تمغا رکہ خود مہاراجہ صاحب نے گرینڈ کمینڈر ستارہ ہند

ड कमैंडर

ہونے کی وجہہ سے ادا کی تہی بہت دلچسپ ہوئی اور خاص کر ایسے ذریعہ سے کہ امراء ریاست کو جو بدگمانی سرکار انگریزی سے یہہ عزت ملنے پر ہوتی ہوئی

سنہ ۷۱ و ۱۸۷۲ع وزیر اعظم راج جےپور ممتاز الدولہ نواب محمد فیض علیخان بہادر سی ایس آئی جیسا کہ پیشتر لکہا گیا ہے نہایت تحسین و آفرین کے لایق ہین اس لائق و تجربہ کار اہلکار کی خدمات بجانب آقاء خود کے جسقدر تعریف کیجاوے تہوڑی ہے اور بہر ان حال نواب کے برابر سرکار انگریزی کا مدد و معاون و خیر خواہ و رفیق صادق ہونا محال ہے ایسا وفادار و متدین و معتبر وزیر ہونے سے مہاراجہ صاحب کی کمال خوش نصیبی ہے کہ وہ ہر طرح سے اس عظیم الشان عہدہ کے لایق ہے —

ہونیکا یقین کلی ہو گیا نواب فیض علیخان کی تعریف مین صاحبان پولٹیکل ایجنٹ نے متواتر رپورٹون مین جو لکہا ہے اوسکی بجنسہ نقل کیجاتی ہے سنہ ۶۸و۱۸۶۷ء مہاراجہ صاحب آٹہہ ممبران کونسل کی مدد سے ریاست کا کام کرتے ہین اونمین نہایت معتمد ولیئق ترین و نہایت دانشور نواب فیض علیخان ہے کہ مہاراجہ صاحب کو راج کی اصلاح و ترقیون مین بہت مدد دیتا ہے۔

سنہ ۶۸و۱۸۶۹ء نواب فیض علیخان بہادر سرگروہ کونسل اور مہاراجہ صاحب کے مشیر دست راست کی حسن خدمت کا اظہار کیئے بغیر مین اس رپورٹ کو ختم نہین کر سکتا ہون مہاراجہ صاحب کا اعتبار اور قدر اور وزیر اعظم کا ذمہ ور عہدہ حاصل کرسکے ایسے اہلکار کا ضبط و اقتدار اعلےٰ درجہ کا ہونا چاہیئے اور مین بہت خوشی سے شہادت کامل دینے کے قابل ہون کہ اوس نے اپنے فرائض کو بڑی مستحسن و پسندیدہ طریقہ سے ادا کیا ہے بڑے تجربہ اور وسیع و عاقلانہ خیالات اور پُرخیر و صاف رویہ سے متمتع ہو کر نواب سے راج کو بے حساب فائدہ پہونچا ہے اور اون عاقلانہ تدبیرات کے اجراء و بجا آوری مین جنکا اس رپورٹ مین مفصل حال لکہا گیا ہے اور جن سے راج کی بڑی نیکنامی ہے مہاراجہ صاحب کو بڑی امداد و اعانت ملی ہے مہاراجہ صاحب کی کمال خوش نصیبی ہے کہ اونکو نواب سا خیر خواہ ولیئق وزیر ملا ہے اوسکے حسن خدمات کی جسقدر تعریف کیجاوے کم ہے۔

سنہ ۶۹و۱۸۷۰ء ممتاز الدولہ نواب فیض علیخان بہادر وزیر کی حسن خدمات پیشگاہ جناب ملکہ عالیہ انگلستان مین معلوم ہو کر اونکو تمغا و خطاب ستارہ ہند درجہ سوم عطا ہوا ہے اونکی نسبت سال گذشتہ مین جو کچہہ میجر بینن صاحب نے لکہا ہے اوسمیں

کرتے ہین اور کاروبار روزمرہ اور خفیف مقدمات کے سواے کسی بڑی
معاملہ کے مواخذہ مین پڑنا نہین چاہتے ہین تا وقتیکہ اونکو وہ اختیارات جو
ابتدا مین تجویز ہوئے تھے ندئے جاوین مہاراجہ صاحب اور کونسل کو تقرر کونسل
سے خاطر خواہ فائدہ نہ پہونچے گا سنہ ۱۸۷۱ء مین مقدمات سنگین مین کونسل بے
اختیار تہی اول ایسے مقدمات مصاحب کے ملاحظہ کیواسطے رکہے جاتے تہے وہ
یا تو خود طے کرتا تہا یا مہاراجہ صاحب کے ملاحظہ کیواسطے رکہدیتا تہا اور جب
اونکو فرصت ہوتی تب پیش ہوتے تہے۔

مہاراجہ صاحب کو اس نقص سے متواتر آگاہ کیا گیا اور فہمایش ہوئی کہ ہندوستان
کی ترقی روز افزون کہ علاقہ انگریزی مین اور اوسکے پرتو سے ہندوستانی
ریاستو مین ہوتی ہے مقتضی اسکی ہے کہ جو قواعد سرکار انگریزی مین جاری
ہین وہی ریاستو مین بہی ہوتے جاوین اور محکمہ جات با اختیار اپنا کام
بہ اختیارات خود کیا کرین تو مہاراجہ صاحب نے جوابدیا کہ یہہ سب صحیح
ہے مگر جسقدر ترقی جے پور مین ابتک ہوئی ہے خلاف دستور قدیم و رواج
مستمرہ ہونے سے لوگون کو بہت ناگوار ہے اور عوام اوسکے بہت خلاف ہین
اسواسطے ہم اپنے اختیار سے کام کرنا مصلحت سمجہتے ہین کہ کوئی خلل انداز
نہو سکے۔

مہاراجہ صاحب اور راج کی خوش نصیبی سے اون ایام مین مصاحبت کی عہدہ
پر نواب محمد فیض علیخان بہادر تہا جس نے مدت کی کارگذاری سے نہ فقط مہاراجہ
صاحب کا اعتبار اور قدر حاصل کی بلکہ اونکو اوسکے منتظم ولیئق و وفادار

مناسب ہو تجربہ سے اختیارات کثیر الوسعت کا استعمال کرنے کی قابلیت

اور اون عاقلانہ و نیز سخاوت تدبیرات سے جو مہاراجہ صاحب کی خوش انتظامی

مہمات کی کارروائی سے ظہور پذیر ہین واقفیت ہوتی ہے ٹھاکران و اہلکاران

قدیم کو کہ رواج مستمرہ کے پابند ہین اس کونسل کا تقرر پسند ہوا اون

ہی کہ اوس مین ہارج و خلل انداز ہون گے باوصف اس اختلاف کے مہاراجہ

صاحب کی مستقل مزاجی مستحکم ہو گئی اور اچھی طرح کام کرنے لگے بطور مجمع مشیران کونسل

کی کارروائی بہت عمدہ ہوئی کہ سررشتہ جات انتظام کی اصلاح و ترقی مین اوس

سے مہاراجہ صاحب کو بہت مدد ملی اور بطور مجمع منتظمان بھی اوسکی کارروائی

کم ہوئی اجراء کار مین بہت چستی و سہولیت ہو گئی کہ مقدمات علاقہ غیر کی کارروائی

اور تحریرات سرکار انگریزی کی تعمیل و تحریر جواب جلد ہونے لگی تاہم یہہ مجمع

جیسا مفید ہونا چاہیے ویسا نہین ہے سبب یہہ کہ اوسکے ممبر و ممین لایق و

کارگن جو اپنی ہی مستعدی و کارگذاری سے فوائد راج کو درجہ کمال کو پہونچاتے

اور اسلوبی امور و آراستگی کار سے راج کو رونق و ترقی دین نہین ہین و

خود اختیاری سے کام نہین کرتے اور اسی سبب سے سررشتہ جات ماتحت کے

لوگ چستی و ہوشیاری سے کام نہین کرتے ہین افسوس ہے کہ راج کے کسی

سررشتہ کی کارروائی آزادی و خود اختیاری سے نہین ہوتی ہے مقدم

اسکا یہہ ہے کہ مہاراجہ صاحب کام مین زاید از حد واجب مداخلت کرتے ہین

اس سے اہلکارون کو اپنے عمل پر اور آپسمین کسی دوسرے شخص پر اعتبار نہین

ممبران کونسل جو اختیارات اونکو حاصل ہین اونکا بھی کامل استعمال نہین

انصرام کار ریاست مین شریک کرنے اور اون سے صلاح لینے کیواسطے کی ہے مہاراجہ صاحب تحسین وآفرین کے لایق ہین۔

سابقاً بحیات پنڈت شیو دین مہاراجہ صاحب بذات خود کار ریاست پر کم توجہ تہے مگر شیودین کے انتقال کے وقت سے جب اونکی نظر مین کوئی ایسا معتبر شخص نہ رہا جسکے اعتبار پر کام چہوڑین کل کام خود اونہین کے ذمہ آپڑا تب اونکو کام کی کثرت اور اختیارات کی وسعت کا صحیح حال معلوم ہوا اوس حالت مین کہ جب کوئی مددگار نہ تہا اونہون نے کمال استقلال اور محنت سے کام شروع کیا تہوڑے عرصہ مین ایسی مہارت اور واقفیت حاصل کی کہ انتظام ریاست مین کوئی دقیقہ باقی نرہا اور کوئی کام ایسا نرہا جو اونکی توجہ وتحقیقات سے بچا ہو اور تقرر روائل کونسل صرف اس نظر سے کیا کہ انتظام کا فراخ تر سررشتہ جسمین راج کے سرداروں اور ٹہاکروں کو مشورہ اور انصرام کار ریاست مین شریک کیا جاوے جاری ہوا اور ہمدران حال مثل پنڈت شیودین کسی ایک شخص کو اختیار مطلق نہو کیونکہ ایسے شخص کو جو اوسکی سی دیانت اور وفاداری نہین رکہتا وہ اختیار دینا صریح پُرضرر تہا۔

چونکہ کار ریاست اس کثرت سے ہے کہ مہاراجہ صاحب اگرچاہتے توبہی تن تنہا اون سے اس کام کا اہتمام غیر ممکن تہا محکمہ کونسل سے اونکو بہت مدد ملتی ہے کہ بغیر اسکے کہ کسی ایک شخص کو اختیار کلی ہو جملہ ممبران کونسل کے اہتمام سے کل مقدمات کی ترتیب وتحقیقات وصفائی ہوکر حکم اخیر کیواسطے مہاراجہ صاحب کی خدمت مین پیش ہوتے ہین اور علاوہ سہولیت کار کے ممبران کونسل کو وقت آیندہ مین

کو دو حصوںمین منقسم کیا اول بصاحبت جسمین بخشی فیض علیخان سپہ سالار اور پنڈت بشمبہر دین خلف شیو دین تہے دویم دیوانی یعنی انتظام مال مین منشی کشن سروپ اور پروہت ہر پرشاد مقرر ہوئے اور مہاراجہ صاحب بطور میر مجلس ہفتہ کے ایام معینہ پر کام کرنے لگے انمین سے صرف ایک شخص بخشی نواب فیض علیخان ہوشیاری ولیاقت و مستعدی سے ہر طرح اس کام کے لایق تہا اوس نے کار مفوضہ کو بکوشش و تندہی انجام دیا بشمبہر دین و کشن سروپ کام نکر سکے اور مہاراجہ صاحب کو اونکا اعتبار نرہا پروہت رام پرشاد محض ناخواندہ ہے کہ دستخط بہی نہین کر سکتا مگر دیانت دار اور راج کا دلی خیر خواہ ہے اس جلسہ کو بجز تشخیص مقدمات کے کچہہ اختیار نہ تہا ہر معاملہ مین مہاراجہ صاحب سے عرض کرنے کی ضرورت ہوتی تہی اور جو مقدمات اونکی تجویز سے فیصل ہوتے تہے وہ بہی حسب مرضی مہاراجہ صاحب بدل جاتے تہے کہ اسطرح اجرا کار ہو سکا تو ستمبر ۱۸۹۶ء مین مہاراجہ صاحب نے اوسی جلسہ مین چار شریک اور مقرر کرکے اوسکا نام روآئل کونسل رکہا اور تبدل انتظام کو عظمت دینے کیواسطے اس محکمہ کو رسمیات شوکت و تجمل سے جاری کیا ممبران کونسل سے بہ دیانت و عدالت کام کرنے کیواسطے حلف لیا گیا خود مہاراجہ صاحب کونسل کے پریزیڈنٹ ہوئے انتظام کار تحریر کیواسطے ایک سیکرٹری مقرر ہوا اور انعقاد جلسہ بسم سلامی شاہی سر ہوئی قدیم اہلکاران ریاست وعموماً رعایا کو تقرر کونسل ناپسند ہوا سب نے اوسکو خلاف دستور مروجہ قدیم اور ناپائدار ظاہر کیا اس اصلاح کی بابت کہ خود اپنی ہی عاقلانہ تجویز سے اہلکاران و موروثی سرداران کو

رائل کونسل

پریزیڈنٹ

سیکرٹری

سے اعلےٰ ترین عہدہ ریاست پر پہونچا تہا پس عجب نہین کہ عوام الناس خصوصاً تہاٹ
ٹہاکر جو اوسکو پردیسی سمجہتے تہے اور جنکو اوس سے اونکی پشتینی و موروثی عہدہ سے
بیدخل کیا تہا اوسکے مخالف ہوگئے اوسکے دشمن اوسپر اتہام رکہتے تہے کہ وہ
طامع اور کینہ ور ہے اور رکہتے تہے کہ اوس نے کل عہدون پر اپنے دوست
ورشتہ دارون کو مقرر کردیا تہا کار سرکار مین کسی افسر سررشتہ کو اپنی تجویز
پر عمل نہین کرنے دیتا تہا اور مخالفون کو خزانہ راج سے روپیہ دیکر خاموش
رکہتا تہا اسمین شاید کسیقدر صحیح ہو کیونکہ پنڈت شیودین عیب سے خالی نہ تہا
مگر یہہ شکایت زیادہ تر براہ عداوت مبالغہ سے تہی اور جسقدر صحیح تہی محتاج
ثبوت نہین ہے۔

اسمین شک نہین کہ اوسکو ہر فریق کے رضامند کرنے کی قابلیت حاصل تہی
اور مخالف سردارون مین بہدگر اتفاق کرانے مین ساعی رہتا تہا ہر مفید عام
تدبیر مین دل وجان سے کوشش کرتا تہا ریاست مین جو ترقی ہوئی ہے اوسکی
باعث سے ہے۔

شیودین کے انتقال سے مہاراجہ صاحب کو سخت صدمہ پہونچا خصوص اسوجہ
سے کہ کل راج مین ایسا لایق اور معتبر شخص کوئی نہین نظر آتا تہا جو مصاحبت کی
عظیم الشان عہدہ پر مقرر ہونے کے لایق سمجہا جاوے ابتداء مین مہاراجہ صاحب
نے چاہا تہا کہ بنظر قدامت و حسن خدمت پنڈت شیودین کے خلف بشمبہر دین کو
بجاے اوسکے مقرر کرین مگر بست سالہ طفل کو ایسا مشکل و دقیق کام سپرد کرنا
مناسب نظر نہ آیا اسواسطے محکمہ کونسل بطور جلسہ وزراء مقرر کرکے کل انتظام

اس زمانہ مین انتظام ریاست برائے نام ٹہاکر لچھمن سنگہ ناتہاوت چوہون والہ کو سپرد تہا مگر اصل مین کل کام پنڈت شیودین مہاراجہ صاحب کا وزیر خاص و مشیر کرتا تہا اوسکو اختیار کلی حاصل تہا یہہ شخص علاقہ انگریزی کا رہینے والہ برہمن تہا اوس نے گورنمنٹ کالج آگرہ مین تربیت پاکر اعلے ترین درجہ کی علمیت حاصل کی تہی ۱۸۳۵ع مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اوسکو مہاراجہ صاحب کا اوستاد مقرر کیا تہا۔

شیودین نے خوش اخلاق و دیانت ومحنت ولیاقت و نیز فریب وچالاکی سے اپنے شاگرد کا اعتبار کلی حاصل کیا تہا اور اسی سبب سے مئی ۱۸۶۲ع مین ٹہاکر لچھمن سنگہ کے انتقال پر راج کا اعلے ترین عہدہ یعنی مصاحبت اوسکو حاصل ہوا کارکردگی پنڈت شیودین کے زمانہ مین کار ریاست دانشوری و خوش تمیزی سے ہوتا تہا اور علی العموم اوس سے سب لوگ خوش تہے اسوقت مین جو تدبیرات اصلاح و ترقی انتظام و اجراے کار عدالت ظہور مین آئین اوس مین اوسکی کارگذاری نہایت تحسین و آفرین کے لایق تہی سررشتہ مال کو اوسکے زمانہ مین ایسی ترقی ہوئی کہ چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی زیادہ ہوئی اور جب سے شیودین کو اختیار ملا ہو آمدنی مین اور بہی اضافہ ہوا کہ اخیر مین تینتالیس لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوگئی۔

ہیجر بینن صاحب کے جےپور مین پہونچنے پر پنڈت شیودین سخت بیمار تہا اگرچہ بیماری مہلک نہین معلوم ہوتی تہی مگر اسقدر ضعیف ہوگیا تہا کہ جانبر نہو سکا ۱۳ جون کو اوسکا انتقال ہوا اور سبکو کمال غم و افسوس ہوا پنڈت شیودین اونچے درجہ

تھی افسرونکی رای کو منظور کیا اور جیپو کو واپس آئے جے پور کی فوج مین جن اقسام کے لوگ ہین
اونکو دیکہتے ہوئے اوسکے باغی نہونے سے افسرونکی کمال لیاقت و خیراندیشی
ثابت ہے اسمین شبہ نہین کہ یہہ اقسام وہی ہین جنکے لوگ انگریزی فوج مین
تھے اور موجبات بغاوت جو وہان تھے یہان بھی موجود تھے احتمال قوی تہا کہ
فساد ہوجاوے مگر مہاراجہ صاحب کے حسن نیت و متواتر خبرگیری اور منتظمان
راج خصوص پنڈت شیودین کی خوش تدبیری سے ہرطرح خیریت رہی کسیطرح
کا فساد نہونے پایا مہاراجہ صاحب نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے قبایل کو اپنے
محل مین پناہ دی اور باوجودیکہ فوج باغی چہاونی نصیرآباد و نیمچ نے کمال گستاخی
سے اونکی سپردگی کی درخواست کی مگر مہاراجہ صاحب نے اوسپر مطلق التفات
نکیا اور اپنے مہمانون کی عافیت مین کسی طرح خلل واقع نہونے دیا بلحاظ ان
خیرخواہیون کے نواب ویسراے وگورنر جنرل صاحب نے مہاراجہ صاحب وायसराय
کی بڑی عزت و توقیر کی اور پرگنہ کوٹ قاسم کہ شاہ مخروج دہلی سے ضبط ہوا कोटकासम
تہا مہاراجہ صاحب کو عطا کیا۔

فروری سنہ ۱۸۶۲ء مین مہاراجہ صاحب نے جودہپور تشریف لیجا کر دو
شادیان کین مارچ سنہ مذکور مین کرنل بروک صاحب پولٹیکل ایجنٹ بعد ब्रुक
رخصت ولایت کو گئے اور میجر بینن صاحب نے ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء کو بجاے बेनन
اون کے کام کرنا شروع کیا مہاراجہ صاحب جودہپور سے واپس آئے
تب اونکو گورنمنٹ ملکہ عالیہ فرمان رواے انگلستان سے تمغا و خطاب ستارۂ ہند
درجہ اول حاصل ہوا۔

اونہون نے کرنل سرہنری لارنس صاحب سے جو بجاے لوصاحب ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوئے تھے صلاح لی اونہون نے بڑی شفقت وصفائی سے صلاح دی مہاراجہ صاحب نے اوسپر بلا فروگذاشت عمل کیا۔ راول عہدہ سے موقوف ہوا اوسکا بہائی ٹہاکر لچھمن سنگہ کہ زیادہ لایق اور خبردار تہا بجاے اوسکے مقرر ہوا اور اوسکے مقابلہ مین پنڈت شیودین کہ ابتک اتالیق تہا حاکم مال مقرر ہوا اور فوج کی افسری پر ایک اور خود اختیار شخص کا تقرر عمل مین آیا بقول لارنس صاحب کے جے پور کے راج مین سب کیواسطے گنجایش تہی اس بندوبست سے ٹہاکر لچھمن سنگہ کی لیاقت وستعدی بدستور انتظام راج مین مستعمل رہی اور راناوتون کا اختیار کم ہوکر ریاست اونکی قید ودباؤ سے نکل گئی۔ | सर हेनरी लारं

جب مہاراجہ صاحب ہوشیار ہوئے اونہون نے اپنے راج کی بہبودی مین ایسی توجہہ کی کہ جو امید اون سے اوایل مین تہی اوس سے بہی زیادہ خوبیان ظہور پذیر ہوئین ۱۸۵۷ء مین غدر ہوا تب اونہون نے شہر کی حفاظت کیواسطے صرف سات سو سپاہی اور اٹہارہ سو ناگہہ رکہکر تہہ سات ہزار سپاہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے ساتھہ بہیجے کہ ریواڑی وگورگانوہ ہوکر پلول داخل ہوئے وہان سے مجمع کثیر صاحبان انگریز کو کہ غدر کی آفتون سے متفرق ومنتشر ہو رہے تہے بحفاظت تمام آگرہ کے قلعہ مین پہونچایا اور میواتی غارتگرون کے چند دیہات کو سزا دی آخرکار فوج مین ہیضہ کا مرض پہیل گیا بعض لوگ بہاگنے لگے اور زمانہ کو دیکہکر سپاہیون کے دل برگشتہ ہونے لگے افسران فوج نے جے پور کو واپس آنا مناسب سمجہا پہر ایڈن صاحب نے کہ بجاے رکارڈیس صاحب ۱۸۵۶ء مین مقرر ہوئے

रिवाड़ी गुरगावा पलवल ईडिन

ہم جنسون کے حق مین بالکل مفید نہین ہین بڑی عزت و توقیر ہوتی ہے جس انسہ
لے نبے رحم اعتقاد کو بیخ و بن سے رفع کرنے مین سب سے سبقت کی اور جسکو
بطور عادل و مستعد حاکم کی ریاست مین ابتک یاد کرتے ہین وہ بلا اجر و قدردانی
انگلستان مین پڑا ہے —

پنچایت سرداران ماتحت میجر لڈلو صاحب نے صرف انسداد ستی کا ہی قانون جاری
نہین کیا ہے بلکہ دختر کشی و بردہ فروشی و مطالبہ شدید بہاٹ و چارنون کے
امتناع کیواسطے مہاراجہ صاحب کی نابالغی مین قانون جاری کرائے ہین —
مہاراجہ صاحب کو انتظام راج سپرد ہونیکے بعد ہی راول عہدۂ وزارت پر بحال
آیا چونکہ وہ بذات خود بہت فضول خرچ اور نہایت غافل تھا آمدنی ریاست
خود اوسی کے غیر ضروری مصارف مین ضائع ہوتی تھی خود راول نے مفاجت
کے نام پر قناعت کر لی تھی محنت و ذمہ وری اوسکے متوسلون مین سے جس نے
چاہا لے لی افواج و سرشتہ جات کی تنخواہ مدت کی چڑھ گئی اور خرچ زیادہ ہوتا
گیا اراضیات جو کپتان رکارڈس صاحب نے ضبط کی تھین واگذاشت ہوگئیں
علاوہ اسکے ملک مین قحط ہوگیا کہ اس سے بھی آمدنی مین کمی ہوئی اور ساہوکارون
کو جو پرگنات بالعوض قرضہ دیئے تھے علیحدہ ہوجانے سے راج کا اعتبار جاتا رہا
۱۸۵۵ء مین مہاراجہ صاحب کے بااختیار ہونے سے تین سال بعد سترہ لاکھ
روپیہ کا قرض ہوگیا —

مہاراجہ صاحب کی ہنوز ایسی عمر نہ تھی کہ ریاست کا کام سنبھال لیتے نرم مزاج اور
گوشہ گزین ہونے سے ذی اقتدار راول کے مغلوب ہوگئے تھے اس حالت مین

بہی مبالغہ معلوم ہوتا ہے اوسکے فوائد پر خیال کرنے مین جے پور کی حالت بدنظمی پر بہی جو ابتدا مین تہی غور کرنا چاہیئے مخالف فریقون کی نزاع اور راجہ صاحب کی مداخلت کے نقص اور ایک زبردست فریق کی موجودگی یہہ سب امور قابل لحاظ ہین معرفت راول کے بامداد صاحب پولٹیکل ایجنٹ انتظام راج کرانے کی تجویز پیشتر ناکارآمد ثابت ہوچکی تہی بعد ازان اوسیطرح کی دوسری تجویز ہونی ممکن نہ تہی اور نہ کوئی خیال مین آئی تہی مگر تقرر پنچایت سے کل سردار جو بشکل دیگر مخالف رہتے صاحبان ایجنٹ کی طرف ہوگئے۔

یہہ بہی خیال کرنا چاہیئے کہ اتنی مفید و عمدہ تدبیرات جو تہوڑے عرصہ مین راج جے پور مین بذریعہ پنچایت سرداران عمل مین آئین ہندوستان کی اور کسی ریاست مین نہین ہوئی ہین اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ باتفاق ایک ہندوستانی مصاحب کے کام کرتے تو کبہی ظہور مین نہ آتین اگر پنچایت سے صرف ایک انسداد ستی کا قانون جاری ہوا ہوتا تو وہ بہی اونکے انتظام کی عمدہ کارگذاری کی دلیل ہوتا انسداد ستی کی بابت بشمول جے پور دربار لاہور و دیگر دربارون سے گورنمنٹ گزٹ مین تعریف لکہی گئی ہے مگر دربار جے پور بلکہ پنچایت سرداران وبخصوصیت ٹہاکر لہوپت سنگہ جہلاوالہ جنہون نے اول اپنی نسل کے عقاید کو منسوخ کیا زیادہ تعریف کے مستحق ہین میجر لڈلو صاحب بہی جنہون نے ان تدبیرون مین اونکی رہنمائی کی تہی اپنے انعام سے محروم رہے ہین کل اقوام یورپ کے خلاف سرکار انگریزی مین یہہ بڑا نقص ہے کہ جو خدمتین متعلق بہ فوج نہین ہین اونکا انعام کم ملتا ہے جس حالت مین اکثر لوگون کے جنکے اعمال

ہون کہ اونہون نے انتظام جے پور کا اسیطرح کیا اونہون نے قبول کیا کہ اصل مین اختیار عملی ہندوستانی صاحب یعنی راول کو حاصل ہے اور مجھکو اوسپر نگرانی کرنے کا اختیار نہین ہے پس اون کے ہی اقبال سے اونکی بھی تجویز ویسی ہی ناکار آمد تھی جیسی وہ جسکو اونہون نے ناپسند کیا تھا کرنل لو صاحب کی راے بھی اون سے متفق ہوئی اور راون کے نزدیک بھی پنچایت ویسی ہی فضول اور ناکار آمد متصور ہوئی اور ترقی ریاست جو ہوئی صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کی لیاقت و دیانت و تندہی سے سمجھی گئی نہ کہ پنچایت کی خوبی سے اس سے عیان ہے کہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ سردارون سے صلاح نہین لیتے تھے سردارون سے زیادہ تر تعمیل احکام کا کام کراتے تھے اور بجاے مشیر ونکے اونکو عامل راج سمجھتے تھے کہ وے اوسی کے لایق تھے اوس زمانہ مین سڑک نہ تھی رہنے کی سبب سے شہر مین پہونچنا محال تھا مگر سردار ہفتہ مین ایکدو گھنٹہ تدبیرات انتظام کی صلاح کرنے کیواسطے جمع ہو سکتے تھے اور واسطے اجراے کار تعمیل کے ایک سردار کو جسکے ذمہ کا وہ کام ہوتا چھوڑ سکتے تھے اس صورت مین کل کام بہ جلسہ مشترک سرداران و صاحب ایجنٹ ہو سکتا تھا نہ کہ اور کسیطرح کار روزمرہ کی کثرت سے بچانے کیواسطے صاحب ایجنٹ کے پاس ایک نائب بصرف راج مقرر کیا جاتا کہ اسطرح اونکو معاملات عظیم پر غور کرنے کی فرصت ملتی سررشتہ جات مال و خزانہ اون کے تحت خاص مین رہتے کہ اس سے اونکا اختیار مطلق ہوتا اور راصل مین منتظم راج ہو جاتے۔

اگرچہ حسب تجویز مرکوزہ کام نہو سکا مگر پنچایت کی نسبت جو لکھا ہے اوس مین

پولیٹکل ایجنٹ کسی طرح ہم صلاح و شریک جلسہ نہین ہوئے ہین اصل مین کرنل سنڈرلینڈ صاحب کی یہہ تجویز تھی کہ چہہ صاحب ایک مقام پیہ جمع ہوکر معاملات راج کی نسبت صلاح کیا کرین یہان شروع سے ہی تجویز وتعمیل مین اختلاف واقع ہوا صاحب پولیٹیکل ایجنٹ ہر روز دیوانخانہ مین نہین جاسکتے تہے اور نہ پانچون سردار کوٹھی ایجنسی مین آنے کیواسطے اپنے غرور و تمکنت کو چہوڑ سکتے تہے اگر ایک دو دفع صاحب ایجنٹ گئے تو اونکی موجودگی سے سب ناخوش ہوئے پہر صاحب ایجنٹ کی مستعدی اور صاف گوئی اور سردارون کی کاہلی اور مکاری مین زمین و آسمان کا فرق تہا اونکو عادت تہی کہ اورون سکے اتفاق سے کام کرین اور سردار طریقہٴ انصرام کاروبار سے محض ناواقف تہے صاحب اپنی راے علانیہ ظاہر کرتے تہے سردارون کو اگر کوئی آمادگی و تحریک نہ دیتا تو کسی راے پر قایم نہین ہوسکتے تہے اور قایم ہوتے تو اوسکے اظہار مین پس وپیش کرتے غرض انگریزی اور ہندوستانی طریقہ کے جو اختلاف ہین یہان سب جمع تہے اور باہمی رضامندی یا ضرورت سے یہہ جلسہ اختتام کو پہونچا صاحب پولیٹکل ایجنٹ حاکم مطلق ہوگئے نہ راے دیتے تہے اور نہ بحث و صلاح مین شریک ہوتے تہے صرف سردارونکی تجویزونکو بنظر ثانی دیکہکر منظور یا نامنظور کردیتے تہے بس جس فیصلہ کو اونہون نے منظور کیا ملک کیواسطے قانون ہوگیا اور جسکو نامنظور کیا وہ منسوخ ہوگیا۔

کپتان رکارڈس صاحب کی راے مین تقرر پنچایت کارآمد نہوا اونکو بہتر نظر آیا کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ صرف ایک ہندوستانی مصاحب کے ساتھہ ہم جلسہ

تجربہ کار لوگ بہی ہین اسوجہہ سے حکام انگریزی بضرورت صلاح ومشورہ نہ بطور کارکن اونکو اپنے شامل رکہکر فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہین گورنمنٹ ہندوستان کی بہی رائے کرنل سدرلینڈ صاحب سے متفق ہوئی اور حکم دیا کہ اگر پنچایت مین بعض سردار ناکردہ کار ہین تو بہی چند ذی رتبہ اور صاحب اقتدار لوگون کو شریک جلسہ رکہنا ایک شخص کو راج کی کل حکومت کا اختیار دینے سے بہتر ہے میجر لڈلو صاحب اور پنچایت کے درمیان جو کسیقدر اتفاق رہا ہے اوسکا ذکر بیشتر ہو چکا ہے ناتہاوتون سے جو رنج اونکو تہا اوسکو کبہی مخفی نہین رکہتے تہے اونکا قول جیپور مین بخوبی مشہور رہے کہ جسطرح جودہ پور سے ناتہون کو نکالا تہا جے پور سے ناتہاوتون کو نکالونگا اور بیل کی ناک مین بہی ناتہہ نہ چہوڑونگا ایک ناتہاوت کو اسطرح نکالا کہ دوسرا بہی جو اپنی جاگیر مین تہا ناخوش ہو گیا اور پنچایت مین خالی عہدون پر اون کے مخالفون کو مقرر کیا اونمین چند ایسے شخص تہے کہ جنکے سبب سے پنچایت مین نااتفاقی ہو گئی اور کچہہ عرصہ بعد اونہین کے زمانہ مین پنچایت برائے نام رہگئی —

کپتان رکارڈس صاحب نے کہ ازبس ذکی ومتین تہے حسب الارشاد کرنل لو صاحب پنچایت کی نسبت اپنی رائے لکہی ہے اوس سے طریقہ کارروائی صاف عیان ہوتا ہے اور ناکامیابی پنچایت کے سبب صریح ظاہر ہین حسب ارشاد آپ کی پنچ سرداران راج اور صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کے بشراکت کام کرنے سے مہاراجہ صاحب کی ریاست اور رعایا ملک کو جو نقصان یا فائدے پہونچے ہین اونکی نسبت مین اپنی رائے واشگاف لکہتا ہون کہ واقع مین پنچسرداران اور صاحب

اور کام کرنے کے عادی ہین ٹھاکران جے پور بخصوصیت کاروبار ملکی کے انجام دہی
کے لایق نہین ہین خود سر ہین اور اپنے ہمسرون کی راے کو نہین مانتے ہین -
بخلاف اسکے کرنل صدرلینڈ صاحب نے کہا کہ ابتدا مین یہہ ارادہ تھا کہ ہر فریق
کو پنچایت مین داخل کیا جاوے اور امید تھی کہ ادنے درجہ کے لوگ بھی کام کے ہو
جاوینگے بہرحال یہہ مجمع محبوب العوام تھا اونکو اوسکی برخاستگی منظور نہوئی شرکار جلسہ
مین سے بہوت سنگھ حقدار مسند نشینی بھی تھا اوسکو علیحدہ کرنا چاہا تھا ناتھا اونکا
اختیار کم کرنے کیواسطے پنچایت مقرر کی گئی تھی تاہم اونمین سے دو شخص جنکو بواجب
مدد دینے کے سبب سے سب لوگ انگریزون سے ناراض ہوگئے رکھے گئے تھے
وقت تقرر پنچایت یہہ تجویز پسند ہوئی اور نظم ونسق راج جے پور مین ابتک جاری
رہے سردارون کی پنچایت خواہ انجام دہی کار مین کارگر نہو راجپوتانہ مین مجمع
قانونی سمجھا جاتا ہے سرداران پنچایت کی لیاقت کی نسبت کرنل سدرلینڈ صاحب
نے لکھا کہ سرداران راجپوتانہ لیاقت انتظام سے بے بہرہ نہین ہین راج کے
انتظام سے اونکی جاگیر کا انتظام بہتر ہوتا ہے اونکی رعایا علاقہ انگریزی کی رعایا
سے خوشتر اور فارغ البال ہوتی ہے اور اسوجہ سے کہ اونکی جاگیرون مین سردار
تک ہر ایک شخص کی رسائی ہے اور وے رعایا کے نقصان و فائدہ کو اپنا نقصان
و فائدہ سمجھتے ہین رعایا پر زیادہ توجہ و التفات کرتے ہین البتہ یہہ امر صحیح ہے
کہ سرداران کو اونکے مالک کے خفیف کامون پر ملتفت کرنا مشکل ہے کیونکہ وے
بدرجہ غایت تنگ چشم اور خودغرض ہین اور مدت دراز کی بدنظمی سے باہم حسد
و نفرت کرتے ہین تاہم تحقیقات سے پایا گیا کہ باوصف نا تربیت یافتگی اونمین

سے دو لاکہہ ستر ہزار روپیہ بقایا راج بابت تعمیر چاہات و تقاوی زمینداران
وصول کیا گیا ہے خرچ صرف عـــ لاکہہ لعـــ لاعـــ کا بتلاتے ہین سے لاکہہ لاکہہ
ساہوکارون کو ادا کیا گیا اور ڈہائی لاکہہ روپیہ لیس انداز ہوا یکم جون تک
کی تنخواہ کل ملازمین اور فوج کی ادا کی گئی یہہ کل حساب مشتبہ تہا مگر صاحب پولٹیکل
ایجنٹ اوسکا امتحان بہی نہین کر سکتے تہے واقع مین اسوقت دس لاکہہ روپیہ
کا قرضہ تہا اور بجاے اسکے کہ بلا وجہہ معقول ایک سال مین نو لاکہہ روپیہ جمع
مین زیادہ ہو گیا ہو قرضہ کا ہونا زیادہ قرین قیاس ہے -

انجام یہہ ہوا کہ کرنل لو صاحب نے ریاست کی ترقی سے گورنمنٹ کو مطلع کر کے
بلا تامل لکہدیا کہ مہاراجہ صاحب کو اختیارات حکومت ہو کر پنچایت سے نگرانی
اوٹہالیجاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور خلعت بلا مواخذہ قیمت کہ گورنمنٹ سے
منظور ہو چکا تہا اونکو دیا گیا قبل اختتام اس مضمون کے ضرور ہے کہ پنچایت سرداران
کا حال جسکی نسبت مختلف راے ہین تحریر کیا جاوے -

سنہ ۱۸۳۱ع مین میجر تہوریسبی صاحب نے ناکارگر ہونے کی وجہہ سے برخاستگی کی
تجویز کی تہی اون کے نزدیک مناسب تہا کہ مہاراجہ صاحب کیطرف سے پولٹیکل
ایجنٹ اور ایک ہندوستانی مصاحب مستعدی سے کام کرین اونہون نے کہا
کہ پنچایت امتحاناً مقرر کی گئی تہی جب وہ کارگر نہوئی تو بنظر فائدہ عام لازم ہے
کہ برخاست کیجاوے تقرر اوسکا ابدی نہین ہے کیونکہ زمانہ سلف مین جاگیرداران
کی صلاح صرف صلح و جنگ کے معاملات مین لیجاتی تہی انتظام اندرونی کی نسبت
نہین لیجاتی تہی فی الجملہ وے سب لوگ حکومت کے لائق نہین ہین اور نہ ایاقت

خرچ ہو گیا تہا۔

دوسرے سال مین بہی زیادہ تر ۱۸۴۸ع کے قحط کے سبب سے کہ نرخ اجناس گران ہو گیا تہا خزانہ مین دہ لاکہہ [illegible] کی کمی واقع ہوئی اسوقت تک قرضہ پر چوبیس فیصدی کا سود دیا جاتا تہا اب حسب استرضاے ساہوان نو روپیہ فیصدی مقرر ہوا تعمیرات کا خرچ بند کیا گیا بعض جاگیرین و پنشن قرق ہوئین اور خرچ کی تخفیف کی گئی۔

۱۸۴۸ و ۱۸۴۹ع مین [illegible] لاکہہ [illegible] کی آمدنی ہوئی اور [illegible] لاکہہ [illegible] کا اخراج ہوا اور رفع کمی کیواسطے [illegible] لاکہہ [illegible] قرض لینا پڑا اخیر رپورٹ مین کرنل سدرلینڈ صاحب نے مہاراجہ صاحب کو راج سپرد کرنا تجویز کیا تہا مگر اونکی عمر پندرہ سال کی تہی اور انتظام راج کرنے کے لایق نہ تہے علاوہ بران کرنل لو صاحب اور رکارڈس صاحب کی یہہ راے ہوئی کہ مہاراجہ صاحب کو ریاست اوس حالت مین سپرد کرنی چاہیے کہ قرضہ سے سبکدوش ہو بلکہ خزانہ مین کسیقدر روپیہ پس انداز ہو یہہ حال اہلکاران راج کو بہی معلوم تہا ستمبر ۱۸۵۰ع مین ختم ہونیوالے سمت کی آمدنی اونہون نے بتعداد [illegible] لاکہہ [illegible] یعنی خرچ سے نو لاکہہ روپیہ سواے دکہلائی اس حساب کے نسبت کہتے ہین کہ مہاراجہ صاحب کے حصول اختیارات مین خلل واقع نہونے کی غرض سے مصنوعی بنایا گیا تہا ریاست کی اس فارغ البالی کو دیکہکر صاحب ایجنٹ تعجب مین آگئے مگر اونکو کچہہ شبہہ نہوا۔ اونہون نے لکہا کہ سب روپیہ جمع ہو جاویگا تو بعد اداے قرضہ کے بہی ڈہائی لاکہہ روپیہ بچر کپتان رکارڈس صاحب نے لکہا کہ گذشتہ سال مین حسن کارگذاری

اونکی جگہہ کپتان رکارڈس صاحب مقرر ہوئے اور اوسی زمانہ مین بجاے کرنل
سدرلینڈ صاحب کرنل لو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوئے پولٹیکل ایجنٹ جدید
کے تقرر پر راول جی پورین پھر آیا اور پنچایت مین داخل ہوا کرنل لو صاحب نے
کہا کہ اگرچہ سابق مین نا تہا ونون کے غلبہ سے خرابی ہوئی تھی مگر اب اون کے ہونے
کے سبب سے اجراے کار روزمرہ مین زیادہ ابتری ہے اور واقع مین یہہ حال تہا
کہ پنچایت کی کارروائی کے خود مہاراجہ صاحب بھی شاکی تھے اور ہر شخص کو شکایت
تھی او سرداران پنچایت ہر ایک کام کے انصرام مین دانستہ خلل انداز ہوتے تھے
اور جب تک اون کے ساتھہ مین سے کوئی بحصول فائدہ ذاتی رضامند نہوتا تا
کسی کام کو جاری نکرتے اس سستی اور رشوت ستانی کے رفع کرنے کیواسطے دیگر سرداران
کی نسبت راول کو زیادہ اختیار دئے گئے اور وہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو جوابدہ
متصور ہوا اس تبدل کا یہہ نتیجہ ہوا کہ دیگر سرداروں نے کام کرنا چھوڑ دیا اور
راول باختیار خود کل کام کرنے لگا کام بہت جلد اور آسانی سے ہونے لگا اور
کار مرجوعہ کے اجرا کیواسطے سردار کارکن کو بلا وساطت لکھنے کا طریقہ جاری ہوا
مگر بجاے صاحب پولٹیکل ایجنٹ و پنچسرداران منتظم راج صرف صاحب موصوف و
راول رہے۔

اس زمانہ مین ملک کی آمدنی اٹھائیس لاکھہ سے تیس[۳۰] لاکھہ تک ہوئی اور خرچ پچیس[۲۵]
چھبیس لاکھہ رہا ۱۸۴۶ء مین میجر لڈلو صاحب نے رپورٹ کی تھی کہ قرضہ ادا ہوگیا
ہے مگر اونکو جیب خاص کا قرضہ تعدادی ساڑھے تین لاکھہ اور دیگر قرضہ تعمیرات
مفید عام یاد نرہا کہ صرف ایک بند کی تعمیر پر تین برس کے عرصہ مین چھہ لاکھہ روپیہ

نہین ہوا تہا اوسطرف نشیب کی زمین تہی اسواسطے جب ۱۸۵۵ء مین دروازہ شہر تک پانی پہونچا اوسیوقت بند ٹوٹ گیا اور محنت و زر ضایع گیا زیادہ تر افسوس کی بات یہہ تہی کہ اسکی تعمیر مین رعایا سے بطور محصول روپیہ وصول کرکے لگایا گیا تہا اس سبب سے فن انجینیری صاحبان انگریز کا اعتبار جاتا رہا۔

میجر لڈلو صاحب نے اپنی رپورٹ مین مہاراجہ صاحب کے رحم اور فراخ حوصلگی کی بہت تعریف لکھی گیارہوین برس تک بجز فنون سپہ گری اونکی تربیت کی کچہہ تدبیر نہوئی ۱۸۴۵ء مین پنڈت شیودین طالب علم اگرہ کالج عہدہ اتالیقی پر مقرر ہوا اگرچہ تہوڑی دیر پڑہتے تہے مگر بہت ترقی کی جب سے ماجیصاحبہ کو ثابت ہوگیا کہ صاحبان انگریز کو فائدہ راج کے سواے اور کچہہ غرض نہین ہے اونہون نے کاروبار راج مین بالکل دست اندازی نکی اونکو مہاراجہ صاحب کی شادی کا بہت فکر تہا اور ریوان کی ریاست مین پیغام بہی ہوگیا تہا۔ रीवां

کرنل سدرلینڈ صاحب نے عزل و نصب کیا اسپر بہی پنچایت نے کام اچہا نکیا ٹہاکر لچہمن سنگہ کی برخاستگی کے بعد راول اپنے گہر کو چلا گیا اور ڈہائی برس وہان رہا جہلائی کا ٹہاکر روپ سنگہ بیمار تہا جب آرام ہوتا تہا کام کرتا تہا مگر بہت کم میگہہ سنگہ ٹہاکر ڈوگی کے بیٹے کو پنچایت مین مقرر کیا تہا اوس سے بہی کچہہ فائدہ نہوا کیونکہ اوسمین اپنے باپ کے سب اوصاف موجود تہے اخیر مین ثابت ہوا کہ اوس نے ڈونگر سنگہ عرف ڈونگجی مشہور غارتگر کے ہمراہیون کو پناہ دی اس جرم مین علاوہ ضبطی چہارم حصہ جاگیر کی پنچایت سے موقوف ہوا دسمبر ۱۸۴۷ء مین میجر لڈلو صاحب جے پور سے گئے مگر ایسی نیکنامی سے کہ ابتک سب لوگ اونکو احسانمندی سے یاد کرتے ہین۔

برآمد ہوا کہ اوسمین سے یک لاکہ ... روپیہ واپس کردیا گیا مگر تقاوی زر تغلب ہشتروہ
وجمع دیہات ستروہ غلط معلوم ہوتے ہین-
عرصہ تک جیپور کی ملک کی آمدنی ترقی پاتی رہی اخیر ۱۸۴۴ع مین روپابدار ان نے
اس غرض سے کہ پہر رسوخ حاصل کرے جہوتہارام کا رکہا ہوا زر امانت جو کسان
متعلق زنانہ ڈیوڑہی کے پاس تہا ظاہر کیا کہ لیکر خزانہ راج مین داخل کیا گیا اوسا ہوکار ان
کے قرضہ مین دیا گیا اس سے قرضہ کہ بتعداد لعہ لاکہ ... تہا سے لاکہ ... روپیہ
رہگیا اس خزانہ کے پانے سے پیشتر سبکدوشی راج کیواسطے سرداران پنچایت
نے اپنی تنخواہ بقدر ستر ہزار روپیہ سالانہ کم کردی تہی اور راجی صاحب نے پینتیس
ہزار روپیہ سالانہ جمع دیہات اور دیگر رانیون نے اس سے دو چند جمع کے
دینے قبول کئے تہے مگر جب خزانہ ملگیا تو اون سے مزاحمت نہ کیگئی اوسی سال
مین بارش بہی کم ہوئی اور ٹیڈیون نے زراعت کا نقصان کیا اس سبب سے
اور قرضہ ادا نہوسکا-
پہر لڈلو صاحب کے زمانہ مین تعمیرات مفید عام بہت جاری رہین شہر کے قریب
پہاڑ کے درمیان راستہ ہے جسے گہاٹ کہتے ہین سڑک بنائی گئی اور طرفین کو
باغ لگائے گئے شہر مین شفاخانہ تعمیر ہوا اور مدرسہ جاری ہوا شہر مین صاف
پانی پہونچانے کیواسطے تجویز ہوئی کہ نالہ امانی شاہ پر کہ شہر سے ڈیڑہ میل کے
فاصلہ پر مغرب مین ہے بند باندہ کر بذریعہ نہر کے پانی پہونچایا جاوے اسکی تکمیل
کیواسطے لفٹنٹ ہورٹن صاحب انجنیر لڈلو صاحب کے پاس متعین ہوئے تہے
مگر قبل تیاری اوسکے ۱۸۴۹ع مین چلے گئے نالہ کے مغرب مین پشتہ اچہا تیار
मोरटन इनजिनयर

لچھمن سنگہ نے کہ فوج کا بہی افسر تہا اپنا مطلب حاصل کرنے کیواسطے سبکو خایف کردیا راول البتہ معقول تہا مگر لچھمن سنگہ کے روبرو اوسکی کچھہ پیش نجاتی تہی دیگر سردار ناراض ہوکر اپنے اپنے وطن کو چلے گئے تن تنہا صاحب ایجنٹ رہگئے اون سے خرابیون کا انسداد ہونا محال تہا کرنل سدرلینڈ صاحب نے کہ کیپ سے واپس آگئے تہے جے پور کو اس حالت مین دیکھکر کہا کہ پنچایت مین ایک عہدہ خالی رہنے سے دونون بہائیون کا اختیار بہت ہوگیا ہے اب دونون مین سے کسی کو علیحدہ نہین کرسکتے اسواسطے ابتدا مین ہی دونون کو جو اختیار دیا گیا ہے بڑی غلطی ہوئی ہے افسران مال وخزانہ نے شکایت کی کہ دونون بہائی غبن کرتے ہین اور اپنے متوسلون کو جاگیرین دیتے ہین کرنل صاحب موصوف کی راے مین پنچایت کا ازسرنو مقرر کرنا ضرور ہوا اور سردارون کو طلب کرکے ٹہاکر لچھمن سنگہ کو بعد برخاستگی اوسکے گہر بہیجا اور بجاے اوسکے اور ٹہاکر بجیور کے کہ مرگیا تہا دو سردار دیگر مقرر رہگئے میجر لڈلو صاحب نے شکایت کی تہی کہ سردار کارکن نہین ہین اسپر ہر ایک سردار کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے دفتر اور دیگر محکمہ جات مین جاکر اجراے کار کے واسطے بطور وکیل ایک ایک متصدی رکہنے کی اجازت ہوئی روانگی کے وقت کرنل سدرلینڈ صاحب نے ناتہاوت بہائیون کے غبن وتغلب کی تحقیقات کرنیکا پنچایت کو حکم دیا راول نے بہت جاگیرین دی تہین مگر ساڑہے دس برس کی مدت یعنی تقرر پنچایت سے پہلے کی ہی تحقیقات ہوئی ع ۱۰۰۰ روپیہ سالانہ کی جاگیرین ضبط ہوئین ۱۰۰۰ کے جمعی دیہات ناواجب دئے ہوئے ثابت ہوئے اور ۱۰۰۰ سے لکہہ کا تغلب

جے پور مین ابتک یہہ رسم جاری ہے کہ فصیل شہر کے اندر شادی ہونے پر کوئی
بہاٹ یا چارن کچہہ نہین مانگ سکتا ہے مدت تک مہاراجہ جے سنگہ کے عمدہ قواعد
جاری رہے مگر مغرور لوگون نے شیخی سے اپنے ہان شادیون مین زر کثیر خرچ
کر کے فسخ کر دیئے اور غریب لوگون کے واسطے خرابی پیدا ہوئی میجر لڈلو صاحب
نے ان قواعد کو از سر نو سر سبز کرنا چاہا نواب گورنر جنرل صاحب نے با جلاس
کونسل لکہا کہ یہہ تجویز نہایت پسندیدہ ہے مگر اسپر عمل ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے
مگر بہدران حال بطور کار روائی ریاست کے نہ بطور حکم سرکار انگریزی کی
منظور کیا بہاٹ و چارنون کی آمد رفت ٹہاکرون کے دیہی مسکنون پر محدود
رہی پہر ۱۸۴۷ء مین پنچسرداران نے ایک اور قانون جاری کیا کہ آمدنی جاگیر
کے آٹہوین حصہ سے زیادہ بہاٹ و چارنون کو کوئی نہ دیا کرے مگر قانون کے
واجب التعمیل ہونے کیواسطے جو امر ضرور تہا وہ نہوا یعنی قانون کی یہہ عبارت
ہے کہ جاگیرون کی آمدنی کے آٹہوین حصہ سے زیادہ مانگنے والے طلب نکر سکین
مگر جو زیادہ دیا چاہین اونکو اختیار ہے اسواسطے دولتمند سردار بہت فضولی
سے روپیہ خرچ کرتے ہین اور اون کے برادرون کو جو خاندان و برادری
مین اونکی برابر مگر تنگدست ہین اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے اسواسطے
ایسے قانون کی ضرورت تہی کہ دولتمند بہی حد معینہ سے زیادہ خرچ نہ کیا کرین
پنچسرداران نے اپنا کام غفلت و عدم تندہی سے کیا سرداران پنچایت مین
سے ایک مر گیا اور دونون ناتہاوت یعنی راول اور اوسکے بہائی ٹہاکر لچہمن سنگہ
نے زبردست ہو کر کل انتظام ریاست اپنے اختیار مین لیا علی الخصوص ٹہاکر

مین نام کو بہی غلام نر ہے ہندو ریاستون مین سب سے پہلے جے پور نے رسم
ستی کو موقوف کیا ہے اور ٹہاکر بہویت سنگہ والی جہلار جس نے کل راجپوتون
سے ترک ستی مین پیش قدمی کی تعظیم و تکریم کے لایق ہے دیگر رئیس و امیرون
نے بہی طوعاً و کرہاً طریقہ جے پور کی پیروی کی بہاٹ و چارنون کو تیاگ دینے
کی مخالفت مین منتظمان راج زیادہ متفق الراے ہوئے جودہ پور کے ایک
رئیس نے تیاگ کا مطالبہ شدید موقوف کرنیکا دعوی کیا تہا مگر جے پور کی پنچایت
نے اسباب مین ایک اشتہار مجریہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب دکہلا کر تصدیق
پہونچائی کہ رئیس جودہ پور نے کہ جے سنگہ کے بعد ہوا ہے اسی اشتہار کے منشار
پر عمل کیا تہا مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب کی تجویز ایسی دانشوری اور
فراخ حوصلگی کی تہی کہ اوسکا نقل کرنا ضرور ہے۔

مہاراجہ صاحب نے تریپٹن کہوایہ کی ثنا خون اور کل امرا و وکلار ریاست
غیر اور رینڈتون کو جمع کرکے فرمایا کہ والدین اپنی دخترون کو مارتے ہین
یہہ نہایت سخت گناہ ہے آیندہ کو راج جے پور کی سرحد کے اندر کوئی راجپوت
دختر کو نہ مارے اور مہاراجہ صاحب نے وکلار ریاست غیر کو بہی ہدایت کی
کہ اپنے اپنے آقا کو لکہکر یہی عمدہ قاعدہ وہان بہی جاری کراوین اور
حکم دیا کہ اگر کوئی کہوایہ محتاج ہو اور داَیجہ یعنی جہیز اور تیاگ ندے سکے تو
اپنی دختر کی شادی جے پور مین آکر کرے یہان اوسکو راج سے مدد ملیگی اور
بہاٹ و چارن تیاگ کا مطالبہ نکر سکے گی اور چارنون کو بہی حکم ہوا کہ شہر
مین شادی ہو تو تیاگ طلب نکرین کہ اونہون نے قبول کیا۔

दायजा

اضافہ ہوگا مگر اگست ۱۸۴۴ء مین پنچ سرداران راج نے باتفاق راے کل
علاقہ راج کے اندر ستی کو جرم لایق سزاے تعزیری قرار دیا اور اگرچہ یہہ امر
احاطہ تحریر مین نہ آیا مگر اونہون نے ظاہر کیا کہ ہماری لڑکیان جو غیر نسلونمین
بیاہی جاوینگی ستی نہونگی ہر ایک شخص جو ارتکاب ستی مین مدد کرے یا اوسکے
امتناع مین کوشش نکرے بطور معاون مجرم متصور ہوکر لایق سزا ہوگا راج
جے پور مین پہلے سے ستی زیادہ نہین ہوتی تہین مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب
کی راے کل وحشیانہ وظالمانہ حرکات کے خلاف تہی اور انسداد حاکمانہ کیواسطے
صرف ایسے قانون کا جاری ہونا ضرور تہا وقت اجراء اس حکم سے مہاراجہ صاحب
کے بااختیار ہونے تک پانچ برس کے عرصہ مین صرف ایک عورت اپنے بچے
کی نعش کے ساتہہ ستی ہوئی تہی پنچ سرداران نے فوراً اپنے حکم کی تائید کی ل
متعلقہ گرفتار ہوئے مگر چونکہ مرتکبان جرم سکناء علاقہ مارواڑ تہے اور قوانین
جے پور سے واقف نہ تہے سزا سخت نہ دیگئی اسواسطے صرف مختلف میعادونکی
قید یعنی چہہ برس سے دس برس تک کی سزا دیگئی —

بردہ فروشی وتجارت غلام وکنیز جو اوسکے اصل معنی ہین اوسطرح کے راج
جے پور مین نہین ہوتی تہی کہ قانون مجریہ ۱۸۳۹ء سے موقوف ہوچکے ہہے
البتہ ایسے لوگ تو اکثر ہین جو اپنے قرضخواہون کی نوکری بطور غلام اپنی خوشی
سے کرلیتے ہین اور خانگی غلام بہی مثل دیگر اطراف ہندوستان ہین بردہ فروشی
اور انسان کو مثل حیوانات خرید وفروخت کرنا راجپوتون کو ہمیشہ ناپسند ہا ہے
اب حسب ہدایت میجر لڈلو صاحب کمال تاکیدی احکام جاری ہوئے اور راک

مگر انقضاء مدت پر معلوم ہوا کہ واقعی آمدنی اس تخمینہ سے کم ہوئی۔

بوجہہ بیماری کرنل سیدرلینڈ صاحب کو کیپ آف گوڈ ہوپ کو جانا پڑا میجر تھورسبی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوئے اور میجر لڈلو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مارواڑ جے پور کو تبدیل ہو کر ۲۴- جنوری ۱۸۴۳ء سے کام کرنے لگے۔ | केपआफगुड | लडलो

میجر لڈلو صاحب نے ابتداء ہی انہیں رسمیات وطریقے جو اگرچہ انگریزون کی نظر مین ازبس بیرحم وناپسندیدہ ہین مگر مدت کے رواج سے مراسم مذہبی مین داخل ہو گئے ہین اور راجپوت لوگ بوجہنا اتفاقی باہمی اون کو ترک نہین کر سکتے تھے موقوف کرنے مین کوشش کی ستی و بردہ فروشی اور بہاٹ چارنون کو شادی دختران پر تیاگ بطور خیرات زر کثیر دینا جس سے دختر کشی نے رواج پایا رسمیات بطریق مذکورہ مین میجر لڈلو صاحب نے پنچ سرداران جیپور سے ستی کے باب مین رائے لی راجاوت بہوپت سنگہ ٹھاکر جھلائے کہ مسند راج کا حقدار اول اور راج کا معزز سردار ہے رسم ستی کو فی الفور متروک کیا اور چند دیگر ٹھاکرون کی یہی رائے تھی میجر تھورسبی صاحب نے سوچا تھا کہ سرکار انگریزی کا کل غیر ریاستون سے جو طریقہ عام کارروائی کا جاری ہے اوس سے خلاف ورزی نہ کیجاوے اور منشاء عہدناموجات کے خلاف عمل کرکے مرافعہ کی گنجایش پیدا نکیجاوے چونکہ سرکار انگریزی کو ان ریاستون میں بوجہہ ملکفول کرنے اونکی خود اختیاری کے کوئی قانون انسداد جرایم جاری کرنیکا منصب نہین ہے پس اگر کوئی علانیہ بحث کیجاوے تو اوسکے نتایج بیزر ہونگے اور اونکے خلاف ورزی سے جن جرایم کا انسداد چاہیے ہین اونمین | त्याग

سنہ ۱۸۴۱ء مین میجر تہور سی صاحب نے سہ سالہ بندوبست کیا چونکہ اونکو بضرورت انصرام کاروبار عہدہ کے بیرونجات مین جانیکی فرصت نہوئی اور اچھے آدمی تجربہ کار معاملات بندوبست و معتمد میسر نہ آئے اونکو ریاست کی قواعد مستمرہ پر عمل کرنا پڑا دو طرح کے اقرار ناجات تحریر ہوئے اول اون پرگنات سے جنکی پیداوار بالکل موسمی بارش پر موقوف نہین ہے اور جنمین دونون فصلون کی پیداوار ہوتی ہے دوسرے وہ جنمین صرف ایک فصل ہوتی ہے اور اس سبب سے وے بالکل بارش پر منحصر ہین اونکے پٹہ جات شرطیہ ہوئے۔

کسی پرگنہ مین ممکن نہوا کہ کاشتکار خود زمین کا پٹہ لیوین اور نہ یک فصلی پرگنون مین ٹھیکہ داران نے چند سال کا ٹھیکہ منظور کیا اس صورت مین میجر تہور سی صاحب نے اس شرط سے ٹھیکہ جات مقرر کیئے کہ پیداوار کم ہو تو ٹھیکہ دار کو دس فیصدی کی منہائی مجرا ملی اور پیداوار اچھی ہو تو جو کچھ ٹھیکہ دار شرائط مندرجہ پٹہ سے زیادہ وصول کرے اوسکی دس فیصدی سے زیادہ مین سے نصف راج لیوے اس بندوبست سے سالہا آئندہ کی آمدنی کا تکملہ علاوہ آمدنی نمک سانبھر کے کہ پچاس ہزار تھی اس تفصیل سے ہوا۔

اول [illegible] لکھہ [illegible]

دوم [illegible] لکھہ [illegible]

سوم [illegible] لکھہ [illegible]

آدمی دیگر مقتول و مجروح ہوئے جےپور کی فوج بہی ملازمان برگڈ سے بازی
بدکر خوب لڑے مگر اس شکست سے حملہ آورونکی ہمت مین کمی نہ آئی قلعہ کا لک
جیپور کے توپخانہ کے قابو کا نہین تہا اسواسطے تجویز ہوئی کہ نصیرآباد سے قلعہ
شکن توپین منگائی جاوین اور اون کے آنے تک جن مقامات کو لے لیا ہی
اونپر قابض رہین مگر نصیرآباد کا توپخانہ صرف دو یا تین منزل چلا تہا کہ کشن سنگہ
نے بلا شرط قلعہ خالی کردیا قرین قیاس تہا کہ ماجی صاحبہ اور اون کے متوسل
جو در پردہ مرتکب شور و فساد ہوئے تہے اپنی کوششون کی ناکامیابی سے
مایوس ہوکر آیندہ کو کچہہ نکرینگے مگر ایسا نہوا ایک فتنہ کا انسداد ہوئے دیر
نہوئی تہی کہ دوسرا ویسا ہی بیہودہ اور برپا ہوا اور ہر ایک کا مقصد
راول کی بے اختیاری تہا جولائی ۱۸۴۳ء مین بحالت عدم موجودگی میجر
تہوربی صاحب کہ کہیتڑی کو گئے تہے قریب سو کس سے زیادہ پردیسی افغانونے
نے جو سرکاری فوج کے ساتہہ آئے تہے یکبارگی شورش کرکے بلا امتیاز
کل کو مارنا شروع کیا مقصود یہہ تہا کہ فساد کرکے حکومت مین انقلاب
پیدا کرین حسنات اتفاق سے ٹہاکر لچہمن سنگ فی الفور موقع پر پہونچا
اور مفسدون پر حملہ کرکے بعض کو مار ڈالا اور باقی ماندہ کو گرفتار کرلیا
دو سرغنون کو توپ سے اوڑا دیا اور ماجی صاحبہ کے بہائی کو جس نے انکو
نوکر رکہا تہا آٹہہ برس کیواسطے جلاوطن کیا گیا یہہ فساد بہی ضعیف الطبع
اور ناخواندہ عورتون کی حکومت مین انتظام ریاست سپرد کرنے کی
بدتدبیری کی ایک نظیر ہے ۔

काल्क قلعہ کالک پر کہ جے پور سے بیس میل مغرب مین واقع ہے اور اوس نواح کا مالک
اور سانبہر کا جہیل اوس سے دبے ہوئے ہین قبضہ کر لیا وہان کا
قلعہ دار ناتہاوت تہا اوس نے تین ہزار روپیہ نقد اور چند کہنگاروتون
کے دیہات کا غلہ لیکر کشن سنگہ و بشن سنگہ رشتہ داران میگہہ سنگہ کو قلعہ خالی کر دیا
جن لوگون نے یہہ سازش کی بمقام لشکر قریب اجمیر جمع ہوئے تہے اور
چند ٹہاکران مارواڑ جن کی جے پور کے کہنگاروتون سے قریب رشتہ داری
تہی اور بسبب ضرورت فریقین ایک دوسرے کی مدد کرتے تہے اون کے شامل
ہوئے تہے اس وجہہ سے کہ اگر جے پور مین کہنگاروت جمع ہوتے تو فوراً معلوم
ہو جاتا اور نگرانی کامل رکہی جاتی بشن سنگہ کے ساتہہ کیواسطے مارواڑ کے
لوگ فراہم ہوئے ۱۵ - نومبر سنہ ۱۸۴۲ء کو قلعہ پر یکایک قبضہ کر لیا اور جمعیت قلعہ
کی کمک کیواسطے سواران مارواڑ کا گروہ کثیر کالک سے مغرب مین مارواڑ
اور کالک کے درمیان جمع ہوا -

میجر تہوربسی صاحب نے بفور استماع خبر مع کل فوج جے پور کی جاکر قلعہ کا محاصرہ
کیا اس قلعہ کا موقع ازبس مہیب و دشوار گذار معلوم ہوا مگر اوسکے استحکام
و قابلیت کا حال فتح کیوقت تک صحیح معلوم نہوا میجر فوسٹر صاحب کا برگیڈ جہونجہنون
سے آکر شامل ہوا موضع کالک جو قلعہ کے نیچے دامن کوہ پر واقع ہے فوراً
لے لیا کہڑے پہاڑ پر واقع ہونے سے قلعہ کی فصیل کا توڑنا غیر ممکن تہا اسواسطے
حملہ کر کے لینا چاہا مگر مضبوطی قلعہ اور بلندی موقع کی وجہہ سے بس پا ہوا
خود میجر فوسٹر صاحب اور اون کے دونون بیٹے مجروح ہوئے اور تیس سو

بحساب چار لاکہہ روپیہ لینا منظور کیا بعد ران حال سانبہر راج کو سپرد کر دیا اور
برگیڈ شیخاواٹی کو فوج انگریزی متصور کرکے اوسکا خرچ اپنے ذمہ لیا اور خراج
مین سے اوسکا خرچ ادا کرنیکا حکم دیا اس سے فوج خرچ شیخاواٹی بہی کہ ازبس
ناپسندیدہ تہا یکبارگی موقوف ہوگیا۔

کورٹ آف ڈائرکٹرس نے اس تجویز کو منظور کرکے علاوہ اوسکے بذریعہ مراسلہ
یکم نومبر ۱۸۴۳ع یہہ بہی ہدایت کی کہ ریاست کو خفیف مصارف سے بچانے کے
واسطے مناسب ہے کہ خراج سرکاری باقی رکہکر قرضہ واجب الادای اساہوکاران
یکبارگی ادا کر دیا جاوے کہ اسمین ہمکو سواے سود کے اور کچہہ نقصان
نہین ہے۔

اس فیاض حکم کے پہونچنے پر جےپور بلکہ کل راجپوتانہ بہت خوش و شکرگذار
ہوا اسکو سرکار انگریزی کی بیغرضی اور خیرخواہی ریاست کا یقین کامل ہوگیا
بقایاے خراج جو بفور ثبوت گرانی وزیر باری راج دریادلی سے معاف کیا
گیا بہ تعداد دللعہ لکہہ عمالیعہ تہا اسپر بہی ماجی صاحبہ اور میگہہ سنگہ راول
کی پیچ کنی اور اپنے بااختیار ہونے کی تدبیرون سے باز نہ آئے شہر کے
مجرون کی ترغیب سے ہنڈون مین ایک پلٹن باغی ہوئی اوسکے مقابلہ کے
واسطے فی الفور جےپور سے راج کی فوج جو بسبب بے اعتباری بخشی منالال
راول کے محکوم کی گئی تہی متعین ہوئے شہر کی پلٹنین وفاداری پر مستقل
رہین باغیون نے دیکہا کہ کوئی اور شریک نہین ہوتا مجبور ہتیار ڈالدئے
اور تنخواہ لیکر موقوف ہوئے چند روز بعد ماجی صاحبہ نے بہ اتفاق میگہہ سنگہ

نابالغی مین اختیار انتظام ریاست میرے ہاتھہ مین رہے تو کل بقایا رخراج یکمشت ادا کردونگی اور آیندہ کیواسطے کفالت دونگی خراج سالانہ تین لاکہہ روپیہ مصارف برگڈ شیخاوائی اور ترقی پیداوار سابہر تیرہ لاکہہ روپیہ سالانہ کا مطالبہ ہے اس صورت مین اگر سرکار انگریزی کیطرف سے مدد ونرمی نہ کیجاوے تو سرکار سے اتفاق کرنے کی وجہہ سے یہہ راج ایسی تباہی و زیرباری مین آویگا کہ اوس سے سبکدوش ہونا مشکل ہوگا میجر تہورسبی صاحب اور کرنل سدرلینڈ صاحب کی درخواست منظور ہونے سے پیشتر گورمنٹ نے بذریعہ مراسلہ ۲۲ - مارچ سنہ ۱۸۴۱ء ضرور سمجہا تہا کہ اسقدر آمدنی کثیر کے نقصان اوٹہانے کی ضرورت شدید بوجہہ معقول لکہی جاوے اور یہہ بہی حکم دیا کہ پس انداز آمدنی کے حساب مین نہ فقط ضروریات ریاست پر بلکہ مصارف ترقی پر بہی جو عموماً وظاہراً لابدی سمجہے جاوین لحاظ رکہنا چاہیے اور ہمکو یہہ بہی منظور رہے کہ بندوبست جدید مین برگڈ شیخاواٹی کے برقرار رکہنے کی جو تجویز کیجاوے گی اوسے بہی ہم خوشی سے منظور کرینگے ۔

کورٹ آف ڈائرکٹرس کو بہی جمع خرچ جے پور کی نسبت وہی فراخ دلی مدنظر ہوئی اور حکم دیا کہ جس تاریخ سے مناسب ہو بقایا رخراج ذمگی ریاست معاف کیا جاوے ۔

اسواسطے سال آیندہ مین گورنر جنرل صاحب نے بذریعہ مراسلہ ۸ - جولائی سنہ ۱۸۴۲ء معافی بقایا رخراج کی ضرورتون کو تسلیم کرکے اور میجر تہورسبی صاحب کی درخواست مین جاے اعتراض نہ دیکہکر یکم نومبر سنہ ۱۸۳۰ء سے خراج سالانہ

بقدر عہ لاکھ [illegible] ہوئی اور مصارف عہ لاکھ [illegible] ہوئے سال
آیندہ کے برآورد مین آمدنی بقدر عہ لاکھ [illegible] اور خرچ بقدر عہ لاکھ
[illegible] درج ہوا اسمین سے سانبھر کے نمک کی آمدنی تنہا ہوئی اور مصارف
برگڈ شیخاواٹی خرچ مین کم ہوا ہے - اپریل سنہ ۱۸۴۲ء تک بقایاے خراج بقدر
[illegible] لاکھ [illegible] تھا میجر تھورسبی صاحب نے خیال کیا کہ دس برس آیندہ
مین زیادہ سے زیادہ آمدنی بحساب اوسط اٹھائیس لاکھ روپیہ سالانہ ہوگی
اور چوبیس لاکھ روپیہ سالانہ معمولی خرچ ہوگا اس صورت مین خراج سالانہ بقدر
آٹھ لاکھ روپیہ اس خیال سے کہ مرہٹے لیتے تھے بہت گران مقرر ہوا ہی حالانکہ
تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ مرہٹے صرف دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ لیتے
تھے اور وہ بھی بہت بے ترتیبی سے دیا جاتا تھا اسواسطے اونھون نے
درخواست کی کہ یکم مئی سنہ ۱۸۴۲ء سے کل اونتالیس لاکھ روپیہ معاف ہوکر
خراج آیندہ بتخفیف چار لاکھ صرف چار لاکھ مقرر کیا جاوے اور برگڈ
شیخاواٹی کا خرچ بقدر چار لاکھ روپیہ خراج مین دیا جاوے ان تدبیرون سے
ریاست کو سبکدوشی ہوگی -

فروری سنہ ۱۸۴۴ء مین کرنل سدرلینڈ صاحب نے جےپور کا دورہ کیا تو دیکھا
کہ ہر فرقہ رعایا اور منتظمان راج کے فریقون مین بہت تبدل پیدا ہوگیا ہے
سب لوگ خوش ہین راستون پر امن ہے اور بندوبست جدید کے نتائج سے ہر ایک
کا اطمینان ہے گورنر جنرل صاحب کو اگرچہ افسوس تھا کہ خرچ اب بھی آمدنی
سے کم نہین کیا گیا ہے مگر پنچ سردارون کی کارروائی سے سب لوگون کو مطمئن پایا

سابق مین بجاے لفٹنٹ کرنل لوکٹ صاحب شیخاواٹی مین فوج کے ساتھہ رہ
تھے اور تحقیقات واقعات قتل بلیک صاحب کی کمیشن مین شریک تھے اس
سبب اونکو ہر فریق کے لوگون سے بخوبی واقفیت تھی علاوہ اسکے معاملات
مال مین اچھا سمجھتے تھے اور کاروبار نظم و نسق مین اونکو بڑا علم تھا اسوجہہ سے
وے پنچایت سرداران کے افسر ہونیکے ہر طرح لایق تھے ۔
میجر تھوربی صاحب نے اول ہی کل سررشتہ جات راج کے ملازمون کی حاضری
لی اس غرض سے کہ جہانتک بمقتضاے اجراء کار ممکن ہو مصارف کم کرین
نجیبون کی پلٹنین پانچ مین سے دو کم کرکے تین رکھی گئین اور ہر ایک پلٹن
مین بجاے پانچ کے دو دو توپ رہین اس سے چالیس ہزار روپیہ سال
کے خرچ کی تخفیف ہوئی ۴۱۹۵ سلح پوش تنخواہ دار دو لاکھہ روپیہ سالانہ
کی بھی تخفیف ہوئی سواران و پلٹن تلنگان و افواج متعینہ قلعات جنکی معاش
مین زمین تھی سب برطرف نہین کی ہوئی مگر علاوہ بریگیڈ شیخاواٹی کے جسکا ذکر
شیخاواٹی کے حال مین ہوگا اس تخفیف سے صرف ساٹھہ ہزار سالانہ کا خرچ
کم ہوا دارالریاست مین دیوانی اور فوجداری کی عدالتین مقرر ہوئین
کہ اوسوقت سے ابتک حسب خواہش عوام و بہ اسلوبی تمام کام انجام دیکر
بہت فائدہ پہونچاتے ہین محاصل سایر کی ترمیم ہوئی اور کوٹھیار کا خرچ جو
راجپوتانہ کی ریاستون مین بہت ہوتا ہے کم کیا گیا اول سال مین میجر تھوربی
صاحب کو دستور ٹھیکہ پرگنات موقوف کرنے اور بندوبست مالگذاری کرنے
کی فرصت نہوئی اوس سمت مین جو ستمبر سنہ ۱۸۴۰ء مین ختم ہوا ملک کی آمدنی

راول صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے محل مین جاکر ملاقات کی ماجی صاحبہ نے جو
سابق مین بموجودگی راول مخاطب نہوئین تہین بذات خاص پردہ مین آکر کرنل
سدرلینڈ صاحب سے گفتگو کی جو حال راول سے کہا گیا تھا وہی اون سے کہا گیا اور علاوہ
اوسکے یہہ بھی کہ آیندہ آپکو انتظام راج مین مداخلت کرنیکا اختیار نرہیگا اسپر ڈری از حد
ناراض ہوئین اور جیساکہ پیشتر سے معلوم تہا ملاقات رنجش کے ساتہہ ختم ہوئی۔
اب سردارون کی پنچایت کا مقرر کرنا باقی رہا چنانچہ میجر روس صاحب نے راول
اور اوسکا بہائی ٹہاکر لچہمن سنگہ اور ٹہاکر جہلارکہ بروے وراثت حقدار مسند
ریاست ہے اور دو شخص دیگر کہ سب زبردست اور اعلےٰ درجہ کے سردار تہے
تجویز کئے میجر روس صاحب کی یہہ تجویز بہت صحیح تہی اس غرض سے کہ پنچایت مین
مقرر و با اختیار ہونے سے یہہ زبردست لوگ راجپوتانہ کے تجربہ جدید مین ہماری
طرف ہوجاوینگے اور چونکہ عظیم الشان راج کے انتظام کی کل ذمہ وری اور
جوابدہی صرف ایک صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے سرپر ہوگی لازم ہے کہ شرکا،
کونسل کو اتنا زیادہ اختیار نہو کہ باہم نزاع اور فساد کرین اور انتظام مین خلل
واقع ہو مگر کرنل سدرلینڈ صاحب کا یہہ منشا ہوا کہ پنچایت کو زیادہ اختیارات
دیکر زبردست اور وسیع العمل کیا جاوے یہہ شکل البتہ پنچایت مجوزین قانون
کیواسطے بہتر ہوتی مگر انتظام عملی کیواسطے کہ زبردست و کارگر ہونیکی غرض ہے
با اختیار مطلق ہونا چاہیئے ایسی تجویز کارآمد نہین ہے۔
میجر روس صاحب نے اول ہی پنچایت کو اجازت دی کہ با اختیار خود کام کرین
مگر کرنل سدرلینڈ صاحب کو اوسکے نقص معلوم ہوگئے کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی

ہوا اور بجاے جزوی اور متامل نگرانی کے جو ابتک ہوتی تھی قوی تر مداخلت
کرنا قرار پایا لفٹنٹ کرنل سدرلینڈ صاحب رزیڈنٹ گوالیار راجپوتانہ مین ایجنٹ سیندرلینڈ
گورنر جنرل مقرر ہوئے اونکو اس باب مین اختیار کلی حاصل ہوا بذریعہ مراسلہ
یکم اپریل ۱۸۳۹ء گورنمنٹ نے لکہا کہ مستورات خواستگار استحقاق مداخلت کار دربار
راج جےپور کی حرص کو قبول کرنے کی تدبیر سے ہمکو تجربہ کامل ہو چکا ہے اور
اس باب مین تجویز قطعی کرنیکا وقت آگیا ہے کہ نظم ونسق راج مین چند سال تک
زمانہ اختیار کا مستقل ہونا موجب بہبودی ملک ہے یا نہین جےپور پہونچتے ہی
کرنل سدرلینڈ صاحب نے ایجنسی جےپور کے بالاستقلال جاری رہنے کی درخواست
کرکے راول سے کہا کہ باوصف امداد واعانت سرکار انگریزی ابتک راج مین
کچھہ ترقی نہین ہوئی اور تمہاری زیادہ تر امداد کی درخواست کرنے سے ثابت
ہے کہ تم سے سب لوگ ناراض ہین اب انتظام کی تین صورتین ہین یا تو سرکار
انگریزی بالکل علیحدہ ہوجاوے جب مثل سابق ابتری وخرابی انتہائی درجہ
کو پہونچے تب حکام انگریزی کے ازسرنو آینکی ضرورت ہو یا مثل ناگپور اس راج ناگपुर
کا بہی اختیار کلی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہو اور وے بطور منتظم خود کام کرین
یا جسطرح ریاست کچھہ مین بہ تحت کرنل پوٹنجر صاحب بڑا فائدہ ہوا ہے صاحب कच्छ
پولیٹکل ایجنٹ بذریعہ پنچایت سرداران محدود اختیارات کا استعمال کرین مجھکو पोटिंजर
تیسرا طریقہ کہ راجپوتون کی خواہش کے موافق ہے پسند ہے راول نے بہی
اسی طریقہ کو پسند کیا لازم آیا کہ ماجی صاحبہ کو بہی اوس انقلاب سے جو انتظام
ملک اور خود اون کے منصب مین ہونیوالا تہا آگاہ کیا جاوے بلا موجودگی

حکم سے مطلق انکار کیا جب نصیرآباد کی فوج نے جاکر دبایا تب اونہون نے
اطاعت اختیار کی باجی صاحبہ نے راول کو مہر دینے سے انکار کیا اور
دسہرہ پر تلوار نہ لیجانے دی سرکار انگریزی کیطرف سے مقرر ہونیکی وجہ
سے لازم آیا کہ راول کی صاحب پولیٹکل ایجنٹ مدد کرین مگر اس بات پر
بہی کمال لحاظ تہا کہ عوام کے نزدیک سرکار انگریزی کا منشا صرف بہتری
ریاست پایا جاوے نہ کہ طرفداری کسی خاص فریق کا ۔
درباب خراج و پیداوار راج جسکی تحقیقات کیواسطے مقرر ہوئے صاحب
نے لکہا کہ منجملہ پانچ لاکہہ روپیہ کے جو حال مین وصول ہوا ہے ساڑہے تین
لاکہہ روپیہ سال آیندہ کی جمع پر بطور قرض لیا ہے پس راج کی آمدنی سے
صرف ڈیڑہ لاکہہ آیا ہے بقایا خراج بقدر بیس لاکہہ ہے اور ساہوکارونکا
قرضہ ساڑہے آٹہہ لاکہہ آمدنی سالانہ ساڑہے تیئیس لاکہہ ہے اور خرچ
سالانہ بتیس لاکہہ سال گذشتہ مین صرف بیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی ہوئی ،
اس صورت مین اگر حسب تجویز کرنل الویس صاحب خراج مین دو لاکہہ
ہوکر آٹہہ لاکہہ سے صرف چہہ لاکہہ رکہا جاوے تو بہی بہت کم سبکدوشی
ہوگی ڈہائی لاکہہ کے خرچ مین کمی ہوسکتی ہے اور چار پانچ لاکہہ کی جایداد
ضبط ہوسکتی ہے اسواسطے راج کو زیر باری سے بچانے کیواسطے صرف
یہی تدبیر مناسب ہے کہ عمدہ انتظام اور خبرگیری سے آمدنی زیادہ کیجاوے
یہہ امر حکام انگریزی کی دست اندازی کئے بغیر نہو سکے گا ۔
اب سرکار انگریزی کو معاملات جےپور مین بڑا انقلاب پیدا کرنا منظور

مراسلہ ۱۷- فروری ۱۸۳۶ء تحریر کیا کہ اگر خراج گران ہے اور ایک ثلث
آمدنی راج سے بھی زیادہ ہے تو حسب منشا حکم آنریبل کورٹ آف ڈائرکٹرز — नरेबिल कोर्ट फडेर कटर्स
جب بالکلیت ریاست الیصال اوسکا غیر ممکن ہو جاوے کلی یا جزوی معاف
کر دیا جاوے۔

مگر ریاست کی آمدنی حال و قابلیت اضافہ و مصارف سرداری کے دریافت
کرنیکا کوئی ذریعہ نہ تہا اسواسطے نواب گورنر جنرل صاحب کو میجر الویس صاحب
کی تجویز منظور کرنی پڑی اور جے پور کی آمدنی و خرچ کی تحقیقات کیواسطے
ایک صاحب انگریز مسٹر روس صاحب متعین ہوئے حسب مراسلہ مورخہ — मिस्तर रौस
۱۶- اکتوبر ۱۸۳۵ء نواب گورنر جنرل صاحب نے اونکو لکہا کہ ہمکو آپکی
دانشوری سے امید ہے کہ آپ کاروبار راج مین دست اندازی کرنے
سے کہ سابقًا بالکل بے فائدہ بلکہ پر ضرر ہوئی تہی پرہیز کرینگے اور یقین ہے
کہ آپ کا تقرر جو بضرورت تخفیف خراج ہوا ہے مرغوب العوام ہوگا بتاریخ
۲۹- ستمبر ۱۸۳۸ء میجر روس صاحب جے پور مین داخل ہوئے اور دیکہا
کہ راج جے پور جسطرح سابق مین کئی فریقون مین منقسم ہو رہا تہا اوسیطرح
اب بہی منقسم ہے ماجی صاحبہ تو راول کے با اختیار ہونے سے ازحد ناراض
تہین اور اوسکو بیدخل کرنے مین وہی تدبیرات کر رہی تہین جو اوسکے
باپ کی بیدخلی مین کارگر ہوئین اون تدبیرون کے شروع مین شیخاوٹی
کی بغاوت ہوئی تہی چنانچہ اب بہی وہی ہوا رامگڈہ مین دو پلٹنون نے فساد
کیا اور وہان ہی دو ہزار ناگے اون سے شامل ہو گئے اور اطاعت

ہوئی اور جہوتہارام وحکم چند کیواسطے حبس دوام قلعہ چنار مین اور دیگر مجرمون کیواسطے مختلف میعادون کی قیدین تجویز ہوئین۔ चनार

سرکار انگریزی کے واجبی غضب سے کہ بہ پاداش ایسے جرم سنگین کے کہ خود گورنر جنرل صاحب کے قایم مقام صاحب ایجنٹ پر عین محل کے دروازہ مین بلا اشتعالک اور کسی وجہ کے حملہ ہوا ضرور انتقام واجب تہا ماجی صاحبہ اور راول دونون کو بڑا خوف ہوا اور احتمال ہوا کہ شاید راج ضبط ہوجاوے قلعہ کا خزانہ کہولدیا اور رفع ناراضگی کیواسطے چہتیس [۲۶] لاکہہ روپیہ بقایا خراج یکمشت ادا کردیا بعد ازان اس مقدمہ مین کچہہ کارروائی نہین ہوئی اور نہ کاغذات موجودہ ایجنسی سے کچہہ ثابت ہے۔

چہتیس [۲۶] لاکہہ روپیہ یکمشت بصیغہ خراج خزانہ سے نکلنے پر ریاست مین تنگی ہوگئی علاوہ آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ خراج کے اوس زمانہ مین جے پور سے ساڑہے چار لاکہہ روپیہ سالانہ برگڈ شیخاواٹی کا خرچ لیا جاتا تہا اور جہوتہارام کے انتظام مین ملک مفلس اور ریاست زیر بار ہوگئی تہی اب سبکدوشی کی شکل نظر آئی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے نزدیک انسداد فضول خرچی کیواسطے جے پور مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا متعین ہونا ضرور متصور ہوا مگر چونکہ سابقًا ایجنٹ کی تعیناتی سے انواع دقت و خرابیان پیدا ہوئین تہین گورنمنٹ کو اسمین شبہہ ہوا کرنل الویس صاحب نے لکہا تہا کہ بقایا خراج وصول کرنے اور ریاست کو قرضہ سے سبکدوش کرنیکا صرف یہی ایک ذریعہ ہے کہ انتظام ریاست خود صاحب پولیٹکل ایجنٹ کرین مگر گورنمنٹ نے بذریعہ

[illegible]

روکا اور نہ کسی کو معلوم ہوا کہ کون جاتا ہے اور دیگر دو صاحب پہلے ہی گہوڑون
پر سوار ہو کر شہر سے نکل گئے تہے بہت دیر بعد مسٹر بلیک صاحب ہاتہی پر سوار ہوئے
قاتل کا شہرہ پہیل گیا ماجی صاحبہ کی طرف کے لوگ بافسری ہدایت اللہ خان دروازہ
پر جمع ہو کر فساد معلوم کیواسطے تیار ہوئے جسوقت مسٹر بلیک صاحب خون آلودہ
برہنہ شمشیر ہاتہ مین لئے ہوئے اور خون افشان کپڑے پہنے ہوئے باہر نکلے
تب مشہور ہوا کہ اونہون نے صغیرسن مہاراجہ صاحب کو مار ڈالا ہے جو کچہہ
کسی کے ہاتہ مین آیا وہی لیکر سب نے یکبارگی اون پر حملہ کیا اس ارادہ سے
کہ شہر سے باہر نکل جاوین اونہون نے ہاتہی کو دبایا مگر دروازہ بند پایا خواہی
مین چپراسی تہا وہ مارا گیا اور فیلبان زخمی ہوا مجبور ہوے ہاتہی کو ایک مندر
کے برابر لگا کر اوسکے برآمدہ مین چڑہ گئے اور صحن کے اندر جا کر کواڑ بند کر لیے اس
مندر کے دروازہ کے قریب مینون کا پہرہ رہتا تہا اونہون نے گو سبب فساد
کچہہ معلوم نہ تہا سب سے مار مار کا غل سنا اور دیوارون پر ہو کر مندر مین جا کر
بلیک صاحب کو قتل کیا اور نعش کو بازار مین ڈالدیا کہ وہان اوسکی اور بہی
ذلت ہوئی تین چپراسی اور ایک چہتری بردار اور ایک فیلبان مارے گئے
جسوقت یہان یہہ حال ہو رہا تہا جواہر سنگہ راؤ منوہر پور فوج لیکر محل پر پہونچا
وہان راول اور دیگر سردار جمع تہے اونہون نے دروازے بند کیے منوہر پور
والون نے کہولنے مین جہد کیا جب راول کے ہمراہیون نے مقابلہ کیا تب
باز رہے اور اسوجہہ سے کہ کوئی مارنے کو باقی نہین رہا اور نہ مفسدون
کا ارادہ شہر مین اچہی طرح مشہور ہوا تہا زیادہ فساد نہوا ایسا معلوم ہوتا ہے

[illegible]

کہ راج مین پہوہی صغیر سن رئیس ہوا اور میری حکومت بدستور جاری رہی اپنی جوان
آقا کی ہلاکت کا باعث ہوکر سواد الوجہہ فی الدارین ہوا اگرچہ اس ہلاکت کا کوئی
گواہ رویت نہین ہے کیونکہ اندرون پردہ کے حالات تک کسی کی رسائی نہین
ہوتی ہے مگر مہاراجہ صاحب کا یکایک مرنا اون کے جنازہ کو بعجلت تمام خفیہ
لیجانا اور مراسم تجہیز وتکفین کو نہایت جلدی سے انجام دینا اگرچہ حسب ضوابط
قانونی واسطے ثبوت اوس جرم کے جسکا جہوتہارام آج تک ملزم سمجہا جاتا ہی
شہادت کافی نہین ہے مگر عوام الناس کے دلون پر یقین کامل پیدا کرتے ہین
شروع ۱۸۳۵ء مین مہاراجہ جے سنگہ صاحب سوم کا انتقال ہوا۔
جلविस بفور استماع اس خبر کے کرنل الوئیس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کہ
شیخاواٹی مین تہے جے پور کو آئے اور فی الفور اوس ملعون کو جسکے واسطے
واپسی جے پور کی اجازت نہوتی تو بہتر ہوتا شہر بدر کرنے کی تدبیر کی۔
جہوتہارام۔ ہردو کنیزکین۔ دیوان امرچند۔ بخشی منالال۔ سرمی جی مہنت
تیگہہ سنگہ ڈگی والہ۔ چند شیخاوت مثل شیام سنگہ ٹہاکر بسائو جس نے جاگیر
لینے کیواسطے اپنے چچا اور بہائی کو مارا تہا اور ہنونت سنگہ راؤ منوہر پور
सायबाड اور جیت سنگہ ٹہاکر سانبوار رفقا جہوتہارام جو اشخاص سابق مین بااختیار
تہے نہی اس زمانہ مین تہے مہاراجہ جے سنگہ کے انتقال پر رانی چندراوت
جی صاحبہ ماجی مختار راج ہوئین اور جسقدر بہٹیانی جی تہین اوسیقدر راول
کے مخالف اور اس بدمعاش گروہ کی خیرخواہ ہوئین ایجنٹ گورنر جنرل صاحب
نے جہوتہارام کو موقوف کرکے دیوسہ کے قلعہ مین قید کیا اور روپانہ ارن

جے پور چودہ لاکھہ روپیہ ہوا اور اوسکے وصول ہونے کی صورت اطمینان نہین تھی اسواسطے مناسب متصور ہوا۔

کہ سرکار انگریزی کچھہ کفالت مادی اپنے اختیار مین لے چنانچہ نصف تالاب سانبھر مملوکہ جے پور برتا وقت ایصال زر فوج خرچ قبضہ کیا گیا اس سے جیپور مین اور بھی زیرباری ہوئی اور ایصال فوج خرچ زیادہ تر شتبہ ہوا تالاب سانبھر کے حصہ جے پور کی آمدنی بعد ادائے مصارف قریب ڈیڑہ لاکھہ روپیہ سالانہ کے تھی مارواڑ کا حصۂ تالاب مذکور بھی اوسی ضرورت سے قرق ہوکر کپتان مارسین صاحب کل کے منتظم مقرر ہوئے۔ मारिस

ستمبر ۱۸۳۱ء مین خراج سرکار انگریزی بارہ لاکھہ چڑہ گیا اور ملک مین بدنظمی و خرابی ہوگئی اور اکثر لوگون کو یقین ہوا کہ سوائے بربادی ملک کے اور کچھہ انجام نہوگا بعض لوگون نے بانی فساد یعنی جھوتھا رام کو قتل کرنے کی تجویز کی چنانچہ ایک سازش بہ تحت بجے سنگہ بھاٹی و وکیل کھیتڑی و چہہ کس دیگر ثابت ہوکر اونکو سزا ہوئی مہاراجہ صاحب جواب جوان ہوگئے تھے اور اکثر باہر آیا کرتے تھے ذیشعور و خوش مزاج تھے اونکی شادی بھی ہوگئی تھی کہ رانی چندراوت جی صاحبہ سے مہاراجہ سوائی رام سنگہ صاحب فرمانروائے حال اگست یا ستمبر ۱۸۳۳ء مین پیدا ہوئے اور اونہین ایام مین ماجی بھٹیانی جی صاحبہ کا انتقال ہوگیا۔ विजयसि चंद्राव

مہاراجہ صاحب کی بہبودی آیندہ کی امید مبدل بہ مایوسی ہوئی وہی بدمعاش جھوتھا رام جس نے راج پر انواع مصیبتین نازل کین اس مرادسے

لگے اوسی زمانہ مین دہونکل سنگہ نامی دعویدار مسند مارواڑ نے جے پور و
شیخاواٹی سے فوج کثیر بہرتی کی دربار جے پور نے اوسکے انسداد کی کچھہ تدبیر
نکی بلکہ برعکس اسکے اونکو علانیہ مدد دی اسپر سرکار انگریزی سے جے پور
کو بہت تاکید ہوئی اور صاف لکہا گیا کہ جسقدر دہونکل سنگہ مارواڑ مین
نقصان کریگا اوسکا عوض جے پور سے دلوایا جاویگا —
بتاریخ یکم دسمبر ۱۸۲۹ع کپتان لو صاحب نے پہر کلارک صاحب سے لیکر ایجنسی
کا کام شروع کیا مگر اونہین ایام مین رزیڈنٹ گوالیار ہوکر چلے گئے اور ایجنسی
جے پور کا کام اونرایبل کونڈش صاحب سپرنٹنڈنٹ اجمیر کو سپرد ہوا چند नरे विल कोवेंडिश
مہینے کے بعد یہہ خدمت کرنل لوکٹ صاحب کو ملی اور ۱۸۳۲ع مین جب لارڈ लोकट
ولیم بینٹنکس صاحب اجمیر مین تہے لاکٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
مقرر ہوئے مسٹر کونڈش صاحب کی روانگی کے وقت سے ستمبر ۱۸۳۹ع
تک بباعث جلد جلد بدلنے حکام کے دفتر ایجنسی مین تحریرین بہت کم ہین —
بظہور بدنظمی و فساد کے شیخاواٹی مین نصیرآباد سے انگریزی فوج متعین
ہوئی تہی اوس نے سرکوبی مفسدان کرکے ملک مین امن کردیا جب رسالہ جات
میجر فوسٹر صاحب کی شکل بندہ گئی فوج انگریزی جو اوس ملک مین اور जर फौसटर
توراواٹی مین کہ وہ بہی قزاق اور رہزنون کا مسکن ہے بہیل رہے تہے
بتدریج برخاست کی گئی فوج انگریزی کا خرچ بکثرت ہوا تہا اور انتظام
ملک کی جوابدہی جے پور کی تہی اسواسطے جن ریاستون کی بدنظمی کے سبب سے
فوج کی تعیناتی لازم آئی تہی اونہین کے ذمہ فوج خرچ لگایا گیا زرذگی

اورخلاف ورزی معاہدات مستحکم سے سرکار انگریزی کے استقلال وقایم مزاجی
مین فرق ظاہر ہوکر سبکی ہوئی اور افسران متعینہ موقع کے اعتبار مین خلل آیا
راجپوت ٹہاکر علانیہ ناراض ہوگئے مسٹر کلارک صاحب نے لکہا کہ اپنے آقا
کیواسطے ایسا خلاف معدلت تربیت خانہ مقرر ہونیکو موجب بد اخلاقی سمجہکر
سردار لوگ بہت رنجیدہ ہین اور اب اونکی ذلت جسپر کل ہندوستان طعن
کرتا ہے تکمیل کو پہونچ گئی ہے غالبًا راجپوتون کے آمادہ ہونیکا وقت قریب
آگیا ہے یہہ امر جہانتک صرف ہتک مقصود ہے وہانتک توصحیح ہے مگر ذلت
سے اون کی جاگیر ومعاش مین کچہہ خلل واقع نہوا جو تہا رام رضاجوئی کی
تدبیرون مین بہی غافل نہ تہا اوس نے عنقریب کل ناراض سردارون کو
طلب کرلیا اور اکثر کو خدمتون پر متعین کیا تین برس کے عرصہ مین بجز
راول کے سب ٹہاکر رضامند ہوگئے بلکہ راول کو بہی جب اوسکا چہوٹا بیٹا
کشن سنگہ ٹہاکر چوموں کا متبنیٰ ہوا پگڑی بہیجی گئی جہو تہا رام نے سرکار انگریزی
کا خراج اداکرنے مین بہی توقف نہ کیا آٹہہ لاکہہ روپیہ بقایا خراج جلد
اداکردیا اور خراج آیندہ اداکرتا رہا علاوہ اسکے دو لاکہہ روپیہ بابت
خراج کے کسی ساہوکار کا تہا وہ اداکردیا چند سال سے مہاراجہ مان سنگہ
والی مارواڑ نے اپنے راج کے سردارون پر بہت تشدد زیادہ ستانی
کی اس سے فساد پیدا ہوا اوسکے دفعیہ کیواسطے مارواڑ مین انگریزی
فوج کا جانا لازم آیا اکثر مخروج سردار اپنے رشتہ داران سکنائے جی پور
کے پاس پناہ پذیر ہوئے اور وہان مقیم ہوکر مارواڑ مین تاخت کرنے

جہوتہارام کی وزارت پر مقرر ہونیکا حکم جارج کلارک صاحب نے سنایا
اور محل مین بڑی شادمانی ہوئی شہر و راج مین مشہور ہوا کہ فساد اور بدنظمی
کے سبب سے سرکار انگریزی نے ملک ضبط کرنے کیواسطے جہوتہارام کو مقرر
کیا ہے گورنر جنرل صاحب نے مراسلہ ۲۵ - اپریل ۱۸۳۴ء مین کولبروک صاحب کولبروک
کو لکہا کہ تقرر وزراے حال سے جو متوسلان ماجی صاحبہ کو خارج کر کے ہوا ہے
ملک خراب ہوتا ہے اور سرکاری خراج وصول کرنے مین بہی بڑی دقت
ہوتی ہے جہوتہارام کے لایق ہونے مین کچہہ شک نہین ہے اور یہہ بہی امید ہے
کہ وہ فوائد سرکار انگریزی اور بہبودی عوام پر اپنی لیاقت کو صرف کریگا
ظاہر ہے کہ باوصف ہماری ممانعت کے جہوتہارام ماجی صاحبہ کے مزاج
پر بہت تسلط ہے اور اس حالت مین وہ اپنے اقتدار کو بجز خاص اپنے فوائد
کے اور کسی طرح مستعمل نہین کر سکتا ہے اصل مین اوسکو وزیر سے کچہہ
کم اختیار نہین ہے مگر اوس عہدہ کے ساتہہ جو عزت اور ذمہ وری ہوتی
ہے وہ نہین ہے لارڈ ولیم بنٹنکس صاحب کے عہدۂ گورنری پر کلکتہ مین ولیم
پہونچنے پر یہہ انقلاب ظہور مین آیا تہا اگرچہ فی الجملہ یہہ تدبیر صحیح اور پسندیدہ
تہی مگر طریقہ مروجہ تدبیر سابقہ کے لحاظ سے ناگہانی تہی اور اوسکے اجرا مین
بلالحاظ حالات موقع وہر خاص مقدمہ اور حکام سابق کے معاہدون کی بہت
عجلت عمل مین آئی اور اوسکا اعلان بہی بہت شہرت سے کیا گیا -
گورنران سابق نے جو دربار جے پور پر جہوتہارام اور اوسکے متوسلون
کے باب مین تاکید و تنبیہہ کی تہی یکبارگی منسوخ ہو گئی اور مخالفت تدبیرات

کی لوان مین فوج بہیجکر ٹہاکر کے مسکن پر حملہ کردیا کہ اوسکے چند آدمی قتل ہوئے اور ایک مکان کو جسمین چند آدمی پناہ پذیر ہوئے تہے لکڑی و اوپلہ سے بہروا کر سخت بے رحمی سے جلوا دیا کہ مردمان موجودہ جلکر خاکستر ہوگئے جہلار کے ٹہاکر کا ایک بڑا گانو لوٹ لیا اوسکو راج سے معاوضہ دلایا گیا تب راج کی زیادتیون کا انسداد ہوا۔

ماجی صاحبہ اور راول کی عداوت بدستور جاری رہی اور مہاراجہ صاحب کے اول دربار مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے راول اور دیگر سرداران مخالف ماجی صاحبہ کو طلب کیا تو یہہ عداوت اور بہی زیادہ ہوئی اور اس حد کو پہونچی کہ صفائی غیر ممکن ہوگئی۔

حکم گورنمنٹ بمنظوری معاودت جہوتارام صادر ہونے اور کپتان لو صاحب کے داخل جے پور ہونیکے بعد بہت جلد جہوتارام جے پور مین آگیا مگر اوس نے اوسیوقت راج کے کام مین مداخلت نکی تہوڑے دنون بعد جب کام کرنے لگا جو فساد اوسکی کارکردگی کے ساتہہ لگا ہوا تہا اوسمین بہی دیر نہ لگی فوج پہر باغی ہوگئی اور شہر کو گہیر کر دروازون پر توپین لگادین جہوتارام پر مجمع خلایق کا خوف غالب ہوگیا اوس نے محل مین زنانہ ڈیوڑہی پر پناہ لی عرصہ تک فوج نے سرکشی نہ چہوڑی جب اونکی تنخواہ تقسیم ہوگئی اور کپتان لو صاحب نے بہت کچہہ سمجہایا تب محاصرہ موقوف کیا لو صاحب کو علالت طبیعت کی وجہہ سے پہاڑ پر جانا ضرور ہوا اور بجاے اون کے سرجارج کلارک صاحب مقرر ہوئے۔

[illegible]

کے نتشار کا اظہار کر دیا تہا وہ عمل ستثنی تہا اور جو کامیابی ہوئی واجبی تہی مگر
اس نزاع مین وہ صورت نہ تہی اکثر زبردست سردار خصوص شیخاوائی کے ماجی
صاحبہ کیطرف تہے اور باوصف فضول خرچی وابتری کار وعدم ادائے خراج
سرکار انگریزی ماجیصاحبہ کو براہ واجب مختار رجا ئز سمجہتے تہے کپتان لوصاحب
لئے اسوجہہ سے کہ کل صاحبان پولیٹیکل اجنٹ نہ فقط اوسکے زبردست اور
سرگروہ فریق اعظم ہونے سے بلکہ اوسکی ذاتی لیاقت اور خوش چلنی سے قدر
کرتے تہے ہماول کی صلاح پر عمل کیا ماجی صاحبہ کسی نہ کسی حیلہ سے سرداروں
کے اجتماع اور مہاراجہ صاحب کے باہر نکلنے مین التوا کرتی تہین حسب تحریر
سر چارلس مٹکاف صاحب کہ اکٹر لونی صاحب کے بعد رزیڈنٹ ہوئے تہے ۔
سرداران راج دو فریق اندرونی اور بیرونی مین منقسم ہو رہے تہے بیرونی
سردار کوٹہی ایجنسی پر مقیم تہے اور اندرونی یعنی ماجی صاحبہ کے طرفدار شہر
مین رہتے تہے جے پور مین پہر صاحب ایجنٹ کی بہت ہنسی ہوئی اگرچہ بہت
تجربہ کار افسر تہے مگر مخالفان حکام جائز کے شامل ہونے سے مایل بجانب داری
سمجہے جاتے تہے کیونکہ سرداروں کو انتظام راج کرنیکا استحقاق کبہی حسب قاعدہ
حاصل نہوا تہا ۔

۱۲-۱۳- اکتوبر ۱۸۲۶ء کو ہر دو فریق کوٹہی ایجنسی مین متفق ہوئے بلکہ اول تہرہ
تو نساد کی نوبت پہونچ گئی تہی یہہ تماشا واقع مین قابل دید تہا کہ طرفین کی پانچ
چہہ ہزار آدمی فراہم ہو گئے تہے اول تو یہہ بحث ہوئی کہ سرداروں کو جمع
ہو کر کاروبار راج کی نسبت صلاح کرنیکا منصب ہے یا نہین کپتان لوصاحب کو

نہین کرتی ہے بلکہ یہہ خیال کیا کہ بے پورسے خوف کہاکر دست اندازی
موقوف کردی ہے اس سے نہ فقط منتظمان و اہلکاران راج کو بلکہ سرکش
وبدبر باشندگان ملک کو بہت غرور اور حوصلہ پیدا ہوگیا۔

ماجی صاحبہ منتظم راج نے بالکل بے خوف وخطر ہوکر اپنے حریص اور بدتر
خواہشون کو جولانی دی اور اونکی باندی روپا کو راج ٹہاکران کا خطاب راجवइमल
اور خلعت ملا کہ گویا وہی نظم ونسق امور ملکی کی مختار مطلق ہوئی اپنی حکومت
جمانے کیواسطے اوس نے اپنے مخالفون کو علانیہ قتل کیا اور اس نظر سے
کہ باشندگان ملک کو عبرت ہو محل کا کچہہ ادب ولحاظ نکیا کمال فضول خرچی سے
اوس نے اور اوسکے ہمراہیون نے ملک کی آمدنی کو برباد کیا اور ضروری
مصارف کے اجراء کیواسطے سال آیندہ کی آمدنی رہن کردی سرکار انگریزی
کے خراج کی مطلق خبر نہ لی کہ آٹہہ لاکہہ روپیہ باقی رہگیا راول کے عہد انتظام
مین خراج بروقت ادا ہوتا رہتا تہا اور بعد ادائے مصارف اوس نے
لاکہہ روپیہ داخل خزانہ کیا تہا اب کل ملازمان راج تنخواہ کے واسطے شور
وغل کرنے لگے اور فوج نے اپنی تنخواہ کے واسطے محل مین توپین لگادین
ماجی صاحبہ کو جہوتہا رام کے بلانے کا کمال شوق تہا بلکہ ایک دفعہ طلب
کرلیا تہا اسپر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے دہمکایا کہ اگر خلاف حکم گورنمنٹ
ایسا ہوگا تو ہم چلے جاوینگے مگر جے پور سے روانگی کیوقت اپنی راے مین
لکہا کہ اگرچہ انتظام راج مین بہتری کی امید نہین ہے لیکن اگر جہوتہا رام
کے نہ آنے کی قید برخاست ہوجاوے تو مناسب ہے کیونکہ راج کا کام

جہو تہارام کے فریق کے لوگ مقرر ہوئے میگہ سنگہ ڈگی والہ سرپنج ہوا حکم چند برادر جہو تہارام اوسکا نائب ہوا اور رامچند کو اہتمام سرشتہ مال مفوض ہوا لفٹنٹ کرنل ریپر صاحب نے کہا کہ اس انتظام مین خرابی کے سوا کسیطرح فائدہ کی صورت نہین ہے۔

راول کل معاملات مین انصاف سے کام کرتا تہا مگر اوسکو ہمت نہ تہی اور نہ اپنی رائے پر اعتبار تہا اوسکی برخاستگی کے باب مین گورنر جنرل صاحب نے بعد ملاحظہ کیفیت حال جےپور بذریعہ مراسلہ ۱۰۔ اپریل ۱۸۳۵ء حکم دیا کہ راول کی موروثی جاگیر بدستور بحال رہی اوس سے محاسبہ طلب نہو اور اوس کا وکیل صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے پاس حاضر رہا کرے اور انتظام جدید کو اس شرط سے منظور کیا کہ اگر کاروبار ریاست مین ہماری مداخلت کی پہر ضرورت ہوگی تو ترمیم و اصلاح کیجاوے گی اور یہہ بہی حکم دیا کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ انتظام راج مین مداخلت نکرین اور جہو تہارام کی نسبت ماجی صاحب کو صاف ہدایت ہوئی کہ ایسے بدمعاش و رشوت خوار شخص کے حق مین جلاوطنی کا حکم ہوا ہے وہ مسترد نہین ہو سکتا۔

ماجی صاحبہ نے سمجہا کہ میری شورش اور حصول رسوخ صاحب رزیڈنٹ و سرکار انگریزی سے یہہ آزادی حاصل ہوئی ہے اور باوجود ارادہ مستحکم امداد و اعانت راول کے یکبارگی اختیار راج ماجی صاحبہ کو ملجانے سے عوام الناس نے یہہ نہ سمجہا کہ سرکار انگریزی ہندوستان کے رئیسون کو اپنی ریاستون کا مختار مطلق سمجہکر براہ انصاف اونمین دست اندازی

ٹہاکر کشن سنگہ چومون والہ سرگروہ ناتہادتان ہین طلب کیا اور سری جی مہنت کو بہی بلا کر شورش و فساد پیدا کرنے مین کمال کوشش کی اون کے حکم سے فوجین مع پچیس توپون کے سانگانیر دروازہ جمع ہوئین کپتان ریپر صاحب نے اس موقع پر کمال ضبط و دانائی سے کام کیا بر گڈیر صاحب نصیر آباد سے فی الفور مدد کی درخواست کی اور جب ماجی صاحبہ نے اونکے خفیہ پیغام پر کہ بہ امتناع فراہمی و برخاستگی فوج جمع شدہ بہیجا تہا کچہہ التفات نکیا تب نجرد شہر سے علیحدہ ہو گئے شہر کی دوکانین بند ہو گئین اور تجارت موقوف ہو گئی دو مہینے تک یہی حال رہا راول کو اپنی زندگی کا خوف ہوا شہر سے نکلکر صاحب ایجنٹ کے پاس آ گیا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ نرمی و استقلال سے اپنی سرکار کے حکم پر قایم و مستحکم رہے غالب ہے کہ اگر راول اور اوسکے شریک ٹہاکر شہر سے نکل نہ جاتے تو شہر لٹ جاتا اور بڑا ہنگامہ برپا ہوتا۔

یہہ خبر سنکر سر ڈیوڈ اکٹر لونی صاحب رزیڈنٹ دہلی سے آئے اور شہر مین مقیم ہوئے اونہون نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی کارروائی کی کہ شہر سے باہر تہے کچہہ پروا نکی اور باوجودیکہ سابقًا خود لکہہ چکے تہے کہ انتظام ملک کیواسطے سب سے بہتر راول ہے ماجی صاحبہ کے عذرات کو بخوبی سنکر راول کے بذلت موقوف کرنے کی اجازت دی یہہ تو صریح ظاہر ہے کہ ماجی صاحبہ کی مختاری کے ساتہہ راول کا اپنے عہدہ پر بدستور بحال رہنا ممکن نہ تہا مگر اسکی بہی کوئی وجہہ نہ تہی کہ راول اپنے عہدہ سے دست بردار ہو کر ذلت اوٹہاوے اب ماجی صاحبہ کی تجویز سے انتظام جدید ہوا او سمین بالکل

نواب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل راول بیری سال کو بلامداخلت
ماجی صاحبہ اور صرف بہ تحت و ذمہ وری بجانب سرکار انگریزی صغیر سن مہاراجہ
صاحب کے حقوق و فوائد کا محافظ اور راج کا مختار مقرر کیا اور ماجی صاحبہ
کو مطلع کیا کہ سرکار انگریزی نے راول بیری سال کو اہتمام نظم و نسق راج کا
مختار مطلق اور جہو تہارام اور اوسکے متوسلون کو کل کاروبار ریاست سے
بے تعلق کیا ہے ماجی صاحبہ امور انتظام راج مین مداخلت کرنے سے بالکل دست
بردار ہون اور صرف مہاراجہ صاحب کے ذاتی کام اور اندرون محل کی
نگرانی سے اپنا تعلق رکہین۔
مگر صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اس حکم کی حد غایت تک تعمیل کرنا مناسب نہ سمجھکر ماجی
صاحبہ کو برائے نام مختار رکہا اور راول بیری سال سے راج کا کام کرایا
میگہہ سنگہ اپنی جاگیر کو بمقام ڈگی چلا گیا جہو تہارام جاترا کو گیا اور اوسکے فریق
کے اور لوگ متفرق ہوگئے ماجی صاحبہ نے بظاہر فرمان پذیر ہوکر راول کو
بعطائے خلعت ممتاز کیا۔
۲۳ اپریل ۱۸۴۴ع کو کپتان سٹوورٹ صاحب جے پور سے گئے اور میجر ریپر १८४४
صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے ماجی صاحبہ نے اس تبادلہ کو اپنے دیرینہ
خواہش اخراج راول کے حاصل کرنے کیواسطے موقع غنیمت سمجھا اس غرض
سے اونہون نے سرداران فوج راج سے سازش کی اور اکتوبر ۱۸۴۴ع
مین بحیلہ طلب تنخواہ اونکو جے پور مین جمع کیا اور ٹہاکران شیخاواٹی کو بھی اپنی
طرف کرکے بغرض اخراج ناتہاوتان کہ راول بیری سال ٹہاکر ساموداور

لانبا وجاگیر لانبہ کی ضبطی کی درخواست کی۔
لانبہ پرگنات اجمیر سے ملحق ایک مختصر جاگیر ہے جب دیگر جاگیرداروں سے دیہات
خالصہ کہ انہوں نے مرہٹوں کی حملہ آوری پر بلا اجازت لے لئے تھے مسترد
کئے گئے یہہ جاگیر کسی خاص وجہہ سے ضبطی سے رہ گئی تھی اگرچہ دیہات مذکورہ
کی ضبطی کو چار برس گذر گئے اور لانبہ کی بابت میگھہ سنگہ سے کچھہ مزاحمت نہوئی
تھی مگر اب صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکھا کہ میگھہ سنگہ باجی صاحبہ کے مزاج پر
بہت حاوی ہے اور راول سے عداوت رکھتا ہے اسواسطے باجی کے فریق
کی تضعیف کیواسطے لانبہ کا ضبط ہونا ضرور ہے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی اس
سختی وتشدد کے عوض مین اگر فریق ثانی نے بھی سرکشی سے مقابلہ کیا تو مقام
رگیڈ تعجب نہیں ہے لانبہ کے قلعہ پر نصیر آباد سے انگریزی فوج کا برگیڈ حملہ آور ہوا
قلعہ والون نے بہت جوانمردی سے مقابلہ کیا انگریزی فوج مین سے بہت
آدمی مقتول ومجروح ہوئے مگر قلعہ خالی ہوگیا۔
بہدران حال باجی صاحبہ کے بے ایمان صلاح کارون نے راول کی حویلی
واقع شہر پر حملہ کیا کہ اوسکو اونکا مقابلہ کرنا پڑا راول کے بہائی ٹھاکر کشن سنگہ
نے ایجنسی کے پاس آکر ڈیرہ کیا جس کیسکو باجی کے فریق سے کچھہ شکایت ہوئی
رہی وہان جمع ہوتا گیا باجی صاحبہ نے چند ٹھاکرون کے دستخط سے راول
کی مجرمیت کا اشتہار جاری کیا اور صاحب نے باجی صاحبہ کے فریق کی نسبت
وہی عمل کیا مگر لانبہ کی فتح اور گورنمنٹ کے حکم محکومہ ۱۸- مارچ سنہ ۱۸۲۳ع سے
صورت حال بالکل بدل گیا اور مخالفان صاحب پولیٹکل ایجنٹ منتشر ہوگئے۔

اشخاص کو نکالا جاوے اور اس کام کیواسطے فوج انگریزی کی امداد ضرور
سمجھی سرکار سے فوج دینے مین انکار ہوا تب اوس نے مجبور جہوتہارام کے
ساتہہ کام کرنا قبول کیا فروری ۱۸۲۳ء مین جب صاحب رزیڈنٹ جے پور
کا دورہ کرکے چلے گئے ماجی صاحبہ نے اپنی بے اختیاری سے تنگ آکر راول
کو دربار مین آنے سے منع کردیا اور میگہہ سنگہ ٹہاکر ڈگی کو کہ بینہ زور اور
مفسد آدمی تہا صلاح کارون مین شامل کیا چونکہ راول بہ تحت حکومت وبکفالت
صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مصاحبت کا کام کرتا تہا اور اوسکے ذمہ کوئی الزام
نتہا صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے جہوتہارام اور میگہہ سنگہ کو موقوف کرنا چاہا ماجی صاحبہ نے انکار کیا گر صاحب نے جہوتہارام سے
بلا اجازت اونکو استعفا لیا اور میگہہ سنگہ کو ماجی صاحبہ نے صاحب کے پاس بہیجا تہا
وہان سے بہی نکالدیا اور ماجی صاحبہ سے کہلا بہیجا کہ اوسے پہر ایجنسی مین
نہ بہیجین اور یاد رکہین کہ جو لوگ کاروبار ریاست مین کہ بلا شراکت غیرے
راول بیری سال کو مفوض ہوا ہے اور اوس سے مختار ریاست سمجھکر معاملات
مین گفتگو کیجاتی ہے دست اندازی کرتے ہین اونکو ہم دشمن سمجہین گے۔
اسطرح صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کے کلی اقتدار سے دب کر جہوتہارام نے استعفا
دیدیا مگر تاہم اپنی تدبیرین کرتا رہا ماجی صاحبہ صرف اوسکی تدبیرون پر عمل
کرتی تہین اور دو باندیون کی معرفت جنکی اوسکے پاس آمدرفت تہی صلاح
کیا کرتی تہین اس غرض سے کہ اونکی صلاح ومشورہ کا انسداد ہو ماجی صاحبہ
کے فریق کو ایک اور بہی زک پہونچی اور راول زیادہ تر مستقل ہوجاوے
صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے اکٹرلونی صاحب کی خدمت مین ٹہاکر میگہہ سنگہ کے قلعہ

مین ساٹہہ لاکہہ ہوجاوے گی مگر جو لوگ تجربہ کار تہے اون کے اندازہ مین چالیس لاکہہ سے زیادہ ہونا محال تہا اور واقع مین چونتیس ۳۴ لاکہہ سے زیادہ اوسوقت تک کبہی نہین ہوئی تہی —

کپتان سٹوورٹ صاحب کو گمان تہا کہ جب تک جے پور مین مختلف فریقون کی یہی کیفیت رہیگی تدبیرات ترقی پیداوار کارگر نہونگی اور ماجی صاحبہ محافظ و منتظم راج کے حسد و رشک سے خلل واقع ہوتا رہیگا اسواسطے تاوقتیکہ راول کو مختار مطلق کیا گیا اور اوس نے بالکل حسب ہدایت و احکام صاحب پولیٹکل ایجنٹ کام کرنا شروع نکیا تدبیرات مذکورہ کا عملدرآمد ملتوی رہا اپنے اختیار کے احکام اور جہوتہارام کی بے اختیاری مطلق کیواسطے راول نے ماجی صاحبہ سے درخواست کی نظم و نسق ریاست مین ترمیم اور اپنے خانگی کاروبار مین اصلاح کرین ماجی صاحبہ نے ناراض ہوکر ان درخواستون کو نامنظور کیا مگر کمال ضبط کے ساتہہ اس ناراضگی کو عرصہ تک ظاہر نکیا اور راول اور جہوتہارام کے درمیان صلح و صفائی کرانی چاہی مگر اوسی سال یعنی سنہ ۱۸۲۱ع کے اگست مین راول نے اس شرط پر کہ خدمت مصاحبت کو مستعدی و لیاقت و دیانت داری سے انجام دیکر انتظام کی اصلاح کرے صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے اپنے اختیار حکومت کے استقلال کی کفالت حاصل کرلی اس کفالت کے ہوتے ہی راج کے کل حساب و کتاب و کاروبار پیشگاہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ مین آگئے اور کل راج مین تین سال کیواسطے پٹہ جات مالگذاری بکفالت صاحب ایجنٹ دیئے جانیکا اشتہار جاری ہوا

[illegible]

گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل حکم دیا کہ ہرچند ہمکو خواہش مداخلت معاملات
راج سے اجتناب ہے مگر شہر مین امن و عافیت رکہنے اور خطرہ عظیم کا انسداد
کرنے اور مہاراجہ صاحب و رعایا کی بہبودی محفوظ رکہنے اور حالات واقعی
کی خبرگیری کرنے کیواسطے لازم ہے کہ ایک افسر دربار جے پور مین متعین کیا جاوے
چنانچہ کپتان سٹوورٹ صاحب قایم مقام رزیڈنٹ گوالیار تعینات ہوئے مگر
جے پور کے کل نزاع و فساد کی مفصل کیفیت لکہنے سے پیشتر ضرور ہے کہ جس شخص
کے پرمضرت اقتدار نے چند سال تک اسقدر فساد برپا کیا اور آخرکار ریاست
کو تباہ کردیا اوسکا بہی کچہہ تذکرہ کیا جاوے یہہ شخص سنگین جہوتہارام تہا کہ
گوبند نامی سے اس راج کی تاریخ مین بہت مشہور ہے مگر خاندان مین کم رتبہ
آدمی تہا اور سابقاً فوجی رام مستوفی کا نائب تہا اوسکے اور گناہون مین سے
ایک یہہ بہی تہا کہ بنظر حصول عہدہ فوجی رام کی ہلاکت کا باعث ہوا ماجی صاحبہ
بالکل اس شخص اور دو باندیون یعنی کنیزکون کے اختیار مین تہین اور اون پر
کمال مہربانی تہی جہوتہارام بے ایمان فضول گو اور فاسد تہا بیباکی اور بےحیائی
سے دغا و فریب کرتا تہا اور اپنا مطلب حاصل کرنے کیواسطے اوسکو کسی سختی اور
کمینگی مین پس و پیش نہ تہا اوسی کے شامل حال دو باندیان تہین اون مین سے
روپا بڈارن خصوصاً نہایت شریر تہے —

کپتان سٹوورٹ صاحب نے دیکہا کہ ماجی صاحبہ اونکی تقرر سے ازحد ناراض
ہین اور منسوخی حکم تقرر کیواسطے راول جی کو دہلی بہیجا ہے شہر مین صاحب کے دروازہ
پر پہرہ مقرر کردیا تاکہ اونکے پاس کوئی آنے جانے نہ پاوے اہالیان دربار

چیت رام ساہ - لچھمن - مدن چند - بوہرہ جی نارائن - رائے امرت رام - روپ چند داروغہ - کرپا رام چارہوا - راول بیری سال - چتربہوج - دیوان نوندہ رام - سنگی منالال - گہاسی رام - اڑبہت رام - بخشی سری نارائن - سنپت رام - جیون رام - رام لال دہابہائی - گیان چند - دیو رام داروغہ منشی سری لال - اسوقت تک تعلقات فیمابین سرکار انگریزی وراج جیپور کا اہتمام سرڈیوڈ اکٹرلونی صاحب کرتے تہے اور اوس زمانہ مین چند ماہ تک سے پور مین رہے اونکی موجودگی مین کل ابتری کا انسداد ہورہا تہا مگر اونکے جاتے ہی فتور پیدا ہوگیا مہاراجہ صاحب کی ولادت سے بیشتر رانی راٹہورجی پٹرانی تہین مگر جب بہٹیانی جی سے مہاراجہ صاحب پیدا ہوئے توحسب رواج ملک وے پٹرانی ہوئین اونہون نے ناقص طریقہ اختیار کیا کہ کل خلایق ناراض ہوگئی اور انواع فساد برپا ہوئے راول بیری سال کو کہ ناتہاوت کوٹہری کا دوم سردار تہا اور اوسکے بزرگون نے اپنی حسن لیاقت سے پٹیل یعنی ہوروئی مشیر کی خدمت حاصل کی تہی اور اوسمین بہی بزرگون کی سی لیاقت اور دانائی موجود تہی صاحب رزیڈنٹ کی فہمایش سے ماجی صاحبہ نے مصاحب مقرر کیا برائے نام وزیر اعظم مقرر ہوا مگر اوسکا اختیار کچھہ نہ تہا اور اپنے عہدہ کے لحاظ سے ماجی صاحبہ کے خام خیالات اور فاسد خواہشونکی پیروی نہ کرتا تہا آخیر سنہ ۱۸۲۰ء مین ماجی صاحبہ کی بدانتظامی سے شہر مین فساد برپا ہوا فوجی رام اہلکار اور چند دیگر اشخاص محل مین مارے گئے اور کل راج مین شور و شر وابتری ہوگئی -

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انگریزی سے منظور کیا جاوے سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب نے فی الفور منظور کیا اور بڑے سرداروں اور رانیوں کی درخواست کی سرکار سے منظور ہوتی ہے کل ملک مین امن ہوگیا —

اسوقت راج نے سرکار انگریزی سے یہہ درخواست کی کہ جو دیہات امرار ریاست نے چہین لئے ہین اون سے واپس دلائے جاوین اور جو درجہ و مراتب اونکا قدیم سے ہے اوسپر قایم کئے جاوین چنانچہ بوساطت سر ڈیوڈ اکٹرلونی صاحب ملازمان و سرداران راج کیطرف سے عرائض بطور قولنامہ لکھی گئین اونکے ذریعہ سے اونہون نے دیانت و خیرخواہی سے راج کی نوکری کرنیکا اقرار کیا اور راج سے اونکے قدیم حقوق و مراتب مکفول ہوئے —

عرضی

بخط ہندی دستخطی ٹہاکران و ملازمان راج بخدمت بائی بہٹیانی جی صاحبہ مورخہ ۱۲ — مئی ۱۸۱۹ء جسکی نقل جنرل اکٹرلونی صاحب کے پاس رای جوالاناتہہ اور دیوان امرچند کی معرفت پہونچی ٹہاکران و متصدیان کیطرف سے بائی صاحبہ کو واضح ہو کہ جب تک مہاراجہ سری سوائی جے سنگہ صاحب سن تمیز کو پہونچین ہم مین سے کوئی دیہات خالصہ کو اپنے تصرف مین نہ لاویگا اور سب اپنی اپنی نوکری راج مین کرتے رہین گے —

دستخط

راول بیری سال — باگہہ سنگہ چتر بہوجوت — کشن سنگہ — بہادر سنگہ راجاوت

کی عافیت اور سرکار انگریزی کی نیکنامی مین خلل واقع ہوا یعنی ۱۸۰۵ء مین
بعہد حکومت لارڈ کورن ولس صاحب جنکو ریاستون سے عہد و پیمان کرنا लार्डकै
قرین مصلحت معلوم نہوا عہد نامہ فسخ ہو کر جے پور کو بے مدد چھوڑا گیا کہ مرہٹون
نے سرکار انگریزی کا رفیق ہونے کی وجہہ سے زیادہ تر بے باکانہ تاخت و
تاراج کیا تاہم مہاراجہ صاحب نے بشمول لارڈ لیک صاحب ہلکر سے بدل و جان
مقابلہ کر کے اپنی طرف سے تعہد کو قایم رکہا اور صاحب موصوف نے سرکار انگریزی
کی حفاظت بدستور جاری رکہنے کا اقرار کیا مگر سر جارج بارلو صاحب کو بہی اپنی सरजार्ज
متقدم لارڈ کورن ولس صاحب کی راے پسند ہوئی اور لارڈ لیک صاحب کے
عذرات پر مطلق التفات نکیا اسی موقع پر جے پور کے وکیل نے لارڈ لیک
صاحب سے عرض کیا تہا کہ ہندوستان مین انگریزی عملداری ہونیکے وقت
سے صرف اسی مرتبہ سرکار انگریزی نے اپنے ایمان کو آسایش پر موقوف رکہا
ہے اس عہد شکنی پر حکام انگلستان نے بہت اعتراض کیا اور ۱۸۱۳ء مین
حکم صادر ہوا کہ جب موقع ہو جے پور کو از سر نو حفاظت انگریزی مین لیا جاوے
مگر بسبب درپیشی جنگ نیپال بہتر متصور ہوا کہ جب تک بشمول تدبیر عام استیصال नेपाल
پنڈارون کے پیش نظر نہو اس حکم کی تعمیل ملتوی رہے۔
اسی سبب سے جب ۱۸۱۸ء مین مارکوئیس آف ہیسٹنگس صاحب نے راجپوتانہ मारक्वे हास्टिं
کی ریاستون کو باشتراک سرکار انگریزی کے عقد اتحاد و یگانگت مین منعقد
کرنا چاہا تو عرصہ تک راج جے پور نے ایسی سرکار کے ساتہہ جس نے تہوڑے
دنون پیشتر اوسکو بے تکلف چہوڑ دیا تہا اتفاق کرنے سے کنارہ کیا۔

۱۲	۱۱
جاگیرات خفیفہ [illegible]	کردہر پوبہ [illegible]

خراج مقررہ راج جیپور
[illegible]

کاسلی	اودے پور دباٹی	فتح پور	کھنڈیلہ	سانوانی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اوس نے اپنے بھتیجے باگھہ سنگہ والی کہیڑی کے چہوٹے بیٹے کو تبنی لیا پہاڑ سنگہ वाघसिंह
کے انتقال پر وہ لڑکا ایسا صغیر سن تہا کہ اپنی جائداد سلطانہ کے انتظام کی قابلیت
نہین رکہتا تہا اسواسطے وہ اپنے اصلی باپ کے پاس رہا آیا اب غور کرنا چاہیئے
کہ انتقال حقوق ملکی نے محبت پدری کو کیسا کند بلکہ زایل کر دیا کہ اس بیرحم باپ
نے اپنے بیٹے کو ہلاک کیا اور جایداد سلطانہ کو کہیڑی مین شامل کیا مگر یہہ اوسکو
ایسا داغ لگا کہ کل برادری نے خارج از قوم و ہتیارا کر دیا خود اوسکی عورت نے हत्यारा
بہی اوسکی شکل دیکہنی چہوڑ دی اور اپنے بڑے بیٹے ابہی سنگہ کی جایداد کا
بندوبست کرتی رہی اوس پر یہہ گناہ ایسا غالب آیا کہ وہ اپنی حیات کے
باقیماندہ بارہ سال مین اپنے مکان واقع قلعہ کہیڑی سے باہر نہ نکلا —
علاوہ رالیسلوت وساد ہانیون کے شیخاوتون مین لاڈخانی اور تاج خانی وشاخیں
اور ہین یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اون کے نام کے ساتہہ لفظ خان کیونکر لگا ہے شاید
مثل شیخ جی کے کسی مسلمان فقیر کی دعا سے پیدا ہوئے ہون لاڈ خان نے اپنی
جایداد دانتہ رامگڈہ کو کہ سرحد مارواڑ علاقہ سانبہر مین ہے فتح کیا عجب نہین ہے اگر یہہ
جایداد اوسکو اپنے باپ کے دربار مین صاحب رسوخ ہونے سے ملی ہو اس علاقہ کے
سوائے لاڈخانیون کے قبضہ مین لوہسل کا پٹہ اور ہے اور راجگان مارواڑ लोहसल
و بیکانیر نے بہی اپنے علاقون مین واردات نکرنے کی مراد سے اونکو چند دیہات
دے رکہے ہین لاڈخانی مشہور غارتگر ہین مثل پنڈارہ و قزاقون کے اونکے पिंडारा
نام سے خلایق ترسان ولرزان رہتی تہی پانچ سو سوار تک جمع ہو جاتے تہے اور
ملک مین تہلکہ ڈالدیتے تہے اونکی تہید ستی اور رامگڈہ کے مضبوط مقام ہونے سے

جوکڑی مع بارہ دیہات متعلقہ ملی اور ہاتھی پالکی وغیرہ لوازمہ ریاست داری بہی اوسکو حاصل ہوئے اگرچہ انقلاب زمانہ سے رئیس کہیتڑی اولاد خلف دوم یعنی کشن سنگہ کو عظمت حاصل ہوگئی مگر ولادت کا امتیاز تقدیری اولٹ پہیر پر ہمیشہ فایق سمجہا جاتا ہے اسواسطے جوکڑی کا ٹہاکر جسکے علاقہ مین چہوٹے چہوٹے بارہ گانو ہین عزت مین کہیتڑی کی ابہی سنگہ سے جو پانچ سو گانو کا مالک تہا برتر سمجہا جاتا تہا باقی چار پسران سادہول سنگہ کی اولاد مین سرداران مفصلہ ذیل تہے۔

ابہی سنگہ والی کہیتڑی۔ شیام سنگہ بساؤ۔ گیان سنگہ نولگڈہ۔ شیر سنگہ سلطانہ۔

علاوہ جاگیرات موروثی تقسیم شدہ کے پرگنات سنگہانہ وجہونجہنون وسورج گڈہ معروف [illegible] چہوٹے لڑکون کی اولاد مین مشترک رہے چنانچہ سنگہانہ پر مع ایکسو پچیس [illegible] سے ابہی سنگہ نے قبضہ کرلیا تہا مگر اوسکے اور بہائی بہی اپنے زور آور دعوی [illegible] مین شریک رہے آئے سادہانیون مین سے ابہی سنگہ نے [illegible] سلوتون مین سے لچہمن سنگہ نے کی تہی سیکروالہ سے [illegible] ان کی بڑی شاخ مین سے تہے محروم الارث کردیا [illegible] شاخ کو بہی محروم الارث کرنے پر قناعت [illegible] کیا جس معاملہ کے انجام مین شیر سنگہ [illegible] بنظر تشریح اس امر کے کہ زمین [illegible] کر سکتے ہین اوسکا لکہنا [illegible]

[illegible] ایک لڑائی مین مارا گیا

کہ وہ اس ناشکری شجاوت کے اخراج کیواسطے آدمی جمع نہ کرسکا مجبور
وہ جھونجھنون سے بہاگ کر فتح پور گیا یہہ مقام یا تو اوسی کے علاقہ مین تہا
یا اوسکے کسی رشتہ دار کے قبضہ مین تہا اور وہان سے اوسکے نکالنے کی
تدبیر کی اس ضرورت پر سادہو نے اپنے باپ سے درخواست کی کہ برادری साधु
کے لوگ جمع کرکے وہان پہونچے اوس نے اوسکی ملک گیری کی لحاظ سے اوسکا
قصور معاف کرکے اپنے دوسرے بیٹے کو جو مرزا راجہ جے سنگہ کے ساتہہ بادشاہی
فوج مین نوکری پر تہا مدد دینے کیواسطے لکہا اوس نے سادہو کی کمک پر
فوج و توپخانے بہیجے کہ اوسکے زور سے سادہو نہ صرف جھونجھنون پر بدستور
قابض رہا بلکہ فتح پور بہی اوسکے قبضہ مین آگیا سادہو نے فتح پور مع اوسیقدر
دیہات کے جتنے جھونجھنون مین ہین اس مدد کے عوض مین اپنے بہائی کو دیئے
اور حسب شرایط سابقہ دونون نے راجہ جے پور کو خراج سالانہ اور لاولد
مرنے پر نذرانہ دینا قبول کیا چند روز بعد سادہو نے دوسرے قایم خانی سے
سنگہانہ مع ایک سو چھبیس دیہات کے چہین لیا اور اونہین ایام مین گوڑ सिंघाना
راجپوتون سے سلطانہ مع چوراسی دیہات کے اور تور راجپوتون سے کہیتڑی सुलताना खेतड़ी
مع متعلقات کے فتح کرکے اپنے قبضہ مین لایا اسطرح تہوڑے سے عرصہ مین
ایک ہزار قصبات و دیہات کا مالک اوسکے قبضہ مین آگیا اپنی وفات سے تہوڑے
دنون بیشتر اوس نے یہہ ملک اپنے پانچ بیٹون کو جنکی اولاد اوسکے نام سے
سادہانی کہلاتی ہے تقسیم کردیا - زورآور سنگہ - کشن سنگہ - نول سنگہ -
کیسری سنگہ - پہاڑ سنگہ - علاوہ معمولی حصہ کے زورآور سنگہ کو بوجہہ بزرگی

کے ذریعہ سے اور باتفاق راج جےپور غالب ہے کہ اگر سرکار انگریزی اور
جےپور کے درمیان عہدنامہ ہوکر جنگ وجدل و ملک گیری کا انسداد نہوجاتا تو
لچھمن سنگہ کل شیخاواٹی کا مالک ہوجاتا۔

بعد اختتام حالات کہنڈیلہ کے شیخاوتون کے دوسرے فریق معروف سادہانیون
کی کیفیت لکہی جاتی ہے کہ وے رایسل کے خلف سوم بہوجراج کی اولادمین
ہین جب اوسکے سات بیٹون مین ملک تقسیم ہوا تہا او دےپورا وسکے حصہ مین
آیا بہوجراج کی اولاد کہ بہوجانی کہلاتی ہے بکثرت تہی اونہون نے بہی اپنے
وقت مین بہت عظمت حاصل کی اور نہ معلوم کسوجہہ سے اونکا دارالحکومت
اودےپور کل شیخاوتون کی پنچایتون کے واسطے مقام اجتماع ہوگیا۔
بہوجراج سے چند پشت بعد جگرام اودےپور کا مالک ہوا اوسکے چند لڑکے
تہے اونمین سے بڑا ساد ہو دسہرہ پر اپنے باپ سے لڑکر نکل گیا اوس زمانہ
مین سادہانیون کا کل ملک قایم خانی نواب جہونجہنون فتح پور ما تحت سلطنت کی
قبضہ مین تہا سادہو نواب کے پاس گیا اوس نے پرورش کی اپنی ہمت و
لیاقت سے ترقی پاکر منتظم ریاست ہوگیا اوسکی ترقی آیندہ کی دو روایتیں
ہین شاید دو نون صحیح ہون ایک تو یہہ کہ قایم خانی نواب لاولد تہا اوس نے
سادہو کو مثل بچہ کے پرورش کیا اور اوسکو پرگنہ جہونجہنون جس مین چوراسی
گانوہین دیدیا دوسری روایت یہہ ہے کہ جب سادہو بحیثیت عہدہ منتظمی ریاست
پرگنہ پر متسلط ہوگیا اوس نے نواب کو بود و باش کیواسطے علیحدہ گانو تلاقہ
اور اوسکی پنشن مقرر کردی اور قایم خانیون کو پیشتر سے ایسا برباد کردیا تہا

لیگئے تہے پہر شکست کہائی ۔
آب لچہمن سنگہ کے خاندان کا مختصر حال لکہا جاتا ہے کہ شیخ جی کے بیٹون مین سے
اول رایسل کے سات بیٹے تہے اونمین سے چہوتہا ترمل جسکو راو کا خطاب
ملگیا تہا پرگنہ کانسلی پر جسمین چوراسی دیہات ہین قابض تہا اوسکے پسر ہرسنگہ
لے فتح پور کے قایم خانیون سے پرگنہ بلارہ جسمین ایک سو پچیس گانو ہین فتح بلارا
کیا اور بعد ازان پچیس گانو ریواسہ کے حاصل کئے شیو سنگہ خلف ہری سنگہ نے
قایم خانیون کے مسکن خاص فتح پور کو لیکر اپنا دار الریاست بنایا اوسکے بیٹے
چاند سنگہ نے سیکر آباد کیا اور اوسکی اولاد خاص مین سے دیبی سنگہ نے اپنے
پلجدی ٹہاکر شاہپورہ سے لچہمن سنگہ کو متبنیٰ لیا لچہمن سنگہ مسند نشین ہوا تب
ہی سیکر کی ریاست رونق پر تہی اوس نے اور بہی ترقی دی اور کہنڈیلہ لینے
سے مدت پیشتر اوس نے اپنے بہائی بیٹون کے کل قلعات کو توڑ دیا تہا تا یکہ
شاہپورہ کو بہی جہان خود پیدا ہوا تہا نہ بخشا اور نہ بلارہ و بٹہوٹہ و کانسلی بلارا बिरोठ कासली
کے قریب ترین بہائیون پر رحم کیا بلکہ خاندان سیکر مین شامل ہو کر اپنے اصلی
خاندان شاہپورہ سے اسقدر مغایرت پیدا کی کہ اوسکا باپ اوسکے تحت حکومت
مین رہنا گوارا نکر کے جے پور کو چلا گیا لچہمن سنگہ کے قبضہ مین پانچ سو آبادان
دیہات تہے اور آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی تہی اپنا نام قایم رکہنے کی
غرض سے اوس نے لچہمن گڈہ کا قلعہ تعمیر کرایا اور چند قلعون کی مرمت
کرائی اوسکی فوج مین آٹہہ پلٹنین بنام نہاد علی غول تہین اور ہر ایک پلٹن مین
توپخانہ تہا اور ہزار سعد سوار جنمین نصف بارگیر دار تہے ایسی زبردست فوج

حاصل کیا مگر اس سے پروہت مصاحب کو حسد پیدا ہوا اور لچھمن سنگھ کا بہت
نقصان ہوا اسکا سبب یہہ کہ ایک برہمن نے دیہات کہنڈیلہ کا ٹھیکہ لیا تہا اور بسبب
تشدد و زیادہ ستانی کے وہ وہان سے بذلت نکالا گیا مگر وہ اپنی بلند ہمتی
کی تدبیرین کرتا رہا اوس نے اپنے مربی مصر شیونراین کا اقتدار کم کیا کہ اوسکو
خودکشی کرنی پڑی اوسکے بیٹے کو بہی مایوس کردیا اور فریب و دغا بازی سے
خود آمیر کی مصاحبت پر مقرر ہوا لچھمن سنگہ زبردست آدمی تہا اوس سے
ہر موقع پر صلاح لیجاتی تہی اوسکو یہہ امر ناگوار تہا اسواسطے اسکے بہی پست
کرنے کی تدبیر کی اور چاہا کہ وہ اپنے آقا سے برسر مقابلہ ہوجاوے اس
غرض سے کہنڈیلہ پر حملہ کرنیکا حکم ہوا سادہانی طمع اور حسد کے جوش مین آکر
اپنے اصلی فوائد کو بہول گئے اور راج کی فوج کے شامل ہوئے کہنڈیلہ کا
محاصرہ ہوا اس موقع پر لچھمن سنگہ نے بڑی دانائی سے کام کیا خود تو بہ اطمینان
جے پور مین موجود رہا کہ اس سے پروہت کا کینہ رفع ہوا اور کہنڈیلہ کی حفاظت
کیواسطے جمشید خان نامی ایک شخص کو روپیہ دیکر اوسکی پلٹن پروہت پر چڑہوا دی
اسطرح لچھمن سنگہ کی حسن تدبیری سے لاچار ہوکر برہمن نے محاصرہ چہوڑ دیا
اور جے پور کو چلا آیا وہان اوس نے سب پردہ اوٹہا کر اوسکو قید کرنے
کی تدبیر کی رئیس سیکر بمشکل تمام بچکر گیا پچاس سوار لیکر بہاگا دشمن متعاقب
ہوا اوسکی اور اوسکے شریک سردار سامود کی جایداد ضبط ہوئی سادہانیون
نے بافسری سرداران کہیتڑی و بسآو پروہت کے چلے جانے پر بہی حملہ کیا
اور ابہی سنگہ نے جسکو ایک دفعہ پہر بہی اوسکے زادبوم دکہلانے کیواسطے

پر قبضہ کر لیا مگر ابھی سنگہ کو جسمین رایسل کی ہمت تہی گوارا نہوا کہ اپنے مجرم رشتہ دار
و ماتحت کا احسانمند ہوا اگر پرتاپ سنگہ بہی ایسا کرتا تو بہتر ہوتا کیونکہ لچہمن سنگہ مالک
کہنڈیلہ کو ان سرداران کو اون کی موروثی زمین پر رہنے دینے کا بہت افسوس
تہا اور اونکو خارج کرنے مین وہ صرف اسیکا انتظار کرتا تہا کہ ملک مقبوضہ پر
بہ استقلال قابض ہوجاوے سنہ ۱۸۴۱ع مین دونون شریک یعنی ابھی سنگہ و پرتاپ سنگہ
جہونجہنون مین جاکر رہے اور ہر ایک ساد ہانیون کے مشترک خزانہ سے پانچ
روپیہ یومیہ پانے لگا اور اونکو پہر کہنڈیلہ ملنے کی کچہہ امید نرہی سنہ ۱۸۴۲ع مین
مسٹر شیونارین صاحب جے پور کو روپیہ کی ضرورت شدید پیش آئی اور میر خان
کا مطالبہ ادا کرنے کیواسطے اوس نے چاہا کہ سردار سیکر سے جو مدت سے خواہان
تہا کہ میری تحصیلات ناجایز دربار سے منظور ہوجاوین کچہہ لیوے اسواسطے یہہ
قرار پایا کہ پانچ لاکہہ اپنے پاس سے اور چار لاکہہ بہ امداد حکومت جے پور ساد ہانیون
سے وصول کرکے کل نو لاکہہ روپیہ داخل کرے اور کہنڈیلہ کا پٹہ حاصل کرے میر خان
وکیل طرفین اس زمانہ مین رانولی مین مقیم تہا لچہمن سنگہ نے اوس سے وہان
ملکر روپیہ داخل کیا اور اوسکی رسید راج مین داخل کرکے پٹہ لیا۔
بعد ازان لچہمن سنگہ دربار مین گیا اور ایک سال کا خراج کہ آیندہ کیواسطے ستاون
ہزار روپیہ سالانہ مقرر ہوچکی دیکر اپنے آقا راجہ جگت سنگہ سے خلعت مسند نشینی
حاصل کیا اسطرح سیکر والون کی طمع اور دربار کی تلون طبعی اور ساد ہانیون
کے حسد اور حرص سے وارثان رایسل کا حق موروثی تلف ہوگیا۔
لچہمن سنگہ نے بذریعہ لیاقت اور دولت کے دربار جے پور مین جلد رسوخ

صرف ہنونت سنگہ اور چند سو آدمی اوسکے خاندان کے رہ گئے تین مہینے تک وے
قلعہ سے باہر ایک مقام سے لڑتے رہے آخرمین جب بہت قریب مورچے آگئے
لوگون نے اوسکو قلعہ مین جانیکی فہمایش کی اوس نے بہادری سے انکار کیا
کہ اگر ہم دیوار کے پیچھے جاکر پناہ لینگے تو کہنڈیلہ ہمیشہ کو جاتا رہیگا اور بہائیون کو
ہدایت کی کہ یا تو فوج کو پس پا کرو یا مر جاؤ اونہون نے بزور شمشیر فوج کو توپون
سے ہٹا دیا اور مورچے خالی کرا لیئے وہ بہت خوش ہوا مگر دشمن نے پہر لڑائی کی
کہ صبح سے شام تک جاری رہی پہر حملہ ہوا اور دشمن کو ذلت سے ہٹا دیا مگر جسوقت
ہنونت سنگہ اپنی جمیعت سے دشمن کی توپون پر پہونچا اوسکے گولہ لگا فتح تو اونکی
ہی رہی مگر اونکا افسر مارا گیا اس سے ہراسان ہوگئے اور قلعہ کے اندر چلے گئے
یا تو پٹھان اور سیکر والے اور اوسکی ہمراہی سب اوسکے جنازہ کے ساتھہ گئے دوسرے
روز مجروح و مقتولون کو اوٹھانے کے واسطے وقفہ ہوا تب پیغام صلح ہوا مگر
قلعہ والون نے انکار کیا سردار او دے پور کے پاس جو ابتدا سے حق بجانب
رہا تہا جسوقت انتقال ہنونت سنگہ کی خبر پہونچی اوس نے آدمی اور رسد بہیجکر
مدد کی اور کہیتڑی کا سردار بہی اپنے گھر پر ہوتا تو وہان سے بہی بہت مدد ہوتی
مگر وہ دربار مین تہا اور اپنے بیٹے کو ہدایت کی تہی کہ جس طرح سردار بسا او کی صلاح
ہو ویسا کرے مگر وہ ملک مقبوضہ مین سے حصہ لینے کی طمع سے سیکر کا شریک ہوگیا
تہا تاہم قلعہ کی فوج باوصف ہر طرح کی تکلیف کے پانچ ہفتہ تک اور بہی لڑی
اور اونکی خورش خشک غلہ پر جو بینے لاتے تہے منحصر رہگئی اسوقت مین دس گانو
کا اقرار ہوکر اونہون نے قلعہ خالی کر دیا پرتاب سنگہ نے تو اپنے حصہ کے دیہات

تھی اوسکا نتیجہ نہایت پر مضرت ہوتا اس بیڈہنگی فوج مین سے کہ تحت آمیر کے ہر قسم
کے لوگون سے مرکب تھی شیخاوتون کے گروہ نے ٹونک کے علاقہ کا ایک گانو
لوٹا وہان ایک گوگاوت راجپوت رہتا تھا اوسکا بھی سب مال لٹ گیا اوسکا لڑکا
فوج کے افسر چاند سنگہ کے پاس کہ اوسیکا ہمقوم تھا مستغیث ہوا چاند سنگہ نے
اوسکے ساتھہ سلح پوش کر دسئے کہ اوسکا مال واپس کرادین شیخاوتون نے انکار
کیا اور جمع ہوکر مستعد مقابلہ ہوئے چاند سنگہ نے بھی اور آدمی بھیجے راجگان
کھنڈیلہ بذات خود اور کل شیخاوت بجز راو راجہ سیکر موقع پر پہونچے ادہر سے
چاند سنگہ نے نہ فقط بطور سردار گوگاوتونکے بلکہ بحیثیت سپہ سالاری جےپور فوج
کا ایک ایک آدمی جو مل سکا بھیجدیا اسطرح اسباب کی چند گاڑیون پر جےپور
کی کل فوج جمع ہوکر آپسمین خونریزی پر مستعد ہوگئی تلوارین میان سے باہر
ہوگئی تھین کہ ایک کھنگاروت سردار نے درمیان مین آکر ثالثی کردی کہ اول
گاڑیان سرداران کھنڈیلہ کے ڈیرہ پر جاوین اور وے اونکو اپنی خوشی سے
سپہ سالار فوج کے پاس بھیجدین شیخاوتون نے منظور کرلیا اور فساد موقوف ہوا
مگر چاند سنگہ کو رنج ہوا کہ اگرچہ بطور سپہ سالار فوج کے میری اطاعت ہوئی مگر گوگاوتون
کی سرداری کیوجہہ سے سُبکی ہوگئی۔

لچھمن سنگہ سردار سیکر جو شیخاوتون سے علیحدہ رہا اوسکی یہہ غرض تھی کہ اگر یہہ
لوگ مار بچاوین تو مجھکو حاکم کھنڈیلہ ہونیکا موقع ملجاوے شیخاوتون کی علیحدگی
سے بھومسگڑہ کا محاصرہ موقوف ہوکر فوج کا کوچ ہوا تو جس حالت مین سب
جےپور کے راستہ سے پھیر کھاکر جاتے تھے سیکر والہ براہ راست اپنے وطن کو

کو واگذاشت کرے اسواسطے راجگان کہنڈیلہ بضرورت معاش ڈیڑہ سو سوار لیکر
راجہ بختاور سنگہ والی الور کے پاس گئے مگر اوس نے کچہہ التفات نہ کیا کہ وے پندرہ
روز بعد وہان سے چلے گئے پرتاب سنگہ مع اپنے بیٹے کے باپو سیندہیہ مرہٹہ वापूसेंधया
کے پاس کہ دیوسہ مین مقیم تہا گیا اور موہن سنگہ نے حسب رواج قدیم اپنے द्योसा
خاندان کے گوبند گڈہ لینے کا ارادہ کیا اوس نے لباس بدلکر کل حال دریافت
کیا اور اپنے خاندان کے ساٹہہ آدمی جمع کرکے ایک نالہ مین چہپا دئے شب کو
کمند ڈالکر قلعہ مین داخل ہوا قبل اسکے کہ خفتہ سپاہ بیدار ہو پہرہ والون کو قتل
کرڈالا قلعہ پر قبضہ کرلیا اور باقیماندہ سپاہ کو نکالدیا رائسلوتون کا نقارہ بجتے
ہی لاڈخانی اور مینہ اور دیگر راجپوت قلعہ مین جمع ہوگئے اور چند ہفتون مین ہنونت سنگہ
کے تحت مین بدعہد راج کے مقابلہ کیواسطے دو ہزار آدمی جمع ہوگئے کہنڈیلہ
اور گرد نواح کے قصبے خالی ہوگئے فوجین بہاگ گئین اور خوشحالی داروغہ
اس ذلت وخرابی کی خبر لیکر جے پور کو گیا یہہ اوسی کی حرام خوری کا نتیجہ تہا کہ
راج سے سو آدمیون کی تنخواہ لیتا تہا اور صرف پینتیس ۳۵ آدمی رکہتا تہا جے پور
سے رتن چند مع دو پلٹن اور توپون کے متعین ہوکر خوشحالی کو حکم ہوا کہ اگر کہنڈیلہ
پر پہر قبضہ نہ کرلیگا تو سخت سزا پائیگا ہنونت سنگہ نے انتظار حملہ آوری نکرکے اور
شہر سے نکلکر مقابلہ کیا اور ایک حملہ مین خوشحال کو مفرور کردیا اور اگر اوس وقت وہ
مجروح نہوتا اور لاڈخانی پیچہے نہ ہٹجاتے تو فوج دربار کو شکست مطلق ہوجاتی
مجبور ہنونت سنگہ بہاگ کر شہر مین گیا اور دو حملون کا مقابلہ کیا ایک معرکہ مین تیس ۳۰
سلیح پوشون کو کہ راجہ کی خاص چوکی کے لازم تہے ہلاک کیا قلعہ مین صرف ٹانکہ کا टांका

ساتھہ جہان اوسکا ارادہ ہو جانیکے واسطے تیار ہوئے اور صرف ایک پیٹیہ یعنی خوراک پेटया
روزمرہ جب تک پردیس مین رہین لینا قرار پایا اس قرارداد کے بعد شیام سنگہ چانپاوت चांपावत
سردار پوہکرن کا بہیجا اور کرپا رام ملکر کہیتڑی کو گئے اور وہان سے دہونکل سنگہ کو पोहकरन
لشکر مین لائے اثنا راستہ مین اونکو انندی کنور دختر راجہ پرتاب سنگہ مرحوم و आनन्दीकंवर
بیوہ راجہ بہیم سنگہ والی مارواڑ والدہ دہونکل سنگہ کو ملی اوس نے دہونکل سنگہ کو بطور
پسر متبنی اپنی گود مین لیا اور سب متفق ہو کر شہر جے پور مین جہان مارواڑ پر حملہ کرنے
کو فوج جمع ہوتی تہی پہونچے۔

فوج کا کوچ ہو کر بمقام کہاٹو کہ کہنڈیلہ سے دس میل ہے مقام ہوا وہان راجہ بیکانیر खाटू
و دیگر مددگارون کا انتظار تہا کہ شیخاوتون نے راجگان کہنڈیلہ کی رہائی کی تاکید
کی کہ ہم اپنے ہی سردارون کے تحت مین جو اس فوج متفق کی ہر ایک سردار سے
زیادہ نامور و مشہور ہین چلینگے اب اسمین عذر کرنا غیر ممکن تہا چندر وزمین اونکے
سردار عزت و تکریم سے اونکے سپرد کیئے گئے کہ اونہون نے شیخاوتون کی درمیان
کہ رایسلوت - سادہانی - بہوجانی - لاڈخانی وغیرہ بلکہ بار وٹہیہ بہی زرد جہنڈہ रायसलोत साधानी भोजानी लाडखानी
کے گرد سب جمع تہے ڈیرہ کیا اور سب خوش ہوئے اس مہم کے حالات تاریخ
مارواڑ مین جہان اونکا مناسب موقع ہے مفصل لکہے جاوینگے یہان اسیقدر
کافی ہے کہ اس لڑائی کی نیکنامی و بدنامی مین شیخاوت ہر طرح شریک رہے اور
وطن کو معاودت کرنے سے پیشتر راؤ نرسنگ اور اوسکے باپ دونون کو کہو بیٹہی
ابہی سنگہ خلف نرسنگ داس اپنے باپ کا جانشین ہو کر فوج مین شامل رہا اور جب
لڑائی ختم ہوئی کہنڈیلہ کو واپس آیا مگر دربار جے پور یہہ نہین چاہتا تہا کہ کہنڈیلہ

ہزار آدمی جمع کر لئے ہین اوس نے قصبون کا لوٹنا اور ساہوکار و دیگر آسودہ حال باشندون
سے مصادرہ لینا شروع کیا جنہون نے اداے زر سے انکار کیا اون کو بطور اول
گرفتار کرکے لے گیا اور بعد ایصال زر رہا کیا قصبہ مادہوپور جاگیر رانی کا اوس نے
محاصرہ کیا تہا کہ عندالمقابلہ اوسکے گولی لگی اوس کی لاش کو رانولی مین لیجا کر داغ
झुंझार دیا اور بشمول دیگر جہوجہار یعنی شہیدان جنگ کے اوسکی چہتری تعمیر ہوئی اوسکا بیٹا
بہی مدت تک اوسیطرح غارتگری کرتا رہا آخرکار راج سے اوسکو قدیم جاگیر سوجاوان
واگذاشت ہوئی اور اوس نے وہان بود و باش اختیار کی۔
شیخاواٹی مین یہہ شر و فساد ہو رہا تہا کہ اسی اثنا رمین تاریخ راجپوتانہ کا نہایت
مشہور واقعہ ظہور پذیر ہوا لیطا ہر اوسکا سبب دعوی مناکحت کشن کنور فخر راجستان
دختر رئیس اودےپور تہا مگر تمہید اوسکی شیخاواٹی خصوص سادہانی سردارونکی
طرف سے پیدا ہوئی تہی اور مقصود خاص یہہ تہا کہ راجہ مانسنگہ والی جودہپور کو
بیدخل کرکے دہونکل سنگہ کو بجاے اوسکے مسندنشین کیا جاوے اوس زمانہ مین
جےپور کا مصاحب راے چند تہا اوس نے اس غرض سے کہ اوسکے آقا کا دعوی
ازدواج کشن کنور پیش جاوے دہونکل سنگہ کی تائید و دستگیری کی۔
وزیر نے شیخاوتون سے مدد لینے کیواسطے اپنے بہائی کرپارام کو بہیجا اونہون نے
खेड़ اپنی طرف سے کشن سنگہ کو ثالث مقرر کیا اور اودےپور کے گہاٹہ مین کہیڑ جمع
کی اوسی مقام پر عہدنامہ جدید منضبط ہوا اوسکی مقدم شرط یہہ تہی کہ راجگان کہنڈیلہ
کو قید سے رہا کیا جاوے اور تاوقتیکہ خراج معینہ ادا ہوتا رہے معاملات شیخاواٹی
مین راج سے مداخلت نہوا کرے بعد ازان دس ہزار شیخاوت جمع ہو کر اپنے مالک کے

علاقہ جےپور مین جاکر تاخت وتاراج شروع کیا راج سے اور فوج متعین ہوئی کہ
اوسکے زور سے اونکی جمعیت منتشر ہوئی رالولی وغیرہ کے چند سرداروں نے صلح
کرلی مگر چہوٹے سرداروں نے یہان سے مفرور ہوکر ملک مارواڑ وبیکانیر مین
पनाह لی سنگرام سنگہ سوجاواس کا کہ پرتاب سنگہ کا چچازاد بہائی تہا مارواڑ مین سूजावास
گیا اور باگہہ سنگہ وسورج سنگہ کو رئیس بیکانیر نے زمین دی مدت تک بامید انصاف
و دستگیری راج کے بسر اوقات کرتے رہے مگر جب اوس سے مایوس ہوئے تب
شہر جےپور کے دروازہ تک شورش وفساد برپا کیا -
ام سنگہ نے سرگروہ بارہٹہیہ یعنی باغیان ہوکر ڈہونڈار کو تباہ و ویران کیا बारोठया
اکثر مقامات پر رکہوالی مقرر کی اور جہان کہین راج کا تہانہ تہا قتل کرڈالا جےپور
چند میل پر قصبہ کہوہ ہے اوسکو لوٹ کر قتل کیا اور شہر جےپور کی فصیلوں کے
سے اپنی سواری کے واسطے گہوڑے لیگئے انجام کار باغیون کے کئی سو سوار
ہوگئے اور کل رعایا اونکی ظلم وتعدی سے نالان وداد خواہ ہوئی اسپر راج نے
اسنادہانی سردار بساؤ کی معرفت بچن دیکر سنگرام سنگہ کو بلوایا جب وہ جےپور مین
آیا کل شہر والے اور خصوص سکہہ سوار ملازم راج اوسکے گرد جمع ہوئے اور سبنے
اپنے گہوڑے اونٹ وہتیار وغیرہ مال مغروقہ شناخت کئے مگر اوسکے خوف سے کسی
کی یہہ جرأت نہوئی کہ اونکے واپسی کا دعوی کرے مصاحب راج کا یہہ دعوی تہا
کہ خواہ شیام سنگہ کی بدنامی ہوجاوے سنگرام سنگہ کو گرفتار کرلینا چاہیے شیام
سنگہ نے اس حال سے مطلع ہوکر اوسکو بہی مطلع کردیا دن رات مین یہہ خبر پہونچی کہ
سنگرام سنگہ تورا واٹی مین پہونچ گیا اور تورا اور لاڈخانیون مین سے اوس نے

بمقام رانولی یہہ حال سنا وہ وہان سے واپس آیا اور قلعہ پر حملہ کیا شہر کے لوگ
بہی جو جوان سردار کی ہلاکت پر بہت ناراض ہوئے تہے اوسکے شامل ہوئے لڑائی
شدت سے پڑتی تہی اور قابضان قلعہ جنکو اپنے سردار کی معافی کی امید نہ تہی جو
لڑائی مین مصروف تہے حملہ آور دن کو سامان رسد خاطر خواہ پہونچتا تہا اور کسیکو
کچہہ خوف نہ تہا تا بحدیکہ عورتین بہی اون کے پاس خنجر رکہتی تہین اور جسوقت کہ
زینہ لگا یا گیا مبارکباد گاتی تہین انجام قلعہ مین سے چادر پہری اور دروازہ کہلا
مگر قاتل گرفتار نہو سکا مفرور ہو گیا —

سانجیرسا جے پور مین دینارام کی جا پر رائجی داس مصاحب ہوا اور دینارام با وجود شکست
اور ذلت کے شیخاواٹی مین تحصیل خراج کرتا رہا اوس نے کہنڈیلہ کی مالگذاری
ایک برہمن کو بیس ہزار روپیہ سال مین ٹہیکہ دی اوس برہمن نے بشراکت ایک
مایا راہداری اور شخص کے جے پور کے مایہ و راہداری کا ٹہیکہ لیا ان دونون ٹہیکادون سے بہت
فایدہ اوٹہاکر اونہون نے کہنڈیلہ کے اراضی ضبط کا ٹہیکہ لیا اول سال مین نفع
ہوا اسپر دو سال آیندہ کا ٹہیکہ لیا اوسکے ساتہہ سلح پوشون کی جمعیت تہی اوس کی
مدد سے اوس نے باشندگان علاقہ کو جا و بیجا مطالبہ سے تنگ کر دیا اور جس نے
عذر و انکار کیا اوسکو زد و کوب کیا تا بحدیکہ بعض سرداروں کے قلعات مین دخل
کر لیا اس تشدد و زیادتی سے رایسلوتون کا ضبط ہاتہہ سے جاتا رہا اور اوسی
اثنا مین محبوس سرداروں کے پاس سے اپنی رہائی سے مایوس ہو نیکا پیغام
آیا کہ اسپر وے خلانیہ باغی ہو گئے اور کنہار گل کہنڈیلہ پر حملہ کر کے باوجود مقابلہ
سات ہزار داؤد پوتیون کے پرومت کو نکالدیا اور سپاہ کو قتل کیا بعد ازان

بہاگ گئے اس سپالار کی بزدلی اور بدچلنی سے جو نقصان ہوا اوسکا تلافی
کرنے کیواسطے سردار چوموں نے غول بنایا اور اوسے لیکر نوتاس صاحب
کے دستہ پر اونکی توپون تک حملہ آور ہوا طرفین سے بڑا کشت وخون ہوا اور
اوسکا مطلب یعنی راج کی توپون کا واپس لینا حاصل ہوگیا خود سردار چوموں
جسکا نام رنجیت سنگہ تہا مجروح شدید ہوا اور بہادر سنگہ و پہاڑ سنگہ کہنگاروت
مع دیگر سرداران کراپ کے گولون سے مارے گئے توپین لے کر ناس صاحب
اور اون کے ہمراہی فتح سے محروم ہوکر انجام مین مفرور ہوئے کہنڈیلہ کے
قیدی سردارون نے اس فساد اور اپنے وطن دارون کی احدیت کو اپنی
رہائی کیواسطے موقع مناسب سمجہکر اونکو اس باب مین لکہا اور ہمدران حال
روڑ ارام سے امداد چاہی اوس نے اس شرط سے کہ رائیسلوتون کی جمعیت
کثیر اوسکے شامل ہوکر اونکی درخواست کے موافق کام کرے مدد دینے کا اقرار
کیا سب نے باگہہ سنگہ کو پسند کیا کیونکہ فریقین اوسکو معتبر سمجہتے تہے منتظم کہنڈیلہ
لئے بہی کہ راج سے مقرر ہوا تہا بضرورت انتظام مالگذاری اوسکو رکہنا ضرور
سمجہکر بجمعیت قلیل برادران قلعہ کہنڈیلہ مین رہنے دیا تہا مگر جب وہ بہ تحت
سپالار راج افسر فوج شیخاواٹی مقرر ہوا کہنڈیلہ مین اوس نے اپنی طرف سے
اپنے چہوٹے بہائی لچہمن سنگہ کو چہوڑا۔

हनवंतसिंह सलहदीवाल

جسوقت یہہ خبر ہنونت سنگہ سلحدی والہ خلف پرتاب سنگہ محبوس کے پاس پہونچی کہ باگہہ سنگہ
فوج مین شامل ہوگیا اوس نے فوراً قلعہ مین دخل کرنیکا قصد کیا رات ہوتے
ہی کمند ڈالکر اندر داخل ہوا اور قلعہ کی سپاہ کو قتل کر ڈالا جب باگہہ سنگہ نے

رئیس اور مصاحب اس تدبیر کی کامیابی پر بہت خوش ہوئے کہنڈیلہ خالصہ
ہوگیا اور فوج مین سے پانچ سو آدمی کی جمعیت متعین ہوئی چہوٹے سردار
باقرار اداے خراج وعدم مداخلت خالصہ کہنڈیلہ اپنی اپنی جاگیرون پر قابض
رہے۔

یہہ واقعات ۱۷۹۰ء کے ہین جس زمانہ مین دینارام بوہرہ جے پور کا وزیر دीनाराम
تہا بفور استماع خبر فتح آسارام کے وہی اوسیطرف روانہ ہوا اور راو دیپور
مین اوسکے شامل ہوکر دونون سادہانیون سے خراج وصول کرنے کی غرض
سے کوچ کرکے پرسرام پورہ مین پہونچے اور بطور تاکید کل ٹہاکرون پر دہونس
جاری کی سادہانیون نے ازحد ناراض ہوکر دینارام کو لکہا کہ فوج برخاست
کرلے اور جہونجہنون کو چلا جاوے زرخراج کہ دس ہزار روپیہ سردست موجود
ہے کل جمع کرکے داخل کیا جاویگا اور ایسا نکریگا تو بہتر نہوگا یہہ امر سب نے
منظور کرلیا تہا مگر باگہہ سنگہ برادر سردار کہنڈیلہ کہ باوصف خیرخواہی راج کے
بدعہدی ہونے پر بہت افروختہ تہا بزور اسلاح مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوا پانچسو
آدمی کہیتڑی کے اوسکے شامل ہوگئے انہون نے سنگہانہ اور فتح پور سے روپیہ
جمع کرکے جارج تامس صاحب کو ان ریاستون مین بتلاش معاش پہرتا تہا جार्ज तामस
نوکر رکہا اس موقع پر جے پور کی کل نقدی اور جاگیر کی فوج جمع ہوگئی تہی مگر
باوجودیکہ وہ شیخاوتون سے تعداد مین زیادہ تہے تامس صاحب اور راو کی
قواعددان فوج کے ذریعہ سے شیخاوتون کے کہیے کا معاوضہ ہوگیا تہا لڑائی
شروع ہوتے ہی فوج جے پور محکوم روڑارام تاب مقابلہ نہ لاسکی چند توپچور کر

قصبون پر دخل کرلیا۔

اسی اثنار مین نرسنگ داس سے بقایا زرخراج کا تقاضا ہوا اوس نے براہ
نادانی اہلکار راج کو کہ وزیر کا بہائی تہا پتہرون سے مارا اوس نے فوراً جیپور
جاکر راجہ کے پیرون پر پگڑی ڈالی وہان سے ضبطی کہنڈیلا ور گرفتاری
نرسنگ داس کا حکم ہوا اوس نے قلعہ گوبند گڑہ مین بیٹہہ کر مقابلہ شروع کیا
مگر پرتاب سنگہ جس نے کوئی امر نا واجب نہین کیا تہا بدستور کہنڈیلہ مین رہا
راج کی فوج محکوم آسارام نے کہنڈیلہ کو گہیر لیا اور دونون سردارون کو گرفتار
کرنا چاہا پرتاب سنگہ کو جو موجود تہا کچہہ تکلیف ندی اور نرسنگ داس کی گرفتاری
वचन کیواسطے فریب پیدا کیا سردار منوہر پور کے بچن سے اوسکو بلوایا وہ بچن کے
اطمینان پر بجوشی آگیا آسارام نے براہ فریب ادائے خراج کا اقرار کردیا اور
وقت ادائے مقرر کرکے وہان سے کوچ کیا اور نرسنگ داس کہنڈیلہ مین رہنے
لگا اسطرح اوسکو دہوکہ دیکر آسارام تیسرے روز اولٹا پہرا اور رات کیوقت
نرسنگ داس کا مکان گہیر کر اوسکے لیجانیکا حکم دیا اول تو اوس نے خودکشی کا
اقدام کیا مگر جب لوگون نے اوس سے باز رکہا تو مجبوراً آسارام کے پاس گیا
پرتاب سنگہ عندالطلب از خود آگیا نرسنگ داس سے رہائی کا پیغام ہو رہا تہا
اور پرتاب سنگہ کو کچہہ بہتری کی امید تہی کہ اسطرح دونون کے متوسل
غافل ہوگئے ایک روز جسوقت کہانا کہاتے تہے مسلح آدمیون نے گہیر لیا اور
بعد گرفتاری پردہ دار گاڑی مین سوار کرا کے پانسو سپاہیون کی حراست
سے صدر کو چالان کیا وہان سے پہونچتے ہی آمیر کے محبس مین قید ہوگئے

شیخاوتون کے اجتماع کو غنیمت سمجھکر اون سے ہلدیہ کو گرفتار کرانا چاہا مگر اونکو
تجربہ سے بہت عقل ہو گئی تہی اس موقع پر اوہنون نے بہت مفید شرطین منظور
کرالین اور راون کے ذریعہ سے صرف اسی خدمت کا اجر کافی نہین لیا بلکہ اپنے
اور دربار کے درمیان روابط آیندہ کی بابت اطمینان کرلیا۔
شرط اول یہہ تہی کہ قصبات تہوئی و گوہاکہ وغیرہ جو ہلدیہ سے ضبط کئے تہے فوراً واگذاشت کردئے جاوین۔ थोई गुहाला
دوسرے یہہ کہ بجز اوس خراج کے جو اوہنون نے بخوشی قبول کیا تہا اور
دار الحکومت مین داخل کرتے رہینگے دربار دیگر خراج کے مطالبہ سے دستبردار
ہو جاوے۔
تیسرے یہہ کہ کہنڈیلہ مین راج کی فوج کے جانے سے بڑی مصیبت نازل ہوئی
اسواسطے آیندہ کو راج کی فوج شیخاواٹی مین نہ بہیجی جاوے گی۔
چوتہے یہہ کہ شیخاواٹی سے نوکری کیواسطے فوج دربار مین رہے گی اور راج
سے اوسکی تنخواہ ملے گی۔
یہہ عہدنامہ منضبط کرکے اور دس ہزار روپیہ بطور پیشگی تنخواہ لیکر شیخاوت
اپنے آقا کی خدمت مین حاضر ہوئے اور بہ تعمیل حکم ہلدیون کی گرفتاری مین
مصروف ہوئے مگر جلد دریافت ہوا کہ دربار کا قول وفعل یکسان نہین ہے اور
ہلدیون کی فوج برخاست ہو جانے سے بجز اسکے کہ بجائے اوسکے روڑا رام
متعین ہوا اور کچھہ نتیجہ نہ نکلا مجبوراً اوہنون نے بزور بازو انصاف حاصل
کرنا چاہا یعنی جن مقامات پر فوج تہی حملہ کرکے فوج کو نکالدیا اور اپنے اپنے

تکلیف دینے لگے اونہون نے اس وقت تک راج جیپور کو صرف بطور بزرگ
کے قابل ادب وتعظیم سمجہہ رکہا تہا مگر خراج گذاری قبول نہین کی تہی اب فوجون
کے متواتر آنے سے اونکو فکر ہوا اور اپنے بچاؤ کی کچہہ تدبیرین کین قصبات
تہوئی دلوگڈہ اون سے چہینے گئے اور پرتاب سنگہہ کے تابعین کیواسطے رانولی थाई
لی گئی اس رنج سے کل سادہانیون نے اپنی باہمی شکایت اور نا اتفاقی کو
رفع کرکے اودے پور مین پنچایت کی اوسمین اکثر رایسلوت بہی شامل ہوئے
اور بنظر استحکام احدیت واتفاق اور رفع احتمال انحراف وخلاف ورزی کے
رسم نوتن ڈاب گلانے کی کہ دلیل عہد واثق ہے ادا کی اور یہہ قرار پایا کہ اگر नोनबाव
آپسمین جس کسیکو دوسرے سے رنج ہے اوسے سہوا اور رفع کردین اور آئندہ کو
کسی کو شکایت پیدا ہو اوسکا تصفیہ پنچایت برادری جمع کرکے بمقام اودے پور
کرلیا کرین راج جے پور مین کوئی استغاثہ نکرے مگر اس جلسہ مین سرداران کہنڈیلہ
کہ اون کے درمیان حال مین ہے کشت وخون ہوچکا تہا شریک نہوے ۔
چونکہ شیخاوتون مین یہہ صورت مقابلہ آرائی افسر فوج راج کی کثرت تشدد سے
پیدا ہوئی تہی دربار مین اوسکی کارروائی ناپسند ہوکر بجاے اوسکے روڑارام
مقرر ہوا اور اوسکو یہہ بہی حکم ہوا کہ ہادیہ کو گرفتار کرے وہ تو مفرور ہوکر قیدی
سے بچ گیا مگر اوسکے بہائی وزیر کی جاگیر مع کل جایداد ضبط ہوگئی کیونکہ جے پور مین
معزول وزیر بمنزلہ دشمن متصور ہوتا ہے اور واقعی احتمال تہا کہ اگر اوس کو
قید نہ کیا جاوے تو راج سے مقابلہ آرائی پر مستعد ہوگا اسواسطے روڑارام کو
کہ قوم خیاط تہا ہدایت ہوئی کہ جسطرح ممکن ہو اوسکو گرفتار کرے اوس نے

ودخل کرکے ریواسہ پرچڑہا اوسکو فتح کرکے بامداد ہلدیہ گوبندگڈہ کا محاصرہ کیا
وہان سے دو کوس کے فاصلہ پر بمقام گوڈہ فردکش تہا کہ راتولی کے سردار یुद्ध रनोली
نے جو ابتک اپنے قریب رشتہ دار نرسنگ داس کی مددپر تہا اپنے کامدار
کو ہلدیہ کے پاس بہیجا اور خراج ذمگی نرسنگ داس ادا کرنیکا اقرار کرکے
حقوق قدیمی پر قابض کرنیکے عوض مین نذرانہ دینا منظور کیا۔
وہ کہنڈیلہ گیا اور نرسنگ داس کے محل مین مضبوط جمعیت رکہکر اشارہ کردیا
کہ گوبندگڈہ سے نرسنگ داس کے آدمی آکر اوسکو نکالدین چنانچہ سورجمل
و باگہہ سنگہ برادران نرسنگ داس ڈیڑہ سو آدمی لیکر رات کیوقت پہونچے
اور ہلدیہ کی فوج سے برائے نام لڑائی کرکے اپنے قدیم مکان پر قابض
و متصرف ہوگئے اس سے پرتاب سنگہ بہت رنجیدہ ہوا اور اوس نے محل
سے اوپر ایک مقام پر قبضہ کرلیا اب نرسنگ داس کی فوج بکثرت آگئی اور
وہان ہی اوسپر حملہ کیا اوس نے کل تالاب و کنوؤن کا بندوبست کرکے اونکا
پانی بند کردیا اس سبب سے سخت مجادلہ ہوا طرفین سے بہت آدمی مارےگئے
جب دغاباز ہلدیہ نے راج کا پچرنگ جہنڈہ درمیان مین ڈال کر لڑائی موقوف
کرائی اسی اثنا مین نرسنگ داس بہی اپنے آدمیون مین آکر شامل ہوگیا
اور باہم صلح ہوکر ریواسہ بقبضہ پرتاب سنگہ رہا اور نرسنگ داس اپنے
کہنڈیلہ کے حصہ پر قابض ہوگیا۔
رائیسلوتون کی باہمی نزاع و فساد سے راج جےپور کی مداخلت زیادہ ہوتی
گئی اور سادہانیون یعنی سرداران شمالی حصہ شیخاواٹی کو بہی اوسکے بدنتایج

کیونکہ اگر اوسکو ٹہیراتا تو اوسکی حمایت مین جہد کافی کرنا پڑتا اور اپنے اوپر بھی
آفت لاتا اسواسطے ساٹہہ آدمی ساتہہ دیکر اوسکو سرتام نول گڈہ پہونچادیا
اور وہان سے صبح کیوقت وہ اپنے گوبند گڈہ کے قلعہ مین پہونچ گیا دربار سے
سرداریچوہون پر تاکید ہوئی کہ نرسنگ داس کو کیون جانے دیا اوس نے جواب دیا
مین نے راجپوتی کا کام کیا ہے جو ہوگا سو دیکھ لونگا۔
چوہون اور ساموہ دنا تہا دلتون کی مقدم جاگیرین ہین بڑے خاندان کو راول
کا لقب ہے اور وہی گروہ کثیر کا تہا وتون کا سرپرست ہے مگر دو نون خاندانون
مین مدت تک نزاع رہا ہے جب نرسنگ داس کو بہید دینے پر اندر سنگہ پر عتاب
ہوا چوہون والہ دربار مین حاضر ہوا اور بڑے خاندان کے حقوق اور منصب
حاصل کرنے کے عوض نذرانہ پیش کیا روپیہ کی طمع اور انتقام خلاف ورزی
کی نظر سے اندر سنگہ کے نام کہ ابتک تحصیلدار خراج کے ساتہہ نوکری پر تہا
حکمنامہ ضبطی ساموہ جاری ہوا مثل اطاعت گزین محکومون کے اوس نے حکمنامہ
کو سر پر رکھا اور ساموہ جاکر مع اپنے قبایل اور مال واسباب کے مارواڑ کو
چلا گیا کسیقدر عرصہ بعد اوسکی رانی کو پیپلیہ جاگیر مین ملا اندر سنگہ نے جب دیکھا پीपलया
کہ موت کے دن قریب آگئے ہین تو اس مراد سے کہ کچھواہون کی زمین مین مرے
وہان آکر اپنی بقیہ عمر بسر کی اس نے اپنے سوآم دہرم پر عمل کیا کیونکہ اگر ایسے स्वामधर्म्म
ناواجب حکم کی تعمیل نکرکے برسر مقابلہ ہوجاتا تو بیجا نہ تہا۔
اسطرح پرتاب سنگہ نے کل کہنڈیلہ حاصل کرکے اوس دروازہ کو جہان سے
اوسکے مخالف نے اوسکے قلعہ پر حملہ کیا تہا مسمار کیا اور کہنڈیلہ مین بخوبی عمل

موقع کو ریواسہ پر حملہ کرنے کے واسطے مناسب سمجھا تھا مگر اوسکے انتقال سے रेवासा
ارادہ فسخ ہوگیا اوسکے اولاد نہ تھی اسواسطے لچھمن سنگھ خلف ٹھاکر شاہپورہ शाहपुरा
کو متبنی لیا مگر دربار جے پور نے جسطرح کہ رئیس سیکر کو کمال بے انصافی سے
ضعیف برادرون پر ظلم کرنے مین مدد دی تھی اوسیطرح نندرام ہلدیہ برادر हलदिया
دولت رام ہلدیہ وزیر راج کو تحصیل خراج شیخاواٹی پر مقرر کرکے سیکر پر حملہ
کرنیکے واسطے متعین کیا دربار کا یہہ حکم مشتہر ہوتے ہی بارہٹیہ لوگ اپنی
اپنی جاگیرون کے واگذاشت کیواسطے کہ سیکر مین ضبط ہوگئی تہین راج کی
فوج مین شامل ہوئے علاوہ خود رئیس کہنڈیلہ کے سرداران کا نسلی بلارہ बिलारा
ودیگر سرداران خاندان ترمل بھی شریک ہوئے بلکہ سادہانی بھی جنہون نے तिरमल
ابتک رایسلوتون کے معاملون مین بہت کم مداخلت کی تھی روزافزون ریاست
سیکر کے پست کرنے کی غرض سے اپنا اپنا خراج اور جمعیت لیکر راج کی فوج
مین آملی اسطرح عنقریب کل شیخاواٹی کے لوگ سیکر کے مقابلہ مین مجتمع ہوگئے مگر دیبی سنگھ
جس نے کل ملک کو ناراض کیا تھا اوسکے نتایج سے غافل تھا اور جو ملک حاصل
کیا تھا اوسپر قابض رہنے کی مراد سے دربار کے اکثر لوگون سے دوستی کی
تھی خصوص وزیر سے اوسکی کمال راہ و رسم تھی کہ اب کار آمد ہوئی ایک چونڈاوت चूंडावत
سردار اور سیکر کا دیوان اور دہابھائی ملکہ ہلدیہ کے پاس گئے اور رئیس
متوفی کیطرف سے اوسکی التجا کی کہ اوسکے نابالغ بچہ کو ہاتھ سے خراب نہ کرائے
اوس نے کہا صرف ایک صورت ہے جس سے مجھکو بجا آوری حکم دربار مین
تامل ہو جاوے کہ تم سیکر مین فوج کثیر جمع کر لو تا کہ میری نسبت گمان سازش

نے تلوار نکالی مگر اوسکا استعمال نکرسکا ایک مرہٹہ نے گولی ماری کہ وہ مرگیا اوس
کے ساتھیون نے اوسکا انتقام لینا چاہا مگر وے بھی سب مارے گئے ہیں اوس
وقت مین کہ یہہ سب لوگ قتل ہورہے تہے نرسنگہ بھی پہونچ گیا اوسکو
لوگون نے فہمایش کی کہ چلا جاوے اوس نے کہا یہہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ مین
رشتہ دارون کے قتل کا بدلا لئے بغیر جاکر ذلت اوٹہاؤن اور اپنے [illegible]
کو چہوڑکر سب یکبارگی حملہ آور ہوئے اور وہین کام آئے صرف ولیا
چند زخم کہاکر جانبر ہوا۔

پرتاب سنگہ جو اپنے باپ کے حصہ کا وارث ہوا اپنی والدہ کے ساتہ بمقام
سکراے کہنڈیلہ سے دس میل کے فاصلہ پر تہا مجبوراً در صورتیکہ بہروار کو بچانے
کیواسطے اہالیان ریاست نے غلہ کی گہاس فروخت کی اور زر معاملہ ادا
کیا تب مرہٹے ساور بانیون کے ملک کی روانہ ہوئے اول حملہ کرکے ... کو
قتل کیا اور خزانہ کی تلاش مین مکانات کو مسمار کیا چار روز تک تباہ و ویران
کرکے جہنجہنون سنگہانہ اور کہتری کو کوچ کیا اونکی روانگی کے بعد پرتاب سنگہ
اور نرسنگہ نے کہنڈیلہ مین بود و باش شروع کی مگر دونون کی ظلم و تعدی سے
ہنوز سبکدوش ہوئے تہے کہ راج آمیر نے خراج کا مطالبہ شروع کیا پرتاب سنگہ
نے اپنی ریاست کی چہارم آمدنی دینی کرکے صلح کرلی مگر نرسنگہ داس نے
اس ناواجب مطالبہ سے محض انکار کیا اسی زمانہ مین دیبی سنگہ سیکر
کہ راو ترمل کا نسلی والا کی اولاد مین تہا آکر دہوکہ دیکر بچپن محلات
کرا اپنی ریاست کو وسعت دی اوس نے اہالیان دربار سے سازش کرکے ام

مغلیہ صرف برائے نام رہگئی تہی اور راج جے پور سوائے ادائے خراج و
اطاعت کے اون کی خوداختیاری مین خلل انداز نہین ہوا تہا مگر اب ایک
اور گروہ دشمنون کا پیدا ہوا کہ باوصف ہندو ہونیکے مسلمانون سے زیادہ
ضرر رسان تہا میٹرتہ کی مہلک لڑائی کے بعد خونخوار مرہیٹے ملک شیخاواٹی مین
غارتگری وکشت وخون کرنے لگے اور براد حصول زر سرداران اور اونکے
بچون کو گرفتار کرکے لیجانے لگے جب کوئی اپنا مال واسباب بیچکر اون کے عوض
زرکثیر اداکرتا یا مدت تک قید رکہنے سے شب وروز کے کوچ ومقام مین اونکے
ہی قیدیون کا رکہنا گران ہوجاتا تب اوسکو رہا کرتے تہے ۔
बाई جنگ میٹرتہ کے بعد اونہون نے شیخاواٹی مین داخل ہوکر بائی پر حملہ کیا باشندگان
قصبہ اون کے خوف سے مال واسباب لیکر گرد نواح کے دیہات کو بہاگ گئے
اسّی راجپوتون کی جمعیت قلعہ مین تہی سو بر سر مقابلہ ہوئے راجپوت ایک
ایک کرکے مرگئے اور قلعہ شکست کرکے قصبہ کو لوٹ لیا وہان سے کہنڈیلہ کو
होदेगंग روانہ ہوئے جب دو کوس کا فاصلہ رہا ہودے گنگ پر ٹہر گئے اور ایک
پنڈت کو راؤ اندر سنگہ کے پاس بہیجا کہ اوس نے بیس ہزار روپیہ مصادرہ
اور تین ہزار روپیہ گہوس یعنی رشوت اپنی مقرر کی نول سنگہ اور دلیل سنگہ دو
سردار جنہون نے راجگان کہنڈیلہ کیطرف سے معاملہ کیا پنڈت کے ساتہہ
مرہٹون کے لشکر کو گئے چونکہ اونکو اسقدر روپیہ کے دینے کا اختیار نہین تہا
اون کے ساتہہ دو اہلکار مال بہی بطور اول کے آئے مگر دکہنیون نے اون کو
قبول نکرکے سردارون کو اول مین رکہنا چاہا اسپر اوتین تکرار ہوئی نول سنگہ

اور باگہہ سنگہ ٹہاکر کہیتڑی اور سورجمل ٹہاکر بسائو وغیرہ سرداران سادہانی کو جو روپیہ نذرے سکے گرفتار کرکے لے گیا اور اون سے کئی لاکہہ روپیہ لیکر رہا کیا اونہون نے یہہ روپیہ زمیندارون اور ساہوکارون سے وصول کیا۔ खेतड़ी बसाऊ साधानी

بندرابن نے حسب ہدایت برہمنان بطور کفارۂ قتل برادران وعزیزان کے قطعات اراضی اور زر کثیر برہمنون کو خیرات کیا اوسکے ولیعہد گوبند سنگہ نے اعتراض کیا اسکا انجام یہہ ہوا کہ بندرابن اپنی معاش کیواسطے پانچ گانو اور محصول راہداری کہنڈیلہ لیکر ریاست سے دست بردار ہوا اور اوسکی بیٹے گوبند سنگہ کہنڈیلہ مین اور رگناتہہ سنگہ کوچری مین مالک رہے گوبند سنگہ زیادہ عرصہ تک حکمران نرہا جس سال مین مسندنشین ہوا اوسی مین قلت پیدار کی شکایت سنکر حسب درخواست ٹہاکر رانولی بغرض تخفیف جمع زراعت کو دیکہنے گیا تہا اثنا راستہ مین ایک ملازم سے جو کہیجرولی کا راجپوت تہا کوئی بیش قیمتی چیز گم ہوگئی اوس نے اوسکو چوری کا ملزم کرکے زجر وتوبیخ کی ہرچند اوس نے اپنی بے قصوری کا اظہار کیا مگر پذیرا نہوا مجبور جب دیکہا کہ گہر پہونچکر سزاے سخت دیگا تو بوقت شب وہان ہی اوسکو قتل کرڈالا گوبند سنگہ کے پانچ پسر تہے نرسنگ داس سورجمل ٹہاکر ددویہ باگہہ سنگہ جوان سنگہ رجیت سنگہ نرسنگہ داس مالک ریاست ہوا باوصف نااتفاقی باہمی وتاکید وتنبیہہ ومطالبۂ زر افواج شاہی وراج آمیر کے مجمع شیخاوتون کے ملک اور آبادی کی روز بروز افزونی ہوتی رہی سلطنت दोदया

اوسمین شامل ہو گیا اس معرکہ مین اوس نے بہت اچھا کام دیا اور پچاس ہزار
روپیہ دیکر اپنا کہنڈیلہ کا حصہ بذریعہ پٹہ راج جے پور حاصل کیا مگر دونون سرداروں
مین کہ ہر ایک علیحدہ محل اور قلعہ رکہتا تہا متواتر جنگ وجدل ہوتی رہی۔
بمقابلہ طاقت بندرابن داس کے اندر سنگہ محبوب العوام ہونے سے دعوی برابری
کرتا تہا اوس نے اودے گڑہ پر حملہ کیا اور رگنات سنگہ پسر خورد بندرابن
اوسکا شریک ہوا اس لڑکے کو کوچری جاگیر مین ملی تہی اور تین گانو اوس نے کوچری
اپنی جایداد مین اور شامل کئے تہے بندرابن نے اپنے مخالفون مین تفرقہ پیدا
کرنے کے ارادہ سے کوچری پر حملہ کیا اوسکے مقابلہ کیواسطے رگنات سنگہ مع
اپنے بہتیجے پرتہی سنگہ ٹہاکر رانولی اور اپنے متوسلون کے فتح گڑہ کا محاصرہ رانولی
چہوڑ کر گیا مگر اون کے پہونچنے سے پہلے ہی بندرابن کوچری سے پس پا ہوکر
کہنڈیلہ کو جاتا تہا کہ اونہون نے اثنا راستہ اوس سے لڑائی شروع کر دی
شہر سے باہر لڑائی ہوئی اور شہر کے دروازے بند ہوکر فریقین کی آمد رفت
موقوف ہوئی بہرحال فتح گڑہ کا محاصرہ بدستور جاری رہا قلعہ کے اندر
سے بندرابن کا بڑا بیٹا گوبند سنگہ برسر مقابلہ تہا اور ناہر سنگہ چرانہ والہ کہ चिराना
قریب رشتہ دار تہا فوج حملہ آور کی افسری کرتا تہا چند روز تک ایسا ہنگامہ رہا
کہ باپ بیٹے چچا بہتیجے بہائی ایک دوسرے کی خونریزی کرتا رہا آخر کار متخاصمین
تنگ ولاچار ہو گئے اور صلح ہوکر اندر سنگہ نے اپنے حقوق کو حاصل کیا۔
اس زمانہ مین نجف قلی خان سپہ سالار نے مع راؤ راجہ ماچہڑی اور فوج شاہی
شیخاواٹی مین آکر سرداروں سے مطالبہ زر کیا اور نول سنگہ ٹہاکر نول گڑہ नवलगढ़

پیروی مین رہا مسند نشینی آمیر کے نزاع مین بندرابن داس نے مادہو سنگہ کی پिपरोली
ایسی خیر خواہی کی کہ اوسکی درخواست کے بموجب مادہو سنگہ نے تقسیم حصص کہنڈیلہ
منسوخ کرکے بندرابن داس کے مالک کلی کہنڈیلہ ہونیکا حکم دیا اور آندر سنگہ نبیرہ इंद्रसिंह
دیو سنگہ کو خارج کرنے کیواسطے پانچہزار فوج اوسکے ساتہہ متعین ہوئی چند مہینے देवसिंह
تک اندر سنگہ لڑتا رہا مگر انجام مین تنگ آکر پرسولی کو بہاگ گیا اور وہان بہی परसोली
لڑتا رہا عنقریب تہا کہ شکست کہاوے مگر غیر مترقبہ حسن اتفاق سے تقدیر نے ایسا
زور مارا کہ صرف جلا وطنی سے ہی نہ بچا بلکہ اپنے حقوق پر قابض ہوگیا۔
فوج متعینہ کا کل خرچ بندرابن داس کے ذمہ تہا اوسکے بزرگون نے کوئی خزانہ
نہین چہوڑا تہا اسوجہہ سے وہ اپنی رعایا سے مصادرہ لیکر کارروائی کرتا تہا
اور اس مصادرہ سے برہمن وغیرہ مذہبی لوگون کو بہی نہ بخشا ہرچند دولتمند
برہمنون نے اپنی معافی کیواسطے اوس سے التجا کی مگر چونکہ اوسکا کل کام اسی
پر منحصر تہا اونکی معروضہ پر مطلق التفات نہوا مجبور اونہون نے انتقام کا وہ طریقہ
اختیار کیا جسے راجپوتانہ مین چاندی کہتے ہین یعنی اپنے آپ کو قتل کرکے اپنے चांदी
خون سے راجہ کو افشان اور آخرین بددعا سے اوسکی حیات کو مکروہ و ملعون
کیا کہ اسطرح بندرابن داس برہم ہتیا مین گرفتار ہوا اور اوسکے دوست رشتہ دارون ब्रह्महत्या
نے بہی اوسکو خارج از برادری کردیا مادہو سنگہ نے یہہ حال سنکر بغرض علیحدگی
اپنی شرکت گناہ سے فوج برخاست کرلی اور اپنے شہر کے برہمنون کو بیس ہزار
روپیہ تقسیم کیا اس عرصہ مین اندر سنگہ کو فرصت مل گئی اوس نے اپنے متوسلون
کو جمع کیا اور جے پور کی فوج بہ تحت بوہرہ خوشحالی رام راؤ ماچیڑی پر جاتی تہی

کرادی جے سنگہ کو مدت دراز کی محنت رائگان جانے اور چورامن کو شکست
نہونیکا بہت افسوس ہوا اور اپنی بادشاہی فوج محکوم بازید خان کو لیجاکر
اودے سنگہ کے قلعہ اودے گڑہ کو گہیر لیا اودے سنگہ نے ایک مہینے
नरू مقابلہ کیا مگر آخر کار نترو واقع مارواڑ کو بہاگ گیا اور اوسکے خلف سوائی سنگہ
نے کلید قلعہ پیش کرکے فتحمند سے مغفرت چاہی راجہ نے اوسکی تشفی کی اور بشرط
خراج گذاری آمیر معاف کردیا اوس نے شل سردار کے ایک لاکہہ روپیہ سالانہ
خراج دینے کا اقرار نامہ لکہدیا اسمین سے ایک دفعہ پندرہ ہزار اور دوسری
دفعہ بیس ہزار معاف ہوکر پینسٹھہ ہزار روپیہ سالانہ کہنڈیلہ کا خراج مقرر ہوا کہ جب
تک پٹھان اور مرہٹون کی حملہ آوری نے آمیر کو ضعیف اور کہنڈیلہ کو محتاج کرکے
اوسکی تعداد غیر معین کردی بدستور جاری رہا راجہ جے سنگہ نے اپنا اقرار لگنگ
یاد کرکے وہی تقسیم جو فتح سنگہ کے قتل سے پیشتر ہوئی تہی بہر بحال کردی یعنی تین
सवाईसिंह حصہ سوائی سنگہ کو دلواکر شیخاوتون کا سردار کیا اور دو حصص دہیر سنگہ خلف
فتح سنگہ کو دلوائے اور دونون بہائی اپنی اپنی فوج سے آمیر مین نوکری
کرنے لگے اودے سنگہ نے اونکی عدم موجودگی کو موقع غنیمت سمجہکر بامداد
باغی لاڈہنانیون کے یکایک حملہ کرکے کہنڈیلہ پر قبضہ کیا مگر اوسکے بیٹے سوائی سنگہ
نے بامداد فوج جے پور سعادتمندی سے اوسکو نکالدیا کہ وہ جہہر نرو کو چلا گیا اور
تاحیات اپنے وہین اپنے بیٹے سے پانچ روپیہ روز لیکر بسر اوقات کرتا رہا
مگر وہ سوائی سنگہ کی وفات سے بعد تک نہ زندہ رہا سوائی سنگہ کے تین بیٹے ہوئے
विंद्रावन शिम्भूसिंह اون مین سے اول بندرابن کہنڈیلہ کا راجہ ہوا شمبہو سنگہ کو رانولی ملی اور کشن سنگہ

جے پور مین پناہ پذیر ہوا اور منوہر پور محفوظ رہ کر کانسلی بمعرض زوال مین آئی
آمیر مین اوس زمانہ مین سوائی جے سنگہ راجہ تہا اوس نے دیپ سنگہ کی بہت
خاطر کی اور بشرط اطاعت وخراج گذاری دستگیری کا اقرار کیا دیپ سنگہ نے
اقرار اداے چار ہزار روپیہ خراج سالانہ کر کے آمیر کی اطاعت اختیار کی۔
اسطرح مدت دراز کے بعد شیخاوتون کے مجمع پر آمیر کی مداخلت از سرنو شروع
ہوئی اتفاقًا اوسی زمانہ مین راجہ آمیر بہ تقریب گرہن گنگا اشنان کیواسطے گیا
اور اشنان کیوقت دان لینے والے برہمن و کبیشر و پروہتون کو طلب کر کے
کہا کہ دان لینے والہ کون ہے سردار کانسلی نے دامن پہیلا کر کہا مین دان
مانگتا ہون راجہ نے متعجب ہو کر پوچہا کہ کیا چاہتے ہو اوس نے کہا آپکی
مدد سے فتح سنگہ کے بیٹے کو کہنڈیلہ مین اوسکے باپ کا حصہ ملجاوے کہ یہہ درخواست
منظور ہوئی۔

یہہ حال سنہ ۱۷۱۶ء مین واقع ہوا کہ اونہین ایام مین بہرت پور کی طاقت روز
بروز زیادہ ہوتی جاتی تہی اور چہوٹے چہوٹے راجہ مع اپنی فوجون کے بحکت
جے سنگہ اعظم بادشاہ کی نوکری کرتے تہے قرولی۔ بہدا ور۔ شیو پور وغیرہ — करौली भदावर
کے ساتہہ کہنڈیلہ کا اودے سنگہ بہی وہان تہا تہون کے محاصرہ پر بعلت — श्योपुर
غفلت اودے سنگہ کو تاکید وتنبیہہ ہوئی مگر باوصف دو طرح کی افسری راجہ جے سنگہ — थून
کی یعنی بزرگی خاندان اور حکومت عطیہ شاہی کے وہ جے سنگہ کی سخت گفتگو
کا متحمل نہو سکا اور فوج مین سے علیحدہ ہو کر چلا گیا اور عین اوسوقت مین
کہ تہون فتح ہونے والی تہی چورامن والی تہون اور سید وزیر کی صلح — चूरामन

محکم سنگه کا گوشت وخون تصدق کرکے دیوی کی پوجا کی مگر کچھہ کارآمد نہوئی شاہی
فوج غالب رہی کیسری سنگه مارا گیا اودے سنگه کو گرفتار کرکے اجمیر لیگئے وہان
تین سال قید رہا اسوقت اودےپور کانسلی کو سردارون نے کہنڈیلہ کی فوج
کو قتل کرنیکا ارادہ کیا مگر اس خیال سے کہ شاید یہہ امر اودے سنگه کے حق مین مضر
پڑی قبل بجا آوری اپنے ارادہ کے صوبہ دار اجمیر کو مطلع کیا تاکہ اوسکا شبہ
اودے سنگه کی نسبت نہو بعد ازان کہنڈیلہ پر حملہ کیا اور دیونا تہہ اور تین سو देवनाथ
سترکون کو قتل کر ڈالا صوبہ دار نے اودے سنگه سے صلاح لی اوس نے بشرط
رہائی پہر قابض کر دینے کا ارادہ کیا اور اپنی والدہ کو اول مین چھوڑ کر رہا ہوا
اوس نے اپنے عہد کا وفاداری سے ایفا کیا صوبہ دار ایسا خوش ہوا کہ نذرانہ
لیکر کہنڈیلہ اوسکو دیدیا۔

اودے سنگه نے اول ہی اپنے بہائیون کو جمع کرکے بالعوض دغابازی کے
منوہرپور والہ کو سزا دینا چاہا دہا بہائی جو مشیر افسر فوج ہوکر آیا تہا پہر متعین ہوا
مگر اودے سنگه کے مقابلہ کی تاب نہ لاکر بہاگ گیا منوہرپور کا محاصرہ ہوگیا
اونہون نے جب دیکہا کہ بغیر فریب کے اور کسیطرح چارہ نہین تو کہیجڑولی کے खेजड़ोली
دو ٹہاکر ان اولاد نونکرن کو جنکی دیپ سنگه کانسلی والہ کا مدار راجہ کہنڈیلہ سے عداوت
تہی منوہرپور کے شامل کیا اور اون کے زبانی دیپ سنگه سے کہلا بہیجا کہ منوہرپور
کے فتح ہوتے ہی اوسکو کانسلی سے بیدخل کیا جاویگا اس خوف سے جسوقت لڑائی
شروع ہوئی کانسلی کا سردار اپنی جاگیر کو بہاگ گیا اودے سنگه فتح منوہرپور
کی قابلیت نہ دیکہکر دیپ سنگه کا متعاقب ہوا دیپ سنگه اوسکے مقابلہ کی تاب نہ لاکر

اور جب سلطنت مین سید با اختیار ہوئے وہ پہر ملک پر قابض ہوگیا مگر بادشاہی
فوج کو رکہہ لیا اور اوسکی تنخواہ ادا کرتا رہا اوسکے تین اولاد کیسری سنگہ فتح سنگہ کेसरीसिंह फतहसिंह
اور اودے سنگہ ہوئے

کیسری سنگہ نے مثل اپنے باپ کے بادشاہ کی نوکری کرکے جاگیر پر قابض رہنے केसरीसिंह
کی غرض سے اپنے متوسلون کو جمع کیا اور چہوٹے بہائی فتح سنگہ کو ساتہہ لیکر فतहसिंह
لشکر شاہی مین گیا سردار منوہرپور کہ بڑی شاخ مین ہے پہلے سے بادشاہی
لشکر مین موجود تہا اور کہنڈیلہ کے تنزل سے اوسکا بہت رسوخ ہوگیا تہا کیسری سنگہ
کے پہونچنے سے ناراض ہوا اوس نے فتح سنگہ کو اغوا کرکے اونکے گہر مین نزاع
کرادیا اور کل جایداد کو مساوی حصون مین سے تقسیم کرانے پر آمادہ کیا دیوان
نے جب دیکہا کہ آپسمین فساد کرکے بگڑجاوینگے اونکی والدہ گوڑجی کی معرفت गोड़जी
تقسیم جایداد کرائی کل زمین کی پیمایش اور باشندون کی خانہ شماری کل جایداد پانچ
حصون مین منقسم ہوئی اون مین سے دو فتح سنگہ کو ملے اور تین راجہ کیسری سنگہ کے
پاس رہے قصبہ بہی اسطرح منقسم ہوگیا دونون بہائیون مین آمد رفت وگفت و
شنود نرہی کیسری سنگہ نے کاوٹہ کی بود باش اختیار کی اور جب وہ کہنڈیلہ مین कावटा
آتا فتح سنگہ چلا جاتا مدت تک یہی حال رہا آخر دیوان نے راجہ کو تحریک دی کہ
فتح سنگہ کو مار کر جس تعہد سے تنخواہ تون مین منوہرپور والون کا رسوخ ہوگیا ہے
اوسکو فتح کرنا چاہیئے اور کاوٹہ مین دوستانہ ملاقات مقرر کرکے فتح سنگہ کو بلایا
اور مروا ڈالا مگر مفسد دیوان کو بہی وہان ہی سزا مل گئی وقت مقتولی فتح سنگہ
تلوار کا پہپلہ اوسکی گردن مین لگا اور وہ مجروح ہوکر مرگیا۔

کہاکہ اگرچہ بادشاہ کا حکم ہے کہ اس مندر کو زمین سے ہموار کردو لیکن اگر اطاعت
کرلو تو مندر کے صرف طلائی کلسون کے توڑنے پر قناعت کیجاوے اونہون
نے اس ارادہ سے باز رہنے کی فہمایش کی مگر جب وہ نمانا تو ایک نے مٹی کے
ڈلے اوٹہاکر کہاکہ کلس توڑنا تو مشکل ہے اس ڈلے کو نہ توڑ سکوگے اوسکی اس
ہمت پر دشمن بہی تعریف کرنے لگا اور دونون کو اپنے لشکر سے رخصت کردیا
اوس زمانہ مین کہنڈیلہ مین قلعہ یا فصیل نہ تہی صرف اثنا دراستہ محل واقع بالائی
کوہ ایک دروازہ تہا اور مندر اوس سے ملحق تہا اون مین سے ایک گروہ تو
دروازہ پر بیٹہا اور خود سجان سنگہ مع باقیماندہ جمعیت مندر مین مستعد مقابلہ رہا
جب مسلمان حملہ آور ہوئے اول دروازہ والے اور بعد ازان سجان کی جمعیت
برہنہ شمشیرون سے دشمن پر پڑی اور صدہا آدمیون کو مار کر خود بہی طعمۂ اجل
ہوئے فوج نے مندر مسمار کردیا اور بت کو شکست کر ڈالا اور بجاے اوسکے
اوسی مصالحہ سے مسجد تعمیر کرائی راجپوتانہ مین شاید کوئی ایسی ریاست ہو جسمین
اورنگ زیب کی ظالمانہ مداخلت مذہبی کے خلاف اپنے مندرون کی حفاظت
مین دلیری وہمت سے مر مارکر نیکی روایت جاری نہین ہے اوسوقت سے
کہنڈیلہ مین بادشاہی فوج متعین ہوئی مگر فتح مندون نے قدیم اہلکاران
ملکی ومالی کو بدستور بحال رکہا۔

بہادر سنگہ اوسی قرب وجوار کے ایک قصبہ مین رہنے لگا اور اپنے دیوان کی
معرفت پیداوار زراعت مین سے فی من اور مال تجارت پر فی روپیہ ایک پیسہ
محصول لیتا رہا کچہہ مدت کے بعد اوسکے مکان سکونت اور باغ واگذاشت ہوئے

اور وہان ہی مرگیا۔

بعد ازان بہادر سنگہ راجہ ہوا اور اورنگ زیب کے ساتھہ دکن کی مہم مین فوج لیکر شامل ہوا اپنے ہمنام کسی مسلمان سردار سے اوسکا نزاع ہوگیا اور بادشاہ نے انصاف نکیا اسواسطے چہوڑکر چلا گیا اوسکا منصبداروں مین سے نام کٹ گیا – اوسی زمانہ مین ظالم نے ہنود پر محصول جزیہ لگایا تہا اور اون کے مندروں کی مسماری کا حکم دیا تہا اوسکے دشمن کو کہنڈیلہ کا محصول وصول کرنے اور عظیم الشان مندر کو منہدم کرنے کی خدمت مفوض ہوئی مگر بہادر سنگہ اپنے نام کو بٹہ لگاکر بہاگ گیا کل ملک مین مشہور ہوا کہ بہادر سنگہ مفرور ہوا اور ترک مندر شکست کرنے پر آمادہ ہے سجان سنگہ رئیس چاپولی کو کہ یہہ جراج خلف دوم رایسل کی اولاد مین سے تہا خبر پہونچی رایسل کیسی بہادری سے اوس نے مندر کو بچانے اور اوسکی حفاظت مین جان دینے کا ارادہ کیا خبر پہونچنے کے وقت وہ مارواڑ کی سرحد پر شادی کرنے کیواسطے گیا تہا اوسکے ہمراہیون نے فہمایش کی کہ یہہ بہادر سنگہ کا کام تہا تمکو اس سے کیا غرض ہے اوس نے بالکل نہ مانا اور جواب دیا کیا مین رایسل کی اولاد مین نہین ہون جو ٹہاکر کے مندر کو توڑنے دون اور اوسکے بچانے مین کوشش نکرون کیا یہہ راجپوتی ہے اسطرح وہ ساٹھہ آدمی لیکر چلا راستہ مین بہادر سنگہ کے آدمی بہی اوس کے شامل ہوئے اور کہنڈیلہ مین داخل ہوئے بادشاہی سپہ سالار نے اس غیر معلوم مقابلہ کی خبر پاکر یا تو بخوف بہادری راجپوتون کے یا اس قلیل جمعیت کی ہمت مقابلہ فوج کثیر پر خوش ہوکر اونمین سے دو آدمیون کو اپنے پاس طلب کیا اور اون سے

सुजानसिंह
चापोली

ایسا سخت عتاب ہوا کہ اوس نے دوارکاداس کو اوسکے مارنیکا حکم دیا اوس نے
دوستی کے لحاظ سے اوسکو اطلاع دیکر بہاگ جانے کی فہمایش کی مگر وہ دہی بہاگنی
والا نہ تہا بادشاہ کے حکم سے دوارکاداس حملہ آور ہوا باہم مقابلہ ہوا اور ایک
دوسرے کے ہاتہہ سے دونون مارے گئے بیر سنگہ دیو جو دکن کی مہم مین وीरसिंहदेव
مع اپنی فوج کے گیا تہا اور خود فتح کرکے پرنالہ کا حاکم مقرر ہوا دوارکاداس परनाला
کا بیٹا تہا کہنڈیلہ کا مورخ لکہتا ہے کہ یہہ شخص خود مختاری سے بادشاہ کی
نوکری کرتا تہا مگر اوس زمانہ مین مرزا راجہ جے سنگہ کل امراء سلطنت اور کل
راجپوتون مین سب سے زیادہ زبردست اور ممتاز تہا غالباً یہہ اوس کے
تحت مین تہا۔

بیر سنگہ دیو کے سات بیٹے تہے اونمین سے بہادر سنگہ ولیعہد ہوکر کہنڈیلہ مین
رہا اور امر سنگہ۔ شیام سنگہ۔ جگدیو۔ بہوپال سنگہ۔ موکری سنگہ۔ اور پیم سنگہ अमरसिंह श्यामसिंह जगदेव भोपालसिंह मोकरीसिंह पेमसिंह
کو جاگیرین مل گئین جس زمانہ مین راجہ بیر سنگہ دیو دکن مین تہا اوسکو خبر پہونچی
کہ بہادر سنگہ نے راجگی کا خطاب اور اختیارات حاصل کرلئے ہین یہہ سنتے ہی
چار سوار لیکر کہنڈیلہ کو روانہ ہوا جب کہنڈیلہ دو کوس رہگیا وہ ایک جاٹنی کے
گہر ٹہرا اوسکے ہان کہانا کہا کر آرام کیا اور اوس سے اپنے گہوڑے کی حفاظت
کیواسطے کہا کہ کوئی چورا نہ لیجاوے جاٹنی نے تیزی سے جواب دیا کیا بہادر سنگہ
حاکم نہین ہے جو کوئی گہوڑا چورا لیجاوے تو چاہے شاہراہ مین سونا رکہکر سو جا
کوئی ہاتہہ نہ لگا سکیگا بیر سنگہ دیو کو اپنے سعادت مند بیٹے کی ادائے فرایض حاکمانہ
کی تعریف سنکر ایسی خوشی اور طمانیت ہوئی کہ وہان سے ہی دکن کو واپس چلا گیا

آگ کی چنگاری پگڑی مین رکہدی اول تو اوس نے ضبط سے تحمل کیا تا بجدیکہ پگڑی
سر پر جلگئی مگر جب اوسکی تلوار تیار ہوگئی ایک ضرب سے مسخرہ کا سر تن سے علیحدہ
کردیا وہ امراسلطنت مین سے کسی کا آدمی تہا دہ مع اپنی کل جمعیت کے فوراً راجہ
کہنڈیلہ پر حملہ آور ہوا راجہ مع اپنے ہمراہیون کے جمنا مین نہانے کیواسطے گیا
تہا اور برہنہ تن و تہیدست غسل کر رہا تہا مسلمانون نے اوسی مقام پر کل ہمراہی
اور خود راجہ کو قتل کیا۔
گردہر کے چند لڑکے تہے اون مین سے دوارکاداس وارث ریاست ہوا مگر جلد द्वारिकादास
رئیس منوہر پور ہر اولاد رنمل کے حسد سے مارا گیا بادشاہ نے شکار مین بڑی کوشش मनोहरपुर
کرکے ایک شیر گرفتار کیا تہا رئیس منوہر پور نے کہا کہ میرا بہائی رایسلوت نرسنگجی کا नृसिंह
اتشٹ رکہتا ہے وہ اس شیر سے لڑسکتا ہے دوارکاداس اوسکی چالاکی کو سمجہہ گیا इष्ट
مگر خوشی منظور کیا اشنان پوجن سے فارغ ہوکر اور پوجن کا سامان لیکر وہ بے باکانہ
شیر کے پاس گیا اور اوسکے چندن کا تلک لگا کر اور مالا پہنا کر حسب قاعدۂ پرستش
اوسکو دنڈوت کی شیر آہستہ سے اوسکے پاس آیا اور زبان سے اوسکے جسم کو
چاٹ کر کہ حیوانات مین محبت کی علامت ہے اوسکو رخصت کردیا۔
بادشاہ نے اوسکے معجزہ پر نہایت متعجب ہوکر فرمایا کہ جو تیری خواہش ہو مانگ
اوس نے عرض کی ہین تو آپکے اقبال سے بچ گیا ہون مگر اور کسی شخص کو ایسے
کام کا حکم نہوا کرے دوارکاداس اوس زمانہ کے نہایت دلاور شخص خانجہان
لودہی کے ہاتہہ سے مارا گیا تہا اور شجاعتون مین مشہور ہے کہ لودہی بہی اوسکے
ہاتہہ سے مارا گیا دونون کے درمیان بڑی دوستی تہی ایکدفعہ خانجہان پر بادشاہ کا

ساتہہ رایل بہی تہا اوسکے انتقال کا حال کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتا ہے مگر اوسکی تاریخ سے راجپوتون کی بہادری اور دیبی داس کے قول کی راستی بخوبی تحقیق ہوتی ہے —

رایسل کے انتقال پر بہت آراستہ اور مالامال ریاست تہی اوس نے اپنے سات بیٹون کو جنکی اولاد مختلف نامون سے مشہور ہے حسب تفصیل تقسیم کردی تہی —

۱	گردہر	جسکی اولاد گردہر جیکی کہلاتی ہے		کہنڈیلا اور ریواسہ	गिरधर
۲	لاڈخان	ایضاً	لاڈخانی ایضاً	کہاچریاداس	लाडखां खाचरयांवास
۳	بہوجراج	"	بہوجانی "	اودسے پور	भोजराज
۴	ترمل راو	"	"	کاسلی	तिरमलराव
۵	پرسرام	"	پرسرام پوتہ	بائی	परसराम बाई
۶	ہررام	"	ہررام پوتہ	سوندری	हरराम सुंदरी
۷	تاج خان	"	تاج خانی	—	ताजखां

گردہر اپنے باپ کی طاقت اور جوانمردی کا وارث ہوا اوس نے بادشاہ سے راجہ کہنڈیلہ کا خطاب حاصل کیا اُس زمانہ مین سلطنت مین بدنظمی ہوگئی تہی اور میوات کے باشندون نے بہت سرکشی کی تہی گردہر نے اپنی مختصر مگر جرّار فوج سے اونکو شکست دیکر پست کیا مگر اوسکا فروغ زیادہ نرہا ایک اتفاقیہ نزاع سے جمنا مین نہاتا ہوا قتل ہوا —

اس سردار کے ہمراہیون مین سے ایک شخص آہنگر کی دوکان پہ تلوار صیقل کرانے گیا وہان سے کسی مسلمان نے اول اپنی زبان مین اوس سے مذاق کیا اور پہر

اونہین کو لیکر دہلی پہونچا اوسی زمانہ مین دہلی پر کوئی پٹہان حملہ آور ہوا تہا اور
بادشاہی فوج اوسکے مقابلہ کیواسطے تیار ہورہی تہی یہہ بہی اوسمین شامل ہوا
لڑائی مین اوسکے ہاتہہ سے دشمن کی فوج کا ایک افسر مارا گیا اس چہپے رستم کی
سبکو تلاش ہوئی مگر وہ عمداً اپنے ہموطنون کے لشکر سے علیحدہ فروکش ہوا تہا
اس بہادر کی تلاش کیواسطے فوج کے کل سردارون کی دعوت ہوئی اور
ہر ایک سردار سپہ سالار کے روبرو ہوکر گذرا اوس نے رایسل کو شناخت کیا اور
شاہنشاہ اکبر کی خدمت مین پیش کیا اوس نے بعطاے خطاب رایسل درباری
و پرگنات ریواسہ و کانسلی کہ اوسوقت تک چندیلہ راجپوتون کے قبضہ مین تہے — रेवासा / कासली / चंदेला
ممتاز کیا اوسکے بہائی لون کرن کو بہت حسد ہوا اور وہ اوسکے جانے پر بہت
ناراض ہوا مگر بادشاہی حکم کے مقابلہ مین اوسکی خفگی کیا پیش جا سکتی تہی یہہ
اوسکی ترقی کا آغاز تہا کیونکہ اوسکو ان پرگنات پر قابض ہولے دیر نہوئی تہی
کہ بہٹنیر کی فوج کشی مین شریک ہونے کیواسطے اوسکو بلایا گیا اس لڑائی کے فتح ہونے — भटनेर
پر اوسکی اور بہی عزت ہوئی کہنڈیلہ اور اودے پور کہ اوسوقت تک نربان — खंडेला / उदयपुर / निरवान
راجپوتون کے قبضہ مین تہے اور ملے اوس نے نربانون کو بیدخل کرکے اپنا قبضہ
کرلیا۔

اوسوقت سے کہنڈیلہ شیخاواٹی کا صدر متصور ہونے لگا اور رایسل کی اولاد کہ
کل جنوبی شیخاواٹی مین ہین رایسلوت کہلانے لگی تہوڑے دنون بعد رایسل نے — रायसलोत
اودے پور پر بہی قبضہ کیا یہان بہی نربان تہے اور شہر کا نام کسونبی تہا رانا — कसूंबी
پرتاب والی میواڑ کے مقابلہ مین شاہی فوج کا افسر مانسنگہ ہوکر گیا تب اوس کے

آقا سمجھتے تھے اور ریاست مین جو بکھیڑے پیدا ہوتے تھے بطور خراج دیتے
تھے اسپر نزاع پیدا ہوئی اور شیخاوائی آمیر کے راج سے علیحدہ ہوگئی اور جب تک
راجہ سوائی جے سنگہ نے سلطنت کا صوبہ ہونیکی رسوخ سے اونکو مطیع و خراج گذار
کیا خود اختیار رہے شیخ کے بعد رآے مل اور راے مل کے بعد سوجا ہوئے سوجا रायमल सूजा
کے تین بیٹے ہوئے لون کرن رآیسل گوپال لون کرن مورونی ریاست امرسر लूनकरण रायसल गोपाल
اور اوسکے تین سو ساٹھہ دیہات کا مالک ہوا اور چھوٹے بھائیون کو لانبی اور लांबी
جھاڑلی جاگیر مین ملے رائسل سے شیخاوتون کی ایسی ترقی ہوئی کہ جیسے ذی شعور नाडरी
وبہادر وصاحب نصیب راجپوتون کی ہونی چاہیے۔
لون کرن کا دیبی داس نامی بقال کہ یہہ قوم محنتی ہوشیار اور زکی ہوتی ہے
کا مدار تھا اتفاقاً ایک روز لون کرن اور دیبی داس کے درمیان بحث ہوگئی
دیبی داس کہتا تھا کہ خدا تعالے کی بمقدم نعمتین ہوشیاری و خوش نصیبی ہین اور देवीदास
صرف وراثت سے ہزار درجہ فایق ہین اور لون کرن اوسکے خلاف کہتا تھا بات نے
طول کھینچا کہ لون کرن نے دیبی داس سے کہا کہ لانبی مین رائسل کے پاس جاکر
اپنی ہوشیاری اور خوش نصیبی کا امتحان کر دیبی داس اسطرح چلتا ہوا موقوف
ہوکر اور اپنے مال و اسباب و اہل قبیلہ کو لیکر فوراً لانبی کو چلا گیا وہان رائسل
نے بڑی مہمانداری کی مگر اوسکی جاگیر مین اسکے گذارہ کی گنجایش کہان تھی اور
نہ وہان ممکن تھا کہ وہ اپنے قول کی تصدیق پہونچاوے اوس نے دار السلطنت
کے جانیکا ارادہ کیا اور رائسل کو بھی اپنے ساتھ چلنے اور طالع آزمائی کرنے
کی صلاح دی رائسل بھی بہادر اور بلند ہمت تھا مگر پچیس سوار سے زیادہ جمع نکر سکا

پہنا کرے سور کا گوشت نکہا وے اور ہر ایک گوشت سے جسمین خون رہے
یعنی جو شرعاً ذبح نکیا گیا ہو پرہیز کرے اور ہر ایک شیخاوت کے لڑکا پیدا ہونے پر بکرا
حلال کیا جاوے کلمہ پڑہا جاوے اور بکرے کا خون بچہ پر چہڑکا جاوے اب
اگرچہ چار سو برس گذر گئے ہین مگر جو امور موکل جی نے قبول کئے تہے شیخاوتون
مین بدستور جاری ہین جنگلی سور کو جو قدیم سے راجپوتون کی پسندیدہ غذا
ہے اور کم سے کم سال بہر مین ایک دفعہ کہانا فرض ہے شیخاوت شکار بہی نہین
کرتے ہین اور اگرچہ بدہی کا درگاہ مین لڑکا ناچہوٹ گیا ہے مگر اون کے نیچے بدہیان اور
نیلہ کورتہ ٹوپی پہنتے ہین علاوہ اسکے زرد نشان پر کہ شیخاوتون کا خاندانی جہنڈا
ہے نیلی جہنڈی اور لگتی ہے شیخاوتون کا اعتقاد ہے کہ جنہون نے غفلت
یا بعد مسافت یا بے اعتقادی سے بدہی کے درگاہ مین رکہنے مین کوتاہی کی
ہے وہ پہلے پہولے نہین ہین اور سب سے زیادہ راجپوتون کی سریع الاعتقادی
اور بے تعصبی اس سے عیان ہے کہ باوجودیکہ امرتسر مع دیہات متعلقہ امیر نے
ضبط ہو گیا ہے شیخ برہان کی درگاہ ابتک سرنا یعنی جائے پناہ گنہگاران سمجہی
جاتی ہے اور اوسکی اولاد کے سو قبیلون کو جو قصبہ ٹالہ مین رہتے ہین معافی
مل رہی ہے —
شیخ جی نے اپنی موروثی ریاست مین گرد نواح کا ملک فتح کرکے بہت اضافہ کیا
اور تین سو ساٹہہ دیہات کو قبضہ مین لیکر اپنی حکومت اور اقتدار کو مستحکم کیا کہ اس
سے اوسکے سرپرست والی آمیر کو حسد ہوا وہان سے فوج متعین ہوئی مگر اوس
نے پٹہانون کی مدد سے اوسکا خوب مقابلہ کیا مگر اوسوقت تک والی آمیر کو اپنا

[illegible]

شیخاواٹی

اب شیخاوتون کے مجمع کا حال لکھا جاتا ہے جو اصل مین راج جے پور سے نکلکر اقتدار مدت اور اتفاقات زمانہ سے راج مذکور کے برابر زبردست اور صاحب حشمت ہوگیا ہے اگرچہ اوسمین نہ کوئی قانون تحریری ہے اور نہ اتفاق واحدیت ہے اور نہ کوئی اوسکا افسر مقبول العموم ہے مگر صرف بسبب شراکت فوایداور یکسانی حالات ہر ایک جاگیر کے بنا ہوا ہے مگر یہہ بہی متصور نہین ہو سکتا کہ اس مجمع مین صلاح و تدبیرات کا کوئی سلسلہ نہین ہے کیونکہ جب کسی معاملہ متعلق ذات خاص یا فواید عام مین خلل واقع ہوتا ہے سرداران شیخاواٹی تدبیر مناسب کرنیکے واسطے اوسمین مین جمع ہوتے ہین -

راجہ اودے کرن سنہ ۱۳۸۹ع مین آمیر کا حاکم تہا اوسکے پسر سیوم بالوجی کی اولاد بालोजी
شیخاوت ہین کل ملک جو اب شیخاواٹی کہلاتا ہے اوس زمانہ مین چوہان اور تنور راجپوتون مین منقسم تہا اوس سے پیشتر تو اون کے بزرگ دہلی کے بادشاہ تہے مگر اسوقت مین بہی اونہون نے جسقدر مسلمانون کے زور شمشیر سے لاچار آئی اوس سے زیادہ کسی کی اطاعت نکی -

اگرچہ ابتدا رمین علاقہ امرتسر کی جایداد بالوجی کو حاصل ہوئی تہی مگر نہ معلوم کس अमरतसर
سبب سے اوسکے نبیرہ شیخ جی کی شہرت زیادہ ہوئی اوسکو کم جانتے ہین - शेखजी
بالوجی کے تین بیٹے تہے -

موکلجی (۱)	کہیمراج (۲)	کہارد (۳)

मोकलजी

खारद खेमराज

نمبر	نام شاخ	نام کوٹھری	اول سردار کی سالانہ آمدنی	تعداد سرداران تخت	کل سرداروں کی آمدنی	
۵	سلطانوت	سورت	[illegible]	•	[illegible]	सुलतानोत सूरत
۶	کھنگاروت	ڈگی	[illegible]	[illegible]	[illegible] لکھہ	खंगारोत डिग्गी
۷	راجاوت	چندلائے	[illegible]	[illegible]	یک لکھہ [illegible]	रजावत चंदलाय
۸	پرتاپجی	معدوم	•	•	•	परतापजी
۹	بلبھدروت	اچرول	[illegible]	[illegible]	یک لکھہ [illegible]	वलभद्रोत अचरोल
۱۰	شیوداسجی	معدوم	•	•	•	स्योदासजी
۱۱	کلیانوت	رتوار	[illegible]	[illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]	कल्यानोत रतवार
۱۲	چتربھوجوت	بگرو	[illegible]	[illegible]	یک لکھہ	चत्रभुजोत बगरू
۱۳	گوگاوت	دونی	[illegible]	[illegible]	یک لکھہ [illegible]	गूगावत दूनी
۱۴	کھومبانی	بانسکھو	[illegible]	[illegible]	[illegible]	खुम्बानी बांसखोह
۱۵	کھومباوت	مہار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	कुम्पावत महार
۱۶	شیوبرنپوتہ	نیندر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	स्योबरणपोता नींदर

نمبر	نام قسم یا شاخ	تعداد جاگیر بموجب ریکھہ	تعداد اسپان بموجب ریکھہ	معافی	باقی نوکری والے	
۳۳	ہاڑہ	[illegible]	للعہ	للعہ	.	हाड़ा
۳۴	اوگراوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	उग्रावत
	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

مہاراجہ صاحب جے پور کے بیکجدی سرداروں کی کوٹھریوں کے دو نقشہ جات ایک کرنل ٹوڈ صاحب کا اور دوسرا مسٹر انجنین صاحب کا باب دوم مین لکھے گئے ہین اب تیسرا نقشہ مرتبہ کرنل بروک صاحب کہ اون نقشون کی نسبت زیادہ معتبر ہے لکھا جاتا ہے -

نمبر	نام شاخ	نام کوٹھری	اول سردار کی سالانہ آمدنی	تعداد سرداران تحت	کل سرداروں کی آمدنی	
۱	پورنلوت	نیمڑی	[illegible]	یک	[illegible]	नीमड़ी
۲	بھیم پوتہ	معدوم	.	.	.	भीमपोता
۳	ناتہاوت	چوموں	[illegible]	[illegible]	[illegible]	नाथावत चौमू
۴	پچیانوت	لانبرہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	पिचानोत लांबरा

	نمبر	نام قسم یا شاخ	تعداد جاگیر موجب بکھ	تعداد اوسان موجب بکھ	معافی	باقی نوکری والے
वांकावत	۲۱	بانکاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
गूगावत	۲۲	گوگاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
पवार	۲۳	پنوار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
राणावत	۲۴	راناوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•
नरुका	۲۵	نروکہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
पिचानोत	۲۶	بچانوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
वनवीरपोता	۲۷	بنبیر پوتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
चौहान	۲۸	چوہان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
वालापोता	۲۹	بالاپوتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
सीकरवार	۳۰	سیکروال	[illegible]	[illegible]	یک	[illegible]
राजगढ़का	۳۱	راجگڑہ کا	[illegible]	یک	یک	•
हमीरदेक	۳۲	ہمیر دیکا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

	نمبر	نام قسم یا شاخ	تعداد دیہات جاگیر بموجب ریکیہ	تعداد اراسیان بموجب ریکیہ	معافی	باقی نوکری والے
सुलतानोत	٩	سلطانوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
शेखावत	١٠	شیخاوت	یک لکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ोवररापोता	١١	شیوبرن پوتہ	یک لکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ाभासरपोता	١٢	سوباسر پوتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
बड़गूजर	١٣	بڈگوجر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
बलभद्रोत	١٤	بلبھدروت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
गोड़	١٥	گوڑ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•
चत्रभुजोत	١٦	چتربھوجوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
* ९१	١٧	چندراوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
जादों	١٨	جادون	[illegible]	[illegible]	یک	[illegible]
पुरणमलोत	١٩	پورنملوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
धीरावत	٢٠	دبیراوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
जयसिंह	۳۳	جے سنگھ سوم	·
महाराजसवाई रामसिंहसाहव	۳۴	مہاراجہ سوائی رام سنگھ صاحب بہادر	·

فہرست جاگیرداران راج جے پور

	نمبر	نام قسم یا شاخ	تعداد جاگیر بموجب ریکھہ	تعداد اسپان بموجب ریکھہ	معافی	باقی نوکری والے
नाथावत	۱	ناتھاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
राजावत	۲	راجاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
खुम्बानी	۳	کھومبانی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
कुम्हावत	۴	کوبھاوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
कछवाहा	۵	کچھواہہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
कल्यानोत	۶	کلیانوت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
खंगारोत	۷	کھنگاروت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
राठोड़	۸	راٹھوڑ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
			کلیان سنگہ چاندلائے हिम्मतसिंह ہمت سنگہ راجاوت
महांसिंह	۲۲	مہا سنگہ	कुमारसिंह جھوجھار سنگہ جھلاء भिलाय
जयसिंघ	۲۳	جے سنگہ اول ملقب مرزا راجہ	.
रामसिंह	۲۴	رام سنگہ	कीरतसिंह کیرت سنگہ کامہ والہ
किशनसिंह	۲۵	کشن سنگہ	.
विशनसिंह	۲۶	بشن سنگہ	.
जयसिंह	۲۷	جے سنگہ دوم ملقب سوائی	.
ईश्वरीसिंह	۲۸	ایشری سنگہ خلف جے سنگہ	.
माधोसिंह	۲۹	مادہو سنگہ خلف دوم جے سنگہ	.
पृथ्वीसिंह	۳۰	پرتہی سنگہ خلف مادہو سنگہ	.
परतापसिंह	۳۱	پرتاپ سنگہ خلف دوم مادہو سنگہ	.
जगतसिंह	۳۲	جگت سنگہ دوم	.

	نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
	चंद्रसेन	١٦	چندرسین	
महार	पृथीराज	١٧	پرتھی راج	खुम्बावत کہومباوت مہار کی
नीम्ड़ी नरवर सूरोठ डिग्गी	वहारमल	١٨	بہارمل	पूर्णमल پورنمل نہیرڑی भीमजी بہیم جی جسکا بیٹا آسکرن نرور مین تہی ... बचानोत بچانوت सरथानोत سرتہانوت سورروٹہ مین खंगारोत کہنگاروت ڈگی مین नाथावत ناتہاوت چوموں وساموں मे रूपसिंगोत روپ سنگوت راجاوت बलभद्रोत بلبہدروت परताप जी پرتاب جی ... कल्यानोत کلیانوت चत्रभुजोत چتربہوجوت
	भगवानदास	١٩	بہگوانداس	माधोसिंह مادہو سنگہ सूरसिंघ سور سنگہ जगतसिंह جگت سنگہ
	मानसिंह	٢٠	مان سنگہ خلف جگت سنگہ	अभयराज ابہی راج
धूलेश फ़ारली	जगतसिंह	٢١	جگت سنگہ	भीमसिंह بہیم سنگہ अर्जुन सिंह ارجن سنگہ ... शक्तसिंह سکت سنگہ بہاری कल्याणसिंह

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ	
राजदेव	۸	راج دیو		
कोल्हन	۹	کولن		
कुतल	۱۰	کوتل		
जोनसी	۱۱	جونسی	ہمیر جی हमीरजी جسکی اولاد دونی کے گوگاوت ہین لکھو جی लखोजी کی اولاد بالنسری ہین ہے ۔	दूनी गूगावत
उदयकरण	۱۲	اودے کرن	کھومبانی खम्वानी بانس کھوہ مین	वांसखोह
नरसिंघ	۱۳	نرسنگہ	بیتل پوتہ वीतलपोता پنتل پوتہ पनिलपोता شیوبرن پوتہ शेयोवरणपोता نیندر مین ہین شیخاوت शेखावत نروکہ नरूका	मौंदर
वनवीर	۱۴	نبیر	۔	
उदयकरन	۱۵	اودے کرن	برن جی वरनजी جرو جی जरोजी ملک मलक بیت वेत बरोज्जी بشر وجی ان سب کی اولاد نبیر پوتہ کہلاتی ہے	वनवीरपोता

دہرم شاستر اور رواج راجپوتانہ کے بموجب جے پور کی سند نشینی کیواسطے تہ
ہونیکا حق اول جہلاوالون کو ہے کہ وے جگت سنگہ خلف مان سنگہ کی اولاد ہین किलाय
ہین دوم مانسنگہ کے مساوی الدرجہ سرداران کو ہے جنہین چندلاے و ہمت سنگو चंदलाय हिम्मतसिंगोत
و ڈہولیہ و بہارمل داخل ہین تیسرے سور سنگہ و مادہو سنگہ کی اولاد بڑی کی ढोलया भारमल
اولاد سمجہی جاتی ہے اور پسران پرتہی راج کی اولاد اوس سے بہت دور
سمجہی جاتی ہے۔

کرسی نامہ مہاراجہ صاحبان جیپور

نام مہاراجہ بخط ہندی	نمبر	نام مہاراجہ	نام برادران مہاراجہ
ढोलाराय	۱	ڈہولارائے	.
कनकुल	۲	کنکل	.
हनूजी	۳	ہنوجی	.
जानरदेव	۴	جانردیو	.
पचून	۵	پچون	.
मालेसी	۶	مالیسی	.
विजल	۷	بجل	.

[illegible]

تجویز کی اور اگر رس کپور کو ناہر گڈہ مین قید نہ کر دیا جاتا تو یقین ہے اس تجویز نाहरगढ
پر ضرور عمل کرتے آخر کار بتاریخ ۲۱- دسمبر ۱۸۱۸ء مین جگت سنگہ نے اپنی منحوس
حیات کو اختتام کو پہونچایا اوسکی وفات پر کسیکو افسوس نہوا بلکہ کل راجپوتون نے
بالاتفاق کہا کہ آج بیکنٹہ کا دروازہ کہلا ہے راجہ جگت سنگہ لاولد تہا مسند نشینی کے वैकुंठ
واسطے کسیکا گود لینا ضرور ہوا اور یکجدیون مین کوئی ایسا نہ تہا جو بلا اعتراض
راجہ ہوسکے اسواسطے لوگون نے موہن سنگہ مخروج رئیس نرور کو کہ سندیہیہ नरवर
نے نکالدیا تہا راجہ کرنا چاہا اس تجویز کے بانی مبانی موہن ناظر خواجہ سرا اور
میگہہ سنگہ کہنگاروت ٹہاکر ڈگی کے تہے مگر سرداران ریاست اور رانیونکو खंगारोत डिग्गी
منظور نہوا کیونکہ موہن سنگہ اسکرن خلف بہیم کی اولاد مین سے کہ منجملہ کوٹہریون
کے ہے دور کا رشتہ دار تہا اوسکی مسند نشینی خلاف رواج راج اور باعث
حق تلفی رئیس ہہلا، اور دیگر قریب تر یکجدیون کے تہی چنانچہ سردارون نے موہن سنگہ
کو خارج کرنے کیواسطے فوج کشی کی مگر اوسیوقت بہٹیانی جی نامی ایک رانی نے
آٹہہ مہینے کی حاملہ ہونا ظاہر کیا بڑے گہرون کی رانی اور ٹہکرانیون نے جمع
ہوکر حمل کی تصدیق کی اور ۲۵- اپریل ۱۸۱۹ء کو مدت معینہ گذر کر لڑکا پیدا
ہوا وہ راجہ ہوا اور نرور والہ مفقود الخبر ہوگیا اس راجہ کا نام جے سنگہ سیوم
تہا اوس نے بہی ساڑہے سترہ برس کی عمر مین ایک لڑکا مہاراجہ سوائی رام سنگہ
صاحب رئیس حال بعمر ۱۷ ماہ چہوڑ کر ۱۸۳۵ء مین انتقال کیا مہاراجہ کی ابتک
کوئی اولاد نہین ہوئی ہے اور نہ اونہون نے کسیکو متبنیٰ لیا ہے —
راج جے پور کی مسند نشینی کا استحقاق راجاوت نسل مین سے ہے اگرچہ رئیس حال

عہد کے واقعات لکھنے کے قابل ہوتے تو اوسکی تاریخ کی ایک علیحدہ جلد ہوتی مگر
وہ ایسے لغو اور فحش ہین کہ اونکے لکھنے مین اپنے وقت کا ضایع کرنا اور ناظرین
کے دلون مین مطالعہ کتاب سے نفرت پیدا کرنا ہے مگر مختصر یہہ ہے کہ اوسکے
عہد مین غیر ریاستون کی حملہ آوری شہرون کا محاصرہ غارتگرون کے تاخت و
تاراج ملک کی خرابی رعایا کی تباہی متواتر جاری رہین رس کپور نامی ایک اونی رسکپور
کسبی نے وہ فروغ پایا کہ اوسکے مقابلہ مین عمدہ خاندان کی جو وہی وجیسی و راٹہور
و بہیانی رانیان گرد ہوگئین اوسپر یہانتک عنایتین ہوئین کہ اوسکو راج کے
نصف ممالک کی رانی کردی اور راج کا کل سامان بلکہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ کا
کتب خانہ تک نصف اوسکو تقسیم کردیا جے مندر کا خزانہ جسکی حفاظت مین کالی کہوہ کالیکھوہ
کے سینے دل وجان تصدق کرتے تہے مفت فضول خرچی مین تلف کردیا
تجارت مین خلل واقع ہو زراعت جاوہ موقوف ہوگئی لکسی رو ذر روڑارام خیاط مختار ہوا دوسرے روز روڑارام
کوئی لقال ہوا تیسرے روز برہمن مقرر ہوا اور ہر ایک باری باری سے ناہرگدہ کے جیلخانہ
مین بہیجا جاتا تہا رس کپور کے نام سے سکہ جاری ہوا راجہ کے ساتھہ ہاتہی
پر سوار ہوکر نکلتی تہی سردارون کو حکم تہا کہ مثل رانیون کے اوسکا ادب
اور تعظیم کرین اگرچہ مصر شیو نراین برہمن کہ مصاحب تہا اوسکو بائی جی یعنی
دختر کہکر بولتا تہا مگر چاند سنگہ سردار دونی نے ہر جلسہ مین جسمین وہ کسبی دونی
موجود ہوتی شریک ہونے سے انکار کیا اس علت مین اوسپر دو لاکہہ روپیہ
کہ اوسکی چار سال کی آمدنی تہی جرمانہ ہوا سرداران ریاست راجہ اور
اوسکی حکومت سے ایسے تنگ ہوگئے تہے کہ ایک دفعہ اوسکو گدی سے اوتارنیکے

گہوڑا جوڑا پگڑی سو جہین اور تلوار چہوڑ کر بہاگ گئے اسکے بعد راٹہوروں نے
مقام میڑتہ پر بہی لڑائی کی مگر کامیاب ہوے ان دونون لڑائیون کے بعد مرہٹون (मेड़ता)
نے جودہ پور سے ساٹہہ لاکہہ روپیہ لیا اور جسقدر روپیہ میسر نہ آیا اوسکے عوض مین
مال واسباب فروخت کرایا اور آدمی اول مین رکہے۔

پرتاب سنگہ کے پچیس برس کے عہد مین اس ریاست پر بڑی آفتین آئین وہ
بہادر اور صاحب تمیز رئیس تہا مگر اندرونی نزاع اور اطراف کے غارتگر دشمنون
کے مقابلہ مین نہ اوسکی بہادری کام آسکتی تہی اور نہ دانائی ریاست ماچہڑی
کے علیحدہ ہوجانے سے جے پور پر سخت صدمہ پہونچا اور غارتگر ونکو متواتر روپیہ
دیا گیا اس سے خزانہ خالی ہو گیا مگر جے پور کے خزانہ مین اس کثرت سے روپیہ
تہا کہ باوجودیکہ مادہو سنگہ نے حصول ریاست کے واسطے زر کثیر برباد کیا اور
ایام نابالغی پرتہی سنگہ و پرتاب سنگہ مین مصارف عظیم ہوتے رہے ۱۷۸۹ء
مین تونگہ کی فتح پر پرتاب سنگہ نے صرف خیرات مین چوبیس لاکہہ روپیہ تقسیم کیا۔
۱۷۹۱ء مین پاٹن کی لڑائی اور راٹہورون سے اتحاد فسخ ہونیکے بعد تکاجی ہلکر (तुकाजी होल)
نے جیپور پر حملہ کیا اور خراج سالانہ جو بعد ازان امیر خان کو اور پہر سرکار انگریزی
کو منتقل ہوا مقرر کیا وقت انتقال پرتاب سنگہ یعنی ۱۸۰۳ء سے سیندہیہ کی فوجین
بہ تحت ڈیبائنی صاحب و پیرن صاحب و دیگر غارتگرون کے لشکر اس ملک کو (पेरन)
متواتر تباہ کرتے رہے اور اکثر اوقات مال مغروقہ کی تقسیم پر آپسمین فساد کرتے
رہے سمت ۱۸۰۳ء مین جگت سنگہ مسند نشین ہوا اور سترہ برس حکمران رہا وہ اپنی
قوم اور زمانہ مین سب سے زیادہ عیاش اور بدچلن رئیس ہوا ہے اگر اوسکے

گیا اور کئی سال تک اس شکست کے نقصان کی تلافی نہ کرسکا راجپوتون کو
فتح کامل حاصل ہوئی راٹہورون نے دہابہائی کو بہیجکر اجمیر پر قبضہ کرلیا اور
عہدنامہ خراج گذاری کو منسوخ کردیا جنرل کومٹی ڈبائنی صاحب کو اس شکست
سے بڑی غیرت آئی اوس نے بامداد جوانمردی سیندہیہ کے ایسی قواعددان
जनरल कोमटी डिवायनी
فوج تیار کی کہ اوسوقت تک کبہی دیکہنے مین نہ آئی تہی اور راجپوتانہ کو روانہ
ہوئی راٹہورون نے اپنے علاقہ تک پہونچنے اور حملہ کرنیکا انتظار نکرکے اور
بمقام پاٹن واقع توراواٹی کہ جے پور سے شمال مین ہے کچہوایون کے شامل
ہوکر مرہٹون کی فوج محکوم افسران فرانس کا مقابلہ کیا اگر دونون ریاستون
पाटन
کی فوج اوسی اتفاق واتحاد کے ساتہہ مقابلہ کرتی جیسا تونگہ کی لڑائی
مین رہاتہا تو ممکن نہ تہا کہ مرہٹے بآسانی فتح پاتے مگر ایک خفیف بات پر باہم نزاع
ہوگیا یعنی راٹہورون کے بہاٹ نے ایک کبت اس مضمون کا تصنیف کیا کہ آمیر
کو مفتوح ہونے سے راٹہورون نے بچایا ہے اسکا کچہوایون کو رنج ہوا اونہون
نے اپنے ملک مین مداخلت نکرنے کی شرط پر مرہٹون سے خفیہ اقرار کرلیا کہ ہم
لڑائی سے علیحدہ رہینگے اپنی عادت معہودہ کے موافق راٹہورون نے ڈبائنی
کی توپون کی مہریون تک حملہ کیا اور جو مقابل مین آیا اوسکو تہ تیغ کیا مگر بغیر مدد
کے گراپ گولونکی بوچہار سے ہزارون طعمۂ اجل ہوکر مجبور میدان جنگ سے بہاگے
اور اونکو معلوم ہوا کہ اپنی اور پرائی زمین پر لڑنے مین بڑا تفاوت ہوتا ہے
عندالفرار راستہ مین عورتون نے بہی گہوڑے چہین لئے جے پور کے بہاٹون
نے جواب مین اس مضمون کا کبت تصنیف کیا کہ پاٹن کے میدان مین راٹہور

لشکر مین راو راجہ باچہڑی سے مساوی درجہ کی ملاقات کی اوس نے دلمین
حسد مگر بظاہر دوستی کر کے اوسے زہر دیکر مار دیا باتفاق بوہرہ خوشحالی رام
کاروبار راج مین با اختیار ہوگیا اوسی اثنار مین باجی کا بہی انتقال ہوگیا اور
راجہ پرتاب سنگہ ایسا ہوشیار نہین ہوا تہا کہ بلا اعانت انتظام راج کر سکتا راو
راجہ اور بوہرہ دونون حریص تہے اونمین بہت جلد نا اتفاقی پیدا ہوگئی خوشحالی رام
نے فوج شاہی کا ایک دستہ بہ افسری ہمدان خان طلب کیا اس پر وہ نزاع و
فساد پیدا ہوئی جسکے سبب سے مرہٹون کی مداخلت ہوئی ایک روز بادشاہی
فوج کو خارج کرنے کیواسطے تعہد ہوتا تہا دوسرے روز فسخ ہوجاتا تہا جب تک پرتاب سنگہ
سن تمیز کو پہونچا یہی حال جاری رہا اوس نے ہوشیار ہوتے ہی اس قید سے
رہا ہونے مین جہد کیا اور وہ اتفاق پیدا کیا جسکے انجام مین تونگا کی فتح حاصل تंगा
ہوئی اور جس سے کچہہ عرصہ کیواسطے کل دشمن یعنی بادشاہی اور مرہٹہ پس پا کئے
گئے ۱۷۸۶ء مین اوس نے مہاراجہ بجے سنگہ والی مارواڑ کے پاس وکیل بہیجکر
مرہٹون کو نکالنے مین مدد چاہی اوس نے جے پور کی کل شکایتون کو سہو کر کے
اپنی بہترین فوج بہ تحت سردار ریاہ کہ نہایت وفادار تہا متعین کی اور پرتاب سنگہ रियाह
خود اس قوم کے ساتہہ چڑہا بمقام تونگہ کہ لال سوٹ کے قریب ہے اونکا مرہٹون
سے مقابلہ ہوا راٹہور و کچہوایون کی متفق فوج مین اسمعیل بیگ و ہمدانی افسران
فوج شاہی بہی مع اپنے دستون کے شامل ہوئی - ریاہ کے راٹہور نے کمال
بہادری سے حملہ کیا اور سیندہیہ کی فوج کو جسمین ڈیبائنی صاحب کی قواعد دان
پلٹن بہی تہی شکست فاش دی سیندہیہ میدان جنگ سے بہاگ کر متہرا کو

خوشحالی رام خطاب راجہ سے ملقب ہوکر مصاحب ہوا اوس نے اپنے
مخالف فیروز فیلبان کو کمزور کرنا چاہا اور اس غرض سے جو تدبیرین کین اون
سے اوسکے آقا سابق یعنی راؤ ماچہڑی کو خود اختیاری حاصل ہوئی پرتاب سنگہ
کی مسندنشینی پر وہ جےپور سے اپنے وطن کو چلا گیا تہا خوشحالی رام نے
فیروز کی بربادی کیواسطے ریاست مین ہرطرح بدنظمی پیدا کی یہانتک کہ
زمیندارون کو اداے مالگذاری راج سے خفیہ منع کردیا لیکن اگر وہ
بقیہ طاقت سلطنت مغلیہ کو حصول مدعا مین حاصل و مستعمل نکرتا تو شاید یہہ
خفیف تدبیرین کارگر نہوتین اونہین ایام مین افواج شاہی کا سپہ سالار
نجف خان مرہٹون کی مدد سے بہرتپور والون کو آگرہ سے بیدخل کرنیکیواسطے
آیا تہا اور اوس نے زمانہ حکومت مہاراجہ نول سنگہ کے بہرتپور پر بہی حملہ
کیا رئیس ماچہڑی شاہی فوج کی قریب الزوال طاقت سے متوقع حصول مراد
خود ہوکر مع اپنی فوج کے نجف خان کے شامل ہوگیا اس ضرورت کیوقت
شامل ہونے اور بہرتپور کے فتح ہوجانے سے اوسکو بادشاہی سے راؤ
راجہ کا خطاب اور ماچہڑی کی سند بلاتعارض جےپور حاصل ہوئی خوشحالی رام
جس نے یہہ طریقہ بتلایا تہا اپنے قدیم آقا کی کامیابی سے فیلبان کی بیخ کنی کا
خواہان ہوا جس خیرخواہی سے اوس نے راؤ ماچہڑی کو رہنمائی کی تہی اوسی
سے مع افواج آمیر شاہی لشکر مین شامل ہونیکا ارادہ کیا رانی صاحبہ نے خوشحالی رام
کی اس تجویز کو پسند کیا مگر بجاے اوسکے فیلبان کو بہیجکر اوسکی اور بہی ترقی
کرنی چاہی اسیطرح فیروز نے سپہ سالار فوج آمیر ہوکر افسر فوج شاہی کے

بوہرہ مصاحب تہے اگرچہ یہہ دونون شخص بہت ہوشیار تہے مگر فیلبان رانی صاحبہ
کے مزاج پر ایسا حاوی تہا کہ اوسکے روبرو کسی کی پیش نہین جاتی تہی نو برس کے
عرصہ مین بہت ابتری رہی کہ آخرکار پرتہی سنگہ گہوڑے سے گرکر مرگیا اوسکے
انتقال پر یہہ بہی شبہ ہوا کہ رانی نے اپنے بیٹے پرتاب سنگہ کیواسطے گدی خالی
کرانے کی غرض سے اوسے زہر دلواکر مارا ہے اوس روز کے غم آلودہ واقعات
رانی کی نیکنامی کے باعث نہین ہین اسوجہہ سے کہ پرتہی سنگہ کی وفات مین
اوسکی خاص غرض تہی باوصف پٹ رانی ہونیکے اوسکا مختار ریاست ہونا انصاف
ومصلحت کے خلاف تہا پرتہی سنگہ کی باوجودیکہ ہنوز سن تمیز کو نہین پہونچا
تہا اور راجی چونداوتنی جی کے پاس رہا کرتا تہا دو شادیان ہوگئین تہین ایک
بیکانیر مین دوسری کشنگڈہ مین کشنگڈہ والی رانی سے مان سنگہ لڑکا پیدا
ہوگیا تہا اوسکو بخوف ہلاکت اول کشنگڈہ لے گئے اور جب وہان بہی صورت
امن کی نظر نہ آئی تو گوالیار کے لشکر مین بہیجا گیا کہ مہاراجہ سیندہیہ کے ہان سے
پنشن پایا کیا دو تین مرتبہ اوسکی مسندنشینی کا موقع ہوا ایک دفعہ تو صاحب رزیڈنٹ
گوالیار نے بذریعہ مراسلہ ۲۷ - مارچ سنہ ۱۸۱۲ع گورنمنٹ مین سفارش کی تہی دوسری
دفعہ جب سنہ ۱۸۱۰ع مین سرداران جےپور جگت سنگہ کی بدوضعی سے ناراض ہوگئے
اور تیسری دفعہ سنہ ۱۸۲۰ع مین جگت سنگہ کے انتقال پر اخیر موقع تو واقع مین اوسکی
مسندنشینی کے واسطے مناسب تہا اور اوس زمانہ مین سرکار انگریزی حاکم ہوگئی
تہی مگر اوسکا حال یا تو کسی نے مفصل ظاہر نہین کیا یا سمجہہ مین نہ آیا پرتہی سنگہ
کے انتقال پر رانی چونداوت جی نے پرتاب سنگہ کو فوراً مسندنشین کردیا اور

اپنے آقا کے یا صرف اپنی قوم کی حمایت اور طرفداری کے جوش سے بھرتپور
چھوڑ کر امیر کو چلا گیا اور بشمول دیگر کچھواہون کے بھرتپور والوں سے برسر
مقابلہ ہوا اس خیرخواہی کے عوض مین مادہو سنگہ نے اوسکا قصور معاف کردیا
اور راجھڑی کی جاگیر بدستور دیگر مورد عنایت کیا۔

اس لڑائی سے چار روز بعد سترہ برس راج کرکے مادہو سنگہ نے بعارضہ [illegible]
انتقال کیا اگر وہ زندہ رہتا تو یقین ہے جو نقصان اوسکی مسند نشینی اور بھرتپور
کی لڑائی سے اس راج کو ہوا تہا اوسکا خاطر خواہ تلافی کرتا مگر اوسکے جانشین صغیر
کی نابالغی اور اوسکے لابدی نتائج سے کچھواہون کی طاقت اور جے پور کی رونق
و بہبودی مین زوال آگیا مادہو سنگہ نے چند شہر آباد کئے منجملہ اون کے
مادہو پورہ جو اوسی کے نام سے مشہور ہے اور پہاڑون کے قلب مین مضبوط
مقام پر قلعہ رنتھمبور کے قریب واقع ہے بڑی تجارت گاہ اور وسعت مین شہر
جے پور سے دوم درجہ پر ہے۔

مادہو سنگہ کے بعد پرتھی سنگہ دوم راج ہوا وہ صغیر سن تہا اسواسطے اوسکے
چھوٹے بھائی پرتاب سنگہ کی والدہ منتظم و محافظ ہوئی یہ چونداوتنی رانی بہت चूंडावतन
اولی العزم اور بلند ہمت تہی مگر اوسکی فیروز نامی فیلبان پر بہت مہربانی تہی
اوسکو پنچایت سرداران راج مین مقرر کیا اس سبب سے سرداران راج ناراض
ہوکر اپنی جاگیرون کو چلے گئے رانی نے بلا امداد سرداران اجراء کار ریاست
کرنا چاہا اور اس غرض سے امباجی نامی پردیسی کے تحت مین فوج نوکر رکھکر अम्बाजी
اوسکی معرفت ملک کی جمع وصول کی اس زمانہ مین آترت رام دیوان اور خوشحالی

جواہر سنگھ سنہ ۱۱۸۲ ہجری مین مع لشکر عظیم جے پور کے علاقہ مین ہوکر پشکر اشنان
کیواسطے گئے اور وہان مہاراجہ بجے سنگھ والی مارواڑ سے بہ تبادلۂ دستار
رابطۂ اتفاق و اتحاد مستحکم کیا یہہ امر باشتعالک ہر سہاے وگور سہاے مشیران
ریاست مہاراجہ مادہو سنگھ والی جے پور کو ناگوار ہوا کہ اونکی صلاح سے اوسنے
ایک خط باشتباع معاودت براستہ واقع ریاست خود بھیجا اور بھدران حال فراز
ریاست کو مقابلہ کیواسطے جمع کیا مہاراجہ جواہر سنگھ نے والی جے پور کی اس
تحریر پیچ کہ بیوجہہ اور بے معنی تھی لحاظ نکرکے اوسی راستہ سے مراجعت کی
اثنا راہ جے پور کی فوج سدّراہ ہوئی اور بمقام ماونڈہ دونون افواج مین मांवडा
سخت مجادلہ و خونریزی وقوع مین آئی مہاراجہ جواہر سنگھ باوصف نقصان
کثیر ملازمان وفادار کی صحبت و سلامتی سے داخل بھرت پور ہوئے مگر راج جیپور
وہان عنقریب کل نامی سرداروں کے مارے جانے سے تباہ و برباد ہوگیا
ماچہڑی یعنی آلور کی علیحدہ ریاست ہونیکا باعث یہی یہی لڑائی تہی راؤ پرتاب سنگھ माचहड़ी अलवर
نروکہ والے ماچہڑی کو مادہو سنگھ نے کسی قصور پر ناراض ہوکر علیحدہ کردیا
تہا اوس نے جاکر بھرت پور مین مہاراجہ جواہر سنگھ کے پاس پناہ لی اور وہان
سے اوسکی جاگیر مقرر ہوگئی پرتاب سنگھ کے خانگی دیوان اور وکیل خوشحالی رام
اور نند رام تہے کہ اوسکی طرف سے دربار مین حاضر رہا کرتے تہے اوسکے
مخروج ہونے پر وے بہی اوسکے ساتھہ بھرت پور مین آکر پناہ پذیر ہوئے
جب مہاراجہ جواہر سنگھ کا ارادہ علاقہ جے پور مین ہوکر پشکر جانیکا ہوا پرتاب سنگھ
باوصف اس پناہ دہی اور مہمان نوازی کے یا تو بغرض حصول رضامندی

مفرور ہوئے اس فتح سے ایشری سنگہ کا حوصلہ بڑہ گیا اور اوس نے باتفاق سیندہیہ کے کوٹہ و بوندی کے ہاڑون پر جو اوسکے مخالف کے شریک حال تہے حملہ کیا کوٹہ کا محاصرہ ہوا ہاڑون نے کمال تہوری سے مقابلہ کیا کہ اس لڑائی مین آپاجی سیندہیہ کا ایک ہاتہ ٹوٹ گیا اور طرفین کا بہت نقصان ہوا مہارانا نے اپنے سردارون کے خلاف ورزی سے از حد ناراض ہوکر ملہار راؤ ہلکر کی فوج نوکر رکہی اور چہہ محالات مقبوضہ مادہوسنگہ اور چونسٹہہ لاکہہ روپیہ نقد دینا کرکے اخراج ایشری سنگہ کیواسطے جےپور پر متعین کی ایشری سنگہ کہ آرام طلب اور ضعیف الطبع تہا ہلکر کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکا اور ہتک آیندہ سے بچنے کیواسطے زہر کہاکر مرگیا اسطرح تہوڑے سے زہر نے مادہوسنگہ کو جےپور کی گدی اور ہلکر کو چونسٹہہ لاکہہ روپیہ اور عمدہ محالات دلوائے اور ہزارہا مخلوق خدا کی جانین بچا دین۔ आपाजी

مادہوسنگہ نے حکمران ہوکر کمال ہوشیاری و لیاقت ظاہر کی اور اگرچہ اپنے تعہدات زر نقد و ممالک سے منحرف نہوا مگر مرہٹون کو اچہی طرح ثابت کر دیا کہ اس راج مین آیندہ کو مداخلت نکرنے پاوینگے اور اگر بہرتپور کے زبردست مہاراجہ سے نااتفاقی ہوکر اوسکے راج مین خلل و ضعف واقع نہوا ہوتا اور اوسکی عمر نے بہی وفا کی ہوتی تو غالب ہے کہ وہ راٹہورون سے ملکر مرہٹون کو بالکل مغلوب کر لیتا۔

بہرتپور مین مادہوسنگہ کے ہمزمانہ مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب تہے اس راج کی روز افزون ترقی سے جےپور کے رئیس اور سردارون کو گونہ حسد تہا مہاراجہ

کی دختر سے جو لڑکا پیدا ہو باوصف موجودگی پسر کلان کسی اور رانی کے راج کا
وارث ہووے راجہ سوائی جے سنگہ نے اس عہدنامہ کے استحکام و عمل درآمد
کیواسطے رئیس اودے پور کی دختر سے شادی کی حالانکہ اوسکا بیٹا ایشری سنگہ
اس شادی سے پہلے جوان ہوگیا تہا مگر اس شادی کے بعد یا شاید اودیپور
والی رانی سے مادہو سنگہ پیدا ہونیکے بعد اوس نے اس تعہد کے خلاف انصاف
و مصلحت ہونے سے آگاہ اور اپنے فعل سے پشیمان ہوکر اوسکے نتایج بد کے
انسداد کی تدبیر کی یعنی ایشری سنگہ پسر کلان کی شادی دختر رئیس سلومر کے
ساتہہ کردی کہ وہ رئیس راج اودے پور کا زبردست سردار اور وہان کی
फ़ौज کا موروثی سپہ سالار ہے اور بہدران حال مادہو سنگہ کو چار پرگنات ٹونک टोंक
و رامپورہ و بہاگی و مالپورہ دیکہ علیحدہ جائداد مقرر کردی بلکہ بالعوض پرگنات रामपुरा फागी
رام پورہ و بہان پورہ کہ اوسکو راج اودے پور سے ملے تہے بجمعیت ایکہزار मालपुरा
سوار اور دو ہزار پیادون کے اوس راج مین بطور جاگیردار نوکری کرنیکی भानपुरा
اجازت دی تہی ۔

غرض ایشری سنگہ کے مسند نشین ہونے پر حسب شرایط عہدنامہ مادہو سنگہ دعویدار
راج ہوا ایشری سنگہ نے اپنی مدد پر سیندھیہ کو بلایا اور مہارانا اودے پور
اپنے نواسہ کا مددگار ہوکر اوسکے ساتہہ بذات خود حملہ آور ہوا راج محل کے مقام
پر لڑائی ہوئی مگر اس سبب سے کہ اودے پور کی فوج راؤ سلومر کی محکوم تہی
اور وہ بخلاف خواہش اپنے آقا کے بپاس دامادی ایشری سنگہ کا خیرخواہ
تہا سیسودیون نے عمداً گریز کیا اور مہارانا صاحب شکست فاش کہا کر

راجہ جے سنگہ کو سلطنت سے سوائی کا خطاب ملا تہا کہ اون کے خاندان مین
ابتک چلا آتا ہے لفظ سوائی کے معنی تو ظاہر ہین اور غرض اس سے یہہ ہے
کہ اہل خطاب اپنے کل ہمعصرون مین سوایا ہے ۔
چوالیس برس حکومت کرکے سنہ ۱۷۹۹ع مین سوائی جے سنگہ نے انتقال کیا اوسکے
ساتہہ تین رانیان اور چند کنیزین ستی ہوئین اور علم بہی اوسکے جنازہ کے
ساتہہ ہندوستان سے اوٹہہ گیا ۔
اس زمانہ مین اودے پور وجے پور وجودہ پور کی تینون ریاستون کے
درمیان مسلمان بادشاہون کے خلاف اتفاق ہوا تہا جس حالت مین راٹہورون
نے گجرات کو مارواڑ مین داخل کیا کچھواہون نے گرد لواح کے ملک کو امیر
کے راج مین شامل کیا اور شیخاواٹی کے خودسر رئیسون کو مغلوب کرکے اپنا
خراج گذار بنایا اور ہر طرح ریاست کو رونق و ترقی دی ۔ جب ایشری سنگہ
مسند نشین ہوا ریاست محدود اور وسیع تہے خزانہ مالا مال تہا اہلکار و نمین
بہت زیرک و سنجیدہ و دانا آدمی جمع تہے اور فوج آراستہ و زبردست تہی
مگر فتنہ و فساد کی بنا جو باعث خرابی راج اور تباہی رعایا ہوئی پیشتر سے قایم
ہو چکی تہی یعنی راجپوتانہ کی تینون بڑی ریاستون کے درمیان مسلمانون کے
مقابلہ کیواسطے عہدنامہ ہوا تہا اوسمین اس غرض سے کہ بادشاہان اہل اسلام
کے ساتہہ رشتہ داری کرنے سے روساے جے پور و جودہ پور کے خاندان
کی اودے پور سے رشتہ داری متروک ہو گئی تہی از سر نو جاری ہو [illegible]
منجانب روساے جے پور و جودہ پور یہہ شرط بہی قرار پائی تہی کہ رئیس اودے پور

بوجہہ تعلق مذہبی زیادہ استحکام وتیزی سے اثر پذیر ہوسکتے ہین مثل دیگر ہنود
کے جے سنگہ کو کچہہ مذہبی تعصب نہ تہا برہمن ومسلمان وجینیون پر اوسکی یکسان
مہربانی تہی بلکہ فضیلت علمی کے سبب سے اوسکو جینیون سے بہت اُنس تہا اور
اونکی تاریخ وعقائد مذہبی سے واقفیت کامل رکہتا تہا بدیا دہر جو تحققات نجوم
مین اوسکا بڑا امشیر تہا اور جسکی تجویز سے شہر جے پور آباد ہوا ہے جین مذہب
رکہتا تہا کہتے ہین کہ وہ ہیماچاریہ نہر والہ سدہ راج جے سنگہ کے وزیر اور हेमाचार्य सिद्धराज
گوروکے چیلون مین سے تہا ۔
راجہ جے سنگہ کی بیہودگی یہہ تہی کہ باوجودیکہ اوسکو شاستر سے معلوم ہوگیا تہا کہ
جنمیجے پانڈوکے وقت سے جے چند اخیر راجہ قنوج تک جس کسی نے ارادہ जन्मेजय
کیا وہی مرگیا اوس نے اسومید جگ کرنا چاہا تہا یہہ گویا فرمانروائی عالم کا अश्वमेध
دعوی تہا اگرچہ شاید اسوجہہ سے کہ اوسکو دلی کے دربار مین رسوخ حاصل
تہا دریائے گنگ کے کنارہ پر اوسکا گہوڑا پہر اکرتا کوئی مزاحم نہین ہوسکتا
لیکن اگر جنگل کیطرف چلاجاتا تو را ٹہورون کے طویلہ مین باندہ دیا جاتا یا
اگر چراگاہ لب دریائے چمبل پر چلاجاتا تو باوصف خطرۂ جان اور گری
کے اوسکو ہاڑا پکڑ لیتے پس اوسکا یہہ ارادہ صریح خام خیالی تہی البتہ جگ
شالا کا مکان بہت عمدہ تیار ہوا ہے کہ اوسکی چہت اور ستونون پر چاندی
کے پترے لگے ہوئے تہے مگر اوسکے فضول خرچ وعیاش نبیرہ جگت سنگہ
نے اونکو اوتار لیا اور بجائے اوسکے کچہہ کم قیمت آرائش بہی نکی تاہم یہہ
مکان شہر کی عمدہ عمارتوں مین سے ہے ۔

جے سنگھ کے عیبون مین سے ایک شرابخواری تھی کہ اوسکے مورخ نے اکثر مقامات پر اوسکی ہوشیاری اور بیہوشی کی حالتون کا بیان کیا ہے اور ایک دفعہ نشہ کی حالت مین وکیل بیکانیر اور بخت سنگھ راجہ ناگور کی تحریک سے ابہی سنگھ والی مارواڑ سے نااتفاقی پیدا کرکے اور جودہ پور پر فوج کشی کرکے شکست فاش کہائی -

تاہم باوصف کئی عیبون کے جے سنگھ کا نام ہمیشہ بڑی شہرت وناموری سے یاد رہیگا -

جے سنگھ کے وقت تک آمیر کا محل کہ مان سنگھ کا تعمیر کرایا ہوا اور جے پور کے اکثر باشندون کے مکانات سے کمتر ہے راجونکی بود وباش کا مکان تہا - مرزا راجہ نے چند مکانات کا اضافہ کیا تہا مگر وہ بہت خفیف تہا سوائے جے سنگھ نے بود وباش کچہوایون کے مکان کو ایسا عمدہ تعمیر کرایا کہ اوسکی بلندی اور اودے پور کے محلون کی سی شہرت ہوگئی ۱۷۲۸ء مین اوس نے شہر جے پور کی آبادی شروع کی تہی اوس زمانہ مین راجہ مل مصاحب کرپارام وکیل دہلی بدہ سنگھ کہومبانی وکیل آرہ ویعنی لشکر دکن سب بہت ہوشیار اور مستعد اہلکار تہے - انتظام مصارف شادی کے عمدہ قوانین بغرض انسداد جرایم دخترکشی وستی مہاراجہ سوائی جے سنگھ نے کل راجپوتانہ مین جاری کرنے کیواسطے ترتیب دئے تہے برآمد ہوکر از سرنو جاری کئے جاوین تو مناسب ہے کہ اونکو دہرم شاستر کے عمدہ قول مضمون توہین وامتناع ان جرایم قبیح کے منتخب کرکے جمع کئے گئے ہین کہ باشندگان ملک کے دلون پر بجائے صرف حکم سرکار کے

اور فوج کے پہونچتے ہی مر مار کر خود بہی قتل ہوا راجور کی رانی کہ چوہون کے
کچھوایہ سردار کی ہمشیرہ تہی اونہین ایام مین وضع حمل کرنیوالی تہی وہ فتح سنگ
سے مخاطب ہوکر کہنے لگی بہائی مجھکو میری کوکہہ کا دان دے یعنی جو شئے میری
رحم مین ہے اوسکو بخش —

ہنوز اوس نے جواب ندیا تہا کہ رانی نے یاد کیا کہ یہہ سب فساد میری ہی
بدزبانی سے برپا ہوا ہے ایسی پرشر حیات کو طوالت دینا اور آیندہ کیلا
مایۂ نزاع پیدا کرنا عبث ہے یہہ کہکر اور اپنے ہاتہہ سے چہاتی مین خنجر مار کر
مرگئی فتح مند لوگ مقتول بڈگوجرون کے سرون کو رومالون مین تسکا بند سے باندہکر
واپس پہرے جے سنگہ نے اونمین سے اپنے قاتل کا سر روبرو طلب کیا
موہن سنگہ نے جسوقت اپنے رشتہ دار کا سر دیکہا اوسکی آنکہون سے آنسو
ٹپکنے لگے جے سنگہ نے اوسکی صلاح کو جس سے یہہ انتقال ایک مہینے موقوف
رہا تہا یاد کرکے اوس سے کہا کہ جس روز میرے قتل کے اقدام مین بہالا
چلا تہا تمہاری آنکہہ سے ایک بہی آنسو نہ نکلا یہہ کہکر جیسونے ضبط کیا اور
اوسکو ملک ڈہونڈار سے نکالدیا اوس نے رانا اودے پور کے پاس جاکر پناہ
لی اسطرح سے جے سنگہ نے دیوتی اور راجور سے بڈگوجرون کو بیدخل کیا
اور اونکے ملک پر قبضہ کیا کل ملک جو اب الور کی ریاست مین داخل ہے اونہیں
کے قبضہ مین تہا راجور بہت قدیم مقام اور بڈگوجرون کا دار الحکومت ہے
چند بہاٹ نے اوسکا حال بہت لکہا ہے اور پرتہی راج کی لڑائیون مین
بڈگو جرون کا بہت ذکر ہے —

چلا یا تہا اگر چار روز کے فاقہ سے نہوتا تو بہالا ضرور کارگر ہوتا جے سنگہ
نے شاہانہ بردباری سے اوسکو رہا کیا اور گہوڑا اور خلعت دیکر اور پچاس
سوار ساتہہ دیکر راجور کو بہیجدیا جب اوس نے جاکر اپنی بہاوج سے سرگذشت
بیان کی اوس نے کہا غضب کیا زہری سانپ کو زخمی کردیا
اور راجور کی ریاست کو پانی دیدیا اوسکو معلوم تہا کہ جے سنگہ کو صرف حیلہ
چاہیے سو ہوگیا بڑے بوڑہوں کی صلاح سے عورت بچوں کو انوپ شہر بہیجا
اور دیوتی اور راجور کے قلعجات مقابلہ کیواسطے تیار ہوئی۔
تیسرے روز جے سنگہ نے سرداروں کا جلسہ کرکے دیوتی کے فتح کا بیڑہ رکہا
مگر موہن سنگہ چوہون کے سردار نے صلاح دی کہ اس ارادہ مین بڑا خطرہ
ہے کیونکہ بڑگوجر راجہ کی بادشاہی دربار مین بہت قدر و منزلت ہے اور
اسکے سوا وہ اپنی فوج سے نوکری کرتا ہے آمیر کے اول سردار کی اس
رائے نے سب سردارونکو ڈرادیا اس مہم کے قبول کرنیکی کسیکو ہمت
نہوئی ایک مہینے بعد پہر حملۂ دیوتی کی تدبیر پیش ہوئی مگر کوٹہری بند ومین سے
नमवीरपोना کسی کی تاب نہ تہی کہ اپنے سرگروہ کے خلاف عمل کرے آخر کار فتح سنگہ بنبیر پوتہ
نے کہ ڈیڑہ سو ٹہاکرونکا افسر تہا بیڑہ اوٹہایا اور اوسکے تحت مین جانیکے
واسطے پانچہزار سوارونکی تیاری کا حکم ہوا یہہ خبر سنکر کہ بڑگوجر گنگا اشنان کیواسطے
راجور سے جاتا ہے وہ بہی روانہ ہوا اور قاصد کی زبانی کہلا بہیجا کہ فتح سنگہ
بنبیر پوتہ نے سلام کہا ہے اور خود بہی آتا ہے نوجوان بڑگوجر نے کہ لڑائی
سے بالکل بے خبر اور تہوار کی خوشی مین مصروف تہا قاصد کو مروا ڈالا

کیا تہا ٹڈ گوجرون نے حفظ عزت مین ساکہہ کرکے دوامی ناموری حاصل کی
جس زمانہ مین راجہ سوائی جے سنگہ بطور صوبہ کے ملکون کی حکومت کرتا تہا ٹڈ گوجر
اپنے مختصر بائیسی سے سلطنت کی نوکری کرتے تہے اور اوس زمانہ مین انوپ شہر مूपशा
لب دریاے گنگ مین متعین تہے رئیس نوکری پر تہا اوس زمانہ مین اوس کا
چھوٹا بہائی ریاست کا کام کرتا تہا وہ ایک روز شور کے شکار کیواسطے تیار
ہوا اور کہانا جلد تیار ہونے کی تاکید کی اوسکی بہاوج نے طعنہ دیا کہ ایسی
جلدی کرتا ہے کیا راجہ جے سنگہ پر بہالہ ماریگا اس قول نے اوسپر نہایت
تیز اثر کیا کیونکہ نزور سے آنیکے بعد کچھوایون نے اول ٹڈ گوجرون سے دیوسہ
لیا تہا اور نہایت افروختہ ہوکر جواب دیا کہ ٹہاکرجی کی قسم پہلے جے سنگہ کے بہالا
مارونگا جب اگر تمہارے ہاتہہ سے کہانا کہاؤنگا یہہ کہکر اور دس سوار لیکر
راجور سے چلا اور آمیر مین آکر دہولکوٹ کے نیچے ڈیرہ کردیا - धूलकोट
مدت گذر گئی مگر اوسکا قابو نہ لگا ایک ایک کرکے سب گہوڑے بیچ کہائے اور
ہمراہیون کو رخصت کردیا تاہم جہد کرتا رہا اور بجز بہالہ کے سب ہتیار اور
کپڑے بہی فروخت کردئے آخرکار تیسرے فاقہ مین نصف پگڑی بیچکر کہانا کہایا
اوس روز راجہ جے سنگہ سکہاسن مین سوار ہوکر قلعہ سے موڑکے راستہ सुखासन
سے نکلے اوس نے بہالا چلایا کہ سکہاسن مین لگا یکبارگی صدہا تلوارین
اوسکے قتل پر برہنہ ہوئین مگر راجہ نے حکم دیا کہ اسے زندہ گرفتار کرو اور
آمیر کو لیچلے وہان اوس سے پوچھا گیا تو کون ہے تو اوس نے بیباکانہ کہا کہ
مین دیوتی کا راجپوت ہون بہاوج کے طعنہ پر تمہاری ہلاکت کیواسطے بہالا لا

اطراف سے منقسم نہوئی آمیر کی ریاست راج کہلانے کے لایق نہوئے اس
انقلاب کے زمانہ مین جے سنگہ کے حاکم آگرہ ہونے سے کہ اوسی صوبہ مین
اوسکے ممالک موروثی داخل تہے وہ اختیار حاصل ہوا جسکے ذریعہ سے اوسنے
اپنی ریاست مین اضافہ کیا اور استحکام دیا جسطرح سے اوس نے دیوتی देवती
اور راجور کی ریاستون کو اپنے ملک مین شامل کیا علی العموم کل راجپوتون राजोर
اور خصوص جے سنگہ کے طریقہ کی عمدہ نظیر ہے۔

راجہ جے سنگہ کے مسند نشین ہونے پر آمیر کے راج مین صرف تین پرگنات
آمیر دیوسہ اور بسوہ تہے مغربی پرگنات ضبط ہوکر اجمیر کے بادشاہی ضلع مین
داخل ہوگئے تہے ٹہاکران شیخاواٹی اپنے مرزبی راج سے قوی تر اور خودسر
ہوگئے تہے راج کی حدود یہہ تہین جنوب مین چاٹسو کا تہانہ مغرب مین سانبہر चाटसू
کا تہانہ شمال مغرب مین ہستنہ کا تہانہ اور مشرق مین دیوسہ اور بسوہ تہے हस्तना
بارہ کوٹہری بند جاگیردون کے قبضہ مین بہت قلیل ملک تہا اور میواڑ کے
زبردست سردارون سے مغلوب ہو رہے تہے چنانچہ پیشوا اسلوم کے سردار
کو رئیس جے پور کے برابر سمجہتا تہا۔

راجور دیوتی کی قلیل ریاست کا بہت قدیم دارالحکومت تہا وہان کے
حاکم بڈگوجر نسل کے راجپوت تہے کہ نسل کچہوایون کے رام چندر کے دوسرے
پسر لو کی اولاد مین تہے راجور کے بڈگوجرون نے بادشاہون کی رشتہ داری लव
سے نفرت کرکے زمانہ حال کے راجپوتون مین بہت شہرت حاصل کی تہی اور
جس حالت مین کچہوایون نے بہ مذلت نظیر پیدا کرکے ترقی و اقتدار حاصل

پیٹ مین ہے ہم دونون بشن سنگہ کے بیٹے ہین اور مین بڑا ہون اگر تمہاری
یہہ خواہش ہے کہ وہ راج کرے تو مجہکو مارڈالو اور اوسکو نکال لو مین نے تو
تمہارے واسطے اپنا ایمان کہویا ہے کیونکہ اگر بجے سنگہ حسب ارادہ اپنے
ہمارے اور تمہارے دشمنون کو لے آتا تو تم ضرور مارے جاتے یہہ سنکر سردار
حیرت مین آگئے اور خاموش ہوکر محل سے نکل گئے چہہ ہزار سوار شاہی جو بجے سنگہ
کی حفاظت کیواسطے متعین ہوئے تہے باہر کہڑے تہے اونہون نے پوچہا کہ
بجے سنگہ کہان ہے جے سنگہ نے جواب دیا تمہین کچہہ کام نہین ہے یا تو چلے جاؤ
ورنہ تمہارے گہوڑے مانگ لیے جاوینگے اونکو بجز اسکے کہ چلے جاوین کچہہ
چارہ نہوا مجبور چلے گئے اور اسطرح بجے سنگہ قید ہوگیا جے سنگہ کے اس گُن
کی نسبت کہ واقع مین اوگن تہا اہل اخلاق خواہ کچہہ کہین اسمین شک نہین کہ
نہایت عقلمندی سے کیا تہا اور اس حالت مین کہ وزیر سلطنت بجے سنگہ کا
حامی تہا اور وہ پس وپیش جے سنگہ کو خارج کرکے بجے سنگہ کو رئیس کرتا ایسے فریب
وچالاکی کیے بغیر چارہ نہ تہا مثل دار الریاست کے ریاست کی بہی ترقی جے سنگہ
کے ہی عہد مین ہوئی تہی اوس سے پیشتر بجز اوسکے جو رئیس کی ذاتی لیاقت
یا عنایات دربار شاہی سے وقتاً فوقتاً کم وبیش ہوتی تہی ریاست کو کچہہ عظمت
وقوت حاصل نہ تہی اور باوجودیکہ راجگان آمیر کا بابر سے لیکر اورنگزیب
کے وقت تک خاندان شاہی سے بہت ربط وضبط رہا پچون کے بعد کہ
اخیر راجپوت بادشاہ دہلی کا ہم عصر تہا اوسکے موروثی ملک مین نہایت خفیف
اضافہ ہوا تہا اور جب تک انتقال اورنگزیب کے بعد سلطنت تباہ ہوکر

کوئی آٹھ دن تہا شہر سے سواری روانہ ہوئی راستہ میں جو لوگ ملے اونکو امر
رفع نزاع کی خوشی میں فرنچی باجی کیطرح زر کثیر بخشتے چلے گئے —
مانکیانیر میں سواری کی پہونچی دونوں بہائی ملاقی ہوئے جے سنگھ نے اسوقت کہ
پتہ دیکر براہ محبت کہا کہ اگر تم کو امید یعنی ہو تو میں اوسکی بہت دونخنا اور اسوقت
پر قناعت کرو ان کا بجے سنگھ نے از راہ شفقت ستے مغلوب ہو کر جواب دیا کہ
میری مراد پوری ہوئی اختتام ملاقات کیوقت ناظر باجی کیطرف سے پیغام لایا
کہ اگر سردار علیحدہ ہوجاوین تو میں وہان آکر اپنے بچون کو دیکہون اور
دونوں میرے پاس آجاوین جے سنگھ نے سرداروں سے پوچہا کہ جیسا تم
کہو ویسا کیا جاوے سرداروں نے صلاح دی کہ آپ جاکر باجی سے ملیں
چنانچہ دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر محل کے اندر گئے — دروازہ پر پہونچکر
جے سنگھ نے اپنی تلوار کمر سے کہولکر ناظر کو سپرد کردی اور کہا کہ یہاں اسکی
کیا ضرورت ہے بجے سنگھ نے بھی اس نظر سے کہ میری طرف سے اعتبار میں
کوتاہی نہو اوسیطرح تلوار کہولکر دیدی ناظر نے دروازہ بند کیا اور اندر
قدم رکہتے ہی بجے سنگھ بجائے باجی کے پر محبت آغوش کے بہا جی کے قزاقوں
پنجہ میں گرفتار ہوگیا اوس سے فوراً ہاتھ پاؤں باندہکر اور دہاکر دل میں رکہکر
فرضی زنانہ سواری کو روانہ کیا ایک کتبہ جے سنگھ کے پاس خبر پہونچی کہ
قیدی بحفاظت تمام پہونچ گیا محل میں قید کر دیا گیا ہے تب وہ اپنے سرداروں
کے پاس آیا اونہوں نے کہا کہ صرف راجہ چند آدمیوں کے ساتھ ایک
دروازہ کیطرف گئے تھے اور پوچہا بجے سنگھ کیا ہوا راجہ نے جواب دیا کہ

کردینگے راجہ نے اوسیوقت بسوہ کا پٹہ لکھوا کر اور سب طرح مرتب کرکے سردارون
کو سپرد کیا اور اپنی طرف سے اونکو مختار کیا۔ آمیر کے پنچون یعنی سردارون نے
بجے سنگہ کے پاس اپنے وکیل بھیجے اوس نے جواب دیا کہ مجھکو بھائی کا اعتبار
نہین ہے اسپر اونہون نے اپنے اور کچھوایون کی بارہ کوٹھری کے سیتارامی سीतारामी
یعنی کفالت دی اور کہلا بھیجا کہ اگر جے سنگہ اپنے قول پر ثابت قدم نہ رہیگا تو ہم
تمہاری طرف ہون گے اور خود تمکو آمیر کی گدی پر بٹھا دینگے۔
اوس نے اونکی ثالثی اور بسوہ کا عطیہ منظور کیا مگر جب قمر الدین سے یہ حال
کہا گیا اوسکی تسلی نہوئی آخر الامر اوس نے خاندوران خان اور کرپارام کو متعین
کیا کہ اوسکو بسوہ پر قابض کرا آوین سردارون نے اس غرض سے کہ دونون
بھائیون مین سلوک ہوجاوے بجے سنگہ کو ملاقات پر آمادہ کیا مگر اوس نے
آمیر جانے سے انکار کیا اسواسطے ملاقات کیواسطے چوموں کا مقام مقرر
ہوا اور اخیر مین سانگانیر کہ جے پور سے چھ میل جنوب مغرب مین ہے قرار پایا سांगानेर
بجے سنگہ نے وہان اپنا ڈیرہ کیا جب جے سنگہ بھائی سے ملاقات کرنے کیواسطے
چلنے لگا ناظر ماجی کیطرف سے پیغام لایا کہ دونون لالجی کی ملاقات اور راضی نامہ
مین بھی اپنی آنکہہ سے دیکھون تو کیا ہرج ہے راجہ نے سردارون سے پوچھا
اونہون نے کہا کچھہ ہرج نہین ہے۔
ناظر نے زنانہ سواری کیواسطے چہاڈول اور تین سو رتھہ تیار کئے مگر بجائے
ماجی کے سواری کے چہاڈول مین اوگرسین بھاٹی بیٹھا اور ایک ایک رتھہ उग्रसेन भाटी
مین دو دو سلح پوش سوار ہوئے اس دغا سے راجہ اور ناظر کے سوائے

راج جیپور کے بہترین پرگنات مین سے ہے لینا چاہا تہا مگر جب بیہ اوسکے بہائی
دا قارجے سنگہ نے دینا منظور کیا تو اپنی مان کی تحریک سے اوس نے اور
بہی ہوس پہیلائی اور ریاست حاصل کرنے کی غرض سے پانچ کروڑ روپیہ اور
پانچہزار سوار کی نوکری دینا منظور کیا بادشاہ نے ضمانت مانگی تو وزیر خود ضامن
ہوگیا اوسکو آمیر ملنے اور جے سنگہ کے بیدخل ہونے کی سند تیار ہوتی تہی کہ
خان دوران خان نے جو جے سنگہ کا پگڑی بدل بہائی تہا کرپارام وکیل
جےپور حاضرباش دربار کو اس حال سے مطلع کیا اوس نے جے سنگہ کو مطلع
کیا خط کے پہونچتے ہی جےپور مین شور ہوگیا اور ہر ایک کو جے سنگہ کی بیدخلی
صریح نظر آنے لگی کیونکہ قمرالدین با اختیار مطلق تہا جے سنگہ نے خط معتمد ناظر کو
حوالہ کیا اوس نے کہا اس معاملہ مین زور کر نہین سکتے دولت سے کاربراری
غیر ممکن ہے پس فقط فریب سے کرنا لازم ہے اور دغا کا علاج صرف دغا سے
ہی ہوسکتا ہے ۔

حسب صلاح ناظر سردارون سے مشورہ کیا موہن سنگہ ناتہاوت رئیس چومون
کہ راج کے موروثی سپلار اور آمیر کے پٹیل ہین اور دیپ سنگہ کہومبانی
بانس کہوہ زور آور سنگہ شیوبرن پوتہ ہمت سنگہ نروکہ کسل سنگہ جہلاروالہ
بہوج راج موضع آباد کا اور فتح سنگہ ماولی کا یہہ سب سردار جمع ہوئے اون
سے کہا کہ تم نے مجھکو آمیر کی گدی پر بٹھایا ہے میرے بہائی کو جو لسوہ لینے پر
رضامند ہے نواب قمرالدین وزیر بہ زبردستی آمیر دیتا ہے اونہون نے کہا
آپ اطمینان رکہین بشرطیکہ آپ اپنے بہائی کو لسوہ دیدین ہم اسکا بندوبست

मोहनसिंह नाथावत
चौमू
पटेल
दीपसिंघ
खुम्वानी
वासखोह
जोरावरसिंह
श्योवरण पोता
हिम्मतसिंह
नरूका
कुशलसिंह
झिलाय
भोजराज
मोजाबाद फतहसिंह मावली

و واجبیت متصور نہوا یہہ تو تحقیق نہین کہ اوسکے اور باجی راؤ کے درمیان کیا
کیا عہد و پیمان ہوئے مگر یہہ ظاہر ہے کہ جے سنگہ کی سفارش و کوشش سے وہ
سنہ ۱۷۳۴ع مین صوبہ دار مالوہ مقرر ہوا اگرچہ مورخ کہتے ہین کہ اسکا باعث صرف
دونون کی ہم مذہبی تہی مگر غالبًا باعث ترغیب اسکے سوائے کچہہ اور ہی ہوگا اس
فعل کی نسبت خود اوسی کے ہموطن کہتے ہین کہ جے سنگہ نے دکہنیون کو ہندوستان
کی کنجی سپرد کر دی مگر مرہٹون کے ساتہہ مسلوک ہونا اوسکے آقا کے حق مین بہی
مفید پڑا کیونکہ وے اوس ظلم و تعدی سے جو اخیر مین دار السلطنت تک پہونچ
گیا کچہہ عرصہ تک باز رہے چند سال بعد سنہ ۱۷۳۹ع مین نادر شاہ حملہ آور ہوا اور راجپوت
بنظر حفظ فواید خود ایسے معاملہ سے جسمین کسی کی دانشوری کارآمد نہین ہوسکتی
تہی کنارہ کش رہے بادشاہ کی تعظیم و تکریم کرتے رہے مگر ضابطۂ حکومت نے ان
بہادر ارکان سلطنت کو مدت سے نخیر اور بے تعلق کر دیا تہا اب راجہ جے سنگہ کے
ایک سو نوگنون مین سے ایک جسمین اوسکی وفاداری کا امتحان ہوا بطور نظیر کے
لکہا جاتا ہے اور اوس سے یہہ بہی ثابت ہوگا کہ اخلاق اور ریاست داری
کی خرابیان جنہون نے راجپوتانہ کے شاہی خاندانون کو رنج پہونچایا ہے کم سے
کم نصف کثیر الازدواجی سے پیدا ہوئی ہین مہاراجہ بشن سنگہ کے دو بیٹے تہے —
اول جے سنگہ — دوم نبجے سنگہ کی مان نے جان کا خطرہ سمجہکر نبجے سنگہ کو اپنے
پیہر کہیچی واڑہ مین بہیجدیا تہا جب وہ جوان ہوا تو دربار مین بہیجا گیا بذریعہ پीहर खीचीवाड़ा
تحفہ تحایف خصوص زیور و جواہرات کے جو اوسکی مان نے دئے تہے اوس نے
قمر الدین وزیر سے موافقت پیدا کی اول تو اوس نے صرف پرگنہ بسوہ کہ बसवा

फरूखसियर

کو فروغ دینے پر آمادہ تہا تاہم اپنے سرپرست و مربی کے ساتہہ بیوفا نہوا اور
جب وہ سازش ہوئی جسمین فرخ سیر کی سلطنت اور جان دونون جاتی رہین
وہ منجملہ اون چند رئیسون کے تہا جو اوسکے خیرخواہ رہے اور اگر اوسمین ذرہ
بہی نسل تیموریہ کی ہمت و جوانمردی ہوتی تو اوسکا ساتہہ دیتے -
جب سیدونکو جنہون نے اپنے آقا فرخ سیر کو قتل کرکے اقتدار حاصل کیا اور
اونکو منظور نہوا کہ اپنے دشمنون کو بلاضرورت ترقی دین جے سنگہ بدنصیب بادشاہ
کو اوسکی تقدیر پر چہوڑ کر اپنے موروثی ممالک کو چلا گیا اور وہان مطالعہ تاریخ
و نجوم کے پسندیدہ شغل مین مصروف ہوا تین برس تک وہ امن و امان سے
اپنے گہر رہا اور جس نزاع کے اخیر مین سنہ ۱۷۲۱ء مین محمد شاہ نے اپنے رقیبونکو
شکست دی اور سید مارے گئے اوسمین مطلق شریک نہوا مگر انجام کار دسمبر سنہ ۱۷۲۱ء
مین طلب ہوکر ممالک آگرہ و مالوہ مین بادشاہ کیطرف سے نایب مقرر ہوا اور
اسی زمانہ مین جب اوسکو کسیقدر فرصت رہی اوس نے وہ نقشہ جات تصنیف
کئے ہین جو تاریخ ہندوستان کی اوس جہل و تاریکی کے عہد مین رونق و فروغ
کے باعث ہین ہمہ ران حال وہ اپنے قوم کے فواید اور امیر کی عزت کے حفظ
و ترقی مین بہی غافل نہ تہا اپنے عہدہ کے رسوخ اور قوت سے اوس نے محصول
جزیہ کو منسوخ کرایا اور جاٹون کی روز افزون طاقت کو جو خصوص آمیر کے
حق مین مضر تہی پست کیا مگر جب سنہ ۱۷۳۲ء مین پہر مالوہ کا حاکم ہوکر گیا اوس نے دیکہا
کہ مرہٹون کی حملہ آوری کو روکنا اور سلطنت کو تباہی سے باز رکہنا عبث و
لاحاصل ہے تو اپنی ریاست کے فائدہ و ترقی مین کوشش کرنا بعید از انصاف

ڈیلا ہائرصاحب کا نقشہ راجہ جے سنگھ کو دکہایا راجہ نے اوس نقشہ مین نصف डिलाहायर
درجہ کی غلطی چاند کی گردش مین اور اوس سے کم دیگر سیارون کی حرکت
مین ثابت کی اور یہہ بہی کہ اوسکے بموجب گرہن پندرہ پل یعنی چوتہائی گہڑی
پہلے یا پیچہے نکلتا ہے اور جسطرح اوس نے ترکی منجم کے آلات کو ناقص سمجہا
تہا اسیطرح ان فلطیون کو بہی نقص آلات اور کم قطر کے دائرون سے منسوب کیا
اپنے مختلف مقامات کے مناظرون سے اوس نے نقشہ حرکات اجسام فلکی
مرتب کیا اور اوسکا زیچ محمد شاہی نام رکہا اوسکے ذریعہ سے ابتک نجوم کے کل
حساب اور ترتیب پترہ ہوتی ہے اور اوس نے تحریر اقلیدس واصول مثلث
سطحی وکروی اور ڈون جان نیپیر صاحب کا لوکارثم ترجمہ کرایا تہا اور با اینہمہ नेपियर
وہ نہایت خدا پرست اور ایماندار تہا -

علاوہ تعمیر مکانات وتیاری آلات استعمال علمی کے اوس نے اکثر ممالک مین مسافرون
کے آرام کیواسطے اپنا روپیہ خرچ کرکے کاروان سراے تیار کرائی ہے - جب
خیال کیا جاتا ہے کہ متواتر جنگ وجدل اور نزاع ومناقشہ دربارہی مین جےسنگہ
نے اپنے پسندیدہ شغل کو چہوڑا اور اون کے بداخلاق ترغیب وتحریک سے گمراہ
تہوا اور جس زمانہ مین سلطنت مغلیہ روز بروز معرض زوال مین آتی جاتی تہی
اور مرہٹے زور پکڑتے جاتے تہے وہ نہ صرف اپنے طریقہ پر قایم ومستحکم رہا بلکہ
اوس نے آمیر کو کل ریاستون سے برتر وبہتر کردیا تو یقین ہوتا ہے کہ اوسکو
کمال دانائی اور بیدار مغزی حاصل تہی باوجودیکہ سلطنت مغلیہ کے زایل ہونے
کے علامات اوسکو پیشتر سے نظر آگئے تہے اور اوسکے اجزا رباقیماندہ سے اپنی ریاست

وہ اپنے زمانہ کا افلاطون تہا اور انہین اوصاف سے اوسکا نام ایسا مشہور
ہوا ہے۔

कल्पद्रुम کتاب کلپدرم اور جے سنگہ لوگن اور خود اوسکے مراسلات اسمی روساء ہمزمانہ
जैसिंघनवगुरा سے ثابت ہے کہ راجہ جے سنگہ نہایت مدبر و منتظم و صاحب علم فرمانروا تہا کہ
راجپوتانہ کا کوئی رئیس اوسکا ہمسر نہین ہوسکتا جے پور شہر کو اوس نے آباد
کیا ہے کہ اوسکے نام سے موسوم ہوکر ریاست کا دار الحکومت ہوا کل ہندوستان
مین صرف یہی ایک شہر باقاعدہ آباد ہوا ہے جسکے بازار اور کوچے راست او
विद्याधर باہم قایم الزاویہ ہین بدیا دہر نامی ایک شخص متوطن بنگالہ نے کہ جے سنگہ کے
دربار مین معزز اور علوم تاریخ و نجوم مین اوسکا مشیر با تدبیر تہا اس شہر کی تجویز
و تعمیر کی تہی اگرچہ راجپوتانہ کے کل رئیس نجوم سے کسیقدر وقوف رکہتے تہے مگر
جے سنگہ نے ایسا کمال حاصل کیا تہا کہ محمد شاہ نے پترہ نجوم کی اصلاح کا کام اوسکو
مفوض کیا اوس نے اپنے ہی آلات کے ذریعہ سے دہلی و جیپور و اوجین و
بنارس و متہرا مین عمدہ مناظر گاہ بنائی اور اون سے ایسے نتایج حاصل ہوئے
کہ بڑے باعلم لوگون کو تعجب ہوا ابتدا مین اوس نے الغ بیگ سمرقندی کے
آلات کا استعمال کیا تہا مگر اون سے اوسکی کاربراری نہوسکی مختلف مقامات کے
مناظرون سے سات برس مین اوس نے نجومی نقشہ تیار کیا جس زمانہ مین وہ
पुर्तगाल मैन्युवल اس نقشہ کی تیاری مین مصروف تہا پرتگال کے پادری مینوول صاحب سے وہان
इमैन्युवल کی ترقی علم نجوم کا حال سنکر اون کے ساتہہ چند ہنرور شخصون کو ایمنوول بادشاہ
जेवियरडिसील्वा کے دربار مین بہیجا شاہ پرتگال نے زیویر ڈسیلوہ صاحب کو بہیجا کہ اوس نے

مین زہر دیکر مروا ڈالا مگر ایسے نامعقول پدرکش سے خلق اللہ کا رضامند ہونا محال
تہا رعیت نے سرکشی کی اور کیرت سنگہ کو قصبہ کامہ حال علاقہ راج بہرت پور مین بود
باش کرنی پڑی کہ اس گناہ کی پاداش مین اوسکی اولاد ہاے دوام استحقاق
مسند نشینی سے محروم ہو گئی ہے رام سنگہ جو مسند نشین ہوا بعطاے منصب چار ہزاری
ملک آسام کی فتح کیواسطے بہیجا گیا اوسکے مرنے پر بشن سنگہ کا منصب سہ ہزاری विशनसिंह
رہگیا اور تہوڑے دنون راجہ رہا سنہ ۱۶۹۹ع مین جے سنگہ دوم اورنگ زیب کے जैसिंघ
عہد کے چوالیسوین سال مین اور اوسکے انتقال سے چہہ برس پیشتر مسند نشین ہوا
اوس نے دکن مین عمدہ خدمتین کین اور تخت نشینی پر لڑائی ہوئی تب بیدار بخت
خلف اعظم شاہ کا جو اورنگ زیب کی وفات پر بادشاہ ہو گیا تہا رفیق و خیر خواہ رہا
اونکے ساتہہ ہو کر جون سنہ ۱۷۰۷ع مین بمقام دہولپور لڑائی کی کہ اوسکے انجام مین धोलपुर
وے مارے گئے اور شاہ عالم بہادر شاہ تخت نشین ہوا اس مقابلہ آرائی کی علت
مین آمیر ضبط ہوئی اوسپر قبضہ کرنے کیواسطے شاہی حاکم متعین ہوا مگر جے سنگہ
اپنے راج مین دست بقبضہ ہو کر داخل ہوا اور بادشاہی سپاہ کو نکالکر اجیت سنگہ अजीतसिंह
والی مارواڑ سے بنظر حفاظت باہمی اتفاق پیدا کیا -

اگرچہ اپنے چوالیس برس کے عہد مین جے سنگہ سلطنت کی ہر ایک عزل و نصب و
شورش و فساد مین کہ سلطنت تیموریہ کے زوال پر وقوع مین آئی دست اندازی
کرتا رہا مگر اوسکی سپاہیانہ لیاقت و جوانمردی ایسی نہ تہی جو صدہا سال تک شہرت
و ناموری کے باعث ہوتی بلکہ بخلاف اسکے اوسکو ہمت و جنگجوئی کا وہ جوش
نہ تہا جو راجپوت بہادر کیواسطے ضرور ہے البتہ علم انتظام و سیاست مدنی مین

ہوئی ہے تو اوس نے بلحاظ رشتہ داری راٹھور و کچھوایون کے جواب دیا کہ حضور کے محل سرا کی بیگمات مین سے جس کو آپ فرماوین سلام کرونگا مگر جودہ بائی کو نہین کرسکتا اسپر جودہ بائی نے خوش طبعی سے ہنسکر کہا کچھ مضایقہ نہین مین نے تمکو آمیر کا راج دیدیا -

جے سنگھ نے سلطنت کی بڑی خیر خواہی کی اور مرزا راجہ کا خطاب اور شش ہزاری منصب حاصل کیا اوس نے سیواجی مرہٹہ کو گرفتار کرکے دربار شاہی مین پہونچایا تھا مگر جب دیکھا کہ میرے قول مین فرق آتا ہے اوس کی مفروری مین بھی مددگار ہوا - सेवाजी

مگر اس خوش عہدی سے زیادہ اوسکی بدنامی دارا شکوہ کے ساتھ دغا کرنیمین ہوئی کہ اس سبب سے وہ مایوس ہوگیا اور اوسکا بیٹا سلیمان شکوہ مرگیا - جے سنگھ کے تحت حکومت مین بائیس ہزار راجپوت سوار تھے اور بائیس زبردست سردار اوسکے محکوم تھے اس سے اوسکو کمال غرور تھا اوسکی عادت ہوگئی تھی کہ اپنے سرداروں کو جمع کرکے اور دونوں ہاتھوں مین دو پیالہ لیکر کہتا کہ ایک دہلی یعنی عالمگیر ہے اور دوسرا ستارہ یعنی سیواجی پھر ایک کو دست چپ سے پھینکر کہتا کہ ستارہ تو یہہ جاتا ہے اور دہلی میرے دست راست مین جب چاہونگا اسی طرح اوسکو بھی توڑ دونگا یہہ خبر اورنگ زیب کے کانمین بھی پہونچی اوس نے اسکے غرور و سرکشی سے رنجیدہ ہوکر اوسکے مارنیکا قصد کیا مدت تک اس کام کا انجام دینے والا کوئی آدمی نملا آخرکار اوسکے پسر خورد کیرت سنگھ سے یہہ اقرار کرکے کہ بجاے رام سنگھ پسر کلان کی تجھکو ریاست مین مسندنشین کیاجاویگا اسیون सितारा कीरतसिंघ रामसिंघ

چاہ در پیش جسوقت بعوض تقسیم کی مانسنگہ کو خالص دیدی اور زہر آلودہ کو خود کہا کر
مرگیا۔ جس خوف سے عالی حوصلہ شخص مثل اکبر کو ایسی نامعقول حرکت پر آمادہ کیا
تہا یہہ تہا کہ اکبر کے انتقال پر بمقابلہ سلیم یعنی جہانگیر کے مان سنگہ خسرو خلف
جہانگیر اپنے بہانجہ کو تخت نشین کرنا چاہتا تہا چنانچہ اکبر کی حالت نزاع مین مانسنگہ
نے اپنی تجویز کا عمل درآمد شروع کیا بادشاہ نے اوسکو بنگالہ کی صوبہ داری
پر جانیکا حکم دیا اور خسرو کو قید کر دیا راجہ مان سنگہ اگرچہ ایسا زبردست تہا کہ
بادشاہ کو اوسکے مقابلہ کی ہمت نہوئی مگر وہ علانیہ بغاوت کرنا مقتضاے مصلحت
نہین سمجہتا تہا بہ تعمیل حکم بنگالہ کو چلا گیا مسلمان مورخ لکہتے ہین کہ راجہ مان سنگہ
سنہ ۱۶۱۵ء مین بنگالہ مین مرگیا اور راجپوتانہ کے ایک مورخ نے لکہا ہے کہ
وہ دو برس بعد غلزیون کے مقابلہ مین میدان جنگ پر مارا گیا تہا۔

مان سنگہ کے بعد اوسکا بیٹا جگت سنگہ اور جگت سنگہ کے بعد مہا سنگہ مسند نشین — मानसिंह जगतसिंह महासिंह
ہوئے جگت سنگہ کے دوسرے بیٹے بہو جہار سنگہ کو جہلاے الیسرودہ وغیرہ دیگر — कुमारसिंह
مقامات ملے جگت سنگہ اور مہا سنگہ کی کم حوصلگی سے دربار سلطنت مین روسار
جودہ پور کا اقتدار زیادہ ہوگیا۔

اب ایک مشہور جنگ آور اور نامور شخص یعنی مرزا راجہ جے سنگہ آمیر کا حکمران — मिरजाराजा जैसिंघ
ہوا کہتے ہین کہ اسکی مسند نشینی شاہنشاہ جہانگیر نے اپنی بیگم جودہ بائی دختر راجہ — जोधवाई
راے سنگہ والی بیکانیر کی سفارش سے منظور کی تہی جسوقت راجہ محل سرا مین — रायसिंह
بادشاہ کو سلام کرنیکو اسطے گیا اور وہان جودہ بائی بہی موجود تہی بادشاہ
نے اوسسے جودہ بائی کو سلام کرنیکا حکم دیا کہ اوسی کے ذریعہ سے تمکو مسند حاصل

اطاعت اختیار کی وہ بابر کا شریک رنج و راحت ہوا اور ہمایون سے پنجہزاری منصب
اور راجہ آمیر کا خطاب حاصل کیا الفنسٹن صاحب نے اپنی تاریخ ہندوستان एलफिंसटन
کی ۹ ۳ ۴ صفحہ مین لکہا ہے کہ بہار مل نے اپنی دختر کو اکبر سے منسوب کیا تہا مگر ٹوڈ
صاحب سے اوسکی تصدیق نہین ہوتی ہے بہگوانداس خلف بہار مل نے سلطنت भगवानदास
مین اوس سے زیادہ رسوخ حاصل کیا اوس نے اکبر سے دوستی پیدا کی اور
سلیم عرف جہانگیر شہزادہ سے اپنی دختر کی شادی کی کہ اوس سے بدنصیب
خسرو پیدا ہوا تہا۔

مان سنگہ کہ بہگوانداس کا بہتیجا اور جانشین تہا اکبر کے دربار اور ہندوستان मानसिंह
کی جنگی تاریخ مین بڑا نامور ہوا ہے اوس نے بادشاہ کیطرف سے کل اڑیسہ
فتح کیا اور اس حسن خدمت کے جلدوے مین بنگالہ بہار اور دکن کا حاکم مقرر
ہوا اوس نے ملک آسام کو سلطنت کا خراج گذار کیا اور صوبہ کابل ہوکر وہان
کا انتظام کیا۔

راجہ مانسنگہ کے طریقہ سے ثابت ہوا کہ راجپوت رئیسون کو رفاقت مین رکہکر اکبر
نے اپنی سلطنت کو زیر دست کرنا چاہا تہا یہہ امر خالی از شر و خطر نہ تہا اس اختلاط
کیوجہہ سے اونکو کار و بار سلطنت مین ایسا اقتدار ہوگیا تہا کہ اکثر بادشاہ
کے منشا سے خلاف ورزی کرتے تہے خصوص مانسنگہ نے ایسی طاقت حاصل
کی تہی کہ عین عروج سلطنت کے زمانہ مین اکبر کو اوسکے مغلوب کرنیکے واسطے
بجز ناشایستہ تدبیر مروج ممالک ایشیائی یعنی زہر خورانی کے اور کچہہ نہ سوجہا اور
معجون تیار کرائی اوسمین سے کسیقدر مین زہر ملایا مگر مشہور ہے کہ چاہ کن را

حاصل کی تھی —

مالیسی کے بعد بجل — راج دیو — کیتن — کونتل — جونسی — پانچ راجہ ہوئے اونکے विजल राजदेव
عہد مین کوئی امر قابل تحریر وقوع مین نہ آیا — جونسی کے بعد اودے کرن ہوا कीतुन कोन्तल मुन्सी
اوسکے پسر بالوجی نے باپ کا گھر چھوڑکر امرتسر کے شہر و ضلع کو حاصل کیا شیخ جی वालोजी
جسکی اولاد مین کل شیخاوت ہین اودے کرن کا پوتا تہا سیکر و کھیتڑی و لبا او अमृतसर शेखजी
وغیرہ کے شیخاوتون کے سوائے الور اور راونیارہ کے نروکہ بھی اونہی کی اولاد
مین شمار کیے جاتے ہین —

درمیان مین نرسنگ — بن بیر — اودہارن — کہندرسین چار راجہ ہوئے جنکے नृसिंह
زمانہ مین کوئی واقعہ تحریری ظہور پذیر نہوا — वनवीर साधारण चंद्रसेन

راجہ پرتھی راج اودے کرن سے پانچوین پشت مین تہا اوسکے سترہ بیٹے ہوئے
اونمین سے بارہ جوان ہوئے تب اوس نے ہر ایک کو علیحدہ جاگیرین دین
کہ وہ جاگیرین بنام بارہ کوٹہری کچھوایون کے نامزد ہین اگرچہ اب کوٹھریان تعداد
مین زیادہ ہین بعض علیحدہ جاگیرین پہلے رئیسون کے وقت سے کوٹہری مشہور
ہوگئی ہین اور بعض کوٹہریان معدوم ہوگئی ہین خود پرتھی راج کا یہہ حال ہے کہ
وہ سندہ ندی کے دہانہ پر دیول کی زیارت کیواسطے گیا تھا اور اوسکو خود दिवल
اوسکے پسر بہیم نے جسکا جنون کا سا چہرہ تہا مار ڈالا تہا اس والدکشی کا خوب بدلا भीम
ہوا کہ آسکرن خلف بہیم نے بہائیون کے اغوا سے بہیم کو مار ڈالا اور بطور [illegible] आशाकरण
تیرتھ جاترا کو چلا گیا پھر اسکرن نرور مین متبنی ہوگیا پرتھی راج کے بعد بہارمل भारमल
راجہ ہوا آمیر کے رئیسون مین سے یہی شخص اول تہا جس نے مسلمان بادشاہونکی

نمک حرام ڈہولی کو بہی قتل کیا کیونکہ جس نے ایک آقا سے دغا کی اوسپر دوسرا
کیونکر اعتبار کر سکتا تہا کہوگنگ پر قبضہ کرکے وہ دوسہ کو گیا وہان بڈگوجر نسل दोसा बड़गूजर
کا راجپوت راجہ تہا اوسکی دختر کو اپنے ازدواج مین لانا چاہا اوس نے کہا
کہ یہہ امر کیونکر ہوسکتا ہے کہ ہم تم دونون سورج بنسی ہین اور ابتک سو پشت کا सूरजवंशी
تفاوت نہین ہوا ہے مگر جب یقین ہوا کہ بتعداد معینہ پشتین گذر گئی ہین شادی
کردی اس بڈگوجر راجہ کے اولاد نتہی اسلیئے اوس نے اپنے داماد کو راج کا
اختیار دیا اسطرح اضافہ ملک سے زور پاکر سیرہ قوم کے میٖنون کو جنکا سردار सेरवा
راو نتہو ماچ کا رئیس تہا فتح کرنا چاہا کہ اسپر بہی کامیاب ہوا اور بمقام مفتوحہ جدید रावनथू
کو اپنی بود و باش کیواسطے بہتر سمجھکر وہان دار الحکومت بنایا اور اپنے بزرگون
کے نام سے ماچ کا نام رامگڈہ رکہا۔ माच रामगढ़

بعد ازان ڈہولا نے مارونی دختر رئیس اجمیر سے شادی کی ایک دفعہ جموائے मारुनि जमवाय
دیبی کے مندر سے مع مارونی رانی واپس آتا تہا کہ اثناء راستہ میٖنون نے
بتعداد گیارہ ہزار فراہم ہوکر اوسپر حملہ کیا ڈہولا نے اون سے لڑائی کی اور
اکثر آدمیون کو مارا مگر خود بہی مارا گیا اور اوسکے ساتہی بہاگ گئے۔

مارونی رانی حاملہ تہی اوس سے بعد وفات ڈہولا رائے کن کل پیدا ہوا اس نے कनकुल
ڈہونڈار کا ملک فتح کیا اور اوسکے بیٹے میدل راؤ نے سوساوت میٖنون سے मेदलराव सूसावत
شہر آمیر کہ اون کے سردار بہاٹو راؤ کا دار الریاست تہا فتح کیا امبا بمعنی جگ ماتا भाटूराव अम्बा जक्कमाता
کے نام سے آمیر نامزد ہوا ہے اور ناندلہ میٖنون کو مغلوب کرکے گتور گہٹی کا नांदला
ضلع اپنے ملک مین شامل کیا اور آمیر مین سکونت اختیار کی میدل راؤ کے بعد गतुरघटी

سانپ پہن چڑہائے ہوئے اوسپر کہڑا ہے خوف زدہ ہوکر شور وغل کرنے لگی
اوسکی آواز سنکر ایک شگونی برہمن آیا اوس نے تشفی کی کہ خوف کی بات نہین
ہے بلکہ اس مبارک فال پر خوش ہونیکا موقع ہے کہ یہہ لڑکا بہت صاحب نصیب
ہوگا اوس نے جواب دیا کہ اسوقت تو بہوک کے غلبہ سے جان نکلی جاتی ہے آیندہ
دیکہا چاہیئے کیا ہوگا برہمن کو اوسکے افلاس پر رحم آیا اور اوسکو کہوگنگ کا راستہ
بتلایا کہ وہان تیری حاجت رفع ہوجا دیگی وہ لڑکے کو اوٹہاکر پہاڑون کے اندر
اوس شہر مین گئی اور مینہ رئیس کی کسی کنیز سے ملکر روٹیون کے عوض مزدوری
کرنیکی التجا کی مینہ کی رانی نے اوسکو کنیزون مین نوکر رکہا ایک روز اوس نے
کہانا پکایا اور مینہ رئیس نے جسکا نام رالنسی تہا کہایا تو اوسکو اپنے معمولی کہانے रलनसी
سے ایسا خوشگوار معلوم ہوا کہ پکانے والی کو طلب کرکے اوسکی کل سرگذشت دریافت
کی اور جب اوسکو اس آفت زدہ عورت کے خاندان کی عظمت کا حال معلوم ہوا
تو اوسکو اپنی بہن اور ڈہولارائے کو بہانجہ قرار دیکر بہت عزت و توقیر سے رکہا جب
یہہ لڑکا چودہ برس کا ہوگیا اوسکو کہوگنگ کا خراج ادا کرنے کیواسطے دہلی کو کہ وہان
تور بادشاہ حکمران تہے بہیجا وہان اوسکو پانچ برس رہنے کا اتفاق ہوا اور یہہ
خیال پیدا ہوا کہ مینہ رئیس کی ریاست کو لینا چاہیئے اس باب مین اوس نے مینون
کی ڈہولی سے مشورہ کیا اوس نے صلاح دی کہ دیوالی کے تہوار پر کل مینے
ننگے ہوکر ایک تالاب مین غسل کرتے ہین اوسوقت یہہ عمل کرنا چاہیئے چنانچہ
اوس نے ایسا ہی کیا کہ دہلی سے اپنے ہمقوم راجپوتون کا گروہ ہمراہ لاکر جسمین
مینے نہاتے تہے اوسکو اونکی نعشون سے بہر دیا اور اونکے ساتہ

حصہ دوم

تاریخ قدیم

کچھواہہ نسل کے راجپوتون کو دعوی ہے کہ ہم راجہ رام چندر والی اجودہیا کے دوسرے
پسر کشن کی اولاد مین سے ہین کشن یا اوسکے بیٹے پوتون مین سے کسی نے اپنی कुश
موروثی دارالریاست سے نقل وطن کرکے سون ندی کے کنارہ پر روہتاس सोन रोहतास
کا مشہور قلعہ تعمیر کیا تہا اور چند پشتون کے بعد ایک نامور شخص راجہ نل نے سنہ ۲۹۵ء नल
مین مغرب کیطرف چلکر نرور مین جسکو قدیم لوگ نیشدہ کہتے تہے قلعہ اور سلطنت नरवर नैषिध
بنائی بعض یہہ بہی روایت کرتے ہین کہ نرور پہونچنے سے پیشتر اونہون نے لاہر लाहर
واقع کچھواہاگار اور گوالیار بہی آباد کئے تہے مگر اسکی تصدیق اچہی طرح نہین कछुवाहागार
ہوتی ہے اور زمانہ کے کل راجپوتون کیطرح راجہ نل کی اولاد کے نام بہی پال
پر ختم ہوتے رہے بتیسوین پیڑہی مین سوراسنگہ ہوا اوسکے پسر ڈہولارائے نے موروثی सवरासिंघ ढोलाराय
ریاست سے مخروج ہوکر سنہ ۹۶۷ء مین ڈہونڈار کا راج قایم کیا۔ ढूंढार

کہتے ہین کہ جب سوراسنگہ رئیس نرور کا انتقال ہوا اوسکے بہائی نے راج چہینکر صغیر سن
ڈہولارائے کو اوسکے موروثی حق سے محروم کیا اوسکی والدہ مفلسون کا لباس ढोलाराय
پہنکر اور لڑکے کو ٹوکرہ مین اپنے سر پر لیکر مغرب کیطرف روانہ ہوئی اور قصبہ
کہوگنگ مین جو شہر جے پور کے موقع سے پانچ میل کے اندر تہا اور اوسمین مینون खोगंग
کی آبادی تہی پہونچی راستہ کی تکان اور اشتہا سے لاچار ہوکر اوس نے
ٹوکرہ کو رکہدیا اور جنگلی بیر کہانے لگی یکایک ٹوکری پر نظر پڑی تو دیکہا کہ ایک

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت	
۸۲	بہالوٹ	۲۸	۱۰	۷۶	۶	۸۲ میل جنوب مغرب دہلی سے ؞	भालोट
۸۳	بگڑ	۲۸	۱۳	۷۵	۳۸	جہوجہنون سے ۱۰ میل شمال مشرق مین	वगड
۸۴	باہرہ	۲۷	۵۳	۷۵	۱۵	پیشتر بڑا قصبہ تہا چہہ گز بابند پختہ فصیلون اور پختہ گہوگس کا قلعہ ہے اوسکے گرد تنگ وعمیق خندق ہے غارتگرون کا مسکن ہونے کے سبب سے ۱۸۳۵ع مین مسمار کیا گیا	वलहरा
۸۵	برائی	۲۷	۵۱	۷۵	۵۱	جہوجہنون سے ۲۵ میل جنوب مشرق مین	वराई
۸۶	بسئی	۲۷	۵۸	۷۶	۱	جہوجہنون سے ۲۵ میل جنوب مشرق مین	वसई
۸۷	گوہالہ	۲۷	۳۹	۷۵	۴۳	راستہ ہانسی ونصیر آباد پر قصبہ ہے ہانسی سے ۱۲۷ میل جنوب مین ؞	गुहाला
۸۸	گڈھہ	۲۷	۵۰	۷۵	۴۰	جے پور سے ۶۶ میل شمال و مغرب مین ؞	गुढा
۸۹	لوہسل	۲۷	۲۳	۷۵	۲	اجمیر سے ۷۶ میل شمال مشرق مین ؞	लोहसल
۹۰	منڈائی	۲۸	۱۳	۷۶	۳	دہلی سے ۸۰ میل جنوب مشرق مین ؞	मंडाई
۹۱	منڈریلہ	۲۸	۸	۷۵	۳۲	جہوجہنون سے ۱۳ میل شمال مین ؞	मंडरेला

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
							[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
			[illegible]		[illegible]		

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
			[illegible]		[illegible]	

نمبر	نام قصبه و دیهه	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
		درجه	دقیقه	درجه	دقیقه		
٧٢	لچھمن گڈھ	٢٧	٤٨	٧٥	١١	خوبصورت قصبه شهر جےپور کی وضع پر باقاعده آباد ہے بلند پہاڑی پر قلعه ہے سنه ١٨٠٦ء مین راؤ لچھمن سنگه نے اس قصبه کو آباد کنیا تہا ❊	लछ्मनगढ़
٧٣	جہونجہنون	٢٨	٥	٧٥	٣٢	خوشنما قصبه ہے کثرت درختان اور باغون کی بہت رونق ہے خصوصا اسوجه سے که گرد نواح کا ملک خشک و بے برگ جنگل ہے یه قصبه شیخاوت ٹہاکران اولاد ٹہاکر ساڈول سنگه کا مشترک دار الحکومت ہے ہر ایک ٹہاکر کا علیحده مکان بنا ہوا ہے یہان مدت تک انگریزی فوج کی چہاونی رہی تہی اور اب راج جیپور کی نظامت ہے	झुंझुनू
٧٤	کہیتڑی	٢٨	٠	٧٥	٥٣	ایک ریاست کا صدر ہے که وہان کے راجه کے علاقه کہیتڑی اور پرگنه کوٹ پوتلی عطیه لارڈ لیک صاحب کی چهه لاکهه روپیه سالانه کی آمدنی ہے ❊	खेतड़ी
٧٥	سنگہانه	٢٨	٦	٧٥	٥٥	الفنسٹن صاحب نے لکہا ہے که یهه خوشنما	सिंघाना

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت
						گو یہہ اندازہ اونکا صحیح نہین ہے رئیس کی آمدنی چار پانچ لاکھ روپیہ سالانہ ہے اور چالیس ہزار روپیہ راج جیپور مین خراج دیتا ہے سنہ ۱۸۳۵ء مین انگریزی فوج گئی تب سیکر بلا مقابلہ خالی ہوگیا تھا
۱۰	رامگڑہ	۲۸	۲۹	۷۵	۵	مغربی سرحد شیخاوالی ملحق بیکانیر مین بہت آباد ان اور دولتمند ساہوکارون کی بود و باش کا قصبہ ہے اوسکے گرد مضبوط فصیل ہے جے پور سے ۱۰۰ میل شمال مغرب مین ہے
۱۱	فتحپور	۲۷	۵۸	۷۵	۵۸	اس قصبہ کے گرد پست اور نا مضبوط سنگین دیوار ہے مگر قلعہ البتہ مضبوط اور بلند فصیلدار ہے اوسکے گرد خندق اور ریتی ہے راو راجہ لچھمن سنگہ کے زمانہ مین یہہ قصبہ بہت آباد اور بارونق تہا مگر اوس کے انتقال کے بعد ویران ہوگیا پانی یہان کا ہے اور ۹۰ فیٹ عمق سے کہینچا جاتا ہے

रामगढ़

फतहपुर

	نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت
							مغرب مین اس گانو مین دو ہرد مورچون کی فصیل اور چہہ برجون کا قلعہ ہے ؛
रेनवाल	۴۲	ریںوال	۲۶	۴۱	۷۵	۴۵	راستہ دہلی و مئو پر ۱۸۱ میل دہلی سے جنوب مغرب مین ؛
रूपगढ़	۴۳	روپ گڈہ	۲۷	۲۱	۷۵	۲۲	جے پور سے ۵۴ میل شمال و مغرب مین
सकोन	۴۴	سکون	۲۶	۴۲	۷۵	۱۱	جے پور سے ۴۹ میل جنوب مغرب مین
सरसाप	۴۵	سرساپ	۲۶	۱۰	۷۶	۱۰	پہاڑ پر قلعہ ہے آگرہ و نیمچ کے راستہ پر آگرہ سے ۱۴۷ میل جنوب مغرب ؛
सावर	۴۶	ساور	۲۶	۸	۷۶	۹	آبادان گانو اور پہاڑ پر قلعہ ہے راستہ آگرہ و نیمچ پر ۱۴۷ میل جنوب مغرب آگرہ سے
शेरगढ़	۴۷	شیر گڈہ	۲۶	۲	۷۶	۳۵	جے پور سے ۴۷ میل جنوب مشرق مین
थली	۴۸	تہلی	۲۶	۳۵	۷۵	۵۷	جے پور سے ۲۴ میل جنوب مین ؛
							شیخاواٹی
सीकर	۴۹	سیکر	۲۷	۳۶	۷۵	۲۰	ایک ریاست کا صدر ہے ٹوڈ صاحب نے راؤ راجہ صاحب سیکر کی آمدنی بقدر آٹھہ لاکھہ روپیہ سالانہ کی لکہی ہے

نمبر	نام قصبہ و دیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد شرقی درجہ	طول بلد شرقی دقیقہ	کیفیت	
						یہان سنہ ۱۸۰۴ء مین بغرض فتح رام پورہ کے جنرل لیک صاحب کی فوج کا مقام ہوا تہا کہ اوسمین سے کرنل ڈان صاحب کے دستہ نے رام پورہ پر حملہ کیا تہا ؏	
۵۵	پالی	۲۵	۵۰	۷۴	۳۷	جہیل کے کنارہ چپ پر واقع ہے جیپور سے ۸۸ میل جنوب مشرق مین ؏	पाली
۵۶	پہاگی	۲۶	۳۴	۷۵	۳۸	راستہ دہلی و نیمچ پر نیمچ سے ۱۸۰ میل شمال و مشرق مین ؏	फागी
۵۷	پلودہ	۲۶	۲۷	۷۶	۵۳	آگرہ و کوٹہ کے راستہ پر آگرہ سے ۱۹۰ میل جنوب مغرب مین دامن کوہ پر ہے ہزار گہر کی آبادی ہے ؏	पिलोदा
۵۸	پپلاے	۲۶	۲۱	۷۶	۳۵	جے پور سے ۵۵ میل مشرق مین قصبہ کی شہر پناہ اور قلعہ ہے ؏	पिपलाय
۵۹	پچیور	۲۶	۳۰	۷۵	۲۶	راستہ آگرہ و نصیرآباد پر نصیرآباد سے ۴۸ میل شمال مشرق مین ؏	पचेवर
۶۰	پنواڑ	۲۵	۴۸	۷۵	۳۶	۱۸ میل جنوب مغرب جے پور سے ؏	पनवाड़
۶۱	رحیم گڈہ	۲۷	۳	۷۶	۵۸	راستہ آگرہ و اجمیر پر آگرہ سے ۲۰۲ میل	रहीमगढ़

	نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت
माघोपुरा	۴۵	مادہوپورہ	۲۷	۲۶	۷۵	۴۲	راستہ ہانسی ونصیر آباد پر ۱۰۰ میل نصیر آباد سے شمال مشرق مین ؛
माधोपुरा	۴۶	مادہوپورہ	۲۷	۲۸	۷۵	۳۳	۳۹ میل شمال مغرب جیپور سے ؛
माधोपुर	۴۷	مادہوپور	۲۵	۵۶	۷۶	۷۴	۷۹ میل جنوب مشرقی جے پور سے ؛
मानपुर	۴۸	مان پور	۲۶	۵۸	۷۶	۴۴	راستہ اجمیر وآگرہ پر آگرہ سے ۸۷ میل مغرب مین بان گنگا ندی کے کنارہ پر سولہ فیٹ بلند خام فصیل ہے ۸۰۰ گہر ۴۰۰۰ آدمیونکی آبادی ہے ؛
मेमापाड़ा	۴۹	مینہ پاڑہ	۲۶	۳۰	۷۶	۴۷	راستہ آگرہ ومئو پر ۱۰۷ میل جنوب مغرب مین آگرہ سے بنہن ندی پر واقع ہے
मोहनपुरा	۵۰	موہن پورہ	۲۶	۵۲	۷۶	۱۰	راستہ آگرہ اجمیر پر ۱۲۸ میل آگرہ سے مغرب مین ؛
मौजेआबाद	۵۱	موضع آباد	۲۶	۴۰	۷۵	۴۵	راستہ آگرہ واجمیر پر اجمیر سے ۴۸ میل مشرق مین ؛
नीवचू	۵۲	نیمچو	۲۷	۳۴	۷۴	۵۹	اجمیر سے ۸۷ میل شمال مشرق مین ؛
नसीरदा	۵۳	نصیرده	۲۶	۰	۷۵	۳۰	۱۷ میل جنوب مغرب جے پور سے ؛
निवाई	۵۴	نوائی	۲۶	۲۱	۷۶	۲	جے پور سے ۵۰ میل جنوب مشرق مین

نمبر	نام تعلقہ وپرگنہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
۳۷	کہیملا	۲۶	۴۱	۶	۵۵	راستۂ آگرہ ونصیرآباد پر ۸۲ میل جنوب مغرب آگرہ سے ؛	खेमला
۳۸	کہرنی	۲۶	۱۲	۷۶	۲۳	راستۂ آگرہ وبوندی پر بوندی سے ۷۰ میل شمال مشرق مین ؛	खिरनी
۳۹	خوشحال گڈہ	۲۶	۳۰	۷۶	۴۷	راستۂ آگرہ وسئو پر آگرہ سے ۸۹ میل جنوب مغرب ہے دوہرہ فصیل کا خام قلعہ ہے اوسکے گرد عمیق خندق ہے اور مکانات پختہ وسنگین ہین ؛	खुशालगढ़
۴۰	ککوڑہ	۲۶	۲	۷۶	۴	اونیارہ کے علاقہ مین خوشنما قلعہ اور قصبہ پہاڑ کے جنوب مین واقع ہے کنارہ پر تالاب ہے بوندی سے ۴۰ میل شمال مشرق مین ؛	ककोडा
۴۱	کانوتہ	۲۶	۵۰	۷۶	۳	جے پور سے ۱۱ میل مشرق مین ؛	कानोता
۴۲	کنواڑہ	۳۵	۴۶	۷۵	۵۰	۱۸ میل جنوب مین جے پور سے ؛	कनवाड़ा
۴۳	لمبیہ	۲۷	۱۹	۷۵	۲۲	جے پور سے ۳۵ میل شمال مغرب مین ؛	लम्बया
۴۴	لواین	۲۶	۴۶	۷۶	۱۶	راستۂ آگرہ ونصیرآباد پر ۱۲۱ میل جنوب مغرب آگرہ سے ؛	लवायन

							[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
							[illegible]
[illegible]							[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
							[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
							[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
							[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
			[illegible]		[illegible]		

نمبر	نام قصبہ وغیرہ	عرض البلد شمالی — درجہ	عرض البلد شمالی — دقیقہ	طول البلد مشرقی — درجہ	طول البلد مشرقی — دقیقہ	کیفیت	
						پہاڑ کے تلے مین دامن کوہ پر آباد ہے اور پہاڑ پر قلعہ ہے قلعہ اور آبادی کے درمیان وسط بلندی کوہ پر زمین کا محل ہے دہلی سے ۔۔ میل جنوب مغرب مین ہے	
۲۳	رامگڑہ دانتہ	۲۷	۱۵	۷۵	۲۱	۱۷ میل شمال مغرب جےپور سے ؛	रामगढ दान्ता
۲۴	سامود	۲۷	۱۴	۷۵	۵۴	بڑا قصبہ راستہ دہلی و مئو پر دہلی سے ۱۴۲ میل جنوب مغرب مین دامن کوہ پر واقع ہے پہاڑ پر قلعہ ہے اور قصبہ کے گرد فصیل ہے یہان کے چہاکرنا تہاوت اور بلقب راو ملقب ہین ؛	सामोत
۲۵	سانگانیر	۲۶	۴۹	۷۵	۵۲	جےپور سے ۹ میل جنوب قصبہ ہے یہان کپڑے کی رنگت کا بڑا کارخانہ ہے اور عمدہ چھینٹ اور رومال رنگے جاتے ہین ؛	सांगानेर
۲۶	سینتھل گڑھ	۲۷	۵	۷۶	۲۳	راستہ دہلی و جےپور پر جےپور سے ۲۶ میل شمال مشرق مین خام فصیل کا قصبہ ہے	सैन्थलगढ
۲۷	شاہ پورہ	۲۷	۲۵	۷۶	۱۲	راستہ دہلی و مئو پر بڑا قصبہ ہے اور اوس کے گرد فصیل ہے دہلی سے ۱۰۲ میل جنوب مغرب	शाहपुरा

نمبر	نام قصبہ و دیہات	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						مرتکب جرم ہوا تھا وہان کی بود و باش چھوڑ دی اور علیحدہ مکان مین رہنے لگا لوگون کو یقین تھا کہ رئیس مقتول کی روح جس مکان مین حین حیات رہتا تھا رہتی ہے اور اوسکے استعمال کیواسطے فرش و گلاب وغیرہ اشیاء مہیا رکہتے تہے - اس علاقہ مین پہاڑ بکثرت ہین اور اونکے درمیان کی زمین بہت سیراب ہے یہان کا رئیس راج جیپور کا خراج گذار ہے میونون کی آبادی بہت ہے کہ چوری مویشی و غارتگری سے بسر اوقات کرتے ہین اور پیادہ اور تیز رو اونٹون پر سوار ہوکر دور تک واردات کرتے ہین اور بہر [illegible] از گذر سکونت مین آکر مال مسروقہ کو تقسیم کرتے ہین ایک دفعہ فوج انگریزی سے اون کو کسیقدر سزا دی تہی کہ بعض نے [illegible] چہوڑ کر کاشتکاری اختیار کرلی ہے قصبہ [illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]						
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مغرب مین دو میل کے قریب ہے اور عرض شمال و جنوب مین تخمیناً ایک میل
ہے اوسکے ہر طرف پختہ شہر پناہ مع بلند برجون اور دروازون کے ہے
مگر اس شہر پناہ کا عرض اتنا کم ہے کہ میدانی توپخانہ کیواسطے کافی نہین ہے
اور بلندی بھی کم ہے کہ اس سبب سے ریتہ جو ہمیشہ اوڑتا رہتا ہے اکثر مقامات
پر فصیل سے ملحق کنگورون تک جمع ہو گیا ہے اور اگر کبھی اس فصیل کے گرد
خندق تھی تو اوسکا نشان مٹا دیا ہے فصیل شہر پناہ سے باہر دروازون
کے مقابل مین دیوارین ہین جنکو گھوگھس کہتے ہین اون مین توپون کے
واسطے درے اور بندوقون کے مورچے بنے ہوئے ہین شہر کے سات
دروازے یکسان ساخت کے ہین ہنود کے آباد کئے ہوئے جتنے شہر ہین
اون کے مقابلہ مین جے پور کی قطع نہایت باقاعدہ اور خوبصورت ہے —
صدر بازار جو مشرق سے مغرب کیطرف دو میل کے طول مین واقع ہے چالیس
گز عریض ہے اور اسیقدر عرض کے چند بازار شمال و جنوب مین اوس سے
عمود وار متقاطع ہین اور ہر تقاطع کے چوک پر گذری جمع ہوتی ہے ان متقاطع
بازارون کے مقابل مین دوم درجہ کے بازار و کوچے بیس بیس گز کے عریض
باہم اوسیطرح عمود وار تقاطع کرتے ہین اور اسیطرح سیوم درجہ کے نو نو گز
عریض مگر بالکل راست اور قایمہ زاویہ پر ملتے ہوئے ہین ہر ایک مقام تقاطع
چوپڑ کے نام سے مشہور ہے اور کل شہر صحیح مربع قطعون مین منقسم ہو رہا ہے
بڑے بازارون مین سب دوکانین ہمشکل پختہ تعمیر کی ہین اور سب کے
آگے سائبان ہین اور اب بازارون کو مختلف رنگون سے رنگین کیا ہے

افسر ہوجاتا ہے اور وقت اور مقام غارتگری مقرر ہوکر وہین سب جمع ہوجاتے ہین ساہوکار بہی یہہ مجرون کو نوکر رکہتے ہین اور اونکی حملہ آوری سے آگاہ ہوکر ارسال مال ہین بحسب ضرورت توقف یا سرعت عمل ہین لاتے ہین ساہوکار اور غارتگرون کے درمیان یہہ کارروائی ہمیشہ رہتی ہے اور اسکے سبب سے زبردست راجپوت اور قایم خانیون کو مال بحفاظت پہونچانے ہین اجرت ملتی ہے مگر چونکہ ان لوگون کی بہی کثرت ہے جسقدر اونکو ہندوستانی ریاستون ہین ہوکر جانے ہین محصول دینا پڑتا اوسکی نسبت اس اجرت ہین کفایت رہتی ہے علی العموم غارتگری صرف اوسی حالتمین ہوتی ہے جب حفاظت مال کا پیشتر سے بندوبست نہین کیا گیا ہے۔

علاقہ کہیتڑی ہین شیخاوت اور قایم خانی غارتگر نہین ہین وہان کے مینہ باتفاق مینہ ہاے علاقہ الور و شاہجہان پور ضلع گوڑگانوہ دور دور جاکر وارداتین کرتے ہین زیادہ تر اونکی وارداتین اندور و بمبئی و حیدرآباد دکن کی سڑکون پر ہوتی ہین۔

علی العموم جے پور کے ملک کی آمدنی کروڑ روپیہ سالانہ کی سمجہی جاتی ہے مگر خالصہ ہین صرف پنتیس یا اڑتیس لاکہہ روپیہ کی آمدنی کا ملک ہے اور باقی جسمین بعض خوشترین حصص ہین کسیقدر سردارون کے قبضہ ہین ہین اور کسیقدر بصیغہ پن ارتہہ مندر یا برہمنون کو دیا ہوا ہے عطیات کی چار قسمین ہین اول خراج گذار یعنی عطیات راج جنکے قابض صرف خراج دیتے ہین نوکری نہین کرتے ہین راجاوت راجپوت کہ خود مہاراجہ صاحب کے خاندان ہین ہین

فضیلت حاصل کی کہ اونکا حال بعد کہیتڑی لکھا جاویگا یہان صرف اولاد ٹہاکر
سادول سنگھ کا شجرہ کرسی نامہ لکھا جاتا ہے ۔ علاوہ صاحب جاید اد شیخاوتی
کے اونکی چند شاخ ایسی ہین کہ کچھہ آمدنی نہین رکہتے ہین صرف چند دیہات مین
بکثرت آباد ہین پیداوار دیہہ سے بسر اوقات نہین ہوتی بعض کسی ٹہاکر کی
نوکری کرتے ہین اور بعض غارتگری و ڈاکہ زنی کرتے ہین انمین بڑا گروہ
سلحدی والون کا ہے کہ اونکا اول بزرگ سلحدی سنگھ ٹہاکر سادول سنگھ
کا بھائی تہا مگر اپنی کوتہ اندیشی اور تند مزاجی سے شریک جاید اد نہو سکا اوسکی
اولاد کہیروڑ ۔ جاکہل ۔ نگلی ۔ موہن واڑی ۔ کہرب ۔ دیوتہ ۔ چہاروڑہ
وغیرہ چھہ سات دیہات مین رہتے ہین اور راج جیپور یا ٹہاکران سادول سنگھ
جیکی نوکری کرکے وجہہ معیشت پیدا کرتے ہین ۔
راجپوتون کے سواے شیخاواٹی مین اور خصوص کہیتڑی و شمال مشرقی حصہ
مین ایک اور قوم بہ تعداد کثیر مینون کی ہے راج جیپور مین قلعہ اور خزانہ
کے محافظ ہونیکے سبب سے مینون کا بہت زور ہے اونکی شاخین کل
ملک مین پہیلی ہوئی ہین البتہ یہہ لوگ ہمت و جوانمردی مین بوندی و میوا ڑ
کے کہیراڑ کے مینون سے کمتر ہین مگر چوری اور دور دور کی ڈاکہ زنی و
غارتگری کی جہات و تدبیرون مین اون سے فایق ہین شیخاواٹی مین جہان
راجپوت اور قایم خانی بکثرت ہین ایسے لوگون کیواسطے سر دار بلنا دشوار
نہین ہے ہر تجارت کے شہر مین مینون کے مخبر رہتے ہین اور روانگی
مال اور نقد وغیرہ کی صحیح اطلاع دیتے ہین ہر مجمع مین راجپوت یا قایم خانی

सलहदी सिंह

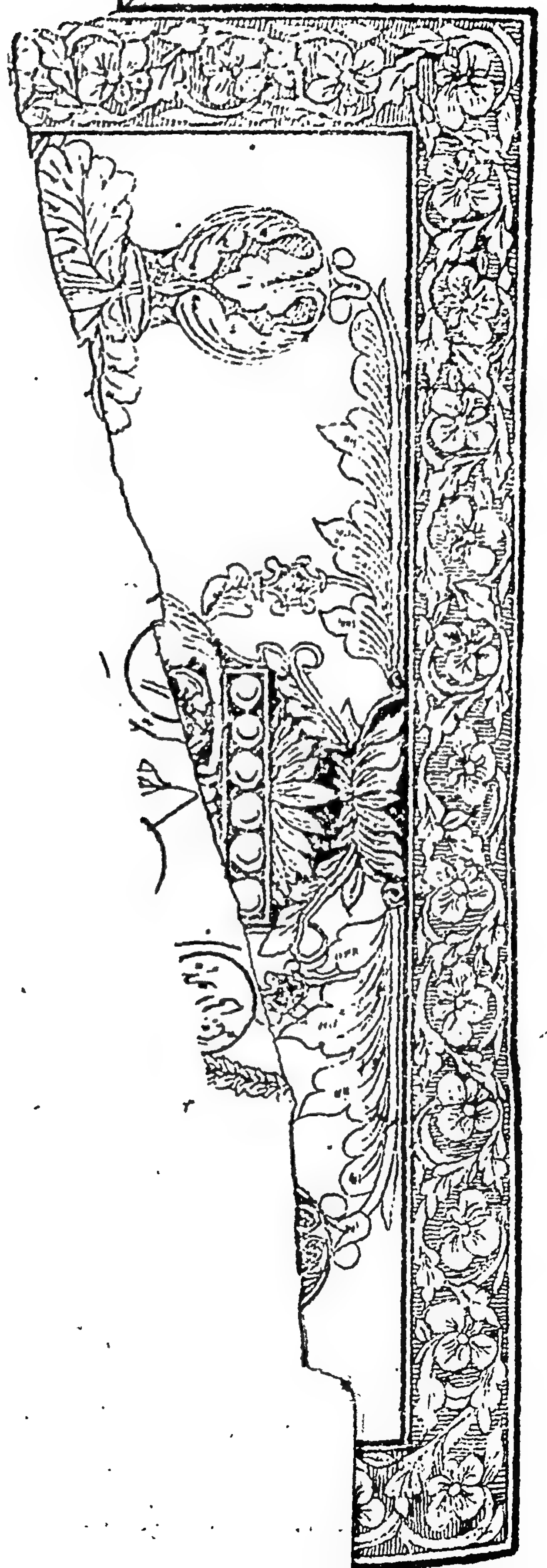
खीरोड़
जाखल
नगली
मोहनवाड़ी
खड़ब
देवता
छारसड़ी

लादूलसिंह

बेसाउ
सूरजगढ़
नवलगढ़
मंडावा
डूंडलोद
भेलसीसर
मलसीसर
मंडरेला
ईसमइलपुर
जखोड़ा
परसरामपुरा
हेवरा वास
चंदाना
हीरवा
वदनगढ़
डूमरा
गांग्यासर
टांई
सुलताना

सल्हदीसिंह

खीरोड
जारवल
नगली
मोहनपाड़ी
खड्ड
देवता
छारडी



مگر شیخاوتون مین سب سے بڑا گروہ جو شیخاوانی کے جزو اعظم پر بتعداد
کثیر پھیلا ہوا ہے سادول سنگہ جی والون کا ہے اونکا مکاس قصبہ اودیپور
سے ہے - اون کے بزرگون نے قایم خانی نواب سے فتح کر کے جھنجھنون
پر قبضہ کیا تہا اس خاندان مین اول نامور شخص اور کل ٹہاکرونکا مورث اعلے
سادول سنگہ تہا اوسکے پانچ بیٹے ہوئے کشن سنگہ - نول سنگہ - زورآور سنگہ   सादूलसिंह
کیسری سنگہ - اکھے سنگہ انہین سے اکھے سنگہ لاولد رہا باقی چارون نے
اور اوسیطرح اون کی اولاد نے ملک موروثی کو مساوی حصون مین
تقسیم کیا کہ اسطرح اوقات مختلفہ پر بساؤ - سورجگڈہ - نول گڈہ - منڈاوہ
ڈونڈلود - السیسر - ملسیسر - منڈریلہ - اسمعیل پور - جکھوڑہ - پرسرام پورہ
دیوراواس - چنڈانہ - ہیروہ - بدن گڈہ - ڈومرہ - گانگیاسر - ٹائین
سلطانہ - بیسیون جایداد ہوگئین اور اون مین سے ہی اکثر مین پہر
اور بعض مین بیش تیش حصہ دار ہوگئے ہر ایک کی آمدنی مختلف ہے -
ڈونڈلود و سورج گڈہ - و نولگڈہ - منڈاوہ وغیرہ بیس بائیس تیس تیس ہزار
اور غایت درجہ بساؤ کے ساٹھہ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے اس مین
سے ہر ایک حسب حصہ و حیثیت اپنے خراج دیتا ہے - باوجود اس تقسیم
اور ٹہاکرون کے مقامات مختلفہ پر مسکن گزین ہونیکے قصبہ جھنجھنون سب کا
مشترک دارالریاست رہا اتفاق حسنہ سے کشن سنگہ کے زیادہ اولاد نہوئی
اور بجز حق وارثان ہمار سنگہ کے اوسکا حصہ غیر منقسم رہا اور اوسکی اولاد
نے اپنی ہمت و لیاقت سے ملک اور رتبہ مین ترقی کر کے کل خاندان مین

बिसाउ
सूरजगढ
नवलगढ
मंडावा
डुंडलोद
अलसीसर
मलसीसर
मंडरेला
ईसमाईलपुर
जखोड़ा
परसरामपुरा
देवरावास
चंदाना
हीरवा
वदनगढ
डूमरा
गांग्यासर
टाई
सुलताना

ہر ایک کہیت برابر تقسیم ہوجاتا ہے سلطانہ و گانگیاسر و کہیالی و ٹائیلن وغیرہ دیہات مین اتنے ٹہاکر ہین کہ ہر ایک کے حصہ مین صرف چند بیگہہ اراضی ہے۔

شیخاوتون مین راجگان کہنڈیلہ اپنے مورث اعلےٰ گردہر سنگہ کے نام سے گردہرجی کے کہلاتے ہین اگرچہ وہان پانہ یعنی حصص صرف دو ہین اور ہر ایک مین علیحدہ راجہ ہے مگر اس خاندان مین جتنے آدمی غریب یا امیر ہین سب بلقب راجہ معروف ہین تابحدیکہ جو افلاس وکم استعدادی سے مزدوری کرتے ہین وہ بہی راجہ کہلاتے ہین اور اس نواح مین ایک عام مقولہ ہے کہ گردہرجی کے سب راجہ۔

منوہرپور کے راؤصاحب قدیم سردار اور ذی رتبہ ہین مگر بخلاف کل شیخاوتون کے کہ خراج گذار ہین راؤ منوہرپور جاگیردار ہین کہ اونکے سوائے راج مین نوکری کرتے ہین سیکر کے سردار بلقب راؤراجہ ہین اون کے علاقہ مین خاص سیکر اور رامگڈہ لچہمن گڈہ و فتح پور وغیرہ قصبات دولتمند ساہوکارون کی آبادی کے ہین اور اونکے بہائی بیٹون مین سے چند ٹہاکر بہہوتہہ و پاٹودہ و شیام گڈہ وغیرہ کے بہت زبردست وسرکش ہین چنانچہ ڈونگر سنگہ ٹہاکر عرف ڈونگ جی جس نے بارہٹیہ یعنی باغی ہوکر چند سنگین وارداتون کا ارتکاب کیا تہا اور گرفتار ہوکر محبس آگرہ مین قید ہوا اور اوسکا بہتیجا جواہر سنگہ جیلخانہ توڑ کر اوسے فرار کرلایا موضع بہہوتہہ علاقہ سیکر کا رہنے والا تہا۔

सीकर
रामगढ़
लछमनगढ़
फतहपुर
बिठोठ
पाटोदा
श्यामगढ़
बारोठिया

बिठोठ

مانوس ہوگئے اور اکثر مسلمانی رسمین اختیار لین کہ مثل ہندو دیوتون
مسلمان پیر وپیغمبرون کی پرستش کرتے ہین بچہ پیدا ہونے پر کلمہ پڑہا
جاتا ہے اور بکرہ ذبح کرکے بچہ کو اوسکے خون سے نہلاتے ہین اور
جنگلی سور کا گوشت جو دیگر راجپوتون کی پسندیدہ غذا ہے شیخاوتون مین
ممنوع ہے جب سے شیخاوت ملک کے مالک ہوئے ہین قایم خانی غارتگر
لٹیرے یا سوارون مین نوکری کرکے بسر اوقات کرتے ہین اور ہمیشہ
بہادر وفادار اور بلا تعصب ثابت ہوئے ہین انکا مجمع کثیر سرکار انگریز
ی فوج بنگالہ وبمبئی وکنٹنجنٹ نظام مین نوکر ہے اور پانچہزار آدمی سرسالار
جنگ صاحب وزیر حیدرآباد کے پاس نوکر ہین جس گانو مین قایم خانی
کی آبادی ہے اوسمین فوج سواران کے ہر درجہ کے ملازم تمغا پہنے ہوئے نظر
آتے ہین اور شیخاواٹی کے برابر سوارون کی بہرتی کیواسطے ہندوستان
مین کوئی سرزمین نہین ہے شیخ جی کے وقت سے ابتک شیخاوت بہت
بڑہ گئے ہین اونکی قوت کم کرنے کیواسطے بمرور عرصہ سو برس راج جیپور
نے اونکی خانگی نزاع کو موقع غنیمت سمجہکر یہہ دستور جاری کیا کہ جب
کوئی ٹہاکر مرتا ہے اوسکی اولاد جایداد کو برابر حصون مین منقسم کرلیتی
ہے صرف سیکر اور کہیتڑی کی ریاستین اس خلل انداز تقسیم سے بچ رہی
ہین سیکر مین جس چہوٹے بہائی نے دعوی کیا اوسکو مارڈالا۔
اور کہیتڑی مین کسی راجہ کے ایک سے زیادہ لڑکا پیدا نہوا۔ اس
تقسیم مین ایک بڑا نقص یہہ ہے کہ ہر ایک قصبہ ہر ایک گانو ہر ایک گہراو

टोडा

اور چمک کم ہوتی ہے اور پہاڑ کے شمالی کنارہ پر ٹوڈہ کے پاس نیلم کی کان تبلاتے ہین مگر اب اوسکی صرف روایت باقی ہے جس زمین مین ملتی تہی اب اوسکا کچھہ پتہ ونشان نہین ہے -

راج جیپور کی آبادی کا اندازہ صحیح نہین ہوسکتا ہے ٹوڈ صاحب نے شیخاواٹی مین فی مربع میل اسّی باشندہ لکھے ہین اور قصبون کی آبادی دیکھتے ہوئے یہہ زیادہ نہین ہے - اگر ہر قصبہ مین بیس[؟] میل کے فاصلہ پر بیس ہزار آدمی خیال کیے جاوین تو علاوہ دیہات کے فی مربع میل پچاس آدمی ہوتے ہین پس شیخاواٹی کیواسطے فی مربع میل پچاس کے حساب سے دو لاکہہ پچاس ہزار کی آبادی قریب بصحت ہے اور اگر باقیماندہ ملک مین فی میل مربع ۵۰ اکس کہ بہت واجبی اندازہ ہے خیال کرین تو پندرہ لاکہہ ہوتے ہین کہ اسطرح کل ملک کی آبادی ساڑہے سترہ لاکہہ آدمیون کی ہوتی ہے -

جےپور کے آبادان حصون کی آبادی راجپوتانہ کے دیگر ممالک سے مختلف نہین ہے مگر شیخاواٹی کی خصوصیت لکھنے کے لایق ہے یہہ کل ملک شیخاوت راجپوت ٹہاکرون کے قبضہ مین ہے شیخ جی اونکا مورث اعلےٰ جےپور کے بارہوین مہاراجہ صاحب اودے کرن کا پوتا تہا سابق مین شیخاواٹی پر قایم خانی لوگ کہ چوہان راجپوتون سے مسلمان ہوئے ہین قابض تہے مہاراجہ اودے کرن نے اونکو مغلوب کرکے شیخاواٹی کو فتح کیا مگر اونکی بود وباش ملک مین رہی آئی آخرکار شیخاوت بہی اونسے

ہوا رہتا ہے پانی جوش دینے سے نیلا تھوتھا علیحدہ ہوکر دودہ دار
ڈلیا بند ہو جاتے ہین اور دوسری دفعہ جوش دینے سے بالکل
صاف ہو جاتا ہے اور پانی مین پھٹکری رہجاتی ہے اوسکو شعد دانہ
بنی سے جالیتے ہین۔

بالور کے پہاڑ ہین کہ کہیتڑی کے قریب اور قلعہ کہیتڑی سے بلندی پر — बागोर
واقع ہے تانبہ کی دہاتین سے نکلتا ہے اوسکا مینا کاری مین بہت — मीना / मीनाकारी
خرچ ہے کہ دہلی و جے پور و حیدرآباد کو بکثرت بہیجا جاتا ہے۔ قصبہ
سنگہانہ کے پہاڑون مین بہی کہ اونکا سلسلہ کہیتڑی سے ملا ہوا ہے — सिंघाना
تانبہ بہت نکلتا ہے۔

سرحد الور کے پہاڑون مین سنگ مرمر کی قسم کا سفید پتہر نکلتا ہے اور
خوشنما تعمیرات مین بہت کام آتا ہے عمدہ سنگ مرمر جو آگرہ کے روضہ
تاجگنج اور موتی مسجد وغیرہ مین خرچ ہوا ہے کان مکرانہ واقع مارواڑ کا
ہے کہ سانبہر کی جہیل سے بیس میل مغرب مین ہے وہان سے جیپور مین
آکر تراشا جاتا ہے اور عمدہ چیزین بنائی جاتی ہین مکرانہ کے پتہر پر
سرد و گرم ہوا کم اثر کرتی ہے اور جیپور کے سفید پتہر سے جو کسیقدر
مدت بعد ہوا کی تاثیر سے زرد ہو جاتا ہے اوسکے اجزا بہت باریک
ہین موٹی سیاہ پتہر کی ایک کان اب موضع بہسلانہ پرگنہ کوٹ پوتلی — भैंसलाना / कोटपूतली
علاقہ کہیتڑی مین نکلی ہے اوس سے بہت چیزین تیار ہوتی ہین۔ — खेतड़ी
قرب و جوار راج محل مین لال کڑی بہت نکلتی ہے مگر اوسکا رنگ سیاہ — राजमहल / लालड़ी

اوسکے کمانے کی ترکیبین جاہلانہ اور ابتدائی ہین اور کانین پہاڑکے
اندر صرف بطور سوراخ بلالحاظ راستہ آمدرفت جہان سے اچھی دہات
نکلی ہے بنائی ہین چونکہ عمدہ دہات پانی کے اندر غرق رہتی ہے پانی نکالنے
مین کہ سواے ہاتھہ کے اور کوئی ذریعہ نہین ہے بڑی دقت ہوتی
ہے ایک کان مین کہ ساٹھہ درجہ کی ڈھال سے تین سو فیٹ کے نشیب
مین ہے ستر آدمی صرف اسی کام مین مصروف رہتے ہین اسکا یہہ نتیجہ ہی
کہ اکثر بہترین کانین چھوڑدی گئی ہین اور کان والے بےسرمایہ ومحتاج
ہین اسواسطے جہان کچھہ پیشتر رہگیا ہے وہین کہودتے ہین بہترین دہات
مین سے فیصدی بارہ جزو تانبہ نکلتا ہے مگر اوسط پیداوار فیصدی
نو سے زیادہ نہین ہوتا ہے کان والون کا بیان ہے کہ نیچے کی تہ مین
اسقدر دہات ہے کہ پانی نکالدیا جاوے تو فیصدی بیس بلکہ پچیس تک
تانبہ نکلسکتا ہے —

کارخانہ مین دہات اول کنکرون سے علیحدہ کرکے اور باریک پیسکر اوپلہ کے
ساتھہ پکائی جاتی ہے پھر گول بھٹیون مین گلائی جاتی ہے یہہ بھٹیان دو فیٹ
بلند اور ایک فیٹ کے قطر کی ہوتی ہین تین موس یعنی دہونکنی چلتی (मूस घोंकनी)
ہین اور بارہ گھنٹہ مین گلجاتی ہے اور کل دہات بھٹی کی تہ مین جمجاتی ہے
اوسکو بزور کوٹ کر صاف کرلیتے ہین اور شلاخین بناکر ٹکسال مین (टकसाल)
ٹکے کاٹ لیتے ہین — (टके)

اکثر کانون مین نیلہ تھوتھا اور پھٹکڑی کا پانی کہ پہاڑ کی تہ مین بکثرت ہین (ीलाथोथ फिटकडी)

جاتا ہے اور جبتک موسم وفا کرتا ہے اسیطرح ہوتا رہتا ہے ایک دفعہ
کے بنائے ہوئے احاطے اور کیاریان تین سال تک کام دیتے ہین پھر
مرمت طلب ہوجاتی ہین سانبھر مین نمک بنانے کے قریب سولہ احاطے
ہین غیر خالص نمک بھی جو زمین پر جم جاتا ہی فراہم کیا جاتا ہے مگر اوسکی قیمت نہین
ہوتی ہے سانبھر مین قریب نو لاکھہ من نمک ہر سال تیار ہوتا ہے تعجب ہے
کہ جھیل مین اسقدر نمک کہان سے آتا ہے کوئی شور ندی اوسمین
شامل نہین ہوتی ہے اور شمال مین نوحہ پر اور جنوب مین سانبھر پر
کنوون مین بالکل شیرین پانی ہے نہ اوسکے گرد مین کوئی نمکین پہاڑ
ہے غالباً یہہ مادہ جھیل کے کسی مختصر حصہ مین موجود ہے کہ نمکین چشمہ
کے سبب سے کبھی خشک نہین ہوتا ہے یا اوسی کے اندر نمکین پہاڑ
ہے کہ کسی اور مقام پر زمین سے نہین نکلا ہے دلدل مین غرق ہوجانے
کے خوف سے کسی نے اس جھیل کا امتحان نہین کیا ہے نمک کا حساب
بورون سے ہوتا ہے ہر ایک بورہ مین سینتیس ۳۷ من بھرتے ہین اسطرح
سال تمام مین چوبیس ۲۴ ہزار بورہ آٹھہ لاکھہ اٹھاسی ہزار من نمک کے پیدا
ہوتے ہین اور سولہ روپیہ بورہ کے حساب سے کہ فی من آٹھہ آنہ بورہ
سے بھی کم ہوا فروخت ہوتا ہے اس حساب سے چار لاکھہ روپیہ کی آمدنی
ہے نوحہ اور گڈہ مین جو نمک پیدا ہوتا ہے وہ اسکے علاوہ ہے۔
نمک کے سواے جے پور کے علاقہ مین کھیتڑی کیطرف تانبہ۔ پھٹکڑی
آہن اور سیتہ کی کانین بہت ہین تانبہ کی دہاتہ کثرت سے ہے مگر

ہوتا ہے۔
طویل اور ایک میل عریض عمیق ترین مقام ہوتا ہے
یہہ جھیل مع ساٹھہ دیہات متعلقہ کے جے پور و جودھ پور کی مشترک ملکیت
تھا ہر ایک ریاست نے وقتاً فوقتاً انقلاب زمانہ سے موقع پاکر دیہات
علیحدہ کر لیئے کہ آخر کار علاوہ سانبھر کے صرف بارہ گانو مشترک رہگئے ان
دیہات مین نوحہ اور گڈہ واقع کنارہ جھیل پر جودہ پور والون نے قبضہ
کر لیا اور فروخت نمک کیواسطے علیحدہ کارخانجات جاری کر دئے مگر حالاً
ان کارخانون مین نمک بہت کم ہوتا ہے کیونکہ جب جھیل کا پانی خشک ہوتا
ہے صرف سانبھر کیطرف رہجاتا ہے مگر سانبھر کیطرف جانے سے باز رکھنی
کیواسطے مارواڑی لوگ اوسکے اندر لکڑی اور تختون کا بند باندہ دیتے
ہین اوسمین کسی قدر پانی رہ کر کارخانہ جاری رہتا ہے نمک کیاریون
مین بنایا جاتا ہے جس مقام پر ڈیڑہ فیٹ پانی ہوتا ہے وہان اوسمین
اونچی ڈولی بنالیتے ہین کہ کیچڑ خشک ہوکر جم جاوے یہہ ڈولی ہر طرف
سے تین سو گز ہوتی ہے اور اوسکی پشت پر چار انچ عریض جھاڑ اور
لکڑیون کا پشتہ لگایا جاتا ہے تاکہ ہوا اور لہرون سے پشتہ ٹوٹ کر رہ
جسمین خلل واقع نہو اس گل کے اندر کیاریان بیس فیٹ طول اور دس
فیٹ عرض کی بنائی جاتی ہین مگر انکی ڈولیان بڑے احاطہ کے پشتہ سے
پست ہوتی ہین درخت فراس کی شاخین کیاریون مین ڈالی جاتی ہین
جون جون پانی خشک ہوتا ہے عمدہ صاف رودار نمک ان شاخون پر
جمتا جاتا ہے اونکو صاف کر لیا جاتا ہے پھر جھیل مین سے تازہ پانی بھر دیا

جھونجھنون ہین کہ شیخا واٹی کے سب ٹھاکرون کا مشترک دارالحکومت ہے اور جے پور کا ناظم بہی وہان رہتا ہے بیش ہزار آدمیون کی آبادی ہے باشندون کی یہہ تعداد بظاہر زیادہ معلوم ہوتی ہے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ کل آبادی مین سے فیصدی انشی آدمی انہین قصبون مین ہین او مین باہم بیس میل کا فاصلہ ہے اور درمیان مین شاید کوئی ایسا محلہ یا ڈہانی آتا ہے جسے گانو کہہ سکتے ہین —

ننگون کے گہرون کا حال قصبون کے مکانات سے بہت مختلف ہے مدور گہاس کے خس پوش چہپر ہین اور اون کے گرد خار دار باڑہ لگی ہوئی ہے اور اوس سے مویشی اور بہیڑون کیواسطے احاطہ بناتے ہین کسیقدر پرانی باڑہ اوڑنے سے باز رہنے کیواسطے کسیقدر گرد نواح کی ریت کو نظر سے چہپانے کیواسطے یہہ باڑہ ہر سال نئی لگائی جاتی ہے —

راج جے پور کے اکثر حصون مین شور پانی ہے اور شور پانی کے چند قدرتی تالاب بہی ہین مگر اونمین سے کسی مین اسقدر نمک نہین نکلتا جسکے جمع کرنے سے کچہہ فائدہ ہو — البتہ سانبہر کی جہیل پر نمک کا اتنا بڑا کارخانہ ہے کہ کل ممالک مغربی و شمالی اور بندیل کہنڈ وہان کا نمک کہاتا ہے —

سانبہر کا جہیل جے پور اور مارواڑ کی سرحد پر واقع ہے برسات کے موسم مین اوسکا طول ۲۴ میل اور عرض آٹھہ میل ہوجاتا ہے مگر ایسا پایاب ہوتا ہے کہ آدمی ہر جگہہ پہر سکے اسکے جنوب مشرقی کنارہ پر قصبہ سانبہر آباد ہے اوسکے سامنے گرمی کے موسم مین جہیل کا حصہ سیاہ گدلہ پانی کا دو میل

نوآباد ہوجاتا ہے شیخاواٹی مین کنکر متفرق نہین نکلتا ہے مگر زمین مین
سخت اور سفید کنکر کی تہ بہت تر نکلتی ہے اوس تہ مین سے مکسر ٹکڑے
کاٹ لیتے ہین اور وہی پکا لئے جاتے ہین اس چونہ کی دیوار بہت مضبوط
اور سفید تیار ہوتی ہے اور آب وہوا کی خشکی سے سفیدی مدت تک
قایم رہتی ہے اکثر دیوارون پر نقش کہنچے جاتے ہین وہ بہی عرصہ تک
خوبصورتی سے بنے رہتے ہین —

ایسے جنگل مین قصبون کے اندر جا کر اجنبی لوگون کو خوبصورت و بلند مکان
دیکہنے سے بہت تعجب ہوتا ہے مگر اونکی یہہ رونق انگریزی عملداری سے
ہوئی ہے کیونکہ مارواڑی ساہوکار جنہون نے بمبئی و کلکتہ مین تجارت
کرکے دولت حاصل کی ہے انہین قصبون کے رہنے والے ہین ان
قصبون کے کوچہ و بازار چوپڑ کیطرح باہم عمودوار متقاطع ہین جہان
بڑی حویلی تعمیر ہوتی ہے وہان سے غریب لوگ اوٹھکر شہر کے کنارہ
جا بستے ہین اسطرح ہر ایک قصبہ کا وسط بڑی عمارتون کے سبب سے
خوشنما ہے اور کنارون پر صرف جہونپڑیان نظر آتی ہین —

شیخاواٹی کے بڑے قصبون مین سے اول رامگڈہ ہے کہ پچاس برس
کے عرصہ مین اوسکی آبادی دوچند ہوگئی ہے اور ہندوستان کی
نہایت دولتمند پچاس ساہوکار اوسمین رہتے ہین اوسمین بیس ہزار
باشندے ہین اور دیگر قصبون کی آبادی اس تفصیل سے ہے

سیکر	فتح پور	لبساؤ	منڈاوہ	نول گڈہ
۱۵۰۰۰	۵۰۰۰	۲۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰

مگرایسی بارش کم ہوتی ہے خفیف بارش زراعت کی بالیدگی اور ریتہ کو
اوڑسنے سے باز رکہنے کیواسطے کافی نہین ہوتی اور بارش کثرت سے
ہوتی ہے تب ریتہ اوڑکر زراعت کو دبا لیتا ہے - کاٹلی ندی مین خربوزے
اور تربوز بہت پیدا ہوتے ہین ہرایک گانو کے قریب ایک دو کنوون پر جو و
گیہون بہی ہوتے ہین مگر اکثر صرف ٹہاکرون کے گہوڑون کے سبز چارہ
کیواسطے کنوے بہت کم ہین اور پانی اتنے عمق پر ہے کہ اون سے آبپاشی
نہین ہوسکتی ہے تعمیر چاہ کا خرچ پانچہزار روپیہ سے آٹہہ ہزار روپیہ تک
ہے کنوون کو بڑے عمق پر غرق کرنا پڑتا ہے اور چونکہ اون کے اندر پانی
سوت سے نہین نکلتا ہے مگر ریتہ مین سے چہنکر آتا ہے اسواسطے یہہ بہی
ضرور ہے کہ حوض نما ہونیکی غرض سے اونکا محیط وسیع تر ہو علاوہ اسکے ریتہ
نکلنے کا بہی خطرہ رہتا ہے جس کوئے مین ریتہ نکلتا ہے وہ چہوڑ دیا جاتا ہے
چنانچہ قصبون اور دیہات کے قریب اکثر کنوون کی کوٹہیان بشکل مینار موجود
ہین جب کنوان بہمہ جہت تیار ہوجاتا ہے اوس سے فائدہ بہی بہت ہوتا ہے
گرد وپیش کے دیہات کے مویشی پانی پینے کو آتے ہین اور نیز محصول
لیا جاتا ہے خشک موسمون مین مویشی اون کے قرب وجوار مین رکہے
جاتے ہین اور وہان کی چراگاہون کی بہی قدر زیادہ ہوجاتی ہے اس
سے ثابت ہے کہ شیخاواٹی مین مویشی زیادہ نہین ہین -
جہان کنوان ہوتا ہے وہان ہی آبادی زیادہ ہوتی ہے اسیوجہہ سے
دیہات آپسمین بڑے فاصلہ پر ہین جہان زمین مین کنکر کی تہ نکلتی ہے وہان

علی العموم ایک دو میل ہے اوسکے ریتہ کی دیوارون مین بہت لہرین پڑتی ہین اور روش کی تیزی اور ریگ روان کیوجہہ سے عبور کرنا مشکل ہوتا ہے کل شیخاواٹی ہین سے گذر کرجہان اوسکے بڑہنے کی امید ہووے وہان جاکر کم ہوجاتی ہے اور بیکانیر کی سرحد مین سانکہو کے قریب خاک مین جذب ہوجاتی ہے —

شیخاواٹی زراعت کا ملک نہین ہے سالتمام مین ایک فصل ہوتی ہے اور کبہی کبہی وہ بہی نہین ہوتی کل ملک ریت کے ٹیلون سے بہرا ہے اوسمین صرف آک اور پہوک پیدا ہوتے ہین پہوک ایک بے برگ درخت ہوتا ہے اوسکے پہولون کو آدمی کہاتے ہین شاخون سے اونٹون کو عمدہ چارہ ملتا ہے اور اوسکی جڑ سے کہ زمین مین دور تک پہیلتی ہے جلاکر کوئلے بناتے ہین کہ جلانے کے کام آتے ہین مقدم پیداوار جوار — باجرہ — مونگ — اور موٹہہ کی ہے موٹہہ بجاے چنے کے دانہ کے کام آتی ہے اور ضرورت کے وقت محتاج لوگ بہورٹ اور گوکہرو پیسکر کہاتے ہین ریت کے ٹیلون کو بڑے ہلون سے بذریعہ اونٹون کی کاشت کرتے ہین اونٹ تیز رو ہوتے ہین دو دفعہ کے جوتنے سے زمین درست ہوجاتی ہے اور تہوڑے عرصہ مین بہت زمین کاشت کرلیتے ہین باقیماندہ زمین پر گہاس بہ افراط ہوتی ہے —

جس سال بارش کثرت سے ہوتی ہے اسقدر پیداوار ہوتا ہے کہ زمیندار اچہی طرح خرچ کرلین تب بہی مویشیون کیواسطے بہت بچ رہتا ہے

شمال مین لو بہت سخت چلتی ہے مگر ریتہ مین گرمی نہین رہتی اسس سبب سے راتین خوشگوار ہوتی ہین اور صبح کو سردی ہوجاتی ہے بجز شیخاواٹی کے کل ملک مین بارش بافراط ہوتی ہے جے پور و شیخاواٹی کے متقاطع خط سے جنوب مشرق مین مثل دیگر اضلاع کے قحط کم ہوتا ہے زمین کی جنوب مغربی اور جنوب مشرقی دونون حرکات بارش آور کے کنارہ پر واقع ہونے سے دونون موسمون مین بارش ہوتی ہے اگر ایک موسم مین کمی رہی تو دوسرے کی بیشی سے اوسکا معاوضہ ہوجاتا ہے جیپور خاص کی بارش کا اوسط علی العموم ۲۲-انچ سے ۲۸-انچ تک ہے -

زراعت کے باب مین علاقہ جے پور کی کوئی خاص پیداوار نہین ہے جنوب مشرقی حصہ مین تماکو افیون و نیشکر پیدا ہوتی ہین اور رقبہ کثیر پر - گیہون - جو - ارہر - تل - سرسون - مسانہ وغیرہ کاشت ہوتے ہین ایسے ملک مین جہان کوئی تحریری حساب نہین رہتا مزروعہ و غیر مزروعہ رقبہ کی تعداد دریافت ہونا غیر ممکن ہے اور بعض فصلین صرف موسم بارش مین ہوتی ہین کہ اونکے دیکھنے کا صاحبان انگریز کو اتفاق نہین ہوتا ہے اب سلسلہ متقاطع شیخاواٹی کے شمال مغرب کا حال دیکھنا چاہیے کہ اوسمین چار ہزار مربع میل کا رقبہ ہے اور اوسکا ڈہال شمال مغرب کی طرف ہے شمالی حصہ مین کاٹلی ندی ہے کہ اوسمین بلند پہاڑ کا پانی جاتا ہی صرف کثرت بارش مین زور سے بہتی ہے اوسکا عرض

काटली

قریب اونمین بہت عمیق نالے ہین یہہ پہاڑ اور کے سلسلہ کی شاخین ہین
اور سب اونہین کی طرح شمال اور جنوب ہین واقع ہین مٹی زرد اور
چکنی ہے آبپاشی کیواسطے تالاب بہت تعمیر ہوسکتے ہین اور بناس ندی
ہین چند مقامات پر بند تیار ہونے سے فائدہ عظیم حاصل ہوسکتا ہے۔
حد مشرقی کا ملک ہنڈون کے قریب ریتہ کا ہی مگر سیر حاصل ہے اس ملک مین हिन्डोन
روئی اور افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے اور زمین نیشکر اور تماکو کے لائق
ہے چونکہ اس نواح مین سنگین کولھو ہر گانو مین بہت ملتے ہین اون कोल्हू
سے ثابت ہے کہ سابق مین نیشکر بکثرت پیدا ہوتا تھا اور باشندگان ملک
خوشحال تھے۔

جیپور سے مشرق مین زمین پست ہے شہر سے آگرہ کیطرف پہاڑ سے
نکلتی ہے مسافر کو معلوم ہوتا ہے کہ گویا آسمان سے زمین پر نزول کرتا ہے
اور دو میل مین تین سو چار سو فیٹ اوترنا ثابت ہوتا ہے۔ بان گنگا
ندی کے برابر چلکر بھرتپور کے علاقہ مین پہونچتا ہے کہ وہ سمندر سے صرف
سات سو فیٹ بلند ہے وہان کی زمین چکنی اور زرخیز ہے اور ریتہ بہت
کم مقامات پر ہے۔

جیپور کی آب وہوا نہایت صحت بخش ہے ریتہ اور بلندی کے سبب سے
ایسی مقامات کم ہین جہان پانی ٹھہرتا ہو اس سے عفونت کا بخار بالکل نہین
ہوتا ہے موسم سرما مین خصوص شیخاواٹی مین سردی بہت سخت ہوتی
ہے بعض اوقات سفید پالہ جو رات کیوقت گرتا ہے دوپہر تک رہتا ہے

اور اسطرح عمیق نیلگون دہارا اور پانی کی شورش اور سبز جنگل کی خوبصورتی مین طرفین کے بلند پہاڑ ون سے بہت اضافہ ہوا ہے اس ندی کے جانبین پہاڑون پر پرانے قلعون کے کہنڈرات ہین اونکی راہ بہت پیچیدہ ہین درمیان مین قدیم راجونکا تعمیر کیا ہوا محل کہ باوصف انقضا مدت مدید ابتک بنا ہوا ہے مع آبادان قصبہ کے لب دریاے دامن کوہ پر واقع ہے کہ بالاتفاق ان سب کی کیفیت لائق دید ہے۔

راج محل سمندر کے سطح سے صرف ایک ہزار فیٹ بلند ہے کیونکہ جیپور ۱۵۱۲ فیٹ کی بلندی پر ہے۔ ان دونون مقامات کے درمیانی خط سے مشرق مین جو سرزمین ہے مثل مغربی زمین کے سیراب و زرخیز ہے اور مشرق کیطرف کو بشکل زینہ پست ہوتی گئی ہے اوس مین ہوکر بناس ندی پیچدار راستہ سے گذری ہے اور جسطرح راج محل پہونچنے سے پیشتر شمال کیطرف روان ہے یہان سے جنوب کیطرف چلکر قرولی کے جنوب مغربی سرحد کے قریب جہیل مین شامل ہوئی ہے جسقدر جہیل کے قریب پہونچی ہے اوسیقدر زیادہ پہاڑی اور سر درخت زمین آتی گئی ہے اس نواح مین۔ رنتھمبور وکہنڈار کے قلعات کو زیادہ دشوار گذار کرنے کے واسطے کاشت موقوف کرکے بن رکھا گیا ہے اور ان دون قلعون کو جاہل لوگ ناممکن الدخل سمجھتے ہین وہان پہاڑون پر چبوترہ نما ہموار زمین ہے۔

जयपुर کے مشرقی حصہ مین چھوٹے چھوٹے بہت پہاڑ ہین اور سرحد قرولی کے

रामसहल

रनथम्बोर
खंडार

۲۷ درجہ ۰۴ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۰ دقیقہ و ۷۷ درجہ
۲۰ دقیقہ کے درمیان واقع ہے - اوسکے شمال مین راج بیکانیر اور اضلاع
हसारफ़ीरोज़ा انگریزی حصار فیروزہ وگورگانوہ وراج پٹیالہ کے پرگنات نارنول
पटयाला
नारनोल
कानोंड وکانونڈ کی سرحد ملی ہے مشرق مین الور و بہرت پور ہین جنوب ہین قرولی
گوالیار بوندی ٹونک میواڑ واجمیر ہین اور مغرب مین کشن گڈھ اجمیر مارواڑ
وبیکانیر ہین یہہ راج طول مین قریب ۱۵۰ میل اور عرض مین ۱۴۰ میل
ہے اور ۱۵۲۵۰ مربع میل کا رقبہ ہے -
ملک کی ہیئت بہت مختلف ہے وسط مین زمین بلند ہے اوسکا ارتفاع
سطح سمندر سے ۱۴۰۰ فیٹ سے ۱۶۰۰ فیٹ تک ہے اس بلند زمین
کا اعلے ترین حصہ کہ جنوب مغرب سے شمال مشرق کیطرف یعنی جہیل سانبہر
खेतड़ी سے جہان کوہ اراولی سلسل ہوا ہے کہیتڑی اور توراواٹی کے کوہستان
तोरावाटी
टोंक تک واقع ہے اور میدان ریگ مین اکثر مقامات خصوص ٹونک پر دو ہزار
فیٹ بلند اور کہڑا ہوا ہے اس ملک کا تقاطع کرتا ہے یہی بلند دہار ملک
शेखावाटी کی سیرابی کی باعث ہے اور شمال مغرب مین شیخاواٹی وبیکانیر وغیرہ کے
बीकानेर
ریگستان اور جنوب مشرق مین علاقہ جیپور کی سیر حاصل سرزمین کے
درمیان قدرتی حد ہے اس حد سے جیپور کیطرف ہر مقام پر کنوون
مین پانی سطح زمین کے قریب ہے مگر شیخاواٹی کیطرف اس دہار سے
جسقدر زیادہ فاصلہ ہوگا اوسیقدر کنوون مین پانی زیادہ عمق پر ملیگا
اور طرفہ یہہ ہے کہ جسطرف پانی زیادہ عمق پر ملتا ہے اوسیطرف کی زمین

چوتھا باب

ایجنسی جیپور

اس ایجنسی سے جےپور اور کشن گڈہ کی خود اختیار ریاستیں متعلق ہین اور لاوہ کی جاگیر بہی جب سے ریاست ٹونک سے علیحدہ ہوئی ہے اس ایجنسی کے تحت انتظام ہین جے صاحب پولٹیکل ایجنٹ لاوہ کے ٹھاکر ون سے خراج وصول کرتے ہین اور وہی زرخراج ٹونک کے نواب صاحب کو دیا جاتا ہے -

پہلی فصل

راج جیپور

کرنل بروک صاحب کی تاریخ جےپور اور کرنل ٹوڈ صاحب کے واقعات راجستان اور صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کی مفصل رپورٹون کے ذریعہ سے اس راج کی کیفیت بہت تشریح سے لکہی جاوے گی اسواسطے اوسکو چند حصون مین منقسم کیا گیا ہے تاکہ مضامین کی تحریر وترتیب وفہمید مین آسانی ہوجاوے -

حصہ اول

جغرافیہ

راج جےپور مع شیخاواٹی خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۴۱ دقیقہ و

خرچ

سمت	خراج	تنخواہ ملازمان و فوج	ریاست خرچ	تعمیرات	شفاخانجات	متفرقات	بقایا کی ساقہ	سود و کرات	ادائے قرضہ	معافی پرگنات	خرچ بندوبست	مدرسہ	حفاظت جنگل	میزان
سمت ۱۹۲۶	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۹ر	[illegible]	[illegible] ۱۴ر	[illegible] ۱۲ر۹ پائی	[illegible] ۱۰ر	[illegible] ۶ر	•	•	•	•	•	[illegible] ۱۱ر۹ پائی
سمت ۱۹۲۸	•	•	•	[illegible] ۱۴ر۶ پائی	•	•	[illegible] ۲ر۳ پائی	[illegible] ۸ر۳ پائی	[illegible]	[illegible] ۸ر	•	•	•	[illegible] ۶ر۶ پائی
سمت ۱۹۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۱ر۳ پائی	[illegible] ۴ر	[illegible] ۱۲ر۹ پائی	[illegible] ۱۴ر۶ پائی	[illegible] ۶ر	[illegible] ۶ر۶ پائی	[illegible] ۱۲ر	[illegible] ۲ر	[illegible] ۳ر۸ پائی	[illegible] ۶ر۱۵ پائی	[illegible]	[illegible] ۱۵ر

جمع وخرچ ریاست پنہ . چھوولیہ

نام سمت	مالگذاری	خراج جاگیر	[illegible]	رسوم وجرمانہ	وضع مال	متفرقات	محصول گمرگی	آبکاری	دارالضرب	بقایا سالگذشتہ	بقایا حال	[illegible]	چھوٹ [illegible]	[illegible]	میزان
سمت ۱۸۲۵	یک لکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]	•	[illegible]	•	•	•	•	•	•	•	•	•	دو لکھ [illegible]
سمت ۱۹۲۶	[illegible]	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	•	[illegible] لکھ [illegible]
سمت ۱۹۲۸	[illegible] لکھ [illegible]	•	•	•	[illegible]	•	•	•	•	•	•	•	•	•	[illegible] لکھ [illegible]
سمت ۱۹۲۹	یک لکھ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] لکھ [illegible]

دسمبر ۱۸۶۵ء مین مہاراوت صاحب نے مہاراجہ صاحب سلانہ کی دختر سے شادی کی۔

چند سال سے پرتابگڈھ مین شفاخانہ مقرر ہوا ہے مانو گی پاٹھک نیٹو ڈاکٹر اچھی طرح کام کرتا ہے مریض بہت آتے ہین۔ تدبیرات حفظان صحت مین بڑی مشکل ہے کہ اگرچہ اس شہر مین ساہوکار و آسودہ حال لوگ بہت ہین مگر کسی مفید عام کام مین خرچ کرنا بالکل پسند نہین کرتے تاہم باوصف بے احتیاطی آب و ہوا ایسی عمدہ ہے کہ جس زمانہ مین کل ملک مین ہیضہ کا بہت زور تہا یہان کسیکو نہوا۔

مدرسہ مین طالب علمون کی کثرت ہے مگر درس باقاعدہ نہین ہوتا ہے بجز ہندی حساب اور لکہائی کے کچھ نہین سکہایا جاتا ہے۔

اوسکا بیٹا کومل رام کام کرتا ہے مگر اصل مین خود کام کرتے ہین اور کام کرنے کیواسطے معمولی وقت مقرر کر رکھا ہے۔

بھیلون کی اگرچہ شکایت ہے مگر اول تو بانسواڑہ کے بھیل دیہات علاقہ پرتاب گڈہ سے چوتھہ یعنی آمدنی چہارم کا دعوی کرتے ہین دوسرے سالگذشتہ مین گانگیا کے پال کے بھیلون نے کہ میواڑ کے دریاود کے ضلع مین رہتے ہین کپتان چارلس سٹراہن صاحب پر حملہ کیا تھا پھر اب مسٹر بولٹ صاحب کو سامان رسد ملنے مین اور خط کتابت کی آمدرفت مین بہت دقت ہوئی اور شکایت پہونچی تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مع کپتان سٹراہن صاحب اون کے پاس گئے اور دیکھا کہ صاحب موصوف خوش ہین اور اون کے اور بھیلون کے درمیان اچھی راہ و رسم ہے کپتان سٹراہن صاحب اور بولٹ صاحب ٹوپوگرافیکل سرویر چند سال سے اس علاقہ مین پیمایش کرتے تھے اس سال مین کام ختم ہوگیا۔ गांगिया दरयावद चारल्सस्टराहन मिस्टरवोल्टसाह

اس سال مین کثرت بارش سے دیولیہ دارالریاست قدیم کے پرانے محل بہت خراب ہوگئے مہاراوت صاحب دسہرہ پر وہان رہتے ہین اور ہمیشہ پرتاب گڈہ سے نصف میل پر ایک بنگلہ مین رہتے ہین اس سبب سے دیولیہ کے قدیم قصبہ کی آبادی روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔

نومبر ۱۸۷۵ع مین مہاراوت صاحب نے نیمچ مین جاکر نواب گورنر جنرل صاحب سے ملازمت حاصل کی اور پھر فروری مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے ملاقات کرنیکے واسطے گئے۔

اول - سانون سدی ۱۵ اتک غلہ کا کل محصول درآمد و برآمد معاف کیا گیا ہے -

دوم - پردیسی لوگ جو محنت کر سکتے ہین تعمیرات مفید عام مثل کھودائے چاہات و تالاب مین رکھے جاوین تاکہ وقت مصیبت مین معاش پیدا کر سکین

سیوم - پرتاب گڈھ مین ایک راج کا اور چند ساہوکارون کے دوامی سدابرت ہین منتظمان سدابرت کو ہدایت ہوتی ہے کہ مارواڑی و دیگر لوگ جو خیرات مانگین اونکو خاطر خواہ دین کہ ہر ایک شخص کو سیر بہر آٹھ سے کم نہ ملے -

چہارم - بہرتی برآمد غلکی اب ہی کچھ ممانعت نہین ہے تاہم اشتہار دیا جاتا ہے کہ تجارت غلہ پر کسی قسم کی کچھ قید نہوگی اس ملک کے کل سوداگران غلہ آزادانہ خرید فروخت کرین بلکہ اونکو سرکار سے مدد ملیگی اگر کوئی پردیسی سوداگر علاقہ پرتاب گڈھ مین غلہ لانا چاہے اور حفاظت کیواسطے پہرہ چاہے تو بشرطیکہ پیشتر سے راج مین اطلاع کر دے پہرہ ملیگا اگرچہ سڑکین غیر محفوظ نہین ہین مگر اس قحط اور خشکی کے زمانہ مین احتیاط و خبرداری ضرور ہے -

پنجم - جو مویشی مارواڑ و دیگر ممالک سے آئے ہین دامن کوہ پر در روئیدہ گہاس کے بیہڑ مین بلا محصول چرین اگر کوئی شکایت آویگی کہ کسی نے اون سے محصول طلب کیا ہے تو طلب کرنے والون کو بعد تحقیقات سزا دیجاویگی -

کچھ چارہ نہین ہے اونکا ربیا ہس اگرچہ بہت ہوشیار نہین ،
مگر دیتلا م مین کام کرنے کے سبب سے ہندوستانی ریاست کے
تنظیم ونسق کے طریقہ سے بخوبی واقف ہے اور صاحب سپرنٹینڈنٹ
دیتلام نے نیک چلنی کی تعریف لکہی ہے ۔
سنہ ۶۹ع کے قحط مین مہاراوت صاحب نے غریب محتاجون کی
بہت پرورش کی اور معافی محصول غلہ وخبر گیری قحط زدون کیواسطے
اشتہار مندرجہ ذیل جاری کیا ۔

اشتہار

مجریہ دربار پرتاب گڈہ مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۸۶۸ع

بارش نہونے کے سبب سے مارواڑ و دیگر ممالک مین غلہ اور
گہاس پیدا نہین ہوا ہے اسواسطے وہان کے لوگ مع مویشیون
کے مالوہ مین بکثرت آئے ہین اور جسکو تن کال یعنی غلہ وچارہ وپانی
قحط لکہتے ہین وقوع مین آگیا ہے خدا اپنے خلایق پر رحم کرے قحط
شروع سال سے ہے اور سال آیندہ کی شروع فصل تک رہے گا
پس لازم ہے کہ اس ملک کیواسطے غلہ بہم پہونچانے کی تدبیر کیجاوے
اسواسطے حکم ہوتا ہے کہ کل جاگیردار و متصدی وپٹیل وپٹواری احکام
مندرجہ ذیل کی تعمیل کرین تا خشکی اور گرانی نرخ سے باشندگان
ملک اور پردیسیون کو تکلیف نہ پہونچے ۔

تشریف لیجا کر بتاریخ ۱۷- دسمبر ۱۸۶۵ء دیا تھا مہاراوت صاحب نے
جیسی اون سے امید تھی ویسی ہی لیاقت ظاہر کی سارق و غارتگرون
کو بکوشش تمام ارتکاب جرم سے باز رکھا ریاست کے کام کو خود انجام دیا
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی نصیحت پر عمل کیا فوجداری و دیوانی کی عدالتین
مقرر کین اور حسن سلوک سے رعایا کو ایسا خوش و محظوظ کیا کہ سب
اون کے خیر خواہ و ثنا خوان ہوئے نومبر ۱۸۶۶ء مین نواب ویسرائے
وگورنر جنرل صاحب کا دربار آگرہ مین ہوا اوس مین شامل ہوئے
سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ء مین دریافت ہوا کہ اونکی طبیعت کسیقدر عیش و آرام پر
مایل ہو گئی ہے اور اوہنون نے نورالدین و نظام الدین نامی دو شخصون
کو ریاست مین بہت اختیار دیا ہے کہ اس سبب سے کام مین ابتری
و خرابی پیدا ہوئی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی تحریرون کے جوابات
پہونچنے مین بہت دیر ہونے لگی صاحب نے بہت تاکید سے وکیل کو
پرتاب گڑھ بھیجا کہ اس فہمایش و تاکید سے مہاراوت صاحب نے پھر
ریاست کی خبرگیری کی اور مسلمانون کو موقوف کرکے اونکا ربیابس
اہلکار تلام کو خاص اسی کام کیواسطے طلب کرکے بجاے اونکے مقرر
کیا اور اون لوگون کو بابت غبن و فریب دہی قید کیا گیا فروری ۱۸۶۹ء
مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جاکر دریافت کیا تب اوہنون نے
جرم سے اقبال کیا نہ زر بہیچ ادا کر سکتے تھے اور نہ حساب دے سکتے
تھے اور سمجھتے تھے کہ مواخذہ سب ہیچ ہے مگر بجز عفو و رحمت انگلیش کے

بہی اونکی رہائی کی درخواست کی تہی یقین ہے کہ منظور ہو جاتی مگر تاآنکہ حکم منظوری صادر ہو اونکی عمر نے وفا نکی۔

ضعف و پیری کے سبب سے راجہ صاحب کار ریاست مین جیسی چاہئے توجہ نکر سکے اسوجہہ سے بدنظمی واقع ہوئی اور بہیل ٹہگ اور دیگر اقوام غارتگر و جرایم پیشہ کی زیادتی سے اس ابتری کو اور بہی اضافہ ہوا مگر سرکار انگریزی کی امداد سے اوسکا انسداد کامل ظہور مین آیا راجہ ساونت سنگہ کا اکلوتا پوتا دلیپت سنگہ پہلے ہی ۱۸۲۵ء مین ڈونگرپور مین متبنیٰ ہو چکا تہا پس ۱۸۴۴ء مین ساونت سنگہ کے انتقال پر دہرم شاستر کے بموجب پرتاب گڈہ مین کوئی وارث نرہا لاچار جیسا کہ ڈونگرپور کے تذکرہ مین لکہا گیا ہے یہہ تدبیر عمل مین آئی کہ دلیپت سنگہ پرتاب گڈہ مین اپنے دادا کی جگہہ مسندنشین ہوا اور ایک لڑکا متبنیٰ لیکر اوسکو ڈونگرپور مین مسندنشین کرے اور اوسکی صغرسنی مین ڈونگرپور کا بہی کام انجام دے آٹہہ سال بعد اس تجویز سے ایسی خرابی پیدا ہوئی کہ دلیپت سنگہ کو پرتاب گڈہ مین رہنا پڑا۔

۱۸۶۴ء مین دلیپت سنگہ کے انتقال پر مہاراوت اودے سنگہ اونکے صاحبزادہ ریاست اودے پور مین مسندنشین ہوئے اگرچہ اوس زمانہ مین بعمر ۱۷ سال اور اسوجہہ سے صغیرسن تہے تاہم اون کی لیاقت و تمیز فہمی اور نیک چلنی ایسی مشہور تہی کہ اونکو یکبارگی اختیار ریاست دیا گیا یہہ اختیار خود صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے پرتاب گڈہ

عہدنامہ مین دوسو پیادہ اور پچاس سوار درج ہین اون کے خرچ کی
واسطے ایک ہزار روپیہ ماہوار کہ بارہ ہزار روپیہ سالانہ ہوتے ہین
سرکار مین اداکرتا رہونگا اور سنہ ۱۸۴۳ع سے دو ہزار روپیہ ماہوار کہ چوبیس
ہزار روپیہ سالانہ ہوتے ہین اداکرونگا اس سے بہی انحراف نہوگا
اور یہہ روپیہ سکہ سالم شاہی ہوگا ۔ سمتی اگہن سدی ۷ سنہ ۱۸۹۹ مطابق
۹ - دسمبر سنہ ۱۸۴۳ع سے سنہ ۱۸۲۶ع تک راجہ ساونت سنگہ صاحب اور اونکے
کنور دیپ سنگہ صاحب کی نااتفاقی سے ریاست مین بہت فتور اور
بدنظمی پیدا ہوئی چند سال پیشتر خود راجہ صاحب نے نظم ونسق ریاست
کنور صاحب کو سپرد کردیا تہا اونہون نے چند لوگون کو جو اونکے کام
مین خلل انداز تہے ہلاک کرڈالا سرکار انگریزی نے اونکو ریاست سے
بیدخل کرکے دیولیہ مین رہنے کا حکم دیا۔

کنور دیپ سنگہ دیولیہ کو بہت ناراض ہوکر گئے مگر وہان پہونچنے پر وہان
کی بود وباش جسقدر پیشتر سے معلوم ہوتی تہی اوس سے زیادہ ناگوار
ہوئی اس سبب سے چند ماہ رہ کر دارالحکومت کو واپس آگئے وہان
اونہون نے ایسا فساد کیا کہ بامداد فوج انگریزی قید کرکے قلعہ کرنورہ
करनोरा مین بہیجنا لازم آیا - ۲۱- مئی سنہ ۱۸۲۶ع قلعہ کرنورہ مین دیپ سنگہ کا انتقال
ہوگیا اور راجہ ساونت سنگہ صاحب جنہون نے چند سال پیشتر کاروبار
ریاست ترک کردیا تہا ازسرنو انصرام کار کرنے لگے کنور کے انتقال سے
پیشتر راجہ صاحب نے اونکا قصور معاف کردیا اور سرکار انگریزی مین

سنہ ۱۸۱۹ء مین سرکار انگریزی کی وہ تدبیر بدل گئی اور عہدنامہ مندسور کی چوتہی قلم کے بموجب پرتابگڈہ کا خراج واجب الطلب مہاراجہ ہلکر سرکار انگریزی کو حاصل ہوا مگر اقتدار واختیارات ملکی کے نقصان کے عوض مین کہ ہلکر کو عہدنامہ مندسور سے ہوا تہا آمدنی خراج جو بقدر بہتر ہزار سات سو روپیہ سکہ سالم شاہی سالانہ تہی - سال بسال خزانہ سرکار انگریزی سے مہاراجہ ہلکر کو ادا ہونی قرار پائی اور بشمول راجپوتانہ کے دیگر ریاستون کی ریاست پرتاب گڈہ بہی بذریعہ عہدنامہ مورخہ ۵ - اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ء مندرجہ نقشہ دوم ظل حمایت سرکار انگریزی مین لی گئی اور مبلغ ۷۲۷۰۰ سکہ چہرہ شاہی خراج سالانہ کہ مہاراجہ ہلکر کو دیا جاتا ہے سرکار انگریزی مین وصول ہونا قرار پایا اوسی عہدنامہ کی چوتہی قلم مین رئیس پرتاب گڈہ نے پچاس سوار اور دوسو پیادون کی فوج سرکار انگریزی کی نوکری مین رکہنے کا اقرار کیا تہا جب اوسکا ایفا نہوسکا تو بموجب اقرارنامہ مندرجہ ذیل بارہ ہزار روپیہ سالانہ سنہ ۱۸۲۶ء تک بعدازان چوبیس ہزار روپیہ سالانہ ادا کرنا قبول کیا مگر اسپر کبہی عمل نہوا اسواسطے سنہ ۱۸۴۱ء مین منسوخ ہوکر ابتدائی قلم چہارم مندرجہ عہدنامہ ۵ اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ء واجب التعمیل سمجہی گئی

اقرارنامہ

مقبولہ راوت ساونت سنگہ والی پرتاب گڈہ بخدمت کپتان اے میکڈونلڈ صاحب منجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی

پر واقع ہے کل ریاست کا رقبہ ۱۴۵۷ مربع میل اور آبادی ۱۴۵۷۰۰ باشندون کی اور ریاست کی آمدنی سالانہ ۲۵۰۰۰۰ روپیہ ہے مگر اسی ملک مین سے قریب دو لاکھہ روپیہ سالانہ آمدنی کا ملک جاگیردار ٹہاکرون کے قبضہ مین ہے - پرتاب گڈہ کے رئیس کہ مہاراوت لقب سے معروف ہین خاندان مہارانا صاحب اودے پور کی ادنی شاخ مین سے ہین اون کے بزرگ شاہنشاہ دہلی کے امرا مین سے تہے چنانچہ سالم سنگہ پر محمد شاہ کی ایسی مہربانی تہی کہ اوسکو اپنے نام سے سکہ جاری کرنے کی اجازت دی اوسوقت سے وہان دار الضرب مین سالم شاہی روپیہ اب تک بنتا ہے زمانہ حال کے رئیسون مین سے بعض نے دار الضرب مین غیر خالص و کم وزن روپیہ تیار کراکے کاسد بازاری کی کہ اسپر سرکار انگریزی کو تاکید و تنبیہہ کرنی پڑی -

سلطنت مغلیہ کی شکست پر راوت سانونت سنگہ خلف سالم سنگہ ہلکر کا خراج گذار ہوگیا اور جب تک وسط ہند و مالوہ مین سرکار انگریزی کا تسلط ہوا ہلکر کے تحت مین انواع تکلیفین اوٹہائین کہ اس سبب سے اوس نے سنہ ۱۸۰۴ع مین اوس قید سے رہا ہونے مین کوشش کی اور اس غرض سے بذریعہ عہدنامہ مندرجہ نقشہ اول حمایت انگریزی مین آکر جو خراج ہلکر کو دینا تہا سرکار انگریزی کو منتقل کیا مگر لارڈ کورنولس صاحب کی تجویز سے وہ عہدنامہ منسوخ ہوگیا اور چودہ برس اور بہی ریاست پرتابگڈہ کو مرہٹون کے ظلم و تعدی کا مبتلا رہنا پڑا -

چوتھی فصل

پرتاب گڈھ

ریاست پرتاب گڈھ کہ دیولیہ پرتاب گڈھ کے نام سے مشہور ہے شمال مغرب
مین اودسے پور سے مشرق مین مندسور جاورہ اور رتلام سے اور | मंदसोर जावरा
جنوب مشرق مین بانسواڑہ سے محدود ہے اوسکا موقع خطوط عرض بلد
شمالی ۲۳ درجہ ۴۱ دقیقہ اور ۲۴ درجہ ۱۴ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی
۷۴ درجہ ۲۷ دقیقہ و ۷۵ درجہ کے درمیان ہے - اوسکا طول پچاس میل
اور عرض کہین سے بیس میل اور کہین سے تیس میل ہے -

ضلع معروف باگر کا ایک حصہ اور کل ضلع جو کانٹل نام سے مشہور ہے اس | बागर कांटल
ریاست مین داخل ہین سرزمین کوہستانی اور کم مزروعہ ہے بلندی
کی وجہہ سے پالا بہت پڑتا ہے وہ زمین جسکو کانٹل کہتے ہین پست ہے
اوسمین زراعت کم ہوتی ہے بھیلون کی آبادی زیادہ ہے اورین مین
عمارتی درخت بہت عمدہ اور بکثرت ہوتے ہین ان درختون کی لکڑی
بہت موٹی اور بڑی نہین ہوتی ہے مگر مضبوطی مین ڈونگرپور و بانسواڑہ
کی لکڑی سے بہتر ہوتی ہے -

شہر پرتاب گڈھ مالوہ کی بلند زمین پر جو باگر کہلاتی ہے اور سطح سمندر سے
۱۶۵۸ فیٹ بلند ہے اثنا راستہ نیمچ و برودہ نیمچ سے ۲۳ میل جنوب
مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۸ دقیقہ

بانسواڑہ مین سنہ ۱۸۶۹ء مین ڈاکخانہ مقرر ہوا تہا مگر آمدنی کم ہونے کے
سبب سے مارچ سنہ ۱۸۷۱ء مین برخاست ہوگیا پہر متواتر ضرورت پیش
ہوتی رہی اسواسطے ۱۴- دسمبر سنہ ۱۸۷۴ء سے مستقل ڈاکخانہ ازسرنو
مقرر ہوا اور آمدرفت ڈاک کی لائن کھیرواڑہ سے شامل کی گئی ہے
پانچ سال گذشتہ سے بانسواڑہ مین مکان ایجنسی اور کوشل باغ
کے درمیان جہان مہاراول صاحب بیشتر اوقات رہتے ہین رامیشر
رामेश्वर
مہادیو کی پرستش اور افزونی تجارت کیواسطے میلہ ہوتا ہے اور
महादेव
پندرہ روز رہتا ہے محصول معاف ہورہا ہے اس سے جاورہ
رتلام ومندسور کے سوداگر بکثرت آتے ہین -

بہت مریض آنے لگے اور ٹیکا لگانے کا عمل بھی بہت جاری ہوا مگر پہر رئیس وملازمان ریاست کی حاضر باشی اور معالجہ مین اوسکا اسقدر وقت صرف ہونے لگا کہ شفاخانہ کے کام کی فرصت نرہی ۱۸۸۵ء مین وہ حسب درخواست خود بیکانیر کو تبدیل ہوگیا دربار کا ارادہ ہے کہ اوسکو پہر بلاوین۔ باوجود خلاف ورزی رعایا بخصوص ناگر برہمنون کے کہ ہر ایک جدید امر کو ناپسند کرتے ہین اس ریاست مین تدبیرات حفظان صحت پر اچہی طرح عمل ہوتا ہے۔

رشتہ تعلیم کا کچہہ بندوبست نہین ہے مہارال صاحب کو مطلق توجہ نہین ہے صرف ایک برہمن پونے نو روپیہ ماہوار تنخواہ کا لڑکون کو ہندی پڑہاتا ہے ۱۸۷۹ء مین نناوے لڑکے پڑہتے تہے۔

دسمبر ۱۸۷۱ء مین مہارال صاحب نے دارالضرب جاری کرنا چاہا تہا اور بطور نمونہ کچہہ روپیہ بہی تیار کرایا تہا مگر حسب الحکم گورنمنٹ ہندوستان محکومہ ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۸۷۸ء کو کوئی رئیس جدید دارالضرب جاری نکر سکے ممانعت ہوگئی

مالوہ وگجرات کی تجارت کیواسطے مہارال صاحب ڈونگرپور کیطرف سڑک بنانا چاہتے ہین چند میل کی داغ بیل ہوگئی اور کسیقدر سڑک تیار ہوگئی ہے۔ کہیرواڑہ سے رتلام کی سڑک جو ڈونگرپور وبانسواڑہ ہوکر گذری ہے نہ پختہ ہے نہ باقاعدہ تیار ہوئی ہے مگر اوس پہ گاڑیان اچہی طرح چل سکتی ہین۔

ہوئے اور دربار کی بہت بے اعتباری ہوئی پرتاب گڈھ مین شامل
ہونے کے بعد مضبوط مینارہ ہاے سرحد پر تعمیر کرادیئے گئے۔
مسٹر فرانجی بہیکاجی صاحب کہ مدت تک اس ریاست مین بہت نیکنامی سے
بعہدہ اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ رہے مہارانا صاحب والی میواڑ کے
येर اتالیق مقرر ہوکر اودے پور کو گئے اور لفٹننٹ چارلس نیٹ صاحب ان
بجاے اونکے مقرر ہوکر یکم جولائی سنہ ۱۸۸۵ء سے کام شروع کیا لفٹننٹ
نیٹ صاحب نے پرتاب گڈہ و بانسواڑہ کے کل مقدمات سرحدی کا
फान्हगढ़ فیصلہ کردیا صرف ایک مقدمہ جسمین ٹہاکر کانٹہ گڈہ علاقہ پرتاب گڈہ کو
रखानपा कानपुर موضع کیرانیہ و کشن پور واقع علاقہ بانسواڑہ کا دعوی ہے بسبب
عدم موجودگی ٹہاکر مذکور کے کہ تیرتہہ کرنے گیا تہا بانتظار واپسی اوسکے
باقی رہ گیا۔
न्नयार ریاست بانسواڑہ کا موضع دانتیار پر دعوی تہا اوسمین ریاست پرتاب گڈہ
१८५ नी نے فتح پائی اور درمیان موضع دانتیار اور سوتیانہ علاقہ بانسواڑہ
कोमारी اور کوماری علاقہ میواڑ کے کہ یہان تینون ریاستون کا سرحدہ ہے
سرحد قایم ہوئی اور ہر سہ ریاستون نے منظور کرلی۔
سنہ ۱۸۶۹ء مین مہاراول صاحب نے ایک حکیم نوکر رکہہ کر دارالشفاء
مقرر کیا تہا اور نیٹو ڈاکٹر کیواسطے سرکار مین درخواست کی چنانچہ اگست
سنہ ۱۸۷۶ء مین رام لال نیٹو ڈاکٹر کہ بہت ہوشیار اور شریف آدمی ہے
مقرر ہوا اوس نے شفاخانہ کے کام کو بہت رونق دی علاج کیواسطے

اس ریاست مین گرد و پیش ملحق السرحد ریاستون سے تنازعات سرحدی
بہت ہوتے ہین – سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ع مین کپتان بیرڈ صاحب کمشنر سرحدات
وسط ہند نے بانسواڑہ اور رتلام کے درمیان چار مقدمات سرحدی
فیصل کئے – اول لانبی صدر علاقہ بانسواڑہ مدعی بنام چہیان مقبوضہ لांवीसदर कुयान
سروان علاقہ رتلام مدعا علیہ – دوم موضع بیرودہ علاقہ رتلام و فیکر علاقہ वेरदा फेकर(
بانسواڑہ – سیوم – گلبیلی علاقہ رتلام و پنیا کہیڑی علاقہ بانسواڑہ بنظر गलवेली पुनयाखेडी
حفظ فواید ریاست بانسواڑہ اور اطمینان رعایا ریاست مذکور کے کہ
فیصلہ مقدمات سرحدی سے واقف نہین ہین و نیز واسطے امداد و اعانت
ضروری کے حسب الحکم صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ سپرنٹنڈنٹ بانسواڑہ
۳ – مارچ سنہ ۱۸۷۲ع ۹ رمئی سنہ مذکور تک کپتان بیرڈ صاحب کی ساتھہ
رہے ان مقدمات مین سے صرف ایک نمبر اول کا رتلام والون نے اپیل
کیا باقی فیصلون سے فریقین رضا مند ہوگئے – ایک سنگین مقدمہ جانا پالیہ जानपालया
اور جان پورہ کا درمیان بانسواڑہ اور سروان علاقہ رتلام کے اس जानपुरा सरवन
سال مین غیر منفصلہ رہگیا تہا کہ سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ع مین فیصل ہوا اور اوسکے ساتھہ
سات مقدمات درمیان کوشل گڈہ و رتلام اور ایک مقدمہ کوشل گڈہ
و سلانہ کا طے ہوئے –

موضع انجندہ واقع پرتاب گڈہ کا مقدمہ کہ سنہ ۱۸۶۰ع مین ریاست بانسواڑہ अजंदा
نے بزبردستی چہین لیا تہا سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ع مین فیصل ہوا اور دیہہ مذکور پرتابگڈہ
کو دیا گیا اس مقدمہ مین بہی کاغذات پیش کردہ دربار بانسواڑہ جعلی ثابت

کہ گانو خالی پڑا پایا جب صاحب کی اردلی کا بہیل جو الدار سمی والہ سے
فہمایش کی تو دو عمر رسیدہ سردار سمیان دیوجی وا ونکاریہ راوت
مع اپنے ہمراہیان و پسران کے پہاڑ سے اوتر کر آئے اونکاریہ راوت
شب و روز صاحب کے پاس رہا مگر دیگر لوگ رات کیوقت پہاڑ مین
چلے جاتے تہے اور ہمیشہ خایف رہتے تہے کہ شاید صاحب فوج منگاکر
اون پر حملہ نکرین –
صاحب نے سوڈل پور کے دلا راوت سے بہی ملاقات کی کہ بانسواڑہ کے
علاقہ مین وہ سب سے بڑا بہیل سردار ہے اور گونہ شایستہ بہی ہے صاحب
سے دوستانہ طور سے ملا اوس نے بیان کیا کہ اس گانو مین اول
سرجان مالکم صاحب آئے تہے اور دوسرے آپ آئے ہین – سنا ہے
کہ دلا راوت کا باپ اسیر گڈہ کے قلعہ مین بحالت قید مرا تہا اوس سے دریافت
کیا گیا کہ وہ گرفتار کیونکر ہوا تہا تو اوس نے بیان کیا کہ اوسپر کئی دفعہ
دوڑ آئی مگر گرفتار نہوا آخر کار خوشحال پورہ کا ٹہاکر جو غالباً غارتگری
مین اوسکا شریک تہا گرفتار و قید ہو گیا اسپر وہ بشرط رہائی ٹہاکر اور
اوسکے قبایل کے کپتان میکڈونلڈ صاحب اسسٹنٹ سرجان مالکم
صاحب کے پاس جا کر از خود گرفتار و قید ہو گیا –
چراथला चेलकारी ۱۸ دسمبر ۱۸۷۵ء موضع چپٹا تہلہ واقع چلکاری مین ایک سردار کی وفات
کی دعوت تہی اوسمین بہیلون کے باہم فساد ہوا کہ ایک بہیل چپٹا تہلہ کا
झालोद اور ایک جہالود علاقہ پانچ محال سرکار انگریزی کا دو آدمی مارے گئے –

صاحب ایجنٹ بہیلان کوشل گڈہ آئے اور راؤ کو تاکید و تنبیہہ کرکے
بند و بست کرایا۔

۱۸۷۵ع میں سالہاے گذشتہ کی نسبت بہیل بہت صلح رہو گئے بہویاڑ
کی ایجنسی سے ڈکیتی و رہزنی وغیرہ کی کوئی شکایت نہ آئی اور صرف ایک
مرتبہ جب موری کہیڑہ کے بہیلون کی پالون اور پیپل کہونٹ علاقہ بانسواڑہ — मोरी खेडा पीपलखूंट
کے درمیان فساد ہوا ملک مین شورش ہوئی یہہ فساد اصل مین اسطرح
شروع ہوا تہا کہ پیپل کہونٹ کے لوگون نے موری کہیڑہ والون کی — पीपलखूंट
ڈکیتی کی مخبری کی تہی پہر اوسکے سبب سے تین چار سال مین متواتر وارداتین
ہوتی رہین - جون ۱۸۷۵ع مین موری کہیڑہ والون نے بہ افسری اونکاڑ
راوت پیپل کہونٹ والون پر حملہ کیا اوسمین دو آدمی مارے گئے ایک کی
ناک کاٹلی اور گانو کو لوٹ کر جلا دیا اہلکاران راج اوسکا فیصلہ نکر سکے مگر
صاحب اسسٹنٹ نے موری کہیڑہ مین جاکر فریقین کے سرگروہونکو جمع
کیا اور اونکا آپسمین راضی نامہ کرا کے بعد اداے رسم اتفاق و تعہد کے
جسمین فریقین نے ایک دوسرے کے ہاتہہ سے افیون کا گہولیا نوش کیا
اور پتہر دفن کیا رفع شر کر دیا ایک غار کہودا اور ہر ایک شخص نے اوسمین
ایک ایک پتہر ڈالا اور غار کو بہر دیا اس سے یہہ سمجہا گیا کہ پتہرون کے
ساتہہ نزاع ہمیشہ کیواسطے دفن ہوگیا ہے موضع موری کہیڑہ ایک بڑے
جنگلی قطعہ کے درمیان واقع ہے وہان دربار کے اہلکار بہی کم پہونچتے
ہین صاحب اسسٹنٹ کے پہونچنے سے باشندگان دیہہ متفر رہو گئے

ہے راج سے وقتاً فوقتاً بڑھا کر دو ہزار کر لیا ہے - بیشتر بہیل غارتگری کرتے تھے اوسیہن سے دیا جاتا تھا مگر اب اتنا روپیہ دینے کی گنجایش نہین ہے کہ امن و امان کا زمانہ ہے اور بہیلون نے غارتگری چہوڑ دی ہے اوس راج سے دہنس جاری ہوئی اور روہ گا نو چہوڑ کر علاقہ پرتاب گڑہ کو بہاگ گیا وہ زبردست اور سرگروہ ہے اور سات آٹہہ ہزار آدمی جمع کر سکتا ہے اس سے احتمال ہوا کہ شاید فساد ہو جاوے اور راج کو فہمایش کی گئی کہ ولاکو رضامند کرکے آباد کرین چنانچہ وہ بعد تصفیہ کے آباد ہو گیا مگر سنا گیا کہ آباد ہونیکے بعد اوس نے پرتابگڑہ کے علاقہ مین وارداتین کین -

सिलाना ۱۸۶۷ ؁ مین بانسواڑہ و کوشل گڑہ کے بہیلون نے سرکشی کرکے سلانہ واقع مغربی مالوہ اور سرحد جہابوہ ایجنسی بہوپاور مین چند وارداتین ^(भावरा मोपावर)^ کین اسواسطے بہوپاور کے صاحب ایجنٹ نے مالوہ بہیل کور پس کی جمعیت اوس سرحد کے انتظام کیواسطے متعین کی اور حسب ہدایت صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑ بانسواڑہ اور کوشل گڑہ کو بہی بہیلون کے انتظام کی ہدایت ہوئی کہ سلانہ اور جہابوہ مین نجانے دین اور میجر کنکیڈ صاحب ^(कनकेड साहब)^ کی اعانت کرین بانسواڑہ سے ایک افسر اہتمام گیرائی کیواسطے متعین ہوا - سبب اسکا کسیقدر یہہ تہا کہ پیداوار غلہ کم ہوا تہا اور کسیقدر بورسے کچہری کے مقدمہ سے بانسواڑہ کے بہیلون کا حوصلہ بڑہ گیا تہا مگر اس تدبیر سے بہی انسداد فساد نہوا تب فوری ۱۸۶۸ ؁

وہ پتہ لگاکر گرفتار کیا جاتا ہے اگر وہ روپیہ ادا کرے تو رہا ہوجاتا ہے
اس دستور کو قدیمی بتلاتے ہین بلکہ کامدار کہتا ہے کہ اس زمانہ مین کم
ہوگیا ہے اب گورنمنٹ مین اطلاع کرکے اوسکے انسداد کی تجویز کی گئی۔
بہیل لوگ اگرچہ مشہور چوری پیشہ وغارتگر ہین مگر حسن انتظامی سے تربیت
پذیر ہوسکتے ہین۔ فروری سنہ ۱۸۷۸ء مین چندور کے بہیلون نے کہ بانسواڑہ چندور
سے دس میل پر ہے ایک عورت کو بالزام ڈاکن ہونے اور ایک لڑکے
کو بیمار کرنے کے گرفتار کیا راج کی فوج بہیجکر بہیل اور عورت کو طلب کیا
عورت نے اپنے فعل سے اقبال کیا۔ لوگون کا اعتقاد ہے کہ ڈاکن عورت
کو چہوانے سے سحر رفع ہوجاتا ہے مگر اس عورت کو صرف قید رکہا گیا طفل
کو آرام ہوگیا۔ اور بہوپا وغیرہ جنہون نے عورت کو اذیت پہونچائی
تہی سزایاب ہوئے۔
چلکاری واقع شیرگڈہ کے بہیل نہایت سرکش ہین اضلاع داہود اور چلکاری شیرگڈہ داہود سونتھ
سونتھہ واقع پانچ محال اور ریواکانٹہ سے اونکی زیادتی کی متواتر شکایت
آتی ہے وہان کے صاحبان ایجنٹ گورنر جنرل اور پولیٹیکل ایجنٹ
اونکی طلبی کرتے ہین مگر گڈہی کار اونکی گرفتاری اور سپردگی مین حیلہ
کرتا ہے اس سبب سے اونکو سزا نہین ہوسکتی ہے۔
سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین سودلپور کا دلّا راوت کہ بہیلون کا زبردست سودلپور دلّا
سردار ہے ایصال بقایا خراج پر دربار سے نااتفاقی ہوگئی راج سے
دو ہزار روپیہ خراج طلب ہوتا تہا اور دلا کہتا تہا کہ اصلی خراج نوسو روپیہ

ہوا ہے اور جیلخانہ کا علیحدہ مکان بنانے کے واسطے رئیس کو چند مرتبہ
فہمایش ہوئی ہے۔

۴۳ وہم سنہ ۱۸ء مین سعادت خان نامی نزیڈنسی اندور کے باغیون
کا مشہور سرگروہ جو مدت سے گرفتار نہین ہوتا تہا بموجودگی صاحب اسسٹنٹ
کرنل ہچنس صاحب پولٹیکل ایجنٹ بماہ نومبر بانسواڑہ مین گرفتار ہوا اور
جنوری مین اندور کو بہیجا گیا اس شخص نے اپنا نام اکبر خان رکہہ چہوڑا
تہا اور دس برس سے بانسواڑہ مین بعہدہ جمعداری نوکر تہا صاحب
کمشنر سرحد مالوہ کا چپراسی کہ جان پورہ جان پالیہ کی سرحد پر متعین تہا
جانپورا
جانپالیا
اپنے ڈیرہ واقع موضع سرون متعلقہ رتلام مین کسی نے مارڈالا امیر خان
نامی ولایتی جمعدار ملازم بانسواڑہ اس جرم مین ماخوذ ہوا اور تحقیقات
کے واسطے صاحب سپرنٹنڈنٹ رتلام کے پاس بہیجا گیا مگر وہان سے
برضمانت رہا ہو گیا۔

چند سال سے اس ملک مین ایک عجب دستور دریافت ہوا ہے کہ غریب
لوگ علی الخصوص بہیلون مین سے جو مقروض ہین یا شادی کرنا چاہتے
ہین مگر شادی کا قرض ادا نہین کر سکتے یا تو دوام کیواسطے یا تا وقت
ساگری
ادائے قرضہ دولتمندون کے غلام ہو جاتے ہین اور ساگری کہلاتے
ہین قرضہ پر سود سخت ہوتا ہے کہ بہت کم ادا ہوتا ہے ایک غلام مرجاوے
تو اوسکی جورو بچے وغیرہ کو غلام ہونا پڑتا ہے بلکہ کئی پشتون تک یہی سلسلہ
جاری رہتا ہے اگر غلامون کے بچون مین سے کوئی مفرور ہو جاوے تو

کہ یہہ زبان یہان کی زبان سے بہت ملتی ہوئی ہے - مہارا ول صاحب
نے ایک مستعد و ہوشیار شخص کو فوجداری کے کام پر مقرر کیا تہا اوس نے
عرصہ تک حسب قاعدہ کام کیا مہارا ول صاحب کا ارادہ تہا کہ خود کام
کریں یہہ امر اہلکارون کو ناگوار ہوا اپنی حق تلفی سمجہ کر وے خفیہ خلل انداز
ہوئے کہ اسطرح کام نہ چل سکا اور پہر وہی ابتری وخرابی جو سابق مین
تہی ہو گئی مجرم جرمانہ دیکر بری ہونے لگے اور مظلوم حقرسی سے محروم
رہنے لگے پولیس کا انتظام بہی اچہا نہین ہے مگر تعجب ہے کہ وارداتین
نہین ہوتی ہین رعایا مکان کا دروازہ کہولکر سوتی ہے اور چوری نہین
ہوتی ہے تاہم مضبوط عملہ پولیس کے خصوص مفصلات مین بہت ضرورت
ہے - تلواڑہ کا گہاٹ بہت خطرناک مقام ہے - پرگنہ شیر گڈہ علاقہ تलवाड़ा
جاگیر وارگڈہی سے بہیل سارق بکثرت آتے ہین - یہہ علاقہ گڈہی
کے راو اور مہارا ول صاحب کی ایک رانی کے تحت مین ہے قتل وغیرہ جرایم
کی وارداتین اکثر وقوع مین آتی ہین اور راو کچہہ انتظام نہین کرتا -
اسواسطے ایک جمعدار اور پندرہ سپاہی کا تہانہ مقرر کیا گیا ہے -
اس ریاست مین کوئی جیلخانہ نہین ہے سابق مین قیدیون کو محل کے
قریب رکہتے تہے میعادی قید کی سزا نہین دیجاتی ہے صرف تخویف اور
استحصال روپیہ کیواسطے قید کرلیتے ہین جن دنون فوجداری کا بندوبست
ہوا تہا چند قیدیون کو میعادی قید کی سزا ہوئی تہی اونہین دنون سے
قیدیون کی بود و باش کیواسطے دروازہ شہر کے پاس ایک مکان تجویز

ڈونگرپور بانسواڑہ اور پرتاب گڈہ کی ریاستون مین ولایتی اور مکرانہ بہت نوکر ہین یہہ امر خلاف عہد نامہ اور قابل باز پرس ہے اون سے اکثر فساد ہوتا ہے چنانچہ پوسینہ واقع گجرات کا کامدار باغی ہوا تب پہر وہ کے ٹہاکر کے ولایتی جا کر شریک فساد ہوئے ایام فساد مین سپاہیونکو اجرت زیادہ ملتی ہے اس طمع اور لوٹنے کی غرض سے یہہ لوگ ہر جگہہ جا کر فساد مین شریک ہوجاتے ہین اکثر ٹہاکر ولائتیون کے مقروض ہوجاتے ہین پہر اونکو موقوف نہین کر سکتے۔ پोसीना

۱۸۶۹ء مین بانسواڑہ مین فوج اس تفصیل سے تہی۔

سوار	مکرانہ	ولایتی	دیسی	میزانکل
۴۰	۳۱	۱۳۲	۲۷۷	۴۸۰

بہت تاکید ہوئی تو نہارا اول صاحب نے ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء مین ۴۳ ولایتی موقوف کئے مگر دوسرے سال بجیش پہر نوکر رکھہ لئے اسکا سبب دریافت کیا گیا تو کامدار نے بیان کیا کہ دیسی آدمی نوکری کیواسطے نہین مل سکتے تہے اسواسطے رکھے گئے ہین۔

عدالتون کا کام لائق آدمی نہونے کے سبب سے خراب ہے ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء مین حاکم فوجداری شنکرلال ناگر برہمن اور حاکم دیوانی گوردہن لال اقبال سکنار بانسواڑہ تہے بعض مقدمات دیوانی ذی عزت مہاجنون کی خیانت سے طے ہوتے ہین مگر مقدمات کی ترتیب اچہی نہین ہے مسٹر شرلاک صاحب نے کاٹہیاواڑ کے قوانین دیوانی و فوجداری کو گجراتی مین ترجمہ کیا تہا

گجرات سے مالوہ کو

مالوہ سے گجرات | گجرات سے باگر

محلوج مالوہ سے گجرات کو

ظروف مسی و برنجی

افیون مالوہ پرتاب ہ سے ات

شکر مالوہ سے گجرات کو

نیل گجرات سے مالوہ کو

آل مالوہ سے گجرات کو

چوب عمارتی باگر سے مالوہ کو

اور اوسی سال مین کل ملک مین پیدا وار ... لاکھہ ... ہزار من غلہ حسب تفصیل

ہوا تہا۔

مکہ	رودیرہ	گندم	چاول	نخود	اور ڈومونگ وغیرہ
لاکہہ من	لاکہہ من	یک لاکہہ ... من	یک لاکہہ ... من	... من	یک لاکہہ ...

بنظر توضیح حال درآمد و برآمد مال تجارت راج بانسواڑہ حساب محاصل سایر
و راہداری سمت ۱۹۲۵ کا لکھا جاتا ہے۔

حساب محصول اموال تجارت راج بانسواڑہ بابت سمت ۱۹۲۵

۱۰۲۱۴۸ عرابہ فی عرابہ تین من انگریزی [illegible]

غلہ [illegible] [illegible]

روغن زرد [illegible] [illegible]

باگر سے مالوہ کو [illegible] [illegible]

باگر سے گجرات کو [illegible] [illegible]

ڈونگرپور سے مالوہ کو [illegible] [illegible]

کرکول یعنی کرانہ مصالحہ و میوہ جات خشک وغیرہ [illegible]

مہوہ عن [illegible]

باگر سے مالوہ کو [illegible]

باگر سے مالوہ کو [illegible]

گجرات سے مالوہ کو [illegible]

باگر سے گجرات [illegible]

خرچ

سمت	از جنس کلان بٹہ ا.	خیرات	تنخواہ فوج	ٹہیا خرچ	متفرقات	ات	فی کاشتکار معاوضہ	ادا قرضہ والوں کا	[illegible]	میزان
سمت ۱۹۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	.	[illegible]
سمت ۱۹۲۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	. [illegible]
سمت ۱۹۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	. [illegible]

جمع وخرچ ریاست بانسواڑہ

جمع

سمت	مالگذاری	خراج تعلقہ جاگیرداران	محصول سایر	آبکاری	نذرانہ	جرمانہ	رسوم عدالت دیوانی	جرمانہ عدالت فوجداری	متفرقات	بقایا سال گذشتہ	تحفہ ساہوکاران	میزان
سمت ۱۹۲۵	[illegible] ۱۳ر۳ پائی	[illegible] ۱۲ر۶ پائی	[illegible] ۷ر۶ پائی	[illegible] ۴ر	[illegible] ۱۱ر	[illegible] ۱۲ر	[illegible] ۱۳ر	[illegible] ۹ر۶ پائی	[illegible] ۱۴ر۲ پائی	[illegible] ۱۳ر۲ پائی	[illegible] ۶ر۸ پائی	لاکھ [illegible] ۴ر۳ پائی
سمت ۱۹۲۶	یک لاکھ [illegible] ۱۲ر	.	[illegible] ۵ر	[illegible] ۴ر	[illegible]	[illegible] ۱۵ر	[illegible] ۱۰ر	[illegible] ۱۰ر۶ پائی	[illegible] ۱ر۲ پائی	.	.	یک لاکھ [illegible] ۱۰ر
سمت ۱۹۲۷	یک لاکھ [illegible] ۳ر۹ پائی	.	[illegible] ۱۳ر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۹ر۶ پائی	[illegible] ۳ر	[illegible]	.	.	لاکھ [illegible] ۶ر۳ پائی
سمت ۱۹۲۹	یک لاکھ [illegible] ۱۲ر۹ پائی	.	[illegible] ۴ر	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۸ر	[illegible] ۱۳ر۶ پائی	[illegible] ۱۳ر	[illegible] ۱۵ر۳ پائی	[illegible] ۱۱ر	.	لاکھ [illegible] ۱۳ر۶ پائی

تخفیف مصارف ریاست کیواسطے متواتر فہمایش ہوئی تو اونہون نے سنہ ۷۶-۱۸۷۵ء مین للعہ ۱۱۶/ سالانہ خرچ کی تخفیف کی اگرچہ اس سی زیادہ تخفیف ممکن ہے مگر کامدارون کو بہت ناگوار ہے اس سے مشکل نظر آتی ہے - مگر اوسی سال مین مہاراول صاحب بوریدہ واقع گجرات کو شادی کرنے کے واسطے گئے اور صاحب اسسٹنٹ کیواسطے مکان تعمیر کرایا ان مصارف مین للعہ ۲/۶ پائی زیادہ خرچ ہوگیا انہین برسون مین تیرہ چاہات جدید دیہات مین تعمیر ہوئے ہین اور پرانے تالابون کی مرمت ہوئی ہے -

موقع نہین مل سکتا تھا چنانچہ یہہ دستور تو موقوف ہو گیا اور اہلکار جمع
وصول کرتے ہین مگر زمیندارون سے بندوبست نہین ہوا ہے ہمارا ا
صاحب کا ارادہ ہے کہ پیمایش کرا کے بندوبست پختہ کرا دین۔

دوسرا دستور علاوہ جمع کے رقم سوائے غیر معمولی وصول کرنیکا بھی بہت
عمر سے اوسکی نسبت ہمارا اول صاحب کہتے ہین کہ بوجہ زیر باری بالعالم
مجبوری لیا جاتا ہے یقین ہے کہ زیر باری رفع ہونے پر یہہ بھی موقوف
ہو جاوے گا۔

قحط سنہ ۷۸-۱۸۷۷ع مین رئیس کو معافی محصول غلہ و رفع امتناع بھرتی غلہ کی
ہدایت ہوئی تھی چنانچہ ممانعت بھرتی تو موقوف کر دی مگر محصول غلہ بہت
پس و پیش سے معاف کیا عرصہ تک چار سوا دو آنہ من کا محصول وصول ہوتا
رہا اور معاف کرنے کے بعد بیس ہزار روپیہ نقصان معافی محصول
مذکور کی بارہا شکایت کی البتہ تعمیر محل جاری رہی اوسمین قریب سات سو
غریب لوگون کی پرورش ہوئی ہے۔

علاوہ شکایت نقصان بیس ہزار روپیہ محصول غلہ کے اضافہ پندرہ ہزار
روپیہ سالانہ خراج جو بجرم استغاثہ باطل مقدمہ کالنگڑہ کی ہوا ہے۔
ہمارا اول صاحب کو بہت گران گذرا ہے اس اضافہ خراج کی نسبت گورنمنٹ
کا حکم ہے کہ بعد منہائی مصارف محکمہ استثنیٰ تعمیرات مفید عام ملک بالنسبت رعایا
مین خرچ ہوا کرے کارداران نے ہر چند چاہا کہ اس روپیہ کو اپنے
طور پر خرچ کرین مگر تعمیل حکم گورنمنٹ مقدم ہے۔ ہمارا اول صاحب نے

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی	تعداد خراج	کیفیت
۳۲	تمیسرہ	سیرنتہ بخت سنگھ	۲۰	[illegible]	۰	راؤ کوشل گڑھ کا رشتہ دار ہے
میزان	۰	۰	۵۴۳	[illegible]	[illegible]	۰

तमेसरा

بانسواڑہ کا ملک بہت سیراب ہے اور قدیم تالاب وغیرہ ذریعہ ہائے آب پاشی بہت ہیں دیہات علاقہ حسب تفصیل منقسم ہیں ۔

۱۱۸۸ دیہات [illegible]

قصبہ جات و دیہات خالصہ		انعام		بن ارتھہ		چارنوں کو نوکری میں		متصدیان	
۴۸۸	[illegible]	۳۶	[illegible]	۲۲	[illegible]	۸	[illegible]	۶	[illegible]
خالصگی یعنی مصارف خاص رئیس		بہیل سرداران		راجپوت جاگیرداران		زنانہ ڈیوڑہی		۰	
۲۴	[illegible]	۴۰	[illegible]	۵۴۳	[illegible]	۲۱	[illegible]	۰	۰
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

اس تفصیل میں سے دیہات خاصلی اور زنانہ ڈیوڑہی کی جمع باوجودیکہ راج میں خرچ ہوتی ہے جمع و خرچ ریاست میں نہیں لکھی جاتی ہے پیشتر بقالوں اور اہلکاروں کو دیہات ٹھیکہ دینے کا دستور بہت جاری تہا اور ٹھیکہ دار لوگ اپنی طرف سے تہانہ دار مقرر کیا کرتے تھے اس سے رعایا پر بہت ظلم ہوتا تہا اور رئیس کو اونکی خبرگیری اور دادرسی کا

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد اخراج	کیفیت	
۲۱	اومارا	چوہان گلاب سنگھ	۱	الـ ۂ	۱۱ ر	ایضاً	उमारा
۲۲	بیچواڑہ	چوہان پرتھی سنگھ	۴	سمـ ۂ	امام	ایضاً	बेचवाडा
۲۳	بہواسہ	چوہان سورج مل	۳	للعمـ انار	۱۱۰ ر	ایضاً	भवासा
۲۴	موتی واسہ	چوہان زنمل	۱	الـ ۂ	۲ ر	ایضاً	मोइवासा
۲۵	گمانیہ	اودہ دیپا سنگھ	۳	اعـ ۂ	۱۳ ر	ایضاً	कुमानया
۲۶	دیودہ	اودہ بخت سنگھ	۱	الـ ۂ	۰۲ ر	ایضاً	देवदा
۲۷	دیلواڑہ	چوہان ہمیر سنگھ	۲	الـ ۂ	۱۴ ر	ایضاً	देलवाडा
۲۸	نرمالی	سکتاوت گلاب سنگھ	۵	للعمـ ۂ	۱۰ ر	ایضاً	नरमाला
۲۹	کونڈلہ	کودہاوت سوراوت سنگھ	۸	اسـ ۂ	۵ ر	ایضاً	कोंडला
۳۰	سملیہ	سکتاوت بخت سنگھ	۴	اعـ ۂ	۰	صرف نذرانہ مسند نشینی دیتا ہے	समलया
۳۱	تولیہ بیل	راٹھوڑ دلپت سنگھ	۱	صمار	مامعہ	ایضاً	तोलयबेल

	نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	آمدنی سالانہ	تعداد خراج	کیفیت
औरवाड़ा	١٠	اوریواڑہ	پرتھی دولیپ سنگھ جانشین رتن سنگھ	١	السہ	مانہ ۲/٦	ایضاً
खुशालगढ़	١١	خوشحال گڈہ	سکتاوت بلونت سنگھ	١٢	للعسہ	•	شرح ایضاً مگر خراج نہیں دیتا ہے مگر نذرانہ مسندنشینی دیتا ہے
नवागांव	١٢	نواگانو	چوہان ڈونگر سنگھ	١	السہ	امابسہ ۲/٢	ایضاً
मोर	١٣	مور	چوہان کیسری سنگھ	٥	اعسہ	لماالعہ ۲/٢	ایضاً
खेड़ारोहेड़ा	١٤	کھیڑہ روہیڑہ	چوہان کھمیر سنگھ	٢	السہ	معسہ	ایضاً
अमझा	١٥	امجھہ	بھائی لچھمن سنگھ	٥	سمسہ	لاعسہ	دوم درجہ
वसई	١٦	بسئی	چوہان زوراور سنگھ	٣	سمسہ	صماعسہ ۲/٢	ایضاً
छाज	١٧	چھاج	چوہان نول سنگھ	٨	سمسہ	سماللعہ ۲/٦	ایضاً
ओरखा	١٨	بہوکھیڑہ	چوہان گمان سنگھ	١٩	للعسہ	لماللعسہ	ایضاً
भीमसोर	١٩	بھیم سور	اودہ بہند سنگھ	٥	سمصماسہ	بماعسہ ۲/٩	ایضاً
गलकया	٢٠	گلکیہ	چونڈاوت دولہ سنگھ	٤	سمصماسہ	مالہسہ ۲/١٢	ایضاً

۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء میں ٹھاکران امجہ و گلکیہ کا انتقال ہوا دونوں کے بھتیجے جانشین ہوئے ہیں۔

اس ریاست میں چودہ سردار اول درجہ اور اٹھارہ سردار دوم درجہ کے حسب تفصیل ذیل ہیں۔

فہرست جاگیرداران راج بانسواڑہ

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	آمدنی سالانہ	تعداد خراج	کیفیت	
۱	موٹاگانو	چوہان سردار سنگھ	۷	ممـــۃ	صمالہ معہ	اول درجہ تعظیمی	मोटागांव
۲	میتوالہ	چوہان بلونت سنگھ	۷	ممـــۃ	لاہ معہ	ایضاً	मेतवाला
۳	ارتھونہ	چوہان بھگونت سنگھ	۲۴	صـــۃ	مالہ صہ	ایضاً	अरथूना
۴	گڈھی	چوہان رتن سنگھ	۱۵۱	لـــۃ	سمـــۃ	ایضاً	गढ़ी
۵	سورپور	بھائی مادھو سنگھ	۵	للعمـــۃ	سالہ سہ	برادر راول صاحب ایضاً	सूरपुर
۶	کھادو	بھائی فتح سنگھ	۴۰	ســـۃ	امار	رشتہ دار ایضاً	खादू
۷	گنورا	چوہان خوشحال سنگھ	۱۱	عـــۃ	سما معہ	ایضاً	गनोरा
۸	کوشل گڈھ	راٹھور زورآور سنگھ	۱۶۹	ســـۃ	الـــۃ	ایضاً	कुशलगढ़
۹	تلواڑہ	میر سید بختاور سنگھ	۷	اعـــۃ	سا معہ	ایضاً	तलवाड़ा

وقت تعاقب میواڑ و ڈونگرپور کے علاقہ مین چلا جاتا تہا اور وہان اوسکو پناہ ملتی تہی — ۱۷ مئی ۱۸۶۶ء کو اوسکا راج کے سپاہیون سے مقابلہ ہوا اور وہ اون کے ہاتہہ سے مارا گیا —

ٹہاکر اونکار سنگہ اور پورے واڑہ والہ کہ اول درجہ کا تعظیمی سردار تہا نومبر ۱۸۶۸ء مین مر گیا اوسکی بیوہ نے پربت سنگہ نامی بہتیجے کو گود لیا اور ریاست کے ٹہاکرون نے بہی منظور کر لیا تہا مگر اس وجہ سے کہ اونکار سنگہ کی مسند نشینی بہی حسب قاعدہ نہین ہوئی تہی اور ریاست کے ٹہاکر سابق کا رشتہ دار دولت سنگہ بہتر استحقاق رکہتا تہا دربار نے پربت سنگہ کو فریب سے بانسواڑہ مین بلا کر قید کر دیا اور خلاف مرضی بیوہ اونکار سنگہ کے دولت سنگہ کو اور پواڑہ کی جاگیر پر مقرر کر دیا ٹہاکرون نے یہہ سمجہکر کہ وارث باستحقاق کو محروم کر کے غیر مستحق شخص مقرر کیا گیا ہے دولت سنگہ کو خارج از برادری کیا اس ہی اثنا اتفاق کی وجہہ سے جب ٹہاکر گوانیہ کے بہائی کی برسی کی تقریب ہوئی اوس نے دولت سنگہ کو نہ بلایا یہہ امر مہاراول صاحب کو ناگوار ہوا اونہون نے ٹہاکر گوانیہ کے باپ کو قید کر دیا اس سے کل ٹہاکر ناراض ہو گئے اور رتن سنگہ گڑہی والہ نے صاحب اسسٹنٹ سے شکایت کی پس جب حضرت صاحب پولیٹکل ایجنٹ اوسکی رپورٹ ہوئی اس وجہ سے دولت سنگہ [illegible] مہاراول صاحب کو مذمت کرنے کا اختیار [illegible] —

पोरेवाड़ा

اختیار کی اوسکی دختر مہارانا صاحب میواڑ سے منسوب ہوئی ہے مہاراول
صاحب نے اوسکو راو کا خطاب دیا اسپر دربار بانسواڑہ کو شکایت
اسوجہہ سے کہ خطاب لینے سے پیشتر اجازت کیون نہین لی رشک و حسد
ہوا دوسرے رتن سنگھ نے بلا استمزاج دربار بیٹا تبنیت یا غیر کر
عند الطلب حکام انگریزی مجرمان مرتکب واردات کو سپرد نہین کیا
مہاراول صاحب نے اوسکے باغ واقع بانسواڑہ کا ایک حصہ سڑک
بنانے کے حیلے سے لے لیا دوسرے اوسکے علاقہ مین محصول راہداری
کو حسب بیان اوسکے ہمیشہ معاف رہا ہے وصول کرنا شروع کیا غرض
ہر طرفین سے بہت شکایت رہی مگر چونکہ یہہ سردار یہان کے سرداران
زبردست ٹھاکرون مین سے ہے اور بخلاف راو کوشلگڈہ کے
یہہ سردار معقول ہے صاف طبیعت اور راست باز ہے اور سرکار
کی صلاح پر عمل کرتا ہے اور ریاست کے سب آدمی اسکی عزت و توقیر کرتے
ہین لوگون نے متوسط ہوکر صلح کرادی کہ مہاراول صاحب سے خطاب
راو عطیہ مہارانا صاحب میواڑ کو قبول کر لیا اور باغ کے عوض اور
زمین دیدی اور محصول راہداری کی نسبت بھی مناسب تجویز کردی اور
جب کوٹھاری چمن لال پوربی کچہری کے مقدمہ مین ماخوذ ہوکر ریاست
سے خارج کیا گیا راو رتن سنگھ عہدہ دیوانی راج پر مقرر ہوا۔
ہمت سنہ ۱۸۶۹ء مین ہمت سنگھ نامی ٹھاکر گڑہی کا جاگیردار باغی ہوگیا اور سنہ
بانسواڑہ مین انواع فساد کئے مدت تک راج کی فوج اوسکو گرفتار نکر سکی

بہت اعتقاد ہے اس مقدمہ کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ ڈاکنون کا لٹکانا
اور مار ڈالنا مروج عوام تہا صرف زمانہ حال مین کم ہوگیا ہے اس مقدمہ مین سزا
ہونے سے کل بہیلون کو عبرت ہوگئی ۔
کوشل گڈہ مین قریب ۱۲۰۰ آدمیون کی آبادی ہے اور راو کی آمدنی
بیس ہزار روپیہ سالانہ کی ہے ملک آباد ان اور سیراب ہے بنام نہاد شفاخانہ
ایک حکیم سات روپیہ تنخواہ کا نوکر ہے اور ایسا ہی ایک مکتب ہے جسمین
چند لڑکے پڑہتے ہین اوسکا بہی خرچ راو اپنی رعایا سے وصول کرتا ہے
کہ اوسکی ممانعت کی گئی ہے مسافران گجرات ومالوہ کی آسایش کیواسطے
سڑک اعظم پر جو کوشل گڈہ ہوکر گذری ہے بصرف مبلغ الاسے کی سراے
تعمیر ہوئی اوسمین ایک ہزار روپیہ جرمانہ منجملہ ڈاکن کشی ذمگی راو کے
دیا گیا ہے اور باقی خرچ راو نے اپنے پاس سے ادا کیا ہے ۔
ستمبر سنہ ۱۸۶۶ع مین صاحب اسسٹنٹ نے سرحد بانسواڑہ وکوشل گڈہ
پر ۱۵۰ مقدمات فیصل کئے اور سالتمام مین صرف ایک جدید مقدمہ پیدا
ہوا اس سے ثابت ہوا کہ اب اون کی خصومت رفع ہوگئی ہے ۔
موضع چٹاتہلہ ومینڈہی کہیڑہ پرگنہ چلکاری علاقہ بانسواڑہ اور موضع
ظالم پور علاقہ کوشل گڈہ کے درمیان مدت سے فساد تہا اور طرفین
سے چند آدمی مارے گئے تہے صاحب نے جانبین کے سرگروہون
کو جمع کرکے تلوار کی قسم لے لی اور آیندہ کو رفع شر کردیا ۔
سنہ ۷۰ و ۱۸۷۱ع مین گڈہی کے ٹہاکر رتن سنگہ نے بہی ریاست سے سرکشی

चटा थला
मेंढी खेडा
चिलकारी

مگر عرصہ تک تعمیل نکی آخر کار جنوری ۱۸۷۳ء مین خراج داخل کیا مگر غرور
وخودسری سے باز نہ آیا انتظام جاگیر کیواسطے صلاح دی گئی اوسپر مطلق
عمل نہوا اور راوسکے علاقہ مین کنجر غارتگرون سے ۴۴ تہان گلو بارچہ کی
بازیافت ہوئے تہے اونکو باوجودیکہ پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
سے کئی دفعہ احکام جاری ہوئے واپس نہ کیا اوسکی جاگیر کا کل کاروبار
قادر بوہرہ کے اختیار مین تہا اور یہہ شخص نہایت رشوت خوار تہا اوسکے
ظلم سے رعایا نالان تہی ۱۸۷۴ء و ۱۸۷۵ء مین مطالبہ تلوار بندی یعنی نذرانہ
مسند نشینی جسکی بابت ریاست سے متواتر تاکید تہی اور راوکو اوسکے
اداکرنے مین مطلق انکار تہا حسب سفارش صاحب پولٹیکل ایجنٹ بحکم گورنمنٹ
معاف ہوگیا۔

۱۸۸۱ء مین صاحب سپرنٹنڈنٹ کو خبر پہونچی کہ کوشل گڈہ مین مسماۃ
چندو بہیلنی عمر ہشتاد سالہ کو بحکم کامدار راو ڈاکن ہونے کی علت مین
لٹکاکر مارڈالا ہے اسکی سبب بحکم صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑ تحقیقات
ہوئی جرم ثابت ہوکر بمنظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل قادر بوہرہ کامدار
کوشل گڈہ اور وستہ بہویا ڈاکن پکڑنے والے کو سزاے قید پانچ
پانچ سال اور علی کوتوال کوشل گڈہ کو قید ایک سال ہوکر محبس اجمیر مین
بہیجے گئے اور راو کوشل گڈہ پر دو ہزار روپیہ جرمانہ ہوا کہ منجملہ اوس کے
ایک ہزار روپیہ مسماۃ چندو متوفیہ کے دو پسران کو بطور خون بہادلوایا
گیا اس ملک کے لوگون خصوصاً سکنا بانسواڑہ و کوشل گڈہ کا ڈاکن میں

بماہ ستمبر سنہ ۱۸۶۴ء موضع پوری پچیری مین پرتاب گڈھ اور بانسواڑہ کی وेरीरेच्चेरी
ریاستون مین باہم ملکیت دیہہ مذکور کی بابت تنازعہ اور سخت مقابلہ
ہوا اوسمین پرتاب گڈھ کے ۲۹ - آدمی مقتول اور ۴۵ مجروح ہوئے اور
بانسواڑہ کے دو آدمی مقتول اور چار مجروح ہوئے اور پرتاب گڈھ
کا للعہ لمالعہ ۱۴/ کا مال واسباب غارت ہوا اس مقدمہ کی تحقیقات ہوکر
کوٹھیاری چمن لال کامدار بانسواڑہ بہ ثبوت جرم حسب الحکم گورنمنٹ ہند
دس برس کیواسطے ملک سے جلاوطن ہوا اور اوس سے ہزار روپیہ
جرمانہ لیا گیا - اور پانچ دیگر اہلکار جو واردات مذکور مین شریک تھے
پانچ پانچ برس کیواسطے قید ہوکر بانسواڑہ اور اودے پور کے جیلخانون
مین بھیجے گئے - اور میجر گننگ صاحب دوم کمانڈنٹ بھیل کورپس نے
بمع جمعیت فوج مذکور موقع پر جاکر بعد فیصلہ سرحد تنازعہ کے مینارہ ہای
سرحدی تعمیر کرائے -

کوشل گڈہ کے راو نے جب اوسپر بہت تاکید ہوئی ۹ - اپریل سنہ ۱۸۶۷ء
کو اپنا وکیل محکمہ اسسٹنٹی مین متعین کیا مگر خود اختیاری کا دعوی اور ر
ریاست سے سرکشی وعدول حکمی مدت تک نہ چھوڑی بلکہ جب سے کالنگرہ
کے مقدمہ مین حکم اخیر ہوا اوس نے اپنی جاگیر کو ریاست سے علیحدہ سمجھ
لیا باوجودیکہ بہ اتباع حکم گورنمنٹ مندرجہ چٹھی مسٹر سیٹن کار صاحب सीटनकार
سیکرٹری محکومہ ۲۲ - جولائی سنہ ۱۸۶۹ء اوسکو متواتر ہدایت وتاکید ہوئی
کہ ریاست بانسواڑہ مین خراج ادا کرے اور رئیس کی اطاعت کرے

اونکو یہہ بہی شکایت تہی کہ ہم سے خراج کے علاوہ اوسنے جاگیرسن سے
فی روپیہ دو آنہ و چار آنہ اور لیا جاتا ہے اور ہمارے منصب کے موافق
تعظیم و تکریم نہین ہوتی ہے۔

مگر صاحب اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ کی فہمایش سے مہاراول صاحب
سردارون کی حسب رتبہ تعظیم و تکریم کرنے لگے اور خراج کے باب مین
اول تو اونہون نے عذر کیا تہا کہ اسکے بغیر مصارف کا بندوبست ممکن
نہین ہے مگر جب زیرباری رفع ہوگئی تو اوسمین بہی تخفیف کردی کہ
اسطرح بجز چند سرداران کوشل گڈہ و گڈہی وغیرہ کے کل سردارون
کی شکایت رفع ہوگئی اور اون کے اور رئیس کے درمیان یگانگت اور
محبت کا رابطہ قایم ہوگیا۔

کاروبار ریاست کا اہتمام کوٹہیاری چمن لال کہ ایک کم حیثیت اور سادہ لوح
شخص ہے کرتا رہا ہے وہ ایسا بزدلہ ہے کہ اوسکو متصدی ڈراتے
رہتے ہین وہ گنپت لال نامی ایک شخص سے جسپر مہاراول صاحب کی بہت
مہربانی ہے ازبس خوف کہاتا ہے یہہ گنپت لال اوسی انجہب لال کا بہائی
ہے جسکو گورنمنٹ نے رئیس کو گمراہ کرنے کی علت مین ریاست سے نکالا
تہا دستور قدیم سے انحراف کرتے ہین خواہ وہ دستور کیسا ہی خراب ہو
کوٹہیاری چمن لال کامدار کو بہت مخالفت ہے وہ صاحب اسسٹنٹ
سے ہر ایک امر مخفی رکہتا ہے بلکہ اسی نظر سے کہ اظہار حال کرنا پڑے اوسے
نہین ملتا ہے۔

بعض خود غرض اہلکارون سے شاکی ہین کہ اونہون نے اسمقدمہ
مین بیجہ وجہہ اونکا نام شامل کر کے بدنام کردیا ہے اونکا بیان ہے
کہ جس جرم مین مجہکو سزا ہوئی ہے اوسکا بانی کوٹہیاری کیسری سنگہ
تہا گورنمنٹ نے اوسکو بیقصور سمجہا ہے اوس نے اہلکاران دربار
کو اس معاملہ مین ضد کرنے پر خفیہ وغیر معلوم طور پر آمادہ کیا تہا اور
گورنمنٹ کو یقین ہے کہ اوس نے اس دغابازی مین شامل نہونے کی
غرض سے اپنے عہدہ کا نقصان اوٹہایا ہے اقبال تحریری صرف بنظر
ترحم اہلکارون کو عتاب گورنمنٹ سے بچانے کے واسطے کیا تہا اور
اس مین بہی کوٹہیاری کیسری سنگہ نے دبایا تہا کہ اگر نہ کروگے تو
ریاست ضبط ہوجاویگی چنانچہ مہارا ول صاحب کی یہہ تقریر راست معلوم
ہوتی ہے مدت تک کوٹہیاری کیسری سنگہ سے بہت ناراض رہے اور
حکم دیا کہ وہ کسی سے ملنے نہ پاوے مئی ۱۸۸۳ع مین اس الزام سے
کہ ایام ہولی مین وہ اپنے رشتہ دارون سے ملا تہا اوسکو ریاست
سے خارج کردیا علی العموم ٹہاکر لوگون کا یہہ اعتقاد ہے کہ ریاست صرف
خراج کی مستحق ہے جاگیرون کے اندرونی انتظام مین مداخلت کرنے کی
مجاز نہین ہے اگرچہ وے زبانی اقرار کرلیتے ہین کہ ہم ہر معاملہ مین راج
کے مطیع ہین مگر مجرمون کے سپرد کرنے مین پس و پیش کرتے ہین
اسوجہہ سے مجرمون کو پناہ دینے سے اور اون سے خفیہ جرمانہ لینے
سے اونکو بڑا فائدہ ہے اور ارتکاب جرم زیادہ ہوتا ہے ۔ اسکے سوا

سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ء مین ریاست کی بدنظمی اور اوسکے انسداد کی تدبیرون کی
پہر مفصل رپورٹ ہوئی اور رئیس نے اپنے ماتحت پر استغاثہ باطل کیا
تہا اور گورنمنٹ نے دہوکہ کہا کر چند مہینے تک اوسکی جاگیر قرق رکہی تہی
اسکے ثابت ہونے پر رئیس پر گورنمنٹ کا بہت عتاب ہوا آخر الامر مسٹر نواجی
بہیکاجی صاحب اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ بانسواڑہ مین مقرر ہوئے اور
اونہون نے بتاریخ ۲۰۔ دسمبر سنہ ۱۸۶۹ء اپنے عہدہ کا کام شروع کیا اور
اول رپورٹ مین لکہا ہے کہ اس ریاست کا حال ابتر ہے تہوڑا سا
ملک خالصہ مین ہے باقی سب جاگیرداران اور سردارون مین منقسم
ہو رہا ہے اونہون نے مدت سے ریاست کی اطاعت نہین کی ہے اور
نہ اب کرتے ہین اگرچہ ہر ایک ٹہاکر کے ذمہ فرض ہے کہ کسیقدر جمعیت
سے راج کی نوکری کرے مگر یہہ امر کہ فلان ٹہاکر کو کسقدر جمعیت نوکری مین
رکہنی چاہیے راج کے کسی کاغذ سے تحقیق نہین ہوتا دیگر ریاستون مین
چند سردار سرکش ہوتے ہین یہان صرف چند سرکشی سے مستثنی ہین یہانتک
تک سرکش ہین کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل تشریف لائے تب اونکو رئیس نے
طلب کیا تہا صرف چند سردار آئے اگر اسکا انتظام نہوا تو احتمال ہے کہ فساد
ہوجاوے انتظام ریاست برائے نام ایک شخص کم حیثیت کو مختاری
جسن جی کو سپرد ہے مگر اصل مین مہارا ول صاحب کہ ہوشیار ہین خود
کرتے ہین ـــ
ٹہاکر لنگرہ کے مقدمہ مین زک اوٹہانے سے پست ہمت ہو رہے ہین اور

कालगढ़

سرکار انگریزی کیواسطے فیصلہ کے اوسکے پہونچ گیا ہے کہ درجہ کو انتہائی اس اور
کی حکمی عدول و سرکشی یہانتک نے اوس ہے آرسے لازم کرنی مداخلت کو
ریاست میری کہ دیا جواب صاف نے ایجنٹ پولیٹکل صاحب الطلب عند کہ
آویگی تحریر مجھکو معرفت کی بانسواڑہ اگر ہے علیحدہ بالکل سے بانسواڑہ
بانسواڑہ عہدنامہ کا سرکار کہ ہوئی فہمایش چند ہر کا ندون جواب ہرگز
پذیر اثر مطلق مگر ہو ماتحت کے بانسواڑہ تم ہے نہیں سے تم ہے سے
مین گانو ۶۵ بھی مین علاقہ کے رتلام جاگیر کی گڈھ کوشل راو ہوئی
سے بانسواڑہ اوسکو سے ہونے ماتحت و ہمقدم کا رتلام راجہ اور
پولیٹکل صاحب الطلب عند کہ ہوئی جرات یہانتک کی ہمسری دعوی
کے کرنے ملاقات سے صاحب اول مہاراول مگر آیا مین بانسواڑہ ایجنٹ
ثابت اصل بے محض دوسری خود دعوی اوسکا سے تحقیقات گیا نہ واسطے
راجہ اور گڈھ کوشل راو مین ۱۸۵۵ء کہ ہوا دریافت بھی یہہ اور ہوا
گڈھ کوشل راو کہ ہے چکا ہو فیصلہ تب ہوئی تحقیقات کی نزاع کے رتلام
بھی مشکل مگر رکھتا نہیں تعلق سے رتلام ہے ماتحت کا بانسواڑہ ریاست
اپنی انگریزی سرکار دو امداد بلا سے رئیس کے ریاست مختصر اس کہ آئی نظر
ہوا چونکہ اور نہیں امید کی رکھنے مین اختیار و ضبط کو سردار ماتحت
تا مصنوعی بانسواڑہ مدخلہ اسناد مین تحقیقات کی مذکور راو دگی
خلاف اور واجب نا بھی دینا مدد کو رئیس ایمان بے ایسے مین ہو

معلوم

عملہ پولیس بہت بیخبر بلکہ تغافل رکہتے ہین اور حکام انگریزی سے مدد کے امیدوار
رہتے ہین اونہین ایام مین ریاست سونٹہہ تحت گورنمنٹ بمبئی کے بہیلون سून्य
سے لڑائی ہورہی تہی اور پوسینہ واقع گجرات ماتحت ایجنسی ماہی کانٹہ पोसेना
مین فساد تہا اور علاقہ سروہی کے بہاکر بہیل باغی ہورہے تہے اسلیئے भाखरभील
بنظر انسداد فساد بہیلون کے دربار بانسواڑہ سے صاحب پولیٹکل ایجنٹ
مغربی مالوہ کی خدمت مین وکیل متعین کرایا گیا اور رہبران حال کوٹہیاری
کیسری سنگہ دیوان بانسواڑہ نے کہ قوم سے بقال اور نہایت لایق
وہوشیار اور بہادر شخص ہے بہیلون کو ارتکاب واردات سے باز رکہا
اگرچہ یہ بندوبست بطور عارضی کارآمد ہوا مگر کوئی تدبیر کہ ہمیشہ کو فساد رفع کرنے
کے واسطے کافی ہو عمل مین نہ آئی۔

بانسواڑہ کے بہیل ہندو ہین مسلمانون کا کہانا کہانے سے پرہیز کرتے
ہین برہمنون کو بزرگ سمجہتے ہین مگر بقول راول صاحب اونکو بارہا سنتے ہین
کثرت سے شراب خوار اور افیونی ہین اور مہوہ کی شراب پیتے ہین اون
کی شادی وغمی اور ولادت کی رسمیات وہی ہین جو ہنود مین جاری ہین
اگر جو لوگ مرض چیچک سے مرین اونکو داغ نہین دیتے دفن کرتے ہین
سنہ ۱۸۸۲ء مین کرنل ہیکس صاحب ومیجر ہوارڈ صاحب ومیجر مکنزی صاحب हवडे साहब
کی رپورٹون سے دربار بانسواڑہ کی خرابی وابتری کی مفصل کیفیت
معلوم ہوئی کہ تحت ایجنسی میواڑ مین اس ریاست کا حال کل دیگر ریاستون
سے بدتر ہے راو کوشلگڈہ اور اس ریاست کے درمیان نزاع ہے

جو ۱۴ - اپریل ۱۸۷۸ء کو پیدا ہوا تہا -
مہاراول صاحب کو لڑکون کی تعلیم و تربیت کا بہت شوق ہے ۱۸۸۷ء مین
اگر سنگہ سنسکرت اور فارسی پڑہتا تہا اور سنگرام سنگہ نے ہندی
شروع کی تہی یقین ہے اب اونہون نے اچہی استعداد حاصل کر لی ہوگی
ستمبر ۱۸۷۸ء مین رانی چہوٹی راٹھوڑی جی سے دختر پیدا ہوئی تہی کہ اگست
۱۸۷۹ء مین مر گئی -
اس ریاست کے وسط کی زمین ماہی ندی سے دار الحکومت تک سیراب माहीनदी
اور آباد ان ہے مگر گرد نواح کے جنگلون مین بہیل بکثرت اور نہایت سرکش
و بد پیشہ ہین مہاراول صاحب کا بیان ہے کہ ۱۸۵۷ء کے غدر مین اونکو
بندوقین بہت ہاتہ آگئی ہین جب سے از بس مفسد ہو گئے ہین مہاراجہ
سیندہیہ کے علاقہ مالوہ کے زمیندار بانسواڑہ پرتاب گڈہ کے بہیلون
کو چوتہہ یعنی چہارم پیداوار بطور حق حفاظت و امداد وقت ضرورت کے دیتے
ہین مگر فی زمانہ ملک مین ترقی ہونے سے زمینداران نے اداے زر
چوتہہ مین انکار کیا اسپر بہیلون نے فساد کیا اور ۱۸۷۵ء مین بانسواڑہ
بہیلون نے بہ افسری گنگا راول - موضع موکہیری پر حملہ کیا مگر اونکو गंगारावल मोखेरी
شکست ہوئی اور گنگا راول کا بہائی چیجا راول مارا گیا اس سے خون
کا جہگڑا پیدا ہو گیا کہ اب تک چلا جاتا ہے اور اسوجہ سے کہ مہاراجگان
ہلکر و سیندہیہ کے ممالک سے بہی بندوبست کامل نہوا اس فساد کے
اد کی صورت ظہور مین نہ آئی علی العموم کل ہندوستانی ریاستین

اس وقت سے جواہر لال جی [illegible] صاحب ریاست میں حکومت کرتے ہیں
[illegible]
ریاست کی [illegible] ہوئی ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible] ہوئی ہے [illegible]
[illegible] کے اور [illegible] ہے ۔

[illegible] صاحب کی [illegible] میں [illegible]
[illegible] شادی کی [illegible]
[illegible] شادی کی [illegible]
[illegible] ریاست کی [illegible] شادی کی [illegible]
[illegible] جواہر لال صاحب کے [illegible]
[illegible] سے [illegible] ہوئے اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

انسداد کار ریاست پرتاپ گڈہ کی مدد سے بندوبست کرایا گیا۔
سنہ ۲۹ء میں کپتان سپیرسن صاحب نے کہ ریاست کی اصلاح وانتظام کیواسطے گئے تھے بہ ثبوت جرم ایک پولیس کے اہلکار کو موقوف کیا اوس نے چند مرتبہ از سرنو اپنے عہدہ پر بحال ہونے کی درخواست کی مگر صاحب نے منظور کرنا مناسب نہ سمجھا جب اوسکو تحقیق ہوگیا کہ صاحب مقرر نکرینگے تو ایک مسلمان ملازم سے ساز کرکے اون کے قتل کا اقدام کیا مگر قبل اسکے کہ ارتکاب جرم وقوع مین آوے راز فاش ہوگیا تحقیقات سے ثبوت جرم مین کچھہ شبہہ نہ رہا تاہم اس وجہہ سے کہ صرف قرائن کی شہادت تھی مجرمون کو جلاوطنی بعبور دریاے شور کی سزادی گئی اس جرم سزا پر بھی مقدم مجرم اثناء راستہ بمبئی سے مفرور ہوگیا۔ دیوان کی موقوفی کے بعد مہاراول بھوانی سنگہ صرف تھوڑے عرصہ تک زندہ رہے اونکا کوئی وارث نہ تھا اسواسطے سرداروں نے باتفاق صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر سنگہ نامی سردار کو کہ سب سے زیادہ مستحق تھا متبنیٰ ومسندنشین کیا۔ اسیطرح جب بہادر سنگہ کا انتقال ہوا مہاراول لچھمن سنگہ صاحب رئیس حال کو متبنیٰ لیا مگر اس مرتبہ مان سنگہ کھنڈو کے ٹھاکر نے اون کی مسندنشینی مین رخنہ انداز ہوکر دعوی کیا کہ میرا بیٹا زیادہ مستحق ہے وہ رئیس ہونا چاہیئے مگر جب اوس کے خراج واجب الاداے ریاست مین سے تیرہ سو روپیہ سال معاف کردیا تو وہ اپنے دعوی سے دست بردار ہوگیا۔

सम्यक् ताल्लुक

اس عہدنامہ کو کپتان آئی میکڈونلڈ صاحب نے حسب الحکم سرجان مالکم صاحب منجانب سرکار انگریزی اور مہاراول سری بھوانی سنگہ صاحب نے منجانب اپنے بتاریخ ۱۵ فروری ۱۸۱۸ء مطابق بھاگن سدی ۲ سمت ۱۸۷۴ و ربیع الثانی ۱۲۳۳ھ ہجری بمقام بانسواڑہ مرتب کیا۔

۱۸۲۴ء مین ایک عہدنامہ بابت ادائے ساڑہے آٹھہ ہزار روپیہ سالانہ مصارف فوج جیساکہ ڈونگرپور کی ریاست سے ہوا تہا منضبط ہوا مگر اوسپر کبہی عملدرآمد نہوا اس سے وہ منسوخ سمجہا گیا ۱۸۲۴ء تک بانسواڑہ مین بہیل و دیگر غارت گرون کی شرارت سے بہت فساد رہا اوسکے انسداد اور مفسدون کو سزا دینے مین محنت وکوشش عمل مین آئی اوسوقت سے اس ملک مین امن وامان ہوگیا رفع بدنظمی کے بعد آمدنی ملک مین بہت اضافہ ہوا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ لکہتے ہین کہ اگر مہاراول صاحب اور اونکا دیوان کہ دوست بھی تہا بدچلن اور کاروبار ریاست سے غافل نہوجاتے تو اوس سے زیادہ اضافہ ہوتا اونکی زیادتی کانتیجہ روزبروز ظہورپذیر ہونے لگا جوروپیہ سرکاری خراج مین دیا جاتا مہاراول بھوانی سنگہ اور اون کے مختار نے عیش و عشرت مین خرچ کردیا عرصہ دراز کا خراج باقی رہگیا تب صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو جہد بلیغ کرنی پڑی آخرکار مہاراول صاحب نے بمشکل تمام دیوان کو موقوف کرنا قبول کیا اور کسیقدر زرخراج واجب الطلب مین سے بھی ادا کیا اور غارتگری کی واردا تین بکثرت ہونے لگین اون کے

[illegible] کیا ہے اور سرکار انگریزی نے

[illegible] کی جلد ترقی ہو خراج ۱۸۱۹ء

[illegible] بندوبست کیا ہے اور ہمارا [illegible]

[illegible] کرینگے —

[illegible]

[illegible]	بیساکھ سدی ۱۸۷۸ سمت
[illegible]	اپریل ۱۸۲۱ء
[illegible]	[illegible]

[illegible] سیاو [illegible]

[illegible] سرکار انگریز [illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible] واجب [illegible]

آمدنی ومفلسی ریاست مہارادل صاحب بجاے کل بقایا خراج مندرجہ
قلم مذکور صرف بتیس ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی کہ اسقدر خراج ترقی ریاست
کے زمانہ مین دیگر ریاستون کو ہرسال دیاجاتا تہا لینا منظور کیا ہے —
مہارادل صاحب اقرار کرتے ہین کہ زر مذکور بموجب اقساط مندرجہ ذیل
داخل کرینگے —

پہاگن سمت ۱۸۷۶ فروری سنہ ۱۸۲۰ع	بیساکہ بدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ اپریل سنہ ۱۸۲۰ع
ال صمار	ال صمار
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ جنوری سنہ ۱۸۲۱ع	بیساکہ بدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ اپریل سنہ ۱۸۲۱ع
ال صمار	ال صمار
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ جنوری سنہ ۱۸۲۲ع	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ اپریل سنہ ۱۸۲۲ع
سہ صمار	سہ صمار
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ جنوری سنہ ۱۸۲۳ع	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ اپریل سنہ ۱۸۲۳ع
سہ صمار	سہ صمار
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۰ جنوری سنہ ۱۸۲۴ع	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ اپریل سنہ ۱۸۲۴ع
سہ صمار	سہ صمار
ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۱ جنوری سنہ ۱۸۲۵ع	بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۸۲ اپریل سنہ ۱۸۲۵ع
سہ صمار	سہ صما

ازانجا کہ عہدنامہ مذکور کی نوین قلم کے بموجب مہارادل صاحب سے
بعوض حفاظت ریاست خراج سالانہ حسب ترقی ریاست تکرفی روپیہ

دوسرا عہدنامہ مندرجہ نقشہ منضبط ہوا اس عہدنامہ کے بموجب مہاراول صاحب نے بالعوض حفاظت انگریزی اور اقرار دستگیری اپنے اور اپنے جانشینون کے بمقابلہ سرکش رشتہ دار و توابعین کے سرکار انگریزی کو بقایا خراج واجب الطلب پہلے سرپرست سرکارون کا اور آیندہ کو سالانہ خراج جو مصارف حفاظت و امداد کیواسطے کافی ہو مگر آمدنی ملک کی فی روپیہ چھہ آنہ سے زیادہ نہو ادا کرنا قبول کیا بعد ازان بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل بقایا خراج بقدر ستیس ہزار روپیہ بذریعہ اقساط اور خراج تین سال بہ تخفیف ادا ہونا قرار پاکر آیندہ کیواسطے مبلغ ___ روپیہ سالانہ کہ آمدنی حال کے چھٹے حصہ سے زیادہ ہے مقرر ہوا۔

عہدنامہ

درمیان سرکار انگریزی و مہاراول
سری بہوانی سنگہ صاحب رئیس بانسواڑہ

ازانجا کہ عہدنامہ درمیانی سرکار انگریزی و مہاراول سری بہوانی سنگہ صاحب راول بانسواڑہ مورخہ ۲۵- دسمبر ۱۸۱۸ء مطابق ۱۲- ماگہہ سمت ۱۸۷۵ کی آٹھوین قلم مین مہاراول صاحب نے کل بقایا خراج واجب الطلب ریاست دہار و دیگر سرکارون کا تاریخ عہدنامہ مذکور تک ایسی قسطون سے کہ بمقتضائے گنجایش آمدنی ریاست و حسب مرضی سرکار انگریزی واجب ہون داخل کرنے کا اقرار کیا ہے اور سرکار انگریزی بلحاظ کمی

مرہٹون کی ظلم و تعدی سے بہت تکلیف بہونچی ہے خصوص مرہٹون نے یہان
کے رئیس اور رعایا کو ایسا تنگ و تباہ کیا تہا کہ سرکار انگریزی کے فتح
ہونے پر رئیس بانسواڑہ نے صرف اس شرط پر کہ مرہٹون کو ملک سے
نکالدیا جاوے سرکار کا خراج گذار ہونیکی درخواست کی اور رسیند ہیہ
ہلکر اور دہار کی افواج کو خارج کرنے کی غرض سے ملک کی آمدنی مین سے
فی روپیہ چہہ آنہ خراج دینا منظور کیا۔ اس مرادسے ۱۸۱۲ء مین اپنے
وکیل کو مع مسودہ عہدنامہ صاحب رزیڈنٹ بڑودہ کیخدمت مین بہیجا
صاحب موصوف نے ہدایت کی کہ صاحب رزیڈنٹ دہلی سے درخواست
کرین اسپر وکیل اون کے پاس گیا اور اگرچہ اوسوقت تعہد پختہ نہوا مگر
پانچ برس بعد وکیل نے اونہین کاغذات کے ذریعہ سے اور اونہین شرائط
پر بتاریخ ۱۶۔ستمبر ۱۸۱۸ء عہدنامہ مندرجہ نقشہ دوم منضبط کیا مگر رئیس نے
جسکا نام مہارادل امید سنگہ تہا شاید اس خیال سے کہ خوف کا وقت گذر گیا
یا شرائط کو جو خود اونہین کی درخواست کے بموجب تجویز ہوئین تہین بہت
سخت اور خلاف مطالب اپنے تصور کرکے عہدنامہ کو تصدیق نہ کیا اور اوسپر
عمل کرنے سے انکار کیا۔ اول تو سرکار انگریزی نے اوسی عہدنامہ کو
واجب التعمیل قرار دیکر اوسپر عملدرآمد رکھنے کی ہدایت کی تہی مگر اونہین ایام
مین ریاست دہار سے عہدنامہ منضبط ہوا اور اوسکے بموجب جو خراج
کہ ڈونگرپور بانسواڑہ سے اوس ریاست مین لیاجاتا تہا سرکار انگریزی
مین منتقل ہوا سرکار کو بہی ترمیم عہدنامہ مین کچہہ عذر نہوا ۲۵ دسمبر ۱۸۱۸ء

نمبر	نام قصبہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
۱	خوشحال گڈہ	۲۳	۱۰	۷۴	۲۷	بانسواڑہ سے ۲۲ میل جنوب ہین	खुशालगढ़
۲	کلنجرہ	۲۳	۲۴	۷۴	۲۸	نیمچ و بڑودہ کے راستہ پر نیمچ سے ۹۹ میل جنوب و مغرب ہین	कलिञ्जरा
۳	سنگواڑہ	۲۳	۳۷	۷۴	۴۱	مئو و طلیہ کے راستہ مین مئو سے ۱۳۶ میل شمال و مغرب ہے	संगवाड़ा

ان مین سے کلنجرہ جسے کنجرہ بہی کہتے ہین بہت پرانا قصبہ ہے وہان ایک قدیم عمدہ مندر ہے کہ در ہنولا متروک پڑا ہے بشپ ہیبر صاحب نے لکہا ہے کہ یہہ عظیم الشان عمارت جینیون کا مندر ہے اوسمین گنبد و مینارین بہت ہین کل عمارت چند حصون مین منقسم ہے چہتین سنگین ہین اور کل در و دیوار باریک و عمدہ نقش و نگار سے منقوش ہین سابقاً جینی لوگ بہت دولتمند اور تجارت پیشہ تہے مگر مرہٹون کی ظلم و زیادتی سے سب چہوڑ کر چلے گئے مہارا ول صاحب والی بانسواڑہ اودے پور کے مہارانا صاحب کے خاندان مین سے ہین اور ملک بانسواڑہ بہی کسی زمانہ مین راج اودے پور مین داخل تہا یہان کے رئیس بانی ریاست ڈونگر پور کے چہوٹے بہائی کی اولاد مین سے ہین اور اون کے توابعین جاگیردار بہی اوسی قوم سے ہین ۔ مثل ڈونگر پور کے بانسواڑہ کی ریاست کو بہی مغلون اور

कन्जरा

जैनी

ہین آبادی صرف ایک جزو پر ہے ۔
مہارادل صاحب کا محل شہر سے بلندی پر مضبوط اور قلعہ کے ہمشکل عمارت ہے اوسکے قریب ایک تالاب ہے اوسپر سرسبزی درختی سے بڑی رونق رہتی ہے اور تالاب کے پختہ گہاٹ بنے ہوئے ہین شہر مین ہنود کے چند عمدہ مندر ہین اور بازار بہت وسیع ہے زیادہ تر برہمنون کی آبادی ہے مگر مسلمان بہی بہت ہین یہہ شہر عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۳۲ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ اور ۲۴ دقیقہ پر واقع ہے مگر قدیم شہر بانسواڑہ جسکو جگمل سنگہ نے بونگر نامی بہیل سے یہہ ملک فتح کرکے آباد کیا تہا اس دارالریاست حال سے کسیقدر فاصلہ پر ہے اس شہر مین سنہ ۱۸۶۸ع کی خانہ شماری کے بموجب ۱۶۴۸ گہر ہین اور ۵۸۲۵ آدمیون کی آبادی اس تفصیل سے ہے ۔

डूंगर

مرد	۱۶۳۹	عورت	۲۱۷۶	طفل	۱۳۳۵	دختر	۶۷۵

قلعہ کے نیچے ایک چہوٹی ندی بہتی ہے ۔
علاوہ بانسواڑہ کے اس ریاست مین خوشحال گڈہ و کلنجرہ و ڈنگواڑہ بڑے قصبات ہین ۔

اوس سے بہت فائدہ اوٹھا لئے ہین یقین ہے کہ آمدنی بہت ہوجاویگی
بھیلون کو ہرکارون مین نوکر رکھا گیا ہے کہ وے بخوبی کام دیتے ہین -
پیشتر اجرت بولاوہ یعنی حفاظت ڈاک کی ریاست کے ذمہ تھی اب مہاراو
صاحب نے بنظر کفایت اس خرچ کے بذریعہ اقرار تحریری ڈاک کی
حفاظت اپنے ذمہ کر لی ہے

تیسری فصل

بانسواڑہ

ریاست بانسواڑہ کے شمال مین ڈونگرپور اور اودے پور شمال مشرق
اور مشرق مین پرتاب گڈھ جنوب مین ممالک ہلکر و جاورہ اور مغرب مین
ریواکانٹہ واقع ملک گجرات ہین یہہ ریاست خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ
۱۰ دقیقہ اور ۲۳ درجہ ۴۸ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۲ دقیقہ
اور ۷۴ درجہ ۴۱ دقیقہ کے درمیان طول مین شمال سے جنوب کیطرف
۴۵ میل اور عرض مین مشرق سے مغرب کی جانب ۳۳ میل ہے او
رقبہ ۱۴۴۰ مربع میل آبادی ۱۴۴۰۰۰ باشندون کی اور اوسط
جمع سالانہ ۱۲۶۰۰۰ روپیہ ہے -

شہر بانسواڑہ مئو ڈلیہ کی سڑک پر مئو سے ۱۲۳ میل شمال مغرب
مین اور ماہی ندی کے کنارہ چپ سے آٹھہ میل مغرب مین واقع ہے
اوسکی بہت وسیع شہر پناہ ہے مگر اس احاطہ کے اندر زیادہ تر رقبہ پر باغات

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خراج	کیفیت	
۱۰۰	بلوریہ	چوہان اجیت سنگہ	للعہ ۲/	•	किरोलवा अर्जुनसिंह
۱۰۱	ٹیکلہ	چوہان گمان سنگہ	عہ ۱۲/	•	टेकला
۱۰۲	کہاون	چوہان بہارہ بجی	عہ	•	खादन
۱۰۳	لمباٹہہ	چوہان اجیت سنگہ	عہ ۸/	•	लम्बादा
۱۰۴	سیالہ	چوہان رگہناتہہ سنگہ	لعہ	•	मेयाला
۱۰۵	ہتوواتی	اوہ اودے سنگہ	عہ	•	मतुवाती
۱۰۶	ڈہونڈہ واڑہ	چوہان بہوانی سنگہ	للعہ ۸/	•	ढूंडावाड़
۱۰۷	گڈہ	چوہان سودہ جی	عہ	•	गुड़ा सोवजी
۱۰۸	بانتری	چونڈاوت دولت سنگہ	عہ	•	पान्तरी
۱۰۹	انترسمہ	چمپارہ ارجن سنگہ	عہ	•	अंतरसभा चम्पारा

ڈاک خانہ

کہیرواڑہ سے بانسواڑہ کو ڈاک ڈونگرپور و سگواڑہ ہوکر جاتی ہے اگرچہ ابہی آمدنی زیادہ نہین ہے مگر باشندگان ملک خطوط وغیرہ بہیجکر

کیفیت	تعداد خرچ	نام جاگیردار	نام جاگیر	نمبر	
•	صہ ۱۴ر	واجنیہ جوان سنگہ	بار	۸۸	बार वाजनिया
•	مہ	دسودہی لچہمن سنگہ	پرتلی	۸۹	परतली दसोधी
•	صہ ۸ر	چوہان دہیرجی	پردلہ	۹۰	परदला धीरजी
•	لہ	واجنیہ رتن سنگہ	جہورہ	۹۱	जूरा
•	ہہ	ہیڑتہ سردار سنگہ	رام سور	۹۲	रामसोर
•	عہ	ہیڑتہ محکم سنگہ	راتریہ	۹۳	रात्रिया
•	مہ عہ ۸ر	چوندراوت بہوان سنگہ	نیمس واڑہ	۹۴	नेसवाड़
•	جہ ۱۴ر	چوہان رتن سنگہ	باراتلی	۹۵	वारामली
•	للعہ	سولنکی نول سنگہ	بہینڈہ	۹۶	भेंडा सोलंकी
•	عہ ۹ر	چوہان کودرسنگہ	دہولدرہ	۹۷	धोलदरा कुंदरसिंह
•	ماہی صہ ۱۳ر	چوہان لالجی	کہیداوہ	۹۸	खुनादा
•	مایہ ۶ر	داسوروا گہہ	لیکہی	۹۹	लखी दामोरवाघ

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خرچ	کیفیت	
۷۵	ٹونک واسہ	چوہان کبیر سنگہ	للعہ ۲/	.	तूंगवास
۷۶	کمرہ انیہ	چوندراوت کور سنگہ	صہ ۱۲/	.	कमरावस्था कुंवरसिंह
۷۷	کہوڑوہ	چوہان دولی سنگہ	صہ ۱۲/	.	खेतूड़ा दुलोसिंह
۷۸	کہروریہ	چوہان کانہہ سنگہ	ہہ ۴/	.	खेरस्या
۷۹	گڑہ	چوندراوت پرتاب سنگہ	ہہ ۱۲/	.	गुढा
۸۰	ایضاً	چوہان رتن سنگہ	ہعہ	.	
۸۱	ایضاً	چوہان ولیل سنگہ	رہ ۱۲/	.	
۸۲	ایضاً	چوہان کوبدرجی	للعہ ۶/	.	...जी
۸۳	ایضاً	چوہان ورجاجی	ہعہ	.	दुरजाजी
۸۴	سودپور	چوندراوت جوان سنگہ	لعہ ۱۲/	.	मोहपुर
۸۵	جس پور	چوہان سانل جی	عاروعہ	.	जसपुर सामलजी
۸۶	بہوارٹہ	چوہان بہوت سنگہ	صہ ۵/	.	भवाड़ा भूतसिंह
۸۷	اوبلی	میڑتیہ لال سنگہ	ہہ ۲/	.	खोवली मेड़ना

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خرچ	کیفیت
۲۲	سندرپور	چسپارہ گلاب سنگھ	معہ ۸/	۰
۲۳	کھیرواڑہ	چوہان گلاب جی	اللعہ ۱/	۰
"	ڈونگرہ	چوہان سمرتھ سنگھ	صعہ	۰
	"	چوہان زورآور سنگھ	للعہ ۴/	۰
"	"	" سندول ہوانی سنگھ	لعہ	۰
"	"	" " کشن سنگھ	عہ ۲/	۰
"	"	" " خوشحال سنگھ	لعہ ۴/	۰
"	"	" " " نولن جی	صہ ۵/	۰
"	"	" " دولت سنگھ	لعہ ۸/	۰
"	"	" " "	عہ ۱/	۰
"	"	"	عہ	۰
"	"	"	عہ	۰
	"	"	[illegible] ۱۲/	۰

नपुर
नया
बुढा
गामरा
निर्भयसिंह
वालाई
नूरीवाड़ा

	کیفیت	مقدار خرچ	نام جاگیردار	نام جاگیر	نمبر
वाजरडा चौहानपहाड़ जी	۰	عــــه ۸ر	چوہان پہاڑ جی	واجروده	۵۰
वागदरी नाहरसिंह	۰	عــــه ۴ر	بیالہ ناہر سنگہ	باگدری	۵۱
पीपलोदा	۰	معــــه ۱۲ر	چوہان پرتہی سنگہ	پیپلوده	۵۲
पादरी	۰	للعــــه ۴ر	اوده ناہر سنگہ	پادری	۵۳
पदापुर चमारया	۰	معــــه ۶ر	چماریہ روپ سنگہ	پتہ پور	۵۴
झिंझुवा जालोजी	۰	لعــــه ۷ر	بہوسیہ جالوجی	جہنجوده	۵۵
चाला	۰	لعــــه ۱۳ر	چوہان پرتاپ سنگہ	چالہ	۵۶
धामोद	۰	ماســــه	بہوسیہ کبیر سنگہ	دہاموده	۵۷
रैनपुर बेवलागुला बजी	۰	لعــــه	بیولہ گلاب جی	رین پور	۵۸
रैनवाड़ा	۰	ســــه ۴ر	چوہان سوہن جی	رین واڑه	۵۹
सांचिया	۰	للعــــه ۲ر	چوہان ہمیر سنگہ	سنچیہ	۶۰
चतोरा	۰	عــــه	اوده جوان سنگہ	چتوره	۶۱

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت	
۳۹	کنوریہ	چوہان جیت سنگھ	[illegible]	•	कन्नोरया
۴۰	گامری	چوہان گمبھیر سنگھ	[illegible]	•	गामरी गंभीरसिंह
۴۱	تمبوریہ	چوہان جینجی	[illegible]	•	तमबोरया [illegible]
۴۲	چکلی	چوہان راگھوداس	[illegible]	•	[illegible] चकली
۴۳	جھوساوہ	چوہان دھیرجی	[illegible]	•	झूसावा धीरजी
۴۴	سکودرہ	چوہان گمان سنگھ	[illegible]	•	सकोदरा
۴۵	کہان پور	واجھنیہ گلاب جی	[illegible]	•	खमानपुर वाजनया
۴۶	گدہ	واجھنیہ نول سنگھ	[illegible]	•	गुढा
۴۷	گامرہ	چوہان نربھی سنگھ	[illegible]	•	गामरा निर्भयसिंह
۴۸	والائی	چوہان بہوان سنگھ	۰	کچھہ خراج نہیں دیتا ہے	वालाई
۴۹	نوری واڑہ	چوہان رتن سنگھ	[illegible]	•	नूरीवाड़ा

درجہ سیوم

	نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت
गढा	۳۰	گڈھ	چونڈاوت کیسری سنگھ	للصہ ۱۲ر	۰
खेडा. कछवाया	۳۱	کھیڑہ	کچھوایہ دولت سنگھ	ماللعہ ۴ر	۰
गोदापला	۳۲	گوداپلہ	چوہان بھوانی سنگھ	ماللعہ ۱۲ر	۰
पारदा धामनरा	۳۳	پاردہ	باجنیہ نول سنگھ	للعہ ۱۲ر	۰
पचवता	۳۴	پچاوتہ	اودارجن سنگھ	عہ ۲ر	۰

درجہ دوم

	نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت
वेदसा चौहानकनकसिंह	۳۵	بیدسہ	چوہان کنک سنگھ	ماعہ ۲ر	۰
मनोवा	۳۶	نتودہ	راناوت پرتاپ سنگھ	۱۱ماللعہ	۰
वनवासा	۳۷	بنواسہ	چوہان بہاری جی	مارصہ ۴ر	۰
रीछा हिन्दूसिंह	۳۸	ریچھ	چوہان ہندوسنگھ	مار	۰

	نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خراج	کیفیت
बोर भोमिया	۱۹	بور	بھومیہ دہیر سنگہ	[illegible]	•
चूंदवाडा	۲۰	چوندواڑہ	بھومیہ دولت سنگہ	[illegible]	•
सीसोद ...ध	۲۱	سیسود	ادہ ارجن سنگہ	[illegible]	•
गामरी	۲۲	گامری	ادہ ہمت سنگہ	[illegible]	•
गरमाला	۲۳	گرمالہ	چوہان اودے سنگہ	[illegible]	•
इंदोर	۲۴	اندور	سکتاوت بخت سنگہ	[illegible]	•
पाडातुवरका	۲۵	پاڑہ تورکہ	چونداوت ارجن سنگہ	[illegible]	•
पावरी छोटी	۲۶	پادری خورد	چوہان مان سنگہ	[illegible]	•
रसाना रानावत	۲۷	رسانہ	راناوت ظالم سنگہ	[illegible]	•
रामा	۲۸	رامہ	چوہان ناہر سنگہ	[illegible]	•
सरवानी	۲۹	سکہانی	چونداوت روپ سنگہ	[illegible]	•

	نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت
नादा सोलंकी	۱۰	ناوہ	سولنکی خوشحال سنگہ	صماله‌ہسہ	•
सावली सघ	۱۱	سابلی	ادہ ابھی سنگہ	•	برادر مہاراول صاحب ہے خراج نہیں دیتا ہے مگر نذرانہ مسند نشینی دیتا ہے
नांदली	۱۲	نا ندلی	ادہ امید سنگہ	•	بشرح ایضاً
रामगढ	۱۳	رام گڈہ	چوندا وت پرتاب سنگہ	•	خراج نہیں دیتا ہے مگر نذرانہ مسند نشینی دیتا ہے
लोदावल	۱۴	لوداول	چوہان کشور سنگہ	•	بشرح ایضاً

درجہ دوم تعظیمی

	نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد خراج	کیفیت
वगारी	۱۵	دگاری	چوہان ہنونت سنگہ	سہ ۱۲ ر	•
बड़ीपादरी	۱۶	بڑی پادری	چوہان سورج مل	سہ ۱۲ ر	•
भिलरवाड़ा	۱۷	سرواڑہ	چوہان بہار تہہ سنگہ	الـ سہ	•
सोवगढ	۱۸	سوو گڈہ	سکتاوت چتر سنگہ	۱۰	•

فہرست جاگیرداران راج ڈونگرپور

درجہ اول تعظیمی

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	مقدار خراج	کیفیت	
۱	بنکورہ	چوہان کیسری سنگھ	[illegible]	خراج سابق [illegible]	वनकोरा चोहान
۲	بیچواڑہ	چوہان بخت سنگھ	[illegible]	۔	वेचवाड़
۳	پیٹھ	چوہان دیپ سنگھ	[illegible]	خراج سابق [illegible]	पीठ
۴	کووہ	بیڑتہ فتح سنگھ	[illegible]	۔	
۵	موودوہ	چوہان ڈونگر سنگھ	[illegible]	۔	
۶	چیتڑی	چوہان رتن سنگھ	[illegible]	یہہ ٹھاکر علاقہ بانسواڑہ میں بھی گیتڑی کا جاگیردار ہے	चीतडी
۷	ٹھاکردہ	چوہان گمبھیر سنگھ	[illegible]	علاقہ بانسواڑہ میں جاگیردار ہے۔ خراج سابق [illegible]	ठाकुरदा
۸	وسسہ	چوہان بھوانی سنگھ	[illegible]	۔	वमसा
۹	سولیج	چونداوت محبت سنگھ	[illegible]	۔	सोलोज चोंदावत

سالہائے گذشتہ میں میلہ کی تجارت بموجب نقشہ ہوئی ہے۔

نام سمت	پارچہ ہائے ہر قسم	دیگر اجناس	میزان کل	فروخت	باقی
سمت ۱۹۲۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۳۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تحقیقات کرکے وہ زمین ڈونگرپور کو دی اور صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے
فیصلہ کو منظور کیا اور واقعی یہہ فیصلہ ایسا واجب ہوا ہے کہ دربار بانسواڑہ
نے بہی اوسکی واجبیت کو تسلیم کیا اس فیصلہ کے بعد مہارا ول صاحب نے
پانچ برس کے واسطے کل محاصل اجناس تجارت معاف کرکے اجراے
میلہ کا اشتہار جاری کیا اول میلہ مین مہارا ول صاحب اور صاحب اسسٹنٹ
گئے اور بنظر السداد فساد فوج بہی لیگئی مگر کچہہ فساد نہوا اول سال مین
میلہ کم ہوا مگر بعد ازان زیادہ ہونے لگا یہہ میلہ دو ہفتہ رہتا ہے اور
قریب بیس پچیس ہزار آدمی جمع ہوتے ہین مہارا ول صاحب بندوبست
اچہا کرتے ہین بمزید احتیاط اونہون نے ایام میلہ مین انتظام میلہ کے
واسطے میواڑ بہیل کورپس کی کمپنی متعین ہونیکی درخواست کی چونکہ فوج
انگریزی سے انتظام اچہا ہوتا ہے اور اونکی درخواست واجب
تہی منظور ہوئی اور ہرسال میواڑ بہیل کورپس کی کمپنی بندوبست کیواسطے
بہیجا کرتی ہے مہارا ول صاحب ہرسال خود جاکر میلہ کا بندوبست کیا
کرتے ہین اور جس سال فرصت ہوتی ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ
بہی جاتے ہین مگر چند سال سے بدرپیشی ضروریات اونکا جانا نہین ہوسکتا ہے
سنہ ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ء کے میلہ مین ریاست بانسواڑہ خلل انداز ہوئی جو مال
اوس علاقہ مین ہوکر آیا اوس پر ایک روپیہ فی نرگا محصول لیا مگر صاحب
سپرنٹنڈنٹ کو تحریک ہوکر آیندہ کیواسطے یہہ محصول موقوف کرایا گیا۔

بہت ہین مگر اون سے کچھ تکلیف نہین ہے اور عنقریب کل مہاراول
صاحب کے قدیمی ملازم ہین -
ڈونگرپور مین کوئی شفاخانہ نہین ہے صرف ایک حکیم ادویات تقسیم کیا
کرتا ہے اس نواح مین گجراتی روگ اکثر ہوتا ہے اور اس سبب سے
کہ آب نوشیدنی ناقص رہتا ہے اور بارش کے پانی کے اخراج کی
کوئی صورت نہین ہے مگر گرد و پیش کے ملک کی نسبت خاص ڈونگرپور
مین بخار کا بہت زور ہوتا ہے سنہ ۱۸۶۹ع مین ہیضہ اور گجراتی روگ
سے دو ہزار آدمی مرے اور سنہ ۱۸۷۰و۷۱ع مین صرف گجراتی روگ سے
پانچ سو آدمی فوت ہوئے سنہ ۱۸۷۲و۷۳ع مین بخار کے مریضون کو مہاراول
कोनेन صاحب نے کونین بہت تقسیم کی سنہ ۱۸۷۴و۷۵ع مین بارش کی طغیانی سے
سب تالاب بہر گئے بلکہ پانی کی کثرت سے اکثر تالاب خراب ہو گئے -
اس ریاست مین صرف ہندی کا ایک مدرسہ ہے کہ اوسمین سنہ ۱۸۶۸و۶۹ع
مین ساٹھہ طالب علم تھے -
सोम मही जہان سوم اور مہی ندیان ملی ہین بنیشر مہادیو کا مندر
बनेस्वर ہے اس مقام کی بابت ڈونگرپور اور بانسواڑہ کی ریاستون مین
باہم سولہ برس تک سخت تنازعہ رہا اس سبب سے میلہ بند ہو گیا تھا
मोतीभक्त تاہم بنیشر مہادیو اور موتی بہگت کی زیارت کیواسطے ماہ سدی ۱۵-
ہر جاتری بکثرت آتے تھے سنہ ۱۸۶۴ع مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے
صاحب اسسٹنٹ کو فیصلہ کیواسطے متعین کیا اونہون نے بخوبی

اور زراعت مین کسقدر افزونی ہوئی ہے افسوس ہے کہ کرنل ہیکسن صاحب کا رابطہ مہارادل صاحب سے اچھا نہین ہے مہارادل صاحب لکھنا پڑھنا بخوبی جانتے ہین اور بہت ہوشیار وعقیل ہین اگر ایسے نہون تو سرکار انگریزی کی بدنامی ہے کیونکہ ایام نابالغی مین سرکار کے اہتمام سے تربیت پائی ہے پس اونکی نسبت جو گمان کرنل ہیکسن صاحب کو ہے غلط ہے۔

سنوات گذشتہ مین ریاست کی فوج اس تفصیل سے رہی ہے۔

سال	ولایتی و مکرانہ	دیسی	بہیل وغیرہ	میزان	کیفیت
سنہ ۶۸و۱۸۶۹ع	۲۷۵	۲۹۱	۰	۵۶۶	
سنہ ۷۲و۱۸۷۳ع	۱۳۳	۲۷۰	۴۹	۴۵۲	
سنہ ۷۳و۱۸۷۴ع	۱۳۳	۲۸۸	۴۹	۴۷۰	

مکرانہ اور ولایتی سپاہی بہت شریر ہوتے ہین رعایا کو تنگ کرتے ہین اور بعض اوقات رئیسون کو بہی باعث تکلیف ہوتے ہین اس سبب سے حکام انگریزی و رئیسون کی کوشش اسمین رہی ہے کہ یہہ لوگ فوج مین سے کم کیے جاوین چنانچہ ڈونگرپور سے سنہ ۶۹و۱۸۶۹ع مین ۱۵۳ اور سنہ ۶۹و۱۸۷۰ع مین ۱۲۰ ولایتی و مکرانہ موقوف ہوئے اور اگرچہ اب بہی یہہ لوگ فوج مین

مین بہت ضرورت ہے اہالیان ڈونگرپور سمجھتے ہین کہ ہمکو فوجداری و
دیوانی کے اختیارات کلی حاصل ہین اور جو چاہینگے کرین گے کوئی باز
پرس کرنے والا نہین ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کسی مقدمہ مین انصاف
کیواسطے لکہین تو اوسپر کچہہ لحاظ نہین ہوتا ہے اور کام مین بڑی بطالت
ہوتی ہے ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ء مین جب تک یہہ شرطہ جاری نہوا تہا صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی تحریر پر بہت عمل ہوتا تہا اب ریاست کی زیادتی اس درجہ کو پہونچی ہے
کہ ایک بقال کو جو حقیقت مین سچا تہا صاحب کے پاس استغاثہ کرنے کی
علت مین سزا دی اب بہی بہت مقدمات سپرنٹنڈنٹی مین زیر تجویز ہین
واجب یہہ ہے کہ جس حالت مین سرکار انگریزی مہارا ول صاحب کی
حکومت کی امداد و دستگیری کرتی ہے اور کوئی ٹہاکر مثل زمانہ سابق
بغرض حقرسی سرکشی کرے اوسمین مداخلت کرتی ہے تو راج کو بہی اونپر
کچہہ ظلم و تعدی نہ کرنے دی اور جو وے شکایت واجب کرین اوسکی
سماعت کرے۔

مگر بخلاف اسکے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکہا کہ انتظام فوجداری جسکی قباحتین
کرنل ہیکس صاحب نے لکہے ہین حسب درخواست کرنل کیٹنگ صاحب
بمنظوری گورنمنٹ ہوا ہے میرے نزدیک بجاے اسکے کہ ہر ایک ٹہاکر اپنے
اپنے شعور کے موافق انتظام عدالت کرے مہارا ول صاحب کو کل اختیار
کا ہونا اصولی انتظام کیواسطے بہت مفید ہے اب ڈونگرپور کو دیکہنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر اور دیہات مین آبادی کسقدر زیادہ ہوگئی ہے

صرف اسی ریاست مین ہوا ہے اگر کل راجپوتانہ مین ہوتا توجاے شکایت نہوتی۔

افعال جایز کے حیلہ سے ٹھاکر و رعایا دونون پر ظلم ہوتا ہے تہانہ دار جو کامدارون کے مقرر کئے ہوئے ہین دیہات خالصہ مین رہکر جاگیر دارون کے علاقہ مین مجرمون کو طلب کرلیتے ہین اور ڈونگرپور کو چالان کرتے ہین چونکہ راج مین قید باشقت کی سزا کا دستور نہین ہے اون سے جرمانہ لیا جاتا ہے یہی عمل اگر دیانت داری سے کیا جاوے توخوش انتظامی کا باعث ہو مگر کامدارون اور ٹھاکرون کی عداوت ہے اسوجہہ سے اونکی رعایا پر دوچند وسہ چند جرمانہ ہوتا ہے اور اس جرمانہ کیوجہہ سی ٹھاکرون کے ایصال مالگذاری مین ہرج واقع ہوکر اونکا بہت نقصان ہوتا ہے اور اکثر صورتون مین راج سے زر جرمانہ ذمگی رعایا ٹھاکرون سے طلب ہوتا ہے کہ ازبس خلاف انصاف ہے بہیل لوگ بہت قلیل البضاعت ہوتے ہین اونپر جرمانہ حسب حیثیت جرم ہونا چاہیئے نہ کہ بمقدار اوس عداوت کے جو اون کے ٹھاکرون سے ہو۔

سابق مین ڈونگرپور کی ریاست ٹھاکرون کی بے انصافی کے انتظام کے واسطے صرف بطور عدالت اپیل تہی اب بجز کچہری صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کو ہی کوئی اپیل کی جگہہ نہین ہے یہہ امر مجمع کامدارون کو ناگوار ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کی کارروائی مین خلل انداز ہوتے ہین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ صرف بے انصافی کا دفعیہ کرتے ہین کہ اسکی ڈونگرپور

کو بہی کو یہہ تبدل انتظام اور اوسکے نتایج پسند نہوئے کہ اونہون نے اپنی رپورٹ سنہ ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ع مین ایسا لکہا ہے -

عدالت فوجداری و دیوانی کی کچہریون مین کام بدستور جاری ہے مگر اونکی کارروائی حسب اطمینان نہین ہے اگر ایسی ہوتی تو رعایا شاکی نہوتی مگر بخلاف اوسکے بہت شکایتین آتی ہین یہہ ابتری انتظام کا عملہ کی سازش سے ہے اس سازش کا سرغنہ بلکہ اصل مین ریاست کا مالک دیوان مہال چند ہے کیونکہ مہاراول صاحب کو نوشخوا ندمین کچھ استعداد نہین ہے پس کل کاروبار ریاست کا عملہ کے اختیار مین ہین انصاف کو صرف وہی شخص پہونچتا ہے جو اوسکی قیمت ادا کرے کل رعایا اس مجمع سے نالاں ہین جو استغاثہ کرتے ہین مثل بید لرزان ہین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح پر کچہہ عمل نہین ہوتا ہے -

سنہ ۱۸۶۹ع سے پیشتر اس ابتری کار عدالت پر ایک طرح کی روک تہی کہ جاگیردار ٹہاکران کو بہی کسیقدر اختیار تہا کوئی بے انصافی ہوتی تہی تو صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کی معرفت مہاراول صاحب کو تحریک ہوکر اوسکا دفعیہ کرایا جاتا تہا کہ اونکو برابر کا اختیار مالکانہ حاصل تہا مگر انتظام جدید کے انقلاب سے ٹہاکر لوگ برباد ہوگئے اور ریاست کا بڑا فایدہ ہوا - زر جرمانہ جو سابق مین ٹہاکر لیتے تہے اور وہ اون کا حق تہا اب خزانہ مین آتا ہے اور اونکو اوسکا کچہہ عوض ملتا ہے اس سبب سے کل ٹہاکر ناراض ہین اور زیادہ تر سبب ناراضگی یہہ ہے کہ یہہ بندوبست

فوجداری کرنا چاہا اور کرنل نکسن صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور کرنل کٹینگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے اس نظر سے کہ ہر ایک چھوٹے چھوٹے ٹہاکر کے خود اختیار و سرکش ہونے سے جو خرابی و ابتری کار واقع ہے رفع ہو اور مہارادل صاحب با اختیار مطلق ہو کر نیک و بد ریاست کے ذمہ ور و جوابدہ سمجھے جاوین بحصول منظوری گورنمنٹ ہندوستان کل ریاست مین اختیارات کامل فوجداری مستعمل کرنے کی اجازت دی اگرچہ یہہ امر ٹہاکرون کو جو مدت سے باختیار خود چاہتے تھے کرتے تھے نہایت ناگوار ہوا مگر اس سے بہت عمدہ نتیجہ حاصل ہوا کہ کل مفسد و جرایم پیشہ لوگون کا حوصلہ پست ہو گیا وارداتین بند ہو گئین راستون پر مسافر و تاجر امن و عافیت سے چلنے لگے الغرض کل کاروبار ریاست مین ترقی ہوئی اور ٹہاکران گینجی نے بہی کہ سب سے زیادہ ناراض اور برخلاف تھے مجرمون کو عدالت راج مین سپرد کرنا منظور کر لیا شکل انتظام کی اوسی قاعدہ و عملدرآمد پر مبنی ہوئی جو صفدر حسین نے ۱۸۶۸ء مین گورنمنٹ سے بعہدہ سپرنٹنڈنٹی مقرر ہو کر جاری کیا تہا اور یہان کا انتظام ہر طرح سے مگرہ علاقہ راج اودے پور کے انتظام سے بہتر ہو گیا چونکہ مہارادل صاحب نہایت ہوشیار و عقیل ہین اور اپنے علاقہ کے کل معاملات سے واقفیت کامل رکہتے ہین اور ہر امر کی نسبت معقول و پسندیدہ تجویز کرتے ہین اونکی کارکردگی کو جملہ حکام نے پسند کیا ہے اور ہر ایک نے وقتاً فوقتاً موقع مناسب پر تعریف لکھی ہے مگر کرنل میکسن صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع

سنہ ۶۶ و ۱۸۶۷ء مین عدالت فوجداری کا کام نظام الدین نامی ایک شخص کرتا
عدالت مین کسی ضابطہ و قاعدہ کی پابندی نہ تہی ہر امر مین مہاراول صاحب کا منشا
قانون ملک ہے۔
سابق مین سرکار انگریزی سے ڈونگرپور سے بندوبست حفاظت راستہ اور
بہیلون کی وارداتون کا انسداد کرادیا تہا وہ موقوف ہوگیا اور بہیل از سرنو
سرکش و بداطوار ہوگئے تا بجدیکہ خود مہاراول صاحب دورہ کیواسطے
مدو پال گئے تب مدوپال کے بہیلون نے اونکا مال اسباب لوٹ لیا اور ظروف
نقرئی لے گئے اسیطرح صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے لشکر کا اسباب لے گئے
تہے۔ سنہ ۶۷ ۱۸ء مین دیول پال نے باغی ہوکر کہیرواڑہ اور ڈونگرپور
کی سڑک پر ایسی شرارت کی کہ تا وقتیکہ فوج میواڑ بہیل کورپس کی جمعیت
نے اونکی سرکوبی کی حرکات ناشایستہ سے باز نہ آئے الغرض اس
نواح کے بہیل کل ہندوستان مین نہایت سرکش و بدپیشہ لوگ ہین۔
مہاراول صاحب اور اونکا دیوان نہال چند ہمیشہ سے انتظام ریاست
و امنیت خلایق مین ساعی تہے مگر اجراے تدبیرات اسلوبی رعایا و انسداد
واردات مین ٹہاکرون کی خلاف ورزی اور دخل اندازی سے بڑی
مشکل واقع ہوتی تہی کہ ٹہاکر لوگ اپنے اپنے علاقہ مین خود اختیاری سی
गेनजी वाले حکومت کرتے تہے خصوص ٹہاکران ابہی سنگہ و رگہناتہ گینجی والہ کہ سابقًا
کامدار تہے رئیس کی بدنامی کیواسطے انتظام ریاست مین ہر طرح ہارج
ہوتے تہے مہاراول صاحب نے کل علاقہ مین اپنے اختیار سے انتظام

اور ثلاثہ گانا یا کورٹ یعنی چونگی اور نذرانہ ریباریان یعنی راہداری بقدر پچپن ہزار یعنی کل بالکل اوسیقدر ہوئی تہی جسقدر اب ہے اور خرچ صرف ایک لاکھ آٹھ سو بیالیس روپیہ کا تہا اب جو خرچ اوس وقت سے بہت زیادہ ہوگیا ہے تو ایسے مصارف کثیر کی کارروائی بغیر اسکے کہ جمع میں بہت اضافہ ہوا ہو کیونکر ہو سکتی ہے —

سنہ ۱۸۷۶ء میں مہاراول صاحب کے صاحبزادہ [illegible] کی شادیوں میں زر کثیر خرچ ہوا اوس سے بہی [illegible] زیر باری ہوئی [illegible]

[illegible]

ہین واقفیت اور رسائی بہی بہت ہے مگر اس ملکی کام کی اونکو کچہہ تنخواہ نہین
ملتی ہے مگر جن وحشی لوگون کے درمیان ہین مدت سے ہین اون کی
بہبودی مین دل لگاکر کوشش کرتے ہین اور اون کے حالات سے
اسقدر واقف ہین کہ اس سررشتہ مین کوئی دوسرا شخص نہین ہے اوس
فوج کے دوم کمانڈنٹ میرے دوم اسسٹنٹ ہین اور سو روپیہ ماہوار
پاتے ہین مگر وے ایک گوشہ مین بمقام کوٹرہ کہیرواڑہ سے ۱۰ میل غرب
مین متعین ہین کہ وہان سے کسی اور جگہہ کام کیواسطے نہین جاسکتے اس
ضرورت مین درباب تقرر ایک اسسٹنٹ اس ایجنسی کے اگر آپ کی راے
میری راے سے متفق ہو تو اسباب مین آپ گورنمنٹ کو تحریر کرین و اگر
تجویز منظور ہو تو اس عہدہ کیواسطے کوئی ایسا شخص تجویز کیا جاوے کہ
جنگلون مین تنہا رہنے سے گریز نکرے سابقًا ایسے عہدون پر مقرر کرنے
کی تجویز صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کے اختیار مین رہی ہے امید ہے کہ
وجوہات معقول سے کہ ظاہر ہین یہہ اختیار موقوف نہ کیا جاوے گا—
مگر اس تجویز پر تخفیف خراج ڈونگرپور کے باب مین کچہہ التفات نہوا البتہ
کسیقدر بلحاظ اس تحریر کے اور کسیقدر بنظر ضروریات ریاست بانسواڑہ
ایک اسسٹنٹ کا تقرر ریاست بانسواڑہ مین عمل مین آیا— ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ع
کے بعد کئی دفعہ اہالیان راج ڈونگرپور کی زیادہ ستانی کی شکایت ہوئی
اور کسیقدر یہہ شکایت واجب و قرین قیاس پائی گئی کیونکہ سمت ۱۹۲۳ مین
آمدنی مالگذاری ایکلاکہہ [illegible] تہی اور لاگی کوتوالی ڈونگرپور

लाई

ہوگا پرتاب گڈہ سے خراج مہاراجہ ہلکر کیطرف سے وصول کیا جاتا ہے اوس مین سے اگر پچیس روپیہ فیصدی اوس افسر کی تنخواہ کیواسطے خرچ کیا جاوے تو واجبی ہے ایسا کب تک ہوگا کہ ہم اس خراج کو وصول کرکے دیتے رہین اور حق الخدمت کچھہ نہ لین اصل مین یہہ خراج بموجب قلم چہارم عہدنامہ مندسور مورخہ ۱۶ - اکتوبر ۱۸۱۸ع کے سرکار انگریزی کا ہے اور مہاراجہ صاحب ہلکر کو صرف بلحاظ تلافی نقصان اوس ملکی اقتدار کے دیا جاتا ہے جسکے وے بموجب عہدنامہ مذکور متحمل ہوئے ہین - मंदसोर

پرتاب گڈہ - بانسواڑہ - اور ڈونگرپور کی سرحد پر تین افسر ماتحت ایجنسی وسط ہند کے ہین -

۱ - صاحب پولٹیکل ایجنٹ مالوہ مغربی -

۲ - رتلام کے صاحب سپرنٹنڈنٹ ہندوستانی - रतलाम

۳ - بہوپاور کے صاحب ایجنٹ بہیلان - اور ریاست ممبئی کی گورنمنٹ کیطرف سے صاحب ایجنٹ گورنر پنچ محال - صاحب پولٹیکل ایجنٹ ریوا کانٹہ - صاحب پولٹیکل ایجنٹ ماہی کانٹہ اور صاحبان پولٹیکل ایجنٹ ریوا کانٹہ اور ماہی کانٹہ کی تحت مین چند اسسٹنٹ ہین مگر میرے تحت مین ان تینون ریاستون مین کوئی اسسٹنٹ نہین ہے - भोपावर पंचमहाल

میجر سیکسن صاحب قایمقام کمانڈنٹ میواڑ بہیل کور رزیڈنٹ میواڑ کے ملکی معاملات مین میرے اسسٹنٹ ہین مجھکو جب ضرورت ہوتی ہے ڈونگرپور کا کام اونہین سے لیتا ہون اور قربت کے سبب سے اونکو وہان کے معاملات

ہرسال خرچ آمدنی سے زیادہ ہوتا ہے مگر ریاست مین قرضہ وزیرباری نہین اس سے عیان ہے کہ عوض اوسکا سود ونذرانہ وجرمانہ ومحصول بیع مکانات واراضی کی رقمون سے کہ خارج ازحساب ہین ہوجاتا ہے — قلت آمدنی اورکثرت خرچ کے لحاظ سے سنہ ۶۶ و سنہ ۱۸۶۷ع مین کرنیل نکسن صاحب نے لکہا تہا کہ مہاراول صاحب کہتے ہین کہ ہماری ریاست کی آمدنی پر پینتیس ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی خراج کا بہت گران ہے واقعی آمدنی ریاست کو دیکہتے ہوئے کہ عہد انتظام انگریزی مین یک لاکہ [illegible] ہوئی تہی یہہ خراج بلاشبہہ گران ہے اور ریاست کو قرضہ سے بری رکہنے کیواسطے نہایت جزرسی اور خوش انتظامی کی ضرورت ہے اس نظر سے مین بلاتامل اوسکی تخفیف کیواسطے سفارش کرتا ہون کیونکہ سنگین خراج کا لابدی نتیجہ یہہ ہے کہ ریاست سے رعایا پر زیادہ ستانی ہو اوسکے انسداد کیواسطے آپ کی راے مین کیا تدبیر مناسب ہے شاید ایک انگریزا فسر کے بخصوصیت ڈونگرپور و پرتاب گڈہ و بانسواڑہ مین مقرر ہونے سے اونکی پیداوار مین ترقی ہو اور تخفیف خراج کی ضرورت نرہی تہوڑے دنون مین اس ملک مین ہوکر نیمچ کو ریل جاری ہوجاوے گی اور زیادہ نگرانی اور انسداد بدنظمی کی ضرورت پیدا ہوگی اور اوس ضرورت سے بہی ان ریاستون مین کسی افسر کا تقرر لازم آوے گا اور میری راے مین ان ریاستون کے خراج مین سے کہ بعوض حفاظت لیا جاتا ہے کسیقدر اوس افسر کی تنخواہ مین خرچ ہونا چاہیئے کہ اوسکی موجودگی سے اون کو فائدہ عظیم حاصل

تفصیل خرچ

نام سال	کوٹھیار خرچ	مصارف خانگی	متفرقات	مصارف انتظام	خرچ سرکار انگریزی	بٹہ خراج	تنخواہ فوج	زیور وخرچ رئیس	شادی دختر	شادی [illegible]	میزان
سمت ۱۹۲۳	[illegible]	[illegible] ۱/۹ پائی	[illegible] ۱۳/	[illegible] ۱۵/	[illegible]	[illegible] ۴/	[illegible]	.		.	[illegible] ۸/ پائی
سمت ۱۹۲۷	[illegible] ۶/۷ پائی	[illegible] ۷/۹ پائی	[illegible] ۱۳/۹ پائی	[illegible] ۱/۹ پائی	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۳/۸ پائی	[illegible] ۷/۳ پائی		.	[illegible] ۳/۸ پائی
سمت ۱۹۲۹	[illegible] ۶/۹ پائی	[illegible] ۸/	[illegible] ۱۳/۳ پائی	[illegible] ۴/۷ پائی	[illegible]	.	[illegible] ۱۵/۶ پائی	[illegible] ۶/		.	[illegible] ۷/۱ پائی
سمت ۱۹۳۰	[illegible] ۷/۳ پائی	[illegible] ۱۴/	[illegible] ۶/۹ پائی	[illegible] ۴/۷ پائی	[illegible]	.	[illegible] ۶/	[illegible] ۳/۲ پائی	[illegible] ۶/۱۵ پائی	.	[illegible] ۸/۴ پائی
سمت ۱۹۳۱	[illegible] ۱۵ ۹ پائی	[illegible] ۱۵/۶ پائی	[illegible] ۳/۹ پائی	[illegible] ۱۳/۱ پائی	[illegible]	.	[illegible] ۹/۳ پائی	[illegible] ۹/	.	[illegible] ۷/	[illegible] ۲/۱ پائی

تفصیل جمع

نام سال	مال	[illegible]	[illegible]	آبکاری	متفرقات	سایر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	کیفیت
سمت ۱۹۲۳	[illegible]	•	•	•	[illegible]	[illegible]	•	•	•	•	یک لکھ [illegible]	
سمت ۱۹۲۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	یک لکھ [illegible]	
سمت ۱۹۲۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	یک لکھ [illegible]	
سمت ۱۹۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	یک لکھ [illegible]	
سمت ۱۹۳۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک لکھ [illegible]	یک لکھ [illegible]	[illegible]	[illegible] لکھ [illegible]	
سمت ۱۹۳۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	•	•	•	یک لکھ [illegible]	

سنوات گذشتہ مین ریاست ڈونگرپور کا جمع وخرچ اس تفصیل سے رہا ہے ـ

نام سال	تعداد جمع	تعداد خرچ	باقی	فاضل	کیفیت
سمت ۱۹۲۳	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	•	[illegible]	
سمت ۱۹۲۴	یک لکھہ [illegible] ۱۵ ر	یک لکھہ [illegible] ۱ ر ۸ پائی	•	[illegible] ۲ ر ۸ پائی	
سمت ۱۹۲۵	یک لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible] ۱۵ ر ۹ پائی	•	[illegible] ۱۱ ر ۹ پائی	
سمت ۱۹۲۶	یک لکھہ [illegible] ۹ ر ۳ پائی	یک لکھہ [illegible] ۶ ر ۳ پائی	•	[illegible] ۱۳ ر	
سمت ۱۹۲۷	یک لکھہ [illegible] ۱ ر ۳ پائی	یک لکھہ [illegible] ۳ ر ۸ پائی	•	[illegible] ۲ ر ۵ پائی	
سمت ۱۹۲۸	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	•	[illegible]	
سمت ۱۹۲۹	یک لکھہ [illegible] ۴ ر ۳ پائی	یک لکھہ [illegible] ۴ ر ۷ پائی	•	[illegible] ۴ پائی	
سمت ۱۹۳۰	[illegible] لکھہ [illegible] ۲ ر ۳ پائی	[illegible] لکھہ [illegible] ۸ ر ۴ پائی	•	[illegible] ۵ ر ۱ پائی	
سمت ۱۹۳۱	یک لکھہ [illegible] ۱۳ ر ۳ پائی	یک لکھہ [illegible] ۲ ر ۱ پائی	•	[illegible] ۴ ر ۱۰ پائی	

اس جمع وخرچ کی تفصیل جن سمتون کی دریافت ہوئی ہے ذیل مین لکھی جاتی ہے ـ

جہیز قرار پائی تہی مگر موقوف رہی آخرکار مہاراول صاحب جیسلمیر کے ساتھ ٹہیری کہتے ہین کہ شیولال گندہی نے جو اس کام کیواسطے جیسلمیر گیا تہا ڈہائی لاکھہ روپیہ دینا قبول کیا تہا سنہ ۱۸۷۳ء مین اس شادی کی غرض سے سامان کثیر بصرف مبلغ بیتالیس ہزار روپیہ فراہم کیا گیا۔ دسمبر سنہ ۱۸۷۳ء مین والی جیسلمیر ڈونگرپور مین آئے اور با حسن الوجوہ شادی ہوگئی اس شادی مین اگرچہ زر کثیر خرچ ہوا مگر اوسیقدر بابت بدہوہ کے جو ملازمان و رعایا و ریاست سے لیا جاتا ہے اور بابت تیاگ کے جو رئیس جیسلمیر نے دیا آمدنی بہی ہوئی کنور کہان سنگہ کہ بعمر تخمیناً بیس سال ہین عرصہ تک بیمار رہے اس سبب سے اونکی شادی ملتوی رہی تہی اونکی نسبت دختر مہاراجہ صاحب رتلام سے ہوئی اور فروری سنہ ۱۸۷۵ء مین شادی ہوئی برات مین کل جاگیردار و ٹہاکر اور اکثر اہلکاران ریاست گئے تہے رسمیات شادی اور سفر مین بہت روپیہ خرچ ہوا اور اسوجہہ سے کہ ایک سال پیشتر شادی دختر پر بدہوا وصول ہوگیا تہا اس شادی مین کسی سے کچھہ نہین لیا گیا۔

کل نوہ ہزار روپیہ خرچ ہوا باوصف اسکے کہ ریاست کی آمدنی قلیل ہے اور
اس غیر معمولی خرچ کی بدشواری کارروائی ہوئی- مہاراول صاحب کی خوش
انتظامی اور حسن تدبیری سے ریاست بالکل مقروض نہوئی الغرض بجز کرنل
ہیکسن صاحب کے کہ اون کی رپورٹ کا مضمون اختتام فوجداری مین درج
ہوگا صاحبان سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ و پولیٹکل ایجنٹ میواڑ مہاراول اودسنگہ
صاحب کی عمدہ تدبیرات نظم و نسق امور ریاست [illegible] رونق و بہبودی ڈونگرپور
کی تعریف لکھتے رہے ہین [illegible] چند [illegible] رسیدہ و تجربہ کار اور
ریاست کا خیر خواہ [illegible] القصہ [illegible]
[illegible] صلاح دیکر
[illegible] نقصان ہوا ہے
[illegible] پیارا اہلکارون
[illegible] اور
[illegible] رفتار و بر
[illegible] کیا جاسکتے
[illegible] انہون نے گنڈی
[illegible] ہداری کا حال
[illegible]
[illegible] بحث
[illegible]

ہین رہتے ہین عرصہ چودہ برس ہین ہین جسکے بعد ہین نے اس ملک کو پہر دیکہا ہی بہت ترقی ہوئی ہے کاشت اراضی روز بروز زیادہ ہوتی ہے جس مرزمین پر سابقاً جنگل وجہاڑی کے سواے کچھہ نہ تہا مزروعہ ہو گئی ہے مہاراول اودے سنگہ صاحب کہ بعمر ۱۸ سال اور از بس لایق وہوشیار ہین بڑے ضبط ولیاقت سے اپنے راج کا بندوبست کرتے ہین اسیطرح ۶۹-۱۸۶۸ع کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ مہاراول صاحب بہت خوش رو یہ صحیح المزاج کشادہ دل تیز فہم اور فراخ حوصلہ ہین سنہ ۱۸۶۴ع ہین بمقام بمبئی سر بارٹل فرئر صاحب گورنر نے اونکی بہت خاطر وتواضع کی اوسوقت سے مہاراول صاحب انتظام ریاست مین زیادہ دلدہی وتوجہہ کرتے ہین اس غرض سے لیاقت وخوش انتظامی کی گورنر صاحب نے جو تعریف کی ہے مستقل اور روز افزون رہی۔

سرवार्टलफ्रेयर साहब

سنہ ۷۰-۱۸۶۹ع کے قحط مین مہاراول صاحب نے بہرتی غلہ کی ممانعت موقوف کردی اور کہیرواڑہ ومیواڑ کی آمد رفت غلہ پر محصول معاف کردیا اور بنظر پرورش محتاجان قحط زدہ پچیس دیہات مین تالاب کہدوائے اور محل اور شہر پناہ اور شہر کے چار دروازوں کی مرمت کرائی اور ایک باولی وچاہ تعمیر کرائے اور جو لوگ محنت نکر سکتے تہے اونکو خیرات خانون سے غلہ وکہانا تقسیم کرایا کہ اسطرح دو برس کے عرصہ مین۔

تالاب وباولی وچاہ مین	محل وفصیل دروازہ ہا شہر	بصیغہ خیرات پرورش قحط زدگان مادر اُن
صلعہ ۱	صہ ۲	عہ ۲

اسواسطے دلیپ سنگہ کو اجازت ہوئی کہ پرتاب گڈہ کا راجہ ہوکر کاروبار ریاست ڈونگرپور کو بطور منتظم انجام دیتا رہے۔
یہہ تجویز جسونت سنگہ راول سابق کو ناپسند ہوئی اوس نے کوشش کی کہ از سر نو حکمران ہو کر ہنونت سنگہ پسر ٹہاکر ہنگلا کو متبنی لے مگر اوسکی تدبیر کارگر نہوئی بلکہ بطور سزا سرتابی وہ بتقرر بارہ سو روپیہ ماہوار متہرا مین رہنے کیواسطے بہیجا گیا۔ मथुरा
ڈونگرپور و پرتاب گڈہ کی حکومت ایک جا مجتمع ہونے سے اجراے کار مین خلل واقع ہوا کیونکہ جب حاکم ڈونگرپور مین رہتا تہا تب بہی انتظام اچہا نتہا اوسکے پرتاب گڈہ مین چلے جانے پر اور بہی خرابی و ابتری پیدا ہوئی۔ آٹہہ برس تک یہہ بدنظمی جاری رہی انجام مین جب تحقیق ہوا کہ مطلق کام نہین چلسکتا تو ۱۸۵۲ء مین دلیپ سنگہ کو ڈونگرپور کے کام سے بیدخل کیا گیا اور سرکار انگریزی کیطرف سے ایک منتظم مقرر ہوا چند سال بعد مہاراول ادے سنگہ صاحب جوان اور ہوشیار ہوگئے اور اپنا کام خود کرنے لگے بسبب قربت چہاونی کہیرواڑہ اونکو ابتدا سے صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی کی صحبت رہی اور وقتاً فوقتاً بدر پیشی ضرورت صاحب موصوف سے مدد ملتی رہی اس صحبت اور اعانت کے ذریعہ سے اوںہون نے انتظام ریاست مین بڑی لیاقت و نیکنامی حاصل کی۔
۱۸۶۵ و ۶۷ء کی رپورٹ مین کرنل نکسن صاحب نے ثبت کیا ہے کہ باوجودیکہ باشندگان ملک گرد نواح کے بہیلون کی حملہ آوری و زیادتی سے خوف و خطر

فساد ہوا ہے اسواسطے مین لکھدیتا ہون کہ مین کسیکی صلاح پر توجہہ نکرونگا اور نہ کچھہ فساد کرونگا اور اگر کرون تو جو کچھہ سزا سرکار انگریزی تجویز کرے مین تسلیم کرونگا۔
اس رئیس کے انتظام سے آمدنی ریاست مین کمی واقع ہوئی اور وہ ٹھاکرون کو قابو مین نہ لاسکا اس صورت مین اوس نے سنہ ۱۸۳۱ع مین سرکار انگریزی سے مدد کی درخواست کی تاکہ مفسد ٹھاکرون کی سرکشی رفع کرکے اونکو راول کی اطاعت مین لاوین اسکے جواب مین اوسکو آگاہ کیا گیا کہ سرکار انگریزی ہر ایک رئیس کو اپنی حکومت قایم رکھنے اور امن و عافیت ملک محفوظ رکھنے کا ذمہ ور سمجھتی ہی تاہم بھیل اور غارتگرون کا انسداد کرنے مین افواج انگریزی سے اکثر مدد ہوتی رہی۔
سنہ ۱۸۴۴ع مین بسبب انتقال اپنے دادا رئیس پرتاب گڈہ کے دلیپ سنگہ اوس ریاست کا وارث ہوا و بحث پیدا ہوئی کہ اگر دونون ریاستون کو اوسکے تحت حکومت مین شامل کردیا جاوے تو کیا ہرج ہوگا اگرچہ ڈونگرپور مین متبنی و مسندنشین ہونے سے دہرم شاستر کے بموجب دلیپ سنگہ کا استحقاق وراثت راج پرتاب گڈہ زایل ہوا تھا۔ مگر ڈونگرپور کے ٹھاکرون نے بہت عذر و اعتراض کیا اسواسطے بنظر رفع تکرار اوس تجویز سے درگذر ہو کر یہہ قرار پایا کہ دلیپ سنگہ متبنی بیٹا لیکر اوسکو ڈونگرپور مین مسندنشین کرے اور خود پرتاب گڈہ کی مسند پر رہے اوس نے ٹھاکر سابلی کے لڑکے کو گود لیکر مسند ڈونگرپور پر بٹھایا مگر وہ صغیرسن تھا

تہاجا کانجی گڈرا سابلی دہرما ہنگا سرنگا
सरंगा संगा धरमा साबली गडरा कान्जी थाजा

یہہ فساد زیادہ تر خود راول جسونت سنگہ کی بد اطواری سے ظہور مین آیا تہا کہ وہ نہایت ذلیل اور پر مضرت عیبون کا عادی ہوگیا تہا اور حکومت کے لایق مطلق نہ تہا اس بدانتظامی اور نالایقی کے سبب سے وہ ۱۸۲۵ع مین بذریعہ اقرارنامہ مندرجہ ذیل مسند سے اوتارا گیا اور اوسکا متبنی بیٹا دلیپ سنگہ کہ ساونت سنگہ رئیس پرتاب گڑہ کا نبیرہ تہا منتظم ریاست مقرر ہوا۔

اقرارنامہ

مقبولہ راول جسونت سنگہ والی ڈونگرپور بخدمت اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی معرفت کپتان میکڈونلڈ صاحب مورخہ دوم مئی ۱۸۲۵ع مقام نیمچ

قلم اول جس شخص کو سرکار انگریز مختار ریاست کرے اوسی کو مین بہی منظور کرونگا انتظام امور ریاست اوسکو مفوض کرونگا اور کسیطرح دست اندازی نہ کرونگا۔

قلم دوم جو کچہہ سرکار انگریزی میرے مصارف کیواسطے مقرر کرے میں منظور کرونگا اور ملک ڈونگرپور کے اندر جو مقام میری سکونت کے واسطے مقرر ہوگا وہان رہونگا۔

قلم سیوم شریر آدمیون کی صلاح سے میرے ملک مین چند مرتبہ

۶ - علاوہ اپنے جایزا اور قدیمی حقوق کے ہم راول صاحب اور ٹہاکرون
کے دیہات سے کچھہ نہین لینگے -
۷ - راول صاحب والی ڈونگرپور کو خراج سالانہ دینے مین کبھی انکار نکرینگے
۸ - اگر کوئی رعایا سرکار کمپنی ہمارے گانوںین ٹہیریگا تو اوسکی حفاظت کرینگے -
۹ - اگر ہم حسب اقرار اپنے عمل نکرین تو سرکار انگریزی کے مجرم متصور
ہونگے -

यानेमसूरत دستخط یا نیم صورت - اسی مضمون کے اقرار ناجات

آمرجی	امرناتہا	سلادامیر	منا	کورجی
अमरजी	अमरनाथा	सलादामेर	मना	कोरजी
سادجی	مینا	ناتہو	کوٹیر	لالو
सादजी	सेना	नाथू	कोटेर	लालू
راجیا	لکہیا	لالجی	بجنیا	منیا
राजया	लखया	लालजी	बजनया	मनया
بہنادامر	لالو	جیتو	بہیندو	تاجو
भनादामर	लालू	जीतू	भींदू	ताजू

تہانو کوٹیڑ यानूकोटेड

اور ایسے ہی اقرار ناجات پر -
سروارہ دیول اور ناندو کی بہیلون کے دستخط کرائے گئے

पर्सवाडा देवल नांदोकी

جو میرے پاس مقیم رہین گے یکم جنوری ۱۸۲۴ء سے باقساط معینہ وقت
معمولی پر سرکار انگریزی کو بلا عذر ادا کرتا رہون گا اس سے ہرگز انحراف
نہوگا اور مین اس اقرار نامہ کو اپنی رضا و رغبت سے لکھتا ہون ۔
تاریخ ۱۳۔ جنوری ۱۸۲۲ء مطابق پوس سدی ۱۱ سمت ۱۸۷۸۔
۱۸۲۴ء مین سرکش سردارون کے اغوا سے بہیلون نے فساد کیا
اور ٹہاکر اول صاحب سے برسر مقابلہ ہوگئے کہ سرکار انگریزی سے مدد
لینے کی ضرورت ہوئی سرکار نے فوج بہیجی مگر لڑائی و مقابلہ کی نوبت نہین
پہونچی ٹہاکرون نے اطاعت اختیار کی اور بہیلون کو مغلوب کرکے اون
سے اقرار نامجات حسب مضمون ذیل لکہائے گئے اور فوج چہاونی کو
واپس گئی ۔

اقرار نامہ بہیلان ۔ لیمبار واڑہ بخدمت سرکار اونرایبل کمپنی معرفت کپتان
سیکڈونلڈ صاحب منجانب میجر ہملٹن صاحب مورخہ ۲۔ مئی ۱۸۲۵ء ۔

लेम्बारवाड़ा

मेजरहेमलटन साहेब

۱ ۔ ہم اپنے تیر و کمان اور کل ہتیار دیدینگے ۔
۲ ۔ مفسدہ گذشتہ مین جو کچھہ لوٹا ہے اوسکا عوض دینگے ۔
۳ ۔ آیندہ کو ہم شہر و دیہات اور سڑکون پر غارتگری نہ کرینگے ۔
۴ ۔ کسی سارق و غارتگر راسیہ یا ٹہاکر یا کسی اور دشمن سرکار انگریزی
کو خواہ ہمارے ملک کا ہو یا پردیسی اپنے گانون مین پناہ نہین دینگے ۔
۵ ۔ سرکار کمپنی کے احکام کی تعمیل کرین گے اور عندالضرورت حاضر
ہون گے ۔

راول ڈونگرپور — ازانجاکہ آٹھوین قلم عہدنامہ درمیانی سرکار انگریزی
ومہاراول سری جسونت سنگہ صاحب راول ڈونگرپور مورخہ اگھن بدی
۱۴ سمت ۱۸۷۵ مطابق ۱۱ - دسمبر سنہ ۱۸۱۸ء مین راول صاحب نے کل بقایاء
خراج واجب ریاست دہار و دیگر سرکارون کا تاریخ عہدنامہ مذکور تک
باقساط سالانہ مقررہ سرکار انگریزی سرکار موصوف کو ادا کرنے کا اقرار
کیا تہا اور سرکار انگریزی نے بلحاظ مفلسی ریاست اور کمی آمدنی مہاراول
صاحب کی بجاے کل بقایا خراج محولہ قلم مذکور صرف پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ
عالم شاہی کہ بحالت ترقی ریاست بابت خراج ایک سال کے دیگر ریاستون
کو دیا جاتا تہا لینا منظور کیا ہے مہاراول صاحب اب منظور کرتے ہین کہ
زر مذکورہ بموجب اقساط ذیل سرکار مین داخل کرینگے —

[illegible]

ماہ سدی سمت ۱۸۷۶ مطابق ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۲۰ء — بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ مطابق

[illegible] [illegible]

۱۵ - اپریل سنہ ۱۸۲۰ء — ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۷ مطابق ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۲۱ء

[illegible]

بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ مطابق ۱۵ - اپریل سنہ ۱۸۲۱ء — ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۸ مطابق ۸ جنوری سنہ ۱۸۲۲ء

[illegible] [illegible]

بیساکہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ مطابق اپریل سنہ ۱۸۲۲ء — ماہ سدی ۱۵ سمت ۱۸۷۹ مطابق جنوری سنہ ۱۸۲۳ء

[illegible] [illegible]

کنبہ - ڈامری - رئیس ڈونگرپور جسکا لقب راول ہے رئیس اودیپو (कुनवा डामरी)
رکے خاندان کی بڑی شاخ مین سے ہے اکبرشاہ کے وقت سے اوسکے
بزرگ مغلیہ سلطنت کے مطیع و ماتحت ہوگئے تہے جب اورنگ زیب
کی وفات کے بعد اوس سلطنت مین زوال آیا یہہ ریاست مرہٹون کی
مغلوب ہوگئی کہ اونہون نے رئیس کا ناک مین دم کردیا اور مبلغ پینتیس
ہزار روپیہ سالانہ خراج مقرر کیا کہ اول سیندہیہ و ہلکر اور دہار مین
باہم تقسیم ہونا ٹہیرا تہا مگر اخیر مین صرف دہار کے حصہ مین بلا شرکت (धार)
غیرے رہا۔

سنہ ۱۸۱۸ع مین اس ریاست نے بہ انضباط عہدنامہ مندرجہ نقشہ
دوم عہدنامجات ۱۸۱۸ و ۱۸۱۹ع سرکار انگریزی کی حفاظت مین آکر اور
مبلغ پینتیس ہزار روپیہ بحساب فی روپیہ چہہ آنہ آمدنی کل ریاست پر
بابت خراج سالانہ دینا قبول کرکے مرہٹون کے پنجہ سے رہائی پائی۔
ریاست کے ذمہ مرہٹون کا اوسوقت تک خراج بتعداد کثیر باقی تہا
اوسکے عوض بذریعہ عہدنامہ مندرجہ ذیل صرف پینتیس روپیہ ادا ہونا قرار
پایا اور تین سال کے خراج مین تخفیف ہوکر آیندہ کیواسطے معہ
روپیہ سکہ انگریزی کہ پینتیس ہزار سکہ عالم شاہی کے برابر ہے خراج
سالانہ مقرر ہوا۔

عہدنامہ

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و مہارراول سری جسونت سنگہ صاحب

دوسری فصل

ڈونگرپور

ریاست ڈونگرپور کے مشرق مین راج میواڑ جنوب مشرق مین بانسواڑہ اور جنوب وجنوب مغرب مین اضلاع ماہی کانٹہ ہین -

اس ریاست کا طول مشرق ومغرب مین ۴۰ میل اور عرض شمال وجنوب مین ۳۵ میل ہے اور قریب ایک ہزار مربع میل کے رقبہ ہے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۳۵ دقیقہ اور ۲۴ درجہ ۳ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۰ دقیقہ اور ۷۴ درجہ ۱۰ دقیقہ کے درمیان واقع ہے لاکہہ آدمیون کی آبادی اور تخمیناً ایک لاکہہ چہتیس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے رئیس کی فوج مین پچاس سوار تین سو پیادے اور پانچ توپین ہین -

دارالریاست ڈونگرپور کہ بڑا شہر اور قلعہ ہے دامن کوہ پر چہاونی کہیرواڑہ سے ۴۱ میل جنوب مشرق مین اثناء راستہ نیمچ وڈیسہ نیمچ سے ۱۳۹ میل جنوب مغرب مین اور ۱۲۱ میل جنوب شمال مشرق ڈیسہ سے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۵۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۵۰ دقیقہ پر واقع ہے

یہہ ریاست چہہ پرگنات مفصلہ ذیل مین منقسم ہے -

چاست - ترپود - کٹارہ - چوراسی - بارہ - باریل اور انتظام فوجداری کیواسطے ریاست مین ۹ مقامات ذیل پر تہانہ جات ہین -

دمبورہ - سگواڑہ - آسپورہ - پرڈلہ - سابلہ - آنتری - داول -

चास्त तिरपोद कटारा चौरासी बारा बारिल

दावल आन्तरी साबला परदला आसपुरा सगवाड़ा दम्बोरा

علاقہ میواڑ میں ڈاکخانجات مفصلہ ذیل ہیں۔

اودے پور۔ کھیرواڑہ۔ کوٹڑہ۔ چیتوڑ۔ بھیلواڑہ۔ شاہ پورہ۔

ان میں سے اول تین پوسٹماسٹر جنرل بمبئی کے تحت میں ہیں اور باقیماندہ

ممالک مغربی وشمالی میں سنہ ۱۹۰۵ء میں ایک ڈاک خانہ بمقام سلوارہ

اور مقرر ہوا ہے۔

ڈاک بنگلہ جات

میواڑ میں مسافرون کے آرام وآسایش کے واسطے مقامات مفصلہ

ذیل پر ڈاک بنگلے ہیں۔

چیتوڑ۔ ہمیرگڈہ۔ بنیرہ۔ ڈابلہ۔ منگلواس۔ میرتہ۔ کھیرواڑہ۔

मेरता मंगलवास वनेरा हमीरगढ

دیوار اور اوسکا پشتہ دونون ٹوٹ گئے مگر مقابل کی دیوار بچ گئی پہاڑ یا کاٹ کر پانی کو راستہ دیا گیا اور خلقت کی خوش نصیبی سے اوسی عرصہ مین بارش بند ہو گئی اور مصیبت رفع ہوئی۔

نیمچ داوودے پور کی سڑک پر اسی پانی کے زور سے ایک عمدہ پل تین محرابون کا شکست ہو گیا کہ اوسکی مدت تک مرمت نہوئی اور مسافرون کو بڑی تکلیف رہی۔

देबर जैसमंदर

اوسی زمانہ مین خوف ہوا کہ شاید دیبر کا تالاب جسے جے سمند رکہتے ہین شکست ہو جاوے بلکہ گجرات کے لوگون نے تو احمد آباد مین یہہ انتہا درجہ کی طغیانی دیکھکر یہی خیال کیا تہا کہ تالاب دیبر ٹوٹ گیا ہے اسواسطے بنظر دوراندیشی اس تالاب کی مرمت ضرور متصور ہو کر جنوری ۱۸۷۶ء مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے خود جا کر کار تعمیر شروع کر دیا کیونکہ ۱۸۶۹ء کی رپورٹ سالانہ کے احکام گورنمنٹ ہندوستان کی دفعہ ۷ کا یہہ مضمون

हचेसन

ہے کہ سنگین تعمیرات مندرجہ دفعہ ۴۷ رپورٹ کرنیل ہچنسن صاحب کی مرمت کی واسطے مہارانا صاحب کو تاکید ہونی چاہیئے۔

اس بند کی مرمت کا خرچ غالباً ڈیڑہ لاکہہ روپیہ سے کم نہوگا اسواسطے یہہ تجویز ہے کہ جو زمین اس سے سیراب ہوتی ہے اوسپر نرم محصول لگا کر یہہ روپیہ وصول کیا جاوے۔

ڈاک خانہ جات

ہو گی ۱۸۶۸ء مین ملک میواڑ کے کل تالابون مین پانی بہت کم رہ گیا
اور اکثر چاہات بالکل خشک ہو گئے اور پانی کی بہت قلت ہوئی تو تالاب
بری سے کہ شہر سے ایک میل ہے اور ایک اور تالاب سے کہ بفاصلہ پانچ نالی
میل ہے پانی لانے کی تجویز ہوئی مگر دریافت ہوا کہ صاحب علم و مشاق انجنیئر
کے بغیر اس کام کا اہتمام مشکل ہے چنانچہ مہارانا صاحب نے ارادہ بہی کیا
کہ کچھہ عرصہ کیواسطے ایک انگریز انجنیئر کو رکھکر قرب وجوار کے پہاڑون کی
پیمایش کرا کے شہر مین پانی پہونچانیکی معقول تجویز کرین مگر پہر اسپر کچھہ
عمل نہوا ۱۸۶۸ و ۱۸۷۳ء مین زیادہ تر ضرورت پیش آئی کہ پچولہ تالاب مین پچھولا
جس سے کل شہر پانی لیتا ہے کشش بارش سے صرف تین فیٹ پانی آیا
کہ بہت جلد خرچ ہو کر نیچے کا گدلا اور ناقص پانی رہ گیا اور اوسکے استعمال
بیماری پیدا ہونے کا خوف ہوا ڈاکٹر صاحب نے اوسکا امتحان کیا تو
اوسمین مادہ حیوانی و نباتی بہت مخلوط پایا ۱۸۷۵ء کی برسات مین ۳۴
انچ پانی برسا پچولہ تالاب کہ کئی سال سے خشک رہا تہا لبالب بہر گیا بلکہ فاضل
پانی اوسمین ہو کر نکل گیا اور گہاٹہ اودے پور کے کل تالاب اور کنوے
سیراب ہو گئے پہر ۱۸۷۵ء کی ستمبر مین کثرت بارش سے پانی کا طوفان آیا
کل زراعت غرقی سے خراب ہو گئی اور تالاب اودے پور کے اوس
پر سے جو سروپ ساگر کہلاتا ہے پانی روان ہو گیا اور خوف ہوا کہ اگر اس
تالاب کا پشتہ شکست ہو گا تو شہر اودے پور کا جزو اعظم اور کل پست شہر مین
غرق آب ... ان و مال کا بہت نقصان ہو گا چنانچہ پہاڑی سے پختہ

اوسکو برخاست کیا گیا۔
قواعد حفظان صحت پر باوصف خلاف ورزی باشندگان بدستور عمل ہوتا رہا اور ادائے مصارف سشترہ کے واسطے خفیف محصول جاری ہوا ہے۔

نقشہ کارگزاری و مصارف شفاخانجات

نام سال	تعداد مریضان	تعداد عمل ٹیکہ	تعداد مصارف سالتمام	کیفیت
سنہ ۱۸۶۸و۶۹ء	۵۴۵۴	۰	سمہ بالعہ ۱۵ر۴ پائی	
سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء	۶۸۹۵	۰	للعمہ سمالعہ	
سنہ ۱۸۷۰و۷۱ء	۶۸۹۳	۰	سمہ لمااللعہ ۴ر۷ پائی	
سنہ ۱۸۷۲و۷۳ء	۶۲۸۶	۰	سمہ سماعہ ۱۱ر۸ پائی	
سنہ ۱۸۷۳و۷۴ء	۵۲۴۱	۱۸۱۲	سمہ لالہ ۱۳ر۴ پائی	
سنہ ۱۸۷۴و۷۵ء	۵۴۶۳	۲۲۲۳	سمہ سماعہ ۳ر۴ پائی	

شہر اودے پور کی مغربی فصیل کے نیچے تالاب ہے معمولی برسون مین اوسمین پانی بافراط رہتا ہے مگر سنہ ۱۸۷۵ء مین بباعث کمی بارش اوس مین پانی نہ آیا تو خوف ہوا کہ بالکل خشک ہو جاوے گا اور بیماری پیدا

صاف ہوجایا کرین۔

۱۹ کوئی شخص جو بیچ محل رفع حاجت کرے یا نوعدیگر باعث ناپاکی ہو اوس سے چار آنہ تک جریانہ لیا جاوے۔

۲۰ منصرم کوچہ ہاے شہر کی صفائی کا ذمہ ور رہو۔

۲۱ اگر حلال خور اپنا کام اچھی طرح نکرین تو منصرم اون سے ایک مہینے تک کی تنخواہ کا جریانہ لے۔

بعد اجراے ان قواعد کے بہی باشندگان شہر خلاف ورزی کرتے رہے یہہ خلاف ورزی غریبون کی طرف سے نہین ہوئی اونکی یہہ مجال نہین ہے مگر دولت مند و زبردست آدمی جنہون نے سنہ ۱۸۶۸ء مین خانہ شماری نہین ہونے دی تہی قواعد مرتبہ کی تعمیل مین مخل ہوتے ہین زیادہ تاکید ہوتی ہے تو بازاریون کو اغوا کر کے ہرتال کرا دیتے ہین تاہم تاکید مین غفلت و کوتاہی نہوئی بلکہ مہارانا صاحب نے ایک اہلکار کو رتلام وجاورہ کو بہیجا کہ وہان کی تدبیرات صفائی کو دیکہکر ویسی ہی یہان بہی جاری کرے۔

سنہ ۱۸۷۳و۷۲ء مین شہر اودےپور مین مرض ہیضہ کا بہت زور رہا ۱۳۳۱ آدمی اس مرض سے مرے ملازمان دار الشفا نے معالجہ مین بہت کوشش کی تو مہارانا صاحب نے بجلدوے اس حسن خدمت کے تین تین مہینے کی تنخواہ اونکو بطور انعام عطا کی سنہ ۷۵و۱۸۷۴ء مین کنہیالال نیٹو ڈاکٹر کی غفلت سے شفاخانہ کے کام مین ابتری ہوئی مریض کم آنے لگے تو

لیا جاوے۔

۶ ہر محلہ مین جاے ضرور بنوائے جاوین۔

۷ بیوہ عورتون سے محصول نہ لیا جاوے۔

۸ نگرانی حفظان صحت کیواسطے شہر کے شریف آدمیون کی پنچایت ہوکر صفائی شہر کی نگرانی رکھے اور محصول وصول کرے۔

۹ محصول وصول کرنے والے ذمہ ور ہون کہ کل آمدنی انتظام حفظان صحت مین خرچ ہو جو محصول اس خرچ سے پس انداز ہوگا تعمیر سڑک مین خرچ کیا جاوے گا۔

۱۰ ایک سپرنٹنڈنٹ اور چار چپراسی بہ تحت کوتوال شہر نگرانی حفظان صحت کیواسطے مقرر ہون۔

۱۱ ایک اعلےٰ اہلکار مختلف علاقجات کی نگرانی کیواسطے مقرر ہو۔

۱۲ کوتوال اور اوسکے سپاہی سپرنٹنڈنٹ کے کام کی نگرانی رکھین اور اوسکی نسبت رپورٹ کیا کرین۔

۱۳ کمیٹی حفظان صحت صفائی کیواسطے حلال خورون کو مقرر کرے۔

۱۴ گاڑیان اور بہنیسے بہم پہونچائے جاوین۔

۱۵ کوڑہ جمع ہونیکا مقام شہر سے باہر تجویز ہو۔

۱۶ جو کوڑہ جمع ہو کہات کیواسطے فروخت کیا جاوے۔

۱۷ گھرون کا کوڑہ جمع کیا جاوے راستون مین نہ پھینکا جاوے۔

۱۸ جاے ضرورات کے وقت صاف کئے جاوین اور بازار علی الصباح

اوس پر گورنمنٹ نے بذریعہ مراسلہ ۲۲-جولائی ۱۸۷۱ء اپنی خوشنودی ظاہر کی کہ مہارانا صاحب کو اوس سے مطلع کیا گیا-اس باب مین قواعد مقرر ہوئے تھے اون پر بسبب خلاف ورزی اکثر باشندگان شہر کے خاطرخواہ عمل نہو سکا اون کا اس بات پر اعتبار نہین ہے کہ گندگی شعاع آفتاب مین رہنے سے تندرستی کو ضرر پہونچاتی ہے اور چونکہ ہر ایک تدبیر ترقی مین کسیقدر محصول جاری ہوتا ہے اسوجہ سے ناگوار ہے مسلمانون کے محلہ مین صفائی نہونے کے سبب سے زیادہ شکایت رہتی ہے باوجود اس کوتاہی کے بہی اودے پور مین کسی مرض کا زور نہوا دربار کی اس باب مین بڑی کوشش ہے کہ قواعد مندرجہ ذیل جاری کئے ہین -

خلاصہ قواعد حفظان صحت

۱ پرانے غیر آباد مکانات صاف رکہے جاوین بصورت عدم صفائی مالکون سے جرمانہ لیا جاوے اور مکانات فروخت کئے جاوین -

۲ مقامات متنازعہ کے اخراج پانیکا انتظام کیا جاوے اور اوسکا خرچ مالکون سے لیا جاوے -

۳ مکانات اور چہتون کی بدرو مین خلل واقع نہو -

۴ گلی کوچون مین مویشیون کیواسطے چارہ نہ ڈالا جاوے اور آوارہ پہرتے ہوئے مویشی آٹہہ روز کے بعد نیلام کئے جاوین -

۵ حسب حیثیت کل مکانات و دوکانات کے باشندون سے محصول

سابق مین دو کم استعداد معلمہ تہین ۱۸۷۵ و۷۶ء مین مسٹرس لونورکن صاحبہ
معلمہ مقرر ہوئین اور لڑکیون کو نوشت و خواند اور سوئی کا کام سکہاتی ہین

سر رشتہ حفظان صحت

۱۸۶۸ و۶۹ء مین ڈاکٹر ہلمن صاحب و گیلوری صاحب نے علاوہ اپنے
خاص خدمت معالجہ مریضان کے خیرات خانجات محتاجان قحط کا کام بہت
کوشش و محنت سے انجام دیا ۱۸۷۰ و۷۱ء مین میواڑ مین اول مرتبہ ایک
حاملہ عورت کے رحم سے مردہ بچہ نکالنے کا عمل جراحی ہوا کہ اوسکی جان
بچ گئی ... لوگون کے تعصب سے سیتلا کا ٹیکا لگانیکا عمل جاری نہو سکا۔
برہمن جتی اور مسلمان ویکسینٹرون سے علانیہ برسر مقابلہ ہوجاتے ہین
اور دیگر اقوام بھی پسند نہین کرتی ہین راج سے بذریعہ چپراسی و پروانہ
مدد لیتے ہین ظلم و زیادتی ہونے لگی اس سے مجبور چھوڑ دیا گیا صرف
شہر و دیہات گرد و نواح جاے قیام ڈاکٹر صاحبان مین کسی قدر بچون کے
ٹیکے لگائے گئے۔

شہر اودے پور بہت گندہ ہے اور صفائی کی بہت ضرورت ہے دربار
نے بغرض صفائی شہر محصول چنگی لگانے کی تجویز ہوئی مگر اہالیان دربار نے
اوسکی تعمیل مین مطلق کوشش نہ کی بڑا بازار گو نہ صاف ہے مگر کوچون مین
صفائی نہین بخصوص بوہرون کا محلہ نہایت گندہ رہتا ہے۔
۱۸۷۰ و۷۱ء مین حسن انتظام حفظان صحت کے ڈاکٹر صاحب نے رپورٹ کی

رکھتا ہے اسلئے اوسکو علاوہ انتظام مدرسہ ہندی کے سنسکرت جماعت سپرد ہوئی ہے سپرینٹنڈنٹ کی راے مین بوجہ افزونی طلباء سنسکرت ایک مددگار پنڈت کی اور ضرورت ہے فارسی جماعتون کا اہتمام مولوی عبدالرحمٰن کو مفوض ہے یہہ شخص نہایت عالم اور محبوب العوام ہے اوسکے دو نایب ہین بھیلواڑہ کا مدرسہ بہت رونق پر بسبب کثرت طالبعلمون کے ہے مہارانا صاحب نے مکان فراخ تعمیر کرنیکا حکم دیا کل سررشتہ تعلیم کا خرچ سنہ ۱۸۷۳و۷۴ء مین [illegible] ۱۱ر۹ پائی ہوا اور سنہ ۱۸۷۵و۷۶ء مین [illegible] اودے پور کے مدرسہ مین سنین ماضیہ مین تعداد طلباء اس تفصیل سے رہی ہے۔

سنہ ۱۸۶۶و۶۷ء	سنہ ۱۸۶۷و۶۸ء	سنہ ۱۸۶۸و۶۹ء	سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء	سنہ ۱۸۷۰و۷۱ء
۵۱۳	۵۸۳	۴۴۵	۳۳۷	۳۰۹

فارسی ہندی	انگریزی
۳۰	۵۵۳

سنہ ۱۸۷۲و۷۳ء	سنہ ۱۸۷۳و۷۴ء	سنہ ۱۸۷۴و۷۵ء	سنہ ۱۸۷۵و۷۶ء
۳۴۶	۴۳۹	۴۶۵	۵۳۸

انگریزی	ہندی	فارسی	انگریزی	ہندی	فارسی
۸۵	۲۴۶	۹۴	۶۵	۳۶۲	۱۱۱

سنہ ۱۸۷۵و۷۶ء مین — مدرسہ بھیلواڑہ — مدرسہ چیتوڑ — طالب علم تھے

مدرسہ بھیلواڑہ	مدرسہ چیتوڑ
۱۹۷	۱۳۸

مدرسہ زنانہ اودےپور مین زنانہ مدرسہ مدت دراز سے ہے مگر

इंगलिस ۱۸۶۷ و ۶۸ء مین مسٹر انگلس صاحب کو کہ ڈپٹی ایجنٹ افیون ہین اور سالہا
हाईस्कूल मीम्बर سال تک ہائی [redacted] ہین مدرسہ کا اہتمام معقول
ہوا اونکی تعلیم سے بہت ترقی ہوئی اگر کوئی دوسرا مستعد انگریزی کا مدرس
نہوسلنے کے سبب سے طالب علم کم ہو گئے۔
۱۸۷۲ و ۷۳ء مین مہارانا شمبھو سنگھ صاحب نے کہ تحصیل علم انگریزی کے
خود بھی شایق تھے مسٹر جارج بیرڈ صاحب کو بمشاہرہ مبلغ ڈیڑہ سو روپیہ
वेडसाहब ماہوار ہیڈ ماسٹر مقرر کیا اور بھیلواڑہ و چیتوڑ مین بھی بصرف چھ سو اسّی
भीलवाड़ा चीतोड़ روپیہ سالانہ مدرسہ جات مقرر ہوئے اور مسٹر انگلس صاحب کل شعبۂ تعلیم
کے افسر رہے - اسی سال مین مہارانا صاحب نے میو کالج مین طلبا راج
میواڑ کیواسطے بورڈنگ ہوس تیار ہونے کی غرض سے چھتیس ۳۶ ہزار روپیہ
बोर्डिंगहौस دیا ۱۸۷۳ و ۷۴ء مین جارج بیرڈ صاحب ہیڈ ماسٹر کی تنخواہ باضافہ مبلغ پچاس
روپیہ دو سو روپیہ ماہوار مقرر ہوئی اور اونے جماعتون کو پڑھانے
کیواسطے دوم مدرس مقرر ہوا مسٹر انگلس صاحب انسپکٹر نے بہت تعریف
لکھی کہ طالب علمون کا مخرج الفاظ بہت صحیح ہے اور ترجمہ انگریزی کا دیسی
زبان مین اور دیسی زبان کا انگریزی مین کرتے ہین اس سے ثابت
ہے کہ جو پڑہا ہے اوسکو بخوبی سمجھتے ہین ہندی مین چھ جماعتین اور چھ
اوستاد ہین - پنڈت کھیمراج مدرس اول سنسکرت کے مرنے سے مدرسہ
کا بہت نقصان ہوا جاے اوسکے بنا یک شاستری مدرسہ بنارس سے آکر
विनायकशास्त्री مقرر ہوا اوسکی علم سنسکرت مین بہت تعریف ہے اسکے سوا اور بھی لیاقت

دربار اعتراض کرتے ہین کہ مسافر چوکیدار کو بلاتے ہین. مگر اوس کا نذر چوکیدارہ نہین دیتے مگر اس سے دربار کی ذمہ وری حفاظت مسافرین مین کسیطرح کمی عاید نہین ہوتی ہے چوکیدار بالکل ناکارہ و بدمعاش ہین اور سبب اسکا اہلکاران دربار کی کاہلی ولاپروائی ہے اگر غفلت وشرارت کی چوکیدارون کو سزا ہوا کرے تو چوریان بالکل موقوف ہوجاوین۔

جہازپور

راج اودےپور کا پرگنہ جہازپور مینہ کہیڑ مین واقع ہے وہان مینون کی آبادی ہے اور سابق مین بہت بدنظمی رہتی تہی مگر کوٹہ کنٹنجنٹ فوج مقرر ہوئی تب سے وقوع جرایم مین تخفیف ہوگئی ہے ۱۸۵۷ء کے غدر مین کوٹہ کنٹنجنٹ باغی ہوگئے اوسکے بعد دیولی مین چہاونی مقرر ہوکر فوج دیولی اررگیولر فورس بہرتی ہوئی اوس مین مینہ لوگ بہرتی ہوگئے ہین ایک رسالہ سکہہ سوارون کا رہتا ہے اور دو رسالے دوم رجیمنٹ سواران بنگالہ کے اس علاقہ کا انتظام صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی کو مفوض ہے۔

شعبہ تعلیم

مدرسہ مردانہ اول ۱۸۶۷ء مین پادری روبسن صاحب مشنری اجمیر نے اودےپور کے مدرسہ کا امتحان لیا تہا اور بہت تعریف لکہی تہی۔

کو مفوض ہوا اوسکی محنت اور کوشش سے اوس سال مین غارتگری ڈاک کی کوئی واردات نہوئی اوسکے تحت مین عملہ پولیس حسب تفصیل ہے

ماہانہ

غور گرداور	نایب	عملہ	سواران	پیادگان
ماہانہ	[illegible]		۲۵۵	
سالانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہہ عملہ پولیس ۱۳۸ میل سڑک نیچج نصیر آباد ۹۳ اودے پور نیچج ۴۵ کی حفاظت کرتا ہے اور مبلغ [illegible] فی میل خرچ ہوتا ہے۔

اوسی سال اس پولیس کے علاقہ مین دو مقدمات ہوئے اول دیوا سنگھ نامی سوار نے ایک بقال کو جسکی حفاظت کیواسطے گیا تہا قتل کرکے اوس کا چہہ سو روپیہ کا مال لوٹ لیا اوسکی گرفتاری کی تجویز صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد کی معرفت ہوئی۔ دوم۔ جمعدار نبی بخش دیوا سنگہ کی گرفتاری کے واسطے گیا تہا اوس نے اوسکو چہوڑ دیا اس جرم مین اوسکو نو برس کی قید ہوئی۔

اس سڑک پر غارتگری مسافران کی بہت شکایت ہے اس دلیری سے واردات کرتے ہین کہ انگریزی فوج کے لشکر کو بہی جسکی اوہین تنکے پہرہ دار چوکیدار حفاظت کرتے ہین نہین بخشتے معاوضہ کا دعوی ہوتا ہے تو اہالیان

طلب کیا ہے۔

سنہ ۱۸۶۱ و ۶۲ء مین علاقہ جاورہ و نیمچ مین بہت فساد ہوا تو مہاراجہ سیندہیہ صاحب
نے برجموہن دیال نائب سرصوبہ اوجین کو انتظام کیواسطے بہیجا اوس نے उज्जैन
کسیقدر ڈکیتی کا انسداد کیا اور بینا نامی ڈاکو کو جو وکیل گوالیار متعینہ ایجنسی पन्ना
میواڑ کے پاس سے مفرور ہوگیا تہا گرفتار کیا یہہ امر عنایت اللہ خان
نائب صوبہ کی عمدہ کارگذاری کا نتیجہ ہے۔

سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین باوریہ اور موگھیہ کی سزادہی مین بہت کوشش ہوئی
اکثر سے ہتہیار اور اونٹ لئے گئے اور ضمانت طلب ہے بصورت ندینے
ضمانت کے قید کئے جاتے ہین سرکار ٹونک نے ان لوگون کو علاقہ نیمباہیڑہ
سے بیخ و بنیاد سے نکالدیا ہے ان بے رحم و بداطوار ڈاکوون سے اوسیطرح
پیش آنا چاہیئے جسطرح زمانہ سلف مین ٹہگون کو قید رکہکر باد یانت و
پیداوار کے پیشون کی مشقت کرائی گئی تہی اور اوسکی سعی سے اونکی اور اونکے
عیال واطفال کی پرورش کی گئی تہی خارج کرنے سے اونکا صرف نقل
مکان ہوتا ہے عادات نہین چہوٹتے ہین اب میواڑ و ٹونک سے نکل کر
وے کسی کمزور ریاست مین چلے جاوینگے کہ مقابلہ کی طاقت نرکہکر
مجبوراً اونکو پناہ دیگی۔

پولیس حفاظت ڈاک انگریزی

سنہ ۱۸۶۹ و ۶۸ء مین انگریزی ڈاک کی حفاظت کا اہتمام منشی سمیع علی خان گرداور

نشاندہی کرین فوراً گرفتار کرا دین بلکہ کل قوم موگھیہ کو علاقہ میواڑ سے جلاوطن
کر دینے کیواسطے مستعد ہے مگر یہہ تجویز کسی طرح جایز نہین اگرچہ ظاہر ہے
کہ موگھیہ لوگ بجز غارتگری کوئی وجہہ معاش نہین رکھتے ہین تاہم ایجنسی
کے دباؤ سے اس بدپیشہ قوم کے واسطے جو کچھہ مناسب ہوا وسکے کرنیکو
دربار ہمہ تن تیار ہے مدت سے دربار میواڑ نے ان لوگون کی سزا دہی مین کوشش
کی ہے اہالیان پولیس میواڑ اون کی گرفتاری کے واسطے اطراف مین
پہرتے ہین۔

میرے نزدیک مناسب یہہ ہے کہ آپ کے نجیبون کی ایک جمعیت بہ تحت
ایک معتمد اور باتمیز ہندوستانی افسر کی نیاہیڑہ مین متعین کیجاوے کہ
اس قوم کی حرکات پر نگرانی رکھے۔ یہہ لوگ اکثر مارچ و اپریل و مئی کو جس
زمانہ مین افیون کی فصل تیار ہوتی ہے غارتگری کیواسطے پسند کرتے ہین
اسواسطے تجویز کی ہے کہ اون ایام مین اونکی نگرانی کیواسطے مین خود اوس
نواح مین مقیم رہونگا۔

مختلف دیہات مین موگھیہ بکثرت ہین اور کچھہ وجہہ معاش نہین رکھتے اور
اچھی طرح مسلح اور دلیر ہین دن کے وقت تلاش کیا جاوے تو نہین ملتے
رات کے وقت سب جمع ہوجاتے ہین سنا ہے کہ اکثر موگھیہ لاکھہ روپیہ
رکھتے ہین کثرت سے رشوت دیتے ہین اس سے اون پر جرم ثابت نہین
ہوتا آپکا ایک آدمی اسمعیل خان مدت سے نیاہیڑہ مین ہے مگر نہین معلوم
اوس نے کیا کیا اوسکی کارروائی دریافت کرنیکیواسطے مین نے اوسکو

نہین کرتے ہین حکام مینا ہیڑہ سے جو چار مینون کی باختیار خود مار ڈالا
ازبس قابل بازپرس ہین —
پرگنہ مینا ہیڑہ کہ موگہیہ ڈکیتون کا جاے قیام ہے اور وہین اونکو غارتگری
اور چوری کے بعد پناہ ملتی ہے میواڑ کی بدنظمی کا باعث ہے اوسکا اہالیان
میواڑ کو ہمیشہ تردد رہتا ہے اس باب مین صاحب سپرنٹینڈنٹ جنرل
استیصال ٹہگی وانسداد ڈکیتی کو چٹہی لکہی گئی اوسکی نقل ذیل مین درج ہے

مراسلہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ بخدمت صاحب سپرنٹینڈنٹ
جنرل استیصال ٹہگی وانسداد ڈکیتی مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۷۲ء

آپکی چٹہی نمبری ۲۰۷ مورخہ ۲۳ - فروری مشعر اسکے کہ موگہیہ ڈاکوون کی
غارتگری موقوف نہوئی اور معلوم ہوتا ہے کہ اہالیان پولیس اون کا
انسداد نہین کرسکتے بدین ایماء وصول ہوئی کہ انتظام کامل کی تدبیر کرو
اور موگہیون مین سے مخبر پیدا کرو اوسکے جواب مین لکہتا ہون کہ موگہیون
کی غارتگری کا مجہکو بہی مدت سے تردد ہے اور سال گذشتہ مین مین نے
کچہہ قواعد اون کے انسداد کے واسطے جاری کیے تہے اور تینون دربار
یعنی میواڑ ٹونک اور گوالیار نے منظور کرلیئے مگر اونپر عمل نہوا موگہیہ قوم
کے آدمی آپکے پاس بہیجونگا مگر مشکل یہہ ہے کہ ایسے آدمی جنکی نسبت جرم
ثابت ہو ملنے مشکل ہین واردات کرکے بلاشناخت نکلجاتے ہین اور اونکا
جرم شاذ ونادر دریافت ہوتا ہے —
دربار میواڑ ہمیشہ تیار ہے کہ جسوقت آپ اپنے گارڈ کی معرفت کسی موگہیہ کی

ہلو گیا ہے اور ریاستین اون سے خوف کہا کر فکر انسداد مین رہتی ہین
کچھہ قانون بنا ئے گیئے ہین کہ میواڑا ور ٹونک نے منظور کر لیئے ہین
مہاراجہ صاحب سیندہیہ کی منظوری کا انتظار ہے اوسکے حاصل ہونے
پر جاری ہون گے - ان قوانین کے بموجب حکام موقع کو موگہیون کا
رجسٹر رکہنا ہوگا اور اونکو کاشتکاری پر آمادہ کرنا ہوگا بلا اجازت کسی
حیلہ سے کہین نہ جانے دینگے اون کے اونٹ لیکر عوض مین آلات
کشاورزی دیئے جاوین گے اور ہتہیار لیکر اونکی قیمت دیجاوے گی
ان قواعد مین خلاف ورزی کی سزا بہی لکہی ہے اور تعزیرات ہند کی دفعہ
۳۹۰ مشعر ڈکیتی و رہزنی پر مبنی ہین -
۱۸۷۰و۶۹ء مین میواڑا ور ٹونک کے درمیان سلوک رہا اور بجاودوہ
ونیمچ سے بہی بہ نسبت سابق میواڑ پر کم زیادتی ہوئی مگر اہالیان راج
گوالیار رعایا میواڑ کو گرفتار کر کے سزا دیدیتے ہین عہد نامہ کے بموجب محکمہ
پنچوکلا ایجنسی میواڑ مین نہین بہیجتے -
موضع دولت پورہ پرگنہ نیماہیڑہ علاقہ ٹونک مین بماہ اکتوبر ۱۸۷۱ء بہت
سنگین واردات ہوئی دولت پورہ کے موگہیون نے ایک مینہ ساکن موضع
بہانپہ پرگنہ کانور علاقہ میواڑ کو مار ڈالا اسپر مینہ ہاے میواڑ و نیماہیڑہ
نے جمع ہوکر دولت پورہ پر حملہ کیا گانو جلادیا اور دو آدمیون کو مار ڈالا
صاحب ایجنٹ نے ملاحظہ کیا تو گانو جسمین چوبیس گہر تہے بالکل برباد ہوگیا
تہا اس نواح کے مینے صلح ورزراعت پیشہ اور نیک چلن ہین اور واردات

भानपा
कानोर

بہت ہیں کہ گرد و دور دور تک واردات کرتے ہین ایک دفعہ اون سے ہتہیار لینے کی بہی تجویز ہوئی تہی مگر ہندوستانی ریاستون مین کسی کام پر پیشواتی کوشش نہین ہوتی ہے ۔

سنہ ۱۸۶۸ع کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ افسوس ہے کہ غارتگری ڈاک و رہزنی و ڈاکہ کی وارداتین بکثرت ہوتی ہین مگر ظاہرا اسمین راج کا کچھہ قصور نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگرچہ یہان بہی پولیس کا بندوبست نہایت عمدہ نہین ہے مگر ان وارداتون کے مرتکب بیشتر باشندہ علاقہ ٹونک اور جاورہ و نیز علاقہ گوالیار کے غارتگر ہوتے ہین کرنل نکسن صاحب نے بذریعہ رپورٹ مورخہ ۲۱ - فروری سنہ ۶۷ع حال مفصل لکھا تھا مگر ہنوز کچھہ بندوبست نہین ہوا ہے - مہارانا صاحب کو حفاظت تاجران و مسافران کیواسطے جو صلاح دی گئی اوس پر اونہون نے بخوبی عمل کیا وے کل معاملات مین ہوشیار اور صحیح الخیال ہین ہمیشہ دانشوری سے کام کرتے ہین اور کاروبار ریاست کو لایق تحسین و آفرین و حسب اطمینان سرکار انگریزی انجام دیتے ہین مگر اونکو بہت مشکلات ہین اونمین مقدم تر یہہ ہے کہ اونکے پاس کوئی ایماندار اور لایق مشیر نہین ہے ۔

میواڑ و گوالیار و ٹونک کے جو پرگنات بہ تحت ایجنسی میواڑ ہین اونمین باوریہ و موگہیہ پیشہ ور ڈکیت رہتے ہین اون کے پاس تیز رو اونٹ اور عمدہ ہتہیار ہین اور اس عمدگی سے وارداتون کی تجویز کرتے ہین کہ کبہی ناکامیاب نہین ہوتے اس سے اونکا ڈکیتی و غارتگری مین نام

ٹونک کو واپس کردیا بلکہ اوسکی آمدنی کا ساڑہے پانچ لاکھہ روپیہ راج اودے پور سے ٹونک کے نوابصاحب کو دلوایا۔

اسیطرح کسی زمانہ مین راجپوتانہ سے مرہٹون کو بمشکل تمام بیدخل کیا تھا اور نیمچ اس ملک کی کل مہمات کیواسطے عمدہ ہے حکام راجپوتانہ کی صلاح و مشورہ کے بغیر نیماہیڑہ ٹونک کو واپس کرنا اور نیمچ مہاراجہ صاحب سندھیہ کو دینا لارڈ کننگ صاحب کے عہد حکومت کی بڑی غلطی ہوئی ہے اور تینون یاستون کا علاقہ مخلوط ہونے سے بڑی ابتری پیدا ہوگئی۔

ان پرگنات مین زیادہ تر آبادی موگھیون کی ہے کہ کاشت اراضی مطلق نہین کرتے اور نہ کوئی اور وجہہ معاش رکھتے ہین اونکی بسر اوقات چوری وغارتگری پر منحصر ہے عموماً مارچ و اپریل و مئی مین جب افیون کی فصل تیار کرکے زمیندار اپنے گھر کو لیجاتا ہے مرتکب غارتگری ہوتی ہین لوقت شب خفیہ جمع ہوکر یکایک اس چستی و چالاکی سے واردات کرتے ہین کہ جس گانو کو لوٹین اوسکے باشندون کو مطلق اوسان نہین لینے دیتے زیادہ تر سبب اسکا یہہ ہے کہ چوکیدار دیہہ سے اونکی سازش ہوتی ہے دربار میواڑ نے موگھیہ و نیز نایک و باوریہ وغیرہ جملہ اقوام سرقت پیشہ کو علاقہ سے نکالنے مین بڑی کوشش کی مگر اونکو علاقہ نیماہیڑہ و جاود و نیمچ و علاقہ ہلکر مین فوراً پناہ ملتی ہے اور وہان مسکن گزین ہوکر بطور انتقام علاقہ میواڑ مین وارداتین کرتے ہین پیشہ ور اور شاطر چور ہین دن کے وقت اپنے مسکن سے غیر حاضر رہتے ہین اور رات کو

... بست رہا جب سے نیماہیڑہ ریاست ٹونک کو
... سنید بیہ صاحب کو دے گئے ہیں ڈکیتی متواتر ہوتی
ہیں ... سرکار انگریزی کا قصور ہے اور دربار میواڑ براہ واجب معذور
ہے ... کے بیچ وسط میں ۱۸۵۸ء سے دو غیر ریاستوں کا علاقہ پیدا ہوئے
... بدنظمی ... کیا نتیجہ ہو سکتا تھا دونوں علاقجات دار الریاستوں سے
بہت دور ہیں ہر ایک حاکم جو مقرر ہوا کرتا ہے خوب روپیہ پیدا کرتا ہے اور
سرکار میں بھی جرمانہ لیتا ہے اور مجرم اور سے لوگ کے علاقہ میں وارداتیں
کر کے ادا کرتے ہیں ...

... میں ... نام محی الدین خان ملازم ٹونک حاکم نیماہیڑہ سرکار انگریزی
سے ... والایتی میواتی و مکرانہ سپاہ لیکر نیمچ کی چھاونی
پر ... روپ سنگھ صاحب والی میواڑ خیرخواہی سرکار
میں ایسے ... ثابت ... صاحب نے جو چھاونی نیمچ سے بھاگ کر
... نے لکھا تھا کہ اس ہنگامہ میں دربار اودیپور
... تعریف نہیں ہو سکتی ہے رانا صاحب
... نہیں وے سرکار انگریزی
... نہیں راجپوتانہ کی کیا

...

... ہو کر بطور عارضی
... سے نیماہیڑہ

اودسے پور مین جیلخانہ کا مکان اگرچہ اس کام کے لایق نہین ہے مگر صاف رہتا ہے قیدیون کے خورونوش کی خبرگیری اچھی ہوتی ہے اور بیمارون کا معالجہ ہنٹو ڈاکٹر کرتا ہے سابق مین ہر قسم کے قیدی شامل حال رہتے تھے تا بحدیکہ زیر تجویز اور محبوس دوام مجرم قتل کو ایک ہی کوٹھری مین رکھا جاتا تھا ۷۲-۱۸۷۳ع مین مہارانا صاحب کو اسکے نقص سے آگاہ کیا گیا تو اونہون نے فوراً علیحدہ کروا دئے قیدیون سے سڑک پر مشقت لیجاتی ہے قالین بنائے اور دیگر اندرونی مشقت کی بھی تجویز ہوئی مگر اوسکے واسطے مکان کافی نہین ہے سالہائے گذشتہ مین محبس مین قیدی بحساب اوسط حسب تفصیل ذیل رہے ہین۔

سنہ ۶۸-۱۸۶۹ع	سنہ ۷۲-۱۸۷۳ع	سنہ ۷۳-۱۸۷۴ع	سنہ ۷۴-۱۸۷۵ع	سنہ ۷۵-۱۸۷۶ع
۱۲۱	۱۸۹	۱۸۶	۱۱۴	۷۷

عدالت اپیل

مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کے انتقال سے پیشتر محکمہ عدالت اپیل بہ اہتمام مولوی عبد الرحمن خان مقرر ہوا تھا وقت تقرر سے اس محکمہ کا کام بہت عمدگی سے ہوتا ہے فیصلہ جات بہت واجب اور انصاف سے ہوتے ہین اور سب لوگ رضامند رہتے ہین کل کچہریون مین سب سے عمدہ اس عدالت کا کام ہے کوئی فیصلہ منسوخ نہین ہوتا ہے۔

نیما ہیڑہ وچاوونڈ وقوام جرایم پیشہ

اگرچہ زمانہ انتظام ایجنسی مین جب تک مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نابالغ تھے

١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢
[illegible]	[illegible]	[illegible]	خلاف مذهبی	مفروزی قیدیان	اقدام ستی	سستی	جبل	جرا نفیفه	میزان
·	١	·	·	·	٢	١	·	·	·
·	٢	٩١	١	٤	·	·	٣٠	·	١٢٣٦
·	٣	١٠٨	١١	٤	·	·	·	٥٣٥	١١٢٥
·	٢	٥٦	·	٣	·	·	·	٥٦	٦٠١
·	·	٩٦	·	·	·	·	·	٤٩٦	١١٠٠

نقشہ مقدمات فوجداری وقوعی راج میواڑ

۱	۲		۳		۴		۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
سنہ	ڈکیتی		رہزنی		چوری		قتل	مجروحی	آتش زنی	رشوت ستانی	بردہ فروشی	اسقاط حمل	ہنگامہ پردازی	ڈاکن کشی
	تعداد	مالیت	تعداد	مالیت	تعداد	مالیت								
سنہ ۱۸۶۹و۶۸ع	۳	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
سنہ ۱۸۶۳و۶۲ع	۸۷	[illegible]	۸۹	[illegible]	۴۰۴	[illegible]	۴۰	۱۷	۷	۲۰	۳۷	۱۲	۳۸	۵
سنہ ۱۸۶۴و۶۳ع	۵۱	[illegible]	۷۶	[illegible]	۱۸۶	[illegible]	۴۳	۱۸	۷	۱۱	۱۲	۱۷	۳۲	۸
سنہ ۱۸۶۵و۶۴ع	۳۱	[illegible]	۴۱	[illegible]	۹۶	[illegible]	۲۳	۹	۴	۲	۶	۶	۱۵	۳
سنہ ۱۸۶۶و۶۵ع	۳۱	[illegible]	۵۲	[illegible]	۱۵۷	[illegible]	۳۲	۷	۷	۳	۵	۱۳	۱۱	۵

ہوئین اون مین سے سنگین جرمون کا مرتکب مہاراج سکت سنگھ تھا جب وہ باغی ہوا تمام زمانہ کے بدمعاشون نے اوسکے ساتھ ہوکر ملک مین ہنگامہ برپا کردیا تھا۔

بتاریخ ۱۲۔ مئی سنہ ۱۸۷۶ء منشی ناصر علیخان حاکم عدالت فوجداری کہ مدت سے بعارضہ شل بیمار تھا مرگیا وہ نہایت عمدہ اہلکار تھا اوسکے انتقال سے راج کا بڑا نقصان ہوا ہے۔

مقرر کئے اور جمعیت پولیس مین اضافہ کر کے تیس تیس روپیہ ماہوار تنخواہ
کے تہانہ دار متعین کئے اور مجموعہ تعزیرات ہند و مجموعہ ضوابط فوجداری
مروج علاقہ انگریزی بطور قانون ملک جاری ہوئے صرف دو حلقون یعنی
جہازپور اور اضلاع کوہی مین بندوبست جدید نہوا اسوجہ سے کہ جہازپور
صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی کے تحت انتظام مین ہے اور اضلاع کوہی
کا بندوبست صاحب سپرنٹنڈنٹ کو مفوض ہے۔

مگر یہہ سب انتظام صرف خالصہ کے ملک مین ہوا ہے۔ جاگیرون کا کل کام
خود سردار کرتے ہین اور ایسے خود اختیار ہین کہ راج مین واردات کی
اطلاع نہین کرتے اور عندالوقوع واردات سنگین مثل ڈکیتی وغیرہ جو آب
طلب ہوتا ہے تو جواب بہی توقف و تساہل سے بہیجتے ہین وہان بدستور
وہی حال رہا جو سابق مین تہا۔
منشی ثنامن علیخان کی برخاستگی کا یہہ بہی سبب تہا کہ یہہ شخص زمانہ نابالغی
رئیس مین بحکم صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوا تہا اسوجہ سے ایجنسی کا آوردہ
سمجہا جاتا تہا اور ریاست کے لوگ اوس سے حسد و تعصب و بغض رکہتے
ہین اور اکثر اوقات کاروبار پولیس و عدالت مین اس سبب سے ہرج
واقع ہوتا تہا۔
۷۳ و ۱۸۷۴ء مین ڈکیتی و غارتگری کی وارداتین کم ہوئین مگر چوریان
زیادہ ہوئین خالصہ کے علاقہ مین ارتکاب جرم فی الجملہ کم ہوا اور جو وارداتین

تبدل ہین خفیہ و علانیہ خلل انداز ہوتے ہین کہ اس سے بعض اوقات صـ
پولیٹیکل ایجنٹ کو بہت رنج ہوتا ہے۔
تاہم تقرر عدالت غنیمت متصور ہو کر امید ہوئی کہ جو مجرم اوسوقت تک بے
عقوبت رہتے تھے یا صرف جرمانہ دیکر رہا ہو جاتے تھے گرفتار ہو کر سزاے
اعمال کو پہونچین گے۔
اوسوقت تک ریاست مین مقدمات فوجداری و دیوانی بطور نزاع خانگی
سمجھے جاتے تھے اور اہلکاران و حاضرین دربار اونمین مداخلت
کرتے تھے اسواسطے منشاء عدالت و قانون سقط ہو جاتا تھا تقرر عدالت
سے یہہ بھی امید ہوئی کہ آیندہ ایسی دست اندازی نہو گی تقرر عدالت
کے ساتھہ مختصر مجموعہ قانون بہی جاری ہوا اوسمین بپاداش جرایم زیادہ تر
سزاے قید رکھی گئی مگر انتظام پولیس کی کچھہ اصلاح نہوئی پرگنات خالصہ
دربار مین تو پولیس کسیقدر اچھی تھی مگر جاگیرون مین نہایت خراب تھی بلکہ
جاگیردار سارق و ڈکیتون کو پناہ دیتے ہین۔
سنہ ۱۸۷۲و۷۱ع مین منشی ثامن علیخان کے بیمار ہو جانے سے کام مین ابتری
واقع ہوئی اسپر اوسکی برخاستگی عمل مین آئی۔ مگر دوسرے سال ڈکیتی و غارتگری
و خودکشی بذریعہ تحیر قیدگی و افیون خوری بکثرت وقوع مین آنے سے مہارانا
صاحب کو انتظام فوجداری و پولیس کا فکر ہوا منشی ثامن علی خان کو ازسرنو
نوکر رکھکر اوسی عہدہ پر مقرر کیا اور ملک میواڑ کو سات حلقون مین منقسم
کرکے پانچ حلقون مین ایک ایک مجسٹریٹ پولیس بمشاہرہ ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ

نام سال	قرضه		شادی	حقیت اراضی	تبنّی	قوم	سرحد	متفرقات	میزان
	تعداد مقدمات	تعداد زر دعوی							
سنه ۱۸۷۲و۷۳ع	۸۵۶	یک لکهه یازده [illegible]	۵۰	۰	۲۰	۱۴	۰	۱۴۵۵	۰
سنه ۱۸۷۳و۷۴ع	۳۵۰	یک لکهه آٹهه [illegible] ۳	۱۱	۰	۶	۱۰	۰	۲۰۴	۵۸۰
سنه ۱۸۷۴و۷۵ع	۲۵۱	یک لکهه [illegible] ۱۰	۴۰	۰	۲	۱۰	۰	۲۵۰	۰
سنه ۱۸۷۵و۷۶ع	۱۱۸	۰	۵	۸۸	۳	۱	۳	۶	۲۲۴

عدالت فوجداری انتظام فوجداری اور حفاظت رعایا کے واسطے راج مین تهانجات تو پیشتر سے تهے مگر سنه ۱۸۷۱ع مین اونکی اصلاح هوکر شهر و مفصلات کیواسطے ایک عدالت مقرر هوئی اور منشی ثناء علیخان کو که بهت هوشیار اور شریف آدمی تها اوسکا اهتمام مفوض هوا اوسکو ایک برس تک کی قید اور پچاس روپیه تک جرمانه کا اختیار دیا گیا اور کل تهانجات وافسران نگران حال اوسکے تحت مین کیئے گئے۔

اس عدالت سے سردار لوگ بهت ناراض ورنجیده هوئے اس خوف سے که هماری رعایا تحت حکومت عدالت مین هوجاویگی لفور تقرر عدالت کوتهیاری کیسری سنگه وزیر نے بحیله بیماری استعفا دیا مگر دربار کی رپورٹ مین صاف لکها هے که وه دستور جدید جاری هونے سے مستعفی هوا هے ریاست کے دیرینه اهلکار رسم قدیم کے بهت پابند هین اور هر ایک

اور بذریعہ کیفیت مورخہ ۳۰ - مارچ سنہ ۱۸۷۱ء صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی اطلاع دیکر محکمہ عدالت مقرر کیا تھا اوسکا حال بیشتر درج ہو چکا ہے -

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء مین حاکم دیوانی ارجن سنگھ تھا اوسکی کارروائی بہت بیضابطہ تھی مگر رعایا شکایت کم کرتی تھی سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء مین دو نقص اور پائے گئے اوّل سرداروں کا محکوم عدالت نہونا - دوسرے فریقین مقدمہ سے زر رسوم کا لیا جانا - جولائی سنہ ۱۸۷۳ء مین بجائے نقد رسوم لینے کے کاغذ سٹامپ جاری ہوا اوس سے راج مین بہت فائدہ ہوا سابق مین دس روپیہ فیصدی مدعی سے اور پانچ روپیہ فیصدی مدعا علیہ سے لیا جاتا تھا اب عرضی دعوی پر صرف پانچ روپیہ فیصدی کاغذ سٹامپ لیا جاتا ہے اور محکمہ رجسٹری وثیقہ جات مقرر ہوا اوس مین بھی خوب کام ہونے لگا -

سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء مین اس سررشتہ کا حاکم متھرا داس ہوا اوسکی کارروائی کی کچھہ تعریف یا شکایت دریافت نہین ہوئی ہے -

نقشہ کارگذاری عدالت دیوانی بہ تعداد مقدمات

سال	قرضہ: تعداد مقدمات	قرضہ: تعداد زر دعوی	شادی	حقیقت اراضی	متبنی	قوم	سرحد	متفرقات	میزان
سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء		۰	۱۷	۶۶	۴	۵	۴	۱۹۵	۰
سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء	[illegible]		۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

کیواسطے نہایت مفید ہے کہ ہاڑوتی و نیماڑہ کی کل افیون اودےپور مین
اسی راستہ سے آتی ہے اب یہہ سڑک تمام و کمال تیار ہے صرف وقتاً فوقتاً
بحسب ضرورت مرمت ہوتی ہے ۔
سڑک اودےپور و دیسوری براستہ راج نگر۔ چونکہ بیاور سے کھیرواڑہ
تک دوسو میل کے فاصلہ مین کوہ اراولی کے درمیان کوئی گاڑی کا رستہ
نہ تھا اور راجپوتانہ سے وسط ہند کو نمک بہت جاتا ہے اور آمدورفت مسافرون
کی بھی بہت ہے ۔ ۱۸۶۵ء مین اودےپور سے راج نگر ہوکر دیسوری
کو تجویز ہوئی تھی مگر روپیہ کا بندوبست ہونے سے صرف خام تیار
ہوئی ۱۸۷۰-۷۱ء مین اوسکی مرمت ہوئی اور یہہ بھی تجویز ہوئی کہ بشرط
گنجایش روپیہ کے اوسکو پختہ تیار کرایا جاوے گا ۔
ان سڑکون کے سواے کرنل گورڈن صاحب نے سڑک اودےپور و
सोमेरा کھیرواڑہ کا سومیرہ کو کہ بفاصلہ ۲۶ میل سرحد گجرات پر ہے اور وہان سے
हरसोल سेव ہرسول کو تیار ہونا تجویز کیا ہے ہرسول سے سیو کو سڑک تیار ہے اوسکے
شامل ہوجانے پر گجرات و راجپوتانہ کے درمیان بہت عمدہ راستہ تیار ہوجاوے
گا راج میواڑ نے اپنے علاقہ مین تیاری کا بندوبست کردیا ہے یہہ ۲۸ میل
बेचीवाड़ा بیچی واڑہ تک ڈونگرپور کے علاقہ مین ہے اور بعد ازان گجرات مین ہے

عدالت و پولیس

عدالت دیوانی مہارانا شمبھو سنگھ صاحب نے باجرا حکم عام

گئے ہے بماہ مارچ ۱۸۶۷ع گلاسگو کی یونی ورسٹی سے سارٹیفکیٹ سول انجنیری حاصل کرکے واپس آئے اور بمشاہرہ مبلغ چار سو روپیہ اپنے کام پر مقرر ہوئے۔

سڑک نیمچ و نصیر آباد - یہہ سڑک چیتوڑ و ہمیر گڈھ و بھیلواڑہ وغیرہ ہوکر گذری ہے اور میواڑ کے علاقہ مین چوراسی میل ہین اوسکی لاگت کا ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ بذمہ راج اودے پور قرار پایا تہا کہ ایک لاکھ تیس ہزار سنہ ۱۸۶۹-۷۰ع تک اور باقیماندہ پچاس سنہ ۱۸۷۰-۷۱ع مین وصول ہوگیا اہالیان دربار نے بہت عذر کیا تہا کہ نیمچ و نصیر آباد کی سڑک صرف دونون چہاونیون کی فوج کے کام آوے گی اوس سے میواڑ کی تجارت کو کچھہ فایدہ نہین ہے کہ وہ کسی طرف کنارہ سے نہین ملی ہے اور اودے پور کے خالصہ کے علاقہ مین صرف تہوڑی دور گذری ہے زیادہ تر جاگیردارون کے علاقہ مین ہے وے براے نام خراج دیتے ہین پس سڑک سے اگر کسیقدر فایدہ ہو تو وہ بہی راج کو نہوگا مگر جہارانا صاحب کو فہمایش کی گئی تو پہر کچھہ عذر نہوا اگر اس سبب سے کہ اثناء راستہ اوسپر دیہات واقع نہین مسافرون کو بہی پسند نہین ہے اور آمدرفت کم ہے سنہ ۱۸۶۹-۷۰ع مین یہہ سڑک بھیلواڑہ تک تیار ہوکر جاری ہوئی اور سالہاے آیندہ مین کل تیار ہوگئی۔

سڑک اودے پور و نیمچ - یہہ سڑک اودے پور سے بمقام نیماہیڑہ نیمچ و نصیر آباد کی سڑک مین شامل ہوئی ہے اور ایجنسی انیون اودے پور

سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء مین دس پل تیار ہوئے اور تین کی تعمیر شروع ہوئی اور مقامات
परशाद वारहपाल
پرساد و بارہ پال پر ڈاک بنگلہ تیار ہوئے سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین اودے پور
وکھیرواڑہ کے درمیان کل سڑک قابل گذر گاڑیون کے تیار ہو گئی مگر پلون
کی تعمیر باقی رہی راج سے پانچہزار روپیہ ماہوار ملتے تھے مگر ایک مندر کا
تاریخ معینہ پر تیار ہونا ضرور تھا اور پچیس ہزار روپیہ سڑک نیمچ و نصیرآباد کے
خرچ کیواسطے دیا گیا اس سے بکلی تین ہزار روپیہ ماہوار کے دو ہزار روپیہ
کا خرچ رہا سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ء مین اگرچہ سڑک ہمہ جہت تیار ہو گئی مگر چند پل تعمیر سے
باقی رہ گئے - سڑک اول درجہ کی کہلاتی ہے لیکن واقع مین اوسمین بہت
نقص ہین نالون اور پہاڑون وغیرہ سے بچنے یا اونکو رفع کرنے کی کچھہ
सोमनदी
تدبیر نہوئی اور نہ نشیب وفراز ہموار کئے گئے سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین صرف ایک سوم ندی
کا پل باقی رہا اگرچہ امید تھی کہ یہہ پل بھی جلد تیار ہو جاتا مگر کثرت بارش سے
راج کا اسقدر نقصان ہوا کہ غالباً کئی سال تک اس پل کی تیاری کیواسطے
روپیہ بہم نہ پہنچ سکے اور جب تک روپیہ کا بندوبست ہو شاید نیمچ تک
سڑک ریل تیار ہوکر اوسیر آمد رفت جاری ہو جاوے اور اس پل کی چندان
ضرورت نرہی اس سڑک کی تعمیر کا اہتمام نہایت محنتی اور مستقل مزاج شخص
विलियम
مسٹر ولیم صاحب کو تھا اونہون نے اپنی حسن اخلاق سے وحشی باشندگان
ملک کو رضامند کر لیا بھیل لوگ جمع ہوکر سڑک پر مزدوری کرنے آتے تھے
اور شل سابق اوسمین خلل انداز نہین ہوتے تھے سنہ ۱۸۷۴ء مین مسٹر
ولیم صاحب بحصول رخصت دو سال تحصیل علم انجنیری کیواسطے انگلستان کو

سڑک

میواڑ مین سڑکین مفصلہ ذیل ہین۔

۱ سڑک اودے پور و کہیرواڑہ۔

۲ سڑک نیمچ و نصیر آباد۔

۳ سڑک اودے پور و نیمچ کہ سڑک نیمچ و نصیر آباد مین شامل ہوئی ہے۔

۴ سڑک اودے پور و دیسوری براستہ راج نگر۔

سڑک اودے پور و کہیرواڑہ۔ میواڑ کے علاقہ کی روئی و افیون وغیرہ اجناس بمبئی کو جاتی ہین اور احمد آباد و بمبئی کے درمیان سڑک ریل تیار ہوگئی اسواسطے لازم آیا کہ احمد آباد کیطرف اودے پور و کہیرواڑہ کے درمیان سڑک تعمیر کیجاوے کہ اس راستہ سے احمد آباد اودے پور صرف ڈیڑہ سو میل ہے اور نیمچ واندور ہوکر بمبئی کو جانے مین بہت پہیر پڑتا تہا اسواسطے سنہ ۱۸۶۹-۷۰ء مین اس سڑک کی تعمیر شروع ہوکر اٹہہ میل تیار ہوئی پہلا راستہ جو بیس میل پہاڑون مین ہوکر گذرتا تہا یہہ سڑک ہموار و کشادہ زمین پر تجویز ہوئی اور راستہ کی نسبت سیدہی بہی ہے سنہ ۱۸۷۰-۷۱ء مین ایک بند کے ٹوٹنے سے پل شکست ہوگیا اور ایک عمیق نالہ پر پل تیار کرنے مین توقف ہوا اس سے سڑک کی تیاری مین بسیقدر ہرج ہوا اور زمین پہاڑی ہونے کے سبب سے بہی کام سستی سے ہوا۔

مسٹر انگلس صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ افیون بہت ہوشیار اور محنتی ہین اونہون نے اپنی خوش اطواری اور حسن معاملگی سے ساہوکارون مین بڑا اعتبار حاصل کیا ہے اور دربار مین سفارش کرکے اونکے واسطے کئی طرح کی رعایت کرائی ہے۔

ایجنسی افیون اودےپور کا خرچ بقدر [illegible] راج میواڑ سے لیا جاتا ہے مگر یہہ امر خلاف دستور اور انصاف سے بعید ہے کیونکہ تقرر اوسکا بغرض ایصال محصول سرکار انگریزی ہوا ہے پس واجب ہے کہ خرچ بہی سرکار انگریزی سے دیا جاوے۔

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء تک اس ایجنسی سے ۳۹۰۰۸ صندوق افیون حسب تفصیل ذیل وزن ہوکر روانہ ہوئے ہین اور دو کروڑ چونتیس لاکہہ چار ہزار آٹہہ سو روپیہ سرکار انگریزی کو حاصل ہوا ہے۔

تفصیل افیون وزن شدہ ایجنسی اودےپور۔

۳۹۰۰۸ — ۲ کروڑ [illegible] لکھہ [illegible]

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء	۴۴۴	لکھہ [illegible]	سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ء	۵۴۶۰	لکھہ [illegible]
سنہ ۱۸۷۰ و ۷۱ء	۴۴۸۸	لکھہ [illegible]	سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء	۸۰۶۸	لکھہ [illegible]
سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ء	۴۸۸۱	لکھہ [illegible]	سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء	۵۷۹۴	لکھہ [illegible]
سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء	۹۸۷۳	لکھہ [illegible]			

مگر کفایت خرچ اور امنیت راستہ کی غرض سے افیون کی آمد رفت زیادہ ہوئی تو میواڑ کے سردار اور ٹھاکر بھی اپنی جاگیرون کے علاقہ مین محصول ناجایز لینے لگے کہ اوس سے کسیقدر کوٹہ بوندی جھالاواڑ ٹونک کی آمد مین کمی واقع ہوئی مہارانا صاحب کو اسکے امتناع کی فہمایش ہوئی اور اونہون نے بند وبست بھی کیا مگر سرداران راج میواڑ بہت سرکش ہین اگر بالکل باز نہ آئے تو بنظر فائدہ سرکار انگریزی اونکے ساتھہ سختی کرنی لازم آوے گی۔

سنہ ۱۸۶۲ و ۶۳ع مین دربار کے ذریعہ سے دریافت ہوا کہ اضلاع میواڑہ کی افیون بقدر تین سو صندوق ابتدائی حالت مین یعنی بلا صفائی مارواڑ کو چلی جاتی ہے اگرچہ اسکی مقدار کی صحت کا اعتبار نہین لیکن اگر اسقدر جاتی ہے تو صریح ایک لاکھہ اسی ہزار روپیہ سالانہ محصول سرکار انگریزی کا نقصان ہے۔

سنہ ۱۸۶۳ و ۶۴ع مین افیون کی پیداوار بہت افراط سے ہوئی اور اہالیان دربار نے بھی چوری محصول کا بند وبست کیا اس سے افیون بکثرت آئی مگر صاحب ایجنٹ افیون نے لکھا کہ بھل پھوڑیہ قسم کا پوست کم کاشت کیا جاوے تو بہتر ہے کیونکہ اگرچہ اوس مین سے افیون زیادہ نکلتی ہے مگر ناقص ہوتی ہے۔ भलफोड़या

سنہ ۱۸۶۴ و ۶۵ع مین بمبئی کے بازار مین افیون بہت ارزان ہوگئی اس سبب سے بھرتی کم ہوئی مگر سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶ع مین پھر بکثرت گئی اور اگر بمبئی مین نرخ گران ہوتا تو اوس سے زیادہ جاتی۔

روانہ جات ملجایا کرین کیونکہ ایجنسی افیون تحت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وسط
ہند سے ملتے ہین اور بہت توقف اور تکلیف ہوتی ہے اور یہہ بھی چاہتے
ہین کہ محصول بھی اودے پور کی ایجنسی افیون مین داخل ہو کر بینک بمبئی
مین بھیجا جاوے اندور کی ہنڈویان دیتے ہین اونکو خسارہ رہتا ہے
چنانچہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند نے ایسی تجویز کی کہ جس سے تکلیف
کی اونکو شکایت ہے رفع ہو جاوے گی۔
سنہ ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ع مین دریافت ہوا کہ مہاراجہ صاحب سیندھیہ نے اپنے علاقہ
کی افیون کے اودے پور مین لیجانے کی ممانعت کرکے جبراً اوجین کی تک
پہونچوائی اگر ایسا ہوتا تو اودے پور کی ایجنسی مین افیون زیادہ آتی
اور جاور و نیمچ وغیرہ کے ساہوکار مصارف کرایہ اور ریاستون کی محصول
کی کفایت سے محروم نہ رہتے۔
اودے پور سے سٹیشن ریل احمد آباد تک کا راستہ میواڑ اور ڈونگر پور کے
بھیلون کی مفسد و بد معاش آبادی سے ہمیشہ دشوار گذار اور پر خطر سمجھا
گیا ہے مگر جب سے افیون کی بھرتی اس راستہ سے جاری ہوئی ہے
عجب تبدل واقع ہوا ہے کہ بھیلون کے حقوق ملحوظ ہونے سے وارداتون
کا انسداد اور مال کے صحیح وسالم پہونچنے کی کفالت ہو گئی ہے وے کل
مال کی بخوشی تمام حفاظت کرتے ہین۔ سنہ ۱۸۶۹ع مین یہہ سڑک جاری
ہوئی تھی اوسوقت سے ابتک ایک بھی غارتگری نہونے سے انتظام
سرکار اودے پور اور وحشی بھیلون کی خوش عہدی لایق تحسین و آفرین

ممالک انگریزی اور ملحق ریاستون کیواسطے خرید وفروخت کرتے ہین بدستور نکلتی رہی اوسکے واسطے پالی مین ایجنسی مقرر ہونا تجویز ہوا اور جنوب اور مغربی حدپر پہاڑ ہین اون مین ہوکر بلا ادائے محصول لیجانا محال ہے اسلیئے لکہا گیا کہ کسیقدر نگرانی ہونے سے غیر ممکن ہوجاویگا۔

کرنل بروک صاحب نے بمطابقت راے کرنل نکسن صاحب لکہا کہ میواڑ کی افیون صفائی وتیاری کیواسطے پالی کو جاتی ہے پالی سے بمبئی کو سابقًا پہلن پور ہوکر جاتی تہی اب احمدآباد ہوکر جاتی ہے اسمین شبہہ نہین کہ ہنڈی سے بلا محصول نکلجاتی ہے۔ مسٹرس نوئن وکمپنی سوداگران کراچی نے چاہا تہا کہ کراچی سے افیون بہرتی کیا کرین اس سے پالی مین افیون کا ٹنک جاری ہوا ہے مگر مسٹرس نوئن وکمپنی کی امید برآری اور پالی کی ٹنک کا مفید ہونا مشتبہہ ہے۔ मिसर्स नोनन

وزن افیون کا شرح حسب الحکم صاحب ڈپٹی ایجنٹ متعینہ اندور اسطرح ہے کہ دنش صندوقون مین سے ایک وزن کرکے اوسط نکالا جاتا ہے فاضل افیون مالک کو واپس ملجاتی ہے اور فاضل لانے کیواسطے کچہہ سزا نہین ہے اس سبب سے ہر ایک صندوق مین فاضل ہوتی ہے بمبئی مین صندوق بند وزن ہوتا ہے مگر اس سے کچہہ انسداد نہین کیونکہ اوسمین علاوہ افیون برگ درختان بہی ہوتے ہین کہ اوسمین لپٹی ہوتی ہے۔

اودے پور مین افیون کا بیوپار کرنے والے ساہوکار روز بروز زیادہ اور دولت مند ہوتے جاتے ہین اونکی خواہش ہے کہ اودے پور سے

ہونے سے سرکار کا نقصان کثیر ہوتا ہے کیونکہ فی صندوق چھہ سو روپیہ محصول لیا جاتا ہے اسواسطے ڈونگرپور و بانسواڑہ مین ہوکر میواڑ و مارواڑ سے گجرات مین جاتی تہی اوسکے محصول کی چوری کا انسداد کرنے کی غرض سے صاحب اسسٹنٹ بانسواڑہ کو ہدایت ہوئی کہ اوس ملک مین افیون جانے کا جو حال معلوم ہو اوسکی بابت حکام گجرات کو تحریر کرین۔

جو افیون بمبئی کو جاتی ہے اوسکی تیاری مین بمقابلہ افیون روانگی مغربی وشمالی حصص راجپوتانہ کے بہت فرق ہے اوسمین آمیزش کم ہوتی ہے اور دوسری شکل کی بنائی جاتی ہے بمبئی کیواسطے گولی بناتے ہین اور راجپوتانہ کیواسطے بشکل ٹکیہ تیار کرتے ہین۔

اس بلا محصول جانے والی افیون کی نسبت اگرچہ کرنل کٹنگ صاحب نے اپنے مراسلہ ۱۳- اپریل ۱۸۶۰ء مین لکہا کہ میری راے مین کرنل نکسن صاحب کا یہہ خیال غلط ہے کہ راجپوتانہ سے جانے والی کل افیون پر سرکار انگریزی کا محصول واجب ہے اونکو یاد نہین رہا کہ مارواڑ سندہ اور کاٹہیاواڑ کے ویسی خرچ کیواسطے مقدار کثیر مطلوب ہوتی ہے اوسپر کبہی محصول نہین لیا گیا ہے مگر کرنل نکسن صاحب کی پہر بہی یہی راے ہوئی کہ مارواڑ مین ہوکر بہت افیون بلا اداے محصول سمندر تک پہونچ جاتی ہے اسواسطے مہارانا صاحب سے تحریک کرکے بلا اداے محصول افیون کے میواڑ سے باہر نہ جانے کا بندوبست کرایا چنانچہ حد جنوبی پر تو جانا بالکل بند ہوگیا مگر شرقی وشمالی حد پر نیانگر و اجمیر کے ساہوکارون کی معرفت جو علانیہ

فائدہ ہوا احمد آباد کی ریل کا سٹیشن اودےپور سے ڈیڑہ سو میل ہے اس
فاصلہ کا کرایہ بمقابلہ راستہ سابقہ کے بہت کم ہے دوسرے اودےپور سے
انگریزی علاقہ کو جاتے ہوئے راستہ مین صرف ڈونگرپور اور ایڈر کی دو
ریاستین آتی ہین اس سے اداے محصول مین بہی بہت کفایت ہوتی ہے
اودےپور مین شرح محصول کی افیون پیدا وار ملک میواڑ پر فی صندوق
بیس روپیہ اور علاقہ غیر کی افیون پر کہ جہالرا پاٹن بوندی کوٹہ اور ٹونک
کے علاقون سے آتی ہے بلحاظ اوس مسافت کے جو سوداگرون کو اودےپور
مین پہونچنے سے پیشتر طے کرنی ہوتی ہے صرف دس روپیہ فی صندوق ہے
غیر ملک کو بہرتی ہونے سے پیشتر افیون کارخانہ مین صاف ہوتی ہے اور
اوسکی صفائی مین کارخانہ والون کو بہت فایدہ ہوتا ہے یہان افیون
کا کارخانہ جاری ہونے سے اوجین واندور کے کارخانون مین کمی اور وہان
کے تاجرون کو نقصان ہوا اس سبب سے تاجران مذکور نے متفق ہو کر
کچہہ عرصہ تک افیون کو کارخانہ اندور و اوجین و اودےپور یعنی کسی کارخانہ
مین نہ آنے دیا چونکہ مہاراجہ صاحبان سیندہیہ و ہلکر تاجران کو روپیہ
دیتے ہین اور خفیہ شریک تجارت ہین اسوجہہ سے سرکار انگریزی کی آمدنی
افیون مین خلل انداز ہوئی۔

کسیقدر افیون مارواڑ و کاٹہیاواڑ کی ریاستون اور انگریزی علاقہ سندہ
مین جانے کے واسطے ابتک اودےپور مین تیار ہوتی ہے اوس مین
سے کسیقدر بمبئی مین بہی پہونچ جاتی ہے مگر تہوڑی افیون کا بہی محصول داخل

مصارف تعیناتی ہتارہا پرگنات	ایجنسی افیون	متفرقات	سے
۱/ صہ	۹/ اعـ سماللہ	۶/۵ پائی لعـ ساللہ	

میواڑ کی فوج

۱۸۷۰ ۶۹ء مین اودے پور کی فوج کا جدید بندوبست ہوا جن سواروں کو چودہ للعہ روپیہ ماہواری ملتی تہی اور محض ناکارہ آمد تہی موقوف ہوئی اور باقی ماندہ کی بیس عـ روپیہ ماہوار تنخواہ ہوگئی اور پیادون کی پلٹنون کو قواعد وردی اور ہتہیار سے اصلاح دی گئی کل فوج کی تعداد یہہ ہے

سوار ۱۱۵۲ پیادہ ۳۶۹۴ اور ے لکہہ الما عـ سال کا خرچ ہے ۔

افیون

میواڑ اور اوسکے گرد نواح کے علاقجات مین افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے سابقًا یہہ افیون سرکار انگریزی کی ایجنسی افیون واقع اندور وا وجین مین جاکر وزن ہونے اور محصول ادا کرنے کی بعد بمبئی کو روانہ ہوتی تہی اسمین تاجرون کو دو طرح کا نقصان تہا اول مقام پیدایش سے اوجین یا اندور اور وہان سے بمبئی کو جانے مین بسبب بعد مسافت کرایہ کا خرچ بکثرت ہوتا تہا دوسرے وسط ہند کی چہوٹی چہوٹی ریاستون مین علیحدہ محصول دینے کی زیرباری زیادہ ہوتی تہی اسواسطے جون سنہ ۶۹ ۱۸ء مین بمقام اودے پور وزن و ایصال محصول کیواسطے ایجنسی مقرر ہوئی اوسی سے تاجرون کو دونون صورتون سے

خرچ

عہ لکھہ [illegible]

۳/۷ پائی

کچہریات [illegible]	عملہ دیوانی و فوجداری [illegible] ۱۱/۳ پائی	تحصیلات لکھہ [illegible] ۶/۱۰ پائی	کوٹھیار غلہ لکھہ [illegible] ۴/۹ پائی
کارخانہ [illegible] ۸/۹ پائی	پارچہ خرچ [illegible] ۶/۵ پائی	جواہرات [illegible] ۱/۶ پائی	فیلخانہ و طویلہ [illegible] ۷/
شترخانہ و گاوخانہ [illegible] ۱۴/۶ پائی	تعمیرات مفید عام یک لکھہ [illegible] ۱۲/۳ پائی	تہوار خرچ [illegible] ۹/۶ پائی	موجبات [illegible] ۱۵/۳ پائی
فوج سے لکھہ [illegible] ۶/	اصراف زنانہ یک لکھہ [illegible] ۳/۹ پائی	خیرات مذہبی لکھہ [illegible] ۱۴/	خراج سرکار انگریزی لکھہ [illegible]
معاوضہ مقدمات فوجداری [illegible] ۵/۹ پائی	تنخواہ بعوض زمین [illegible] ۳/۹ پائی	بخشش یک لکھہ [illegible]	خرچ مسافران و مہمانان [illegible]

سمت ہندی	سنہ انگریزی	جمع	خرچ	باقی	فاضل
سمت ۱۹۲۷	سنہ ۱۸۷۰-۷۱ ع	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible] ۱۲/۹ پائی	•	[illegible] ۸/۳ پائی
سمت ۱۹۲۸	سنہ ۱۸۷۱ و ۷۲ ع	[illegible] لکھہ [illegible] ۱۵/۴ پائی	[illegible] لکھہ [illegible] /۸	یک لکھہ [illegible] ۷/۴ پائی	•
سمت ۱۹۲۹	سنہ ۱۸۷۲ و ۷۳ ع	[illegible] لکھہ [illegible] /۸	[illegible] لکھہ [illegible] /۸	[illegible] لکھہ [illegible]	•

اس جمع وخرچ کی تفصیل اگرچہ ہر ایک سال کی معلوم نہین مگر سمت ۱۹۲۶ کی لکھی جاتی ہے کہ دیگر برسون مین بھی قریب قریب اسیقدر ہوتی ہے -

جمع

[illegible] لکھہ [illegible] ۳ پائی

مال	سایر	جھٹونند	نذرانہ مسندنشینی
[illegible] لکھہ [illegible] ۱۳/۶ پائی	[illegible] لکھہ [illegible] ۷/۳ پائی	یک لکھہ [illegible] ۱۵/۶ پائی	[illegible] /۹
عدالت دیوانی وفوجداری	**نذرانہ**	**پٹہ فوطہ داری**	**جرمانہ**
[illegible] ۱۴/	[illegible] ۹/۵ پائی	[illegible] ۳/۴ پائی	[illegible] ۳/۹ پائی
منافع دوکانین راج	**سوائی پرگنات سمی**	**آمدنی شہر**	**متفرقات**
[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۰/۹ پائی	[illegible] ۸/۶ پائی

آیندہ کو جنس لینے کا طریقہ ازسرنو جاری کیا گیا۔

جاور مین شیشہ اور جست کی کانین مدت سے بند پڑی تہین اونکے جاری کرنے کی غرض سے سنہ ۱۸۷۳و۷۲ء مین پروفیسر بوشل صاحب کو بہ اجازت گورنمنٹ نوکر رکھکر کانون کو دیکھنے کیواسطے بہیجا گیا اونہون نے کام شروع کیا مگر کلون کے بغیر کان مین سے پانی نہ نکل سکا اور رہارانا صاحب نے کلون کا خرچ گوارا نکیا اور دہات کو صاف کرنے سے تحقیق ہوا کہ تیس من شیشہ مین سے ۲ ماشہ ارتی تولیہ چاندی نکلتی ہے اس سبب سے صورت فائدہ بہی معلوم نہوئی مجبور بتاریخ ۳۱۔ جنوری سنہ ۱۸۷۴ء مسٹر بوشل صاحب کو تنخواہ دیکر برخاست کیا گیا اور کارخانہ بند ہوا اس کارخانہ مین پندرہ ہزار روپیہ خرچ ہوا تہا۔ | जावर प्रोफेसर बुशल साहब

جمع وخرچ

سنین حال مین راج میواڑ کا جمع خرچ اس تفصیل سے ہوا ہے۔

سمت ہندی	سنہ انگریزی	جمع	خرچ	باقی	فاضل
سمت ۱۹۲۲	سنہ ۱۸۶۵و۶۶ء	[illegible]	[illegible]	٠	[illegible]
سمت ۱۹۲۴	سنہ ۱۸۶۷و۶۸ء	[illegible] ۶ر۱ پائی	[illegible] ار۹ پائی	[illegible] ۴ر۴ پائی	٠
سمت ۱۹۲۶	سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء	[illegible] ۳ پائی	[illegible] ۷ر۳ پائی	٠	[illegible] ۷ر

با اختیار ہونے پر مہارانا صاحب نے بندوبست با قواعد کے فوائد سے آگاہ
ہوکر بنظر رفع ابتری شرشتہ مال و تعین حد مالگذاری زمینداران و انسداد
و تغلب و زیادہ ستانی اہلکاران اوسط جمع دہ سالہ گذشتہ لیکر دس سال
آیندہ کیواسطے پٹہ جات اس شرط سے جاری نکئے کہ ٹھیکہ دار کاشتکارون
کو اراضی مقبوضہ پر بشرح لگان ستمرہ قدیم قابض رکھکر اپنے تعہد کا ایفا بخوبی
کرینگے تو ٹھیکہ دار اور اونکے وارث انقضاے میعاد ٹھیکہ پر آیندہ ٹھیکہ پانیکے
مستحق سمجھے جاوینگے ۔

مہارانا صاحب کو یقین تھا کہ اس تدبیر سے پیداوار ملک مین بہت اضافہ
ہوگا اور ہماری رعایا کو وہی فارغ البالی حاصل ہوگی جو نرم جمع کے سبب سے
رعایا مہاراجہ سیندھیہ اور ٹونک کو حاصل ہے مگر یہہ اندیشہ تھا کہ اہلکاران
راج جو قدیم شرشتہ کو پسند کرتے ہین اور اوسمین زراعت غلہ پر نقد لگان
نہین لیجاتی مگر ایک ثلث سے نصف تک حصہ پیداوار لیا جاتا ہے مہارانا
صاحب کی تدبیر مین خلل انداز ہونگے اور دوسرے مشکل یہہ تھی کہ تشخیص
جمع اور بندوبست مالگذاری کے واسطے مشاق و تجربہ کار اہلکار کمیاب تھے
چنانچہ مہارانا صاحب و کرنل ہچنسن صاحب کو جو مشکلات نظر آتی تھین
واقعی ظہور مین آئین اسواسطے مجبور رعیت کو پٹہ جات نرم جمع بابت تقرر
نقد بجاے جنس دہ سالہ میعاد کیواسطے دئے گئے مگر آخرکار شرشتہ تجربہ
ناکارگر ہوا رعایا نے اوسکو بالکل منظور نکیا اور سنہ ۱۸۷۵ء مین کثرت بارش
سے پیداوار خریف کم ہوئی تو اوس فصل کی جمع مین منہائی کرنی پڑی او

ہین با اختیار اور وقوع جرائم کی بابت ذمہ دار ہین اور جو مقدمات رسم و رواج ملک پر مبنی ہین اون کی تجویز پنچایت سے فیصل ہوتے ہین اس وجہ سے میواڑ کی زراعت پیشہ رعایا خوش اور آسودہ حال ہے بے انصافی کم ہوتی ہے اور ہوتی ہے تو داد خواہ اپنے انصاف کو جلد پہونچ جاتا ہے سررشتہ مروجہ اضلاع انگریزی کی نسبت یہہ سررشتہ پسندیدہ تر ہے دلیل یہہ ہے کہ یہان دعوی کاشت اراضی کے مقدمات بہت کم ہوتے ہین اور وہان عدالتین مستغیثون سے بہری رہتی ہین علی العموم کل ملک کی آمدنی بہ تعداد اڑتالیس لاکہہ اس تفصیل سے سمجہی جاتی ہے –

خالصہ	جاگیرداران	بہن ارتہہ	میزان
لعہ لاکہہ	عہ لاکہہ	عہ لاکہہ ۱۱	للعہ لاکہہ ۱۱

اور آمدنی کے مدات مال – سایر – متفرقات چہٹوند یعنی خراج سرداران ہین مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کی نابالغی کے زمانہ مین سررشتہ مال کی اصلاح شروع ہوئی تہی اور زمینداران سے بندوبست کیا گیا تہا مگر یہہ بندوبست اہلکاران بد کی معرفت ہوا اس سبب سے چہہ لاکہہ روپیہ جمع مین باقی رہگیا پٹہ جات منسوخ ہوئے اور بندوبست از سر نو خام ہوا –

پہر پانچ پرگنون مین زمینداروں سے سالہ بندوبست کیا گیا اس تجویز سے اگرچہ مہارانا صاحب رضامند تہے مگر اہالیان راج کو ناگوار ہوئی اور حسب قول اون کے زمیندارون کو بہی پسند نہین ہے اسواسطے انقضاء میعاد کے بعد پہر نکلیا گیا –

کو بعد اقرار نیک چلنی آیندہ کے آباد ہونے کی ہدایت ہوئی یقین ہے کہ اس سزایابی کو اگر ہمیشہ نہین تو سالہا سال تک یاد رکھکر اپنے اقرار کا ایفا کرین گے جورہ کی جاگیر مین مدت سے بدنظمی ہو رہی ہے اسواسطے تین آدمیون کی کمیٹی مقرر ہوکر انتظام اوسکو مفوض ہوا اوسنے بھی اس انتظام کو پسند کیا امید ہے کہ بندوبست خاطر خواہ ہوکر راج کا اور دیگر قرضخواہون کا قرضہ جلد ادا ہو جاوے گا۔

شرح مال

شرح مال بہت سادہ اور ابتدائی حالت مین ہے زمیندار اگرچہ حق مالکانہ رکھتے ہین مگر اونکو کاشت اراضی کیواسطے ہر سال پٹہ جات دیے جاتے ہین اور مالگذاری کی بابت ضمانت لیجاتی ہے اور فی بیگہہ محصول حسب شرح ذیل لیاجاتا ہے۔

افیون مے سے عہ تک۔ نیشکر عہ سے ے تک۔ تماکو للعہ سے صہ تک۔ میوہ جات عہ سے لے تک۔ غلہ پر محصول نقد لیاجاتا ہے مگر مختلف پرگنات مین نصف سے چہارم تک جنس لیجاتی ہین اس شرح مین کچھ نقص ہین مگر رعایا ملک کے موافق ہے راج مین محصول زیادہ آتا ہے اور کاشتکار اس سبب سے رضامند ہین کہ تیاری فصل سے پیشتر اجناس خرچ کرنے لگتے ہین۔ دوسرے جب پیداوار اچھا ہوتا ہے کل محصول لیاجاتا ہے اور جب کم ہوجاتا ہے بقدر کمی معافی ہوجاتی ہے۔ تیسرے باشندگان دیہات تصفیہ معاملات مین خود اپنا انتظام کرتے ہین اور مقدم و نمبرداران وجہ ان معاملات

صورت مین اونکی سرکوبی کیواسطے دربار کی فوج جانی چاہیئے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
اضلاع کوہی سنے اس حال کی تصدیق کرکے درخواست سزادہی کی اور
خود ہی بہت کوشش سے مددوی صاحب پولیٹکل ایجنٹ سنے اطلاع پاکر فوج
بھیجنے کی تیاری کی اگر یہہ فوج فی الفور روانہ ہوجاتی تو یقین تہا کہ فوج کے
پہونچتے ہی یا حملہ شروع ہوتے ہی بہیل اطاعت پذیر ہوجاتے مگر بنحوست اتفاق
سے اوسی زمانہ مین باگور پر فوج کشی ہوگئی اور یہہ کام التوا مین رہا جب
وہ مہم ختم ہوئی تو صدر مین اتنا جلد دوسری طرف فوج کشی کرنے کی نسبت بحث
ہوئی اس سے توقف ہوا آخرکار میواڑ بہیل کورپس اور راج کی متفق فوج بتحت
بہیجر گننگ صاحب ۱۷ - مارچ کو اودےپور سے روانہ ہوئی درمیانی عرصہ مین
صاحب سپرنٹنڈنٹ سنے یہہ بہی تجویز کی تہی کہ دونون دیہات کے درمیان
تہانہ مقرر کردیا جاوے مگر سابقاً کوہی اضلاع مین راج تہانجات کی ایسی ذلت
ہوئی تہی کہ یہہ تجویز پسند نہوئی ۔

اس توقف سے بہیلون کو مستعد مقابلہ ہونے کی فرصت ملگئی کہ لڑائی کیواسطے
تیار ہوگئے اور اپنے مویشی و مال قرب وجوار کے پالون مین دوست و آشناؤن
کے پاس بہیجدئے اور پہاڑون مین چہپنے کی غرض سے غلہ جمع کرلیا تاہم فوج
کشی کا نتیجہ اچہا ہوا یعنی دونون سرگروہ مع اونکے بڑے آدمیون کے گرفتار
ہوئے صدہا مویشی اور غلہ نا تیار پر راج کا قبضہ ہوگیا اور بہیلون کو بخوبی ثابت
ہوگیا کہ بندوقین خواہ کیسی ہی ناقص ہون اونکے تیر و کمان سے ہر طرح بہتر
ہین آخرکار ایک مضبوط تہانہ متعین کرکے راج کی فوج واپس آئی اور بہیلون

انتظام بہیم سنگہ کو سپرد کیا جاوے اس تجویز سے عمدہ نتایج حاصل ہونگے
اور کچہہ نقصان نہوگا کیونکہ کل دیہات خالصہ کے ہین جاگیردار کا کوئی
گانو نہین ہے۔

سرحد متنازعہ ماہی کانٹہ کا ہرور چند سال فیصلہ ہوگیا تہا مگر بینارہ بندی
نہوئی اس سبب سے کل باشندگان قرب وجوار کو اوس سے تکلیف تہی
مेजरलिनट साहब صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اور میجر لیجٹ صاحب نے اوسکی بینارہ
بندی کرادی۔

سنہ ۱۸۴۳ع مین راؤ چند مہینے سرحد ملحقہ مارواڑ کے فیصلہ مین مصروف رہا
جس تدبیر سے واسطے استحکام حکومت دربار کے تہانہ جات مقرر کرنے لازم
آوین باشندگان ملک کو ناگوار ہوگی اسواسطے بہت ہوشیاری سے
کرنی چاہیے۔ ایسی تدبیر کے اجرا مین دربار کو سنہ ۱۸۳۸ع کی مصیبت یاد رکہنی
چاہیے کہ بہیلون نے شورش کرکے ایک رات مین راج کے سترہ تہانون کو
مار کر اوٹہا دیا۔

कोनोली साहब मंडवा बरेल

جولائی سنہ ۱۸۴۵ع مین کپتان کونولی صاحب قایم مقام دوم اسسٹنٹ پولیٹکل
ایجنٹ کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ منڈوہ اور بہیل مین ڈاکہ زنی کے دو
مقدمات شروع سال مین وقوع مین آئے ہین اور منڈوہ مین نوبت
بہ ہلاکت پہونچ گئی اور اونہون نے یہہ بہی لکہا کہ ان دیہات مین بالکل
غدر ہورہا ہے اور راؤ جورہ کو اوسکے انسداد کی بالکل قابلیت نہین ہے
اور باشندگان قرب وجوار اس فساد سے بہت خائف ومتردد ہین اس

ستمبر ۱۸۷۱ء مین بدریافت اس امر کے کہ باغی مینون کا گروہ رعایائے علاقہ گودوار سرحد جورہ کے پہاڑون مین آکر پناہ پذیر ہوا اوسکی سزادہی کیواسطے فوج کا بہیجنا ضرور پڑا اوسمین کہیرواڑہ اور کوٹڑہ کی مختلف جمعیتین اوردیپورسے راج کی فوج اور راؤجورہ کے ملازم شامل ہوئے راؤکے بہائی ٹہاکر بہیم سنگہ نے ایک گروہ کو اونکی جاے پناہ مین جاکر لڑائی مین اونکو شکست دی اور اوسکے سرگروہ تیملا کو مارڈالا اور دیگر چارون کو زخمی کیا مگر کثرت درختان سے کل گروہ بہاگ گیا کوئی گرفتا نہوا۔ नीमला

اس فوج کشی اور ٹہاکر بہیم سنگہ کی مقابلہ آرائی سے گودوار اور سروہی کے مینہ اور بہیلون نے فی الفور میواڑ کے پہاڑون کو چہوڑدیا۔ جنوری و فروری ۱۸۷۲ء مین صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ سروہی کے پاس سے اطلاع آئی کہ مینہ لوگ علاقہ جورہ مین پہر پناہ پذیر ہوتے ہین مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی نے یقین نہ کیا آخرکار ۴ - مارچ کو وکیل میواڑ نے اطلاع دی کہ پوشیدہ مقام پر ایک گروہ کا پتہ لگا ہے جورہ کے راؤ کو لکہا گیا ہے کہ جسقدر فوج ممکن ہو فی الفور بہیجے اور کوٹڑہ سے انگریزی فوج طلب ہوکر بہ تعاقب و تلاش مجرمان روانہ ہوئی دسوین مارچ کو ٹہاکر بہیم سنگہ سے مقابلہ ہوکر ایک سرغنہ اور ایک اور آدمی مارے گئے اور چار زخمی ہوئے ان دو معرکون مین بہیم سنگہ نے کمال بہادری کی ہے — چونکہ جورہ کا راؤ سست اور کاہل وجوان ہے اور اوسکا بہائی چست اور ہوشیار ہے دیہات واقع سرحد سروہی کا راؤ سے انتظام نہین ہوسکتا اسواسطے مناسب ہے کہ دیہات مذکورہ کا

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت	
۹	مادری	دہول سنگہ	۱	للعہ		माद्री
۱۰	تہاسیہ	کہان سنگہ	۲	عہ		थसय्या
۱۱	ملاٹہ کا باس	چندن سنگہ	۲	عہ		मुलाटेका-वास
۱۲	مانتہ والہ	ڈولہ سنگہ	۲	لہ عہ		मान्तावाला
۱۳	تلوئی	بہیم سنگہ	۲	عہ		तिलोई
۱۴	کہام	بختاور سنگہ	۳	ہے		खाम
۱۵	چوہان کاسیرہ	رتن سنگہ	۴	ہ عہ		कासेरा
۱۶	سولام	دیوی سنگہ	۳	عہ		सुलाम
۱۷	موہولہ	خوشحال سنگہ	۱	لہ عہ		मोहला
۱۸	خالصہ	•	۶۶	سمہ سائیہ		
میزان	•	•	۱۱۹	سمہ للعہ		

کیواسطے کافی نہین ہے کیونکہ جاگیر سے کچھہ نہ ملیگا اونکا باپ بہت زبردست
تہا بہیلون سے گجرات کی غارتگری کا مال نکلوایا کرتا تہا وہ مال اونکو ہاتہہ آیا
ہے اوس سے گذارہ کرتے ہین اسطرح جورہ کے ٹہاکر جو ایک سال پیشتر سات
تہے سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء مین گیارہ ہوگئے اسکے بعد دوسری تقسیم ہوئی معلوم ہوتی ہے
کہ رپورٹ سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء مین نقشہ ذیل درج ہوا۔

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہات	تعداد خراج	کیفیت	
۱	سمدیجہ	بہوانی سنگہ	۱۱	ااعہ		समदेजा
۲	ناورہ	ناہر سنگہ	۴	لعہ		मादरा
۳	نرسنگ پورہ	بہارتہ سنگہ	۱	صعہ		नरसिंहपुरा
۴	باس	بہیرون سنگہ	۱	صعہ		वास
۵	ہوم ولائی یا مورا ولی	دولت سنگہ	۲	ہمعہ		मोमदलाई या मोरावली
۶	پارولی خورد	چندن سنگہ	۲	ہمعہ		पारोली छोटी
۷	پارولی کلان	دولہ سنگہ	۹	لہ		पारोली बडी
۸	اوکہلاٹہ	روپ سنگہ	۳	عہ		ओखलाटा

نجتاور سنگھ و دان سنگھ و کیسری سنگھ پسران جوندہ سنگھ کی پرورش بھی اوسی کے ذمہ عاید ہوئی صغیرسنی مین بھہ سب اوسکی سرپرستی مین رہے جب ہوشیار ہوگئے تو صاحب سپرنٹنڈنٹ نے صلاح دی کہ اونکی جاگیرین علیحدہ کر دیجاوین چنانچہ چیفان ہیں صاحب نے بندوبست مندرجہ ذیل کیا۔

اول ٹھاکر بھیم سنگھ برادر دوم سردار کو تلوچی اور باونٹی دو گانون سے اور دس روپیہ سالانہ اوسکے ذمہ خراج مقرر کیا اسکے علاوہ بڑے بھائی کے ذمہ بعض مصارف ہے جس سے وہ بخوبی گذارہ کر سکے۔

دوم ٹھاکر دیوی سنگھ برادر سیوم سردار کو سنہاو۔ اجھی اور بیکانیہ ملے اور اوسکے ذمہ دس روپیہ سالانہ خراج قرار پایا یہہ معاش کافی ہے۔

سیوم رتن سنگھ و دولت سنگھ سوتیلے بھائیون کو چوہان کا سیرہ۔ کوورلی اور گورریہ تین گانو ملے اور اونکے ذمہ ستے روپیہ خراج قرار پایا ہے۔ یہہ معاش اونکے گذارہ کے واسطے کافی نہین ہے کیونکہ جاگیر جو رہ سے اونکو کچھہ مدد ملے گی سابقاً رتن سنگھ کی آمدنی قریب ہزار روپیہ سالانہ کی تہی اب سو روپیہ نقد اور سو روپیہ کی جنس کل دو سو روپیہ کی ہے علاوہ اسکے شاید وہ بھیم سنگھ سے بڑا ہے اگر واقع مین ہے تو اوسکو بھیم سنگھ سے زیادہ معاش ملنی چاہیے کیونکہ اگر سردار کی اولاد نہوئی تو وہ مستحق مسند نشینی ہوگا۔

چہارم ٹھاکران نجتاور سنگھ دان سنگھ و کیسری سنگھ پسران جوان سنگھ کو کہامام گڈرو۔ تولدرز تین گانو ملے ہین اور سالانہ خراج آٹھہ روپیہ ہے یہہ معاش اگرچہ سردار کے سوتیلے بھائیون کی معاش سے بہتر ہے مگر اونکے گذارہ

تفصیل ٹہاکران

نمبر	نام دیہہ	نام ٹہاکر	تعداد دیہات	خراج سالانہ	کیفیت	
۱	سمدیچہ	ٹہاکر بہوانی سنگہ	۱۲	۱۱ر		समदेजा
۲	سوم ولائی	ٹہاکر دولت سنگہ	۲	عہ		मोमदलाई
۳	بادرہ	ٹہاکر انار سنگہ	۴	للعہ		मादरा
۴	نرسنگ پورہ	ٹہاکر بہار سنگہ	۱	صعہ		नरसिंहपुरा
۵	باس	ٹہاکر بہیرون سنگہ	۱	صعہ		वास
۶	پاروی کلان	ٹہاکر دولہ سنگہ	۱۴	لعہ		पारोलीवडी
۷	پاروی خورد	ٹہاکر چندن سنگہ	۲	عہ		पारोलीछोटी

سنہ ۷۰-۱۸۶۹ء مین جورہ کے سردار نے اپنے بہائی بہتیجون کو جایداد تقسیم کی راوت زورا ور سنگہ سردار جورہ کی والد گمان سنگہ کے وقت انتقال سے اوسکے چہوٹے حقیقی بہائی بہیم سنگہ اور دیوی سنگہ اور سوتیلے بہائی رتن سنگہ اور سौतेलेभाई دولت سنگہ کی پرورش اوسی کے ذمہ تہی اور جب اوسکا چچا جودہ سنگہ مرا تو

مسند نشینی جملہ سترہ ہزار روپیہ واجب الادا تہا رانا اور اوسکے ولیعہد کے درمیان نا اتفاقی ہے رانا نے اپنے اقرار کا ایفا نہین کیا ہے اور بدن سنگہ ٹہاکر اوسے واس سے نے صرف اسیوجہہ سے خراج ادا نہین کیا ہے کہ جس حالت مین اوسکو بیزرہ کی گدی دی ہے تو کچہہ معاش بہی ملنی چاہئے —

پانچ سو روپیہ خراج اور تین سو روپیہ بقایا خراج حسب قرارداد سال بسال ادا ہوتا ہے مگر رانا کو اداے مبلغ چہہ ہزار روپیہ مین جو دربار سے بابت تلوار بندی یعنی نذرانہ مسند نشینی طلب ہے محض انکار ہے اسوجہہ سے کہ یہہ مطالبہ دستور قدیم سے بالکل خلاف ہے —

سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ء مین شدت بارش سے خریف کی پیداوار خراب ہوگئی صرف بقدر چہارم ان مال حاصل ہوا ندیون کے کنارہ کے کہیت بالکل بہ گئے اور مالکوں کا بڑا نقصان ہوا مگر ربیع کی پیداوار نہایت عمدہ ہوئی —

جورہ جورہ کی جاگیر مین ۱۱۸ دیہات ہین اور راوت زوردار سنگہ وہانکا بہومیہ سردار ہے ان دیہات مین سے ۶۲ دیہات سنہ ۱۸۶۹ و ۶۸ء تک سات ٹہاکران مفصلہ ذیل کے قبضہ مین تہے —

زیادہ ہے۔

بنیروہ اوگھنہ کے سردار کا بیٹا رانا بھوانی سنگھ جاگیر بنیروہ کا سردار ہے اس علاقہ مین ۴۴ دیہات تین ٹھاکرون کے قبضہ مین ہین اور باقی ۴۸ راناکے خالصہ مین ہین۔

نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد دیہ	تعداد جمع	کیفیت
۱	ادیواس	ٹھاکر بدن سنگھ	۱۰	۰	۰
۲	اورہ	ٹھاکر اجیت سنگھ	۱۱	۱۰/۹	۰
۳	اومریہ	ٹھاکر دولہ	۲۳	سا/	۰
۴	خالصہ	رانا بھوانی سنگھ	۴۸	[illegible]	۰
میزان		۰	۹۲	لما	۰

امریہ سے ٹھاکر دیہات نصف جمع ملتی ہے اور علاقہ کا بندوبست بنیروہ کا سردار کرتا ہے۔

۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء مین اس علاقہ کے اوس حصہ مین جو تھانہ ندر کرکے مشہور ہے کثرت بارش سے فصل خراب ہوگئی اوسی سال مین خراج واجب الاداسے اودیپور بتعداد پانچ سو روپیہ سالانہ قرار پایا اور بقایا خراج کی قسطین تین سو روپیہ سالانہ کی مقرر ہوئین گیارہ ہزار روپیہ بقایاے خراج اور چھہ ہزار روپیہ نذرانہ

رہتے ہین اور اونکی تعلیم کیواسطے مدرسہ بنایا گیا ہے اوسکے مکان کی تعمیر کیواسطے دربار میواڑ نے دوسو روپیہ نقد دیا ہے اور بیس روپیہ ماہوار عملہ کا خرچ منظور کیا ہے کل سپاہیون کو دو برس پڑھنا پڑتا ہے اس قاعدہ سے نوکری کے پسندیدہ ہونے مین کچھہ فرق نہین ہوا ہے امیدوار بکثرت آتے ہین اور خالی عہدہ پر مقرر ہونے کی درخواست کرتے ہین ۔

اوگہنہ اوگہنہ کی جاگیر مین راوت کیسری سنگہ جاگیردار ہو میہ سردار ہے اوسکے پاس ۳۲ دیہات ہین اور خودحاکم ہے ۔ یہہ جاگیر اودے پور سے قریب ہونے کے سبب سے جوڑہ اور پنروہ کی نسبت راج میواڑ کی زیادہ محکوم ہے ۔ چند پشت پہلے اول بطور استمرار ملی تہی مگر بہ تدریج اوسمین سے زیادہ متعلق ہوکر پنروہ سے علیحدہ ہوگئی اس سردار کا لڑکا پنروہ کا رانا ہے اگرچہ وہ مستحق نہین ہے مگر راج مین رشوت دیکر استحقاق حاصل کیا ہے جوڑہ اور پنروہ کی نسبت اوگہنہ کی زمین زیادہ مزروعہ ہے رعایا اچھی صلح پیشہ ہے اس سے محصول وغیرہ بآسانی وصول ہوتا ہے تحت مین کوئی جاگیردار نہین ہے کل علاقہ خالصہ کا ہے سردار جوان اور بہت ہوشیار ہے اور جاگیر کی خوش انتظامی اور رعایا کے آرام کی خواہش رکہتا ہے ۔ اوسکے والد کشن سنگہ کے انتقال پر جب وہ مسندنشین ہوا دربار نے اوس سے بہی تلواربندی کا دعوی کیا تہا مگر اوسنے بہی وہی عذر کیا جو پنروہ کے راؤ نے کیا ہے ۔ اس جاگیر کا علاقہ میواڑ کی مغربی سرحد کی نسبت زیادہ کشادہ و ہموار ہے یہان ہلدی اور شکر کی تجارت پنروہ اور جوڑہ

مشکل نہین ہے اور نہ زیادہ مقروض ہونیکا احتمال ہے اور کہنہ کا قرضہ جورہ
اور سیزوہ کے مقابلہ مین بہت خفیف ہے علاقہ کوٹڑہ کے سردار محصول
راہداری اپنے علاقہ کے مقامات مفصلہ ذیل پر اس شرح سے لیتے ہین -
غلہ بار بنر گاو یا رچہ نیشکر و ہلدی وغیرہ بار بنر گاو - بیز افیون فی بار پانچ من

۲ر ۴ر ؎ہر

علاقہ جورہ مین

علاقہ جورہ مین گوگرود مہد پور بکرنی

बिकरनी महदपुर गुगरोद

علاقہ اوکہنہ مین بمقام اوکہنہ خاص -

علاقہ پنزوہ مان پور मानपुर نوگام नोगाम

مالگذاری اوکہنہ اور سیزوہ مین ایک چہارم پیداوار اور فی گھر ایک روپیہ
یا زیادہ حسب حیثیت مالک و مرضی سردار لیجاتی ہے - اور جورہ مین گراسیہ
اور بہیلون کی مالگذاری مین فرق ہے - گراسیون سے بصورت اچھی
پیداوار ہونے کی فی قلبہ ڈیڑہ من پختہ غلہ اور ایک روپیہ لیا جاتا ہے اور
نو عدہ گھر حسب مرضی سردار اور جن دیہات سے غلہ نہین لیا جاتا ہے اون
سے دو روپیہ فی گھر حسب حیثیت لیا جاتا ہے اور بہیل سوا روپیہ اور
... سیر ... گھر حسب حیثیت دیتے ہین -
... ... ہوا اسطے قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ تاوقتیکہ لکہنا
... ... اس سبب سے سب لوگ نوشتخواند مین مصروف

نام جاگیر	آمدنی سالانہ	مطالبہ راج	
پنروہ	[illegible]	[illegible]	کہ اب اوسکا مطالبہ درپیش ہے اہالیان دربار کہتے ہین
جورہ میرپورہ	[illegible]	[illegible]	کہ ان بہومیہ سردارون کی رعایا
اوگہنہ	[illegible]	[illegible]	علاقہ غیر مین وارداتین کرتے

ہین اونکے عوض ہم کہانتک زرمعاوضہ دیے جاوینگے اسمین سردارون کا فایدہ ہے کہ اونکی حرکات ناشایستہ کی بابت راج معاوضہ دیتا ہے اور وہ خود محفوظ رہتے ہین اسی سبب سے اونکو علاقہ غیر مین واردات کرنیکا حوصلہ ہوتا ہے اگر بہومیون سے یہہ زرمعاوضہ وصول کیا جاوے یا بالعوض اوسکے اونکی جاگیرین ضبط ہون تب وے اپنی بدپیشہ رعایا کو ان حرکات سے باز رکہین بڑی مشکل یہہ ہے کہ دربار نے یہہ روپیہ کئی سال سے چڑہا دیا ہے اب بلحاظ آمدنی جاگیرون کی یہہ رقم اس تعداد کثیر کو پہونچ گئی ہے کہ کسی مناسب مدت کے اندر اوسکا ادا ہونا غیر ممکن ہے —

اس قرضہ کے ایصال مین صاحب اسسٹنٹ مدت سے مصروف ہین اور یہہ کام جو اونکے ذمہ ہے بہت ضروری سمجہا جاتا ہے اور راج براہ واجب عذر آور ہے کہ ان بہومیون کی رعایا کے جرائم کے عوض مین باوجودیکہ اون پر کچہہ اختیار نہین ہے غیر ریاستون کو زرمعاوضہ دیتے ہوئے تنگ آگئے ہین اگرچہ دربار کا قرضہ پنروہ کے ذمہ بہی بہت ہے مگر بمقابلہ سردار جورہ کے اوسکی حالت غنیمت ہے اوسکی رعایا ضبط مین ہے اور انتظام جاگیر لایق تعریف کے ہے جب تک جاگیر اوسکے اہتمام مین ہے ادائے قرضہ کچہہ

اس چھاونی مین میواڑ بھیل کورپس کی دو کمپنی رہتی ہین اون مین باستثناء چند آدمیون کے سب گراسیہ لوگ بھرتی ہین اور یہہ مقام اونکی رضاجوئی کیواسطے پسند کیا گیا ہے۔

اس علاقہ مین تین جاگیر ہین جوڑہ آوگھنہ پنروہ

पनरवा ओघना जूरा

اونکے سردار راج میواڑ مین خراج مفصلہ ذیل دیتے ہین۔

جوڑہ	آوگھنہ	پنروہ
سمار	امار	صمار

ان جاگیرون مین دربار کو کچھہ مداخلت نہین ہے بالکل صاحب پولیٹکل سپرنٹینڈنٹ اور صاحب اسسٹنٹ دوم کا اختیار ہے بجز بعض کے یہہ سردار اپنی جاگیرون کا اچھا بندوبست کرتے ہین اونکی بھیل رعایا نے عادت غارتگری کو بالکل چھوڑ دیا ہے اور خالصہ کے پالون کی نسبت بہت شایستہ ہوگئے ہین پنروہ اور جوڑہ کے سردار دربار میواڑ کے بہت مقروض ہین اور جوڑہ کا سردار بہت کاہل اور غافل ہے اوسکی رعایا اوسکو خیال مین نہین لاتی ہے اور حدود جاگیر سے باہر وارداتین کرلیتے ہین۔

ان جاگیرون کی بابت عجب دستور ہوگیا ہے کہ مالک میواڑ جو اونکے کاروبار مین دست اندازی نہین کرسکتا اوس سے اونکی وارداتون کی بابت معاوضہ دلایا جاتا ہے اونکے عوض دربار نے زر مندرجہ حاشیہ ادا کیا ہے

کاردار کے شریک کیا گیا اس بندوبست سے نہایت عمدہ نتیجہ پیدا ہوا —
جاگیر کی آمدنی جو ایک سال مین دس ہزار تھی دوسرے مین پندرہ ہزار ہوگئی
پردیسی ملازم جنکا للعہ بیاری بیے چڑہا ہوا تہا موقوف کئے گئے اور اونکی تنخواہ باقیماندہ
ادا کرنیکا بندوبست ہوا —

۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء مین صورت بندوبست بدستور رہی مگر قحط کے سبب سے جمع صرف
بقدر للعہ بیالی بیے ہوئی ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ء مین نوجوان راوت کو اختیار دیا گیا اوس
نے جاگیر کا اچھا انتظام کیا اور میواڑ بھیل کورپس کے بگلچی کو اپنا کاردار مقرر
کیا مگر اوسکے بااختیار ہونے کے بعد آمدنی صرف چھہ سات ہزار روپیہ سالانہ
کی ہوتی ہے وہ کسی قدر مقروض ہے مگر بہت زیربار نہین ہے اوس نے
فروری ۱۸۷۶ء مین مادری کے سردار کی دختر سے شادی کی ہے —

کوٹرہ

وبیل / سابرمتی

کوٹرہ بلند زمین پر جہان بگاہیل اور سبرمتی ندیان ملی ہین چار میل عریض
گھاٹہ مین جسکے گرد دو ہزار سے چھتیس سو فیٹ تک کی بلندی کے پہاڑ بجز
جنوب اور مغرب کے ہر طرف ہین کہیرواڑہ سے ۱۵ میل شمال و مغرب مین
واقع ہے - جنوب اور مغرب کی طرفون سے پہاڑون کا احاطہ کشادہ ہے
اور سبرمتی اور دلواڑہ کے گھاٹہ سے ملا ہے —

صاحب جو کوٹرہ مین رہتے ہین میواڑ بھیل کورپس کے دوم کمانڈنٹ اور صاحب
پولٹیکل ایجنٹ میواڑ کے دوم اسسٹنٹ ہین یہ ضلع اونکے تحت حکومت
مین ہے اور اضلاع کوہی کا ایک حصہ شمار کیا جاتا ہے —

رکھب ناتھہ نے امر سنگہ کو راؤ قبول کرکے رسمیات مسند نشینی ہیجدین آخر کا دربار نے بھی بتاریخ ۲۹- جنوری ۱۸۶۵ء منظور کیا قبل وفات بھیرون سنگہ امر سنگہ نے کالکون اور سگواڑہ کے پالون مین ہوکر مادری کو طرفین سے سو سو گز جھاڑی کٹواکر راستہ بنوایا تھا اور صاحب سپرنٹنڈنٹ واسطے اجرا راستہ کے جانیوالے تھے مگر اس عزل و نصب کے سبب سے ہرج واقع ہوا اور دوسکر سال پر جانا موقوف رہا-

جون ۱۸۶۵ء مین میجر گننگ صاحب نے قرضخواہون کو جمع کرکے کل قرضہ کی تعداد مقرر کی بقدر لوہہ کا لوپیہ ۳۴ سکہ اودے پور ہوا اس قرضہ کے عوض مین دیہات اوبری - ورلہ - ناگ پور - بھودر - پادری

पादरी भूदर नागपुर वरला ओवरी

جمعی پانچہزار روپیہ سکہ اودے پور علیحدہ کردیے اس انتظام اور رام سنگہ کی خوش انتظامی اور کفایت شعاری سے امید ہے کہ قرضہ سے جلد سبکدوشی ہوجاوے-

پاڑہ ۱۷- اکتوبر ۱۸۶۹ء کو پاڑہ کے راوت ناہر سنگہ کا انتقال ہوا یہہ شخص ضعیف العمر تھا اور چند سال سے نابینا ہوگیا تھا اوسکے اندہے ہونے سے لوگون نے جاگیر کے کام مین ابتری کردی تھی اور زیر باری بہت ہوگیی تھی اوسکا پوتا لچھمن سنگہ بعمر چودہ سال بجاے اوسکے مسند نشین ہوا حسب ایماے صاحب سپرنٹنڈنٹ اوسکے سن بلوغ تک بہ تحت صاحب موصوف ایک ہوشیار کامدار مقرر ہوا اور راوت کی والدہ کے معتمد کوا

جلفان
شولواڑا

مادری کے ذکر مین لکھا گیا ان پالون کے بھیل بہت شریر و سرکش ہین ۔
مقدمہ ڈاکہ زنی جلفان مین راؤ جیواس اور امر سنگہ ٹہاکر بابلواڑہ نے کہ
امر سنگہ رجیمنٹ مین بمشاہرہ سو روپیہ ماہوار نوکر ہے اور عند الضرورت ضلع
مین نوکری کرتا ہے بہوپا کو گرفتار کرادیا کہ اوسکو اودے پور بہیجا گیا اور
بعد تحقیقات پانچ برس کی قید ہوئی اور دیگر دو کس ماخوذ مقدمہ مذکور جنکو
راؤ نے گرفتار کرکے ایک ایک برس کو قید کیا تہا پہرہ والے کی غفلت اور سازش
سے مفرور ہو گئے تا وقت گرفتاری اونکے امر سنگہ کی تنخواہ سو روپیہ ماہوار
یکم اکتوبر ۱۸۸۳ع سے بند کر دئے گئے چندروز بعد امر سنگہ راؤ جیواس ہو گیا
تب بہی اونکی گرفتاری مین مصروف رہا کہ اونمین سے ایک گرفتار ہو کر بازادی
میعاد قید سزایاب ہوا اور جس نے بر سر موقع صاحب سپرنٹنڈنٹ پر تلوار
چلائی تہی وہ بہی قلعہ کہیرواڑہ مین بمیعاد ایک سال قید ہوا مگر مجرمان مفرور
و مرتکب جرم سے ایک ہاتہہ نہ آیا بدستور مطلق العنان و آزاد ہے ۔
دسمبر ۱۸۸۴ع مین راؤ بہیرون سنگہ لاولد مر گیا مرنے سے پیشتر اوس نے
اپنے چچا امر سنگہ ٹہاکر بابلواڑہ کو کہ سابق مین منتظم جاگیر تہا اپنا بیٹا اور وارث
قرار دیا تہا راؤ پاڑہ نے بد صلاحی سے جیواس کا دعوی کیا اور یہہ عذر کیا
کہ امر سنگہ بہیرون سنگہ کا چچا ہے وہ متبنی نہین ہو سکتا ہے مین بہی اوسی
خاندان مین ہون میرا حق ہے پہر لچہمن سنگہ راؤ پاڑہ نے اودے پور مین
اہالیان دربار سے سازش کر لی اس سبب سے مسند نشینی امر سنگہ مین بہت
دیر ہوئی مگر ہمدران حال کل رعایائے جیواس سرداران بہومیہ اور مہنت مندر

زیر بار ہے —

تہانہ یہان کا ٹھاکر پربت سنگہ کل معاملات مین خبردار اور ہوشیار ہے اوسکی ہزار روپیہ سال کی آمدنی ہے اور آٹھہ سو روپیہ سال کا خرچ ہے اوسکے ذمہ بہی قرضہ ہے مگر اوسکی تفصیل و تعداد دریافت نہین ہوئی —

جیواس جسکو جاواس بہی لکھتے ہین بہومیون مین سب سے بڑی جاگیر ہے اوسکی آمدنی سولہ ہزار سے اٹھارہ ہزار تک سالانہ ہوتی ہے راؤ بہیرون سنگہ سردار سابق کہ ۱۸۶۱ء مین بعمر پچیس سال تہا ازبس متلون طبع اور بد وضع تہا اپنا کل وقت اوباشی و بدچلنی مین صرف کرتا تہا کام پر بالکل متوجہ نہ تہا اوسکے ملازم لوٹتے تہے اس سبب سے قریب پچاس ہزار روپیہ کے مقروض ہو گیا تہا ۱۸۶۲ء مین کچہہ اسلوبی کار کی تجویز ہوئی راؤ اور اوسکے کامدار نے انصرام کار کیا راؤ نے چاہا کہ روپیہ قرض لیکہ ولایتی اور مکرانون کی تنخواہ یکمشت ادا کر دے مگر یہہ لوگ پنچایت سے راضی ہونے والے نہ تہے اس سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کی مداخلت کی ضرورت ہوئی اور گجراتی کامدار جو گمراہی کا باعث تہا موقوف ہوا اور یہہ بہی تجویز ہوئی کہ سردار کے لڑکون مین سے کسی کو تحصیل علم کے واسطے احمدآباد کے مدرسہ مین بہیجا جاوے مگر اس وجہہ سے کہ وے اپنے پہاڑون مین بہت خوش رہتے ہین امید نہتہی نہ کوئی جانا قبول کرے —

کانکون اور سگواڑہ کے بہیل مدت سے غارتگری کرکے اس سردار کے خرچ اور تکلیف کے باعث ہوئے ہین چنانچہ مقدمات وقوعی سابقہ کا جو فیصلہ ہوا

مین حصّہ لیکر اونکی امداد و اعانت کرتے ہین تصفیہ مقدمات مین صاحب سپرنٹنڈنٹ
کی کارروائی مین خلل انداز ہوتے ہین صدق سے علی العموم کل کو بیر سے
شکایتین بہت ہوئین گرشاکی یعنی مستغیث لوگ آیندہ کے خوف سے لرزان
تھے کامدار بدل جاہتا تہا کہ صاحب جلد چلے جاوین اس صورت مین دربار کو
لازم ہے کہ اس جاگیر پر زیادہ نگرانی کرنے کی ہدایت کرین اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
کو مناسب ہے کہ ہرسال دریاوو کا دورہ کیا کرین۔

مادری بہوبیہ جاگیرون مین سب سے بہتر مادری کی جاگیر کا انتظام
ہے وہان کا سردار رگھناتہہ سنگہ کل سردارون مین سب سے زیادہ ہوشیاری سے
خود کام کرتا ہے اور کسی کے فریب مین نہین آتا اس جاگیر کا انتظام دیگر جاگیرون
سے پیشتر ہوا تہا یعنی ۲۶و۱۸۲۷ء مین کپتان بلیک صاحب نے کیا تہا اس وجہہ
سے سب سے بہتر ہے موسم بارش ۱۸۳۸ء مین مقدمات چوری وکشت وخون
وغیرہ درمیانی مادری وجاواس پنچایت نے فیصل کئے تہے اور کانکون اور
نگوارہ کے مشہور پالون کے ذمہ ۔ بابت معاوضہ تجویز کیے تہے مگر
اوسکے ادا ہے کی صورت نہین ہوئی اس اثنار مین پہر فساد ہوگیا یہہ پال نہایت
شریر و بدمعاش ہے اوسکے اور مادری کے درمیان اکثر نزاع رہتا ہے
مادری کی سمسا ۔ سالانہ کی آمدنی ہوگئی ہے اور اسیقدر خرچ ہے۔

چاپانی اس جاگیر کی ڈیڑہ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی سے پانچ سو روپیہ
خراج راج اودے پور کو دیا جاتا ہے کہ اوسکی حیثیت سے زیادہ ہے
ٹہاکر گمان سنگہ جاگیر کا کام اچھی طرح کرتا ہے مگر پانچ ہزار روپیہ کی قرضہ ہے

جولائی ۱۸۵۶ء مین مہارانا صاحب شادی کرنیکے واسطے ایڈر کو گئے تب صاحب سپرنٹنڈنٹ نے بہومیہ سردارون کو اون کی خدمت مین پیش کیا سردارون نے نذرین دین اور دربار مین مہارانا صاحب کے روبرو بیٹھے اور خلعت اور گہوڑے حسب دستور قدیم حاصل کئے۔

بہومیہ جاگیردار اپنے علاقہ کے بہیلون کو مغلوب رکھنے کیواسطے ولایتی اور مکرانہ سپاہیون کو نوکر رکھا کرتے تہے مگر یہہ سپاہی ایسے شریر اور مفسد تہے کہ بجائے اسکے کہ اپنے مالکون کی فرمان برداری کرین انواع حیلہ و بہانہ سے اونکو تنگ کرتے تہے اسواسطے جہان موقع ہوا اونکو موقوف کیا گیا اور آیندہ کو اونکے نوکر ہونیکی ممانعت ہوئی مگر وے سردارون کے ذمہ تنخواہ چڑہا کر یا روپیہ قرض دیکر ایسی صورت پیدا کرتے ہین کہ سردارون کو اونکی علیحدگی مشکل ہوجاتی ہے بہیل لوگ بدوضعی کے سبب سے اون سے متنفر ہین مگر اونکے پاس اچہے اچہے ہتہیار ہین اس سے خوف بہی کرتے ہین۔

۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء مین راج میواڑ اور پرتاب گڈہ کے درمیان ایک مقدمہ تہا اوسکی تحقیقات کی ضرورت سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کو دریاود مین جانیکا اتفاق ہوا दरयावद
اس ضلع مین مدت سے کوئی حاکم نہین گیا تہا اس سبب سے بدنظمی ہورہی تہی یہانتک کہ باشندون کو یہہ بہی معلوم نہ تہا کہ ہم میواڑ کے کوہی اضلاع مین ہین ہرطرف کو جنگل و پہاڑی ہے اور مالوہ و میواڑ کی سیراب سرزمین کے کنارہ پر واقع ہے اگر کوئی ایک دفعہ مویشیون کو کسیطرف لیجاوے تو پہر پتہ لگنا مشکل ہے جاگیر کے حاکم اور منتظم جو چاہتے ہین کرتے ہین غارتگرون سے مال مسروقہ

اور تھواڑہ پر دو ہزار آدمی کی فوج بہ افسری برادر راؤ سلوم متعین ہوئے کہ اوس سے اونکی بخوبی سرکوبی کی ان پالون کے سزا پانے سے قرب و جوار کے پالون کو عبرت ہوگیٔ اور امید ہوئی کہ ان تدبیرون سے بھیلون کی تمردی اور سرکشی براے دوام موقوف ہوجاوے گی۔

سڑک اودے پور و کھیرواڑہ پر چوری کی صرف ایک واردات ہوئی اوسمین خود بولوہ شریک جرم تہا مجرمون مین سے تین گرفتار ہوئے اور مال مسروقہ برامد ہوا مقدمہ سنگین تہا کیونکہ باوصف نہونے مقابلہ کے چوری کے ساتھہ تشدد بھی ہوا تہا اسوجہہ سے کہ مدعی علاقہ ڈونگرپور کے تھے حاکم مگرہ نے واپسی مال بازیافتہ سے زیادہ کچھہ کارروائی نکی آخرالامر مقدمہ پنچ وکلاء میواڑہ کے محکمہ مین سپرد ہوا اور وکلاء محکمہ کو تاکید ہوئی کہ جن مقدمات مین مختلف ریاستون کی رعایا متعلق ہو بلفور حصول شہادت کافی فیصلہ کیا کرین توقف نکرین اس مقدمہ مین حاکم مگرہ سے بہت غفلت ولاپروائی ظہور مین آئی کہ بولادہ کو باوصف ثبوت اس امر کے کہ جس مسافر کی حفاظت کا کفیل ہوا تہا اوسیکو لوٹا اور مجروح کیا کچھہ سزا ندی یہہ عین موقع تہا کہ اوسکو سزا قرار واقعی دے کر کل بولاؤن کے واسطے عبرت پیدا کیجاتی ہے۔

۱۸۷۵ و ۷۶ء مین دہنک واڑہ اور تھواڑہ کے پالین نیک چلن رہین بابت معاوضہ جرائم وقوعی قبل سزادہی کے صاحب سپرنٹنڈنٹ اور پنالال وزیر دربار کے باہم گفتگو ہوئی تو صاحب نے وزیر کو فہمایش کی کہ اونکے حال کی نیک چلنی اور اصلاح کے لحاظ سے لازم ہے کہ اونکے ساتھہ حلم اور رعایت کیجاوے۔

افسر ہونے کی وجہ سے کہ یہہ فوج انہین لوگون کی تربیت کیواسطے بہرتی ہوئی تہی صاحب موصوف کو عجب اقتدار حاصل ہے بہیلون کا اوپر اعتبار ہے اون کے بلانے سے سرگروہ فوراً آجاتے ہین اہلکاران دربار کے بلانے سے ہرگز نہین آتے وے پلٹن مین سے مقامات مناسب پر چوکیان مقرر کرکے انسداد واردات کرسکتے ہین اور بہدران بحال ملازمین پلٹن کی صحبت سے بہیلون کو شایستگی پہونچا سکتے ہین۔

سنہ ۱۸۵۷ء مین راج کی فوج کا دہنک واڑہ پال کے بہیلون سے مقابلہ ہوا اگرچہ راج کی فوج قواعد و ہتہیار مین بہت ناقص ہے اور کسی غیر فوج کا مقابلہ کرنے کیواسطے بالکل کارآمد نہین ہے مگر بہیلون کی سزادہی مین کہ اونکے پاس سواے تیر کمان اور پہاڑون کی پناہ کے اور کوئی ذریعہ نہین ہے بخوبی کارگر ہوئی۔ धनकवाडा

سواران گردہ اور سڑک اودے پور و کہیرواڑہ نے کہ بتحت حکومت صاحب سپرنٹنڈنٹ حفاظت مسافرین کیواسطے متعین ہین اس خوبی سے اپنا کام انجام دیا کہ اونکے علاقہ مین ایک واردات کی بہی شکایت نہوئی۔

نگرہ کا حاکم خالصہ کے بہیلون کو باسندگان قرب و جوار پر غارتگری و فساد کرنے سے باز نہین رکہہ سکتا ہے جب اونکا فساد انتہا درجہ کو پہونچا تب مجبو صاحب سپرنٹنڈنٹ نے راج کی فوج سے دہنکواڑہ اور نہتواڑہ پالون کو سزا دینا منظور کیا تہا چنانچہ دہنک واڑہ پر حسب تذکرہ بالا حملہ ہوا تو بہیل لوگ اپنے بال بچون کو لیکر جنگل و پہاڑ مین بہاگ گئے تہے اب از سر نو آباد ہونے لگے ہین نتھواڑا

देवल बآسانی دفعیہ ہوسکتا تہا مگر رفتہ رفتہ کئی پالون مین فساد ہوگیا بیشتر دیول اور
रलान ولانہ کے پالون مین فساد ہوا تہا دیول والون نے ولانہ کا ایک آدمی مارڈالا
تہا میرے نزدیک اگر صاحب سپرینٹنڈنٹ ننندراوحاکم مگرہ کو مدد دین اور خود
بہی مفسدون کو سزا دین تو انسداد فساد ہوجاوے مگر جب اون کے نزدیک
مناسب نہین ہے تو مین دربار کو بہیلون کی سزادہی کی فہمایش نہین کرسکتا
اور کامدارون کی پیشگاہ مہارانا صاحب سے مقرر ہونے کی کئی دفعہ فہمایش
ہوچکی ہے مگر دربار اپنا قدیم دستور بدلنا نہین چاہتا ہے لیکن یقین ہے کہ مہارانا
صاحب شرح جدید کے فواید سے آگاہ ہوکر کچہہ تدبیر کرینگے۔
۱۸۸۳ء میں بہیلون نے پہر شورش کی اور کئی وارداتون کے مرتکب ہوئے
دربار نے اونکے زیادہ مفسد پالون کی سزادہی کی اجازت چاہی مگر صاحب سپرینٹنڈنٹ
کی صلاح کے بغیر نہین دیگئی ان وحشیون کی سرکوبی کی تدبیرات جوراج سے
ہوتی ہین مناسب نہین ہین زبردست اور سرغنہ لوگون تک رسائی مشکل ہے
غریب مارے جاتے ہین مہارانا صاحب اپنی ریاست کے انتظام اور ان لوگون
کی ترقی بدل چاہتے ہین مگر اونکی یہہ حجت ہے کہ اس دوہرہ حکومت مین کوئی
حسب اطمینان نتیجہ حاصل نہین ہوسکتا ہے یا تو صاحب پولیٹکل سپرینٹنڈنٹ کو
اونکا اختیار مطلق ہوجاوے اور اونکی حرکات کے ذمہ ور سمجہے جاوین یا اہلکاران
دربار کو اجازت ہو کہ بلا مداخلت صاحب موصوف احکام دربار کی بجاآوری کریں
زیادہ تر مناسب یہہ ہے کہ صاحب پولیٹکل سپرینٹنڈنٹ کے اختیارات زیادہ ہوکر
اونکو دربار اور بہیلون کے درمیان ذریعہ مطلق بنادیا جاوے میواڑ بہیل کور پسپر کا

ہوا وس سے کچھہ نیک نتیجہ حاصل نہین ہوتا بلکہ حاکم محکوم کے درمیان نا اتفاقی
زیادہ ہوتی ہے بہیلون کو دربار کے کامدارون کا کچھہ اعتبار نہین ہے کیونکہ
جب تک کوئی شخص ضلع کو ہی مین حاکم رہتا ہے اوسکے ماتحت کامدار با اختیار
رہتے ہین بلکہ وے اوسی کے آدمی ہوتے ہین اور وہ اونکو روپیہ پیدا
کرنیکی غرض سے مقرر کرتا ہے اور اونکی یہہ خواہش رہتی ہے کہ جب تک
وہ حاکم رہے جسقدر ممکن ہو روپیہ پیدا کرلین اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے
کامدارون کی بدلی سے کچھہ فرق نہین ہوتا بہیلون کو برابر وہی تکلیف رہتی
ہے خالصہ پالون مین سزادہی کی مطلق ضرورت نہین کیونکہ پہاڑی ملک مین
جاگیرون اور بہومیہ سردارون کے علاقہ کے بہیلون کی مثل خالصہ کے
پالون کے ہر تیسرے یا چوتھے سال سزادہی نہین ہوتی ہے سبب اسکا یہہ
کہ ان جاگیرون مین منتظم و اہلکار نہین بدلتے ہین اور بہیلون کو اونکا اعتبار
ہے بلکہ اہلکاران مذکور انتظام آیندہ کی ذمہ وری سے خائف رہتے ہین اور
راج کے اہلکار و تہانہ دار انتظام آیندہ پر کچھہ نظر نہین رکھتے مناسب ہے
کہ کل تہانہ دار و کامدار و حاکم مگرہ و حکام فوجداری دیوانی پیشگاہ مہارانا صاحب
سے مقرر ہوا کرین اور حاکم مگرہ کسیکو اپنی طرف سے مقرر نکرے اس سے کامدار
لوگ حاکم کے مطیع اور خوشامدی کم رہینگے اور انصاف و انتظام بہتر ہوگا
مگر بخلاف راے صاحب سپرنٹنڈنٹ کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکھا کہ یہہ
فساد بہیلون کی باہمی نا اتفاقی سے پیدا ہوا ہے ان اضلاع کے انتظام سے
تعلق نہین رکھتا اول خون کے دعوی سے نزاع شروع ہوا اوسوقت اوسکا

پہاڑمین سرکشی کی اور تاخت و تاراج شروع کیا اسپر حسب صلاح کرنل سیکنڈی
اونکی تنبیہ کے واسطے فوج متعین ہوئی جس مقام پر مقابلہ کیا بخوبی سرکوبی کر کے
ملک مین امن کیا گیا سابقاً ان اضلاع مین فوجداری دیوانی کی عدالتین ایک
شخص کے اہتمام مین تہین بندوبست جدید کے بعد دو شخصون کو مفوض ہوئے
مین جن دیہات نے مفسدہ کیا تہا وہین تہانجات مقرر کئے گئے اور ایک
اہلکار مع فوج گرد آوری تہانجات کی نگرانی کے واسطے مقرر ہوا ہے —
مارچ ۶۲ء مین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو خبر ہوئی کہ حاکم اضلاع کوہی نے صاحب
سپرنٹنڈنٹ کو لکہا ہے کہ خالصہ کے پالون کے نتھارا - سرآرہ - بہورائی -
کربر - دہنک واڑہ - بہیلون نے مفسدہ کیا ہے جسسے اوسکا انتظام
وانسداد مطلق نہین ہوسکتا اسواسطے ایک دو نہایت زبردست پالونکی سزادہی
ضرور ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ نے اس اعتبار سے کہ دربار کے اقتدار سرکوبی
مفسدان کی ظہور پذیر ہونے سے اوس فساد کا جو سستی انتظام سے وقوع
مین آیا تہا انسداد ہوجاویگا اور اگر زیادہ سختی و تشدد کی ضرورت ہو تو بدترین
پال یعنی نتھارا پر حملہ قرار واقعی سے عمدہ نتیجہ حاصل ہوگا اس تجویز کو مناسب سمجہا
اسمین یہہ غرض تہی کہ جب مفسد اقوام کو سزا واجب الاعمال ہوکر دربار کی ریاست
قایم ہوجاوے تب اہلکاران حال سے زیادہ معتمد اہلکارون کی معرفت اونکے
ساتہہ رحم و رضاجوئی سے پیش آوین چنانچہ مہارانا صاحب اور اونکے وزیر
نے ایسا ہی کیا کہ دربار کا تسلط قایم ہوکر بہیلون کو یقین ہوگیا کہ روز حساب جو
بہت دنون تک التوا مین رہا تہا قریب آگیا اور بفور ارتکاب جرم سزا ملے گی

راج کی حکومت مین کہان تھی اہالیان راج علی العموم یہہ سمجھتے ہین کہ بھیلون مین عقل وتمیز و دیگر قواۓ انسانی نہین ہین اور اس سبب سے اونکو صرف ظلم و تشدد کے ذریعہ سے مغلوب رکھا چاہتے ہین مگر اس اعتقاد کا بطلان اور مظلومون کی کیفیت میواڑ بھیل کورپس کی دانائی اور صداقت اور بھومیہ جاگیرون مین بھیلون کے اسودہ و صلح شعار ہوجانے سے بخوبی ثابت ہے اس وجہہ سے کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ ان جاگیرون اور اونکی رعایا کے باب مین اہلکاران دربار کی مداخلت نہین ہونے دیتے اور اونکے استغاثہ و شکایتون پر فی الفور متوجہہ ہوکر شفقت و انصاف سے پیش آتے ہین بھیلون نے نہ فقط شرارت و بدمعاشی سے پرہیزگاری اختیار کی ہے بلکہ اپنے فرایض کو تحقیق کرکے اطاعت حکام مین بدل ساعی وسرگرم رہتے ہین اور ہر معاملہ مین بہ اطمینان وصفائی طبیعت دادخواہ وجوابدہ ہوتے ہین اس سے صاف عیان ہے کہ خالصہ کے بھیلون کی سرکشی وبغاوت جسکے اہالیان دربار شاکی ہین خود اونہین کی بے انصافی اور بدتدبیری کا نتیجہ ہے۔

چونکہ اس معاملہ مین بہت طوالت سے تحریر ہوئی تھی امید ہوئی کہ ایک دفعہ سرکوبی مفسدان کرکے مہارانا صاحب اون کے ساتھہ زیادہ حلم اور رضاجو تدبیرون سے پیش آوینگے اور چند سال مین اس تدبیر کی خوبی بمقابلہ تشدد کے جسمین ہمیشہ دربار اور رعایا کے درمیان عداوت رہتی ہے اور دونون کے حق مین مضر ہے ثابت ہوجاویگی۔

[illegible] رپورٹ مورخہ یکم مئی ۱۸۸۳ء مین لکھا ہے کہ کھیرواڑہ کی طرف بھیلون نے

مین مصروف رہتے ہین اونکی آبادی بہی بتدریج زیادہ ہوتی جاتی ہے - اجناس
صرف روزمرہ ارزان ہین مگر مہوہ پینے کا شوق جیسا ہمیشہ سے ہے بدستور
جاری ہے -

شروع ۱۸۶۵ء مین خالصہ کے بہیل ایسے سرکش ہو گئے کہ وہان کے حاکم نے
دربار کو لکہا کہ تاوقتیکہ ان مین سے دو ایک نہایت شریر وسرکش پالون کو سزا
نہ دیجاوے اس ملک مین امن رکہنا اور تعمیل حکم کرنا غیر ممکن ہے اسپر دربار کو
چند مفسد وسرکش پالون کی سرکوبی کرکے اپنی حکومت قایم کرنی لازم آئی مگر راج
کمزور ہو رہا تہا بجاے اسکے کہ فی الفور سزا دیجاتی سامان نہونے کے سبب سے
فوج کی تیاری اور روانگی مین توقف ہوا بہیلون نے حکام کی یہہ سستی اور
غفلت دیکہکر اور بہی وارداتین کین اور کل مجموعہ اعمال کی پاداش مین ایک
دفعہ سزا پانے کی امید سے سرکشی مین اضافہ کیا - ستمبر مین اونکی شورش انتہای
درجہ کو پہونچی مہارانا صاحب کو صلاح دی گئی کہ پہاڑی اضلاع مین مناسب
مقامات پر فوجین متعین کرکے سزادہی کا بندوبست کرین مگر قبل عمل درآمد اس
تجویز کے سرغنہ پالون کو طلب کرکے ہدایت کی کہ مجرمون کو فوراً گرفتار کرادو اور
مال مسروقہ مسترد کرادو ورنہ بصورت خلاف ورزی سزا سخت دیجاوے گی
مگر چونکہ یہہ ہدایت بلا سزا تہی اوسپر کچہہ عمل نہوا - مہارانا صاحب کو اس سرکش
قوم کی سزادہی وتربیت وانسداد فساد کا بہت فکر ہوا اور چاہا کہ ایک دفعہ حکومت
قایم کرکے اس ضلع کو تحت انتظام خاص مین رکہین مگر یہہ امر مشکل معلوم ہوا کیونکہ
ان مفسدون کو ضبط مین لانے کیواسطے جو تحمل و چستی و دیانت ولیاقت چاہیے

ضرور ضرر و نقصان اوٹھاوے گا اور دے پور و کھیرواڑہ کی سڑک پر بھی بولاوہ لیا جاتا ہے اگرچہ اس سڑک پر سواران راج گشت و گرداوری کرتے ہین اس سبب سے وارداتین کم ہوتی ہین مگر جو مسافر جمع ہو کر جاتے ہین محفوظ رہتے ہین متفرق جانیوالے بولاوہ نہ لین تو ضرور لٹ جاتے ہین چونکہ اُجرت بولاوہ بصورت وقوع غارتگری سند یافتگی معاوضہ ہوتی ہے ہر ایک گروہ مسافران خواہ کم ہو یا زیادہ بھیل بولاوہ کو اپنے ساتھ لیجاتا ہے۔

سرحد میواڑ و گجرات پر سُرجو نامی بھیلون کا گُرو چند سال سے اپنی قوم کی لوگون کو تلقین کرتا پھرتا ہے ایک خدا کی پرستش اور صلح پیشہ اور خیر طلبی کی ہدایت کرتا ہے اوسکے پیرو کل جرائم و گناہ شراب خواری و ہلاکت جاندار سے پرہیز کرنے کی قسم کھاتے ہین اور پیداوار زمین سے حیات بسر کرنی اور غسل کرکے کھانا کھانیکا عہد کرتے ہین سُرجے کے پیرو قریب ایک ہزار بھگت ہوگئے ہین اور تین کو اوس نے اپنا خلیفہ بنا کر تلقین و تادیب کیواسطے بھیج رکھا ہے اوس نے صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سے ملکر شکایت کی کہ اوسکے ہمراہیون کو دیگر بھیل مسلمان و کافر قرار دیکر اذیت پہونچاتے ہین اونکا بندوبست ہوجاوے اوسکی نصیحت کا اثر کھیرواڑہ اور کوٹڑہ تک پھیل گیا ہے اوسکے پیرو کہتے ہین کہ جب سے گُرو نے رہنمائی کی ہے ہم لوگ بہت خوش ہین اور واقع ہین وے قدیم بھیلون سے بہت بہتر معلوم ہوتے ہین۔

ایسے موجبات سے بھیلون کی حالت مین روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے ما لوہ کے بھیلون سے ان اضلاع کے بھیل خوش اور فارغ البال ہین زیادہ تر کاشتکاری

بہیل لوگ بے سبب ارتکاب جرائم کا ارادہ نہین کرتے اور بذاتہ نیت مین اچھے
सियानाभोपा ہین مگر جہل اور سریع الاعتقادی سے سیانہ وبہوپا کی باتون پر گمراہ ہوکر باتہام
ڈاکن آدمیون کو اذیت پہونچانی اور ہلاک کرنے پر آمادہ ہوجاتے ہین اور اکثر
جرائم اونکے باہمی فساد سے ظہور مین آتے ہین اکثر صورتون مین سبب نزاع زمین
وعورت کے جہگڑون سے پیدا ہوتا ہے اور زیادہ تر شرابخواری کی حالت مین
قدیم عداوتون کو یاد کرکے باہم فساد کرتے ہین چنانچہ ڈاکن کا خوف تو شفاخانہ
کے علاج کے نتایج اور بعلت ڈاکن کشی مجرمان کو سزا سخت ہونے اور بہیل کو پلیس
کے شایستہ سپاہیون کی صحبت سے روز بروز کم ہوتا جاتا ہے اور تنازعہ زمین
یا عورت یا انتقام عداوت قدیم سے تاوقتیکہ کوئی کل پال دوسری پال پر حملہ آور
نہو ملک کی امن وعافیت مین چندان خلل واقع نہین ہوتا۔

اودے پور وکہیرواڑہ کی سڑک تیار کرنے مین مہارانا صاحب کی کمال دانشمندی
ظہور مین آئی ہے کہ علاوہ فائدہ ازدیاد آمدرفت وتجارت کی اوس نے قرب و
पदोना جوار کے بہیلون کی خصوصاً پدونہ کو سرکشی وارتکاب جرائم سے باز رکہا ہے خالصہ
بہیلون کی اکثر پالین صرف اس سبب سے کہ اونکے مسکنون تک کسی کی رسائی
نہین ازبس مفسد وسینہ زور ہین وہان بہی سڑکین بنوا دیجاوین تو اونکی شرارت
کا انسداد ہوجاوے اور بہیل لوگ باایمان وصلح شعار ومحنتی ہوجاوین۔

बोलावा دستور بولاوہ کا یعنی بہ اخذ اجرت غارتگری سے محفوظ رکہنے کی کفالت کا کل
ملک مین جاری ہے ہر ایک گانو مسافر وبیوپاری وغیرہ کو اجرت پر چوکیدار دیتا
ہے اور جو کوئی یہہ اجرت نہ دیوے تو بشرطیکہ مسلح جمعیت سے اپنی حفاظت نکرے

اور تر زمین پر رہنے کا اتفاق ہوا کہ یہہ امر ہر کسی کو اور خصوص ہندوستانی لوگون کو پر مضرت ہے۔ اس مہم مین لڑائی کی تو نوبت نہین پہونچی مگر ایک دفعہ البتہ بہت مشکل وقت آگیا تہا مگر فوج کے لوگون نے بجز اسکے کہ پیش قدمی کر کے دشمن پر حملہ آور ہون اور کچھہ نہ چاہا۔

سنہ۱۸۶۱ع مین کرنل میکنزی صاحب نے چہاونی کہیرواڑہ مین شفاخانہ مقرر کیا تہا اوسکا کل خرچ بقدر چالیس روپیہ ماہوار راج اودے پور سے ملتاہی ابتدا مین یہہ خیال تہا کہ شاید بہیل لوگ ادویات انگریزی سے پرہیز اور عمل جراحی سے خوف کر کے علاج نکراوین مگر اب اگرچہ ڈاکٹر صاحب اپنی طرف سے عمل جراحی مین باوصف ضرورت اسرار نہین کرتے بہیل معالجہ کیواسطے اسقدر آتے ہین کہ معالجون کو فرصت کم ہوتی ہے تابحدیکہ عورتین بہی علاج کیواسطے بکثرت آتی ہین۔ سواے بہیل کورپس کے ڈاکٹر اس کام کو بلا تنخواہ کرتے ہین مگر کام کی اس کثرت پر اگرچہ خود اونہین کے خوش اخلاق اور حسن تدبیری سے ہوئی لازم ہے کہ اسکے عوض اونکو علیحدہ تنخواہ ملے۔

سنہ۱۸۷۳ع مین ان اضلاع مین گجراتی روگ بکثرت ہوا یہہ ایک مرض ہے کہ پہیپڑہ اور سینہ پر ورم اور آشوب ہو کر اکثر انجام مہلک ہوتا ہے انگریزی طب مین نہ اوسکا نام ہے اور نہ ڈاکٹر لوگ اوسکے علاج مین متفق الراے ہین اکثر اوقات موسم سرما مین ہوتا ہے دار الشفا کہیرواڑہ سے یہہ ایک بڑا فائدہ ہوا ہے کہ بہیلون کا ڈاکن سے اعتبار جاتا رہا ہے اور علم طب کے معتقد ہو کر علاج کرانے لگے ہین اور اوس سے بہت فائدہ اوٹہاتے ہین۔

خواہش پیدا ہوگی۔

۲۳ و ۲۷ مئی ۱۸۵۳ء میں میواڑ بہیل کورپس کو لفٹننٹ کرنل بیجنسن صاحب اور میجر جنرل رسل صاحب نے ملاحظہ کیا اور ہر طرح عمدہ وکارگذار پایا سپاہیون کو کار تعمیر مین رکہا جاتا ہے اور وے خوشی سے کرتے ہین۔

نومبر ۱۸۵۵ء مین لارڈ نورتہہ بروک صاحب ویسراے وگورنر جنرل ہندوستان اودے پور مین تشریف لائے تب افسران ودستہ میواڑ بہیل کورپس اونکی اردلی مین رہے لارڈ صاحب موصوف فوج کا ملاحظہ کرکے ملازمان سپاہ اوراونکی قواعد دانی سے بہت خوش ہوئے بلکہ عمدہ فنون سپہ گری دیکہکر متعجب ہوئے صرف بسبب عدیم الفرصتی چاند ماری نہ دیکہ سکے سوا اسباب مین اونہون نے مسٹر لیال صاحب اور کرنل ہربرٹ صاحب سے کہ ہر دو صاحبان نے نشانہ لگانا بخوبی دیکہا تہا کیفیت مفصل سنکر اطمینان کرلیا۔

مارچ ۱۸۸۱ء مین میجر جنرل فوربس صاحب کمانڈنٹ قسمت شمالی فوج بمبئی بارادہ ملاحظۂ اس رجمنٹ کے ہرسول تک آئے مگر راستہ مین یہہ حال سنکر کہ صدر مین جمعیت صرف اسقدر ہے کہ پہرہ بدلوانے کیواسطے بہی بمشکل کافی ہو اور افسرون مین سے صرف ایک صاحب ہین واپس چلے گئے۔

چہاونی مین سپاہیون کا چلن وروَیہ ہر طرح نہایت عمدہ ہے اور بماہ ستمبر واکتوبر باگور کے مشکل سفر مین یہہ بہی ثابت ہوگیا ہے کہ وے بلا شکایت اور بغیر کسی طرح کی عدول حکمی کے دور دور تک بہوک کے اور ایک ہفتہ تک بخوبی کے متحمل ہوسکتے ہین اس کل عرصہ مین اونکو کثرت بارش سے متواتر بہیگنے

मेजरजनरलरसल साहिब कर्नल इम्पिनसन साहिब
मिस्टर ल्यालसाहिब कर्नल हर्बर्ट साहिब
मेजरजनरल फोर्बस साहब
हरसोल

۱۸۶۹ء مین برگڈیر جنرل منٹگمری صاحب نے میواڑ بہیل کورپس کا ملاحظہ | जनरल मंटगामरी मेकंजी
کرکے کرنل ہیکنزی صاحب کمانڈنٹ فوج مذکور کے نام مراسلہ ذیل تحریر کیا
بہیل کورپس کو ملاحظہ کرکے اوسکی نسبت جو میری رائے ہوئی اوس سے مین
آپکو بخوشی تمام اطلاع دیتا ہون کہ جو کچھہ میرے دیکھنے مین آیا اوسمین خوبیان
زیادہ اور نقص بہت کم ہین اس فوج مین قواعد اور پابندی ضابطہ ایسی ہین
کہ جیسے چاہئین اور کل سپاہ کی بشاشت اور فارغ البالی دلالت کرتی ہے کہ اچھا
سلوک ہے پیرڈ کے میدان مین اونکے حرکات بہت با استقلال ہین کسی طرح کا | पैरड
تزلزل نہین ہے قدم بہت اچھا ہے اور ڈبل بین میںنے اس سے بہتر چلتی ہوئی
کوئی رجمنٹ نہین دیکہی بہیلون کے حرکات مین ایسی چستی وچالاکی ہے کہ اونکو اوسکا
نازان ہونا چاہئے بعد موجودات کے جو کہیل ہوئے وہ بہی نہایت دلچسپ تہے
اونکے اجراء مین تمہاری تدبیرات نہایت مستحسن ہین اور بہیل بہت خوشی سے
شامل ہوتے ہین اس سے ثابت ہے کہ اونکو پسند ہین اون سے دل لگی کے
سوا اور بہی فائدہ ہوگا کیونکہ ایسے افسرون سے جو کہیل مین شریک ہون
لوگون کو زیادہ اُنس ہوتا ہے بہ تقرر انعام چاندماری کرانے سے اونکو بندوق
رانی کے فن مین کمال حاصل ہوگا اور دیگر کہیلون سے چستی وچالاکی پیدا ہوگی
کپتان بیٹی صاحب اور ڈاکٹر ملن صاحب کی رہنمائی سے یہہ عمدہ نتایج ضرور | कप्तान बेटी डाक्टर मलन
حاصل ہونگے اس فوج کے بہرتی کرنے سے غرض خاص یہہ تہی کہ بہیلون
مین انسانیت پیدا ہو اور تربیت جاری ہو اس حال کو دیکہنے سے یقین ہے
کہ امید پوری ہوگی اور بہیلون کو انگریزافسرون کے تحت مین نوکری کرنیکی

کرکے بتاریخ ۸- اکتوبر اودے پور مین سلے آئے اون کے کامدار اور دیگر متوسلین جیلخانہ مین بھیجے گئے اور جاگیر ضبط ہوکر دربار کیطرف سے ایک شخص انتظام کیواسطے سپرد ہوئے۔

بمبئی مین جناب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب سے ملاقات کرکے مہارانا صاحب مع اہالیان دربار بجلدی تمام اودے پور کو واپس آئے کہ جناب نواب لارڈ نورتھہ بروک صاحب ویسراے وگورنر جنرل بہادر کشور ہند کی اودے پور مین تشریف آوری پر اونکا استقبال ومہمانداری کرین نواب ویسراے صاحب کی رونق افروزی سے مہارانا صاحب واہالیان دربار کو کمال خوشی حاصل ہوئی اور شفقت وعنایات کے بہت مشکور ہوئے اس سبب سے کہ بہت تھوڑے دنون پیشتر اطلاع ہوئی تھی سامان مہمانداری اور تواضع کی بہم رسانی مین بہت تردد اور محنت کرنی پڑی کہ مہتا پنالال نے محنت وروپیہ سے کسیطرح کوتاہی نکی اپنالال مہتمم سرشتہ عمارت نے تیاری سڑک مین نہایت تندہی وجانفشانی کی ستمبر مین بارش بکثرت ہونے سے یہہ سڑک بہت مرمت طلب بلکہ بعض مقامات سے بالکل شکست ہوگئی تھی اور اس سبب سے اوسکی مرمت کیواسطے بہت قلیل وقت ملا۔

ہندرناتھہ دوارہ کے گشائین نے سرداروں کا طریقہ اختیار کرکے دربار سے سرکشی کی ۱۸۶۸ء مین اوسپر فوج بھیجی گئی مگر راج کی حکومت قایم کئے بغیر برخاست ہوگئی مگر گشائین کے دیہات علاقہ میواڑ عرصہ تک قرق رہے تاہم شرارت سے باز نہین آیا پھر یہہ حکم ہوا کہ گشائین کا وکیل صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی پاس

مہاراج سوہن سنگہ جسپر سابق مین مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کی مہربانی تہی اور
سنہ ۱۸۶۹ء مین اپنے بہائی سمرتہہ سنگہ کے انتقال پر باگور کی جاگیر حاصل کی تہی
ایام اخیر بیماری مہارانا صاحب مین مورد عتاب ہوکر ایک مقام پر شہر سے دور
چلا گیا تہا اور انتقال مہارانا صاحب سے چند روز بعد تک وہان رہا بنظر انتظام
لازم آیا کہ وہ اودے پور سے اپنی جاگیر کو چلا جاوے چنانچہ بمشکل تمام اوسکو بہیجا
گیا وہ باگور کا مالک ہوجانے کی وجہہ سے اپنے تئین اودے پور کی گدی کا مستحق
سمجہتا تہا اور اپنے حق کو اپنے بہتیجے مہارانا سجن سنگہ صاحب خلف سکت سنگہ
کے حق سے کہ سکت سنگہ کے انتقال پر سوہن سنگہ کے باگور مین مسندنشین ہونے
سے اونکی حق تلفی ہوئی تہی فایق جانتا تہا باوجودیکہ گورنمنٹ سے صاف حکم ہوگیا
کہ تمہارا دعوی واجب نہین تاہم کوشش کرتا رہا اور باوصف متواتر ہدایت کے
مہارانا سجن سنگہ صاحب کی اطاعت اور دربار کے احکام کی تعمیل نہین کی
تب مجبور لازم آیا کہ بہ تعیناتی فوج اوسکو گرفتار کرکے باگور سے علیحدہ
کردیا جاوے اور اوسکی جاگیر ضبط ہو اسواسطے فوج جسمین پیادہ - ۹۷۵ - سوار
۲۴۷ - توپ - ۶ - راج کے پیادہ - ۱۰۶ - سوار - ۱۰۹ - سردارون کے اور
۲۷۳ سپاہی میواڑ بہیل کورپس کے بہ تحت حکومت ونگرانی میجر گننگ صاحب
کمانڈنٹ بہیل کورپس اول اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ وپولیٹکل سپرنٹنڈنٹ قطعات
کو ہی بتاریخ ۱۸ - ستمبر سنہ ۱۸۷۵ء اودے پور سے روانہ ہوئے اگرچہ بسبب کثرت
بارش وطغیانی پانی کی روانگی مین توقف ہوا مگر میجر گننگ صاحب نے اپنا کام
بلاخونریزی انجام دیا اور مہاراج سوہن سنگہ کو گدی سے اوتار کر اور گرفتار

اول تو اوسوقت مین شغل نوشتخواند چھوٹ گیا اور پھر چند ماہ بعد جناب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر کے استقبال کے واسطے بمبئی جانے کا اتفاق ہوا اس عرصہ مین بھی تحصیل علم مین ہرج رہا مگر تجربہ بہت حاصل ہوا اکتوبر سنہ ۱۸۷۵ع مین مہاراجہ صاحب بہادر والی بھرت پور نے بدر پیشی ضرورت شدید دیوان جانی بہاری لال صاحب کو طلب کرلیا اور عہدہ اتالیقی مہارانا صاحب پر مسٹر فراجی بھکاجی دوم اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہوئے کہ اپنے دقیق و دشوار کام کو بڑی مستقل مزاجی اور باتمیزی سے کرتے ہین مہارانا صاحب نے باوجودیکہ ابھی اونکی عمر کم ہے اور بمقتضاے رتبۂ عالی اکثر ضروریات مانع نوشتخواند ہوتی ہین بہت ترقی کی ہے کہ سرداران ریاست بھی اس امر کو تسلیم کرتے ہین اور واقعی اونکی ثقاہت اور نوازش فرمائی و دانائی لایق تعریف کے ہین کہ اونکے اخلاق کے سبب سے سب لوگ اون سے محبت کرتے ہین اور اونکے حسن انتظام سے بہبودی ریاست کی امید رکھتے ہین ـ

نरफरामजी
काजी

موضع تسواریہ منضبط سابقہ کی بابت پھر بحث ہوئی ٹھاکر باگھ سنگہ لامہ والے نے حسب منشاء حکم سابق ملنے دیہہ مذکور کے درخواست کی اور ٹھاکر روپاہیلی نے بامداد تعداد کثیر سرداران اعتراض کیا سرداروں کی یہہ رائے ہے کہ مہارانا صاحب مرحوم کا فیصلہ خلاف رواج ملک تھا اوس سے نظیر ناجایز پیدا ہوکر فریقین مین نزاع و خونریزی ہوگی اسواسطے مناسب ہے کہ تا وقتیکہ مہارانا صاحب اختیار ریاست حاصل کرکے خود فیصلہ کرنے کے لایق ہون قرقی موضع تسواریہ بدستور رہی ـ

رکہتا تہا بماہ ستمبر واپس آنیکی اجازت ہوئی وہ پہونچتے ہی محکمہ خاص مین مقرر
ہوا جب سے وہ مقرر ہوا ہے کام بہت اچہی طرح ہوتا ہے ۔

پنچ سردارون مین سے پارسول والہ راؤ نے ایام گرما و بارش مین اپنے وطن کو جانے کی رخصت لی اوسکی غیر حاضری مین راج دلواڑہ نے کہ بہت ہوشیار اور خوش رویہ آدمی ہے بجاے اوسکے کام کیا۔ سرداران پنچایت کو بہ نسبت سابق معاملات مین بحث کرنے اور تجویزون کا اظہار کرنیکی بہت عادت ہو گئی ہے ۔ دوسرے سردار مہاراج گج سنگہ اول بنارس وغیرہ کی جاترا کو گئے اور پہر اونکے گہر مین کچہہ حادثہ ہو گیا اسواسطے بجاے اونکے منوہر سنگہ ٹہاکر لاوہ کہ ہوشیار و خوش رویہ ہے مقرر ہوا۔ بعد ازان پارسول والہ راؤ معالجہ کیواسطے ڈاکٹر مور صاحب کے پاس آبو کو گئے تب بجاے اونکے راج دلواڑہ پہر مقرر ہوئے ۔

राव पारसोल

राजदलवाड़

فروری سنہ ۱۸۶۵ع مین دیوان جانی بہاری لال صاحب سرکار و وکیل راج بہرتپور صغیر سن مہارانا صاحب کی تعلیم کیواسطے مقرر ہوئے ان سے بہتر آدمی اس کام کیواسطے ملنا دشوار تہا وے محل مین رہتے تہے اور بڑی کوشش سے تعلیم و تادیب اخلاق کرتے تہے مہارانا صاحب ہر روز چہار گہنٹہ انگریزی وارد و ہندی سیکہتے تہے چنانچہ ہندی مین تو اونہون نے کمال حاصل کر لیا اور جولائی تک اونکی کل مصروفیت نوشت و خواند مین رہی مگر بعد ازان اونکی شادی قرار پائی کہ مہاراجہ صاحب ایڈر کی ہمشیرہ سے شادی کرنے کیواسطے وہان کو گئے اس سفر مین میجر کننگ صاحب سپرنٹنڈنٹ اضلاع کوہی ساتہہ گئے تہے

गनिंगस

آفرین رہا-
مہتا پنالال منشی محکمہ خاص کہ منتظم راج تہا مہارانا صاحب کے انتقال سے تہوڑے
دنوں پیشتر ملزم سازش و رشوت ستانی ہوکر عہدہ سے معزول ہوا تہا اور بجائے
اوسکے دو شخص مہتا گوکل چند وزیر سابق اور ارجن سنگہ مہیج والہ عرف ساہی والہ
جو منتظم راج مقرر ہوئے- کہتے ہین کہ مہتا پنالال محنتی وخیر خواہ ولئیق وزیر تہا
اوس نے مواخذہ سے صفائی حاصل کرلی تہی مگر اوسکے دشمنون نے لوگون
کو اوس سے رنجیدہ کردیا تہا اوسکی ہلاکت کا اقدام ہوا اور مرتکب جرم بلا سزا اوہی
چہوڑ دیا گیا کہ ایک سردار کے علاقہ مین علانیہ رہتا ہے اس صورت مین مناسب
متصور ہوا کہ مہتا پنالال کچہہ عرصہ کے واسطے اودے پور سے چلا جاوے اسواسطے
حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ وہ اجمیر کو گیا اور عرصہ تک وہان رہا-
اس عرصہ مین انتظام ریاست باہتمام مہتا گوکل چند وارجن سنگہ ساہی والہ بامداد
چار سرداران پنچایت کہ سرداران ریاست سے ہین بہ تحت نگرانی صاحب پولیٹکل
ایجنٹ ہوتا رہا اجتماع پنچایت کیواسطے برائے نام ہفتہ مین ایک روز مقرر ہوا
مگر ہفتہ مین تین چار روز جمع ہوتے تہے اور کل بڑے مقدمات یا جنمین سردار
لوگ متعلق تہے پیش ہوتے رہے-
جولائی ۱۸۷۵ء مین ارجن سنگہ ساہی والہ نے اپنے عہدہ محکمہ خاص کو استعفا
دیا چندروز کو ٹہیاری چہنگل لعل افسر شتہ مال نے کہ عمدہ شخص ہے اوسکا کام
کیا مگر شتہ مال کا کام بہی مقدم وضروری ہے اسواسطے اوسکے ذمہ زیادہ کام
کرنا مناسب نہ سمجہا گیا اور مہتا پنالال کو کہ اودے پور کو واپس آنیکی بہت خواہش

پس و پیش نہین مگر اونکو معلوم نہین ہے کہ کیونکر ہونی چاہیے اس سے ا
ہرج ہے ۔

مگر افسوس ہے کہ ایسے عمدہ رئیس کی عمر نے وفا نکی بتاریخ ۷۔ اکتوبر ۱۸۶۱ع
مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نے بعمر ستائیس سال تین مہینے تک بیمار رہکر انتقال
اونہون نے ہر شخص سے جسکو اون سے ملنے کا اتفاق ہوا محبت اور تعریف
حاصل کی تہی اونکی رعایا اونکو دل وجان سے چاہتی تہی اونکی حکومت نہایت
عمدہ اور کل ملک کیواسطے نہایت مفید تہی اونہون نے سرداران ریاست
کو رضامند کرلیا تہا اور مدت کے نزاع وفساد رفع کردئے تہے رعایا کی ضرورت
اور شکایتون سے وقوف حاصل کرکے اونکا رفع کرنا شروع کردیا تہا اونکے انتقال
سے کل باشندگان ملک کو نہایت غم والم ہوا ۔

رسمیات تجہیز وتکفین بہت اچہی طرح ہوئین اور سجن سنگہ خلف مہاراج سکت سنگہ | सज्जनसिंह
سنگہ مہارانی صاحبہ اور کل نامی سردارون نے بالاتفاق مہارانا میواڑ ا
کیا مسندنشین ہوئے ۔

کرنل رائٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اس نازک وامتحانی موقع پر کمال چستی و | साहब
ہوشیاری سے کام کیا کہ کوئی تکرار وفساد ظہور مین نہ آیا زنانہ ڈیوڑہی سے
چار عورتون نے مہارانا صاحب مغفور کے ساتہ تلف جان کرنا چاہا تہا مگر بکوشش
تمام اونکو باز رکہا گیا اور اسطرح میواڑ مین ستی کا بیرحم رواج مطلق موقوف ہوا | सती
کرنل رائٹ صاحب نے لکہا ہے کہ بخت سنگہ راؤ بیدلہ نے اس موقع پر بہت
امداد واعانت کی اور اس نازک ودقیق وقت مین اوسکا طریقہ لایق تحسین و

رانا شمبھو سنگھ صاحب کے عہد حکومت کے اخیر برسون کی رپورٹون مین
صاحبان پولیٹیکل ایجنٹ نے اونکی تعریف مین ایسا لکھا ہے کہ مہارانا صاحب اودیپور
سرکار انگریزی کے خیر اندیش رفیق ہین مگر اونکے ساتھہ ایسی پر تعصب قیدین
لگی ہوئی ہین کہ اگرچہ عوام کی نظر مین کیسی ہی خفیف و ناحاصل ہون مگر راجگان
ہنود کے سرپرست اور بموجب اعتقاد مذہبی بمنزلہ آوتار مشہور ہونے کی وجہ
سے مہارانا صاحب اون سے یکبارگی گریز نہین کر سکتے ہین وے بہت ہوشیار
اور دانشمند ہین اور جسقدر عمر پاتے جاوینگے امید ہے کہ اپنے ملک کا عمدہ تر
انتظام کرینگے اگرچہ اب بہی اونکو بہت فکر ہے مگر بپابندی دستور قدیم اور حریص
وخودغرض اہلکارون کی بد دیانتی سے بہت سستی سے ترقی ہوتی ہے —
دوسرے یہہ کہ مہارانا صاحب بہت خوش مزاج ہین اور ہمیشہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ
سے صلاح لیتے ہین اس سبب سے اونکا انتظام بہت اچھا ہے ہر روزہ صاحب
سے ملاقات کرتے ہین اور توجہہ سے گفتگو کرتے ہین اور جو صلاح دیجاتی ہے اوسپر
بخوبی عمل کرتے ہین اونکو عجب ہوشیاری و تمیز حاصل ہے بخصوص بلحاظ اسکے
کہ جس شخص نے عیش و آرام مین پرورش پائی اور اودے پور سے باہر کبہی جانیکی
ضرورت نہ پڑی وہ ایسے عمدہ اوصاف اور علم اور دانشوری سے بہرہ مند ہو
ازبس تعجب انگیز ہے اونکے ہر ایک فعل مین خیرخواہی ہے اور ریاست کے بالکل
حسب خواہش سرکار حکومت کرتے ہین اور اونکو دیگر ممالک مین جا کر وہان کی
ترقی حالات کے دیکہنے کا اتفاق ہو تو اونکے علم کو بڑی ترقی ہو اور ممد اثر ہو
انواع اصلاح جاری ہون مہارانا شمبھو سنگھ صاحب کو اصلاح و ترقی مین کچھہ

अवतार

اس حکم کی تعمیل کیواسطے مارچ سنہ ۱۸۶۳ء مین ایک اہلکار مع فوج دربار بہیجا گیا
تہا مگر دریافت ہوا کہ ملازمان ٹہاکر مقابلہ پر آمادہ ہین اسپر کمک بہیجی گئی اور کل
سرداران گرد و پیش کو ہدایت ہوئی کہ اپنی اپنی جمعیت سے حکم دربار کی تعمیل کرین
چنانچہ سب ٹہاکرون نے تعمیل کی مگر سرداران دیوگڈہ و آسیند نے واجبیت असींद
حکم دربار پر اعتراض کرکے تعمیل نہ کی آخرکار روپاہیلی والون نے کہ ٹہاکر
صغیر سن اور دوم درجہ کا سردار ہے تسوارہ خالی کر دیا مگر ٹہاکر لاوہ بلا اعانت
اوسپر قبضہ نکر سکا اسواسطے دربار نے خالصہ مین رکہا ہے۔ یقین ہے کہ یہہ
سردار اپنے فرایض بجانب آقا نعمت کو بالکل فراموش نکرینگے مگر سرداران
میواڑ کا عام قاعدہ ہے کہ بجاے امداد و اعانت اپنے ملک کے اوسکا مقابلہ
کرنے کے واسطے متفق ہوجاتے ہین اور یہہ امر ہمیشہ انتظام و اصلاح ملک
مین خلل انداز رہیگا سردارون کو سزاے سرکشی دینے کی دربار کو قوت نہین
ہے اس علم سے اون کے غرور و تمرد و لاپروائی مین اضافہ ہوتا ہے۔
کوٹہیاری کیسری سنگہ مستعفی ہوا جب سے عہدہ وزارت خالی رہا اور
کاروبار ریاست محکمہ خاص مین ہونے لگا اس محکمہ کا منشی مہتا پنالعل کوٹہیاری
کیسری سنگہ کا رشتہ دار ہوا اگرچہ مہارانا صاحب ہر کام پر خود متوجہ تہے
مگر منشی مذکور ہر امر کو اونکی خدمت مین پیش کرکے حکم جاری کرتا تہا اور ہمیشہ اونکے
ساتہہ رہتا تہا منشی محکمہ خاص کے اہتمام سے کام کا ہونا لایق اطمینان نہ تہا
کیونکہ اگرچہ احکام اوسی کی تجویز سے صادر ہوتے تہے مگر اون کے حسن و قبح
کی جوابدہی سے بری تہا جو کچہہ وہ لکہدیتا تہا رئیس کو اپنا حکم قبول کرنا پڑتا تہا

اس سال مین کوٹہیاری کیسری سنگہ سابق وزیر ریاست وحال افسر شرشتہ مال کا انتقال ہوا دربار کو بہت افسوس ہوا کہ وہ اس ملک مین سب سے زیادہ لئیق تہا اوسکی وفات سے راج میواڑ کا بڑا نقصان ہوا -

मेनो मूरा मेरपुर

مینون کا گروہ جورہ میرپور کے راؤ کے علاقہ مین پناہ پذیر ہوا اوسکو مہارانا صاحب نے نکلوادیا اس سے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہت خوش و محظوظ

भिंडूर

ہوئے - فروری سنہ ۱۸۷۲ء مین کسی سے صلاح لئے بغیر خلف سردار بہنڈور کو

घानेराव

دربار مین سردار گہانے راؤ علاقہ جودہ پور کی نشست عطا کی کہ وہ عرصہ سے غیر حاضر ہے اور سالہا سال سے اپنی نشست کہو بیٹہا تہا - بہنڈور کی اس

बिजोलिया देवगढ़ बेगून दलवाड़ा आमेट

ترقی پر بجولیہ - دیوگڈہ - بیگون - دلواڑہ - امیٹ - گوگوندا - کانور کے سردارون کو رنج ہوا اونہون نے بالاتفاق عہد کیا کہ نہ دربار مین جاوین اور نہ بہنڈور والہ سے نیچے بیٹہین مگر دسہرہ پر بہنڈور والہ سے کہدیا گیا کہ نہ آوے جب سب حاضر ہوئے -

जून सन् १८७२ ई०

جون سنہ ۱۸۷۲ء مین مہارانا صاحب نے ایسا مقدمہ فیصل کیا کہ سنہ ۱۸۵۶ء سے

निसवारया लामा रूपाहेली

زیر تجویز تہا - اور موضع تسواریہ بطور خون بہا ٹہاکر لامہ کو دیکر فیصلہ مہارانا سروپ سنگہ صاحب مرحوم کو بحال رکہا - لامہ اور روپاہیلی کے سردارون مین سرحد کا تنازعہ تہا روپاہیلی والہ نے یکایک حملہ کرکے سردار لامہ کے بیٹے اور دو بہائی اور ایک ٹہاکر اجمیر کو مار ڈالا اور چار پانچ آدمیون کو مجروح کیا جنرل لارنس صاحب نے کہ اوس زمانہ مین پولیٹکل ایجنٹ تہے تسواریہ موقع واردات کو ضبط کیا اور مہارانا صاحب مرحوم نے لامہ کو دئے جانے کا حکم دیا

جو بجاے سمرتہہ سنگہ جانشین ہونیکا دعویدار ہے کچھہ استحقاق نہین رکہتا کیونکہ بحیات مہارانا سروپ سنگہ صاحب یہہ معاملہ ازروے دہرم شاستر و رواج ملک طے ہوگیا تہا اسواسطے سمرتہہ سنگہ کا خلف متبنی سوہن سنگہ کسیطرح بیدخل نہین ہوسکتا ہے مگر سکت سنگہ کی معاش کیواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ اوسکو باگور کی جاگیر سے بارہ ہزار روپیہ کی جمع کی دیہات علیحدہ کردیئے جاوین پانچہزار کے دیہات پہلے سے اوسکے قبضہ مین ہین سات ہزار کے اور دیئے جاوین دوسرے سال مہاراج سکت سنگہ نے ارادہ فساد کیا کہ دربار کو اوسطرف فوج بہیجنی پڑے اوسکو قید کرلائے اور یقین ہوا کہ تاوقتیکہ وہ نیک چلنی آیندہ کی ضمانت نہ دیگا مہارانا صاحب بہ پاس قرابت اوسکو ہرگز رہا نہ کرینگے۔

بتاریخ ۱۱- دسمبر ۱۸۶۸ء کرنل بروک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے بڑے تکلف و تجمل کے دربار مین بموجودگی صاحبان انگریز مقامات گرد نواح و سرداران راج مہارانا صاحب بہادر کو تمغاے ستارہ ہند درجہ ا دیا اور مہارانا صاحب نے بہت خوش ہوکر شکریہ ادا کیا چونکہ اس دربار مین سرداران ریاست بہت خوشی سے شریک ہوئے اور مہارانا صاحب کے بحصول تمغا ممتاز ہونے پر سب نے خوشی مانی اس سے ثابت ہوا کہ مہارانا صاحب اور سردارون کے درمیان اتفاق ہے سب سردارون کو اوان سے دلی محبت ہے اور مہارانا صاحب اپنی خوش اخلاقی اور شفقت سے روز بروز اپنے سردارون کی نظرون مین عزت و اعتبار حاصل کرتے جاتے ہین اور فی الجملہ میواڑ کا حال مہارانا صاحب سابق کے زمانہ سے بالکل مختلف

कपतान म्यूर साहव

چند مرتبہ پیغام بھیجا اور کپتان میور صاحب پولٹیکل ایجنٹ ہاڑوتی بھی ساعی ہوئے
چنانچہ اس باب مین صاحب سے گفتگو کی تو بڑے سرداران نے اس ملاقات
مین اعتراض کیا مہارانا صاحب کی روانگی کے روز یہہ معاملہ پھر پیش ہوا صاحب
پولٹیکل ایجنٹ نے سمجھایا کہ چند سال پیشتر سرکار انگریزی نے راج رانا صاحب
جہالاواڑ کے بزرگ ظالم سنگہ کو راجہ کیا تہا مگر ابتک راجپوتانہ کے کسی رئیس نے
اونکو راجہ تسلیم نہین کیا ہے اور ہر ایک رئیس کو اونکو اپنی برابر سمجھنے اور گدی
پر برابر بیٹھانے مین عذر ہے پس جسکو سرکار انگریزی نے راجہ کیا ہے اوسکو راجہ
قبول کرنے اور کل راجپوتانہ مین نظیر پیدا کرنے کی امید رئیس اودے پور کی سوا
اور کس سے کیجاوے جب اسطرح کہا گیا تو مہارانا صاحب نے قبول کیا او
نصیر آباد مین ملاقات کی راج رانا صاحب کو راجون کی سی تعظیم و تکریم کرکے گدی
پر برابر بٹہایا اس ملاقات سے پیشتر کپتان میور صاحب اور سرداران جہالاواڑ
چاہتے تہے کہ ملاقات مین صاحب ایجنٹ بہی شریک ہون مگر اوہون نے بالکل
انکار کیا اس خیال سے کہ انگریز افسر کی موجودگی سے ملاقات کا لطف جاتا رہیگا
اور جلکی سمجھی جاویگی اسواسطے بالکل آزادی طور پر کرائی گئی میواڑ کے اکثر سردارون
نے مہارانا صاحب اور راج رانا صاحب جہالاواڑ کی برابرانہ ملاقات ہونے
مین اس غرض سے اعتراض کیا کہ اون کا رتبہ ہم سے بڑا نہو جاوے مگر کچھہ
پیش نہ گیا جاگیر باگور کی مسند نشینی کا مقدمہ کہ مدت دراز سے زیر تجویز تہا —

बागोर

۱۸۷۰ و ۶۹ءمین فیصل ہوا سمرتہہ سنگہ نے بمنظوری مہارانا سروپ سنگہ صاحب
سوہن سنگہ کو گود لیکر اپنا وارث بنایا تہا اسواسطے وہ مستحق ہے سکت سنگہ

سرداروں نے اس طلبی کے اقبال مین خلل پیدا کیا اور بہت ہارج ہوئے او
نے حجت کی کہ ۱۸۳۲ع مین لارڈ ولیم بنٹنک صاحب سے خانگی ملاقات ہوئی تھی
اور یہہ دربار باضابطہ ہوگا ابتک اودے پور کے کسی مہارانا نے آداب
دربار کی بجا آوری نہین کی ہے اسواسطے اگر مہارانا صاحب اجمیر کو جاوین
تو یہہ شرط ہوجاوے کہ رسمیات مروجہ ملحوظ رہین اور صرف خانگی ملاقات ہو
۱۸۳۲ع کے کل کاغذات پیش ہوئے نظایر سابقہ کا حوالہ دیا گیا مہارانا صاحب
سے تبدل تعلقات فیمابین نواب ویسراے صاحب ہند اور روساء راجپوتانہ
کا حال دربار مین اور بطور خانگی مفصل کہا گیا اور فہمایش ہوئی کہ جسطرح خوشی
سے بلایا ہے اوسی طرح جانیکا اقبال کرین اونہون نے کسیقدر پس وپیش
اقبال کیا اور عذرات موقوف ہوئے جب اجمیر مین گئے تو لارڈ میو صاحب
بہادر نے ملاقات خانگی اور دربار مین ایسی تعظیم وخاطرداری کی کہ مہارانا صاحب
خوش ہوگئے خود بہی سنجیدہ طبیعت عالی حوصلہ ذی رتبہ اور متواضع ہین ا
اونہون نے قایم مقام ملکہ معظمہ کے عمدہ طرز وطریقہ کو بخوبی سمجہکر پسند کیا
اور مابعد کی گفتگو اور متواتر ذکر کرنے سے ثابت ہوا کہ مہارانا صاحب اس
ملاقات سے ازبس محفوظ ہوئے ہین اور اونکی خیرخواہی بجانب سرکار انگریز
زیادہ اور مستحکم تر ہوئی۔

اجمیر مین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ کو راج رانا صاحب والی جہالاواڑ کے
استقبال کیواسطے بہیجا گیا تہا اثناء راستہ مین راج رانا صاحب نے صاحب
سے درخواست کی کہ مہارانا صاحب سے ہماری ملاقات کرادیجیے بعد ازا۔

آدھی تلف ہوا –

نامور सन [illegible]ء مین مہارانا صاحب کو عارضہ ناسور سے بہت تکلیف ہوئی مراسلہ

[illegible] ۲۱ - فروری سنہ [illegible]ء مین ڈاکٹر کیننگ ہیم صاحب نے لکہا ہے - کمال خوشی کی

بات ہے کہ مہارانا صاحب کو عارضہ لاحقہ سے جسمین ۱۹ - ستمبر سے مبتلا تہے

شفا حاصل ہوئی اس سخت و پر آفت بیماری مین کہ نہ فقط مرض کی تکلیف تہی

بلکہ متواتر عمل جراحی کا ناکامیاب ہونے سے مایوسی ہوتی تہی مہارانا صاحب

نے جو ہمت و جرأت دکہلائی تعریف کے لایق ہے - بیماری اور عمل جراحی کے

تحمل اور مدت تک بستر پر پڑے رہنے کے ضبط اور بردباری اور اس پر

بہی ہمیشہ خوش طبع رہنے سے اونکا کمال استقلال طبیعت اور خوش مزاجی ظاہر

ہوئی ہین کہ یہہ اوصاف اونکے عظیم الشان رتبہ کے ازبس شایان ہے –

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے عدالتون کی کارروائی کیواسطے قواعد

[illegible] تجویز کیئے اونکا مسٹر انگلس صاحب نے ہندی ترجمہ کیا مگر اونکے اجراء کی ہنوز

تجویز در پیش ہے - اگرچہ حکام انگریزی کیطرف سے اجراء قواعد مین کوشش

کیجاتی ہے مگر ہندوستانی ریاست مین باوجودیکہ حاکم نیک صلاح پر عمل

کرنے کے واسطے مستعد ہو تاہم اجراے قوانین جدید مین وقت اور صبر

درکار ہے –

سنہ [illegible]ء مین اس خبر سے کہ لارڈ میو صاحب بہادر ویسراے و گورنر جنرل

کشور ہند اجمیر مین آنیوالے ہین اور مہارانا صاحب کو طلب کیا گیا ہے اودیپور

مین شور ہو گیا اور آپس مین سازش و سرگوشی کرنے لگے اکثر مجتہد پوراسے

جان بچانے مین بہت کارگر ہوئین بہیلواڑہ مین اور نیچ نصیرآباد کی سڑک پر
ہزارہا مخلوق کو تعمیرات سے روزی میسر آئی اس سڑک کی تعمیر مین ایک لاکہہ
بیس ہزار روپیہ تو اول شروع سال مین دیا گیا اور بعد ازان دوسرے سال
مین پانچ ہزار روپیہ ماہوار کے حساب سے ملتا رہا اور کوٹہی خیرات اودیپور
سے شریف محتاجون کے جو بپاس عزت گداگری نہین کرتے بڑی دستگیری
ہوئی اور دیولی کے چندہ مین بہی مہارانا صاحب نے ایک ہزار روپیہ دیا
علاوہ سڑک مذکور صدر کے شہر و پرگنات مین تعمیرات مفید عام جاری ہوئین اون
مین بصرف ایک لاکہہ معہ للعہ ۴/۷ پائی ۴۲۱۴۱۶ محتاجون کو مزدوری ملی —
محتاجون کو بصیغہ خیرات کہانا کہلایا گیا اوسمین علاوہ فقیر اور معمولی سدابرت
کے ۱۹۳۲۹۲۰ مرد و عورتون کو بصرف اسی ہزار روپیہ کہانا تقسیم ہوا اسمین
سے خاص شہر مین ۱۱۶۳۷۶۶ محتاجون کی پرورش بصرف للعہ ہوئی خیرات
خانون سے اوبالا ہوا اور بہنا ہوا غلہ تقسیم ہوتا تہا اوبالا ہوا غلہ وزن مین ڈیوڑہا उबाला भुना
ہوجاتا ہے اگرچہ اوسمین غذا کم ہوتی ہے مگر محتاجگی مین یہہ بہی غنیمت سمجہا جاتا
ہے مزدور لوگ اول گہاس بیچتے تہے اور شام کو گہر کے سب آدمی فراہم ہوکر
محتاج خانہ سے غلہ لیجاتے تہے اس خیرات سے ایک عمدہ نتیجہ یہہ پیدا ہوا کہ چوری
کی وارداتین جو پیشتر زیادہ ہوتی تہین بالکل موقوف ہوگئین —
اگرچہ قحط سخت تہا مگر اوسکی تکلیفات جیسی اور ملکون مین ہوئین میواڑ مین نہوئین
البتہ گہاس پیدا نہونے سے مویشیان کا بہت نقصان ہوا اور علاوہ اسکے
ہوا خراب ہوجانے سے امراض ہیضہ و بخار کا زور ہوا اوس سے دوڈہائی ہزار

خیرات خانجات مقرر کئے شہر و پرگنات مین اکثر مقامات پر سدا برت مقرر ہوئے اونکی تفصیل مع خرچ کے یہہ ہے ۔

نام مقام	تعداد مردمان یابندہ غلہ و آرد	آرد	غلہ	تعداد مردمان جنکو پختہ کہانا دیا گیا	کیفیت
اودیپور	۴۰۰۰	صے	۰	۷۵۰۰	
جہازپور	۴۰۰	معہ من ۲۰ ثار	۰	۰	
چیتوڑ	۹۰۰	للعے ۲۰ ثار	۰	۵۰۰	
کوملگڈہ	۵۵۰	للعے	معہ من ۲۰ ثار	۲۰۰۰	
کیلاش پور	۳۰۰۰	لعے	بے ۲۴ ثار	۰	
گدلور	۴۰۰	معہ من ۲۰ ثار	۰	۰	
بہیلواڑہ	۰	۰	۰	۷۰۰	

پرورش و خبرگیری محتاجان قحط کی ان تدبیرات سے علاوہ نقصان آیندہ معافی نصف و چہارم محصول غلہ کی جو ہمیشہ ہوتا رہے گا اوسی سال مین مایہ اور محصول کا نقصان بہ تعداد دو لاکہہ روپیہ ہوا مگر رعایا کو جو فایدہ ہوا وہ اوسکا معاوضہ کافی ہے ۔

مہارانا صاحب کی یہہ عمدہ تدبیرات صعوبت قحط کی تخفیف اور نوع بشر کی

کی قلت سے احتمال ہوا کہ غلہ کی بہرتی کیواسطے دواب بار برداری بیسر نہ آوینگے
اسواسطے تاجران غلہ کو حکم ہوا کہ تین لاکہہ پینتالیس ہزار روپیہ کا غلہ جمع کرکے اوسکو
۲۶ - اپریل ۶۹ سنہ ۱۸ء تک خرچ نکرین اون سے اقرار ناجات تحریری لئے گئے او
حکام مفصلات کو بہی ایسا ہی بند و بست کرنے کی اجازت ہوئی -
بنظر دستگیری غربا منتظمان پرگنات کو حکم ہوا کہ اپنے اپنے علاقہ کی رعایا کو خوراک
اور تخم ریزی کے واسطے غلہ دین اور محتاج کاشتکارون سے جمع کا مطالبہ
نکرکے اون سے رعایت کامل کرین اور یہہ بہی کہ تالابون کے گرد اور چاہات
پر جسقدر زمین سلے اوسکو کاشت کرنے کیواسطے کاشتکارون کو آمادہ کرین
اس سبب یہہ فایدہ ہوا کہ تالاب و چاہات کی کل زمین پر ربیع کی زراعت بہت
افراط سے ہوئی اور ناظمون کو پرگنات مین تعمیرات پرورش غربا جاری کرنے
کے بہی اجازت ہوئی شہر و پرگنات مین تعمیرات پرورش غربا جاری کرنے کے
واسطے دو لاکہہ روپیہ سے زیادہ خرچ کی اس تفصیل سے منظوری ہوئی -

اودے پور خاص	پرگنہ جہازپور	فصیل بہیلواڑہ	ضلع چیتوڑ	کوبل گڈہ
یک لاکہہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تالاب کہیلی (तालाब देबाली)	ضلع کہیرواڑہ	ناہر مگرہ (नाहर मगरा)	سڑک مئو و نصیرآباد
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اودے پور مین ایک کوٹھی خیراتی غلہ کی مقرر ہوئی اوسمین نرخ بازار سے ارزان
غلہ فروخت ہوا اوسکے چندہ مین راج سے پچیس ہزار روپیہ دیا گیا میواڑ کی سردا
اور جاگیردارون نے بہی اپنی اپنی جاگیرون مین دستگیری محتاجان کیواسطے

کی گئی اور ۵ - نومبر ۱۸۶۸ع سے اساڑھ سدی ۱۵ - مطابق ۲۳ - جولائی ۱۸۶۹ع
تک درآمد و برآمد و راہداری ملک میواڑ کا کل محصول معاف کیا گیا اور مفصلات
کے اہلکارون کو تاکید ہوئی کہ تجارت غلہ مین کسی طرح معترض نہون علاوہ اسکے
اکثر تاجرون کو خریداری غلہ کیواسطے خزانہ راج سے روپیہ اور کفالت دی
گئی دربار نے پینتیس ہزار روپیہ کا غلہ اس تفصیل سے خرید کیا ہے -

ईडर इन्दोर

ایڈر سے [illegible]   اندور سے [illegible]   اور مبلغ یک لاکھ [illegible] ساہوکارون کو
خرید غلہ کیواسطے حسب تفصیل دیا گیا - سیٹھ چاندمل [illegible]
بقالان کو معرفت ناظم اضلاع کو ہی [illegible]   ہمراج حکم چند [illegible]   حمید حبیب اللہ عیسی تاج خان [illegible]

ابراہیم [illegible]   رسول بوہرہ [illegible]   رام نراین ہندرہ [illegible]   دہن راج چودہری [illegible]

عیسی تاج خان [illegible]

اسکے علاوہ وہ چھاونی نیمچ کے تاجرون کو معافی جزو محصول غلہ کی اسناد برائے
دوام عطا ہوئین -

گنگادہر نندرام چہارم   ہنونت رام بلدیو چہارم   شیوجی رام نراین چہارم   گنگارام گنپتی رام نصف

اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ غلہ جو دمہرہ سے پیشتر بمشکل میسر آتا تہا بافراط ملنے لگا پہر چارہ

ہوجاتا۔

ربیع کی زراعت جو تالابون کی زمین پر اور دور تک بذریعہ نہرون کے پانی پہونچا کر کرائی گئی تہی ایک دفعہ اچھی ہوئی مگر مارچ و فروری ۱۸۶۹ع مین بارش ہونے سے پیداوار کم ہوگیا اور گیہون کا نرخ صرف چھہ سیر کا رہگیا مگر دربار نے مستعدی سے خیرات خانجات جاری کردئے اور پرگنات کے حاکمون کو لکھہ بہیجا کہ سرکاری حصہ کے غلہ کو وہین کے خرچ و فروخت کے واسطے رکھین جانے ندین چیتوڑ و بہیل واڑہ و کومل گڈہ و جہازپور و کیلاش پور و گدلور و خاص شہر مین سدابرت جاری ہوئے اور محتاجون کو غلہ اور پکا ہوا کہانا تقسیم کیا گیا۔

चीतोड़
भीलवाड़ा
कोमलगढ
जहाजपुर
कैलाशपुर
गदलोर
सदावर्त

تدبیرات ترقی تجارت غلہ اور دفعیہ آفات قحط و خشک سالی کی قدردانی کرکے گورنمنٹ سے مہارانا صاحب کو تحسین و آفرین ہوئی اوس سے بہت خوش ہوکر اونہون نے مفصل خریطہ مشعر منظوری اجراے تعمیرات بنظر پرورش محتاجان گورنمنٹ مین بہیجا اوسکا یہہ مضمون ہے۔

مضمون خریطہ مہارانا صاحب

گذشتہ برسات مین بارش کی کشش ہونے سے دریافت ہوا کہ ملک مین قحط ہوگا اسواسطے اسوج سدی یکم مطابق ۱۷ استمبر ۱۸۶۸ع سے غلہ پر راہداری مایہ کا محصول نصف معاف کیا گیا پھر اوسی مہینے کی ۲۳ - تاریخ کو کل غلہ پر جو شہر اودےپور مین آیا محصول و مایہ بالکل معاف کیا گیا مگر جب دریافت ہوا کہ مصیبت مین تخفیف نہوئی ۱۲ - اکتوبر کو ملک میواڑ سے غلہ بھرتی کرنے کی قید موقوف

राहदारी

پہاڑی پیدا ہو کر نہر علیحدہ ہو گئے ہین پہارا نا صاحب نے سنگین دیوار اور خام پشتہ بندی کی لاگت کا تخمینہ بہ تعداد ایک لاکھہ تیس ہزار آٹھہ روپیہ تیار کرایا تھا مگر بہرا ہالیان دربار کو اسقدر روپیہ خرچ کرنا منظور نہوا اس سبب سے کہ اگرچہ اس تالاب کو روسار سابق نے بصرف کثیر تیار کرایا تھا مگر اب اوسکے پانی سے زیادہ تر اراضی مقبوضہ سرداران کی آبپاشی ہوتی ہے راج کا چندان فائدہ نہین ہے کشش بارش سے پیداوار خریف کا بہت نقصان ہوا کہ بجز اضلاع جنوبی کل ملک مین اس فصل کی پیداوار بہت کم ہوئی اور شہر مین غلہ جمع نہ تھا اس سے بازار مین گرانی ہوئی ستمبر و اکتوبر مین غلہ بمشکل میسر آتا تھا اور شب و روز فکر و تردد رہتا تھا مگر معافی محصول و دلجوئی و خاطرداری بیوپاریان اور اونکو خرید غلہ کیواسطے زرپیشگی دینی اور سرکاری غلہ کی کھاس کھولنے کی فراخ تدبیرون سے

खास

راج میواڑ نے اس آفت کا بخوبی مقابلہ کیا اور ہر طرح کوشش کرکے بازار مین غلہ کی روبہادی نرخ البتہ گران رہا کہ سرکاری روپیہ اور وزن سے گیہون آٹھہ سیر کے نرخ سے بکا مگر اس سے راج و رعایا کو تردد نہ ہا رعایا صرف افراط چاہتی ہے اور راج اس بات کا نازان ہے کہ جب تک نرخ نہایت گران نہو جاوے رعایاے میواڑ قحط کو خیال مین نہین لاتی ہے —

कोठ्यार

حسن اتفاق اور عمدہ دور اندیشی سے راج کے کوٹھیار مین غلہ کے کئی کھاس موجود تھے کہ اسوقت مین کارآمد ہوئے یعنی تا وقت بہم رسی دیگر غلہ کے کوٹھیار کھولکر لوگون کو تقسیم کیا گیا اگر ایسا نہوتا تو روپیہ و محنت و حکم وغیرہ کسی ذریعہ سے غلہ میسر نہ آتا اور سخت مصیبت ہوتی کہ اوس سے قحط زدون کا جانبر ہونا غیر ممکن

اس سال مین بارش کی کشش سے سخت قحط ہوا اور راج سے اوسکے دفعیہ اور
نرمی کی تدبیرات کامل بڑی فیاضی سے ظہور مین آئین سرداران ریاست نے
باوجودیکہ اونکی آمدنی مین بہت کمی ہوئی تدبیرات مجوزہ جلسہ اجمیر مین شامل
ہوکر بخوبی تمام غلہ کا محصول معاف کردیا۔
مہتا ارجن سنگہ کو کہ جلسہ اجمیر مین میواڑ کیطرف سے شریک ہوا ہدایت ہوئی تہی
لہ بڑی ریاستون کیطرف سے جو تدبیرات قبول کیجاوین اون مین اتفاق
رہے چنانچہ اوس نے اس خدمت کو حسب اطمینان صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
انجام دیا۔
سنہ ۱۸۶۷ء مین بارش کم ہوئی تہی اس سبب سے جون سنہ ۱۸۶۹ء مین میواڑ
کے جہیل و تالابون مین پانی معمولی عمق سے پندرہ فیٹ کم رہگیا اور پہر
بارش کم ہوئی اس سے کچھہ اضافہ نہوا تاہم اون مین پانی بکثرت رہا آیا اور
ملک کو فائدہ عظیم پہونچا یعنی نہ فقط رقبہ کثیر زراعت گرد نواح کی آبپاشی ہوئی
بلکہ اون کے سبب سے کوسون تک کنوئون مین پانی بافراط رہا بلکہ نہرون سے
گرد نواح کی زمین سیراب ہوکر اوس پر عمدہ فصل تیار ہوئی اور صدہا آدمیوان
جو قحط سے مرجاتے وجہہ معاش ملی۔

ان تالابون مین چادر وچرخی نہونے سے پانی قابو مین نہین رہتا ہے زیادہ تر
نکل جاتا ہے دربار کو ان ذریعون کے فوائد سے آگاہ کرکے بند دیبر پر لگانیکی बंधदेवर
فہمایش ہوئی یہہ بند جسمین باوصف خشک سالی قریب تیس میل کے محیط مین پانی
بہرا رہا مدت سے مرمت طلب ہے اور خراب پڑا ہے دیوارون پر درخت اور

ذات خاص مہارانا شمبھو سنگھ صاحب سے سب سردار خوش ہین مگر اونکے حکام انگریزی کی صلاح پر عمل کرنے کو پسند نہین کرتے ہین مہارانا صاحب اپنے محکوم توابعین سے دانشمند و عقیل ترین اور سردار رسمیات قدیم کے پابند ہین اور اونکی عاقلانہ حکومت سے خائف ہین سرکش سردارون کے درمیان مہارانا صاحب تن تنہا ہین اگر وے اونمین سے کسیکو فعل قبیح کی پاداش مین سزا دینا چاہین تو کل سردار متفق ہوکر حصول منشاء معدلت مین خلل انداز ہون اور یہہ عمل کل راجپوتانہ مین جاری ہے بالتحقیق مہارانا شمبھو سنگھ صاحب کو ہر فرقہ رعایا اونکے متقدمون سے زیادہ چاہتا ہے اور یہہ امر واجبی ہے کہ وے رعایا پر ظلم و تشدد نہین کرتے ہین۔

یہہ امر کہ مہارانا صاحب راج کی اصلاح و ترقی کے خواہان اور منشاء گورنمنٹ پر عمل کرنے والے اور اپنی رعایا کی بہبودی مین ساعی ہین ایام قحط مین بخوبی ثابت ہو گیا کہ ہزارہا قحط زدون کا گروہ کثیر ممالک قرب و جوار سے میواڑ مین آیا اور ایسا گروہ کہ اکثر اونمین سے نہ فقط گرسنگی سے جان بلب تھے بلکہ اسیوجہ سے مبتلاء امراض بھی تھے مہارانا صاحب نے حسب صلاح صاحب پولیٹیکل ایجنٹ اور خاص اپنی دلسوزی اور رحمدلی سے دستگیری محتاجان کی ایسی تدبیرین کین کہ آفت عظیم کے مقابلہ مین بہت کارگر ہوئین اور ہزارہا بندگان خدا کی جانین بچین چنانچہ کیفیت مفصل اوس قحط کی اور مہارانا صاحب کی عمدہ تدبیرات پرورش رعایا ذیل مین لکھی جاتی ہین

قحط سنہ ۱۸۶۸و۶۹ء

نہین چاہتے ہین وجہہ یہہ کہ سردار لوگ اکثر حرکات ناشایستہ وخلاف قانو
کرتے ہین اور باضابطہ نگرانی نہونے سے سزا سے محفوظ رہتے ہین رئیسو
اور سردارون کے بیشتر اوقات نااتفاقی صرف اسی وجہہ سے رہتی ہے کہ
سرشتۂ فوجداری کے احکام کی عدم تعمیلی بلکہ عدول حکمی کرتے ہین۔
سردار لوگ اختیارات فوجداری و دیوانی بالکل اپنے ہاتھہ مین رکھا چاہتے
ہین اور دربار اس وجہہ سے کہ کل معاملات مین سرکار انگریزی دربار کو جواب
سمجھتی ہے اختیارات سرداران کو معدوم اور اونکو محکوم رکھنے مین کوشش
کرتا ہے اور سردارون کی خاص غرض اس خودسری مین یہی ہے کہ ظلم وتشدد
اور رواداتین جو وے خود کرتے ہین یا اپنے توابعین سے کراتے ہین انکی
سزا سے محفوظ رہین پس لازم آتا ہے کہ جہانتک روسا حسب منشا گورنمنٹ
اپنے ملک کی حکمرانی کرین گورنمنٹ سے اونکے اختیارات جایز کے اجرا مین
اعانت کیجاوے تاکہ وے سردارون کو مغلوب کرسکین مگر اکثر صورتون مین
اسکے خلاف ہوتا ہے۔
یہہ تو تحقیق ہے کہ رئیس لوگ جرایم شدید مین شریک نہین ہوتے ہین اور سردا
باستثناء بعض کے کل مرتکب جرایم ہوتے ہین پس مخفی نہین رہ سکتا کہ سردا
سرکار انگریزی کو جوابدہ نہین ہین اور جنکو جوابدہ ہین اونکی حکومت جایز
مین خلل انداز اور اونکے مخالف ہین اسواسطے سردارون کے اعمال پر نگرانی
رہنے اور کل حرکات مجرمانہ وخلاف قانون کے اطلاع دیتے رہنے کیواسطے
اہلکاران راج متعین رہین تو مناسب ہے۔

بندوبست جدید کیا جاوے اور حاکم عدالت کو اختیارات دیئے جاوین اور مجموعہ قواعد جاری کیا جاوے اسواسطے کل علاقہ راج اور شہر کی عدالت فوجداری کا کام منشی تامسن علیخان کو مفوض ہوا ہے اور اوسکو پانچ سو روپیہ تک جرمانہ اور ایک برس تک کی قید کا اختیار دیا گیا ہے اور ترتیب قواعد فوجداری کی تجویز درپیش ہے وقت تیاری جاری کئے جاوینگے اوسوقت تک کام حسب معمول ہوتا رہے گا اور حاکم فوجداری کو ہدایت ہوئی ہے کہ تہانجات از سر نو مقرر ہونے کی بابت رپورت کرے اس حکم کی تعمیل کے واسطے وزیر کو لکہا گیا ہے اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر کو بہی اطلاع دیجاتی ہے ۔

کیفیت ایضاً

مہارانا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اودےپور کی عدالت دیوانی کا بندوبست جدید کیا جاوے اور حاکم عدالت کو اختیارات دیئے جاوین اسواسطے داروغہ عدالت دیوانی کو دو ہزار روپیہ تک کے مقدمات فیصل کرنے کی اور سو روپیہ تک جرمانہ کرنیکی اجازت دی گئی ہے اور اوسکو اطلاع دی گئی ہے کہ مجموعہ قوانین مرتب ہوگا تب جاری کیا جاوے گا تاوقت اجراے اوسکے حسب معمول کام ہوتا رہے گا کل علاقہ کے دیوانی کی بابت رپورٹ کرنیکی اجازت ہوئی ہے وزیر کو اس حکم کے اجرا کی ہدایت ہوئی ہے اور آپکو بہی اطلاع دیجاتی ہے ان تحریری قواعد کی ترتیب مین سرداران میواڑ کو بڑا اعتراض ہوا کہنے لگے کہ معاملات فوجداری مین قدیم دہرم شاستر رہنما ہونا چاہیے مگر سرداران کی یہہ کیفیت کل راجپوتانہ مین سہے کہ اپنی جاگیرون مین رئیسون کا اختیار کامل ہونا

ونصیر آباد کی پولیس کا اختیار وزیر کو ہے اگر ظالم سنگہ کوئی عام شخص ہوتا تو او
کو ایسا گران نگذرتا مگر راؤ امر سنگہ کا والد ہونے سے نصف سرداران میواڑ کو
دربار مین اوسکا رسوخ ازبس ناگوار ہے راؤ امر سنگہ کی حکایت منجملہ اون عجیب
واقعات کے ہے جو نحوست زمانہ سے میواڑ مین اکثر ہوتے ہین مگر ۱۸۶۹ء
مین کرنل نکسن صاحب نے ظالم سنگہ کی نسبت ایسا لکھا ہے کہ ہندوستانی ریاستون
مین جس شخص پر رئیس کی مہربانی ہوتی ہے اوسکے بہت دشمن ہوجاتے ہین
اور وزیر ریاست اوس سے بخصوصیت عداوت رکھتا ہے چونکہ یہہ شخص
مہتمم پولیس تہا اکثر لوگ اوسکے مخالف ہوگئے تاہم میواڑ کی کثیر التعداد غارتگرون
اعمال ناقصہ سے باز رکھکر اوس نے کارنمایان کیا ہے علاوہ اسکے اوسکی
بڑی خوبی یہہ ہے کہ سرکار انگریزی کا خیرخواہ ہے اوس نے مہارانا صاحب
کو جو صلاح دی ہوگی اوسمین حکام انگریزی سے موافقت رکھنا ضرور ملحوظ و مشروط
ہوگا مگر افسوس ہے کہ امسال ظالم سنگہ مر گیا۔

مہارانا صاحب کل کام خود کرتے تہے اس سے بڑی ابتری رہتی تہی اور گور
بہی محکمہ جات مقرر کرنے کی فہمایش ہوئی اسپر مہارانا صاحب نے باقاعدہ
محکمہ جات عدالت فوجداری و دیوانی مقرر کیئے اور حکام محکمہ جات مذکور کو ایک
دیکر بذریعہ کیفیات مندرجہ ذیل صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع دے —

کیفیت دربار اودےپور بخدمت لفٹنٹ کرنل جے پی نکسن صاحب بہادر پولیٹکل
ایجنٹ میواڑ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۸۷۰ء

آج مہارانا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اودےپور مین عدالت فوجداری کا

ہرایک معاملہ مین خواہ کیسا ہی خفیف ہو اونکی منظوری کی ضرورت ہوتی ہے
پردھان ہر روزہ حاضر ہو کر کل معاملات پیش کرتا ہے اور احکام حاصل کرتا ہے
عدالتون سے بھی مقدمات حکم اخیر کیواسطے آتے ہین اور ریاست کا کل کام اونکی
مرضی سے چلتا ہے اگر اونکے دل نے چاہا کام کیا ورنہ وقت آیندہ پر منحصر رکھا
محکمہ ایجنسی کے کاغذات اول پیش ہوتے ہین اگر زیادہ یا غور طلب ہوئے تو
اور کام ملتوی رہتا ہے اس سبب سے تساہل اجراے کار کی شکایت ہوتی
ہے دہرم شاستر اور رواج ہنود پر عمل ہوتا ہے اور تنخواہ دار پنڈت بیوستہ
دیا کرتے ہین اس سے بھی بہت توقف ہوتا ہے اور اکثر فضول بحث ہوا
کرتی ہے مہارانا صاحب کو اس طریقہ مین بتدریج ترمیم کرنیکی صلاح دی گئی
ہے اور امید ہے کہ میواڑ مین عنقریب مختصر مجموعہ قانون جاری ہو مگر یہہ امر
بہت نازک ہے کیونکہ باعتقاد ہنود دہرم شاستر کو حکم الٰھی اور خاندان اودیپور
کو متبرک اور شاسترون کا ہمزمانہ اور محافظ سمجھتے ہین اسواسطے اون سے
خلاف ورزی محال ہے۔

اوسی رپورٹ مین لکھا ہے کہ مشیر با تدبیر نہونے سے بڑا نقصان ہے چند مصاحب
جو صحبت مین رہتے ہین اس لایق نہین ہین ان مصاحبون مین سے راوظالم سنگہ
گرکش ہے بے اعتقاد وضع کا آدمی ہے مہارانا صاحب کے مزاج پر حاوی ہے
اور وہ اکثر اونکو ناواجب حرکات پر آمادہ کرتا ہے ۱۸۶۷ء مین فوج پولیس کا
افسر تہا ریاست مین بدنظمی تہی اور کوئی وزیر نہ تہا اس سے ظالم سنگہ کا قدم جم
گیا اس فوج کا اب وہ وزیر سے بھی علیحدہ خود اختیار حاکم ہے حالانکہ سڑک نیمچ

نابالغی کے زمانہ مین کیسری سنگہ سے کہ پنچ سردار تہا ایک ناپسندیدہ حرکت ظہور
مین آکر اوسکی موقوفی بحکم گورنمنٹ ہوئی تہی اسواسطے اوسکی بحالی بہی بلا اجازت
گورنمنٹ ناممکن متصور ہوکر درخواست اجازت کیگئی گورنمنٹ سے نے مہارانا صاحب
کی درخواست کو منظور کیا اس منظوری سے اونکو نہایت خوشی حاصل ہوئی کیونکہ
اوسکی مقصوری مقبول ہونیکی اونکو امید نہ تہی چونکہ میواڑ کی رعایا اور امرا سب
اوس سے خوش تہے اوسکے از سر نو مقرر ہونے سے سبکو اطمینان ہوا کسی نے
بلکہ اوسکے مخالفون نے بہی کسی طرح ناراضگی ظاہر نکی کیسری سنگہ بڑا محنتی اور
دیانت دار آدمی تہا معاملات مال مین بہت سمجہتا تہا اور اس عظیم الشان عہدہ کے
ہر طرح لایق تہا احکام دربار کو صدق وصفائی سے بجالاتا تہا مگر اوسکا میلان فراخ
تدبیری پر نہ تہا اس سبب سے بندوبست مال قدیم رواج پر رہا اور رعایا مفلس
ہوتی رہی ۔

سنہ ۱۸۶۹ و ۶۸ع کی رپورٹ مین کرنل ہچنسن صاحب نے لکہا ہے کہ مہارانا صاحب اور
اونکا بردہان کو ٹہیاری کیسری سنگہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی ہر ایک صلاح وتدبیر
پر بہت کوشش وتوجہہ سے عمل کرتے ہین اونمین کسی طرح کا اختلاف وکشیدگی کا
وناتفاقی نہین ہے مہارانا صاحب کسیقدر خوش طبعی کے شوق مین ہین مگر
کاروبار ریاست پر متوجہ ہین معاملات ریاست مین بہت ہوشیاری ولیاقت
سے بحث کرتے ہین اصلاح وترقی کرنے پر آمادہ اور سرکار انگریزی کی خواہشونکا
پر عمل کرنے مین مستعد ہین اور ہر طرح اپنی رعایا کی عافیت وبہبودی چاہتے ہین
مگر عدم موجودگی مشیران باتدبیر اور پابندی قواعد قدیم سے اونکو بڑی مشکل ہے

हचन्सन साहब

नकोख्या

مقام معینہ پر نشست دی اور اوسکی پنشن مقرر کردی اس سے احتمال ہوا کہ فساد وقوع مین آوے اور چتر سنگہ جو قابض ہوگیا ہے انجام بیدخل ہوا اسمین شک نہین کہ امر سنگہ باستحقاق ہے کیونکہ یہ تہی سنگہ کی بیوہ ہنگر تنی جی امر سنگہ اور اپنی دختر صغیر سن کو لیکر سلومبر چلی گئی تہی چتر سنگہ نے جب سے جاگیر پر قبضہ کیا ہے راج کی یہ ہتہوندیا اور کسی قسم کا محصول ادا نہین کیا ہے اوسکے ذمہ یکلاکہ دس ہزار روپیہ مسند نشینی کا نذرانہ ہے اور خراج علاوہ بران امید نہین کہ اس ناامیدی کی حالت مین اوسکو روپیہ میسر آوے راج سے اسیطے کا محاصرہ ہو رہا ہے اوس نے مقابلہ کے واسطے سوائی کی فوج رکہہ چہوڑی - اس مین جاگیر کی کل آمدنی خرچ ہوتی ہے -

ہنگر تنی جی

سنہ ۱۸۶۶ع مین مہارانا صاحب نے راج میواڑ کے حصہ میرواڑہ کی واپسی کی صاحب ایجنٹ سے بذریعہ خریطہ درخواست کی مگر کچہہ نتیجہ حاصل نہوا اوسی سال مین مہارانا صاحب نے مینہ کہیراڑ کے دیہات کا سنہ ۱۸۶۰ع کا جرمانہ معاف کیا اس سے بہی وہان کے باشندے بہت خوش ہوئے -

..खेराड़

حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر مہارانا صاحب نے تہوار ہولی پر فحش تصویرون کا سر بازار رکہنا منع کردیا ہے اور دسہرے کے وقت بکرا مارنے کی بازاری رسم بہی موقوف کردی - دسمبر سنہ ۱۸۶۷ع مین مہارانا صاحب نے لچہمن راو کارکن کو برخاست کرکے کوٹہیاری کیسری سنگہ کو وزیر مقرر کرنا چاہا تعجب ہے کہ حسب بیان عوام الناس اتنی بڑی ریاست مین کوٹہیاری کیسری سنگہ کے سوا اس عہدہ کے لائق کوئی آدمی متصور نہوا مگر چونکہ مہارانا صاحب کی

लछुमनराव

ہونے سے محکمۂ ایجنسی سے کچھہ دست اندازی نکلی گئی ۱۸۶۷ء مین راوت بخت... रावरंजीतसिंह
والی دیوگڈہ کا انتقال ہوا اوس نے باعتبار پنج سرداری کو ٹھیاری کیسری سنگ... कोठ्यारीकेसरी सिंह
کی ذلت مین بہت کوشش کی تہی اوس کا بیٹا کشن سنگہ بعمر چبیس سال مسند نشین किशनसिंह
ہوا مگر باوجود جاری ہونے دہونس کے کہ تا وقت اطاعت و ادائے نذرانہ... धोंस
جاری رہیگی وہ مدت تک اپنے آقا کو سلام کرنے کیواسطے حاضر نہوا آخرکار
یکم ہی ۱۸۷۰ء کی رپورٹ مین دربار نے لکھا کہ مسند نشینی دیوگڈہ کیواسطے جو
تجویز پیشتر حسب خواہش صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر ہوئے اوسی پر عمل ہونا
مناسب متصور ہوکر رسم مسند نشینی کردی گئی ہے —

۱۸۵۷ء مین امیٹ کا سردار پرتہی سنگہ لاولد مرگیا اوسکی بیوہ نے امر سنگہ अमेट प्रथीसिंह अमरसिंह
کو گود لیا مگر قبل اسکے کہ قید تلوار بندی یعنی نذرانہ مسند نشینی قرار پاوے تین... क़ैद तलवारबंदी
بعد چتر سنگہ سردار حال نے غدر کے زمانہ مین دربار سے حکم مسند نشینی حاصل चतुरसिंह
کرکے بذریعہ حکم دربار قلعہ پر قبضہ کرلیا امر سنگہ کو نکالدیا اور اوسکے بہائی پدم سنگہ पद्मसिंह
اور دو سرداروں کو مارکر اور چند آدمیون کو مجروح کرکے جاگیر چہین لی راؤ پتہ... जागीर
کی بیوہ مع امر سنگہ چتر بہوج جی کے مندر مین پناہ پذیر ہوئے وہان سے صاحب चतुर्भुज जी के मंदिर में
ایجنٹ گورنر جنرل و پولٹیکل ایجنٹ کو واقعات کی اطلاع دیکر دادخواہ ہوئے اوسکی
عرضیون پر حکم ہوا کہ حکام انگریزی کو ایسے مقدمات مین دست اندازی کا اختیار
نہین ہے اسواسطے سایلہ کو چاہیے کہ دربار مین اپنا استغاثہ پیش کرے سلومبر
کے راؤ اور دیگر سرداران نے امر سنگہ کی طرفداری کرکے نواب گورنر جنرل صاحب
کو لکھا مہارانا شمبہو سنگہ صاحب نے امر سنگہ کو سردار امیٹ قبول کرکے دربار مین

नीम्बहेडा रावदेवगढ़ ستمبر سنہ ۶۶ء مین راجہ نیمبہیڑہ اور راو دیوگڈہ کے درمیان فساد ہوا وسہین
۱۲۔ آدمی مارے گئے اور ۲۲ زخمی ہوے اور یہہ تنازعہ فرق ہوا صاحب
پولیٹکل ایجنٹ کی تحقیقات برسر موقع سے دریافت ہوا کہ بمرور عرصہ ساٹہہ سال
रायलाकला راو دیوگڈہ نے موضع رایلہ کلان کو درگاہ اجمیر سے بذریعہ رہن لیا تہا اور وہیہ
مذکور راجہ نیمبہیڑہ کی جاگیر سے ملحق ہے راو نے وہان قلعہ بنایا ہے اور بدنظمی
کے اوقات مین موقع پاکر زمین داب لی ہے اصل مین تین ہزار بیگہہ زمین تہین
آٹہہ سو روپیہ سکہ عالم شاہی سالانہ دیئے گئے تہے اور یہہ روپیہ دیوگڈہ کا
راؤ اب بہی اجمیر کی درگاہ مین داخل کرتا ہے اسکا مقدمہ مدت سے دایر ہے
اور خادمان درگاہ نے کئی دفعہ نالش کی ہے اور راج اودے پور بہی اس
گانو کو پہیر لیا چاہتا ہے اس وجہہ سے کہ سردار راج کے قبضہ مین ایسے گانو
رہنا جسمین قلعہ ہے اور ملک کے وسط مین واقع ہے مناسب نہین کہ شاید
کسی زمانہ مین وہ باغی ہوکر فتور کرے اور راج کو یہہ بہی خیال ہے کہ درگاہ مین
सोदावलो گانو بطور استمرار دیا گیا تہا اور ہر وقت مین ضبط ہوسکتا تہا مگر چوندا اوتون
کے قبضہ ہونے سے احتمال ہے کہ طرز حقیقت بدلجاوے اور پہر ضبط نہوسکے پہر
عرصہ بیس سال دیوگڈہ کے راو نے اس وجہہ سے کہ اوس زمانہ مین نیمبہیڑہ کا
लंबया راجہ کمزور تہا موضع لمبیہ علاقہ نیمبہیڑہ کی زمین پر بند و تالاب بنا لیا تہا اس بند پر
بڑے درخت ہوگئے ہین اس مین شک نہین کہ ابتدا مین راؤ دیوگڈہ جبر آتا بض
ہوا تہا مگر اب آغاز فساد اول نیمبہیڑہ کی طرف سے ہوا ہے دربار کے فیصلے کے
واسطے اہلکار متعین ہوا مگر اوس سے فیصلہ ہونا محال نظر آیا اور تعلق علاقہ غیر

سے پیشتر سرداروں کو لازم ہے کہ بغور و تامل سمجھ کر لکہین کہ سلومر کی مسند نشینی کی
بابت کل سردار متفق الراے ہین یا نہین اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ جودہ سنگہ نے دولاکہ
روپیہ راج مین داخل کیا اوسکا قبضہ بحال رہا اور راو بہوپال سنگہ کی نسبت یہہ | राव भोपालसिंह
تجویز ہوئی کہ جودہ سنگہ لاولد مرے تو وہ مستحق مسند نشینی سمجہا جاوے اکتوبر ۱۸۶۶ع
مین مہارانا صاحب سلومر جاکر بعد اداے رسم ماتم پرسی وہان کے سردار جودہ سنگہ
کو لے آئے مہارانا سروپ سنگہ صاحب مرحوم نے اس رسم کو ادا نکیا تہا اس سے
چونداوت راجپوت بالاتفاق اون سے مخالف ہو گئے تہے اور اونکے عہد مین | चोंदावत राजपूत
بڑی خرابی رہی تہی مگر بہوپال سنگہ بہدیسر والہ پہر بہی سلومر کا دعوی کرتا رہا
کچہہ عرصہ بعد اوس نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع دی کہ اگر مجہکو سلومر نملیگا
تو مین فساد کرونگا لیکن اس وجہہ سے کہ وہ خود موضع چاوندیہ سے متبنی لیا گیا | चावंडिया
ہے اور حسب رواج راجپوتانہ و دہرم شاستر دوبارہ متبنی نہین ہو سکتا اوسکا | राजपूताना धर्मशास्त्र
کچہہ استحقاق نہین شاستر کے بموجب صرف ایک دفعہ متبنی ہونا جایز ہے اور میواڑ
کے ٹہاکر بیوہ کے متبنی لینے کو جایز سمجہتے ہین پس اوسکا دعوی غلط متصور ہوا جودہ سنگہ | बेवा
نے اپنی جاگیر کا بندوبست اچہا کیا ۱۸۷۵ع کے دورہ مین صاحب اسپرنٹنڈنٹ | सिपारिन्टेन्डेन्ट
اضلاع کوہی نے وہان چندروز قیام کرکے دیکہا تو جاگیر بہت رونق پر پائی | जागीर
راو نے پرانے محل پر نئی تعمیر کرائی اس سے وہ بہت خوشنما ہو گیا رعایا سب خوش
ہے کسی نے کچہہ شکایت نہ کی راو خود سبکی سماعت کرکے انصاف کرتا ہے اور
دیگر جاگیروں سے جہان کا انتظام کامداروں کو سپرد ہے یہان کا کام ہر طرح
اچہا ہے ۔

ہین بہی سرکار کا عتاب ہے اوسکے دو عمدہ دیہات ضبط ہین اور چارسو پچاس
روپیہ کی دہونس جاری ہے -

धोंस

بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۸۶۵ع سن بلوغ کو پہونچنے پر مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کو
نظم ونسق امور ریاست کا اختیار دیا گیا اور اوسکے ساتہہ تیس لاکہہ روپیہ بہی
خزانہ مفوض ہوا اونکے مشیرون نے اونکو خود کام کرنے سے منع کیا مگر کرنل
نکسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح سے اونہون نے مشیرون کی ممانعت پر مطلق
خیال نکیا اور کام کرنے سے باز نہ آئے منتظمان ریاست مین سے مہتا گوکل چند
تو اپنے علاقہ مانڈل گڈہ کو چلا گیا پنڈت لچہمن راؤ راج کا کارکن اور ٹہاکر ظالم سنگہ
بیدلی والہ مہارانا صاحب کے اول مشیر رہے -

महता गोकुलचंद
मांडलगढ
पंडित लछमन राव
वेनली

۱۸۶۶ع مین راوت کیسری سنگہ والی سلومبر مرگیا اہالیان قبیلہ نے متوفی کے
بعید رشتہ دار جودہ سنگہ نامی کو مسند نشینی کیواسطے تجویز کیا وہ خلاف حکم
دربار وخلاف دستور مروجہ ریاست پر قابض ہوگیا دربار کی خواہش یہہ تہی
کہ راو بہدیسر کو جو وارث جایز ہے مسند نشین کرے مگر بمقابلہ جودہ سنگہ تابعان
ریاست کے اوسکی امداد کی قابلیت نہ دیکہکر انگریزی فوج ملنے کی صاحب پولیٹکل
ایجنٹ سے درخواست کی صاحبان پولیٹکل ایجنٹ وایجنٹ گورنر جنرل اسلئے تو فوج
کے حکام کو لکہہ دیا تہا کہ سرکش سردار کی سزادہی اور دربار کے حکم کی تعمیل کے
واسطے تیار رہین مگر گورنمنٹ ہندوستان نے فوج بہیجنا نامنظور کرکے دربار
اور مجمع سرداران کو اطلاع دی کہ سرکار انگریزی کو منظور نہین ہے کہ راج اودیپور
کو مدد دیکر اوسکے فرایض سے سبکدوش کرے اور فوج انگریزی کی دستاندازی

सलूम्बर
जोधसिंह
राव भदेसर

نے پنچایت کی تجویز منظور کی مگر عرصہ تک اوسکا عملدرآمد نہوا ۱۸۶۳ع مین پنچ سرداران
کو تاکید ہوئی آخرکار بہت توقف و تساہل سے ۱۸۶۴ع مین دربار نے تیج سنگہ
کو سند نشین کیا مگر سنجے پور کے رئیس کہمان سنگہ نے مسلح فوج لیکر اوسکو فی الفور खुमानसिंह
نکالدیا مثل کے کاغذات سے واضح ہے کہ تیج سنگہ کے باب مین صاحب پولیٹکل
ایجنٹ نے کئی دفعہ راج کو لکہا بجز ایک جواب اکتوبر ۱۸۶۵ع کے جسمین لکہا ہے کہ
اس مقدمہ مین بصلاح سرداران میواڑ فیصلہ ہونا چاہیے کچہہ تعمیل نہوئی ظاہرا خود
تیج سنگہ بہی مایوس ہوگیا ہے کہ کچہہ کوشش و پیروی نہین کرتا۔

میواڑ کے سردارون مین کوٹیڑہ کا سردار سرکشی مین سب سے فایق ہے کہ نومبر कोटेडा
۱۸۶۵ع مین اوس نے اپنے علاقہ کے گانو موضع نیمونہ مین صاحب ایجنٹ گورنر नीमोना
جنرل کا ڈیرہ نصب نہونے دیا اور علانیہ مقابلہ کیا اور صاف کہدیا کہ اگر آؤگے
تو تمکو قتل کرڈالونگا اس علت مین اوسکا ایک گانو ضبط کیا گیا یقین ہے رئیس حال
کی حیات مین واگذاشت نہوگا۔

راؤ کوٹیڑہ کی دوسری شرارت یہہ ہوئی کہ اوس نے مہتا شیر سنگہ سابق وزیر महता शेरसिं
راج کو کہ چیتوڑگڈہ کا حاکم بہی تہا پناہ دی مہتا شیر سنگہ پرگنہ کی جمع وصول کرکے चीतोरगढ़
اور راج مین ایک کوڑی داخل نکرکے راؤ کوٹیڑہ کے پاس چلا گیا اب بہی ڈیڑہ कौड़ी
لاکہہ روپیہ اوسکے ذمہ ہے۔ راؤ کوٹیڑہ سے بہ ضبطی جایداد وصول کرنے کی
تجویز کی گئی تو وہ بہاگ کر سلومبر کے علاقہ مین چلا گیا کہ وہان موجود ہے یہہ سردار सलूमर
اور علی العموم اوسکے کل ہمقوم راج کی حکومت کو مطلق خیال نہین کرتے اور ہمیشہ
مستعد مقابلہ رہتے ہین۔ اس سردار پر اجیت سنگہ بارونہیہ کی پناہ دہی کی علت जीनसिंहबा

مراسلہ کرنل ڈیورنڈ صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ہندوستان

صیغہ ممالک تحریر بخدمت لفٹنٹ جنرل لارنس صاحب ایجنٹ

گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۴ - اپریل سنہ ۱۸۶۲ء

آپ کے مراسلہ ۴ - ماہ گذشتہ متضمن تصفیہ دعوی دربار اودے پور بنام ٹھاکر دیوگڑھ کے جواب مین حسب الحکم گورنمنٹ مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل میجر ٹیلر صاحب کے کارروائی کو منظور فرمایا ہے حکم

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ -

اطلاع کے واسطے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے پاس بہیجا جاوے - ۱۴ اپریل سنہ ۱۸۶۲ء

ڈونگر سیو کے سردار سنہ ۱۸۳۵ء سے پیشتر اپنے پہاڑی مسکنون سے نکلکر قرب وجوار کے لوگون پر تاخت وتاراج کیا کرتے تھے اوس سال مین افواج مہاراجہ صاحبان سندہیہ وہلکر ومہارانا صاحب میواڑ بسروری افسر انگریزی مجرمون کی سرکوبی کیواسطے متعین ہوئے کچھہ مقابلہ کے بعد قلعہ فتح ہوگیا اجیت سنگہ اور اوس کے دو بھائی نکالدئے گئے سنہ ۱۸۴۲ء مین دربار میواڑ نے سفارش کرکے گورنمنٹ ہندوستان سے اجیت سنگہ کے پہر آباد ہونے کی اجازت حاصل کی اجیت سنگہ نے اول تیج سنگہ کو متبنی لیکر اپنا وارث قرار دیا پہر بیجے پور کے کہمان سنگہ کو لیا اسکو مہارانا صاحب نے منظور کیا کہ اجیت سنگہ کے انتقال پہ وہ وارث ریاست ہوا اور مدت تک قابض رہا سنہ ۱۸۵۹ء مین دربار نے تیج سنگہ کو مدد دیکر کہمان سنگہ کو نکلوادیا اور تہوڑے دنون بعد تیج سنگہ پہر مخرج ہوکر پنچ سرداران راج کے پاس آکر مستغیث ہوا پنچایت نے اوسکو مستحق سمجہا اور سنہ ۱۸۶۲ء مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل

तेज सिंह
विजयपुर

نمبر	سوال سردار دیوگڈھ	جواب دربار	تجویز متفق سرداران راج
٨	خیرات وقت عینہ پہاڑا بدایت [illegible] حسب ہدایت جنرال الیف صاحب سود والپس ہوا چاہئے۔	سا ہوکاروں کو توسط [illegible] وصول ہوئی ہے [illegible] سود کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے۔	داو سطے خیرات [illegible] دیا گیا تھا اگر ہو [illegible] اسواسطے سود دیا نہیں [illegible]
٩	جو روپیہ میرے ذمہ ہو دینے کو تیار ہوں۔	حساب [illegible] کا [illegible] باقی ہے۔	روپیہ وصول کرکے رسید اور فارغخطی دی گئی۔
١٠	ہر مرتبہ کی سند نشینی پر ایک گانو [illegible] کرتا ہے۔	جہاں سے نذرانہ مسند نشینی [illegible] آتا او نکو گانو نہیں دیا جاتا	گانو نہ دیا جاوے

العبد
رنجیت سنگھ سردار دیوگڈھ
देवगढ़

العبد
کیسری سنگھ وزیر راج

العبد
بخت سنگھ بیدلہ والہ
बेदला

العبد
لال سنگھ سردار گوگوندہ
गुगोंदा

العبد
ناہر سنگھ سردار بھینسرور گڈھ
भेंसरोर गढ़

العبد
ہمیر سنگھ سردار بھیندر
भींदर

العبد
مہتا شیر سنگھ
महताशेरसिंह

العبد
شیام سنگھ پروہت
श्यामसिंह परोहित

نمبر	سوال سردار دیوگڈہ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج	
	وصول کیا بعد ازان رام سنگہ کی جاگیر ضبط کرکے اوسکو دیس سے نکالدیا مین اپنا روپیہ اوس سے وصول نکر سکا۔	روپیہ واپس ہونا چاہیے۔		देख
٤	مہارانا صاحب مرحوم نے میرے چند دیہات ضبط کرلیے تہے اونکی کل جمع زمانہ ضبطی کی بقدر [illegible] چاہتا ہون۔	محاصل [illegible] خزانہ راج مین جمع ہوا ہے واپس ہوسکتا ہے باقی اوسوقت کے مختارون نے خرچ کردیا۔	یہہ ضبطی منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ہوئی تہی اسواسطے مصارف کا معاوضہ نہین ملسکتا ہے مگر زر وصول شدہ واپس کیا جاوے۔	
٥	بہگوان پورہ کا خراج بہ تعداد [illegible] واپس ہو۔	جسکے روپیہ مین راو گزشتہ دار شریک ہین اسواسطے دعوی صحیح ہے۔	روپیہ دیا جاوے۔	मगवामपुरा राव
٦	موضع تنکہ وکہاکریالہ کا خراج بقدر [illegible] واپس ہو۔	منظور ہے۔	روپیہ دیا جاوے۔	तिनका खारखमाला
٧	اودیپور کا چودہری بعوض مطالبہ سواری باربرداری کے اونٹ لیگیا تہا مع بچون کے جو اون سے پیدا ہوئی ہون واپس کیے جاوین۔	مطالبہ ناواجب تہا اسواسطے اونٹ واپس کیے جاوین۔	اونٹ مع بچون کے واپس ہون۔	चौधरी ऊँट बच्चों

اسپر رضا مند ہین یقین ہے کہ آپ کو بہی پسند ہوگا۔

سوال و جواب

نمبر	سوال سردار دیوگڈھ	جواب دربار	تجویز پنچ سرداران راج
۱	حسب قاعدہ مستمرہ اداے اخراج و نوکری کیا کرون ۲۴ سوار اور ۴۰ پیادہ سالتمام مین تین مہینے نوکری کرین اور ۰۰۰ روپیہ خراج کی دیئے جاوین	تعداد خراج صحیح نہین ہے مگر نوکری جس حساب سے اور سب کرتے ہین کیا کرے۔	فیصلہ قطعی منحصر ہو آیندہ رہ کرا داے خراج حسب شرح مندرجہ ہوتی ہے
۲	میرے بزرگون نے کبہی مسند نشینی کا نذرانہ نہین دیا ہی میری والد کے انتقال پر مین نابالغ تہا ہمارا ناظم مرحوم نے دربار بہائی کو دہمکا کر اوس سے پچاس ہزار روپیہ کا رقعہ لکہوالیا اونمین سے پچیس ہزار روپیہ دیئے گئے ہین اب مین اس روپیہ کی واپسی اور آیندہ کی معافی چاہتا ہون	اوسکا باپ ناہر سنگہ وارث با استحقاق نہ تہا اسواسطے اوسنے روپیہ لینے کیواسطے راج کو دوڑہ لاکہہ روپیہ دیا تہا سو بہہ نظیر کار آمد نہین ہو سکتی اس خاندان سے نذرانہ مسندنشینی نہین لیا جاتا اسواسطے پچیس ہزار روپیہ واپس کیا جاوے	پچیس ہزار روپیہ واپس کیا جاوے اور آیندہ یہہ خاندان نذرانہ مسندنشینی سے معاف رہے۔
۳	ہمارا ناظم مرحوم نے مجہہ سے رام سنگہ زیر مخروج کی ضمانت لی اور اوسکے عوض اٹہارہ ہزار روپیہ	چونکہ رام سنگہ کی کل جایداد ضبط ہو گئی ہے یہہ	روپیہ واپس کیا جاوے

भाई

بہی کارآمد ہوئی اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہدایت ہوئی کہ دو پنچون کے اتفاق سے خود انتظام ریاست کرین اور صغیر سن مہارانا صاحب کو انصرام کار کیوقت اپنے شریک کرین تاکہ اونکو خود کام کرنے کی لیاقت اور عادت ہو اس انتظام سے ریاست کی آمدنی مال مین بڑی ترقی ہوئی اور ہر طرح ریاست کو فروغ ہوا اور نیمچ کو سڑک تیار ہوئی ۔

دیوگڈہ کے سردار نے ۱۸۵۰ء مین بعہد مہارانا سروپ سنگہ صاحب اپنے دیہات منضبطہ مین سے راج کی فوج کو نکالکر اپنا قبضہ کر لیا تہا اور ۱۸۵۷ء مین وقت انضباط قولنامہ اوس پر اس جرم مین پچیس ہزار روپیہ جرمانہ ہوا بعد ازان نزاع بدستور جاری رہا تاوقتیکہ ۱۸۶۲ء مین بزمانہ صغیر سنی مہارانا شمبہو سنگہ صاحب میجر ٹیلر صاحب قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ نے معرفت پنچ سرداران راج بذریعہ سوال و جواب تحریری رفع نزاع کرکے حسب شرح ذیل منظوری گورنمنٹ حاصل کی ۔

टेलर साहब
लारन्स साहब

مراسلہ میجر ٹیلر صاحب بہادر قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ میواڑ

بخدمت میجر جنرل لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ

مورخہ ۲۰ - فروری ۱۸۶۲ء

مہارانا شمبہو سنگہ صاحب کی مسندنشینی پر اہلکاران و ٹہاکران دربار کو تنازعات مدت دراز کے تصفیہ پر آمادہ پا کر مین نے اونکو جلد اس معاملہ پر متوجہ ہونے کی فہمایش کی اور درمیان مہارانا صاحب اودےپور اور سردار دیوگڈہ کے تصفیہ تنازعات کیا اوسکے مفصل حال سے اطلاع دیتا ہون چونکہ یہان سب لوگ

سرداروں کے مہمان اونکی خوشی ہو بلے تکلیف رہین اون سے کوئی
مزاحمت نکرسکے گا۔

مگر اس قولنامہ پر صرف مہارانا صاحب اور چار سرداران مفصلہ ذیل۔
مہتا شیر سنگ — راو دیوگڈہ - راو بھیسرورگڈہ - راو کانور کے دستخط
ہوئے اور کسی کی طرف سے اوسکے شرایط کا ایفا نہوا اسواسطے سرکار نے اوسکو
منسوخ و کالعدم کردیا مگر جن سرداروں نے دستخط کیئے تھے اونکی حفاظت کی
سرکار کفیل ہوگئی چنانچہ اس کفالت کے ذریعہ سے مہتا شیر سنگ کی جاگیر جو مہارانا
[illegible] ضبط کرلی تھی واپس دلائی گئی۔

[illegible]

छटांक

عدالت جسکا حق ہے اوسکو ملے اور چھٹونند کے ساتھہ وصول نکیا جاوے -

قلم چوبیسوین سرداروں کے مکان جو اودے پور مین ہین جب آباد نہون اور مرمت وغیرہ سے اچھی طرح رہین بلا اصلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ ضبط نہ کئے جاوین اور نہ کسی دوسرے کو دلائے جاوین اور اونکے باغون مین پنچولہ تالاب کا پانی بلا قیمت لگتا ہے -

पंचोला तालाव

قلم پچیسوین مہارانا صاحب رہن مکانات واراضی وغیرہ مین مداخلت نکرین گے ہان البتہ اونکو اختیار ہے کہ حکمت عملی سے جہانتک ممکن ہوکمی کرین اپنی فوج سے پیشگی روپیہ دینے پر کچھہ سود نہ لینگے اور ہر چہار چھہ مہینے مین فوج کی تنخواہ تقسیم کردیا کرین گے - اور اپنے نام سے کوئی سوداگری کی دوکان جاری نکرین گے -

قلم چھبیسوین پہلے قولنامون مین سردارون کو باہم متفق ہونیکی ممانعت تھی اس پر اب کچھہ لحاظ نہین ہے ایسے اتفاق کی اب کچھہ ضرورت نہین ہے کیونکہ جس شخص کو کچھہ رنج ہو فوراً اپنی دادرسی حاصل کر سکتا ہے پس جو ایسے اتفاق مین کہ راج کے خلاف کیا جاوے شامل ہون گے اونکو سردار اپنا دشمن سمجھین گے -

قلم ستائیسوین ہر سردار کی طرف سے ایک مختار کچہری مین رہے گا اوسکی معرفت معاملات انصرام پاوین گے مگر صرف معزز آدمی مقرر کئے جاوین گے اون کی عزت حسب رواج اور سردار کے درجہ کی ہوگی

قلم اٹھائیسوین کل رعایا یعنی کاشتکار خواہ راج کے ہون یا

رواج سے دست اندازی ہوگی۔

قلم بیسوین مہارانا صاحب صرف بذریعہ احکام تحریری دیوان کی معرفت جرمانہ کرسکتے ہین اور اونمین بہی جرمانہ کرنے کے وجوہات درج ہونے چاہئین اور جرمانہ کی مقدار بہی بمقتضاء انصاف اور اعتدال سے ہو اور یہی قاعدہ سردار بہی مستعمل رکہین یعنی حسب رواج خفیف جرمانہ کیا کرین اور ایجنسی کے دفتر مین اوسکی شرح و مقدار لکہا دیا کرین دہونس و دستک صرف دیوان کے تحریری حکم سے ہون گے یا صرف وے لوگ جاری کرینگے جو ٹوڈ صاحب و کوپ صاحب کے وقت مین کرتے تہے۔ धोंस दीवान

قلم اکیسوین سرحدون کے تنازعات حال و آیندہ کے فیصلہ کے واسطے ایک افسر انگریزی یا اور کوئی مقرر ہوگا دونون فریق خرچ ادا کرین گے۔ مگر جب کسی فریق نے نشانات سرحدی کو مسمار کردیا ہوگا تو کل خرچ اوسی کو دینا پڑے گا اور بقدر مناسب اوسکو دیگر سزا بہی ہوگی۔

قلم بائیسوین سرداروں کو جایز ہوگا کہ مہارانا صاحب کو اطلاع دیکر بموجب رواج اور دہرم شاستر کے قریب ترین وارث کو متبنی لے لین اور سردار کے مرنے کے بعد اوسکی بیوہ بہی معززا اور خیرخواہ مصاحب کی صلاح سے لیوے اگر اختلاف رائے ہو تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی خدمت مین مرافع ہوگا۔ धर्मशास्त्र बेवा

قلم تیئیسوین اراضی بہہ دیہات اکلنگ جی و ناتہ دوارہ و پنچولی ہاریداس اور چوبے کے قابضون کو جاری رہینگی اور کل مانگ یعنی محاصل مروجہ مثل سوم इक लिंगजी नाथद्वारा पंचोली वि हारीदास

منظور کرینگے۔

قلم پندرہوین مقدمات سنگین و نیز جو کسی خاص وجہ سے آجاوین عدالتون مین فیصل ہوا کرین۔ مقدمات خفیف و نیز مقدمات درمیانی رعایا و لاز مین سرداروں کے بہ تجویز سرداران فیصل ہون گے سرداروں کو ایک مہینے تک کی قید کا بہی اختیار ہے مگر کسی پر تشدد و بیرحمی نکرین۔ سرداروں کی تجویز کا مرافع دیوان کے محکمہ مین ہوگا اور وہان کا صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی خدمت مین۔

मारना डकैती ठगी

قلم سولہوین سرنا یعنی منصب پناہ دہی بجز مقدمات خون و ڈکیتی و ٹہگی کے جنکو حاصل ہے بدستور جاری رہیگا۔

भंजगरया

قلم سترہوین بہانجگریا یعنی مصاحب موروثی کپتان ٹوڈ صاحب کے وقت مین ناجایز تہا اور اوس وقت سے ابتک جایز نہین سمجھا گیا ہے مگر مہارانا صاحب کی خوشی پر موقوف ہے آیندہ کو مہارانا صاحب مقدمات ضروری مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور چار پانچ خیر خواہ سرداروں کی صلاح کے بموجب کاربند ہون گے۔

मंदिरों

قلم اٹھارہوین مندروں اور مذہبی جماعتون اور سرداروں کے قدیم حقوق بدستور جاری رہین گے اور آن یعنی دو ہائی واجب التعمیل متصور ہوگی۔

आनि दुहाई

डाकी भूत जादूगर

قلم اونیسوین ڈاکن بہوت جادوگر وغیرہ ہونے کے الزام سے کوئی شخص ماخوذ نہو سکیگا و زہر خورانی و فعل شعبدہ وغیرہ مین کہ عدالت سے متعلق ہین

تحصیل حاصل کیا ہے اور جنکے پاس اسناد موجود ہین وے تحصیل کرتے رہین گے۔

قلم بارہوین کپتان ٹوڈ صاحب اور کوپ صاحب کے زمانہ مین مبالغ کسی کے ذمہ ہے بدستور رہیگا اور بعد از آن لگا یا گیا ہے وہ موقوف ہوگا وان کی لاگت یعنی محصول مال تجارت اور براڑ یعنی جرمانہ وغیرہ کی بابت مہارانا صاحبان سابق اور مہارانا صاحب حال کی اسناد معافی بدستور جاری اور واجب التعمیل رہین گے۔ | लागत बिगाड़

قلم تیرہوین جیلخانہ۔ ڈاکن۔ بھوپا یعنی ڈاکنون کے خبر بتانے والا۔ چارنون کے تیاگ کی نسبت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے جو احکام بمنظوری مہارانا صاحب جاری کیے ہین اونکے ملک میواڑ کے سب لوگ اطاعت کرین۔ قیدیون کی حسب حیثیت ہر شخص کی کامل خبرگیری کیجاوے۔ ایک آنہ روز سے کم اور آٹھ آنہ روز سے زیادہ خوراک کیواسطے کسی کو نہ دیا جاوے اور کسی پر بیرحمی و تشدد نہو۔ | डाकन भोपा डाकनों मार चारनो त्याग

قلم چودھوین مہارانا صاحب و صاحب پولیٹکل ایجنٹ و سرداران راج مین سے ہر ایک کیطرف سے دو دو مختار یعنی پانچ کس نیک رویہ و باعلم مقرر کیے جاوین اور وے سب ملکر ایک اور ساتوان شخص تجویز کرین اور ساتون باتفاق رائے ایک مجموعہ قانون و قواعد کہ راجپوتانہ کے رواج اور طریقہ انصاف سے مطابق ہو تحریر کرین کہ آیندہ کو مقدمات فوجداری و دیوانی اوسکے بموجب فیصل ہوا کرین اس مجموعہ کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ

اوس سے زیادہ اپنی رعایا سے وصول نکرین۔

قلم نوین اکثر سردار انواع جرایم اور بدخواہی راج کی مجرم ہوکر مستوجب سزا و جرمانہ ہوئے ہین مگر مہارانا صاحب نے حسب صلاح پولیٹیکل ایجنٹ بجز سرداران سلومبر و دیوگڈہ کل دیگر سردارون کی سزادہی سے درگذر کی ہے ان دونون سردارون نے اپنے دیہات منضبطہ کو بہ زبردستی چہین لیا اور راج کی فوج کو نکالدیا اس قصور مین ہر ایک سے پچیس پچیس ہزار روپیہ جرمانہ لیاجاوے مہارانا صاحب نے کل پہلے قصور بجز قتل کے معاف کئے ہین اور آیندہ کو کل مجرمون کو بموجب حکم محکمہ عدالت سزا ہوا کریگی۔

قلم دسوین اراضی بہوم گہر جاگیر و دیہات وقطعات اراضی مرہونہ بموجب اسناد و دستاویزات واڈوک وغیرہ قابضان حال کے قبضہ مین رہین گے جنہون مہارانا بہیم سنگہ صاحب کے عہد سے قبضہ ہے یا دستاویزات تحریری کپتان ٹوڈ صاحب و کوپ صاحب کی ہین بلا وجوہات معقول ضبط نہون گی اور اونکے حقوق کی تحقیقات صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بشرط مناسب بامداد و چار یا پانچ سرداران کے جو اپنے آقا سے خلاف نہین ہین کرین گے بہومیان یعنی زمیندار جو مہارانا صاحب کیطرف سے ہین جیساکہ اب تک رواج ہے حفاظت دیہات اور چوری و غارتگری کے نقصانون مین جوابدہ متصور ہون گے۔

قلم گیارہوین دان بسوہ یعنی محصول آمدرفت مال تجارت لاگت یعنی محصول گہر لاکہہ یعنی ہیزم و کاہ شتران ریباری و خانہ شماری سب سرکاری رہین گے مگر جنہون نے ٹوڈ صاحب و کوپ صاحب کے زمانہ مین استحقاق

भोम
घर
जागीर
दु ...

भौमिया

दान बिसवा
लागत
घर लकड़
रेबारी

قلم پنجم کل قرضہ جو سرداروں سے مہارانا صاحب سے یا اونکی کفالت سے لیا ہے ادا کیا جاوے مہارانا صاحب کے قرضہ پر سود بحساب فی صدی چھہ روپیہ اور کفالت کے قرضہ پر بشرطیکہ کوئی شرح قرار نہ پائی ہو بحساب فی صدی نو روپیہ لگایا جاوے گا اور جو کوئی شرح خاص قرار پائی ہو تو وہ قایم رہیگی صاحب پولیٹکل ایجنٹ تبدیلیں مقرر کرینگے۔

قلم ششم بجز مندرجہ ذیل رقموں کے ہر قسم کا نذرانہ موقوف کیا گیا ہے
۱۔ مہارانا صاحب کی مسند نشینی اور شادی پر اور اونکے ولیعہد کی شادی پر اول درجہ کے سولہ سرداران اور راجگان سے پانچ سو روپیہ نقد اور ایک یا دو گھوڑہ حسب رواج قدیم اور چھوٹے سرداروں سے اونکی اصل پیداوار سالانہ پر دو روپیہ فیصدی راج میں لیا جاوے گا۔
۲۔ جب مہارانا صاحب کی بہن یا بیٹی کی شادی ہو تب ایک سال کی اصل پیداوار پر بحساب فی روپیہ ڈہائی آنہ اور گھوڑہ حسب دستور زمانہ مہارانا بہیم سنگہ صاحب کے راج میں لئے جاوین گے۔
۳۔ جب مہارانا صاحب جاترا کو جاوین تب اوس سال کی اصل پیداوار پر فی روپیہ سوا آنہ لیا جاوے گا۔

قلم ساتوین مہارانا صاحب حال کی ہمشیرہ کی شادی کی بابت سرداروں مین جو کچھہ باقی ہے سال حال کی اصل پیداوار پر بحساب فی روپیہ ڈہائی آنہ لیا جاوے گا۔

قلم آٹھوین خلعت گیری و نذرانہ کی بابت سردار راج مین داخل کرین

قلم سوم کل رقمین جو مہارانا صاحب نے بالعوض مقدمات چوری و
وغارتگری کے جو بذمہ سرداران ثابت ہوئی ہین ادا کی ہین یا آئندہ ادا
کرین سردارون سے مع سود کے دلائی جاوینگی جو روپیہ ابتک دیا گیا ہے
اوسکا سود بحساب فی صدی چھہ روپیہ سالانہ اور جو آئندہ دیا جاوے
اوسکا بحساب بارہ روپیہ سالانہ لگایا جاوے گا۔

قلم چہارم سردارون کو لازم ہے کہ سارق۔ ڈکیت۔ تھوری۔ डकेत थोरी
باوریہ۔ سوگھیہ۔ اور بارروٹھیون کو پناہ ندین کل اشخاص جو مال مسروقہ و बावरया मोक्षिया बारोठियें चोरों
مغروقہ سے متمتع ہوتے ہین یا اوسے خریدتے ہین یا چورون کو پناہ
دیتے ہین مثل چورون کے مجرم قرار دئے جاوین گے اونکو باتفاق رائے
صاحب پولٹیکل ایجنٹ قید وجرمانہ کی سزا دیجاوے گی کل سوداگر کاروان و
بنجارہ ومسافرون کی حفاظت وقت گذرنے اونکے علاقہ جات سے سردارون वनजारा
کے ذمہ ہوگی اور بشرطیکہ اونھون نے پہونچتے ہی اطلاع کردی ہے اور
حفاظت کے واسطے معمولی خبرداری بخوبی تمام کی ہو تو چوری یا غارتگری ہوجانے
پر سردار جوابدہ سمجھے جاوین گے ہر قسم کے مجرم گرفتار کرکے مہارانا صاحب
کے سپرد کئے جاوین اگر سردار خود نہ کرسکین تو مہارانا صاحب کو اطلاع
کردین صاحب پولٹیکل ایجنٹ باتفاق مہارانا صاحب ذمہ وری کی بابت
تصفیہ کرینگے۔

کل مقدمات چوری مین جنکا سراغ علاقہ میواڑ مین پہونچے موقع انتہائی سراغ
سے حقی رسی کرائی جاویگی۔

اور ایک پیادہ فی ہزار روپیہ کے جواب نوکری کیواسطے بہیجتے ہین ایک سوار اور دو پیادہ نوکری مین اور ہہجا کرینگے۔

اگر اسکے سواے نوکری مطلوب ہو تو مہارانا صاحب کو فی سوار سولہ روپیہ اور فی پیادہ چہہ روپیہ ماہوار کی تنخواہ دینی ہوگی اور نوکری مین نہ پہونچنے پر سرداروں سے بہی اسی حساب سے لیا جاوے گا کل سردار مع اپنی جمعیت کے دسہرہ سے دس روز پیشتر سے اور پانچ روز بعد تک مہارانا صاحب کی خدمت مین حاضر رہا کرینگے اور اوسیوقت مین اونکی نوکری اور تعیناتی تقسیم ہوا کرے گی اور وقت ضرورت سب سردار مع اپنی جمعیت کے مہارانا صاحب کا دستخطی رقعہ پہونچنے پر حاضر ہوا کرینگے۔

جنکی جاگیرین مہارانا صاحب کیطرف سے علیحدہ ہین وے چہٹوند اور نوکری علیحدہ علیحدہ دینگے۔

قلم دوم قید یعنی رسم تلوار بندہن کی بابت سرداروں سے اصل آمدنی سالانہ پر بحساب فی روپیہ بارہ آنہ وصول کیا جاوے گا جس سردار سے رسم تلوار بندہن لیجاوے گی وہ اوس سال کی چہٹوند کے مطالبہ سے بری رہیگا۔

امیٹ[1] — گوگوندا[2] — کانہور[3] — مانیرہ[4] کے سردار اور کل کشناوت اس رسم سے بری ہین اور بالعوض اوسکے نذرانہ دیتے ہین مگر بجاے اسکے کہ تعداد نذرانہ مہاراجہ صاحب کی مرضی پر منحصر ہو سال تمام کی اصل آمدنی پر بحساب فی صدی آٹھ روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔

قید تعداد ... [illegible]

वंधन

सबेत
गुगोन्द
कान्हो
किसा

मेवाड़

عدول حکمی بلکہ بغاوت کرتے ہین۔
یہہ طریقہ طرفین سے موقوف ہونا چاہیئے اور چونکہ سرکار انگریزی کی یہہ خواہش ہے کہ میواڑ کی کل رعایا واقف ہو جاوے کہ جب تک مہارانا صاحب براہ انصاف اور حسب اطمینان سرکار اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح کے بموجب عمل کرتے رہینگے سرکار اونکی واجبی حکومت مین مدد کریگی اسواسطے سرکار کا یہہ حکم ہے کہ قولنامہ ذیل جو پہلے قولنامون پر مبنی ہے مشتہر ہو کر اوس پر حکماً عمل کرایا جاوے جو شخص اوسکے بموجب کاربند نہوگا مجرم سرکار انگریزی متصور ہو کر مستوجب سزا ہوگا تنازعات کا اپیل اول بخدمت صاحب پولیٹکل ایجنٹ وبعد ازان پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مین ہوا کریگا اور بمطابقت قولنامہ حال اور رواج قدیم کے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کا فیصلہ ناطق وآخرین سمجھا جاویگا۔

قلم اول چھٹوند بحساب فی روپیہ ڈہائی آنہ اصل پیداوار پر دسمبر و جون کی دو قسطون سے ساہوکار یا وکیل کی معرفت ریاست میواڑ مین ادا ہوتی رہیگی جو قسط معینہ پر ادا نکریگا اوسکو فیصدی بارہ روپیہ سال کے حساب سے سود دینا پڑیگا اور سال تمام تک ادا نہوگی تو اراضی بقدر بقایا ضبط کیجاویگی۔

جو اصل پیداوار کا حساب داخل کرنے مین تغافل کرینگے اونپر بروے پنچایت چھٹوند لگایا جاویگا مگر پھر اوس سے زیادہ مطالبہ نہوگا۔

سلومر کا سردار چھٹوند نہین دیتا ہے مگر دوازدہ ماہی نوکری کرتا ہے علاوہ ادائے چھٹوند کے سردار لوگ خواہ میواڑ کے اندر یا غیر ملک مین بجاے وسوا

راوت پرتہی سنگہ مہاراج شیر سنگہ راوت دولہ سنگہ۔

महाराज रावत सलूमर देवगढ़

سنہ ۱۸۵۴ء مین مہارانا صاحب نے سلومر اور دیوگڈھ کے راوتون کی یاستوا
مین سے اجزاء اعظم ضبط کر لیئے مگر ان رئیسون نے مہارانا صاحب کی فوج کو نکال
دیہات منضبطہ پر بزبردستی پہر اپنا قبضہ کر لیا مہارانا صاحب اور سرداروں
نے سرکار انگریزی سے ثالثی کی درخواست کی اسپر موجبات نزاع کی تحقیقات
کامل کی گئی آخر کار کرنل سر ہنری لارنس صاحب بہادر نے قولنامہ مندرجہ ذیل
مرتب کرایا۔

कर्नल हेनरी लारेन्स साहब

قول نامہ

چونتیس برس سے مہارانا صاحب اور اونکے سرداروں مین نا اتفاقی چلی آتی
ہے مہارانا صاحب ہمیشہ بدخواہی کے شاکی ہین اور سردار ظلم و زیادتی کے
نالان ہین۔

سرکار انگریزی سے صرف بمراد عافیت ملک و خوشنودی رعایا ہر درجہ کے اوقات
مختلفہ پر چند حکام کو فریقین کے درمیان ثالث ہونے کی اجازت ہوئی چند قولنامجات
مرتب ہوئے مگر ہر ایک طرفین کی خلاف ورزی سے منسوخ ہوا۔ سرداروں
نے صرف زمین چہین لینے کی شکایت کی تہی۔ مگر مہارانا صاحب کے جواب سے
ثابت ہوا کہ اونہون نے سرداروں کی جاگیرون مین صرف زمین نہین چہینی بلکہ
چہینی ہوئی زمین پر اپنی طرف سے گانو بہی آباد کر دئے۔ جسطرح مہارانا صاحب
لاوہ کے سردار سے پیش آئے ہین اوس سے ظاہر ہے کہ اونہون نے سزای
جرم بہت سختی سے دی ہے۔ بخلاف اسکے اس مین بہی شک نہین ہے کہ سردا

ہون گے - اوس سے بجاے فوج کے زر نقد طلب کیا جاویگا -

بعوض نصف فوج کے جسکا حاضر لانا اون کے ذمہ ہے سردار چھٹوند حساب فی روپیہ دو آنہ ساڑہے سات پائی میعاد معینہ پر بموجب شرائط قولنامہ سابق کے ادا کیا کرین گے - سردارون کو لازم ہے کہ اپنے اپنے علاقہ مین چوری و غارتگری کے انسداد مین کوشش کرین اور غیر علاقہ کے چورون و غارتگرون باروٹھیون اور ڈکیتیون کو اپنے علاقہ مین پناہ نہ دین بلکہ جو مجرم اونکے علاقہ مین آوین اونکو گرفتار کر کے مع مال مسروقہ کے جو اونکے پاس سے برآمد ہو حسب طریقہ مروجہ اوس پورے پور وچھپور و جودہپور جس ریاست کے رہنے والے ہون اوسی کو سپرد کرین - باروٹھیوں

دربار اقرار کرتا ہے کہ سردارون مین باہم بابت سرحد یا کسی اور معاملہ کے نزاع ہوگا تو حسب درخواست سردارون کے پنچایت جمع ہوگی اوس مین چار آدمی منجانب سرداران ہون گے اور ایک شخص دربار کیطرف سے مقرر کیا جاوے گا پنچایت کو لازم ہوگا کہ براہ انصاف امور متنازعہ کی تحقیقات و فیصلہ کرین اور فریقین کو اس فیصلہ کی تعمیل کرنی پڑے گی - पंचायत

یہہ قولنامہ برضا و رغبت فریقین مرتب ہوا ہے کہ جانبین سے ملحوظ رہے گا اور کل سردار بموجب قولنامہ اور دستور مروجہ زمانہ مہاراجہ تخت سنگہ صاحب کے بخوشی و دلجمعی چھٹوند ادا کرتے رہین گے اور نوکری کرتے رہین گے - سردارون سے غفلت یا شرائط قولنامہ سے خلاف ورزی ہوگی تو مورد عتاب دربار ہون گے - دستخط مہتا شیر سنگہ بموجب حکم دربار - راوت ناہر سنگہ मेहता शेरसिंह

سنہ ۱۸۴۵ء مین قولنامہ ذیل پہر مرتب ہوا۔

قول نامہ

فیمابین مہارانا سروپ سنگہ صاحب والی راج اودیپور و سرداران میواڑ بوساطت کرنل روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ مورخہ ماہ سنہ ۱۹۰۱ سمت مطابق ۸۔ فروری سنہ ۱۸۴۵ء

پیشتر بزمانہ کپتان ٹوڈ صاحب ایک قولنامہ دس قلمون کا درمیان مہارانا بہیم سنگہ صاحب اور سرداران میواڑ کے مرتب ہوا تہا بعد ازان بزمانہ کپتان کوب صاحب دوسرا قولنامہ پانچ قلمون کا منضبط ہوا اور آخرکار تیسرا کرنل روبنسن صاحب کے روبرو مہارانا سردار سنگہ صاحب اور سردارون کے درمیان بدستخط فریقین مرتب ہوا۔ مگر سردارون نے کسی قولنامہ کے شرایط کا ایفا نکیا اسواسطے مہارانا صاحب نے قولنامجات سابقہ پر لحاظ واجب کرکے اور باتفاق سرداران شرایط مندرجہ ذیل زیادہ کرکے یہہ قولنامہ بوساطت وموجودگی کرنل روبنسن صاحب بدستخط فریقین مرتب کیا ہے۔

۱ قولنامہ جات سابقہ کی کل شرایط بحال رہینگی ہر سال دسہرہ سے دس روز پیشتر سردارون کا عام مجمع ہوا کریگا اونکی فوج کے ملاحظہ کے بعد دربار جس سردار کو چاہے تین مہینے تک نوکری کیواسطے ٹہیرنے کا حکم دے گا اور دیگر سردارون کے حاضر رہنے کی میعاد بصراحت سناکر گہر کو جانے کی رخصت دیگا۔ سردارون کی فوج نوکری کرنے مین کچہہ عذر نکرے گی۔
اگر وقت معینہ پر حاضر نہوون یا غافل یا شمار مین کم ہون تو جس سردار کیطرف سے

ضرورت نرہے گی اگر کوئی سردار وقت معہودہ سے دش روز ابعد تک جہنوند
ادا نکرے گا تو اوسکی اراضی و دیہات بقدر بقایا مستوجب ضبطی ہونگے
اور پہر واگذاشت نہ کیی جاوینگے داخلا جہنوند کی قسطین منگسر سدی ۱۵
اور جیٹہہ سدی ۱۵ مقرر کی گئی ہین۔ دستخط۔ راوبخت سنگہ بیدلہ والہ۔
راوت پدم سنگہ سلومبر والہ۔ راوت ناہر سنگہ دیوگڑہ والہ۔ راوت سالم
سنگہ۔ مہاراج ہیر سنگہ۔ راوت امیر سنگہ۔ راوت ایشری سنگہ۔
راوت دولہ سنگہ۔

مہارانا سردار سنگہ صاحب کے انتقال پر مہارانا سروپ سنگہ صاحب
اونکے حقیقی چہوٹے بہائی کہ بتبنی ہوئے تہے مسند نشین ہوئے۔ راج کی بربادی
کے لحاظ سے محکمہ پولیٹکل ایجنسی سے متواتر رپورٹین باستدعاے تخفیف زر
خراج گورنمنٹ ہندوستان کی خدمتمین ارسال ہوئی تہین۔ جون ۱۸۴۶ع
مین یہہ درخواست منظور ہوکر خراج جو ۱۸۲۶ع مین بقدر تین لاکہہ
روپیہ سکہ اودے پور مقرر ہوا تہا آیندہ کے واسطے دو لاکہہ روپیہ سالانہ
سکہ انگریزی مقرر ہوا۔

مہارانا سروپ سنگہ صاحب کے عہد مین خراج گذار سرداروں سے برابر
نزاع و فساد ہوتا رہا ۱۸۴۰ع مین جو قولنامہ ہوا تہا اوسکا بہی کچہہ عملدرآمد
نہ ہوا مہارانا صاحب کو شکایت تہی کہ سردار خدمت مقبولہ نہین کرتے تہین
اور سردار کہتے تہے کہ میعاد معینہ سے زیادہ نوکری لیجاتی ہے گانو
قرق ہین اور بے سبب و بے بنیاد حیلون سے جرمانہ لیا جاتا ہے اسواسطے

سے وہ جسقدر فوج رکہنا موجب لیکہ یعنی نقشہ مرتبہ کے واجب ہے اوس سے सीरव
نصف رکہا کرین اور بعوض معافی نصف کے چہٹونڈ زر نقد یعنی فی روپیہ دو آنہ कटोंद
سات پائی ادا کیا کرین کہ اس آمدنی سے راج کی نوکری کیواسطے ایک فوج
بہرتی کیجاوے گی مگر سردارون کو یہہ خیال نکرنا چاہیے کہ یہہ روپیہ جو اون
سے لیا جاوے گا سرکار انگریزی کے خراج مین داخل ہے کیونکہ سوای
مصارف اس فوج کے دیگر مصارف مین خرچ نکیا جاوے اور بجاے
اسکے کہ سردارون کی کل فوج مقررہ دوازدہ ماہی نوکری کرے کہ اوسمین
خرچ و تکلیف بہت ہے چہٹونڈ کا دینا مشکل نہین ہے وقت ضرورت پر कटोंद
اگر دربار اونکو مع کل فوج کے طلب کرے اور حدود میواڑ کے باہر نوکری
پر بہیجے تو جس سردار کی فوج اسطرح بہیجی جاوے گی اوس کی چہٹونڈ مین कटोंद
منہائی کیجاویگی۔

مہارانا صاحب اقرار کرتے ہین کہ کسی سردار کے دیہات کو بلا سبب ضبط
نہ کرینگے اور نہ دوسرے سردار کو دلوائینگے۔

چونکہ اکثر سردار ادائے چہٹونڈ مین عمداً توقف و تساہل کرتے ہین اور مجبور
دربار کو سوار اور پیادون کی دستک بہیجنی ہوتی ہے اور سردارون کو
صدہا روپیہ کا نقصان ہوتا ہے اور دربار کا کچہہ فائدہ نہین ہے اس
واسطے دربار نے تجویز کی تہی کہ کل سردارون کے کامدارون کو طلب کرکے
باتفاق دیوان راج چہٹونڈ کے باقساط معینہ ادا ہونیکا پانچ سال کے
واسطے بندوبست کیا جاوے اس تجویز سے روزینہ و دستک بہیجنی کی

اوس میعاد کے کہ وہ سردار حاضر رہتا کسی اور سردار کو بجاے اوسکے طلب کرنیکا اختیار نہین ہے سردارون کو لازم ہے کہ اپنے ہمراہیون کی کامل تعداد رکہین اگر کم آدمی رکہینگے تو اونپر دربار کی خفگی ہوگی۔

ملک سیواڑ کی کل آمدنی فی روپیہ چہہ آنہ بعوض حفاظت ملک کے غیر دشمنون کے حملون سے بابت خراج کے سرکار انگریزی مین دیا جاتا ہے اسمین جاگیردارون سے کچہہ نہین لیا جاتا ہے اداے خراج جیسا مذکور ہوا ملک کو بیرونی حملون سے محفوظ رکہنے کیواسطے ہے اور سردارون کی فوج دشمنون کے مقابلہ کیواسطے بالکل غیر مکتفی ہے سرکار انگریزی کی حفاظت سے سردارون کا بڑا فائدہ ہی ایام سلف مین ڈاکوون کو چوتہہ یعنی آمدنی ملک کی چہارم دیجاتی تہی اور اون سے ملک کو بہت تکلیف پہونچتی تہی وہ خرابی تو رفع ہوگئی فوجین جو سردار لاتے ہین تعداد معینہ سے نصف ہین اور نوکری کے قابل نہین۔ اس سبب سے مجبور دربار کو روزینہ وسنک دیہات سرداران پر جاری کرنی ہوتی ہین اور اونکو نقصان و تکلیف عاید ہوتی ہے جس طرح دربار خالصہ کے ملک سے سرکار انگریزی کو خراج دیتا ہے اسیطرح یہہ بہی واجب ہے کہ سردار لوگ اپنی اپنی جایداد کی آمدنی سے دربار کو خراج دیا کرین مگر یہہ بہی معلوم ہے کہ پرورش قبائل و ملازمان کے اخراجات کثیر کے سبب سے اونکو اس مطالبہ کے ادا کرنے کی استعداد نہین ہے اس واسطے دربار نے مناسب سمجہا ہے کہ سرکار انگریزی کا خراج تو ملک کی آمدنی سے ہی دیا جاوے اور اوسکی بابت سردارون سے کچہہ مطالبہ نہو مگر سردارون

डाकुवों

ہون اور شرائط مندرجہ پر لحاظ کامل رکھنے کی کفالت کے واسطے مہارانا صاحب
اور کل سردار پولیٹکل ایجنٹ صاحب سے دستخط وگواہی کرنے کی درخواست کرین
اس منظوری کے بموجب جو قولنامہ تحریر ہوا تہا اوسپر مہارانا صاحب و سرداران
راج و صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے دستخط ہوئے اسواسطے اب حسب درخواست
سرداران میواڑ مہارانا سردار سنگہ صاحب نے بلا اضافہ و تبادلہ شرائط قولنامہ
مذکور کو منظور و قبول کیا اور میجر روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کی موجودگی رोविन्सन्साहब
مین بمتی ماہ بدی ۱۳ اسمت ۱۸۹۶ مطابق یکم فروری ۱۸۴۰ء سرداران میواڑ نے
اوسپر دستخط کیئے کہ اوسکے حسب ضابطہ تکمیل ہوگئی اور شرائط مندرجہ ذیل کہ
مفید جانبین ہین زیادہ ہوئین۔
اول قولنامہ مین لکہا ہے کہ کوئی سردار اپنی رعایا پر سختی و تشدد نکریگا اور ڈنڈ
و براڑ وغیرہ مفسدہ کے زمانہ مین لگائے گئے ہین موقوف کیئے جاوینگے مگر اونہون विराड
نے اس عہد پر عمل نہین کیا اور اون کے ظلم سے اکثر رعایا میواڑ سے نکل
گئی اسواسطے یہہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ آیندہ کو ایسی کوشش کرین کہ رعیت
از سر نو آباد ہو اور اون کے پٹہ کی آمدنی اور ملک کی رونق مین افزونی पट्टा
ہو۔
دوم سرداروں کے مع فوج تین مہینے تک دربار مین حاضر رہنے کا قاعدہ بدستور
جاری رہے گا مگر میعاد مقررہ سے زیادہ کوئی سردار اودے پور مین نہین
ٹہیرایا جاوے گا کیونکہ ٹہیرانے سے اونکو خرچ و تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔
دربار کو اختیار ہے کہ کسی سردار کو حاضر رہنے سے معاف کرے مگر قبل القضا

راج کے اہلکارون کے درمیان ہمیشہ نزاع رہتا ہے کہ اہلکار بہیلون پر
ظلم کرلیتے ہین اور صاحب سپرنٹینڈنٹ اونکی حمایت و دستگیری کرلیتے ہین
سرداران راج سے سنہ ۱۸۲۷ء مین جو قولنامہ ہوا تہا مثل قولنامہ سنہ ۱۸۱۸ء کے
عدم تعمیلی مین پڑا رہا راج اودےپور کی ظالمانہ تدبیرون نے سردارون
سے مفسدہ کرایا۔

مہارانا صاحب کو شکایت تہی کہ سردار لوگ شرایط مقبولہ کا ایفا نہین کرتے
اسواسطے سنہ ۱۸۴۰ء مین تیسرا قولنامہ مرتب ہوا۔

قول نامہ

فیمابین مہارانا صاحب و سرداران راج وتخطی

रोबिंसन میجر روبنسن صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ قایم مقام میواڑ

مورخہ یکم فروری سنہ ۱۸۴۰ء

ازانجا کہ ہتی بیساکہہ بدی ۱۴ اسمت ۱۸۷۴ مطابق ۴۔ مئی سنہ ۱۸۱۸ء کو واسطے فوائد
فریقین کے ایک قولنامہ بوساطت کپتان ٹوڈ صاحب بدستخط مہارانا صاحب و
سرداران راج منضبط ہوا تہا اکثر صورتون مین سردارون نے اوسکی شرایط پر
عمل نکرکے مخالف طریقہ اختیار کیا اسپر مہارانا صاحب نے منظور کیا کہ کپتان کوب
صاحب کی صلاح و تجویز سے ایک قولنامہ جدید جسمین اول قولنامہ کی شرایط آجاوین
اور دیگر شرایط جو دربار اور سردارون کے واسطے مفید متصور ہون شامل
کیجاوین مرتب کیا جاوے اور دسہرہ پر سردار جمع ہون تب ہر ایک سردار کو
بتشریح و تفصیل سناکر اوسکے دستخط کرائے جاوین اور دربار کے بہی دستخط

اونکا بہی انتقال ہوگیا۔

اودے پور سے جنوب وجنوب مغرب کے کوہستانی اضلاع مین بہ تحت راجپوت سرداران بہیل وگراسیہ کی سرکش اقوام آباد ہین یہہ سردار براے نام اودیپور کے علاقہ مین ہین مگر ایسا حق ملکیت رکہتے ہین کہ اوسمین مہارانا صاحب کا کچہہ اختیار نہین ہے دیہات قرب وجوار سے خراج اور راستون پر مال تجارت اور مسافرون کا محصول لیتے ہین اور اونکی حفاظت وامنیت کے جوابدہ متصور ہین ان اقوام کے قدیم حقوق اور ممالک مقبوضہ مین راج سے اکثر خلاف مصلحت مداخلت کرنے کا تہیہ ہوا اس سبب سے اوہنون نے مفسدہ کیا اور اوسکے دفعیہ اور اس قوم کو مغلوب رکہنے کے واسطے انگریزی فوج کے رکہنے کی ضرورت ہوئی۔ اور یہہ بہی دریافت ہوا کہ ایک انگریزی افسر کی دوامی نگرانی کے بغیر اس ملک مین امن وعافیت قایم نہین رہ سکتا اسطرح ۱۸۳۹ء مین اس ملک مین بہیلون کی فوج کا مقرر کرنا قرار پایا اودے پور کے مہارانا صاحب نے اس فوج کے مصارف مین میرواڑہ کے اپنے حصہ کی آمدنی بقدر پینتالیس ہزار اور گراسیون کا محصول بقدر چالیس ہزار روپیہ سالانہ دینے اور اس ضلع کو دس برس تک انگریزی انتظام مین رکہنے کی درخواست کی۔ ۱۸۴۰ء مین ایک لاکہہ بیس ہزار روپیہ سالانہ کے خرچ سے فوج بہرتی ہوئی اور اس مدت تک اودے پور نے پچاس ہزار روپیہ دینا منظور کیا مگر ملک مین مہارانا صاحب کا ہی انتظام رہا اس فوج کے بہرتی ہونے سے ... کی سرکشی دفع ہو ... صاحب سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ او

भील गिरासिया

गिरासियों

सपरन्टेन्डेन्ट

मनाड
मेरवाड़ा

میواڑ علاقہ میرواڑہ بخیر معین صورت سے بدستور انگریزی انتظام مین رہے
کہ ابتک اوسیطرح چلے آتے ہین۔

भीमसिंह
जवानसिंह

۱۸۲۸ء مین مہارانا بہیم سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور اونکا بیٹا جوان سنگہ
مسندنشین ہوا نحوست وقت سے مہارانا جوان سنگہ صاحب کے خوارق
ایسے خراب تہے کہ ہمیشہ عیاشی اور بدکاریون مین مصروف رہتے تہے اونکے
زمانہ مین ریاست کو فروغ نہوا تو تعجب نہین ہے کیونکہ مسندنشینی سے تہوڑے
عرصہ بعد سرکار انگریزی کا خراج بہ تعداد کثیر باقی رہگیا ریاست مقروض ہوئی
خرچ سالانہ آمدنی سے بقدر دو لاکہہ زیادہ ہوگیا اور بدنظمی اس غائت کو

कोर्टआफडा
इरक्टर्स

پہونچی کہ حسب الحکم کورٹ آف ڈائرکٹرس اونکو ہدایت کرنی پڑی کہ اگر اپنے
تعہد کا ایفا نکرینگے تو خراج کے عوض مین ملک یا کسی دیگر قابل اطمینان
جایداد کو سرکار انگریزی کے قبضہ مین لانا لازم آویگا۔ ۱۸۳۶ء مین یہہ
ہدایت ہوئی تہی اور اوسی سال کے اگست مین وے لاولد مرگئے۔

वागोर
सरदारसिंह

باگور کا ٹہاکر سردار سنگہ کہ قریب ترین وارث تہا متبنی ہوکر مسندنشین ہوا اوسکو
مہارانا ہوتے ہی ریاست کے ساتہہ وراثت مین اونیس لاکہہ ساڑہے سترہ ہزار
روپیہ کا قرض ملا اسمین سے آٹہہ لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی کے خراج کا تہا
مہارانا سردار سنگہ صاحب بہت بدمزاج اور تند خو تہے سرداران راج اون
سے بہت تنگ و ناخوش ہوگئے اسواسطے اونہون نے اپنی مدد کیواسطے
راج مین سرکار انگریزی کی فوج متعین ہونے کی درخواست کی مگر نامنظور
ہوئی ۱۸۴۲ء مین قبل اسکے کہ رئیس متقدم کے زمانہ کی زیربار ی رفع ہو

رہتے ہین اور ایک حصہ اوسکا اودےپور کے راجگان کا ہے مغلوب کیا اور بنظر حفظ امن و ترقی ملک کل علاقہ مین انگریزی بندوبست رکھنا مناسب متصور ہوکر وہان ایک فوج متعین ہوئی اور اوسکے خرچ مین راج اودیپور سے پندرہ ہزار روپیہ سالانہ دینا قرار پایا اگرچہ مہارانا صاحب کو یہہ تجویز پسند نہ تھی مگر بپاس خاطر سرکار انگریزی اپنے علاقہ کے دیہات دس برس کے واسطے انتظام انگریزی مین مفوض کردئے مگر اس مرتبہ کوئی عہدنامہ منضبط نہوا چونکہ اس منظوری مین مہارانا صاحب کی کامل رضامندی نہ تھی اسواسطے بندوبست کے مصارف کیواسطے باوجودیکہ زیادہ تھے پندرہ ہزار روپیہ سالانہ کے سواے اور کچھہ مطالبہ نہوا سنہ ۲۳ء مین اس بندوبست کی میعاد ختم ہوئی تو مہارانا صاحب نے اوسکے فوائد سے بخوبی آگاہ ہوکر علاقہ مذکور کو بذریعہ عہدنامہ مندرجہ باب دوم آٹھہ برس کیواسطے پہر بخوشی تمام انتظام انگریزی مین مفوض کیا اور فوج کے مصارف مین بجاے پندرہ ہزار روپیہ کے بیس ہزار روپیہ سالانہ دینے منظور کئے سنہ ۴۳ء مین مہارانا صاحبنے اوس علاقہ کے بدستور انتظام انگریزی مین بلاتعین میعاد مگر تاخوشی سرکار انگریزی رہنے کو [illegible] قرار دیا سنہ [illegible]ء مین سرکار نے چاہا کہ عہدنامہ باضابطہ کے ذریعہ سے اس [illegible] دوام علاقہ انگریزی مین شامل کیا جاوے [illegible] صاحب نے [illegible] مین اضلاع جاود و نیمچ و جیرن وغیرہ [illegible] بیچ وظالمانہ تہی کہ اونکو [illegible] سب [illegible] کچھہ طے نہوا اور دیہات

سنہ ۱۸۱۹ء مین للعہ لاکہہ لہ للعہ تہی سنہ ۱۸۲۱ء مین لاکہہ معہ سما للعہ
ہوگئی نظم و نسق امور ریاست کا طریقہ اپنے عمل سے دکہا کر کرنل ٹوڈ صاحب
نے حسب الحکم گورنمنٹ اختیار ریاست اہالیان راج اودے پور کو سپرد کیا
مگر اون سے اچھی طرح کام نہو سکا دو برس مین قرضہ بکثرت ہوگیا ملک کی
آمدنی رہن ہوگئی اور سرکار انگریزی کا خراج بقدر معہ لاکہہ للعہ
چڑہ گیا۔ پہر راج کے اہلکارون کو تاکید سے زیر نگرانی رکہا گیا اور کسی قدر
اصلاح بہی ہوئی مگر انجام کار انتظام ریاست باہتمام صاحب پولیٹکل ایجنٹ
بہادر کئے بغیر کاربراری نہوئی۔

باقیات خراج و خراج زمانہ حال کے واسطے چند پرگنات علیحدہ کئے گئے اور
مہارانا صاحب کے مصارف کے واسطے ہزار روپیہ یومیہ مقرر کرکے جمع و
خرچ ریاست کا بندوبست قرار واقعی کیا گیا اگرچہ مہارانا صاحب کی
یہہ بے اختیاری خود اونہین کی نادانی کا نتیجہ تہا تاہم صرف بنظر اسلوبی
امور ریاست جو دست اندازی ضرور متصور ہوکر بطور عارضی کی گئی اور
سنہ ۱۸۲۶ء مین پہر مہارانا صاحب کو اختیار دیا گیا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کی مداخلت برخاست کی گئی پہر ویسی ہی بدنظمی ہوگئی آمدنی ملک پہر اوسقدر
کم ہوگئی جسقدر سنہ ۱۸۱۸ء مین تہی چند مہینون مین فضول خرچی اور ظلم انتہا
درجہ کو پہونچی راستون پر تنہا مسافرون کا گذر غیر ممکن ہوگیا اور ملک مین
ہرطرح غدر ہوگیا۔

मेरवाड़ा سنہ ۱۸۲۱ء مین انگریزی فوج نے میرواڑہ کے علاقہ کو جسمین اقوام سرقت پیشہ

مین رہین کہ اون کے مال کی حفاظت کیجاوے گی اور سردار لوگ حفاظت کے ذمہ ور ہوں گے۔ مگر جو لوگ بلا اطلاع گانوسے باہر ڈیرہ کرینگے اونکی حفاظت کے ذمہ ور نہونگے۔

سردار وغیرہ اپنی رعایا سے بموجب دستور خالصہ کے نصف پیداوار لینگے اگر عذر ہو تو رعایا تیسرا حصہ حسب رواج دیگی۔

ہم اپنے کامدار و پٹیل وغیرہ کا حساب انصاف سے کرینگے۔ कामदार पटेल

کوئی گانو معقول سبب کے بغیر قرق نہ کیا جاوے۔

اگر کوئی سردار ظلم کریگا تو اوسکو حسب حیثیت جرم سزا دیجاوے گی۔

کل ہوم جو سمت ۱۸۲۲ سے پیشتر عطا ہوئی ہے جایز سمجھی جاویگی۔

دہونس روزینہ وستک وغیرہ کسی سردار پر ضلع کی کچہریوانہ سے جاری نہونگی بلکہ عندالضرورت دیوان کے محکمہ سے جاری ہونگے۔ धोंस रोज़ीना

شدرنا مقدار معینہ پر رہیگا مگر قاتلوں کے واسطے ہرگز نہوگا۔ शरणा

اس پر سنہ ۱۸۳۹ء تک فریقین کے دستخط ہوئے اور اخیر مین کرنل روبنسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے بطور گواہی کے تصدیق کیا۔ रोबिनसन

انضباط عہدنامہ کے بعد مرہٹہ اور دیگر غارتگروں کے گروہ جو رانا صاحب کے ممالک مین مقیم تھے اونکو وہان سے نکالا گیا مگر بدنظمی ریاست اس حد کو پہونچ گئی تھی کہ کرنل لوڈ صاحب اول پولیٹکل ایجنٹ کو کل کاروبار ریاست کا اہتمام خود کرنا پڑا اون کی تدبیرات ایسی مفید پڑین کہ تین برس کے عرصہ مین رعایاء ملک فارغ البال ہوگئی اور ملک کی آمدنی بہی دوچند ہوگئی یعنی

اس قولنامہ کو بطور فعل مہارانا صاحب اور اونکے سرداروں کے تصدیق ومنظور کیا مگر اوسکی تعمیل کی کفالت ندی ۔

کौलनामा قول نامہ

कोपसाहब جو کپتان کوپ صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑنے درمیان مہارانا صاحب اودیپور اور اون کے سرداروں کے منضبط کرا کے اپریل ۱۸۲۷ء مین منظوری کے واسطے بہیجا۔

भीमसिंह قولنامہ فیمابین مہارانا بہیم سنگہ صاحب و سرداران و جاگیرداران میواڑ جو ۱۸۱۸ء مین قرار پایا تہا اور سرکار انگریزی سے منظور ہوگیا تہا حقوق متعلقہ اور فریقین کے فرائض کیواسطے قاعدہ مقرر کرنے مین غیر مکتفی ثابت ہوا اسواسطے مہارانا صاحب اور سردار اوسکے سوائے دیگر شرائط ذیل بالاتفاق مقرر کرکے سرکار سے منظوری کی درخواست کرتے ہین ۔

छटोंद خالص پیداوار کے چہٹے حصہ کے بموجب چہٹوند لگائی جاویگی اور ششماہی کی قسطون سے وقت معینہ پر ادا ہوتی رہین گی اس مطالبہ کے سوائے جرمانہ وغیرہ اور کچہہ نہ لیا جاوے گا۔

ہر ایک سردار کو لازم ہوگا کہ جسقدر جمعیت اوسی سند کے بموجب لانی چاہیئے اوس سے نصف لیکر اپنی باری پر سال تمام مین تین مہینے تک نوکری بعد انقضائے میعاد اوسکو دربار سے اپنی جاگیر پر جانے کی اجازت ہوجاویگی پردیسی بیوپاریون کو جو اس ملک مین ہوکر گذرین اونکو چاہئے کہ جس گانو مین ٹہیرین وہان کے سردار اور اہالیان پولیس کو اطلاع دیکر اونکی حفاظت

جو کچھہ اجیت سنگہ نے لکھدیا ہے اور دربار نے منظور و قبول کیا سب منظور ...جीतसिंह
کرین گے جو کوئی شرائط مندرجہ بالا سے منحرف ہوا اور اوسکو رئیس سزا دے
تو اسمین دربار کا کچھہ قصور نہوگا جو کوئی منحرف ہوا وسکو اکلنگ جی اور سری इकलिन्ना
دربار کی دُہائی ہے ۔ श्रीदरबार

دستخط مہارانا صاحب دستخط کرنل ٹوڈ صاحب دستخط ۲۳ سرداران

اس قولنامہ کے بموجب سردارون نے منظور کیا تہا کہ جو زمین پچاس برس کے
اندر چہین کر یا اور کسی طرح حاصل کی ہے واپس کر دین گے اور اپنی آمدنی
کی فی ہزار روپیہ پر دو سوار اور چار پیادون کے حساب سے سالتمام مین
ایک سہ ماہی نوکری کرتے رہین گے اس انتظام کا مقصد یہہ تہا کہ جسقدر
ملک ۱۷۶۶ع کے بعد اودے پور سے جاتا رہا ہے از سرنو شامل کیا جاوے
مگر اس قولنامہ پر بہت کم عملدرآمد ہوا تہوڑے دنون بعد نوکری کے سواے
مہارانا صاحب نے چہٹوند یعنی آمدنی کا چہٹا حصہ بطور خراج اول لڑکیون छूटोंद
کی شادی کے خرچ کیواسطے اور بعد ازان انتظام پولیس کیواسطے وصول
کرنا شروع کیا سردارون نے اس محصول کے دینے مین عذر کیا اس وجہہ
سے کہ اول تو ہمنے منظور نہین کیا ہے دوسرے جن کامون کے واسطے
[illegible] ہو جاتا ہے اون مین خرچ نہین ہوتا اسواسطے ۱۸۲۷ع مین دوسرا
[illegible] ہوا اور یہہ قرار پایا کہ سردار آمدنی کا چہٹا حصہ دیا کرین اور
[illegible] نوکری سے [illegible] یعنی سالتمام مین بحساب فی ہزار
[illegible] پیادون سے [illegible] نوکری کیا کرین سرکارنے

جو ایمانداری کا پیشہ کرین کسیکو رہنے نہ دیگا ان لوگون مین سے جو کوئی خفیہ
مقامات پر سکن گزین ہوگا فی الفور قتل کیا جاوے گا اور مال مسروقہ کا پیدا
کرنا اوس کے ذمہ ہوگا جسکی جاگیر کے اندر ارتکاب جرم چوری ہوا ہو۔

वमजारों व्योपारियों

دیشی و پردیسی بنجارون اور بیوپاریون کے قافلے جو اس ملک مین آوینگے
اونکی بخوبی حفاظت کرینگے اونکو کسی طرح کی ایذا و تکلیف نہونے دینگے جو کوئی
اسکے خلاف کریگا اوسکی جایداد ضبط ہوگی۔
بموجب حکم کے خاص ریاست و بیرونجات مین نوکری کرینگے سردارون کے
چار فریق ہونگے ہر ایک فریق تین مہینے دربار مین حاضر رہیگا اور پہر اپنے
گہر کو رخصت ہوگا۔ دسہرہ کے تہوار پر دش روز پیشتر سال تمام مین ایک
دفعہ سب سردار جمع ہونگے اور بیس روز بعد سواے اون سردارون کی
جنکی نوکری ہوگی سب اپنے گہرون کو واپس جاوینگے اوقات ضرورت پر جب
اونکی نوکری مطلوب ہوگی تعمیل حکم کرکے حاضر ہونگے۔

पटायत

کل پٹائت اور رشتہ دار اور خاندان کے سردار جو دربار کی سند کے بموجب
جاگیرون پر قابض ہین علیحدہ علیحدہ نوکری کرینگے کسی دوسرے بڑے سردار
کے ساتھہ یا شامل رہ کر نوکری نہ کرینگے۔ سردارون کے رشتہ دار اور

पट्टों

جاگیردار جو اونہین کے دیئے ہوئے پٹون کے بموجب اپنی جاگیرون پر قابض
ہین اونکی نوکری کرینگے۔
کوئی سردار اپنی رعیت پر سختی و تشدد و زیادہ ستانی و جرمانہ نکرے گا یہہ قاعدہ
مقرر ہوا۔

کے درمیان کہ اس ریاست کے سردارون کے برابر کسی اور ریاست مین اختیارات وحقوق حاصل نہین ہین ہمیشہ نزاع وفساد رہے ہین - ان سردارون مین سے اکثر پہلے رانا صاحبون کی اولاد مین سے ہین ان مین سب سے معروف چونڈا کے خاندان کے چونڈاوت ہین اور اون مین سب سے زبردست سلومر کا راوت ہے کہ راج مین عہدہ سرپنچی کا دعوی رکہتا ہے اور جب ۱۸۱۸ء مین فیما بین سرکار انگریزی وراج اودے پور عہدنامہ ہوا تب راوت کے اس عہدہ پر بطور موروثی قایم ہونے کے سرکار سے کفالت چاہی تہی کہ منظور نہین ہوئی - دوسرے درجہ پر سکتاوت ہین - جب سرکار انگریزی سے تعہد ہوا یہہ سب سردار مہارانا صاحب سے بالکل خود اختیار اور علیحدہ ہو رہے تہے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جنکو ریاست کا اختیار کلی تہا - مہارانا صاحب اور اونکے سردارون کے درمیان قولنامہ مندرجہ ذیل منضبط کرایا -

चोंडा
चोंडावत
सलूमरका
रावत

قول نامہ

قول نامہ سرداران راج میواڑ مرتبہ عہد کرنل ٹوڈ صاحب مورخہ ۴ - مئی ۱۸۱۸ء

(۱) کل دیہات خالصہ جو زمانہ فساد مین حاصل ہوئے ہین ونیز وہ جو ایک سردار نے دوسرے سے چہین لیئے ہین واپس دلائے جاوینگے -

(۲) رکہواڑہ بہوم وغیرہ کی جدید لاگین موقوف ہوجاوینگی -

रखवाडा भूम

(۳) دان بسوہ کہ صرف سرکار کا حق ہے اسی تاریخ سے بند ہو جاوے گا -

दान बिसवा

(۴) کوئی سردار اپنی جاگیر کے اندر چوری ہونے نہ دیگا اور نہ باوریہ - مگہیا تہوری وغیرہ چورون کو خواہ اپنے علاقہ کا ہو یا غیر کا پناہ دیگا اور سوائے اونکے

बावरया
मोघीया
थोरी

تاریخ زمانہ حال

۱۸۱۸ء مین بموجب عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر۲ عہدنامجات مندرجہ باب اول سرکار انگریزی نے راج اودے پور کو ظل حمایت مین لیا سردارون کو جمع کرکے جو ملک اونہون نے دبالیا تہا از سرنو شامل خالصہ کیا گیا اور سردارون کے حقوق پر لحاظ رکہنے کا راناصاحب سے اقرار کرایا گیا اور سرکار نے یہہ بہی اقرار کیا کہ راج اودے پور کے جو مالک غیر رئیسون نے چہین لیے ہین اونکے واپس دلانے مین بہی حسب موقع و واجبیت کوشش کیجاوے گی مہارانا صاحب نی سرکار کی سرپرستی اور اپنی ماتحتی قبول کرکے دیگر ریاستون سے ملکی معاملات مین خط وکتابت نہ کرنی اور تنازعات کو سرکار انگریزی کے فیصلہ پر منحصر رکہنے کا اقرار کیا اور پانچ برس تک چہارم آمدنی ریاست اور بعد ازان فی روپیہ چہہ آنہ سالانہ بابت خراج ادا کرنے کا اقبال کیا۔

اس عہدنامہ کی ساتوین قلم کے بموجب چہینے ہوئے پرگنات واپس کرانیکا اقرار ہوا تہا اوسکی نسبت علی الخصوص بابت پرگنہ نیماہیڑہ کے راج اودیپور کو سرکار انگریزی سے شاکی ہونیکا موقع ہمیشہ حاصل ہے یہہ پرگنہ نواب امیرخان کو عطا ہوکر واپس نہ دلایا گیا۔ ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین کپتان شور صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑ نے اودے پور کی فوج کو نیماہیڑہ مین دخل کرنے دیا مگر جب امن ہوگیا سرکار نے پہر اودے پور سے ٹونک کے نواب صاحب کو دلوایا اور غدر کے زمانہ مین جو تحصیل کی تہی اوسکا روپیہ بہی واپس کرایا جب سے سرکار انگریزی کا اودے پور سے تعلق ہوا ہے وہان کے رئیسون اور سردارون

नीमाहेड़ा

नवाबमीरखां

शोरसाहब

والی ہے۔
جس شخص نے اپنے آقا، اور نوع بشر سے دغا و بے ایمانی کی تہی وہ کیا جواب دے سکتا تہا بہادر سنگرام سنگہ تو مر گیا مگر اوسکی پیش گوئی بالکل صحیح ہوئی بچا تو وہ لڑکے لڑکیون مین سے صرف ایک لڑکا کشن کنور کا بہائی رانا ہونیکیواسطے بچا اور اگرچہ بعد ازان اوسکے دو لڑکیان جیسلمیر اور بیکانیر کے رئیسون سے بیاہی گئین مگر آئندہ کو اولاد دختران کی قدر جاتی رہی تہا رانا کو ایک دفعہ سواے جوان سنگہ کے اور کسی سے امید نہ رہی تہی کیونکہ باوصف جوانی اور تندرستی کے مدت تک اولاد نہوئی مگر اخیر مین باگھیلی رانی سے لڑکا پیدا ہوا۔ جوان سنگہ کا بڑا بہائی دو برس پیشتر مر گیا تہا اگر وہ زندہ رہتا تو تیسرا امر سنگہ ہوتا۔
اجیت سنگہ پر بہی سراپ بخوبی اثر پذیر ہوا۔ ایک مہینہ نہ گذرنے پایا کہ اوسکی عورت اور دو لڑکے مر گئے اور وہ خود پاپ دہونے کیواسطے ہر ایک تیرتہہ پر رام رام کرتا پہرا مگر وہ دغا بازی اوسکے سینہ سے نہین گئی۔ پس یہی کافی ہے کہ حسب قول سنگرام سنگہ اوسکے سر پر خاک پڑے اور کشن کنور کے خون کا داغ اوسکی روح سے گنگا جل بہی نہ دہو سکے۔ جنگ پنڈارہ کے اخیر تک رانا صاحب کے افلاس و بیکسی کی کیفیت جو پیشتر لکہی گئی ہے بدستور رہی جب اوس مہم پر انگریزی فوج میواڑ مین گئی تب دیکہا کہ ملک ویران اور شہر بیچراغ پڑے ہین رانا صاحب کا اختیار بالکل موقوف ہو گیا ہے افسری و ماتحتی کے کل روابط فسخ ہو گئے اور راج معرض زوال مین ہے۔

श्राप

पिंडारा

سکیگا اور کوئی سیسودیہ سر نہ اوٹھا سکیگا ایسا پاپ کیا ہے کہ اوس کی
پاداش مین کوئی سزا کافی نہین اور کسی پرائسچت سے اوسکا دفعیہ ممکن نہین प्रायश्चित्त
اب ہمارے خاندان کا زوال قریب ہے اور باپو راول کی نسل قطع ہونیوالی ہے
پرمیشر نے ہماری تباہی کے یہہ آثار دکہلائے ہین - رانا نے دونون ہاتہون
سے اپنا مونہہ ڈہک لیا تب وہ اجیت سنگہ کیطرف مخاطب ہوکر بولا اے خاندان
سیسودیہ کے کلنک نطفہ حرام خاک پڑے تیرے سر پر تو نے ہم سبکو یہہ
دکہانیکو جگہہ نرکہی رام کرے تو نپوتہ یعنی لاولد مرے اور تیرا نام و نشان مٹ राज निपूता
جاوے اتنی جلدی کیون کی کیا پٹھان نے شہر پر حملہ کر دیا تہا یا وہ زنانہ
مین گہسا جاتا تہا اور اگر ایسا ہی ہوا تہا تو کیا تم اپنے باپ دادا کیطرح راجپوت बापदादा
ہوکر نہین مر سکتے تہے اونہون نے کیا تمہاری طرح سے نام پیدا کیا تہا
کیا ایسے ہی کامون سے ہمارے خاندان کی شہرت ہوئی ہے اور اسی جوانمردی
سے بادشاہون کا مقابلہ کیا تہا چیتوڑ کی شاکون کو بہول گئے مگر افسوس ہے शाको
مین کس سے بات کرتا ہون تو راجپوت نہین ہے اگر تو اس کی عزت مین خلل
پڑتا اور تم اون سبکو مار کر اور دست بقبضہ ہوکر دشمن پر گر لے اور مرتے
مارتے تو بہی صبر آتا باپو راول کا بیج تو بہگوان بچا لیتا ایسی ذلیل طرح سے
جان بچانا ہزار دفعہ مرنے سے بدتر ہے پٹھان کی حملہ آوری کا ذرہ تو انتظار
کیا ہوتا کیا وہ تمکو گہول کر پیجاتا خوف نے تمہارے ہوش و حواس کہو دئے घोलकर
ورنہ تم اپنے گہر کا خون نہ کرتے اگر امن کیواسطے غریب و بدکاری سے تمکو پرہیز
تہا تو بچارے کتنی کنوارے کے اور کسیکو بہی مارنا پڑا ہوتا مگر اب تمہاری نسل ختم ہونے

اذیت کی طوالت سے کنارہ کیا اور ثابت ہوا کہ جس حسن دلفریب اور بیخوف ہمہ
لے بانی نسل یعنی باپو روال کی جان بچائی تھی کشن کنور کو وراثت مین ملی تھی۔
مگر کمینہ تشنہ خون پٹھان اور اجیت سنگہ کو اوسکے بیحس و حرکت دیکھے بغیر
صبر کہان تھا اتنی دیر تک اوسکی جان نہ نکلنے سے اونکو اور بھی جوش ہوا
افیون کسومہ کی ایک گھونٹ اور دی اوس نے تبسم سے لیا اور سبکو رخصت
کرکے پی گئی۔ وحشی سنگدلون کی مراد پوری ہوئی یعنی وہ اوس خواب سی غافل
ہوئی جس سے کوئی حشر تک بیدار نہین ہوتا۔
کمبخت ما بھی بیٹی کی بعد زیادہ نہ جی طبیعت اس غم کی متحمل نہو سکی کھانا پینا چھوڑ
دیا اور جلد اوسکی نعش کی پیرو ہوئی۔
خود خونخوار خان نے بھی جب بانی ظلم و ذلت یعنی اجیت سنگہ خبر لیکر آیا اوسے
اس طعن کے ساتھ بحقارت تمام اپنے روبرو سے ہٹا دیا کہ کیا اسی رجپوتی
کو بوجھون مرتے تھے۔ مگر ابھی تو اپنے ہمسر سردار و مخالف کے تشنعون کی
اس سے بھی زیادہ دلخراش تیر سینہ پر لینے باقی تھے۔ سنگرام سنگہ سکتاوت سنگرامسिंह सकतावत
کہ ہر صورت سے اجیت سنگہ کے خلاف تھا اس حادثہ سے چار روز بعد دارالریاست
مین آیا عالی دماغی اور کمال تھوری سے اوسکو نہ دشمن کی تلوار کا خوف تھا अजीतसिंह
اور نہ اپنے آقا کی خفگی کا۔ وہ بلا اطلاع حضور مین آیا اور دیکھا کہ کمینہ مکار
اجیت سنگہ بیٹھا ہے یکبارگی نعرہ زن ہوا۔ اے بدمعاش منحوس شیطان تو نے
سیسودیہ قوم پر خاک ڈالی اور اس قوم کے پاکیزہ خون کو کہ ہزارہا سال سے सीसोदिया
بے آلایش و بدنامی رہا ہے ناپاک کیا ایسے گناہ کا داغ لگایا ہے کہ کبھی نہ دھل

اسطرح اقدام ہلاکت اوسکی ماکو ظاہر ہوگیا اوس نے صداے آہ و نالہ بلند کرکے محل مین ہنگامہ محشر برپا کیا کبھی بیرحم حیوان صفت ہلاکئون کو گالی دیتی تھی کبھی بیچارہ معصوم بیگناہ کی جان بخشی کے واسطے عجز والتجا کرتی تھی مگر تقدیر سے چارہ نہ تہا اوسکا مرنا لابد ہوا۔

اس کام سے مردون کو حمیت و غیرت دستکش اور فولاد کی سختی معذور ہوچکی تھی مجبور عورتون کے ذمہ پڑا اور آگ کا کام شربت کے پیالہ سے لیا گیا مشاطۂ قصاب صورت نے باپ کیطرف سے پیالہ پیش کیا اوس نے کمال ادب و استقلال سے تسلیم کرکے نوش کیا اور اوسکو ترقی حشمت و اقبال کی دعا دی جب مانے اوسکی نامردی اور سنگدلی پر لعنت و ملامت کرکے کوسنا شروع کیا تو اوس کی اسطرح تشفی اور اشک شوئی کی۔

ماجی تم میری منحوس و غم آلودہ حیات کے قطع ہونے پر کیون اتنا افسوس کرتی ہو۔ مین مرنے سے نہین ڈرتی کیا مین لڑکی نہین ہون مجھے مرنیکا خوف کیون ہو ہم لڑکیان تو جنم سے مرنے کیواسطے ہی پیدا ہوتی ہین ہم دنیا مین اسیواسطے آتی ہین کہ جلد پھر رحلت کرین اسی پر اپنے باپ کی بدل شکر گذار ہون کہ اوس نے اتنے برسون تک مجھے زندہ رہنے دیا۔

تاوقتیکہ شربت جگر خراش نے اوسکے خون مین مخلوط ہونے سے گریز کیا ایسی ہی تقریر کرتی رہی۔ اب دوسرا جام تیار ہوا اوس نے اوسی ضبط سے اوسکو بھی حلق کیا اور پھر ڈالدیا۔ اسپر بھی گویا انسانی ہمت اور ضبط کا امتحان اوسی پر منحصر تہا تیسرا اور دیا گیا اس مرتبہ طبیعت نے سم قاتل کے مقابلہ اور اوسکی

دغاباز وخونخوار پٹھان اودےپور کو گیا وہان مکار اجیت سنگہ اوسکا شریک ہوا پٹھان بظاہر غریب اور چال چلن کا سیدہا سادہا عزت اور تعظیم سے متنفر مگر اقتدار وحکومت کا حریص تہا مذہب جسکا وہ کمال اسلامی تعصب سے پابند تہا اگر حیلہ اصول مطلب نہ کہا جاوے توبہی حرص وطمع کی انتہائی تدبیرون مین جنپر وہ اپنی ذات خاص کے سوائے ہر ایک شئے کو قربان کرسکتا تہا مانع نتہا۔ جب اوس نے اپنا راز دلی ظاہر کیا کہ یا توکشن کنور بان سنگہ کی رانی ہو یا مرکر راجپوتانہ کو امن دے رانا صاحب کو صاف ثابت ہوگیا کہ اگر بائی کو راٹہوڑ رئیس کے ساتھہ نہ بیاہا جاوے تو پٹہان کے طیش وعتاب سے ذلت اوٹہانی پڑے گی اور اوسکی خونخوار فوج محل تک تاخت وتاراج کرے گی۔ یہہ ٹہیری کہ کشن کنور مرجاوے۔

مہاراجہ دولت سنگہ سے کہ چار پشت کے فرق سے رانا کا بہائی تہا اودےپور کی عزت بچانے کیواسطے کہا گیا حیرت زدہ ہوکر پکارا جس زبان سے یہہ حکم ہوا ہو اوس پر لعنت ہے اور اگر مین اوسکی بجا آوری کرون تو میری نمکخواری پر خاک پڑے۔ بعدازان رانا کے خواص وال بہائی مہاراجہ جوان داس کو ضرورت شدید سے آگاہ کر کے کہا گیا کہ ہر ایک شخص سے اس کام کا ہونا محال ہے اوس نے فعل قبیح کا ارتکاب منظور کیا اور نیچہ لیکر گیا مگر جس وقت پیاری کشن کنور بچگانہ ناز وانداز سے اوسکے سامہنے آئی اوسکی دریائے غیرت نے جوش کہایا دل دہڑکنے لگا ہاتہہ پانو پہول گئے نیچہ گر گیا نادم وذلیل ہوکر باہر چلا آیا۔

सवाई सिंह

از دواج مین بہی وراثت کا دعوی کیا مگر سوائی سنگہ نامی ایک شخص نے کہ سابق
مین راجہ بہیم سنگہ کا وزیر تہا اور اوسکا مقصد یہہ تہا کہ جیپور و جودہ پور کی
ریاستون مین نزاع پیدا ہو - راجہ جگت سنگہ والی جیپور کے عشق باز مزاج
کو ایسی تحریک دی کہ اوس نے بہی کشن کنور سے شادی کرنے کی درخواست
کی - اگرچہ اودے پور سے جے پور کے معتمدون کو جو شادی کا پیغام لیکر گئے
تہے حقارت سے رخصت ہوئے مگر دونون رقیبون یعنی راجہ جگت سنگہ والی
جے پور اور راجہ مان سنگہ والی جودہ پور کے درمیان فساد عظیم برپا ہوا امیر خان
غارتگر نے جسکو اول راجہ جے پور نے بلا یا تہا اور والی جودہ پور نے طمع دیکر
اپنی طرف کر لیا راجپوتانہ کو خوب تباہ کیا کسی قسم کی بدنامی نہ تہی کہ اوس نے اور
اوسکے ہمراہیون نے حاصل نکی دغابازی کے ساتہہ قتل اور قتل کے ساتہہ
غارتگری برابر جاری رہی دونون رئیسون مین سے کوئی اپنے دعوی سے
دست بردار نہوا اور ملک مین سیلاب خون جاری ہوا انجام کار امیر خان کے
مشورہ سے قرار پایا کہ سبب فساد گم ہو جاوے یعنی کشن کنور فخر راجستان کو
مار دیا جاوے ٹوڈ صاحب نے اوسکی سرگذشت اسطرح لکہی ہے کہ -

قتل کشن کنور

کشن کنور بائی بعمر سولہ سال تہی اوسکی مار اجگان انہلواڑہ کی چورہ قوم سے تہی
عمدہ حسب و نسب اور لاثانی حسن جسمانی پر خوش مزاجی اور نیک طینتی کا اضافہ
ہوا تہا اون اوصاف کے اعتبار سے اوسکو جو فخر راجستان کہا ہے ہرگز
بے محل نہین ہے -

مرہٹون سے نے میواڑ سے ایک کرور اکیاسی لاکھہ روپیہ نقد اور اٹھائیس لاکھہ روپیہ سالانہ آمدنی کا ملک لیا تھا۔

بھیم سنگھ
سنہ ۱۷۷۸ء مین ہمیر کا بھائی بھیم سنگہ رانا ہوا اوس نے اپنے پچاس برس کے عہد مین ایسے ایسے انقلاب دیکھے کہ اس مشہور خاندان مین سے کسی نے نہ دیکھے تھے وقت مسند نشینی سے انگریزون اور مرہٹون کی لڑائی تک ملک مین ویسے ہی فتنہ وفساد ہوتے رہے جیسے اوسکے متقدم کے زمانہ مین ہوئے تھے بیشک اس انقلاب مین کبھی اوسکی تقدیر یاور بھی ہو جاتی تھی مگر بہت کم اور عرصہ بعد

لارڈ ویلزلی
جب جنرل لارڈ لیک صاحب اور لارڈ ولزلی صاحب نے دونون مرہٹون کو مغلوب کیا امید ہوئی تھی کہ اودے پور کے حق مین کچھہ بہتری ہو مگر لارڈ کورنولس

لارڈ کورنوالس
صاحب کی تدبیر عدم مداخلت سے اودے پور اور راجپوتانہ کی دیگر ریاستین بدستور سیندھیہ ہلکر امیر خان اور پنڈارون کے مطمع تاخت وتاراج رہین۔ اخیر مین مہارانا اودے پور سرگروہ راجگان ہنود کے افلاس وبیکسی کی یہہ نوبت پہونچی کہ ظالم سنگہ منتظم کوٹہ دس ہزار روپیہ ماہوار دیتا تھا تب دفعۃ الوقتی ہوتی تھی اس ذلت پر خود اوسی کے سردار وجاگیردار طعن وتشنیع کرتے تھے اون مین سے جو زیادہ زبردست تھے اپنے اپنے قلعون کو چلے گئے اور اپنی جاگیرون کی حفاظت مین مصروف ہوئے رانا بھیم سنگہ کی دختر کشن کنور حسن مین مشہور

किशनकुंवर
تھی راجہ بھیم سنگہ والی جودھپور اوسپر عاشق ہوا اور اوسکے ساتھہ اوسکی نسبت بھی ہوگئی مگر سنہ ۱۸۰۳ء مین راجہ بھیم سنگہ مرگیا اور بجائے اوس کے

मानसिंह
مان سنگہ جودھپور کا راجہ ہوا اصل ریاست کے اوس نے کشن کنور کے

بروہ کی مدد سے مخالف کے پنجہ سے بچ گیا تہا زرکثیر ادا کیا اور ملک میواڑ کے عمدہ
اضلاع کہو دیئے اور انجام کار ستند خونی و ظلم کی پاداش مین خود بہی قاتلون کے
بہالے سے نہ بچا یعنی ۱۷۷۳ء مین بوندی کے ولیعہد نے اوسے شکار مین
قتل کر ڈالا۔

हमीर رانا ہمیر اوسکا صغیر سن بیٹا بہی ایسا ہی بدنصیب ہوا اسکے عہد مین میواڑ کی تباہی
کمال کو پہونچی کل سرزمین میطع خونریزی ہوئی اور ہر ایک خفیف حملہ آور شور
و شر کرنے لگا مفسدہ اور حملہ آوری متواتر ہوتی رہی اور اگرچہ عمدہ وزیرامرچند
کی حیات مین اونکا انسداد ہوتا رہا مگر اوسکے انتقال پر بدنظمی انتہا کو پہونچی
اور زوال رسیدہ ریاست مین سے سات اضلاع اور بہی جاتے رہے امرچند
کی نسبت ایسا لکہا ہے کہ اگرچہ سالہا سال میواڑ کا اصلی مالک وہی رہا مگر وقت وفات
اوسکی تجہیز و تکفین کے واسطے بہی روپیہ میسر نہ آیا البتہ اوسکی نیکنامی اب تک
قایم ہے

چونکہ رانا ہمیر صرف چھ برس گدی پر رہا اوسکی عنقریب کل عہد مین ریاست کا انتظام
बेगू اوسکی والدہ کے اہتمام سے ہوا بیگو کے سردار نے راج سے بغاوت کرکے
چند پرگنات پر قبضہ کر لیا تہا رانی نے باوجودیکہ سلف کے حالات سے کامل تجربہ
پا چکی تہی اوس پر مطلق خیال نہ کرکے سردار بیگو کی سرکوبی کیواسطے سیندہیہ سے
مدد چاہی۔ سیندہیہ نے مفسد سرداروں سے تو اپنا جرمانہ بقدر بارہ لاکہ
रतनगढ़ روپیہ وصول کر لیا اور راج مین سے پرگنات رتن گڈہ۔ کہیڑی۔ سنگولی۔
खेड़ी سنगोली پر خود قبضہ کر لیا اور ارنیہ۔ جوتھ۔ بیچور۔ ندوسی۔ ہلکر کو دیدئے اوس وقت تک

مرسی کے رتن سنگه تخت فتح سنگه سے که اوسکی وفات کے بعد پیدا ہوا تھا
... کے دعوی ریاست کراویا - اودہر سیندہیہ و ہلکر اور مہاراجہ جودہپور
نے مفسدہ ملک کو موقع غنیمت سمجھہ کر خوب فائدہ اوٹھایا -

... نے مرہٹون سے مدد چاہی سیندہیہ رتن سنگه کا حامی ہوا
... محاربہ مین جو اوجین کے قریب ہوا تھا رانا کو شکست ہوئی سیندہیہ
نے اودے پور کا محاصرہ کیا اور یقین ہے که اگر دیوان امرچند بیروہ کوشش
اور وفاداری نکرتا تو فتح ہی کرلیتا مدت کے محاصرہ کے بعد سیندہیہ نے
ستر لاکھہ روپیہ لینا کرکے فوج برخاست کرلی اور رتن سنگه کی حمایت چھوڑ دی
یہ عہدنامہ منضبط ہوچکا سیندہیہ نے اس خیال سے که جو چاہونگا وہی ہوگا
بیس لاکھہ روپیہ اور طلب کیا امرچند نے خفا ہوکر عہدنامہ پھاڑ ڈالا سیندہیہ
نے اوسکی ہمت سے خایف ہوکر از سرنو عہد کرنا چاہا امرچند نے کہا که زر
قرار یافتہ مین سے مرہٹون کی بدعہدی کا خرچ منہا کیا جاوے گا انجام کار
سیندہیہ نے ساڑہے تریسٹھہ لاکھہ روپیہ لینا قبول کیا اسمین سے تینتیس ۳۳
لاکھہ روپیہ نقد دیا اور باقیماندہ کے عوض اضلاع جاود - جیرن - نیمچ - जावद जीरन
موروان - رہن کئے که ابتک میواڑ کو واپس نملے ہین - ۱۷۷۱ع مین ہلکر नीमच मोरवन
نے رانا سے نیماہیڑہ لیا اور موروان بہی اوسی کے ہاتھہ آیا - اور ضلع گوڈواڑ नींबाहेड़ा
که اوسی زمانہ مین بالعوض امداد جنگی جودہپور کو دیا گیا تھا ہمیشہ کے واسطے गोडवार
گیا گذرا ہوا -

... کے عہد مین رانا ارسی نے که اگرچہ دیوان امرچند

بعد خلعی الیشری سنگہ کی چونسٹھہ لاکھہ روپیہ دینا کرکے اپنی حمایت کیواسطے ہلکر کو طلب کیا اور بالعوض ایک جزو اس روپیہ کے رامپور کا پرگنہ دیدیا اسطرح مرہٹون کی دست اندازی سے روز بروز زیادہ ہوکر میواڑ کو سرگردان کردیا اور اگرچہ اس مرتبہ تہوڑی سی افیون سے رفع نزاع کرکے مادہو سنگہ کو جے پور کا راج اور ہلکر کو چونسٹھہ لاکھہ روپیہ دلوائے مگر راجپوتون مین ایسی نااتفاقی اور بے اعتباری پیدا ہوئی کہ ہر معاملہ کے تصفیہ کیواسطے ہلکر و سیندہیہ کو بلانے لگے کہ آخرکار ایسے ہی موجبات متواترہ سے راجپوتانہ مین مرہٹون کا استحکام کامل ہوگیا اور رجب ۱۷۶۲ع مین میواڑ مطمع شورش و فساد تہا رانا جگت سنگہ نے انتقال کیا۔

परतापसिंह رانا پرتاب سنگہ دوم نے تین برس بڑی مشکل اور خرابی سے راج کیا اسکے

सेवाजी کل زمانہ مین مرہٹے اودے پور پر متواتر حملہ کرتے رہے اول سیواجی دوم

जनकुजी جنکوجی اخیر مین رگہناتہہ راو ایک دوسرے کے بعد حملہ آور ہوئے۔

रघुनाथराव

राजसिंह ۱۷۵۵ع مین رانا راج سنگہ دوم مسند نشین ہوا اسکے سات برس کے عہد مین مرہٹون کے حملون اور ادائے فوج خرچ کی زیرباری سے ریاست ایسی مفلس اور زیربار ہوگئی کہ دختر رئیس مارواڑ سے شادی کرنے کے واسطے ایک برہمن سے جو خراج پر مامور تہا روپیہ قرض لینے کی ضرورت ہوئی

उरसी ۱۷۶۲ع مین راج سنگہ کا چچا رانا ارسی حکمران ہوا یہہ ایسا تند مزاج تہا اور سردارون کے ساتہہ ایسی سختی اور بے دردی سے پیش آتا تہا کہ اوس کی بدکرداری سے ریاست پر بڑی مصیبتین نازل ہوئین۔ ادہر سردارون نے

مطلب حاصل کیا۔
اسکے علاوہ جگت سنگہ عیش و عشرت کے سبب سے حکومت کے لایق نہ تہا اوسکے
زمانہ مین راج کو جلد زوال ہوا اول تو بہائیون مین عناد ہونے سے سرداران
ریاست باہم فساد مین مصروف رہے دوسرے مرہٹے روز بروز زبردست
ہوتے جاتے تہے مالوہ و گجرات پر قابض ہو گئے تہے نادر شاہ کی معاودت
کے بعد محمد شاہ پادشاہ دہلی نے اونکو چوتھہ یعنی آمدنی ملک کی چہارم دیدی تہی
اور اونہون نے ماتحت سمجھکر راجپوتانہ کی ریاستون سے وصول کی چنانچہ
سنہ ۱۷۳۶ء مین باجے راو پیشوا اور رانا کے درمیان عہدنامہ ہوا اوسکے بموجب باجेराव
ایک لاکھ ساٹھہ ہزار روپیہ سالانہ خراج میواڑ سے پیشوا کو ادا ہونا قرار پایا۔
مہاراجہ سوائی جے سنگہ صاحب والی جے پور نے بہ تقرر شرط مذکور الصدر مہارانا
سنگرام سنگہ صاحب والی اودے پور کی دختر سے شادی کی اور ہمدران
حال بمراد منسوخی شرط مذکور اپنے پسر کلان ایشری سنگہ کی شادی راوت سلومر
کی دختر کے ساتہہ کی کہ سلومر کا راوت اودے پور کے بہائی بیٹون مین سب سے سलूमर
زیادہ زبردست اور راج کی فوج کا موروثی سپہ سالار ہے سنہ ۱۷۴۳ء مین مہاراجہ
سوائی جے سنگہ صاحب کے انتقال پر اوسکا بڑا بیٹا ایشری سنگہ مسند نشین
ہوا مگر مادہو سنگہ جو اودے پور کے مہارانا صاحب کا بہانجہ تہا بامداد جمعیت
کثیر دعویدار مسند نشینی ہوا رانا صاحب نے اوسکی مدد کی اور ایشری سنگہ نے
سیندہیہ سے استعانت چاہی سنہ ۱۷۴۷ء مین لڑائی ہوئی اوسمین بوجہہ سازش
راوت سلومر اور عدم تندہی اپنی فوج کے رانا نے شکست پائی اور بابت

مگر نحوست زمانہ سے اس اتفاق مین ایسی شرایط قرار پائین کہ اونکے سبب سے باہمی
فساد برپا ہوا اور اس فساد مین غیر ریاست کی مدد لینی پڑی اور غیرون نے اونکی
باہمی نزاع اور ضعف کو غنیمت سمجھہ کر اپنا فائدہ اوٹھایا اودےپور کا جو نقصان
ہوا خود آشکارا ہوجاوے گا مگر یہہ نقصان رانا دوم کے انتقال یعنی سنہ ۱۷۱۶ع سے
संगरामसिंह پیچھے وقوع مین آیا امرا دوم کے بعد اوسکا بیٹا سنگرام سنگہ رانا ہوا اور سنہ ۱۷۳۴ع تک
حکمران رہا اسکے عہد مین میواڑ کی بڑی عزت رہی اور اکثر ممالک جو جاتے رہے تھے
پھر شامل ہوگئے - یہہ رانا مربی حاکم بہت منصف عقلمند اور کار ریاست مین بڑا
مستقل مزاج تھا مال کے انتظام مین بہت اچھا سمجھتا تھا اور بہاری داس
پنچولی اوسکا وزیر خوش تدبیر تھا اسی کے عہد مین سنہ ۱۷۱۶ع سے سنہ ۱۷۳۴ع تک مغلیہ
سلطنت ضعیف ہوئی بنگالہ اودھ حیدرآباد کے صوبہ دار خودسر ہوئے مرہٹون
کا اقتدار بڑہا -

जगतसिंह اوسکے بیٹے رانا جگت سنگہ دوم نے راجپوتون کے اتفاق وحدیت کو جو رانا
امرا کے زمانہ مین ہوا تھا از سر نو سرسبز کیا جن رئیسون نے دہلی کے مسلمان
بادشاہون سے رشتہ داری کرلی تھی اون سے اودےپور کی رشتہ داری
ترک ہوگئی تھی کل راجپوتون کو یہہ امر بہت شاق تھا اور شاہان دہلی کے خلاف
جب اتفاق وتعہد کرتے اودےپور سے رشتہ داری کا منصب حاصل کرنا اونکو
مشروط ہوا کرتا تھا اور یہہ بھی مشروط ہوتا تھا کہ اودےپور کی لڑکیون سے جو
اولاد پیدا ہو دیگر رانیون کی اولاد کلان سے بھی فایق متصور ہوکر مسندنشین
ہوا کرے اس سے خانگی نزاع پیدا ہوئی - اور مرہٹون نے اون مین اپنا

रामसिंह
کہ اول رام سنگہہ سے جو ہنود مین مقدم سمجہا جاتا ہے مطالبہ کیا جاوے اور بعد ازان اس خیر طلب کو یاد فرمایا جاوے کیونکہ میرے مقابلہ مین آپکو کم مشکلات واقع ہونگی ورنہ مور و مگس کو اذیت پہونچانا علو ہمتی اور دریا دلی سے بعید ہے تعجب ہے کہ وزراے سلطنت نے حضور کو ایمان وعزت کے قواعد کی ہدایت کرنے مین بڑی غفلت کی ہے فقط

اوس نے اپنے اخلاف اور امرا سلطنت کو طلب کر کے اودے پور پر حملہ کیا مگر راج سنگہ بہی فنون جنگ آوری مین اوس سے کم نہ تہا اول تو ایک مرتبہ فرار کر کے فوج شاہی کو پہاڑون مین لے گیا اور وہان پہونچکر ایسا مارا کہ بیدم ہو گیا اور متواتر شکست فاش دیکر انجام کار اپنے ملک سے بھگا دیا اور ممالک مقبوضہ شاہی مین جاکر لڑنے لگا اوسکے بیٹے نے بادشاہ سے صلح کر لی اور اوسکا ہر طرح سے اطمینان ہو گیا کہ اب ہمارا کچہہ نقصان نہیں ہوتا ہے تب ۱۶۸۱ع مین وفات پائی۔

जैसिंह
جے سنگہ اوسکا بیٹا رانا ہوا اوس نے حسب تذکرہ بالا اورنگ زیب سے محصول جزیہ نہ لگانیکا اقرار کرا کے صلح کر لی تہی۔ ابتدا مین چست وچالاک تہا مگر مابعد عیاش اور آرام طلب ہو گیا اوسکے کل زمانہ مین نزاع خانگی ہوتی رہی ۱۷۰۰ع مین وہ مر گیا اوسکا بیٹا امراجو اوس سے مخالف تہا مسند نشین ہوا۔

अमरा
امرا دوم نے سولہ برس حکومت کی پسران اورنگ زیب کے باہمی فسادمین شریک ہوا چونکہ اورنگ زیب کے تعصب سے کل راجپوت تنگ ہو گئے تہے میواڑ مارواڑ وجے پور مین مسلمانون کے مقابلہ کیواسطے باہم اتفاق ہوا۔

جو بادشاہ ایسے آفت زدہ لوگون سے خراج گران وصول کیا چاہے وہ اپنی عظمت
وشان کو کیونکر قایم رکھہ سکتا ہے - اس زمانہ مین مشرق سے مغرب تک مشہور
ہے کہ ہندوستان کا بادشاہ بیچارہ ہندو مذہبی لوگون سے تعصب کرکے
برہمن سیورہ جوگی بیراگی اور سناسیون سے خراج وصول کیا چاہتا ہے
اور نسل تیموریہ کے عظیم الشان رتبہ کا مطلق لحاظ نکرکے بیگناہ وبیکس
خداپرستون پر اپنی طاقت کا امتحان کرنے پر اوترآئے اگر حضور کا کچھہ بہی
اعتقاد اون کتابون پر ہے جنکو متبرک ومذہبی کہتے ہین تو وے آپکو بتمامی
کرینگے کہ خداوند تعالے رب العالمین ہے نہ صرف رب المسلمین - ہندو اور
مسلمان یکسان اوسکی مخلوق ہین رنگ کا فرق اوسکے حکم سے ہے وہی سبکو
پیدا کرتا ہے آپ کے معبدون مین اوسی کے نام پر اذان دیجاتی ہے اور
بت خانون مین بہی جہان گھنٹے ہلائے جاتے ہین مطمع عبادت وہی ہے
غیر لوگون کے مذہب یا رسمیات کی اہانت کرنا خداوند تعالے کی مرضی سے
خلاف ورزی ہے کیونکہ اگر ہم تصویر کو مٹاوین تو لازم ہے کہ مورد عتاب مصور
ہون کسی شاعر نے سچ کہا ہے - کہ خداوند تعالے کے مختلف کامون پر اعتراض
ونکتہ چینی کی مبادرت مت کرو -

ब्रह्मण
सेवरा
जोगी
वैरागी
सन्यासी

الغرض محصول جو آپ ہنود سے طلب کرتے ہین خلاف معدلت ہے اور اوسیقدر
خلاف مصلحت ہے کیونکہ اوس سے ملک مفلس ہوجاوے گا - علاوہ بران
یہہ فعل جدید اور قوانین ہندوستان سے خلاف ہے اگر آپکے جوش مذہبی
نے آپکو اس ارادہ پر قطعی آمادہ کردیا ہے تو بمقتضاے انصاف لازم ہے

یا داؤدی یا محمدی یا برہمن ہو یا اون دہریون کے فرقہ سے ہو جو دوامیت مادہ سے منکر ہین یا اوس سے جو وجود عالم کو منحصر بہ اتفاق سمجھتے ہین اون کی نسبت پر یکسان توجہ و مہربانی تھی کہ اس بلا امتیاز شفقت کے شکریہ مین اون کی رعایا نے اونکو جگت گرو یعنی محافظ نوع بشر کے لقب سے ممتاز کیا تھا۔ जगतगुरु

حضرت محمد نور الدین جہانگیر نے کہ خدا اونکو بھی بہشت نصیب کرے اسیطرح بائیس برس تک ظل حفاظت و حمایت کو اپنی رعایا پر محیط رکھا۔ رفیقون کے ساتھ ہمیشہ وفاداری اور مہمات سلطنت مین قوت و زور آزمائی کرکے کامیاب ہوئے۔

مشہور شاہجہان نے بھی اپنے بتیس برس کے متبرک عہد مین رحم و سخاوت کا عمدہ اجرا اور دوامی نیکنامی حاصل کرنے مین کمی نکی۔

آپ کے بزرگون کی ایسی پُرخیر و فیاض عادات تھین ان فراخ اور علو ہمتی کے اصول پر عمل کرنے سے جسطرف اونہون نے عزیمت کی فتح و نصرت پیش رو ہوئین اور اسی ذریعہ سے اونہون نے اکثر ممالک و قلعات کو مغلوب و مطیع کیا۔ مگر حضور کے عہد مین اکثر ممالک سلطنت سے جاتے رہے ہین اور اسوجہ سے کہ تباہی و مصیبت بلا مزاحمت عالمگیر ہین دیگر ممالک کا نقصان اور عاید ہوگا آپکی رعایا پامال ہوگئی ہے اور آپکی سلطنت کا ہر ایک ملک تباہ و مفلس ہوگیا ہے ویرانی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور آفتین بڑھتی جاتی ہین جس حالت مین خود بادشاہ اور شہزادون کے گھر کو افلاس نے جا گھیرا تو امیرون کا خدا جانے کیا حال ہوگا سپاہ نالان ہے تاجر مستغیث ہین مسلمان شاکی ہین ہندو تباہ ہین اور کمبخت مصیبت زدہ لوگون کے گروہ کہ نان شبینہ سے محتاج ہین دن بھر غم و غضب سے سر پیٹتے ہین

کمال افروختہ کیا اوس نے اورنگزیب کے پاس نہایت عمدہ مضمون کا خط لکھکر بھیجا
کہ ذیل مین درج ہے۔

مضمون خط رانا راج سنگہ بنام شاہنشاہ اورنگزیب

بعد حمد ایزد ذوالجلال اور شکریہ کرم وفضل حضور انور کے واضح ہو کہ اگرچہ یہ خیر طلب خدمت
حضور اعلے سے علیحدہ ہو گیا ہے مگر اطاعت و خیر خواہی کے ہر ایک لازمی خدمت کے
انجام دہی مین ہمہ تن سرگرم ہے میری دلی خواہش اور شبانہ روزی کوشش
اسمین ہے کہ شاہان وامرا و مرزایان و راجگان ممالک ہندوستان و فرمانروایان
ایران و توران و روم و شام و باشندگان ہفت اقلیم اور سیاحان بحر و بر کی عافیت
و بہبودی مین ترقی ہو چنانچہ میرا یہہ شوق مشہور و معروف ہے کہ حضور کے دانا دل
کو بھی اوسمین مقام اشتباہ نہین ہو سکتا اسواسطے اپنے رسوخ خدمات
سابقہ اور حضور کی التفات پر اعتبار کر کے مین حضور سے ایسے معاملہ پر متوجہ
ہونے کی التجا کرتا ہون جسمین ذات خاص اور عوام الناس کے فوائد مضمر ہین۔
مجھکو دریافت ہوا ہے کہ اس خیر خواہ کے خلاف جو تدبیرین ہوئی ہین اونکی تعمیل
و انجام دہی مین زر کثیر خرچ ہوا ہے اور خزانہ عامرہ شاہی مین جو کمی عائد ہوئی
اوسکے رفع کرنے کیواسطے حضور نے خراج وصول کرنیکا حکم دیا ہے واضح رائے
حضور ہو کہ آپکے عظیم الشان بزرگ محمد جلال الدین اکبر خلد اللہ ملکہ نے عرصہ باون برس
تک کاروبار سلطنت کو بڑے استقلال اور انصاف سے انجام دیا تھا اور
ہر فرقہ رعایا کے آرام و آسایش مین کوشش کی تہی خواہ کوئی عیسائی ہو یا موسائی

سنہ ۱۶۲۱ء مین کرن رانا اپنے بزرگون کے تخت پہ بیٹھا جب خورم یعنی شاہجہان

نے اپنے باپ جہانگیر سے بغاوت کی وہ خورم کی طرف ہوا اور اوسے اودے پور

مین پناہ دی ایسے شخص کے ساتھ جسنے اوسکے باپ پر کمال شفقت کی تھی احسان

کرنا جہانگیر کو بھی ناگوار نہ ہوا مدت تک خوشی سے راج کرکے وہ سنہ ۱۶۲۸ء مین

مر گیا۔

اوسکا بیٹا جگت سنگہ مسند نشین ہوا یہہ رئیس جمر بارہ سال دربار شاہی مین

حاضر ہوا تب جہانگیر نے اوسکی نسبت ایسا لکھا ہے کہ اوسکے چہرہ سے عظمت

خاندان کے آثار نمودار ہین اوس نے چھبیس برس تک بہت امن سے راج

کیا اودے پور مین اوسکے زمانہ کی تعمیرات جو اوسکے نام سے مشہور ہین

بہت رونق کی باعث ہین۔

سنہ ۱۶۵۴ء مین راج سنگہ اوسکا بیٹا رانا ہوا یہہ رئیس خاندان مارواڑ کی لڑکی

کو جسے متعصب اورنگ زیب اپنی عقد نکاح مین لانا چاہتا تھا اور جب نے اس

رانا کے پاس یہہ پیغام بھیجکر۔ کیا ہنس کوے کے ساتھہ باندھا جاوے۔

یعنی راجپوتنی بندر کی شکل وحشی کی زوجہ ہو۔ اوسکی شجاعت سے داد انصاف

چاہی تھی مارواڑ سے اوڑا لایا اور بادشاہ نے جو اوس عورت کے لانیکو واسطے

سپاہ بھیجی تھی اوسکو قتل کرکے عورت کو اپنی دولہن بنایا دوسری مرتبہ اس سے

بھی زیادہ حق بجانب لڑائی مین وہ اورنگ زیب سے مقابل ہوا سنہ ۱۶۷۶ء کے

قریب اوس پرشر شہزادہ نے منکران اسلام پر محصول جزیہ لگایا اس ظالمانہ

حرکت نے علی العموم کل ہنود کو اور علی الخصوص اونکے سرگروہ رانا اودے پور کو

مین فوج کشی کرنے سے توبہ کی مگر اس فوج کا اصلی حاکم شاہزادہ خورم یعنی شاہجہان تھا پھر حملہ آور ہوا۔

شاہجہان کے مقابلہ کیواسطے پھر رانا نے اپنی ریاست کی قوت یعنی بھائی بندونکو جمع کیا مگر کچھہ کارآمد نہوا۔ اگرچہ اول لڑائیون مین کسیقدر فتح مند رہے مگر استقامت کم ہو گئے کہ مغلون کی بے حساب فوج کا مقابلہ غیر ممکن تھا جب دیکھا کہ شہر گھر گئے اور ملک برباد ہو گیا تب امان مانگی اسکے بعد کا حال خود جہانگیر نے اپنی قلم سے اسطرح لکھا ہے۔ ۲۶۔ تاریخ روز یکشنبہ کو اکسی مہینے ۱۶۱۳ء کے کہ رانا کمال ادب و تعظیم سے دیگر توابعین سلطنت کیطرح میرے بیٹے کی ملازمت حاصل کی مشہور لعل جو مدت سے اوسکے گھر مین تھا اور اسلحہ زرنگار اور سات بیش بہا ہاتھی اور نو گھوڑے بطور خراج پیش کش کئے میرا بیٹا اوس سے شاہانہ خاطر داری سے پیش آیا رانا نے اوسکے قدم پکڑ کر عفو تقصیر چاہی اوس نے اوسکا سر اوٹھا کر ہر طرح تشفی و دلجمعی کی اور خلعت فاخرہ مع ہاتھی گھوڑہ اور تلوار کے عطا کیا۔

شاہجہان رانا سے بڑی دریادلی کے ساتھہ پیش آیا کل ملک جو اکبر کے وقت سے فتح ہوا تھا واپس کر دیا اور اوسکے بیٹے کرن کو سلطنت کے سرداران فوج مین بڑے منصب پر ممتاز کیا۔ رانا امرا نے اگرچہ بظاہر اطاعت کر لی مگر اس ذلت سے اوسکا دل شکستہ ہو گیا تھوڑے عرصہ کے بعد کرن کو راج دیکر شہر اودے پور سے ایک میل کے فاصلہ پر محل مین گوشہ نشینی اختیار کی اور وہان سے پھر نہ نکلا۔

करी

अमर

جمع کے پایا اضلاع حاصل کر چکا تہا - مگر ممکن نہ تہا کہ نیکی کا اجر نہ ملے -
اگرچہ ہلدی گہاٹ کے میدان پر ۱۵۷۶ء مین اکبر کے خلاف وارث نے شکست हल्दीघाट
فاش کہائی اور چند دیگر معرکون مین تباہی اوٹہائی اوس نے مع اپنے قبایل
اور دوستو سلون کے میواڑ کو چہوڑ دیا اور دریاے سندہ پر جاکر ریاست جدید
بنالی اور امید نرہی تہی کہ اس جلاوطنی سے وہ واپس آوے مگر وزیر کی لیاقت
و وفاداری سے اوسکو بدستور دشمن کا مقابلہ کرنے کا ذریعہ ہاتہہ آیا اوس نے
بدل کر پیچہے سے دشمن پر حملہ کیا اور مختصر مہم سے ۱۵۸۶ء مین بجز چیتوڑ و اجمیر
و مانڈل گڈہ کل میواڑ لے لیا اور بے باکانہ دلیری مستحکم ہمت اور استقلال طبیعت
مین شہرت حاصل کرکے ۱۵۹۷ء مین اوس نے انتقال کیا -
اوسکا بڑا بیٹا امر رانا اودے پور کی مسند پر بیٹہا وہ اپنی عظمت اور آرام طلبی अमरा
کے مقابلہ مین جنگ آوری کو ہیچ سمجہتا تہا تاہم اوس نے بڑے کام کئے ۱۶۰۸ء
مین اوس نے دیو پر فوج شاہی کو شکست دی - جہانگیر نے بطور انتقام امرا देव
کے چچا سگرا کو کہ گہر چہوڑ کر چلا گیا تہا چیتوڑ دیدیا مگر یہہ تجربہ کارآمد نہین ہوا سگرا सुगरा
کسی سردار کو رضامند نکر سکا اور آٹہہ برس تن تنہا راج کیا تب اوسکا ایمان بیدار
ہوا اور اوس نے وارث جایز کو چیتوڑ دیدیا چیتوڑ کے ساتہہ میواڑ کے اسی
قلعے اور قصبے واپس آئے جہانگیر نے رانا کی سزا دہی کیواسطے فوج کثیر متعین
کی اس فوج کا حاکم بادشاہ کا بیٹا پرویز تہا کہا منور کے گہاٹہ مین فوج پہنس परवेज़
گئی تب بادشاہ نے اپنے نہایت لایق سپہ سالار مہابت خان کو متعین کیا مگر اوس खमनोर
سے بہی جو امید بادشاہ کو تہی حاصل نہوئی وہ فوج کو اجمیر لے گیا اور رانا کے مقابلہ

اوسوقت تک تہی جب تک سانگا رانا کا بیٹا جو باپ کی وفات کے بعد پیدا ہوا تہا اپنا استحقاق حاصل کرنیکے لایق ہوا - اسکا اودے سنگہ نام تہا -

وہ ۱۵۴۱ء میں مسند نشین ہوا اور ایسا ضعیف مزاج اور مغلوب الطبع تہا کہ گویا اطاعت کرنیکو اسیلئے ہی پیدا ہوا تہا ایسے لوگ اکثر بہادر اور بیباک لوگون کے قابو مین رہتے ہین ۱۵۶۸ء مین اکبر اعظم نے اوس پر حملہ کیا اور سخت محاذ کے بعد اوسکی دار الریاست کو فتح کیا -

اس لڑائی مین تیس ہزار راجپوت اور سترہ سو رانا کے قریب ترین رشتہ دار مارے گئے نو رانیان اور دیگر عورات جلکر مر گئین اسوقت مین عورتون نے بہی مردون کیطرح زور آزمائی اور شمشیر رانی کی تہی اودے سنگہ گروہ کے گہاٹہ کو راج پیپلہ کے جنگل مین بہاگ گیا اور اودے پور شہر آباد کیا پہر چار برس بعد مصیبت و ذلت سے مر گیا -

गिरवा

राजपीपला

اوسکا بیٹا پرتاب رانا عظیم الشان خاندان کے خطاب اور رتبہ کا وارث ہوا مگر اوسکے سردار ہم نسل زمانہ کے اختلاف سے متفرق ہو گئے تہے تاہم اوسمین دادا کے عمدہ اوصاف تہے کسی طرح کا خوف و خطر نکر کے اور متوسلون مین سے جسقدر بہم پہونچے جمع کر کے کومل میر مین قیام کیا اور حملہ آورون سے مدت تک مقابلہ کرنے کے واسطے ملک کو آراستہ کیا کل روساء راجپوتانہ سے علیحدہ ہو کر صرف اوسی نے مغلون سے رشتہ داری کرنے مین انکار کیا اور یہہ انکار بہی عین اوسوقت مین کیا تہا جب اوسکو اپنی زندگی کی مطلق امید نہ تہی اور جو دوسرے کا رئیس صرف رشتہ داری کرنے کے جلدو مین سولہ لاکہہ روپیہ سالانہ

परताप

اور مشہور نا ممکن التسخیر قلعہ رنتھمبور کے محاصرہ اور فتح سے جسمین علی نامی شاہی سپہ سالار بر سر مقابلہ تھا اُسکی بڑی ناموری ہوئی۔ جانوہ مین جسکو اوس نے بیانہ کے شمال مغربی حد قرار دیا تھا ایک محل تعمیر کیا تھا اگر کوئی اوسکا وارث بھی ویسا ہی دور اندیش اور صاحب تمیز ہوتا تو بابر کی اولاد کو ہندوستان کی سلطنت کرنا غیر ممکن ہوجاتا۔ सांगा

سانگا رانا کے بعد ۱۵۳۰ء مین اوسکا پس ماندہ بڑا بیٹا رتنا رانا مسند نشین ہوا اوسکا عہد صرف پانچ برس کا تھا مگر مرنے سے پہلے اوس نے اپنی آنکھ سے دیکھکر اطمینان کر لیا کہ اوسکے باپ کے راج کو بے کم و کاست چھوڑکر بابر بھاگ گیا تھا رتنا رانا بوندی کے رئیس کے مقابلہ مین کہ وہ اوسکی منسوبہ دولھن کو لے گیا تھا مارا گیا۔ रतना

۱۵۳۵ء مین اوسکے بعد اوسکا بھائی بکرماجیت ہوا یہہ رئیس بہادر اور شریر تھا مگر کچھہ لیاقت نہ تھی اول اوسکو بہادر شاہ بادشاہ گجرات نے شکست دی اور پھر چیتوڑ کے قلعہ مین گھیر لیا کمال بہادری سے مقابلہ ہوا مگر جب عہدہ برائی غیر ممکن معلوم ہوئی ۱۳۰۰ عورتون کو قتل کرکے باقیماندہ راجپوت قلعہ سے باہر نکلے اور اپنے سرون کو بہت گران قیمت سے بیچا انجام کار بہادر نے چیتوڑ کو فتح و قتل کیا مگر اوسکو ہمایون کے مقابلہ پر جانیکی ضرورت پڑی چیتوڑ چھوڑ گیا بکرماجیت نے پھر قبضہ کر لیا مگر اس سے اوسکو کچھہ عبرت نہوئی۔ سرداروں کے ساتھہ سختی سے پیش آیا مفسدہ برپا ہوا اوسکو مسند سے اوتار کر مار ڈالا اور سانگا رانا کے کنیزک زاد بھائی بان بیر کو بجائے اوسکے حکمران کیا مگر بان بیر کی حکومت صرف विक्रमाजीत

बनबीर

लोगون مین سے تین سو آدمیون نے گناہ سے توبہ کی جو شراب ہمارے ساتھہ
वभादोस्त تہی ہم نے زمین پر ڈالدی اور جو شراب بابادوست لایا تہا اوسکو نمک ملاکر
سرکہ کردیا۔

ہندو بہی اپنی طرف سے مستعد تہے انجام کار ۱۶ - مارچ ۱۵۲۶ع کو اخیر لڑائی ہوئی
بابر نے مع کل فوج کے نکلکر بمقام بیانہ سے ہندون پر حملہ کیا کئی گہنٹون تک بڑی
सलहदी خونریزی سے لڑائی ہوئی مگر جب انجام نہایت مشتبہہ تہا فوج ہنود کا ہراول سلہدی
रायसेन رئیس رائیسین باغی ہوکر دشمن سے ملگیا اور خود رانا کو مع عمدہ ترین سردارون
کے فرار کرنا پڑا میواڑ کے کوہستان کو بہاگا مگر دلمین مصمم ارادہ تہا کہ فتح کیے بغیر
چیتوڑ مین قدم نہ رکہونگا اگر اوسکی عمر وفا کرتی تو غالباً ارادہ کو پورا کرتا مگر جس
वसवा سال مین شکست ہوئی اوسی سال مین قضا نے بہی آگہیرا بمقام بسوہ واقع سرحد
میواڑ شاید کسی کے زہر کہلانے سے انتقال کیا۔ ایسے شخص کی جو نہ فقط کل عالم
کے قدیم ترین موجودہ خاندان کا مشہور ترین قائممقام بلکہ ہندوستان مین نہایت
مشہور فرمانروا تہا اوصاف ذاتی اور شکل جسمانی کی کیفیت لکہی جاوے تو بیجا
نہین ہے - سانگا رانا اوسط قد مگر قوی الجسم اور گورہ رنگ تہا اور مثل اوسکے
کل خاندان کے اوسکی بڑی آنکہین تہین - انتقال کے وقت اوسکے عضو عضو
پر جنگ آوری کی علامت تہی - ایک آنکہہ تو بہائی سے لڑنیمین جاتی رہی تہی ایک
بازو شاہ لودہی دہلوی کے معرکہ مین کہو بیٹہا تہا - ایک لڑائی مین ٹانگ ٹوٹ کر
لنگڑا ہوگیا تہا - اور تلوار و بہالے سے اوسکے جسم پر اسّی زخم تہے دلیرانہ مہم
کرنے مین مشہور تہا چنانچہ مظفر شاہ والی مالوہ کو گرفتار کرنا اسی کا ایک نمونہ تہا

کہمبو رانا بڑے حشمت وجلال سے پچاس برس راج کر کے سنہ ۱۴۶۹ع مین اپنے بیٹے
کے ہاتہہ سے مارا گیا اور اوسکی ہلاکت کا سبب صرف خواہش حکومت تہی -

جدا
हत्यारा

یہہ باپ کا قاتل جسکا نام اودا اور لقب ہتیارا تہا مسند نشین تو ہوا مگر تہوڑے
دنون کے واسطے اوس نے اپنے چار برس کے عہد مین اپنی نسل کو ذلیل کیا

रायमल

اور ملک کی ہتک کی اوسکے بہائی رایمل نے نکالدیا کہ دہلی کو سفر ورہکر وہان
بجلی سے مارا گیا -

سنہ ۱۴۷۴ع مین رایمل مسند نشین ہوا اوس نے اول ہی بادشاہ دہلی کو جو اوسکے
بہتیجے کے شریک ہوا تہا دیر پا لڑائی مین شکست دی پہر بہتیجون کو معاف کر دیا
کہ اوسکے مطیع و فرمان بردار ہو گئے اور مالوہ کے مسلمان بادشاہ کے مقابلہ مین
بہی ایساہی مظفر رہا مگر اوسکے لڑکون مین نااتفاقی ہونے سے اوسکی خانگی خوشی
مین خلل واقع ہو گیا اون کے معرکون کا حال مفصل از بس دلچسپ اور عبرت انگیز
ہے مدت تک خوشی سے راج کر کے سنہ ۱۵۰۹ع مین رانا رایمل نے انتقال کیا اور
اوسکا بیٹا سانگا رانا مسند نشین ہوا -

सांगा

سانگا رانا کے زمانہ مین میواڑ اوسی اعلیٰ ترین درجہ ترقی کو پہونچا جو ہمیر رانا کے
عہد مین حاصل ہوئی تہی سانگا رانا کی حشمت کا حال اوسکے لشکر کی تعداد سے جو
میدان جنگ مین اوسکے ساتہہ تہا عیان ہوتا ہے کہ اسّی ہزار سوار - سات
راجہ اعلیٰ درجہ کے - نو راو - ایک سو چار سردار بلقب راول و راوت - پانچسو

आमेर

جنگی ہاتہی اوسکے ساتہہ رہتے تہے - روسا مارواڑ و آمیر اوسکے مطیع تہے اور
گوالیار - اجمیر - سیکری - رایسین - کالپی - چندیری - بونڈی - گاگرون

गागरौन बूंदी चंदेरी कालपी ٢٧ रायसेन सीकरी अजमेर ग्वालयार

شادی ہونیوالی تہی اوسکو ہلاک کیا۔

लाखा اوسکے بعد لاکہا رانا خوش لیاقت اور جنگ آور و قدردان فنون ۱۳۸۳ع مین سند نشین ہوا اس نے بہی ملک بڑہایا اور حدود کو مستحکم کیا اور جاورہ مین چاندی کی کانین تلاش کرکے اونکو جاری کیا وہ بہی محمد شاہ لودہی دہلی کے بادشاہ پر تصرف مند رہا

गया مگر اوسکی فوج کو گیا سے نکالنے مین مارا گیا قدردانی فنون اور خیرخواہی وطن مین

मोकलजी وہ ابتک نیکنام ہے لاکہا رانا کی وفات پر مسند موکل جی نابالغ کو ملی اور اوسکا بہائی

चौंदा چونڈا جو دعوی ریاست سے خود دست بردار ہوا تہا اوسکے حقوق کا محافظ رہا سن بلوغ کو پہونچکر اوس نے بہی اپنے خاندان کے کل عمدہ اوصاف ظاہر کئے اور میدان جنگ مین بہت نام حاصل کیا۔ مگر کسی نادانستہ خطا پر اوسکے باپ کی کنیزک زاد بہائی نے مار ڈالا۔

चौंदा کی مسند سے دست بردار ہونیکی عجیب کیفیت لکہی ہے کہ لاکہا رانا پیر ضعیف

रणमल ہو گیا تہا اور اوسکے بیٹے پوتے راج کے مناسب کامون پر مامور تہے رنمل والی مارواڑ کے ہان سے اوسکی دختر کی نسبت چونڈا ولیعہد میواڑ کے ساتہہ کرنے کے واسطے نارجیل آیا جسوقت لانے والے پہونچے چونڈا کہین گیا تہا۔ عمر رسیدہ راجہ نے جو اپنے امیرون کے درمیان کرسی نشین تہا مہمانون کو خاطرداری سے بٹہا کر کہا کہ چونڈا ابہی آنیوالا ہے آوے گا تب وہی اس نارجیل کو لیگا اور موچہون کو تاب دیکر یہہ بہی کہا کہ یہہ کہلونا تم مجہہ سے سفید ریش کو تو کچہہ دو گے ہی نہین۔ اس مذاق کی لوگون نے تعریف کی اور راوس نے کئی مرتبہ کہا چونڈا نے خوش طبعی کو قاعدہ سے فایق سمجہے جانے پر خفا ہو کر جس چیز کو اوسکے والد نے

اوسکے بعد رانا ہمیر میواڑ کا مالک اور محبت وطن کے جوش سے اوسکا بڑا حامی اور محافظ ہوا رانا ہمیر نے علاؤالدین کو ایسا تنگ کیا کہ وہ جالور کے مالدیو نامی راجپوت رئیس کو چیتوڑ سپرد کرکے دہلی کو چلا گیا چند سال بعد ۱۳۰۱ء ہمیر رانا ہمیر نے اپنے بزرگون کی دارالحکومت کو پہر لے لیا اور جب علاؤالدین کا وارث محمود پہر چیتوڑ لینے کے ارادہ سے آیا تو اوسکو شکست دیکر قید کر لیا۔ اور جب تک اوس نے اجمیر رنتہمبور۔ ناگور اور سوائے شیوپور اضلاع مقبوضہ سابقہ خالی نکر دئے اور سو ہاتہی اور لاکہہ روپیہ پیشکش نکیا رہا نہ کیا۔

हमीर जालोर मालदेव

अजमेर रणथम्भोर नागोर सवाई श्योपुर

قدیم خاندانون مین سے اور تو معدوم ہو گئے تہے مگر جےپور مارواڑ بوندی وگوالیار کے رئیسون نے مع فوجون کے اطاعت کر کے اوسکی شجاعت کو خوب ناموری کیا اسکے عہد مین راجپوتانہ کو پہر ویسا ہی فروغ ہو گیا جیسا تاتاریون کے حملہ سے پیشتر تہا۔

ہمیر کا انتظام بہی بہت نرم اور مربیانہ تہا کہ اوسکے زمانہ مین رعایا بہت خوشحال رہی عمر طبعی کو پہونچکر اور ایسا نام جسکو میواڑ مین ابتک دانشور اور شجاع سمجھکر تعظیم کرتے ہین حاصل کر کے اور بیٹے کو بہت وسیع اور آراستہ سلطنت دیکر رانا ہمیر نے ۱۳۶۵ء مین انتقال کیا کیتسی رانا اوسکا بیٹا بہی ویسا ہی ناموررہا اوس نے اپنی لیاقت اور جوانمردی سے کتنے ہی فتوحات حاصل کر کے اپنے ملک مین اضافہ کیا اور شاہنشاہ ہمایون تغلق پر بہی بکرول کے مقام فتح پائی — بدنصیبی سے اوسکے سرداروں مین سے رئیس بناودہ نے جسکی دختر سے اوسکی

केतसी

वकरोल

बनाव

میں یہ فوج متفق ہو کے حملہ آور ہوا اور سمرسی یہاں اوسکے مقابلہ کیواسطے پرتھی راج

गगर کے ساتھ گیا اور ان کی فوج گگر ندی کے کنارہ تک بامید فتح پانے کی تھی ایسے

قریب یہ لڑائی ہوئی۔ تین روز کے سخت محاربہ و خونریزی کے بعد شہاب الدین

کو فتح نصیب ہوئی ہندو کی سلطنت کو زوال آیا اور سمرسی مع اپنے بہادر بیٹا

اور جنگجو سرداروں کے مارا گیا۔

कर्ण سمرسی کے بعد اوسکا بیٹا کرن اور اوسکے بھی انتقال پر سمرسی کے بھائی

राहप کا بیٹا راہپ جانشین ہوئے راہپ نے اور سب اودیپور کے رئیسوں کا لقب

راول سے رانا قرار دیا۔

लाखनसी راہپ سے لکسی تک پچاس برس کے عرصہ میں چیتوڑ میں نو رئیس جانشین

ہوئے ان نو میں سے چھ لڑائی میں مارے گئے یہ کل زمانہ غدر و فساد کا

ہوا ہے کہ سلطنت دہلی کے کل شورش و فساد میں اودیپور نے اپنی خود

اختیاری کو ہاتھ سے چھوڑا۔

رانا لکسی ۱۲۷۵ء میں اپنے باپ کی مسند پر بیٹھا بھیم سی کے زمانہ میں اول

چیتوڑ کو مسلمانوں کی حملہ آوری کا تجربہ ہوا لکسی اوس وقت کم عمر تھا

भीमसी اوسکے چچا بھیم سی مختار تھا جبکہ علاؤالدین خلجی شاہ دہلی کو شکست دیکر

نکالدیا ۱۳۰۳ء میں پھر حملہ آور ہوا رانا نے بجز ایک لڑکے کے جسکو نسل تمام کرنے

کی خوف سے علیحدہ کر دیا تھا اپنے سب لڑکوں کو ساتھ لیکر دشمن سے مقابلہ

کیا اور دشمن کی فوج میں بہت کشت و خون کر کے خود مع بیٹوں کے مر گیا

فتحمندوں نے چیتوڑ کو فتح کیا۔

کبھی اودےپور کا رئیس ماہی ندی کا عبور کرکے جاتا تو اوس قوم کی ایک آدمی کو جو چوہان راجپوت اور رہیل عورت سے پیدا ہوئی ہے قربان کرتے تھے یعنی سر کاٹ کر جسم ندی مین ڈال دیتے تھے۔

باپورا ول نے جوان ہوکر اور بھی حوصلہ بڑہایا اور بڑی شہرت حاصل کی مالوہ کے شاہی خاندان مین شادی کی اور جنگلی لوگون کو جنہون نے اوسکے خاندان کی ریاست چہین لی تہی نکالدیا ۷۲۸ء مین چیتوڑ کو فتح کرکے اور اپنا دار الحکومت بنا کر راجپوتانہ مین عملداری کی آخر کار سو برس کی عمر پاکر انتقال کیا۔ اور ایک تاریخ سے یہہ بہی دریافت ہوا کہ ضعیف العمری مین وہ ترک دنیا کرکے خراسان کو چلا گیا تہا وہان پہر شادی کی اور بکثرت اولاد ہوئی الغرض باپورا ول اور سمرسی کے درمیان کہ اس نسل مین تیئسوان راجہ ہوا ہے پانسو برس کا تفاوت تہا۔ खुरासान

سمرسی جو بارہوین صدی مین ہوا ہے بڑا جنگ آور تہا اوس زمانہ کے شاعرون نے اوسکے یہہ اوصاف لکھے ہین کہ بہادر و متحمل اور بہاگنے مین ہنر مند و دانشمند و دانا مشورہ مین فصیح ہمیشہ خدا پرست اپنے سردارون کا محبوب اور چوہان خراج گذارون کا مخدوم تہا۔ समरसी

۱۱۹۱ء مین تاتاری فوج بہ تحت حکومت شہاب الدین معروف محمد غوری ہندوستان پر حملہ آور ہوئی تب سمرسی نے اپنے سالے پرتہی راج فرمان روائے دہلی کی مدد پر جاکر اون سے بمقام تہانیسر مقابلہ کیا اور شکست فاش دیکر ہندوستان سے نکالدیا مگر دو برس بعد شہاب الدین ۱۱۹۳ء थानेसर

نामस रो کے رئیس ایرانی نوشیروان کی اولاد مین ہین اور نہ مثل سرطامس رو صاحب ہمکو اس
पोरस بات پر اعتبار ہے کہ وے سکندر کے مخالف پورس سے نکلے ہین لیکن ہماری راے
ہین اودے پور والے ایرانیون سے زیادہ قدیم ہین اور یہی امر اونکے بزرگون
کی عظمت کیواسطے دلیل کافی ہے۔

اگرچہ راجپوتون کی روایت کے بموجب اودے پور کے رئیسون کا خاندان اودہ کے
लव راجگان نسل شمسی سے ہے یعنی اونکو آپ خلف رام چندر کی اولاد مین ہونیکا دعویٰ ہے
लवकोट लाहौर کہ لو نے اودہ سے پنجاب کو نقل وطن کرکے لوکوٹ جسے لاہور کہتے ہین آباد کیا
تہا مگر انقضاء مدت سے اس خاندان کا مفصل صحیح حال غیر تحقیق رہگیا ہے نہایت
معتمد روایتون سے پیدا ہے کہ اس ریاست کا حاکم سنہ عیسوی کی آٹھوین صدی
مین دغا سے مارا گیا تہا صرف اوسکی رانی جو وہان موجود نہ تھی قتل عام سے بچی اوسکو
حمل تہا لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کو رانی نے کسی برہمنی کو دیکر ہدایت کی کہ برہمن ظاہر
सती کرکے پرورش کرے اور خود ستی ہوگئی یہہ لڑکا اودے پور کے رئیسون کا مورث
बापूरावल اعلےٰ اور باپو راول نام تہا بہیلون مین بطور بہیل کے پرورش پاکر مشہور جسمی صفت
دلاور ہوا درندون اور پرندون کے شکار کیا کرتا تہا اور ان مہمات مین اپنی کل
ہمجنسون کا سرگروہ تہا ایک روز کوئی بڑا کام کیا تہا سب ساتہہ کے لڑکون نے کہا
کہ تجھکو راجہ کرینگے ایک نے اپنی اونگلی چیر کر خون سے اوسکی پیشانی پر راج تلک کردیا
سب لڑکے اپنی قوم کے سردار کے پاس آئے اوس نے بہی منظور کرلیا۔
چنانچہ ابتک رسم چلی آتی ہے کہ جب نیا رانا مسند نشین ہوتا ہے بہیل آکر اپنے خون
سے راج تلک کرتا ہے اور یہہ بہی بصحت کہتے ہین کہ چالیس برس پیشتر تک جب

واقعات راجستان کا نامور مصنف لکہتا ہے کہ باستثناء جیسلمیر راجپوتون مین صرف اودے پور کا ہی خاندان ہے کہ آٹہہ سو برس کی غیر عملداری کے بعد اوسی سرزمین پر حکمران ہے جو اوس زمانہ سے پیشتر اونکو بذریعہ فتح حاصل ہوئی تہی رانا صاحب کے پاس اب بہی قریب قریب وہی ملک ہے جو محمود غزنوی کے عبور دریاے سندہ کرکے ہندوستان پر حملہ آور ہونے سے پیشتر اونکی بزرگونکے قبضہ مین تہا۔ ان کے سواے دیگر خاندان جو راجستان کے شمال مغرب مین حکمران ہین یا قدیم خاندانون کے بقیہ جات ہین کہ اپنے اپنے مقامات قدیم سے مخروج ہوکر یہان مسکن گزین ہوے ہین یا بالکل نئے ہین کہ اپنی قوت بازو سے ریاستین پیدا کی ہین۔
مل صاحب مورخ نے لکہا ہے کہ اودے پور کے رئیسون نے اگرچہ مسلمانونکی اطاعت اختیار کی تہی مگر اپنے پہاڑون کی پناہ سے بالکل مغلوب کبہی نہین ہوئے کل راجپوتون مین اودے پور کا شاہی خاندان مشہور ترین ہے اونکا فخر ہے کہ دہلی کے شاہی خاندان سے کبہی رشتہ داری نکی۔
اور رزینل صاحب نے لکہا ہے کہ اودے پور کا رئیس ہمیشہ راجپوت رئیسون کا سرگروہ سمجہا گیا ہے جو لوگ اوسکے کسیطرح فرمان بردار نہین ہین وہ بہی بہ پابندی دستور قدیم تعظیم و تکریم کرتے ہین اس سے ثابت ہے کہ کسی زمانہ مین اوسکے بزرگون کو اقتدار کلی حاصل تہا اور شاید اوسکے عہد مین راجپوتانہ ایکہی سلطنت ہوا ہو الغرض قدامت اور شاہانہ بہادری سے اس خاندان کی عزت مین بہت اضافہ ہوا ہے کہ اوسکی بزرگی کو سب تسلیم کرتے ہین۔ اگرچہ ہم قبول نہین کرسکتے کہ میواڑ

نام شہر	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
ناتھدوارہ	٢٤	٥٣	٧٣	٥١	اودے پور سے ١٢ میل شمال مین	नाथद्वारा
پلانہ	٢٤	٤٨	٧٣	٥٥	اودے پور سے ١٥ میل شمال مین	पिलाना
راے پور	٢٥	٢٦	٧٤	٩	اودے پور سے ٦١ میل شمال مین	रायपुर
راج گڈھ	٢٥	٢٩	٧٥	١١	بناس ندی کے کنارے پر ٢٧ میل جنوب مین اجمیر سے	राजगढ
راج نگر	٢٥	٤	٧٤	٢	اودے پور سے ٣٩ میل شمال مین	राजनगर
راشمی	٢٥	٢	٧٤	٢٧	اودے پور سے ٥٢ میل شمال مشرق مین	राशमी
ساہدیوی	٢٤	٢١	٧٤	٣٣	اودے پور سے ٦٢ میل جنوب مشرق مین	साहदेवी
سانگانیر	٢٥	٢٢	٧٤	٤٤	نیمچ سے ٤٧ میل شمال مین فصیل اور باغ ہے	सांगानेर
ساوہ	٢٤	٤٥	٧٤	٣٩	اودے پور سے ٥٥ میل شمال و مشرق مین	सावा
شاہ پور	٢٥	٣٧	٧٥	٠	اودے پور سے ١٠٤ میل شمال مشرق مین	साहपुरा
سنگولی	٢٥	٠	٧٥	٠	اودے پور سے ١٠٠ میل مشرق مین	सिंगोली
سلومر	٢٤	٧	٧٤	٩	نیمچ سی ٩٤ میل جنوب و مغرب مین بازار و فصیل ہے ١٧٤٧ فیٹ بلند سطح سمندر سے	सलूम्बर

	نام شہر	عرض بلد شمالی — درجہ	عرض بلد شمالی — دقیقہ	طول بلد مشرقی — درجہ	طول بلد مشرقی — دقیقہ	کیفیت
अम्बाभवानी	امبابھوانی	۲۴	۲۲	۷۲	۵۱	اودے پور سے ۱۶ میل جنوب مغرب مین
अमली	املی	۲۵	۲۰	۷۴	۲۰	اودے پور سے ۶۰ میل شمال مشرق مین
बागोर	باگور	۲۵	۲۰	۷۴	۱۲	اودے پور سے ۶۷ میل شمال مشرق مین
बिजोली	بجولی	۲۵	۷	۷۵	۲۰	اودے پور سے ۱۰۱ میل شمال مشرق مین
डाबला	ڈابلہ	۲۵	۴۱	۷۴	۴۹	اودے پور سے ۹۸ میل شمال مشرق مین
देवगढ	دیوگڈھ	۲۵	۳۲	۷۳	۵۸	اودے پور سے ۶۲ میل شمال مین
दौलतगढ	دولت گڈھ	۲۵	۳۷	۷۴	۲۵	نصیر آباد سے ۵۷ میل جنوب مغرب مین
कांकरोली	کانکرولی	۲۴	۵۰	۷۳	۵۶	یہہ قصبہ راج سمندر نامی تالاب کے کنارہ پر نیمچ سے ۷۹ میل شمال مغرب مین واقع ہے۔
कपासन	کپاسن	۲۴	۵۳	۷۴	۲۵	اودے پور سے ۴۵ میل شمال مشرق مین
लावा	لاوہ	۲۵	۱۲	۷۴	۲	راستہ نیمچ و جودہ پور پر ۱۰۷ میل جودہ پور سے جنوب مشرق مین تین ہزار آدمی کی آبادی
मांडलगढ	مانڈل گڈھ	۲۵	۱۰	۷۵	۱۰	اودے پور سے ۹۶ میل شمال مشرق مین
मंडल	منڈل	۲۵	۲۵	۷۴	۳۷	اودے پور سے ۷۶ میل شمال مشرق مین

کردی۔ سنہ ۱۵۳۳ء مین بہادر شاہ والی گجرات نے چیتوڑ کو فتح کیا مگر بہت جلد
ہمایون بادشاہ دہلی نے اوسکو نکال کر راجپوت رئیس کو از سر نو قابض کر دیا۔
سنہ ۱۵۶۷ء مین اکبر شاہ نے حملہ کر کے فتح کیا جب راجپوت بالکل مایوس ہو گئے
اپنی عورت بچون کو قتل کر کے یکبارگی حملہ آور ہوئے اور مقابلہ کر کے مر رہے۔
مگر پھر رئیس میواڑ نے حاصل کر لی سنہ ۱۶۷۶ء مین افواج اورنگ زیب نے پھر
چیتوڑ کو خالی کرایا مگر جب سلطنت دہلی مین زوال آیا پھر راجپوتون کے قبضہ مین
آئی نیمچ سے ۳۰ میل شمال مغرب مین اور نصیر آباد سے ۱۰۰ میل جنوب مین ہے
عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۱ دقیقہ۔

دیگر شہر و قصبات حسب تفصیل ذیل ہین۔

نام شہر	عرض بلد شمالی	طول بلد مشرقی	کیفیت
[illegible]	۲۵ - ۱۵	۷۴ - ۵۸	اکثار آستر نیمچ وجود پونیچ سے ۹۰ میل شمال و مغرب مین ایک گھاٹی مین جسکے گرد و پیش مین پہاڑ ہین واقع ہے فصیل پختہ اور بازار ہے

झमेट

سو رپچے بہت اچھے بنے ہوئے ہین - تیسرے کرشن کے دو بڑے بڑے مندر
ہین - ان مندرون کے قریب دو تالاب مکسر پتہر کے پارچون کے بنے ہوئے ہین
ہر ایک کا ۱۲۵ فیٹ طول ۵ فیٹ عرض ۵۰ فیٹ عمق ہے - چوتہے پہاڑ کی چوٹی پر
ایک مہادیو کا مندر بہت بڑا ہے اوسکے آگے ترشول کہڑا ہے - مکانات کا نقشہ بہت
اچھا ہے اور عمدہ مصالحہ سے تیار ہوئے ہین - پانچوین تعمیرات مین سب سے زیادہ
نامور کیرت کہمبہ ہے کہ رانا کہمبو نے جو سنہ ۱۴۱۸ع سے ۱۴۶۸ع تک حکمران رہا مالوہ و
कीरतखम्भ रानाखम्भ
گجرات کی متفق فوجون پر فتح پانے کی یادگار مین بنوایا تہا - یہہ عمارت ۴۲ فیٹ کے
مربع چبوترہ پر واقع ہے اوسکی بلندی ۱۲۲ فیٹ ہے اور نیچے سے چارون سمتون
مین سے ہر ایک ۳۵ فیٹ ہے اسکی نو منزلین ہین اور اخیر منزل پر چہتری ہے
کل کی تعمیر عمدہ سفید سنگ مرمر کی ہے اور مذہب ہنود کی انواع تصویرات اور
منقوش ہین -

پہاڑ کی چوٹی کے وسط مین ایک عجیب جین منار ہے کہ سنہ ۸۹۶ع مین تعمیر ہوئی تہی
ہندوستانی لوگون کا بیان ہے کہ اس قلعہ مین ۸۴ باوڑیان ہین مگر جب ہیبر صاحب
نے سخت گرمی کے موسم مین دیکہا صرف بارہ باوڑیون مین پانی تہا اونمین سے
ایک مین ایک چشمہ کا پانی آتا ہے - جنوب مغربی کنارہ کیطرف مگر اوس سے علیحدہ
ایک چہوٹا پہاڑ ہے جس سے حملہ آور فوج کو قلعہ کی فوج کے مقابلہ مین بہت پناہ
مل سکتی ہے اور اسطرف سے پہاڑ کی چڑہائی بہت سہل ہے -

سنہ ۱۳۰۳ع مین علاؤالدین پٹہان شاہ دہلی نے چیتوڑ فتح کی تہی مگر رئیس سابق
کے بہتیجے کو بشرط اداے خراج و نوکری پانچہزار سوار اور دس ہزار پیادہ کی والپس

ہین - مہارانا صاحب کا محل البتہ ایک عمدہ سنگین عمارت ہے پہاڑ کی دہار کے
اوپر قریب سو فیٹ کے بلند کہڑا نظر آتا ہے اوسکے اوپر سے جہیل و گہاٹ و شہر
کی خوب سیر ہوتی ہے تالاب بنایا ہوا ہے ایک خام پشتہ سے جسکا طول ۲۴۴ فیٹ
اور عرض اوپر سے ۱۱۰ فیٹ اور نیچے سے کسیقدر زیادہ ہے اور بلندی پانی
سے اوپر ۲۷ فیٹ ہے ایک چشمہ پانی کا روکا گیا ہے اس پشتہ کے باہر کیطرف
سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور اوس پر مورتین اور چہوٹے چہوٹے مندر اور دیگر
مکانات بہت ہین حسب تحریر ٹوڈ صاحب ۱۸۱۸ء مین شہر مین پچاس ہزار گہر
مین سے تیس ۳۰ ہزار رہ گئے تہے مگر انگریزی حفاظت مین آنیکے بعد شہر و ریاست
دونون مین بہت ترقی ہوئی ہے جیساکہ تاریخ سے معلوم ہوگا اس شہر کو رانا
اودے سنگ نے ۱۵۶۸ء مین آباد کیا تہا شہر اور اوسکے ساگر تالاب اوسی
کے نام سے نامزد ہوئے ہین - سطح سمندر سے ۲۰۶۴ فیٹ بلند ہے اور عرض
بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۷ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۹ دقیقہ پر واقع ہے
چیتوڑ کا قدیم قلعہ اور شہر سابق مین بہت بڑا اور مشہور مقام تہا مگر زمانہ حال
مین زوال پاگیا ہے قلعہ پہاڑ پر ہے اور شہر کی فصیلین بلند اور مکانات جابجا
پہاڑ کے اوپر واقع ہین اس سے قلعہ و شہر بہت دور سے نظر آتے ہین -
شہر ندی کے کنارہ پر جسے بیڑس و بیڑج کہتے ہین واقع ہے - یہان اس ندی
پر نو محرابون کا عمدہ پل ہے قلعہ کے احاطہ کے اندر کئی قدیم مکانات ہین اون مین
سے اول نولکہا بہنڈار ایک مختصر اندرونی قلعہ ہے اوسکی بہت عریض اور بلند
دیوار و برجین ہین - دوسرا رانا صاحب کا محل سادہ و عمدہ تعمیر کا اوس مین

बेरस
बेरज

नौलखा
भंडार

جودہ پور کی فوج متعینہ قلعہ نے بطمع یہہ قلعہ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کو خالی کردیا او
سرکار نے مہارانا صاحب اودے پور کو دیدیا سمندر کے سطح سے ۳۳۵۳ فیٹ
بلند ہے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۰ دقیقہ۔

جہیل اودے ساگر وغیرہ چہوٹے تالاب اور جہیلون اور کانکرولی کے تالاب کے سواے کہ اوسکا ذکر باب اول مین ہوا ہے اس راج مین **ڈیبر** کا جہیل ہے کہ بحساب وسعت سب سے بڑا یعنی طول مین نو میل اور عرض مین پانچ میل شمال سے کئی ندیان اوسمین آتی ہین جنوب کیطرف سے اوسکا پانی ماہی ندی مین جاتا ہے اودے پور سے ۳۲ میل جنوب مشرق مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۱۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴ دقیقہ پر واقع ہے۔ कांकरोली देबर माही

ندیان میواڑ کے ملک مین بناس مشرقی و مغربی و بیرس و سابرمتی و سوکری و کہاری ندیان ہین چنانچہ اونکا مفصل حال اول و دوم باب مین لکہا گیا ہے۔ साबरमती सोकरी खारी

شہر و قصبات میواڑ مین اول شہر دار الریاست **اودے پور** ہے کہ ایک گہاٹہ مین پشت پہاڑ پہ کہ بجز مغرب کے جسطرف پانچ میل کے محیط کا ایک تالاب ہے ہر طرف سے پہاڑون سے گہرا ہوا ہے واقع ہے۔ یہہ گہاٹہ تیس میل طول مین اور دس میل عرض مین ہے شہر کے قریب تالاب ہے اوس سے چہوٹا مگر تاہم بہت وسیع ایک اور تالاب چہہ میل کے فاصلہ پر مغرب مین ہے اور چہوٹے چہوٹے جہیل اور تالاب بکثرت ہین اس سبب سے نواح اودے پور مین بخار وغیرہ کی بیماری بہت رہا کرتی ہے مشرق کیطرف دور سے دیکہنے سے شہر بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے مگر قریب سے دیکہا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ شہر ونکی وضع اور طرز عمارت اچہی نہین

سوکس فی مربع میل اور آمدنی ۲۶۶۱۰۰۰ روپیہ سالانہ ہے۔

جغرافیہ

اس ملک کے جنوب مغربی حصہ مین شہر اودے پور سے سرحد سروہی تک کوہ اراولی کا سلسلہ ہے اور جیساکہ راجپوتانہ کے جغرافیہ مین لکہا گیا شمال مین کوملمیر ہوکر اجمیر کیطرف چلا گیا ہے یہان اس پہاڑ کا عرض چہہ میل سے پندرہ میل تک مختلف ہے اور اودیپور وجودہ پور کے درمیان بطور سرحد کے واقع ہے کوملمیر سے جنوب مین گہاٹہ اور احاطہ بہت ہین اون مین بہیل و مینہ و میر لوگ کہ ملک کے اصلی باشندگان قدیم ہین بنا زندگی رہتے ہین کسی سرکار کی حکومت کو نہین مانتے اور نہ کسیکو خراج دیتے ہین۔

اس پہاڑ مین اکثر مقامات پر معدنی پیداوار بہت ہے سابقًا اودے پور مین رانگ کے گانون کی بہت آمدنی تہی اور اوسمین چاندی بہی نکلتی تہی تانبہ بکثرت ہے اور رائج الوقت پیسہ اوسکا بنتا ہے ٹوڈ صاحب لکہتے ہین کہ راناصاحب کی دانست مین اونکے پہاڑون مین ہر قسم کی فلزات ہے۔ باقی ماندہ ملک جسمین اودے پور کا گہاٹہ بہی داخل ہے سطح سمندر سے دو ہزار فیٹ برتر ہے اور بناس و بیرس و دیگر ندیون کے میلان سے کہ اراولی سے نکلی ہین زمین کا ڈہال جنوب مغرب سے شمال مشرق کیطرف ثابت ہے۔

کوملمیر (कोमलमेर) اثنا راستہ اودے پور اور جودہ پور کے گہاٹہ ہے اور اوس پر قلعہ ہے اودے پور سے پچاس میل شمال مین اور جودہ پور سے نوے میل جنوب مشرق مین یہہ گہاٹہ کوہ اراولی کے عمیق اور پیچدار نالون مین واقع ہے اور میواڑ اور مارواڑ کے میدانون کی آمدورفت کیواسطے بہی گذرگاہ ہے ۱۸۱۸ء مین رئیس

باب سوم وقایع راجپوتانہ

نقشہ ریاستہای متعلقہ ایجنسی میواڑ

اجمیر

خوشحال گڈھ

اودے پور ۲ لکھہ ص ۱۱۱		ڈونگرپور	بانسواڑہ	پرتاب گڈھ	میزان
خراج ۲ لکھہ	خرچ میواڑ بہیل کورپس ص ۱۱۱	سا معہ ۔ معہ ۱۱	سا معہ ۔ معہ ۱۱	۱۱ معہ ص ۱۱۱	۷ لکھہ ۱ سکالہ ۱۱

اور علاوہ مصارف محکمہ جات حکام مندرجہ صدر کی تخمیناً سوا لاکھہ روپیہ سالانہ خرچ میواڑ بہیل کورپس کا ہے۔

میواڑ بہیل کورپس صرف ہندوستانی پیادون یعنی بہیلون کی فوج ہے اوس مین کل ۶۵۲ مسلح جوان ہین اون مین سے ۱۴۵ چہاونی کوٹرہ مین متعین رہتے ہین اور باقی کل ہیڈ کوارٹرس یعنی چہاونی صدر کہیرواڑہ مین رہتے ہین۔

اب اس ایجنسی کے متعلق ریاستون کے علیحدہ حالات لکھے جاتے ہین۔

فصل اول

ریاست میواڑ یعنی اودے پور

ریاست اودے پور جسے میواڑ کہتے ہین اول درجہ کی ریاست ہے اوسکے شمال مین اجمیر کا انگریزی ضلع مشرق مین بوندی گوالیار ٹونک و پرتاب گڈہ کی ریاستین جنوب مین بانسواڑہ ڈونگرپور اور ماہی کانٹہ کی ریاستین اور شمال و مغرب مین سروہی کی ریاست و ضلع گودواڑ علاقہ مارواڑ و ضلع اجمیر واقع ہین۔ माहीकांटा गोदवाड़

خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۴۶ دقیقہ اور ۲۵ درجہ ۵۶ دقیقہ اور طول بلد شرقی ۷۲ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۳۸ دقیقہ کے درمیان اوسکا غایت طول شمال و جنوب مین ۱۵۰ میل اور عرض ۱۳۰ میل رقبہ ۱۲۶۱۴ مربع میل ہے آبادی ۱۲۶۱۴۰۰ انجسنا

باب سیوم

اجینسی میواڑ

मेवाड़ उदेपुर डूंगरपुर बांसवाड़ा परतापगढ़

اس اجینسی سے چار ریاستین متعلق ہین — اوّل میواڑ یعنی اودے پور — دوم ڈونگرپور سیوم بانسواڑہ — چہارم پرتاب گڑہ —

ان ریاستون کے انتظام ونگرانی کیواسطے سرکار ذوی الاقتدار کیطرف سے حکام و افسران مفصلہ ذیل متعین ہین —

اول صاحب پولیٹکل اجنٹ میواڑ جو بمقام اودے پور تشریف رکہتے ہین —

खेरवाड़ा

دوم صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ قطعات کوہستانی ملک میواڑ جو بمقام کہیرواڑہ رہتے ہین اور پہاڑی ملک علاقہ اودے پور اور ریاست ڈونگرپور کی نگرانی وانتظام کرتے ہین اور اونکے تحت حکومت مین فوج معروف میواڑ بہیل کورپس چہاونی کہیرواڑہ مین رہتی ہے —

कोटड़ा

سیوم صاحب اسسٹنٹ دوم صاحب پولیٹکل اجنٹ بہادر میواڑ مقیم چہاونی کوٹڑہ که وہان بہی ایک جمعیت میواڑ بہیل کورپس کے متعین رہتی ہے —

چہارم صاحب اسسٹنٹ پولیٹکل اجنٹ میواڑ متعینہ ومقیم بانسواڑہ —

اس اجینسی مین ریاستون سے خراج وغیرہ کی آمدنی بقدر ے لاکہہ ۱ سالانہ حسب تفصیل ذیل ہوتی ہے —

جسونت سنگہ رلاوتہ والہ کی گود بیٹھا تہا - مگر پہر جب اوسکے درجن سال پیدا ہوا تب اپنے بیٹے کو رلاوتہ پر قابض کیا اور خود اجمیر مین اپنا حصّہ لینے آیا مگر بعد پنچایت اوسکا دعوی خارج ہوا اب وہ صرف رلاوتہ پر قابض ہے -

پہیر جس زمانہ مین پرگنہ رامسر تعلقہ اجمیر مرہٹون کیطرف سے بطور اجارہ مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کے پاس تہا پہیر کی جاگیرداران نے ایک چاہ مع بارانی اراضی کے کہ پیمایش حال سے ۷۰۷ بسکہہ ہے بنظر حفاظت وہی راجہ کے تعلق بطور بہوم کے کردیا تہا کہ حفاظت گانو کی راج کی طرف سے ہوا کرتی تہی جب انگریزی عملداری اس ملک مین آئی وہ زمین بدستور راج کشنگڈہ کے قبضہ مین رہی چنانچہ ابتک اوس پر راج کشنگڈہ کا قبضہ ہے گانو کی حفاظت کے واسطے چند آدمی مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کی طرف سے رہا کرتے ہین -

سداپور مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کے بہائی بیٹون مین سے ہمت سنگہ راجہ سداپور مین بہوم رکہتا ہے - اس خاندان کو یہہ بہوم اوس زمانہ مین حاصل ہوئی تہی جب اجمیر کشنگڈہ کے ٹہیکہ مین تہا یہہ بہوم پاڑوی کو ملتی ہے چاند سنگہ کی اولاد فتح گڈہ مین رہتی ہے اور ظالم سنگہ زورت سنگہ جو برادر حقیقی ہمت سنگہ کے ہین اونکا تعلق نہین ہے چند آدمی ہمت سنگہ کے سداپور مین رہتے ہین اور حفاظت وہی کرتے ہین -

موضع چاندولائی بیری سال راجہ فتح گڈہ کا اس گانو مین بہوم ہے حسب شرح سداپور کے اوسکو بہوم حاصل ہوئی ہے اصلی ریاست فتح گڈہ مین ہے یہہ بہوم ہمیشہ پاڑوی کو ملتی رہی ہے بہیم سنگہ کی اولاد کچولیان علاقہ کشن گڈہ مین جاگیردار ہے -

कचोलया

آمدنی ہے ماہہر ۹ پائی مالگذاری ہے -

علاقہ جات علاوہ استمرار

گنگوانہ اس علاقہ مین جاگیردار ہے کہ استمرار یا بوم نہین رکہتا اس خاندان
کے مورث اعلیٰ راے سنگہ کے پانچ بیٹے ہوئے - منجملہ اونکے بیر سنگہ کو کہرکہڑی — खरखड़ी
جو ساٹہہ ہزار روپیہ کا علاقہ تہا ملی - اور سانوت سنگہ و بہادر سنگہ نے باقی ریاست
بحصہ مساوی تقسیم کرلی - سانوت سنگہ روپ نگر مین رہا اور بہادر سنگہ جو مورث — रूपनगर
مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کا تہا کشن گڈہ مین رہا - سانوت سنگہ کا بڑا بیٹا سردار سنگہ
لاولد فوت ہوا اوس نے وصیت کی تہی کہ امیر سنگہ ولد بیر سنگہ وارث ہووے لیکن
بوقت وفات سردار سنگہ کے بہادر سنگہ نے امیر سنگہ کی تبنیت سے انکار کرکے روپنگر
پر قبضہ کرلیا تب امیر سنگہ نے مہاراجہ جودہپور کی مدد سے روپ نگر لیا بہادر سنگہ
ہلکر کیطرف متوجہ ہوا اور ایک لاکہہ روپیہ دیکر امیر سنگہ کو روپ نگر سے نکلوادیا
اور بیر سنگہ کو باستثناء موضع لانبہ کے جو اوسکی ماں کے پاس تہا اپنے علاقہ سے بیدخل — लांबा
کیا - بیر سنگہ مرہٹون کے شامل ہوا اور پانی پت کی لڑائی مین کام آیا - مادہوجی
سیندہیہ نے امیر سنگہ و صورت سنگہ کو گنگوانہ وغیرہ چہہ گانو کی جاگیر عنایت کی آپس
کی تقسیم سے امیر سنگہ نے منجملہ چہہ کے سرانہ نگری آرڑکہ تین گانو پر دخل
پایا اور صورت سنگہ گنگوانہ اونٹڑہ نگرہ تین گانو پر قابض رہا - پہر امیر سنگہ نے
جے پور مین جاکر نوکری کی تب مہاراجہ سیندہیہ نے تینون گانو ضبط کرلئے -
صورت سنگہ کے تین لڑکے ہوئے - بڑے بیٹے جسونت سنگہ کو لانبہ ملا - اور — रलावता
ارجن سنگہ و شیر سنگہ کو گنگوانہ اونٹڑہ و نگرہ ملا - جیت سنگہ پسر ارجن سنگہ

۴۴۸۷ بیگھہ کا رقبہ ؏ کی آمدنی اور ا؏ ۱۵ار۲پائی مالگذاری ہے۔

منوہرپورہ

اس گانومین ٹھاکر فتح سنگہ گوڑ راجپوت استمرار دار ہے وہ کسی کی ذیل مین نہین ہے نگر دوسری صف مین ۴۶ نمبر پر کرسی نشین ہے گانو کا رقبہ ۲۷۵۰ بیگھہ آمدنی ؏ اور مبلغ ا؏ ۶ر۲پائی مالگذاری ہے۔

راجوسی

راجوسی وغیرہ چار دیہات کے استمرار دار چوہان ہینہ ین حال اونکا پیشتر لکھا گیا ہے اون مین سے شمشیر خان سرگروہ دوسری صف مین ۴۸ نمبر پر کرسی نشین ہے۔

کیفیت

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
راجوسی	یک	۱۰۶۴۵	ا؏	ا؏ ۲ر	
دیہات متعلقہ	سے	۷۸۷۵	ا؏	؏ ۱۵ر۶پائی	ـ
میزان	للعہ	۱۸۵۲۰	؏	ا؏ ار۶پائی	

کوٹڑی कोटडी

اس گانو کا استمرار دار چیتر بہوج چارن ہے گانو کا رقبہ ۸۰۰ بیگھہ لا روپیہ کی

ساتہہ ہنین ہے مگر خود دوسری صف مین ۴۵ نمبر پر کرسی نشین دربار ہے
ریچہہ مالیان صرف ایک گانو ہے اوسکا رقبہ ۲۳۹ بیگہہ آمدنی ایک ہزار روپیہ ہے
اسمین سے پرہہ پائی مالگذاری اداکرتا ہے۔

سیٹہن

اول اس گانو پر ٹہاکر سور سنگہ قابض ہوا تہا اور اوسی نے اس گانو کو پہر آباد کیا
تہا اب اس گانو پر ٹہاکر کشن سنگہ قابض ہے کسی تعظیمی کے ذیل مین نہین ہے مگر
دوسری صف مین ۴۴ نمبر پر خود کرسی نشین دربار ہے صرف ایک گانو ۲۶۴۷ بیگہہ
رقبہ اور الہار ... آمدنی کا ہے اوس مین سے مبلغ ... پائی مالگذاری
سرکار داخل ہوتی ہے۔

کرٹیل

اس خاندان کا مورث کشن سنگہ چانداجی کا چہوٹا بیٹا تہا اس گانو مین سابق کرٹیل
کوٹ کے گوجر آباد تہے اون کے نام سے گانو مشہور ہے کشن سنگہ قصبہ پلونڈا علاقہ
مارواڑ کا باشندہ تہا ساردول سنگہ پوار کی مدد سے دیوالی کے دن جب گوجر
تہوار کی رسوم مین مشغول تہے اون پر حملہ کرکے کرٹیل کو چہین لیا کشن سنگہ کے
تین بیٹے ہوئے اونمین سے راج سنگہ کرٹیل مین رہا اور اورون کی اولاد
کنولائی وکاٹیر مین بہومیہ ہوئی — سمان سنگہ وپہول سنگہ کے پاس اس گانو
مین زیادہ زمین ہے اس سبب سے باوجودیکہ اولاد اکبر نہین ہین بطور پاٹوی
عزت دار سمجہہ جاتے ہین اونکے اور بہائی جو شاید حقیقت مین بڑے ہین بہومیہ
ہین سمان سنگہ پہول سنگہ دوسری صف مین ۴۷ نمبر پر کرسی نشین ہین گانو کا

पलोंडा

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
باگسوری	یک	١٠٥٠٨	لعہ	الماعہ ۱۲ر۸ پائی	
بوبانیہ	یک	۴۶١٩	سمعہ صما	سماعہ	
سیزان	دو	١۵١٢٧	عہ صما	اعہ ۱۲ر۸ پائی	

میواڑیہ

اس خاندان کا مورث اعلے اجیت سنگہ مہاراجہ ادیے سنگہ والی میواڑ المخاطب ہوٹا راجہ کا سب سے چہوٹا بیٹا تہا کہتے ہین کہ اوسکی چوتہی پشت مین رام سنگہ نے ١٦۵١ء مین یہہ گانو جنگل ویرانہ مین آباد کیا تہا اسی خاندان مین پالوسی ہونیکا دستور ہے بہائیون کو کسیقدر جاگیر بطور حوالہ یعنی معاش کے ملتی رہی ہے عملداری مرہٹہ مین وہ زمین بہوم متصور ہوکر خدمت حفاظت اونکے ذمہ کی گئی بعد سنہائی اس بہوم کے ٹہاکر جو گیداس کل گانو پر قابض ہے یہہ ٹہاکر کسی تعظیمی کے ساتہہ نہین ہے — مگر خود دوم صف کے ۳۴ نمبر پر کرسی نشین دربار ہے میواڑیہ صرف ایک گانو ہے رقبہ اوسکا ۳۸۸۵- آمدنی دو ہزار کی ہے اوسمین سے اما للعہ ١۵ر۳ پائی مالگذاری ادا کرتا ہے —

ریچھہ مالیان

ریچھہ مالیان قریب پیپانگن کے خاندان کا مورث اعلے کلیان داس تہا اوسکے قابض ہونیکا صحیح حال معلوم نہین ہے اب جہیتر سنگہ قابض ہے وہ کسی تعظیمی کے

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی ریاست	تعداد مالگزاری	کیفیت
گوبند گڈہ	یک	۱۰۳۶۲	عـمـ سـۂ	عـہ ۱۱۱ الـمـ ۱۴	
جسونت پورہ	یک	۰	الـ صا ـــہ	۰	
میزان	۲	۱۰۳۶۲	لعـ صا ـــہ	عـہ ۱۱۱ الـمـ ۱۴	

باگسوری

جگمال کے تیسرے بیٹے لاڈ سنگہ کی اولاد باگسوری مین استمرار دار ہے باگسوری کا ابتدائی حال مسعودہ کی کیفیت مین درج ہوا ہے اب اسقدر کافی ہے کہ لاڈ سنگہ کی اولاد مین مان سنگہ شیودان سنگہ برادران حقیقی ہوئے اور باگسوری ہو بانیہ گراس مین ملا پہر بہوپ سنگہ کہان سنگہ جان سنگہ کو کوئی گانو گراس مین نہین ملا اونکی اولاد بنوڑیہ مین رہتے تہے اور رام سنگہ پرتاب سنگہ کی اولاد باگسوری مین حوالہ کہاتی ہے۔

मनोहरपुरा

ٹہاکر ناہر سنگہ استمرار دار باگسوری ۱۵ نمبر پر تعظیمی ہے مگر آیندہ اس ریاست مین تعظیمی نہون گے اوسکے ساتہہ دوسری صف مین رگہناتہہ سنگہ دلونت سنگہ ٹہاکران بو بانیہ ۴۲ نمبر پر ہین۔

کیفیت	تعداد مالگذاری	تعداد آمدنی	تعداد رقبہ	تعداد دیہات	نام ریاست
	[illegible]	[illegible]	۵۰۹۰۱	[illegible]	کہروہ
	•	[illegible]	۴۴۶۰	[illegible]	بہلفی کہیڑہ ناسون دیوگڈہ
	[illegible]	[illegible]	۵۵۳۶۱	[illegible]	ہیزان

گوبندگڈہ

اکبرشاہ کے عہد مین مہاراجہ اودے سنگہ المخاطب موٹا راجہ والی مارواڑ مورد عنایات شاہی تہا اور اوسکا بیٹا بہگوان داس بادشاہ کا دوست اور مصاحب تہا اوسکی اولاد حسب تفصیل ہوئی۔

گوبند داس۔ کاہن جی۔ سلطان جی۔ بلرام جی۔ اچلداس جی۔ گوپالداس جی ان مین سے اچل داس لاولد رہا۔ کاہن جی سلطان جی بلرام جی اور گوپالداس جی مارواڑ مین رہے گوبند داس نے پیسانگن کے قریب اپنے نام سے موضع گوبندگڈہ آباد کیا اور قلعہ بنایا۔ اس ریاست مین چار گانوہین منجملہ اونکے جسونت پورہ جسونت سنگہ نے آباد کیا تہا اکہے پورہ اکہے سنگہ نے۔ اور سمرتہہ پورہ سمرتہہ سنگہ نے اور تپوتہ قدیم گانوہے ریاست گوبندگڈہ سے کسی بہائی بیٹے کو کوئی گانو نہین ملا۔

ٹہاکر لچہمن سنگہ استمراردار گوبندگڈہ۔ ۱۲ نمبر پر تعظیمی ہین اور اونکے ساتہہ تیسری صف مین شیام سنگہ ٹہاکر جسونت پورہ ۲۰ نمبر ہے۔

کھروہ

اس خاندان کا مورث اعلےٰ شکت سنگہ مہاراجہ اودے سنگہ المخاطب موٹا راجہ والی
مارواڑ کا بیٹا تہا اس علاقہ کے لوگ کہتے ہین کہ راج مارواڑ سے ملا تہا مگر کچہہ ثبوت نہین
ہے - اکبری عہد مین پرگنہ کھروہ شامل پرگنہ اجمیر سرکاری خالصہ مین تہا کہ آئین اکبری
مین درج ہے - یہہ علاقہ دو علیحدہ حصون پر منقسم ہے ایک بڑا جسمین خاص کھروہ
ہے دوسرا قلیل قریب پیسانگن ہے - اس خاندان مین سات پشت تک برابر یہی عمل
رہا کہ پاٹوی اولاد کل ریاست پر قابض ہوتی ہے اور بہائیون کو کچہہ نہین دیا جاتا
چنانچہ اس خاندان کے اکثر لوگ نقل وطن کر گئے باقی ماندہ موضع جاٹلی و اکہری علاقہ
اجمیر مین بہومیہ ہین -

شکت سنگہ سے آٹہوین پشت مین سورج مل کے چہوٹے بیٹے چتر سنگہ کو موضع دیوگڈہ
بطور گراس ملا - اور دیوی سنگہ کے چہوٹے بیٹے گلاب سنگہ کو ناسون اور پرتاپ سنگہ
کے چہوٹے بیٹے شیام سنگہ کو بہوانی کہیڑہ - باقی ریاست پر مادہو سنگہ پسر جسونت سنگہ
بلاشرکت غیرے قابض ہے - بہوانی کہیڑہ ناسون و دیوگڈہ کے ٹہاکر کہروہ کے
ٹہاکر کو نذرانہ دیتے ہین اور کہروہ کا ٹہاکر اونکی بابت سرکار مین مالگذاری دیتا ہے
جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر مادہو سنگہ کو راؤ صاحب کا خطاب ملا ہے راؤ مادہو سنگہ
صاحب نمبری پر خود تعظیمی ہین اوسکے ساتہہ ہین اور کوئی کرسی نشین دربار نہین ہے

پہنیر سنگہ ناندسی ۔ سود سنگہ شوکلہ ۔ بلونت سنگہ شوکلی ۔ برہم سنگہ اردوتر ۔ عالم سنگہ رگہناتہہ گڑہ ۔ بیجے سنگہ ریہہ مالیان ۔ شیو سنگہ کنی کلان ۔ منگل سنگہ گورتہل ۔ تیجی سنگہ اجیت پورہ ۔ ساونت سنگہ کیبانیہ مین تیسری صف مین کوئی نہین ہے اور ٹہاکر بڑلی کے ساتہہ ۔ دوم صف مین ۔ سروپ سنگہ گویلہ ۔ شیودان سنگہ ناگولا اور سوم مین ساونت سنگہ کنی خورد ہین ۔

اور ٹہاکر دیوگانو کے ساتہہ صرف دوسری صف مین البشری سنگہ ٹہاکر سلاری ہے ۔

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
دیولیہ	[illegible]	١٨٤١٥	[illegible]	[illegible] ۲ر	
ریاستہا متعلقہ وساتولائی	[illegible]	٥١٧٤٩	[illegible]	[illegible] ۱۲ر ۱۰ پائی	
بڑلی	[illegible]	٢٢٤٠١	[illegible]	[illegible] ۶ر ۵ پائی	
ریاستہای متعلقہ	[illegible]	١٨٣٦٠	[illegible]	[illegible] ۱۰ر ۶ پائی	
دیوگانو بگہیڑہ	[illegible]	٢٢٥٩٨	[illegible]	[illegible] ۸ر ۲ پائی	
سلاری وکیبانیہ	[illegible]	٨١٠٨	[illegible]	[illegible] ار ۲ پائی	
میزان	[illegible]	١٠٥٦٣١	[illegible]	[illegible] ۹ر ۱ پائی	

دولی سنگہ کی اولاد مین ٹھاکر مادہو سنگہ بڑلی پر تن تنہا قابض ہے۔
دیوگانو بگہیڑہ کے خاندان کا مورث اعلےٰ ناہر سنگہ تہا جسے دیولیہ سے ناندسی وگوڈہ
گراس مین ملی تہی بعد ازان ناہر سنگہ نے راجگڈہ کے خاندان کے گوڑ راجپوتون کو
موضع دیوگانو سے بیدخل کرکے اپنا قبضہ کرلیا اور اسیطرح سیسودیون سے بگہیڑہ
گانو لیا۔ ۱۷۵۵ع مین جب ناہر سنگہ کا گوڑون سے مقابلہ ہوا تو اوس لڑائی مین
جونیان کا ٹھاکر مع اپنے بیٹے کنور کشن سنگہ کے ناہر سنگہ کی امداد کیواسطے گیا تہا
کشن سنگہ نے دلیرانہ لڑائی کی تہی تا بحدیکہ سر کٹ جانے کے بعد بہی حربۂ شمشیر کرتا رہا
اور خود کام آیا جب ناہر سنگہ نے دیوگانو فتح کرلیا تو کشن سنگہ کے خون کے
عوض اوس علاقہ کے چار گانو جونیان کے ٹھاکر کو دئے اور باقی ماندہ اپنے قبضہ
مین رکہے۔
ناہر سنگہ کی اولاد حسب تفصیل ذیل ہوئی۔
ڈیوکرن[۱] جسکو دیوگانو بگہیڑہ ملا اور وہ پاٹوی ہوا۔ بہرت سنگہ کو ناندسی۔ اندر سنگہ[۳]
کو سلاری۔ ہاتھی[۴] سنگہ۔ تیج[۵] سنگہ۔ ارجن[۶] سنگہ کو باقی ماندہ دیگر دیہات ملے۔
اسکی یہہ کیفیت ہے کہ اونکا ایک بہائی رگہناتہہ سنگہ دیولیہ مین اودیت سنگہ کی گود
گیا تہا وہان سے رگہناتہہ سنگہ نے تیج سنگہ کو ریچھہ مالیان اور ہاتہی سنگہ کو موضع
بگرای مین کچھہ زمین اور ارجن کو کیانیہ دیا دیوکرن کی اولاد مین پہر تقسیم نہوئی اب
رام سنگہ ٹھاکر حسب قاعدہ وراثت پاٹوی پر قابض ہے اس خاندان مین راوہری سنگہ
صاحب دیولیہ۔ مادہو سنگہ ٹھاکر بڑلی۔ رام سنگہ ٹھاکر دیوگانو نمبر ۶ و ۱۴ و ۱۱ بر
تعظیمی ہین ٹھاکر دیولیہ کے ساتہہ دوم صف مین۔ دیبی[۱۲] سنگہ گوڈہ۔ پرتاب سنگہ[۱۳] گراس

دیولیہ و بڑلی و دیوگانو

اس خاندان کا مورث اعلے اکہے راج تہا جسکو برو ی تقسیم بہنائی سے منجملہ ۸۴ کے ۳۸ گانو ملے تہے - مگر ٹہاکر صاحب دیولیہ کا بیان ہے کہ اکہے راج نے بہنائی سے نصف علاقہ تقسیم کراکے ۲۲ گانو لیئے تہے اور نرسنگ داس مورث ٹاٹوڑلی کو تین گانو اپنے پاس سے دیئے تہے - اکہے راج کے پانچ بیٹے ہوئے - اونمین الیشر داس پاٹوی ہوا - دیوداس کو بڑلی کا علاقہ ملا - ہری سنگہ کو موضع جیت پورہ جدا نا - ناہر سنگہ کو موضع ناندسی اور گوڑ ملا - اور رگج سنگہ کو علاقہ کیروٹ ملا -

دیوی سنگ واحد پسر الیشر داس کے دو بیٹے - اول اودیت سنگہ پاٹوی دویم ساونت سنگہ ٹہاکر گوڑہ کلان ہوئے - بعد ازان رگہناتہ سنگہ ولد اودیت سنگہ کے تین بیٹے ہوئے بخت سنگہ پاٹوی بیر سال ٹہاکر شوکلہ - چہتر سال ٹہاکر رگہناتہ پورہ - بخت سنگہ کے تین بیٹے ہوئے - ارجن سنگہ پاٹوی - باگ سنگہ ٹہاکر اروڑ - سجان سنگہ ٹہاکر شوکلی -

ارجن سنگہ کی اولاد مین کوئی تقسیم نہوئی اور جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر ہری سنگہ کو راؤ صاحب کا خطاب ملا اب راؤ ہری سنگہ صاحب بلا شراکت غیرے قابض ہین دیوداس مورث اعلے خاندان بڑلی کے چار پسر ہوئے - اول سانولداس پاٹوی - درجن سال ٹہاکر گویلہ - جیت سنگہ ٹہاکر کنئی خورد - ہرناتہ سنگہ ٹہاکر کو بیروہلی ملی تہی مگر ادائے مالگذاری نہو سکی تو ۱۲۱۰ع مین گانو پہر بڑلی مین شامل ہوگیا اب ہرناتہ سنگہ کی اولاد بیروہلی مین رہتی ہے مگر کچہہ دخل نہین رکہتی -

سانولداس کی زوجہ اول سے دولی سنگہ پاٹوی ہوا اور زوجہ ثانی سے پربت سنگہ وغیرہ

مین نکالدیا - شیر سنگہ کے اگرچہ دو بیٹے ہوئے مگر اوسکے مسند نشین بیٹے سمان سنگہ نے اپنے چہوٹے بہائی اندر سنگہ کو شامل رکہا بعد ازان سمان سنگہ کا بڑا بیٹا سمیر سنگہ مسند نشین ہوا اور چہوٹا بیر لیسال میودہ خورد کا ٹہاکر ہوا اوسکے بعد سمیر سنگہ کی اولاد مین کسی بہائی بیٹے کو کوئی گانو نملا -

دیوی سنگہ کو تقسیم مین سدارا اور گل گانو پیسانگن سے ملے تہے اوسکے چار بیٹے ہوئے اون مین سے رن سنگہ باڑوی نے سدارا لیا اور دیگر تینون کو گل گانو ملا - اس خاندان مین دو تعظیمی ایک راجہ پرتاپ سنگہ پیسانگن نمبر ۴ اور دوسرا ٹہاکر سجان سنگہ استمرار دار باڑہ نمبر ۱۰ راجہ پیسانگن کے ساتہہ دوسری صف مین رگہناتہہ سنگہ پران ہیڑہ - جیپال سنگہ خواص - ارجن سنگہ گلگانو - سیتہہ سنگہ سوارہ ہین - اور ٹہاکر باڑہ کے ساتہہ دوسری صف مین - جواہر سنگہ گوڑہ - ناتہو سنگہ میودہ خورد

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	آمدنی کل	تعداد مالگزاری	کیفیت
پیسانگن	[illegible]	۳۲۰۹۵	[illegible]	[illegible] ۱۴ار۲ پائی	
پران ہیڑہ مسرٹری خواص گلگانو سدارہ	[illegible]	۸۴۸۱	[illegible]	[illegible] ۱۱ار۱۰ پائی	۴۶۸۷
باڑہ	[illegible]	۱۷۹۵۸	[illegible]	[illegible] ۲ار۵ پائی	
گوڑہ میودہ خورد	[illegible]	۵۵۴۷	[illegible]	[illegible] ۲ار۶ پائی	
میزان	[illegible]	۸۲۰۸۱	[illegible]	[illegible] ۱۴ار۱۱ پائی	

باگ سنگہ کے پاس گروی رکہکر گلاب سنگہ نے رہائی پائی کہ اسطرح سرنٹری اور خواص دونون باگ سنگہ کے قبضہ مین آئے ہین مگر مہان سنگہ نبیرہ باگ سنگہ کا بیان ہے کہ گلاب سنگہ نے کہ خواص مرہٹون کے پاس گرو رکہا تہا جب تہوڑے دنون بعد مرہٹی جانے لگی اور انگریزی عملداری آئی تب صوبہ دار نے چٹھی لکھی کہ روپیہ دیکر گانو لے لو گلاب سنگہ نے منظور نکیا باگ سنگہ نے روپیہ دیکر خواص اپنے نام بیع کرالیا کہ اب مہان سنگہ قابض ہے اور الیسامعہ ۱۲ر۹ پائی مالگذاری سرکار مین داخل کرتا ہے۔

اب پیسانگن کا راجہ پرتاب سنگہ نابالغ ہے اوسکے علاقہ کا انتظام باہتمام کورٹ آف وارڈس ہوتا ہے ریاست مین پرہ گانو ہین اور للعہ صامعہ ۱۴ر۲ پائی کی مالگذاری ہے۔ اس خاندان مین قدیم سے ٹہکرائی کا خطاب تہا مان سنگہ نے ابتداء عملداری انگریزی مین راج مارواڑ مین زر کثیر نذرانہ کا دیکر خطاب راجگی کا حاصل کیا اور سرکار انگریزی سے بہی راجہ لکہوانا چاہا مگر سرکار نے مدت تک خطاب عطیہ راج جودہپور کو قبول نکیا آخر کار ۱۸۷۵ع مین دربار ہوکر استمرار داران کو سندین عطا ہوئین تب ٹہاکر پیسانگن کو خطاب راجگی سرکار انگریزی سے عطا ہوا اور جلسہ قیصری دہلی مین از سر نو تصدیق ہوا شیام سنگہ کو پاڑہ میوہ خورد اور گودہ وراثت مین پیسانگن سے ملی تہی اور تین گانو اوس نے اور اوسکی اولاد نے بزور بازو حاصل کئے یعنی موضع چہاپریہ و موضع ایکل سنگہ تو خود شیام سنگہ نے گوڑ راجپوتون کو بیدخل کرکے لیلیئے اور موضع نولکہا اوسکے بعد سمال سنگہ نے ماناوت راجپوتون سے چہین کر لیا شکت سنگہ تک شیام سنگہ کی اولاد مین کوئی شریک نہوا شکت سنگہ کے تین پسر ہوئے۔ شیو سنگہ مسندنشین ہوا اوس نے اپنے سب سے چہوٹے بہائی رنجیت سنگہ کو اپنے شامل رکہا اور رنجیت سنگہ کو گوڈہ گراس

जावल

اور کلیان سنگہ خواص سرڑی دیران ہیڑہ کا ٹہاکر ہوا۔ ۱۸۵۸ء مین دکہنیون کی عملداری تہی کلیان سنگہ کے ذمہ تینتیس ہزار روپیہ سرکاری حاصل کا باقی نکلا ہر چند تنگ طلبی ہوئی مگر ادا نہو سکا تب انجام کار پران ہیڑہ اور سرڑی صوبہ دار اجمیر کے پاس بطور رہن ہوئے ناتہو سنگہ ٹہاکر پیسانگن ریاست جاول مین بیاہا تہا اور سیواجی صوبہ دار اجمیر وہان کا باشندہ تہا اور ناتہو سنگہ کی ٹہکرانی سیواجی کی ہمشیرہ راکہی بہن تہی اس ذریعہ سے ناتہو سنگہ نے پران ہیڑہ اور سرڑی حاصل کر لئے چہہ سال تک دیہات مذکورہ ٹہاکر پیسانگن کے قبضہ مین رہے۔ بعد ازان کلیان سنگہ نے ۳۳۰۰۰ روپیہ سرکار سیندہیہ مین داخل کیا اور دیہات پر دخل پایا۔

ناتہو سنگہ کے دو بہائی باگ سنگہ اور سادول سنگہ دوسری والدہ سے تہے ناتہو سنگہ نے اونکو قید کر دیا کہ وے پانچ مہینے تک قید رہے مگر چونکہ ناتہو سنگہ کی یہہ حرکت ظالمانہ تہی تمام برادری نے جمع ہوکر اونکو قید سے رہا کر دیا اس عرصہ مین ناتہو سنگہ نے وفات پائی اور رتن سنگہ مسند نشین ہوا اوس نے باگ سنگہ و سادول سنگہ کو کچہہ معاش نہی آخر کار کلیان سنگہ نے غیرت سے موضع سرڑی بہ تقرر تین سو روپیہ نذرانہ باگ سنگہ کو دے دیا۔

۱۸۱۶ء تک دیہہ مذکور اوسکے قبضہ مین رہا بعد ازان مادہو راؤ سیندہیہ صوبہ دار اجمیر نے استمرار داران کو تنگ کیا اونہون نے صلاح کر کے صوبہ دار مذکور کو گلاب سنگہ ولد کلیان سنگہ کے قلعہ مین قید کر دیا تین مہینے تک قید رہا پہر مرہٹون کی فوج نے آکر چہوڑایا اور اٹہارہ ہزار روپیہ مصادرہ کر کے اوسکے عوض گلاب سنگہ کو قید کیا سمیر پسر گلاب سنگہ نے سات ہزار روپیہ ادا کیا اور بالعوض گیارہ ہزار روپیہ موضع خواص

اور مہرون سے نکالکر کا ویڑہ بہیجدیا اور مہرون مین راجہ نے بہارتہہ سنگہ کی ٹہکرانی قبضہ کرادیا ۱۸۴۲ع تک وہ قابض رہی ۱۸۴۳ع مین ٹہکرانی نے جواہر سنگہ پ الیشری سنگہ کو متبنی لیا مگر ۱۸۶۷ع مین جواہر سنگہ لا ولد فوت ہوا اوسکا حقیقی بہائی لو سنگہ سند نشین ہوا کہ اب تک موجود ہے - یہہ علاقہ کسی زمانہ مین مہر یعنی گوجرون کے قبضہ مین تہا اس سبب سے مہرون کہلاتا ہے -

مہرون کا ٹہاکر نوین نمبر پر تعظیمی اسمز اردا ہے اور اوسکے ساتہہ دوسری صف مین - ورجن[۳۲] سال کاویڑہ - کشن[۳۳] سنگہ تسواریہ - وتہو[۳۴] نکل سنگہ سامگریہ - موو[۳۵] سنگہ نیمود -

نام ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگذاری	کیفیت
مہرون	سے	۲۲۵۸۵	[illegible]	[illegible]	
۱ اروارا ن تحت	للعہ	۱۴۱۲۰	[illegible]	[illegible] ۱۴ ار ۳ ما	
میزان	[illegible]	۳۶۷۰۵	[illegible]	[illegible] ۱۴ ار ۳ ما	

پیسان۔

جہوجہار سنگہ اول ٹہاکر پیسانگن کے تین بیٹے ہوئے - فتح سنگہ پاٹوی جسکو تعلقہ پیسانگن وخواص سرڑہی دیران ہیڑہ ملی - اور شیام سنگہ کو باڑہ سیوہ خورد ڈ اور دیوی سنگہ کو سدارہ اور گل گانو ملے فتح سنگہ کے بعد دو پشت تک ایک ہی اولاد ہوئی تیسری پشت مین سالم سنگہ کے دو بیٹے ہوئے - ناتہو سنگہ پاٹوی -

مہرون

ٹھاکر کرن سنگہ اول ٹھاکر مہرون کا بیٹا ناہر سنگہ ہوا اور ناہر سنگہ کی دو عورتون سے پانچ اولاد پیدا ہوئی - اول سے ابھی سنگہ کہ مہرون کا ٹھاکر ہوا - بخت سنگہ جسکو تسوار یہ ملا بہادر سنگہ کو نیمودملا - دوسری سے بیٹے سنگہ جسے سانگر یہ ملا - ظالم سنگہ جسنے کا ویڑہ پایا - یہہ تقسیم ۱۸۵۵ء مین ہوئی تہی اوسکے بعد کوئی تقسیم اس ریاست مین نہین ہوئی اوس تقسیم پر اول ناہر سنگہ کی اولاد مین تو اتفاق رہا مگر پہر ظالم سنگہ کی اولاد مین نا اتفاقی ہوئی کیونکہ مہرون خاص بڑا علاقہ ہے سنہ ۱۸۶۰ء مین لال سنگہ ولد ظالم سنگہ کاویڑہ والے نے مہرون کے ٹھاکر جگت سنگہ اور بہارتہہ سنگہ اوسکے بیٹے کو قتل کرکے مہرون پر قبضہ کرلیا -

اس لال سنگہ کو قلت معاش کی شکایت تہی مگر اوسکا بزرگ منظور کر چکا تہا اس سے ٹھاکر مہرون کا کچہہ قصور نہین تہا لال سنگہ نے یہہ قتل بطور شبخون کیا تہا ایک شب جمعیت سوار وپیادگان لیکر کاویڑہ سے مہرون آیا اور قلعہ کا محاصرہ کرکے لڑائی شروع کی لال سنگہ محل مین داخل ہونیوالا تہا کہ جگت سنگہ دروازہ پر نکل آیا تب لال سنگہ نے اوسی نہ مارنے کا وعدہ کیا جگت سنگہ دہوکہ کہا کر دشمن کے پاس آگیا لال سنگہ نے گرفتار کرکے فوراً اوسکا سر کاٹ ڈالا اور محلون مین جاکر بعد تلاش کے کوہ بہارتہہ سنگہ کو قلعہ سے گرادیا کہ وہ اسطرح مرگیا اونکو مارکر ٹھکرانیون کو علیحدہ علیحدہ قید کردیا اور خود مہرون کا ٹھاکر ہوگیا کہ اس ظلم پر کسی راٹھور نے دست اندازی نکی مگر شاہپورہ کے راجہ نے کہ سیسودیہ ہے یہہ وحشیانہ حرکت ناپسند کرکے مہرون پر فوج کشی کی لال سنگہ کے پاس فوج نہ تہی خایف ہوا راجہ نے اوسکی جان بخشی کی مگر ڈولہ لیا اور آیندہ کو ڈولہ دینے کا عہد کرایا

دستور رہا بعد ازاں موقوف ہوا یہہ اسی خیال سے ہوا کہ اگر اسیطرح ہر ایک بہائی کو ایک ایک گانو ملتا رہیگا تو چند پشتون مین ریاست مین کچہہ باقی نرہیگا اسواسطے اب صرف حوالہ یعنی کسیقدر زمین دیجاتی ہے۔

کلیان سنگہ جونیان کا ٹہاکر نابالغ ہے اوسکے علاقہ کا انتظام باہتمام کورٹ آف وارڈس ہوتا ہے اور اجمیر مین تعلیم پاتا ہے۔ ریاست جونیان سے [illegible] سالانہ خزانہ سرکاری مین داخل ہوتا ہے اسمین ٹہاکر منڈہ کا خراج بہی داخل ہے اور ٹہاکر مذکور [illegible] جونیان مین داخل کرتا ہے۔

جونیان سے متعلق ایک واقعہ تاریخی یہہ ہے کہ ارجن سنگہ برادر خورد ٹہاکر تخت سنگہ کی گوڑ راجپوتون سے لڑائی ہوئی اوس سے منوہر پورہ لینا چاہا تہا بلکہ لے لیا تہا مگر ارجن سنگہ لڑائی مین مارا گیا اوس نے ایسی جوانمردی کی تہی کہ سر کٹجانے کے بعد بہی کئی ہاتہہ تلوار کے مارے تہے۔ جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر کلیان سنگہ جونیان والہ کو راو صاحب کا خطاب ملا ہے۔

جونیان کا استمرار دار پانچوین نمبر پر تعظیمی ہے اوسکے ساتہہ مین مہتاب سنگہ کا ہیڑہ بولگہ بان سنگہ کروسج۔ دیو سنگہ دیولیہ خورد دوسری صف مین اور رام سنگہ ٹہاکر منڈہ تیسری صف مین۔

کیفیت	تعداد مالگزاری	تعداد آمدنی	تعداد رقبہ	تعداد دیہات	نام ریاست
	[illegible]	[illegible]	۳۴۴۷۵	[illegible]	جونیان
	[illegible]	[illegible]	۱۵۹۸۵	[illegible]	تخت کی جاگیرین
	[illegible]	[illegible]	۵۰۴۶۰	[illegible]	پیسان

مجمل حال جونیان مہرون وپیسانگن

انکا سورث اعلےٰ بادہو سنگہ مہاراجہ اودی سنگہ والی مارواڑ کا پانچوان بیٹا تہا اور اوسکو علاقہ تسوانہ ۔ سوجت وجیتارن تین لاکہہ کا پٹہ دار مشہور کرتے ہین معلوم نہین وہ ملک ان سے کب اور کسطرح جاتا رہا ۔ مگر اوسکا بیٹا کیسری سنگہ پیسانگن مین آیا تہا وہان راجپوت پوارون سے اوسکا مقابلہ ہوا کہ اوس زمانہ مین وہان قابض اور دخیل تہے یہہ زمانہ شاہجہان بادشاہ کے عہد کا تہا کیسری سنگہ نے پوارون پر فتح پائی اور پیسانگن پر دخیل ہوا کیسری سنگہ کے بعد اوسکا بیٹا سجان سنگہ جانشین ہوا یہہ شخص صاحب داعیہ تہا گوڑ خاندان راجگڈہ کے قبضہ سے جونیان اور سیسودیہ خاندان کے قبضہ سے مہرون بزور شمشیر لیکر اپنے تحت مین کر لئے اور سنہ ۱۶۔۔ء مین اپنے تین بیٹون کو اسطرح تقسیم کر دئے بشن سنگہ کو جونیان ۔ کرن سنگہ کو مہرون جہوجہار سنگہ کو پیسانگن ۔ مشہور ہے کہ پیسانگن دار الریاست جہوجہار سنگہ چہوٹے بیٹے کو اس خدمت کے عوض دی تہی کہ جہوجہار سنگہ نے اپنے چچا بہیم سنگہ کے خون کا انتقام گودہا خان شیام گڈہ والہ سے لیا تہا ۔

جونیان

بشن سنگہ کے تین پسر ہوئے ۔ اول راج سنگہ مسند نشین ہوا اور دوم ساونت سنگہ کو گروپخ ۔ اور دہیرت سنگہ کو دیولیہ خورد دو گانو ملے ۔ راج سنگہ سے دوسری پشت مین تخت سنگہ پاٹوسی ہوا ۔ اور دلیل سنگہ کو گاہیرہ بوگلہ اور درجن سنگہ کو منڈہ گراس مین ملے اوسوقت تک اس خاندان مین بہائیون کو علیحدہ دیہات دینے کا

مقرر ہے اسمین سکرانی ستہانہ لانبہ ونگر کے سواے کل دیہات مقبوضہ
اولاد عجب سنگہ کی جمع شامل ہے مسعودہ مین ۲۸ گانو مین ٹہاکر صاحب کو جلسۂ قیصری
دہلی مین راو کا خطاب ملا ہے۔

راو بہادر سنگہ صاحب استمرار دار مسعودہ تیسری نمبر پر تعظیمی ہین اور اونکے ذیل
مین دوسری صف مین ٹہاکر شادول سنگہ ستہانہ۔ ٹہاکر اودے سنگہ
سکرانی۔ ٹہاکر چین سنگہ لانبہ۔ ٹہاکر دہیرت سنگہ نگر۔ اور تیسری صف مین ٹہاکر
دولت سنگہ جاسولا۔ ٹہاکر بہوپت سنگہ اکرول۔ ٹہاکر پرتاب سنگہ کیلو۔ ٹہاکر زوراور سنگہ
شیر گڈہ۔ ٹہاکر بہیم سنگہ فتح گڈہ۔ ٹہاکر فتح سنگہ کیسرپورہ۔ ٹہاکر کلیان سنگہ جے سنگہ پورہ
ٹہاکر سیکہہ سنگہ لالیاواس ہین۔

کیفیت ریاست

ریاست	دیہات	رقبہ	آمدنی	مالگذاری	کیفیت
مسعودہ خاص	[illegible]	۹۸۷۷۳	[illegible]	[illegible]	
دیگر ریاستہاے متعلقہ	[illegible]	۴۹۲۸۰	[illegible]	[illegible] ۱۴ ر ۷ پائی	
میزان	[illegible]	۱۴۸۰۵۳	ایک لاکہہ [illegible]	[illegible] ۱۴ ر ۷ پائی	

سور کی لڑائی ہوئی اور سور سے شیر کو مغلوب کرکے ہٹا دیا اسواسطے وہ سرزمین مردانگی کی متصور ہوکر موضع باگ سوری آباد کیا گیا اور قلعہ تعمیر ہوا - ہنونت سنگھ کی چوتھی پشت مین عجیب سنگھ کی اولاد حسب تفصیل ذیل ہوئی -

سوہن سنگھ پاٹوی - کیسری سنگھ ستہانہ مین - بخت سنگھ کیسر پورہ مین - جسکرن سکرانی مین - گردہرداس جاسولا مین - سوہن سنگھ کے تین بیٹے ہوئے سلطان سنگھ پاٹوی - شیر سنگھ شیر گڑہ مین - بیری سال کیاو مین سلطان سنگھ سے تیسری پشت مین شیام سنگھ کے دو بیٹے ہوئے اول رتن سنگھ پاٹوی - دوم سمرت سنگھ جسکو ندواڑہ گراس مین ملا رتن سنگھ کے بھی دو پسر ہوئے ایک بھیرون سنگھ پاٹوی - دوسرا دیو سنگھ جسکو بجے سنگھ پورہ گراس مین ملا - اگرچہ ایک تیسرا بیٹا بھوپال سنگھ ادہا مگر وہ شیر گڑہ مین بجے سنگھ کا متبنی ہوا - بھیرون سنگھ کی اولاد مین صرف ٹھاکر بہادر سنگھ صاحب بلاشرکت غیرے مسعودہ کے استمرار دار ہین اسطرح ہنونت سنگھ کی اولاد مین اول مقدم ریاست مسعودہ اور چھوٹی ریاستین ستہانہ - کیسر پورہ - سکرانی - جاسولا - شیر گڑہ کیلو - ندواڑہ بجے سنگھ پورہ کی ہوئین اور پھر ان چھوٹی ریاستون مین سے ستہانہ سے لانبہ اور نگر - کیسر پورہ سے اکروَل - اور رالاواس - اور شیر گڑہ سے فتحگڈہ - اور پیدا ہوئین کہ اسطرح سے تیرہ ریاستین ہین -

مسعودہ کے ٹھاکر صاحب کو آنریری میجسٹریٹ درجہ سوم کے اختیارات اپنی علاقہ مین حاصل ہین اونکی نابالغی مین علاقہ بہ انتظام کورٹ آف وارڈس رہا تھا - اور ٹھاکر صاحب نے اجمیر گورنمنٹ کالج مین تعلیم پائی ہے ... مالگذاری

کیفیت ریاست

ریاست	تعداد دیہہ	تعداد رقبہ	تعداد آمدنی	تعداد مالگزاری	کیفیت
ساور خاص	[illegible]	٦١۴۴۳	[illegible]	[illegible]	
دیوکھیڑی۔ تسوندی۔ چاندتھلی چولسلہ۔ ٹانکاواس۔ بہانڈا و رگھوداس چارن۔ مہرون خورد مہتاب سنگہ پیپلاج رام سنگہ	[illegible]	١٥١٦١	[illegible]	[illegible]	۲٦۲
بیتران	[illegible]	٦۴۴٠۴	[illegible]	[illegible]	٦۴٧٨

भाँडावा
रघुदास
महरू

مسعودہ

سابق مین مسعودہ کا علاقہ سرکاری خالصہ مین تہا اور وہان سرکاری تہانہ رہتا تہا سنہ ۱۵۵٦ء مین جگمل مع پسران خود اکبر بادشاہ کی خدمت مین نوکری کیواسطے گیا تہا اوسی اثنا مین پوار راجپوتون نے مسعودہ کے تہانہ دار کو نکال کر اپنا قبضہ کرلیا بادشاہ نے اونکے نکالنے کیواسطے جگمل کو مع فوج متعین کیا اور پوارون نے چیتوڑ کے رانا کی مدد بہم پہونچا کر بمقام ہرماڑہ مقابلہ کیا سخت لڑائی ہوئی انجام مین جگمل فتحیاب ہوا اور مسعودہ پر دخل کیا بادشاہ نے مسعودہ کا پرگنہ ہنونت سنگہ پانچوی پسر جگمل کو دیا حضور شاہ سے رخصت ہوکر آئے تب ایک مقام پر جنگل مین شیر اور

हरमाड़ा

بہادر سنگہ کو موضع چونسلا گر اس مین ملا بعد ازان اجیت سنگہ کی اولاد مین زور اور سنگہ
کو موضع ٹانکا واس اور جسونت سنگہ کے خواص زادہ مسمی شنبہ داس کو موضع پڑابا
پورہ دیا گیا۔ باقی گانو سب ٹہاکر کو ملے جسپر اب مادہو سنگہ قابض ہے مگر اونہین سے
دو گانو چارنون کو اور دو گانو راجپوت چوہانون کو بالعوض نوکری دے رکہے ہین بجز
ٹہاکر پیپلاج کے کہ وہ ما عہ سالانہ سرکار مین دیتا ہے اس ریاست کا کوئی بہائی
بیٹا کچہہ سرکار مین نہین دیتا ہے ٹہاکر مادہو سنگہ ما عہ سالتمام مین داخل
کرتا ہے بہائی بیٹے مادہو سنگہ کو نذرانہ دیتے ہین ٹہاکر کے قبضہ مین ۲۱ گانو ہین
سرکاری عملداری کے آغاز مین ٹہاکر سندر داس تاحیات خود استمرار دار قبول کیا
گیا تہا اسواسطے اوسکی وفات پر ڈکسن صاحب کے عہد مین بموجب شرط عام کے ازسرنو
تشخیص سرکاری مالگذاری کی ہوئی اور گورنمنٹ کے حکم کے بموجب ٹہاکر مادہو سنگہ
کی حیات تک منظور ہوئی اب عام حکم کے بموجب یہہ ریاست بہی استمرار قرار پائی اور
جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر مادہو سنگہ کو راجگی کا خطاب ملا راجہ مادہو سنگہ استمرار دار
سا ور دوم نمبر پر تعظیمی ہے اور اوسکے ساتہہ مین رام سنگہ ٹہاکر پیپلاج دوسری صف
مین چوتہے نمبر پر اور تیسری صف مین کشن سنگہ ٹہاکر بسوندنی چہتر سنگہ ٹہاکر
چونسلہ ۔ ہرناتہہ سنگہ ٹہاکر ٹانکا واس ۔ دہونکل سنگہ ٹہاکر دیوکہیڑی ۔
کرن سنگہ ٹہاکر چاندتہلی ہین ۔

نام استمرار	تعداد دیہات	تعداد رقبہ	آمدنی کل	مالگذاری سرکاری	کیفیت
بہنائی	[illegible]	۷۹۹۷۴	[illegible]	[illegible] ۷ر۱۱ پائی	
سرانہ وشولیان	[illegible]	۹۲۲۶	[illegible]	[illegible] ۱ر	
باندن واڑہ	لعہ	۲۴۸۴۵	[illegible]	[illegible] ۵ر	
آمرگڑہ-جوتایان پاڈلہ-جاولہ-کلیان پورہ	صہ	۲۰۳۲۲	[illegible]	[illegible] ۸ر۸ پائی	
ٹاٹوٹی	سلے	۱۲۶۲۰	[illegible]	[illegible] ۱۳ر۹ پائی	
باوڑی	یک	۲۴۵۵	[illegible]	[illegible] ۸ر۵ پائی	
سیران خاندان بہنائی	[illegible]	۱۵۹۱۴۲	یک لکھہ [illegible]	[illegible] ۳ر۹ پائی	

ساور

ٹہاکران علاقہ ساور کے مورث اعلے گوکلداس کو پرگنہ ساور جسطرح حاصل ہوا اوسکا حال توسیسودیہ نسل کے بیان مین لکہا گیاہے گوکلداس کے دو بیٹے ہوئے بڑے کو ریاست ملی اور چہوٹے عجب سنگہ کو موضع دیوکہیڑی گزاس مین ملا پہر سندرداس کی اولاد مین تقسیم ہوئے تو پرتاب سنگہ پاڑوی ہوا اور جے سنگہ کو موضع پیپلاج اور رام سنگہ کو بسوندنی ملا پہر پرتاب سنگہ کے دو بیٹے ہوئے راج سنگہ پاٹوی ہوا اور جیتر سنگہ کو موضع چان تہلی گزاس مین ملا - پہر راج سنگہ کے چہوٹے بیٹے

ہین اوسکی مالگذاری مین امرگڈہ کی جمع شامل ہے وہ امرگڈہ سے ماسعہ سالانہ لیتا
ہے باندنواڑہ مین ۱۰ گانو ہین اور جلسہ قیصری دہلی مین ٹہاکر رنجیت سنگہ کو خطاب راؤ صاحب
کا عطا ہوا ہے —

راؤ رنجیت سنگہ صاحب استمراردار باندنواڑہ خود تعظیمی استمراردار نمبر ۹ پر ہے —

اوسکے ساتہہ دوصف ہین کرن سنگہ [۲۸] بہیم سنگہ [۲۹] چندن سنگہ [۳۰] بہوپال سنگہ [۳۱]
باڑلہ جوتایان جاولہ کلیان پورہ

اور سیوم مین ہنونت سنگہ [۲۹]
امرگڈہ

ٹاٹولی نرسنگداس کو چار گانو باندنواڑہ سے ملے تہے اون مین باوڑی باگ سنگہ
کو گراس مین مل گئی باقی تین گانو پر بہبوت سنگہ ٹہاکر حال پاٹوی قابض ہے —
اس خاندان کے چہوٹے بہائیون کو کچہہ حوالہ یعنی زمین قابل معاش بہی نہین ملی
ہے سبب یہہ کہ پاٹوی ٹہاکر زبردست ہوتے رہے ہین —

ٹاٹولی کا ٹہاکر خود ٹاٹولی مین رہتا ہے اور اوسکا کامدار شیرگڈہ مین رہتا ہے
مگر وہان ایک پختہ قلعہ پرانا موجود ہے —

ٹاٹولی کا ٹہاکر بہبوت سنگہ خود تعظیمی استمراردار نمبر ۱۳ ہے اور اوسکے ساتہہ بہوانی سنگہ
ٹہاکر باوڑی دوم صف مین بہ نمبر ۳۹ ہے —

بہوج ہیڈا استمرار دار راج کوٹہری اور سیوم صف مین راو کیسری سنگہ صاحب اپ

ہرا اور راجہ صاحب چندر سنگہ ٹہاکر سرانہ ہین—

باندنواڑہ تذکرہ بالا سے ظاہر ہے کہ اس ریاست کا اول استمرار دار ٹہاکر سورجمل تہا کیسری سنگہ بڑا بہائی جو مسند نشین بہنائی تہا سورجمل و نرسنگداس چہوٹے بہائیون کو کم معاش دیتا تہا نرسنگداس نے تو بوجہ متبنیٰ ہونیکے منظور کر لی مگر سورجمل ناراض ہوکر دہلی چلا گیا وہان اورنگ زیب بادشاہ تہا ایک مہم مین سورجمل سے کار نمایان ظہور مین آیا اوسکے جلدوے مین ساڑہے تین ہزاری منصب سات پارچہ کا خلعت اور ہاتہی مرحمت ہوا اور بہنائی سے نصف علاقہ تقسیم کرا دیا اور اوسکے سوائے رام سر وسری نگر کا علاقہ بہی جاگیر مین عنایت ہوا سنہ ۱۶۶۷ع مین سورجمل نے باندنواڑہ مین دار الریاست بنائی تہوڑے عرصہ بعد مہاراجہ اجیت سنگہ صاحب والی جودہ پور اجمیر مین آئے تو باندنواڑہ سے ٹہاکر پیشوائی کو نہین گیا مہاراجہ صاحب سخت ناراض ہوئے اس خفگی مین رام سر وسری نگر کا علاقہ ضبط کر لیا باندنواڑہ اگرچہ بحال رکہا مگر لوٹ لیا اور قلعہ شکست کر دیا سورجمل کے چار بیٹے ہوئے امر سنگہ پاٹوی—
فتح سنگہ ٹہاکر پاڑلہ—صورتان سنگہ ٹہاکر جادلہ—اندر سنگہ ٹہاکر کلیان پورہ—
امر سنگہ کے دو بیٹے ہوئے بہادر سنگہ پاٹوی—مان سنگہ ٹہاکر جوتایان—
بہادر سنگہ کی دو اولاد اکہے سنگہ پاٹوی—بہیرون سنگہ ٹہاکر امر گڈہ—
اکہے سنگہ کے بعد کوئی علیحدہ نہین ہوا ٹہاکر رنجیت سنگہ استمرار دار باندنواڑہ بلاشرکت غیرے قابض ہے کوئی شریک نہین ہے بلکہ خود بہی کلیان پورہ سے متبنی ہوکر مسند نشین ہوا ہے گورنمنٹ سے اوسکو اختیارات اونریری مجسٹریٹ درجہ سوم عطا ہوئے

اودے بہان کے تین لڑکون کیسری سنگہ سورجمل نرسنگداس ہین سے کیسری سنگہ مسندنشین ہوا۔ اور سورجمل کو باندنواڑہ اور نرسنگداس کو ٹاٹوٹی معاش ہین ملی۔ نرسنگداس اول اودے بہان کا متبنیٰ ہوا تہا اور وہی راجہ بہنائی ہوتا مگر جب اوسکے دو لڑکے صلبی کیسری سنگہ اور سورجمل ہوگئے تو کیسری سنگہ راجہ ہوا اور نرسنگداس کو معاش ملی۔

بہنائی کیسری سنگہ کے دو بیٹے جگت سنگہ اور ہٹی سنگہ ہوئے جگت سنگہ مسندنشین ہوا اور ہٹی سنگہ کو شولیان معاش ہین ملا۔

بعد ازان بخت سنگہ رئیس ہوا اور اوسکے بہائی کیرت سنگہ کو سورکہنڈ ملا مگر اب سورکہنڈ پر راجہ صاحب بہنائی نے قبضہ کر رکہا ہے اسواسطے سورکہنڈ استمرارون مین داخل نہین ہے۔

بخت سنگہ کے بعد دلیل سنگہ مسندنشین ہوا اور اوسکے بہائی ارجن سنگہ کو سرانہ معاش ہین ملا۔

اب راجہ منگل سنگہ صاحب استمرار دار بہنائی مع راؤ کیسری سنگہ صاحب برادر خورد بالاجمال قابض ریاست ہین راجہ صاحب کو گورنمنٹ سے اختیارات اونریری مجسٹریٹ درجہ سوم عنایت ہوئے ہین جنکو وے اپنے علاقہ مین استعمال کرتے ہین اور راؤ کیسری سنگہ اکسٹرا اسسٹنٹ کیکری سقر رہوکر وہان رہتے ہین اور انصرام کام کرتے ہین اس خاندانمین راجگی کا خطاب ہمیشہ سے ہے اور خاص بہنائی کے علاقہ مین ۳۹ گانو ہین بہنائی کے راجہ صاحب تعظیمی استمرار دار نمبر اول ہین اونکے ساتہہ دو صف مین چھین سنگہ استمرار دار شولیان ۔ ٹہول سنگہ استمرار دار ساتولائی۔

عین ہوکر اوسنے قتل کیا اور یہہ علاقہ حضور شاہی سے کرم سین کو عنایت ہوا - علاقہ
بھنائی پور اسیے مشہور ہے کہ اوسمین ۸۴ گانوین اور فہرست پرگنہ بندی زمانہ اکبر شاہ مین
پرگنہ بھنائی لکھا ہے مگر استمرار یا جاگیر کا کچھہ ذکر نہین ہے -
کہتے ہین کہ اسی راجہ چندر سین کی ہمشیرہ اکبر شاہ کو بیاہی تھی کہ جودہ بائی کرکے مشہور
تھی اور فتح پور سیکری مین اوسکا محل موجود ہے - مگر یہہ شادی صرف مہاراجہ اور دیگر
کی رضامندی سے ہوئی تھی چندر سین ناراض تہا اس سبب سے تمام عمر خراب رہا اور
راج سے نکالا گیا اوسکا پوتا کرم سین ایک دفعہ جہانگیر کے عہد مین خواصی مین بیٹھا
اور اوسکے ہاتھہ مین مورچھل دیا گیا کسی شاعر نے اوسی وقت وہہ مین کہا کہ تو راجپوت
ہے تجھکو تلوار ہلانی چاہیے نہ کہ مورچھل اسپر اوسے غیرت آئی اور ہاتھی پر سے کود کر
علیحدہ ہوگیا اودے سنگہ مہاراجہ مارواڑ کو اول ایک ہزاری منصب اور موٹا راجہ
کا خطاب مرحمت ہوا اون ایام مین بھائی بیٹون کو گراس یعنی وجہہ معیشت ملنے کا کوئی قاعدہ
مروج نہ تہا اسی وجہہ سے کرم سین کے تین چھوٹے بیٹون گروہر سنگہ بلدہر سنگہ -
سوہن سنگہ کو واجبی گراس نکلا کہ گروہر سنگہ کی اولاد دہنا تولائی کے استمرار دار ہے اور بلدہر سنگہ
سوہن سنگہ کی اولاد ٹوبریلہ - ٹوہکاریہ - سانپٹرودہ - ورنیگوٹہ مین بہوم سے گذارہ
کرتی ہے -
پہر سنہ ۱۶۵۹ء مین شیام سنگہ کے پسران اودے بہان اور اکہے راج مین تقسیم ہوئے
۸۴ دیہات مین سے ۳۸ - اکہے راج کو ملے اور ۴۶ - اودے بہان کو جو پاٹوی یعنی
سند نشین ہوا تہا - اکہے راج کی نسل مین دیولیہ کا استمرار دار اور اوسکے بہائی
بیٹے ہین -

کو اونکی چہوٹی ریاستین اونکی بڑی ریاستون کے ساتہہ شمار مین آتی ہین اور انہی
کے ساتہہ معاملت یعنی مالگذاری ادا کرتے ہین - باآنکہ علی العموم یہہ ضمنون مراتب
موافق و متفق ہین بعض مین اختلاف بہی ہے مثلاً ایک رئیس نقشہ معاملات گذاری
مین دوسرے رئیس کے ذیل مین ہے اور نشست درباری کے نقشہ مین خود تعظیمی
ہونیکی وجہہ سے اوس سے علیحدہ اول صف مین ہے یا ایک رئیس باعتبار خاندان
کسی ایک رئیس سے قربت رکہتا ہے اور معاملت گذاری مین کسی خاص وجہہ سے کسی
دوسرے کے شامل ہے چند ریاستون مین جو ایسے اختلافات ہین اون کی تشریح
ہوتی جاوے گی -

بہنائی باندن واڑہ تالوٹی

اس خاندان کا مورث اعلے چندرسین ہے جو مالدیو مہاراجہ مارواڑ کا چہوٹا بیٹا تہا
عوام مین مشہور ہے کہ چندرسین بڑا بیٹا تہا اور اودے سنگہ جو حاکم مارواڑ ہوا
وہ چہوٹا تہا مگر کرنل ٹوڈ صاحب کی تحقیقات سے یہہ بات غلط ثابت ہوئی ہے - چندرسین
دعویدار ریاست ہوا تہا اودے سنگہ پر اکبر شاہ کی مہربانی تہی اسواسطے چندرسین
جودہپور سے نکالا گیا اور تامرگ بمقام سیوانو رہا - مشہور ہے کہ اوس زمانہ مین
بہنائی کم آباد جنگل تہا اور رماولیا نامی بہیل وہان خود مختار تہا اکثر غارتگری کرتا تہا
اتفاقیہ کرم سین نبیرہ چندرسین کا ایک دفعہ وہان گذر ہوا اور رماولیا بہیل نے
اوسکی دعوت کی مگر اوس نے کمال ہوشیاری کی کہ بہیلون کو نشہ مین مخمور کر دیا
اور خود ہوش مین رہا اور اوسی شب ماولیا کو ہلاک کیا اور بہنائی پر خود قابض ہوگیا
بعض روایت کرتے ہین کہ ماولیا نے شاہی خزانہ لوٹا تہا اور کرم سین نے بحکم بادشاہ

सेवानो

گہاٹے ناکون کی حفاظت کی نوکری کے عوض
دیہات استمرار اونکو سلطنت مغلیہ مین گہاٹے ناکون کی حفاظت کی نوکری کرتے تہے مرہٹون نے ابتدا
خفیف لگان پر ملے تہے اور وے اجمیر مین ہی نوکری کرتے رہے مگر جب دادا مرہٹون کی عملداری
مین کچھہ محصول نہین لگا یا بدستور نوکری لیتے رہے مگر عملداری سرکار انگریزی کے آغاز
مین جب نوکری کی ضرورت نرہی محصول بڑہا یا گیا
مین عام تعلقہ وارون مین شمار ہوکر استمرار دار قرار دئے گئے۔

چارن

یہہ قوم راجپوتون کے مذہبی متعلقون مین سے ہے راجہ صاحب بہنائی نے کسی زمانہ
مین اپنے چارن بہوانی دان کو کوٹڑی نامی ایک گانو دیا تہا جب مرہٹون کی عملداری
مین استمرار دارون سے مالگذاری لینے کی تجویز ہوئی اس گانو پر بہی مالگذاری مقرر
ہوئی اوسیطرح سرکار انگریزی نے بہی اونکو استمرار دار رکہا۔

استمرار دارون کی ریاستونکا حال

اس مقام پر ریاستون کی ترتیب تین مراتب کے لحاظ سے کی گئی ہے۔
اول باعتبار نقشہ نشست درباری کے جسمین استمرار داران تعظیمی و بلاتعظیمی مع اپنے
کرسی نشین بہائی بیٹون کے درج ہین اس نقشہ مین تین صف یعنی درجہ مقرر کئے گئے۔ اول
صف مین تعظیمی استمرار دار درج ہین دوم مین اونکے معزز برادر بلاتعظیم۔ اور
سیوم مین اونکے وہ بہائی جنکو دربار مین کرسی ملتی ہے۔ دوسرے بلحاظ شجرہ کرسی نامہ
کے جسمین پشتون کے بعد و قربت مدنظر رہے ہین۔ تیسرے از روے نقشہ معاملت
گذاری جسمین ایک ایک بڑے استمرار دار کے ساتھہ چند چھوٹے استمرار دار رکھے ہین

نبیرہ کرم سین راٹھور کو جاگیر مین عطا ہوا جسکا باپ بیجاپور مین کام آیا تہا یہہ فرمان خاص بادشاہ کا مہری محررہ ۱۰۴۳ھ ہے -

ان سب بیانات سے یہہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ استمرارداران کے بزرگون کو ابتداء مین یہہ جاگیرین خدمات کے عوض مین عطا ہوئی تہین کہ نوکری کرتے تہے اور زر نقد بالعوض نوکری زمانہ مابعد مین مقرر ہوا ہے -

سیسودیہ

ہمارا مہاراجہ صاحب میواڑ کے سورج بنسی سیسودیہ راجپوتون کی نسل مین ہین کہ اس نسل کی بہی کیفیت مفصل باب اول کی دوم فصل مین لکہی گئی ہے - اس ضلع مین استمراردار ساور اور اونکے بہائیون کا خاندان اس نسل مین سے ہے - اس خاندان کے سوائے اس ضلع کے استمرارداران مین اور کوئی سیسودیہ نہین ہے -

साव़र

سابقاً راجہ صاحب شاہپورہ کہ سیسودیہ ہین البتہ اجمیر سے متعلق تہے مگر اب کئی سال سے تعلق اونکا راجپوتانہ کی ایجنسی سے ہوگیا ہے اور ضلع اجمیر مین صرف ساور سیسودیون کی ریاست رہگئی ہے -

مہارانا اودے سنگہ صاحب والی اودے پور میواڑ کے پرتاب سنگہ اور شکت سنگہ دو بیٹے تہے پرتاب سنگہ کی اولاد تو فرمان روائے ملک میواڑ ہین اور رئیس شاہ وجہ کران پرتاپ پورہ حاکم واس - تجونسہ - جان تہلی - بیراج - بسوندنی - دہوبکہیری - شکت سنگہ کی اولاد مین حسب شرح ذیل ہین -

۱ - شکت سنگہ

۲ - بہان سنگہ

प्रतापपुर
[illegible]

استمراداران موجودہ حال کے بزرگون سے اکبرشاہ کے زمانہ سے پہلے اس علاقہ
مین کوئی نہ تہا ہر ایک ریاست کے لوگ اپنے آنیکی کیفیت بطرز دیگر بیان کرتے ہین
مگر یہ کی روایتین اکبرشاہ کے وقت سے بعد کی ہین کہرو والون کا بیان ہے کہ ٹہاکر
شکت سنگہ ہمارے مورث اعلے نے اکبرشاہ کو دریا سے نکالا تہا کہ سیر کرتے ہوئے
کشتی سے اتفاقیہ گر پڑے تہے اور نواب بنگالہ کی گرفتاری کی بہی خدمت کی تہی اوسکے
جلدوے مین یہہ پرگنہ عطا کیا تہا مگر اونکی سند فرمان اکبری مورخہ ۱۵۹۵ء مین صرف
اسیقدر لکہا ہے کہ پرگنہ کہروہ راو شکت سنگہ کو بوجہہ مدمعاش نسلاً بعد نسلاً
عطا ہوا۔
ٹہاکر مسعودہ مظہر ہے کہ مسعودہ مین بعہد اکبر کچہہ باغی جمع ہوگئے تہے اور لوٹ مار
رکہتے تہے لہذا جگمل جی کو اونکے نکالنے کیواسطے تعین کیا تہا جگمل نے اونکا مقابلہ کیا
کہ جگمل اور اوسکے تین بیٹے قتل ہوئے تب بجلدوے حسن خدمت یہہ جاگیر بلا شرط
۱۵۰۵ء مین بہوبت سنگہ مورث کو عنایت ہوئی تہی - راجہ صاحب بہنائی نے
لکہایا ہے کہ اس علاقہ مین مادلیہ بہیل راہزن قابض تہا اکبرشاہ نے ہمارے مورث
کریم سین کو اوسکی گرفتاری کیواسطے متعین کیا چنانچہ کرم سین نے اوسکو لڑکر قتل
کیا تب یہہ علاقہ اوسکو جاگیر مین ملا۔
ٹہاکر صاحب گوبندگڈہ کا بیان ہے کہ ہمارا مورث گوبند داس ۵۶ سوارون سے
نوکری کرتا تہا اوسکے عوض یہہ گانو جاگیر مین ملا تہا۔
ایک راجپوت راٹہوڑ ملازم ٹہاکر ٹاٹولی کے پاس ایک فرمان شاہی عہد شاہجہان کا
اس مضمون کا تہا کہ موضع ناگولہ پرگنہ بہنائی جسکی جمع ..... گوپی ناتہہ ولد کسل تا تہہ

नागोला

بجن سنگھ

ویرت سنگھ ساونت سنگھ

استمراردار استمراردار

देवलया دیولیہ خورد کروبخ करोज

راج سنگھ

استمراردار تعظیمی

जूनया جونیان

استمراردار

काल्हेरा बोगला ۱- کالہیرہ بوگلہ

मंडा ۲- منڈہ

بہوسیان

केकडी ۱- کیکڑی

मांगलयावास ۲- مانگلیاواس

نرہرداس عن بہوسیان اڑکہ بانسیاواس شیام سنگھ عن بہوسیان اونڈہ कोनडा हांसयावास खरड़क

بینوڑی تہاڑی چاند سین वेनोडी चांदसेन थारी

کشن سنگھ کے پسر ہیر سنگھ کی اولاد گنگوانہ کے راجہ ہین اور بہادر سنگھ کی اولاد بہوسیان ہین गंगवाना

ہیر سنگھ راجہ گنگوانہ بہادر سنگھ بہوسیان

बीर بیر سداپور सदापुर

चांदोलाई چاندولائی

استمرار دار تعظیمی

کہروہ खरवा

استمرار دار

۱- بہوانی کہیڑہ भवानी खेडा

۲- ناسون नासून

۳- دیوگڈہ देवगढ

بہگوان سنگہ | ماد ہو سنگہ

استمرار دار تعظیمی عن گوبندگڈہ गोविंदगढ | بہوسیان | جہوجہار سنگہ | کرن سنگہ

نانڈ नांद | رام نیر ڈہانی रामनेरढानी | استمرار دار تعظیمی | استمرار دار تعظیمی — مہرون महरूं

رام پورہ نانڈ रामपुरा नांद | ۱- پیسانگن पिसांगन | استمرار دار — تسواریہ तखवारया

۲- پارڈہ पाड़ा | نیمود नीमोद

استمرار دار | سانگریا सांगरया

۱- خواص سرسڑی खवास सर सडी | کاوریڑہ कावेडा

۲- پیران ہیڑہ पिरानहेडा

۳- میوہ خورد मेवदा खुर्द

۴- گوڈہ गुढा

۵- سدارا सिदारा

۶- گل گانو गुलगांव

		۱-ناندسی	नादसी
کیسری سنگه	۱-ناگولا नागोला	۲-ریچهه مالیان	रीछमालया
استمرار دار تعظیمی	۲-گویله गोयला	۳-بگرائی	बगराय
بهنائی भिनाय	۳-کنئی خورد कनईखुर्द	۴-سلاری	सलारी
استمرار دار	۴-پیرولی पेरोली	۵-کیبانیه	केवानया

ایشرداس
استمرار دار تعظیمی

۱-سرانه सिराना
۲-سورکهنڈ सूरखंड
۳-شولیان शोलया

دیولیه देवलया
استمرار دار

۱-اروڑ अरोड़
۲-شوکلی शोकली
۳-شوکله शोकला
۴-رگهناتهه پوره रघुनाथपुरा
۵-گوڈه کلان गुढाकलां

پنجم اونیسوین پشت مین اودے سنگه هوئے اونکے سات بیٹون کی اولاد مین خاندان مفصله ذیل هین-

اولاد جسونت سنگه استمرار دار میواڑیه मेवाड़या

سکت سنگه

ان سنگه بهومیان اکهری
پرتاب سنگه بهومیان جالی जारली
کرن سنگه

استمرار دار بہومیان

ریکہہ مالیان بدہواڑہ बुधवाड़ा | रीछमालया

صورت ان سنگہ بہومیان

بیابچہ مگری मगरी मालदेव चंद्रसेन | नयायचा

چہارم اٹھار ہوین پشت مین مالدیو ہوئے اونکے پسر چندرسین کی اولاد سے تفصیل ہے۔

سوہن سنگہ کی اولاد عن بیگنوٹ کی بہومیان रीगनोट بلدیو سنگہ کی اولاد بہومیان

ڈبڑیلہ ڈہگاریہ ساپڑودہ | डबडेला डिगारया सांपडोदा

گرد ہر سنگہ کی اولاد عن استمراردار ساتولائی सातोलाई شیام سنگہ کی اولاد

اکہیراج کل استمرار داران اور وے بہان

ہری سنگہ گج سنگہ نرسنگداس سورجمل

۱ جیتپورہ اکیروٹا استمراردار تعظیمی استمراردار تعظیمی जेतपुर टाटोली

۲ جڈانہ اکوہل اٹاتوٹلی باندنواڑہ जडाना वावडी

۲ کاچریہ ۳ کنئی کلان استمراردار استمرار دار काचरया बांदनवाडा

केरोट

कोरठल

۱ باوڑی ۱ امرگڈہ कनई कलां

ناہر سنگہ استمراردار تعظیمی دیویداس بہومیان ۲ جوتایان अमरगढ़ जोतायां

पालला

استمراردار تعظیمی ۱ سوراہیڑی ۳ باڈلہ जावला

कल्यानपुर | मोराजडी

بڑلی ۲ کیرخواجہ صاحب ۴ جاولہ चडली دیوگانو گہیرہ देवगांवघेरा | करया

استمراردار ۲ کیریامیرالقبا ۵ کلیان پورہ استمراردار

موہن سنگھ — جسکرن

استمرار دار

سکرانی सकरानी

بھوپیان عن — استمرار دار

کاپتہ — تعظیمی

कानया

مستودہ मसऊदा

استمرار دار

۱ اجیسنگھ پورہ जैसिंघपुरा

۲ ندواڑہ नंदवाड़ा

۳ شیرگڑھ शेरगढ़

۴ فتح گڑھ फतेगढ़

۵ کیلو केलो

گردہرداس

جاسولا जामोला

بچولی جی

دوارکاداس عن بھوپیان — رام سنگھ عن بھوپیان

پچولیان पिचोलया — کشن پورہ किशनपुरा

گیانداس — مادہوداس عن بھوپیان

لالی کھیڑہ लाली खेड़ा

महीडान निलाना امیران تلاولہ

नबाव شباب باونتہ

दलवन्ता

क़दमपुरा قدمپورہ

کیشوداس خاعند پانارجی گوپال سنگہ خلعت چاندا جی

بہوسیان بہوسیان

सतावड़यान लोहरवारा لوہروارہ بڑول ستاوڑیان دلواری

दलवारी वडोल

बियोंजा दिवलया دیولیہ شوریلہ بیوبخہ

गोयला

हनवन्ता ہنونیتہ دراٹہو

بگمان جسکی ولاد جگمالوت کہلاتے ہین الیشر جی

جیت سنگہ بہوسیان کانیہ جدو سنگہ استرارداران منوہرداس بہوسیان رام سنگہ

कानिया تعظیمی دوڈوپانہ جیٹیانہ نوریاداس بہوسیا سیٹہن استراردا

सिठन नागेला ناگیلا नूरयावास जिटयाना दोडियाना

वागसोरी بالگسوری بوبانیہ बोबानिया

کلاجی بہوسیان ہنونت سنگہ سائیداس عن بہوسیان انترہ

अंतरा

रामपुरा رام پورہ لہسودہ بخت سنگہ کیسر سنگہ

ल्हिसोवा استمراردارن استمراردار

केसरपुरा اکیسرپورہ اسیتہانہ सियाना

अकरोल ۲ اکرول ۲ لانبہ लांबा

लोडरी ۲ لوڑی ۳ نگر नगर

خاندان ہرنگھ جی کل بہوسیان ہین

خاندان چاندا جی کے چہہ پسران کا جو چاندا و بہلائے ہین

اولاد ٹہاکر سنگھ موضع بہانوتہ — اولاد جسونت سنگھ موضع جٹیانہ — ہری سنگھ خلف چاندا جی کل بہوسیان ہین — کشن سنگھ خلف چاندا جی

भगोता
जरयाना

اولاد سدا سنگھ موضع کالیسرہ — कालेसरा

اولاد ہلیان جی موضع پہاڑکیہ — फाडकिया

اولاد سروپ سنگھ موضع چاچیاواس — باگروالی کہوری

اولاد سبل سنگھ موضع سورج کنڈ مین

चाचयावास
बागर वाली
खोरी
सूर्यकुंड

اولاد جسونت سنگھ موضع گناہیڑہ بہوسیان

اولاد دوارکا داس موضع کنولائی و کائرٹ بہوسیان

कायड़ कंवलाई

गुनाहेड़ा

اولاد عجب سنگھ موضع پانسلی مین — اولاد پرتہی سنگھ موضع تلوڑہ مین — اولاد راج سنگھ

पांसली
तलाड़ा

اولاد نراین داس موضع چاونڈہ مین — चावंडा

تعظیمی اسثمر ردار بہوسیان — کنڈیل — کانس پور

कंडील
कांसपुर

بہوسیان نینڈلہ

नींडला

منوہرداس خلف چاندا جی بہوسیان — بہگوانداس خلف چاندا جی بہوسیان

رام پورہ ہنونتیہ — रामपुरा हनवान्तिया

دورا — दोराय

بہگوان پورہ — ڈنال

ڈوماڑہ — بہیڑان

भगवानपुरा
डूमाड़ा
ढाल
भीड़ान

راٹھوڑ

ان استمرارداران مین زیادہ تر خاندان جودہ پور کے راٹھوڑ راجپوت ہین راٹھوڑ نسل کی کسیقدر کیفیت تو باب اول کی دوم فصل یعنی راج کلون کے ذیل مین لکھی گئی ہے اور باقیماندہ راج جودہ پور کے حال مین لکھی جاویگی یہان اسیقدر کافی ہے کہ سیناجی سے جو بعرصہ چار سو سال قنوج سے آکر مارواڑ مین اقامت پذیر ہوا تھا مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب فرمان رواے حال ملک مارواڑ تک اکتیس[۳۱] پشت گذری ہین اون مین سے بعض کی اولاد اجمیر کے ضلع مین ہین اور اون مین سے ایک کنگوانہ کے راجہ کہلاتے ہین اور بعض تعظیمی استمرار دار ہین اور بعض صرف بہومیان ہین کہ دیہات مین کسیقدر حقیت معافی وغیرہ کی رکہتے ہین اور بابت حفاظت دیہی وغیرہ کے ذمہ دار ہین اونکی تفصیل اس طرح پر ہے -

सेनाजी

اوّل مہاراجگان مارواڑ کی گیارہوین پشت مین چونداجی تہے اونکے خلف پرسرام جے کی اولاد مین ہاگری کے بہومیان ہین -

चोंदाजी
परसराम
हागरी

دوم تیرہوین پشت مین رنمل جی تہے اونکے خلف اکہے راج کی اولاد مین کہوڈان اور بوبانی کے بہومیان ہین -

रणमल
अखेराज
खोडान
बुबानी

سیوم چودہوین پشت مین جودہاجی ہوئے اونکے خلف دوداجی و نبیرہ بیرم جے کی اولاد مین پانچ بیٹون کے نام سے پانچ خاندان حسب تفصیل ذیل ہین -

برسنگہ جی - چانداجی - جگمال جی - ایشر جی - جیمل جی

जोधाजी
दूदाजी
वीरमजी
वरसिंह
चादा
जगमाल
ईशर
जेमल

ایک سال یا ۱۲ سال کیواسطے لیجاوے یا اضافہ کاشت کیواسطے سرکار سے تقاوی بموجب کسی قانون ترقی مروج الوقت
کے لیجاوے ضمانت میں دینے کا اختیار ہوگا۔

نوین شرط آپکو اپنی رعیت کے حقوق پر لحاظ و توجہہ رکھنی پڑے گی اور ان
اونکو قایم رکھنا پڑیگا اور اپنے علاقہ مین کاشت و زراعت زیادہ کرنے کیواسطے حتی الامکان
تدبیر کرنی پڑیگی۔

دسوین شرط سرکار کے حکم کے بموجب جو نقشہ جات حالات ملک صاحب ڈپٹی کمشنر
آپ سے طلب کرین آپ کو دینے پڑینگے اور ان نقشہ جات کی تیاری کیواسطے جو اہلکار
رکھنے ضرور ہون آپ کو رکھنے پڑینگے۔

گیارہوین شرط کل جرایم جو آپ کے علاقہ مین وقوع مین آوین اونکی آپ کو
رپورٹ کرنی پڑیگی۔ اور انسداد جرایم و گرفتاری مجرمان مین حسب منشاء حکم سرکار مدد
دینی پڑیگی آپ اپنے علاقہ مین مجرمون کو سزا دینگے اور اونکے انسداد اور حفظ امنیت
ملک کے لئے دل و جان سے محنت کرینگے اور جب کوئی سرکاری افسر آپ سے مدد مانگے
تو حتی المقدور آپ اونکی مدد کرنی پڑیگی۔ تاریخ ۲۹۔ مارچ ۱۸۶۵ء حسب الحکم جناب
نواب گورنر جنرل صاحب بہادر۔ ہمارے دستخط اور مہر سے یہہ سند دیگئی ہے۔

دستخط لیال صاحب بہادر چیف کمشنر راجپوتانہ

فہرست الف نام دیہات جو رونیو سروے صاحب کی کتاب مین درج ہے
اور جنکا ذکر اول شرط مین ہے۔

فہرست بے تواریخ اقساط جنپر حسب شرط دوم زرجمع ادا ہوگا۔

خریف یکم جنوری ۱۸۶۶ء ربیع ۵ جولائی ۱۸۶۶ء

الف جب مسند نشین ہونیوالا اوسی اولاد مین سے ہو جیسے باپ کی گدی پر بیٹا بیٹھے یا دادا کی گدی پر پوتا بیٹھے یا جب مسند نشین ہونیوالا بہائی کی اولاد مین سے ہو یعنی جب وہ استمرار دار کے حقیقی بہائی کے بیٹے پوتون مین سے ہو تو نذرانہ نہین لیا جاویگا **ب** جب چچا مسند نشین ہو نصف جمع سالانہ کا نذرانہ لیا جاویگا **جیم** سواے اس صورت کے جب مسند نشین ہونیوالا متبنی ہو یا حقیقی بہتیجا ہو اور سب صورتون مین ایک سال کی جمع کا نذرانہ لیا جاویگا **دال** نذرانہ ایسی قسطون مین اور اسقدر عرصہ مین داخل کرنا ہوگا جیسا چیف کمشنر صاحب بہادر یا اور عہدہ دار جو اجمیر کا انتظام کرتا ہو حکم دیوے مگر یہہ عرصہ چار سال سے زیادہ نہوگا **ہے** جب ایک سال کے اندر دوسری مسند نشینی ہو پہلی مسند نشینی پر نذرانہ لیا گیا ہے تو باوصف مراتب صدر بہی کچھہ نذرانہ نہین لیا جاویگا **واو** جب ایک مسند نشینی پر نذرانہ لیا گیا ہے اور چار برس کے اندر دوسری مسند نشینی ہو تو جسقدر جزو نذرانہ کا صاحب چیف کمشنر یا کوئی اور حاکم ضلع مناسب سمجھے معاف ہوگا مگر یہہ معافی کل کے پون سے زیادہ نہو گی۔

آٹھوین شرط استمرار دار موجودہ کو سواے اوس مروج الوقت قانون کے جو سرکاری کامون کے لیے زمین کی بابت جاری ہو اختیار نہوگا کہ اپنے علاقہ یا اوسکے کسی حصہ کو بیع یا ہبہ یا کسی اور طرح دوسرے کے نام منتقل کردے اور نہ یہہ اختیار ہوگا کہ اپنے علاقہ یا اوسکے کسی حصہ کو ٹہیکہ دے یا رہن کردے یا کسی اور طرح اپنی حیات سے زیادہ عرصہ کیواسطے کسی کے نام منتقل کردے یا قرضہ مین پہنسا دے مگر ایسے تقاوی کے عوض مین جو زمین کی ترقی کیواسطے بموجب

جمع جواب مقرر ہے وہ آپ کو سال بسال ادا کرنی پڑیگی اوراس جمع کا روپیہ اون قسطون کے بموجب اور اون تاریخون پر جو فہرست مین لکھی ہوئی ہین دینا ہوگا۔

تیسری شرط کوئی نہر یا کوان جو سرکار کی لاگت سے بنا ہو یا جاری ہوا ور اوس سے آپ کے علاقہ کے کسی حصہ کو پانی دیا جاوے تو خرچ آب پاشی جو سرکار حسب حصہ مقرر کرے وہ جمع مندرجۂ بالا کے علاوہ دینا پڑیگا۔

چوتھی شرط آپ کے علاقہ مین کوئی کان برآمد ہو تو آپ کو فوراً اطلاع دینی پڑیگی اور علاوہ جمع مقررہ کے حق سرکاری جو سرکار سے مقرر ہو وہ ادا کرنا پڑیگا مگر یہہ حق اصل منافع کے نصف سے زیادہ کبھی نہوگا۔

پانچوین شرط آپ کو اپنے علاقہ کے مقررہ سالانہ جمع کے سوائے ضلع کی بہتری اور ترقی کام مدارس یا پولیس یا دیگر کامون کے واسطے اوسی حساب اور قاعدہ سے روپیہ دینا ہوگا جو سرکار بحساب رسدی مقرر کرے۔

چھٹی شرط جسکے پیچھے آپ متبنی و سند نشین ہون اوسکے اہل قبیلہ مین سے رشتہ داران مفصلۂ ذیل کیواسطے جو زندہ رہین آپ کو حسب قاعدہ خاندان معاش کا بندوبست ستاسب کرنا پڑیگا اور جو اوس معاش کی نسبت کچھہ جھگڑا پیدا ہو تو چیف کمشنر صاحب بہادر یا کسی اور بااختیار افسر کے جو اجمیر کے ضلع کا انتظام کرتا ہو۔ حکم کی تعمیل کرنی پڑیگی اور رشتہ داران اہل قبیلہ یہہ ہین۔ دادا دادی ما باپ بڑا بھائی بہن حقیقی یا متبنی بیٹی یا بیٹیان بھتیجی بھتیجیان پوتی پوتیان۔

ساتوین شرط جو استمرار دار متبنی ہو کر سند نشین ہوگا اوسکو سند نشینی سے پیشتر قواعد مفصلۂ ذیل سے نذرانہ داخل کرنا پڑیگا۔

روسا پر وری سب کو یکقلم استمرار دار مقرر کر دیا - اور تاریخ ۲۳ - مارچ ۱۸۷۵ع بمقام اجمیر مسٹر لیال صاحب بہادر قایم مقام چیف کمشنر نے عالیشان دربار منعقد کر کے سبکو سندین عطا کین - اوس سند کی نقل یہہ ہے -

نقل سند استمرار داران ضلع اجمیر

آپکے علاقون مین جمع بڑہانیکا سرکار انگریزی کو اختیار تہا اوسکو جناب نواب مستطاب معلے القاب گورنر جنرل صاحب بہادر نے باجلاس کونسل مہربانی کر کے چھوڑ دیا اور جو جمع اب ہے اوسکو براے دوام پختہ کر دیا ہے - بنا بر آن یہہ سند آپ کو واسطے اظہار اون شرطون کے دیجاتی ہے جنکی تعمیل و تکمیل بکمال صداقت و اعتقاد بجانب آقا نعمت آپ کے اور آپ کے وارثان و جانشینان کیطرف سے ہونے کی غرض سے یہہ رعایت کی گیی ہے -

اول شرط اس سند کے اخیر مین فہرست ہے اوسمین لکھے ہوے استمرار داران موجودہ حال و متصرف دیہات کو لازم ہے کہ جناب فیض مآب ملکہ معظمہ وکٹوریہ صاحبہ اور اونکے وارث و جانشینون کی خدمت مین بہ اعتقاد و خیر اندیشی بجانب آقا نعمت ہمیشہ ثابت قدم رہین اور بطور لازمہ اس خیر اندیشی و اعتقاد کے جو کام اون سے لیا جاوے وہ سب کیا کرینگے اگر اس شرط کے ایفاء کامل مین کسیطرح کا شبہہ پیدا ہو تو جو کچھہ فیصلہ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل تجویز فرماوینگے قطعی ہوگا -

دوسری شرط آپ کے علاقہ کے جو گانو فہرست مین نام وار لکھے ہین اونکی

تعداد استمرارداران	نام قوم	تعداد دیہات	رقبہ بیگہون مین	تعداد کل آمدنی	تعداد مالگذاری
۱	گوجر	یک	۳۷۵۰	[illegible]	[illegible] ۶/۹ پائی
۵۸	راٹھوڑ	[illegible]	۲۱۹۸۴۹	[illegible]	یکلاکھ [illegible] ۶ پائی
۲	سیسودیہ	[illegible]	۲۶۶۰۴	[illegible]	[illegible]
۴	چوہان مینہ	[illegible]	۱۸۵۴۰	[illegible]	[illegible] ۶ پائی
۱	چارن	یک	۸۰۰	[illegible]	[illegible] ۶/۹ پائی
		[illegible]	۸۱۹۵۲۴	[illegible]	[illegible] پائی

آغاز عملداری سے یہہ لوگ بلفظ استمراردار مشہور ہین اور یہہ امر واجبی تھا کیونکہ حکام مرہٹہ کی اخیر عملداری مین اونکی جمع مستقل مقرر ہو چکی تہی اونکو استمراردار قبول کیا جاتا - مگر ویلڈر صاحب کی تحقیقات مین اونکے عام استحقاق استمرارداری کو قبول نہین کیا گیا صرف راجہ صاحب بہنائی اور ٹہاکر صاحب ساور استمراردار لکہے گئے تہے اور باقی لوگون کی نسبت تجویز ہوئی کہ تعلقہ دار کہلاوین اور بعد دس سال کے نصف آمدنی پر بندوبست ہوا کرے - پہر ۱۸۳۰ء مین راجہ صاحب بہنائی اور ٹہاکر صاحب ساور کی نسبت جو تجویز سابق مین ہوئی تہی غلطی پر مبنی قرار پاکر اونکی استمرار بہی صرف تاحیات رکہی گئی - چنانچہ ٹہاکر راد ہو سنگہ صاحب ساور والہ کا انتقال ہوا تو تشخیص جدید عمل مین آئی - مگر راجہ نرور آدرسنگہ صاحب بہنائی والہ کے انتقال پر کچہہ بازپرس نہوئی - اور اسیطرح دیگر ٹہاکرون کی نسبت کچہہ تجویز نہوئی - اب تہوڑا عرصہ گذرا کہ ڈیوڈسن صاحب ڈپٹی کمشنر کے وقت مین اتفاقیہ کاغذات سابقہ کے دیکہنے سے کل غلطیان ظاہر ہوئین اور بہت بحث و تحقیقات کے بعد سرکار نے براہ فیاضی و

بادشاہوں کی حاضر باشی اور نوکری کیا کرتے تھے اور جب اس علاقہ مین مہاراجہ صاحب
جودھپور کی عملداری ہوئی مثل دیگر جاگیرداران مارواڑ اونکی نوکری کرتے رہے کچھ
عرصہ بعد نوکری کی ضرورت متصور نہو کر اونکے ذمہ محصول بطور خراج بالعوض نوکری
مقرر ہو گیا چنانچہ مہاراجہ بخت سنگھ صاحب نے [illegible] مین [illegible]
[illegible] مقرر کرکے سند بخشی تھی۔

[illegible]

मोराफड़ी

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمدنی سالانہ
۱۹	ایضاً	جاگیرداران موراجھڑی	یک	اعہامعہ ،،،
۲۰	ایضاً	جاگیرداران نصف ماندلہ	یک	اللالہ للعہ ،،،
۲۱	ایضاً	جاگیرداران ہاتھی کھیڑہ	یک	ہما عہ
		میزان درجہ دوم	۷	للعہ صالعہ ،،،
		میزان ہر دو درجہ	لعہ	اللعہ سالعہ ،،،
۲۲	متعلق جماعت	خادمان درگاہ خواجہ صاحب	۲	صمہ ماصر ،،،
۲۳	ایضاً	برہمنان بستی کلان پشکر	یک	الصار ،،،
۲۴	ایضاً	برہمنان بستی خورد پشکر	یک	صمالہ لعہ
		میزان	۵	معہ ماللعہ ،،،
		میزان کل	لعہ	لعہ اماعہ
			سالم لعہ ۔ مشترکہ ۷	

استمرارداران

اجمیر کے ضلع مین ایک گروہ روساء ملک مستحقان حقیت اراضی استمراردار نام سے مشہور ہے اوسمین دو قوم کے لوگ ہین اول راجپوت دوم چارن کہ وے بھی مثل پروہتون کے وبھاٹون کے راجپوتون کے مذہبی متعلقین ہین سے ہین۔ راجپوتون مین صرف چار قسم کے استمراردار ہین۔ گوڑ۔ راٹھوڑ جودہ۔ سیسودیہ۔ چوہان مینہ۔ مغلیہ سلطنت کے زمانہ مین یہہ رئیس بھی مثل جودہ پور وجے پور وغیرہ بڑے رئیسون کے

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمد فی سالانہ	
۶	ایضاً	ستایرث دوہادہاری	یک	[illegible]	
		میزان مذہبی	[illegible]	[illegible]	
۷	متعلق ذات درجہ اول	راجہ دیبی سنگھ گوڑ راجہ ابگڈھ	[illegible]	[illegible]	
۸	ایضاً	دیوان غیاث الدین خان صاحب سجادہ نشین	یک	[illegible]	
۹	ایضاً	نواب عبدالکریم خان صاحب	سالم [illegible] مشترکہ [illegible]	[illegible]	
۱۰	ایضاً	راجہ بلونت سنگھ لاوتہ والہ	[illegible]	[illegible]	रलावता
۱۱	ایضاً	عنایت اللہ شاہ	[illegible]	[illegible]	
۱۲	ایضاً	حکیم نظام علی	[illegible]	[illegible]	
۱۳	ایضاً	گلاب سنگھ گوڑ	یک	[illegible]	
۱۴	ایضاً	جوتشی سالگرام	یک	[illegible]	
۱۵	ایضاً	گوکل پوری گسائین	یک	[illegible]	
		میزان درجہ اول	[illegible]	[illegible]	
۱۶	متعلق ذات درجہ دوم	جاگیرداران آکھری	یک	[illegible]	गारवरी
۱۷	ایضاً	جاگیرداران بینواڑی	یک	[illegible]	वेनबाड़ी
۱۸	ایضاً	جاگیرداران گمناہیڑہ	یک	[illegible]	गुमनाहेड़ा

کاٹھات اور گوڑا کی اولاد میرات گوڑات - اگرچہ ان سبکا سورثا ہندو تھا مگر اوسکی اولاد بدت دراز تک کوہستان مین وحشیانہ بود و باش رکھکر اپنا مذہب بھول گئے اور گوشت و شراب وغیرہ ہر قسم کی چیزین کہانے سے حلال و حرام کا کچھہ تمیز نہ رہا گوڑا و ہرراج مسلمان ہوکر اپنے ملک مین آئے تب ذات سے خارج ہونا یا داخل ہونا اونکے نزدیک یکسان تہا اسواسطے گوڑا کی اولاد بدستور برادری مین شامل رہے اور ہرراج کی اولاد نے صرف اجراء رسم ختنہ سے نشان مسلمانی قایم کیا مگر کہانا پینا شادی بیاہ وغیرہ بدستور جاری رہا - اس زمانہ مین البتہ اہل اسلام کی آمد شد و صحبت سے مسلمانی طریقہ ان لوگون مین جاری ہوتا جاتا ہے تاہم اکثر قدیمی رسمین جاری ہین مگر اب یہہ چارون قومین یعنی چیتا برڑا کاٹھات اور گوڑات فی الجملہ مسلمان ہین -

نقشہ جاگیرات ضلع اجمیر

نمبر	قسم جاگیر	نام جاگیر	تعداد دیہات	اوسط آمدنی سالانہ
۱	مکانات مذہبی	درگاہ خواجہ معین الدین چشتی	[illegible]	[illegible]
	•	متعلقہ عہدہ داران درگاہ	[illegible]	[illegible]
	•	پیرزادگان درگاہ خواجہ صاحب	[illegible]	[illegible]
۲	ایضاً	درگاہ میران صاحب	[illegible]	[illegible]
۳	ایضاً	چلہ پیر دستگیر	یک	[illegible]
۴	ایضاً	چھتری سرجی راو	[illegible]	[illegible]
۵	ایضاً	مندر سری ناتھہ دوارہ	یک	[illegible]

نام مالک	تعداد دیہات متعلقہ تحصیل بیاور	دیہات متعلقہ تحصیل ٹوڈگڈھ	میزان کل دیہات	تعداد جمع [illegible]
سرکار انگریزی				
دربار میواڑ	۳۷ ½	۶۱	۹۸ ½	[illegible]
دربار مارواڑ	۲۰	۴	۲۴	[illegible]
ر ۵۵	۲ ⅚	۰	۲ ⅚	[illegible]
ٹھاکر کھروہ	۱ ⅚	۰	۱ ⅚	[illegible]
میزان	۲۴۱	۸۸	۳۲۹	[illegible]

ان دیہات کی دوسری تفصیل

سرکار انگریزی	دربار میواڑ	دربار مارواڑ عن سالم	ٹھاکر مسعودہ	ٹھاکر کھروہ
۲۰۱ ⅚	۹۸ ½	۲۴	۲ ⅚	۱ ⅚
سالم ۱۹۲، نصف ۱۶	سالم ۹۴، نصف ۹		نصف ۵، ایک ثلث ۱ ⅓	نصف ۱، چہارم ۲ ½
تین چہارم ۱، ایک ثلث ۲ ½ ۱ ½				ایک ثلث ۱ ½

اس مین سے انگریزی حصہ کا رقبہ ۲۸۲ مربع میل اور راو دے پور کا ۳۰۵ مربع میل اور رجودہ پور ۶۷ مربع میل اور کل ملک کا مع دیہات ٹھاکران مسعودہ و کھروہ ۶۲۷ مربع میل ہے ۔

یہہ ملک قدیم سے سرکش و شریر مشہور ہے دو سو برس گذرے کہ جب مہاراجہ سوائی

۲۳- اکتوبر ۱۸۳۵ء - دستخط ایچ ڈبلیو ٹرولین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

بعدازان دربار میواڑ نے ۱۸۴۳ء مین تاخوشی سرکار انگریزی اس ملک کے سرکار انگریزی کے تحت مین رہنے کی رضامندی ظاہر کی اور دربار جودہ پور نے سات دیہات مفوضہ جدید واپس لیکر باقیماندہ دیہات کا جب تک سرکار انگریزی مناسب سمجہے بدستور بہ تحت انتظام انگریزی رکہنا منظور کیا۔

۱۸۴۷ء مین اسباب مین سعی کی گئی کہ جودہ پور اور میواڑ کے دیہات واقع میرواڑہ ہمیشہ کیواسطے علاقہ انگریزی مین شامل کیے جاوین مہارانا صاحب نے اپنے دیہات کا انتقال اس شرط پر منظور کیا کہ اضلاع جاذد و نیمچ وجیرن وغیرہ جو مہاراجہ صاحب سیندہیہ نے بعوض مصارف گوالیار کنٹنجنٹ سرکار انگریزی کو دیدئے تہے اور اور جنگی واپسی کے استحقاق کا مہارانا صاحب بموجب قلم ۷ عہدنامہ ۱۸۱۸ء کے خیال رکہتے تہے استمرارین دے جاوین۔ مگر مہارانا صاحب کی حکومت ایسی پوچ اور ظالم تہی کہ دیگر ملک اونکے تحت مین چہوڑنا خلاف مصلحت متصور ہوا اور دربار جودہپور سے بہی کوئی امر قطعی طے نہوا۔ اس تحیر سعین حالت مین میواڑ و مارواڑ کے دیہات واقع میرواڑہ انتظام انگریزی مین چلے آتے ہین اور اونکی ملکیت کی تفصیل یہہ ہے

تفصیل ملکیت دیہات مگرہ و میرواڑہ

نام مالک	تعداد دیہات متعلقہ تحصیل بیاور	دیہات متعلقہ تحصیل ٹوڈگڈہ	میزان کل دیہات	تعداد جمع
سرکار انگریزی	۱۷۸ ۵	۲۳	۲۰۱ ۵	[illegible]

خواہش سے دربار یہہ بھی عہد کرتا ہے کہ سرکار موصوف کی خواہش کے بموجب کاتک شدی ۲ سمت ۱۸۹۲ مطابق ۲۹ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۱ ہجری سے انتہاے میعاد دیہات مذکورہ بالا تک بموجب شرائط متعلقہ چانگ وجیتاڑ دیگر دیہات سرکار انگریزی کو سپرد کئے جاوینگے - میعاد مذکور کے انقضا پر مطالبہ سالانہ دیہہ دیہات سابق وحال مقبوضہ سرکار انگریزی کا عملدرآمد موقوف ہوگا اور کل دیہات دربار کو واپس ہونگے - مورخہ کاتک شدی ۲ سمت ۱۸۹۲ مطابق ۲۹ - جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۱ ہجری و ۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۸۳۵ ء -

راتریہ - مادہمہ - رال - دہال - بہگورہ - کرواره - چرجی کاگڈہ

جواب منجانب لفٹنٹ ٹرولین صاحب بہادر اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

रतरया
माढ़मा
राल
ढाल
भगोरा
कुरवारा
चरजीकगढ़

جو دیہات میرواڑہ متعلقہ مارواڑ بہتری انتظام ملک میرواڑہ کیواسطے بمیعاد آٹھہ سال اس شرط پر سرکار انگریزی کو مفوض ہوئے تھے کہ اونکی آمدنی مطالبہ بتعدادی پندرہ ہزار روپیہ سالانہ سے منہا ہوتی رہے اب وہ میعاد منقضی ہوئی اور سیر ذمہ ثانی نو برس آیندہ کیواسطے از سر نو مرتب ہوکر سات گانو دیگر اوسی میعاد کیواسطے اور اونہیں شرائط پر کاتک شدی ۲ سمت ۱۸۹۲ سے سرکار کو مفوض ہوئے ان سات دیہات کی میعاد بھی چانگ وجیتاڑ وغیرہ دیہات میرواڑہ متعلقہ مارواڑ کے ساتھہ ختم ہوگی ان دیہات کی جمع کا حساب بھی اوسیطرح دیا جائیگا جیسے دیگر دیہات کا - اور تاریخ مذکورہ سے نو برس منقضی ہونے پر دیہات مفوضہ سابق وحال اہلیان راج جودہپور کو واپس دئے جاوینگے اور مطالبہ موقوف ہوگا - مورخہ کاتک بدی ۲ سمت ۱۸۹۲ مطابق

عہدنامہ سرکار جودھپور بابت دیہات میرواڑہ متعلقہ مارواڑ

ازانجاکہ دربار نے بنظر تعمیل منشاء سرکار انگریزی اور صلاح وایماء اونکے قایم مقام مسٹر ویلڈر صاحب کی اوس فوج کے مصارف کیواسطے جو ضلع میرواڑہ مین امن وعافیت محفوظ رکہنے کیواسطے جدید بہرتی ہوئی تہی سابقًا مبلغ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ دینے کا اقرار کیا تہا اور چانگ وچیتاڑ وغیرہ دیہات علاقہ مارواڑ جنمین فوج انگریزی سزادہی کے واسطے متعین ہوئی تہی اور راوسکی مدد کیواسطے راج کے ٹہاکر بہیجے گئے تہے میعاد آٹہہ سال کیواسطے سرکار انگریزی کو سپرد کیئے گئے تہے اور یہہ شرط تہی کہ اس سرکار کے ایک معتمد مختار کو حساب آمدنی دیہات مذکور کے معائنہ وپڑتال کے واسطے رہنے کی اجازت ہو اور مطالبہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ سے آمدنی دیہات منہا ہوا کرے اور انقضاء میعاد پر مطالبہ موقوف اور دیہات واپس ہوجاوین۔

ازانجاکہ اقرارنامہ مذکور کی میعاد پہاگن بدی ۵ سمت ۱۸۸۵ مطابق ۳۔ رجب ۱۲۴۴ھ کو ختم ہوئی اسواسطے باتباع ارشاد سرکار انگریزی اور خواہش میجر الویس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان کے کہ اونکے اسسٹنٹ لفٹنٹ ہنری ٹریولین صاحب کی معرفت ظاہر ہوئے ہین اب دربار مارواڑ عہد کرتا ہے کہ مصارف فوج مذکور کے واسطے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ نو برس آیندہ تک بدستور ادا کرتے رہین گے اور نو برس تک چانگ چیتاڑ وغیرہ دیہات شرایط سابق پر پہاگن بدی ۶ سمت ۱۸۸۸ مطابق ۵۔ رجب ۱۲۴۷ھ سے سرکار انگریزی کے تحت مین رہینگے۔

علاوہ اسکے سرکار انگریزی اور دربار کے درمیان جو اتحاد ہے اوسکی افزونی کی

मसलाविस

[illegible]

بدچلنی سے تھی کہ باعث اشتعال طبع ہوئی پھر تو تمام مگرہ مین فساد ہوگیا مگر جلد ہی چند مقامات پر سرکوبی کرنے سے فرو ہوگیا بھوپ جی ہتون کا خان کہ مفسدون کا سرگروہ تھا قتل ہوا اور اوسکا بیٹا الکھا خان گرفتار ہوکر دایم الحبس کیا گیا - بیشتر فوج کی چھاونی کوہ چانگ کے نیچے تھی اس مفسدہ مین خوف رہا کہ شاید بدمعاش بلندی سے نقصان پہونچاوین مفسدہ فرو ہونے کے بعد ہال صاحب نے دوسری جگہہ چھاونی مقرر کی اور پلٹن مین جو جگہہ خالی ہوتی گئی اوسپر میر لوگ باشندگان ملک بھرتی ہوتے گئے کہ اخیر مین کل پلٹن میرون کی ہوگئی اس ذریعہ سے جو لوگ مشہور غارتگر و ڈاکو تھے صاحب فن و معتمد و ہوشیار سپاہی ہوگئے اور اونکے ساتھہ کل ملک کے لوگ محنت پیشہ اور صلح شعار ہوگئے باشندگان ملک نے غارتگری و چوری ترک کرکے زراعت و تجارت و نوکری اختیار کرلی اور ہال صاحب و ڈکسن صاحب کی کوشش و توجہہ سے ملک مین بڑی رونق و ترقی ہوئی اور آمدنی مین بھی بہت اضافہ ہوا ہال صاحب اس ملک مین چودہ برس تک بڑی نیکنامی سے رہے ہین -

اس عرصہ مین دیہات مفوضہ دربار میواڑ کی میعاد منقضی ہوئی تو مہارانا صاحب نے ترقی ملک سے بہت خوش اور آمدنی سے متمتع ہوکر ۱۸۳۳ء مین عہدنامہ ذیل از سر نو منضبط کیا -

عہدنامہ دربار میواڑ بابت دیہات میرواڑہ مملوکہ میواڑ

اقرارنامہ فیمابین لفٹنٹ کرنل لوکٹ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ منجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہتا شیر سنگہ - مان و شیام ناتہہ پروہت و راے

مصارف کیواسطے آٹھہ برس تک پندرہ ہزار روپیہ سالانہ ادا کرتے رہین گے اور
دیہات چانگ وجھیتا خالصہ مارواڑ جنمین سرکشان کیواسطے فوج انگریزی متعین چीताड़
ہوئی تہی اور راج سے اوس فوج کی امداد مین ٹہاکر متعین ہوئے تہے میعاد مذکورہ
بالا کیواسطے سپرد کئے جاوین گے مگر آمدنی کا حساب لینے کیواسطے اس سرکار کا ایک
مختار رہنے کی اجازت ہو اور جسقدر تحصیل ہو اوسمین زر مندرجہ بالا محسوب ہو۔
اختتام میعاد پر ادا سے زر مذکور موقوف کیا جاوے گا اور دیہات واپس دئے
جاوینگے مورخہ ۴۔ رجب ۱۲۳۹ ہجری۔

دستخط بیانس صورت رام۔ جوابانجانب صاحب پولیٹکل ایجنٹ دیہات میرواڑہ ملک
مارواڑ سے کہ مفوض ہوئے ہین جو تحصیل ہوگی پندرہ ہزار روپیہ مین محسوب ہوگی
اور آٹھہ برس کے بعد دیہات پہر اہلکاران راج مارواڑ کو سپرد کر دئے جاوین
گے اور مطالبہ موقوف ہوگا مورخہ ۵۔ مارچ ۱۸۲۴ء مطابق پہاگن شدی سمت ۱۸۸۰
دستخط صاحب پولیٹکل ایجنٹ اسیطرح مسعودہ اور کہروہ کے ٹہاکرون نے بعض
دیہات کے نصف اور بعض کی چہارم آمدنی اخراجات انتظام کیواسطے دینا
منظور کرکے دیہات مذکور سرکار انگریزی کے حوالہ کئے۔

سرکار نے اپنی حکومت مستحکم کی کرنل ہال صاحب سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور بیاور हाल
مین پوربیون کی پلٹن متعین ہوکر مختصر چہاونی ڈالی گئی و ٹوڈگڈہ و ساروٹ و بیاور
مین تحصیلین اور جابجا تہانجات مقرر کئے گئے۔ ابہی چہہ مہینے نہین گذرے تہے
کہ جہاگ مین تہانہ دار مع چند سپاہیون کے قتل ہوا اور موضع بوروا مین جو سرکاری बारवा
چپراسی تعینات تہا مارا گیا کہتے ہین کہ اس مفسدہ کی بنیاد تہانہ کے کسی سپاہی کی

ٹوڈگڈہ سے - چونکہ مسعودہ کاٹہاکر بہی اونکی زیادتی سے عاجز تہا اوس سے لئے سرکار کی
مدد کی - جون ہی توپ چلی اور قتل شروع ہوا ان بدمعاشون کو سرکاری فوج
کے مقابلہ کی تاب کہان تہی فوراً اطاعت پذیر ہوگئے - ایک دفعہ پہر بہی سرکار نے
روسار مارواڑ و میواڑ سے تحریک کی کہ اگر اس ملک کو اپنا سمجہتے ہین تو انتظام کامل
کرنے کے کفیل ہون مگر اونمین اتنی طاقت کہان تہی پندرہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ
خرچ کا سرکار انگریزی کو دینا قبول کرکے انتظام سے سبکدوش ہوئے -
اگرچہ مہارانا صاحب اودے پور اس بندوبست سے ناراض تہے مگر مجبوراً اونہون
نے پرگنات ٹوڈگڈہ سارو تہہ و دیوایر جنکے دیہات کی تفصیل آیندہ لکہی جاوے گی
دس برس کیواسطے سرکار انگریزی مین مفوض کئے اگرچہ انتظام ملک مین سرکار انگریزی
کا زیادہ خرچ ہوا مگر اونکی ناراضگی کے خیال سے سرکار نے افزونی خرچ کا مطالبہ نکیا
اس قرارداد پر راج میواڑ سے کوئی عہدنامہ منضبط ہوا نہین معلوم ہوتا ہے -
دربار مارواڑ سے بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل دیہات پرگنہ چانگ و کوٹ کرانہ آٹہہ
سال کیواسطے مفوض ہوئے -

हेवायर

عہدنامہ دربار مارواڑ بابت دیہات میرواڑہ ملکو مارواڑ

اگرچہ دربار کو باطمینان کلی معلوم ہے کہ میرواڑہ مین پولیس کی جمعیت مستعد رکہکر
وہان کی کل واردا توں کے جوابدہ ہوسکتے ہین مگر سرکار انگریزی کو خوش رکہنے کی ہمیشہ
خواہش ہے اور اونکو اوس ملک کے عمدہ انتظام کیواسطے اپنا شستہ جاری کی نا منظور
ہے اسلیئے حسب ایماء مسٹر ویلڈر صاحب جو فوج اس مراد سے بہرتی ہوتی ہے اوسکے

کوٹڑ کمزور ہوئے وہ لوگ پہر خودسر ہوگئے - اونکے بعد اس علاقہ پر مسعودہ کے ٹہاکر
نے جو قریب تہا زور دیا تو وہ قابض ہوا چنانچہ قلعہ گوٹرون پر ٹہاکر مسعودہ کا ابتک قبضہ
ہے تاہم وے اطاعت سے منحرف رہا کرتے تہے -
جب ۱۸۱۸ء مین اجمیر مین انگریزی عملداری آئی تو ولیلڈر صاحب نے مگرہ کے معزز
اور سرگروہ آدمیون کو اجمیر مین بلاکر تسلی وتشفی دی اور امن و امان رکہنے کی فہمایش
کی مگر وہ باز نہ آئے تب سرکار کو واجب و مناسب نظر آیا کہ ان قزاقون کو سزا دین
اسلئے کرنل ٹوڈ صاحب نے اول مگرہ پر حملہ کرکے بمقام برساواڑہ قلعہ بنایا اور بالگوبند بरसावाड़
جمعدار دلی اور رام رتن چوبدار کو وہان کا قلعہ دار مقرر کیا علی ہذا برار مین قلعہ تعمیر बरार
کرکے تہانہ مقرر کیا برساواڑہ کا قلعہ اسیوجہہ سے ٹوڈگڈہ مشہور ہے لیکن چونکہ مہاراجگان
میواڑ و مارواڑ کے یہان کبہی کبہی عملداری ہوئی تہی اونہون نے اس ملک کے اجزا
اعظم پر دعوی کیا اور سرکار نے بلا تامل وخلاف مصلحت اونکے دعوی کو تسلیم کرلیا اسواسطے
چند دیہات پر انتظام انگریزی رہا اور باقی مین میواڑ و مارواڑ کی ریاستون کا تین
علیحدہ سرکارون کی عملداری سے انواع قباحتین پیدا ہوئین وحشی صفت باشندون
نے پہر سرکشی کی غیرون کی حکومت کا دعوی کرنا سہل تہا مگر اونکو محکوم کرنا بہت مشکل
تہا بغیر ایک زبردست سرکار مثل سرکار انگریزی کے اونکا مطیع ہونا غیر ممکن تہا ریاستون
سے اونکا کچہہ انتظام نہوسکا آخرکار اونکا ایک گروہ اپنی قدیم عادت کے بموجب چہاونی
نصیرآباد سے مویشی گہیر لیگیا اور گردنواح کے ملک مین بدستور غارتگری شروع کی
تب سرکار کو اونکے قرارواقعی انتظام پر توجہہ ہوئی - ۱۸۲۱ء مین تین طرف سے مگرہ
مین فوج داخل ہوئی - ایک مسعودہ کی طرف سے - دوسری کہروہ کی طرف سے - تیسری

پرتھی راج کی اولاد مین مینہ عورت کے شکم سے جودہ اور رلاکھن دو شخص پیدا ہوئے تھے جودھا لاکھن
جب پرتھی راج کی سلطنت ختم ہو کر اہل اسلام کے متواتر حملون اور کشت و خون سے
ہندوستان مین امن نرہا جودہا اور رلاکھن کی اولاد نے اس دشوار گذار کوہستان
کو اپنا جاے پناہ قرار دیا اور جسقدر زیادہ ہوتی گئی ملک مین پہیلتی گئی اور چونکہ اجمیر
کے خاندان سے بہی باشندگان کو محکوم اور مطیع کرتی رہی کہ آخر کار تمام ملک پر
متسلط ہوئی۔ سلطنت مغلیہ کا بہی اس ملک مین انتظام نہوا کیونکہ حکومت شاہی کی
کوئی نشانی پائی نہین جاتی اوس زمانہ کی نہ کوئی عمارت ہے نہ کسی کے پاس عطیۂ شاہی
جاگیر ہے نہ مثل قانون گویان وغیرہ کوئی قدیم عہدہ دار ہے مگر ہان ایسا ہوتا رہا ہے کہ جب
کسی طرف سے کسی فوج نے حملہ کیا اوسوقت اطاعت کر لی اور پہر متمرد ہو گئے اور
ملک ویران تہا کسی بادشاہ کو بہی اوسکے لینے اور خرچ کثیر اوسکے انتظام کے لئے گوارا
کرنے کی خواہش نہوئی اور یہہ لوگ اکثر گہاٹون سے نکلکر اور گرد نواح کے ملک
مین لوٹ مار کر کے ان پہاڑون مین پوشیدہ گذران کرتے رہے۔
اسیطرح جب مہاراجگان مارواڑ اور مرہٹون کی عملداری اجمیر مین ہوئی تب
بہی مگرہ محکوم و خراج گذار نہوا صرف اسقدر ہوا کہ جب جہانتک راج میواڑ کی فوج
نے دخل کیا اور وہین موجود رہی تب تک اونکا مقبوضہ ملک سمجہا گیا اور جب تک راج
مارواڑ کی فوج جہان رہی تب تک وہان اونکی عملداری متصور ہوئی۔ جب فوج
واپس گئی خود مختار ہو گئی اسیطرح جب راجگان راجگڈہ نے توجہ کی شام گڈہ وغیرہ
دیہات تحصیل بیاور اونکے تحت مین رہی مگر چونکہ اونہون نے شیام گڈہ مین مستحکم
قلعہ بنایا مہاراجگان مارواڑ و میواڑ کی نسبت اونکا حاکمانہ تسلط زیادہ رہا مگر جب

اجمیر کی اختیار کی ۔

ٹھاکر گلاب سنگھ راجپوت گور راجگان راجگڈہ کے خاندان سے ہین اور موضع انگھیار
کے باشندہ اور رارجن پورہ کے جاگیردار ہین ۔

شانگلہ صاحب جوتشی قدیم باشندہ وجرودپور عملداری مرہٹہ مین یہان آکر جاگیر انگھیار
پائی تہی تب سے یہان رہتے ہین ۔

گنشا مین گوکل پوری صاحب عملداری مرہٹہ سے جاگیردار ہین ۔

رائے سیٹھ چاندمل صاحب اوسوال اصل مین خاندان مہاراجہ صاحب جودہپور
سے راٹھوڑ راجپوت ہین مگر جین دہرم اختیار کرلینے سے سیٹھ کہلاتے ہین بہت
معزز دولتمند ہین انکے خاندان کا حال پنڈت مہاراج کشن صاحب نے تاریخ اجمیر
مین بہت مفصل لکھا ہے ۔

رائے سیٹھ سمیرمل صاحب اوسوال اصل مین راجپوت چوہان خاندان سے ہین
اوسیطرح جین دہرم کے سبب سے سیٹھ کہلاتے ہین بہت معزز اور دولتمند ہین

قاضی امیرالدین صاحب و شفیع الدین صاحب خواجہ صاحب کی اولاد مین بہت
معزز ہین ۔

میر حفیظ علی صاحب و میر وزیر علی صاحب و میر محمد حسین صاحب خادمان درگاہ و جاگیردار
ہین ۔

نواب عبداللہ خان صاحب خلف حاجی محمد خان صاحب پٹھان اصل باشندہ نواح
کابل و پشاور کے ہین منشی حاجی محمد خان صاحب نے جنرل جارج لارنس صاحب کے ساتھ
کابل کی لڑائی مین جری رفاقت کی تہی اور اونکے ساتھ اس ملک مین آکر منشی ایجنسی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲۴ گہاٹ گوڑچیکا۔

۲۵ ہاڈون کا گہاٹ مہاراجہ صاحب بوندی کا بنوایا ہوا۔

۲۶ برہمہ گہاٹ۔

۲۷ ساوتری گہاٹ تعمیر کردہ ٹہاکر کا علاقہ جودہپور۔ शावित्रीघाट

۲۸ گہاٹ پرسرام۔

۲۹ سپت رشی کا گہاٹ مع مندر کرنی ماتا۔ सप्तरिषीघाट

۳۰ سروپ گہاٹ۔

۳۱ بانب گہاٹ۔

۳۲ گہاٹ راجہ جودہپور۔

انکے علاوہ چہوٹے چہوٹے گہاٹ اور مندر بہت ہین۔

قصبہ پشکر مین آبادی بہت ہے اور وہان کے باغون کے انگور کل ہندوستان مین بہترین اور بڑے ہین مثل شیراز کے انگورون کے خوش ذائقہ ہوتے ہین یہہ قصبہ اجمیر سے ۵ میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۶ — ۳۰ طول بلد مشرقی ۷۴ — ۴۰ پر واقع ہے۔

نصیر آباد کی چہاونی شہر اجمیر سے ۱۵ میل جنوب مشرق مین بڑے میدان پر جسکے شمال مغرب مین پہاڑ ہین اور دیگر اطراف مین حد نظر تک پہاڑ نہین واقع ہے جیسا پیشتر مذکور ہوا ہے ابتداء عملداری سرکار انگریزی مین بحکم جنرل اکٹرلونی صاحب بہادر نصیر الدولہ بنائے گئے تہے اسواسطے اسکا نام نصیر آباد رکہا گیا ہے۔

یہان کی زمین اگرچہ ناقابل زراعت اور بے درخت ہے مگر تندرستی کیواسطے

کہ سیندھیہ کا وزیر تہا - باوجودیکہ مصالحہ قریب تہا اور مزدوری بمنزلہ مفت ڈیڑہ لاکہہ
روپیہ خرچ کرکے تعمیر کرایا تہا تالاب کے پانی پر زینون یعنی گہاٹون سے اوترکر جاتی ہین
पर्व्व اور پورنماشی اشنان کیواسطے پربہہ کا دن ہے اوس روز لوگ دور دور سے آتے
ہین کاتک کی پورنماشی سب سے افضل سمجہی جاتی ہے اوس روز بڑا میلہ ہوتا ہے
اس میلہ مین گہوڑا اونٹ بیل اور دیگر مال تجارت بہت فروخت ہوتا ہے تالاب کہدا
मांडोर ہوا ہے مانڈور کے کسی راجہ نے چشمہ کا پانی جمع ہونے کیواسطے کہدایا تہا وہ چشمہ ابتک
آتا ہے اور فاضل پانی لونی و سرستی ندیون مین ہوکر نکل جاتا ہے تالاب بیضوی شکل
کا ہے اور اوسکا احاطہ ایک میل سے زیادہ ہے پانی عمیق ہے اور کبہی خشک نہین
ہوتا - اسمین مگرمچہہ بہت رہتے ہین اعتقاد ہنود سے اونکو ستانا ممنوع ہے -
اس تالاب کے کنارہ پر جو گہاٹ و مندر ہین اونکی مختصر تفصیل لکہی جاتی ہے -
राजघाट راج گہاٹ مشہور ہان مندر مہاراجہ مان سنگہ جے پور والہ کا بنوایا ہوا تخمیناً تین لاکہہ
روپیہ کے صرف سے تیار ہوا تہا اس گہاٹ پر بہاری جی کا مندر ہے کہ مہاراجہ جگت
سنگہ کی رانی نے بصرف دو لاکہہ روپیہ تیار کرایا تہا -
पंचपीरघाट پنج پیر گہاٹ پچاس ہزار روپیہ کی لاگت کا ہے اوس پر گوڑ راجہ کی بنائی ہوئی حویلی ہے
کسی مسلمان پیر کا مزار ہے اس سبب سے پنج پیر کا گہاٹ کہلاتا ہے -
कोटेश्वर کوٹ تیرتہہ کا گہاٹ یہان کوٹیشر مہادیو کا مندر ہے اور روایت ہے کہ برہما نے
یہان کروڑ تیرتہون کا جل جمع کیا تہا اس سبب سے کوٹ تیرتہہ گہاٹ کہلاتا ہے
یہہ گہاٹ دولت راو سیندھیہ کا بنایا ہوا ہے -
गोविंदेश्वर شیو گہاٹ پر گوبندیشر مہادیو کا مندر ہے -

۷ ضلع اجمیر کی ترمیم بند وبست کا نہایت خوبصورتی اور رعایا پسندی سے ختم ہونا۔

۸ عام تجارت کو رونق اور پشکر کے میلہ مین ترقی اور انعام کا تقسیم ہونا۔

۹ دفتر ضلع پچاس سالہ کا ازسرنو ترتیب پانا۔

۱۰ راجگڈہ کے مفقود الخبر خاندان کو ازسرنو ریاست وجاگیر عطا ہوکر تمام راجپوتانہ مین خوشی ہونا۔

۱۱ عام سڑکون اور خصوص پشکر کے دشوار گذار راستہ کا پختہ تیار ہونا۔

۱۲ ضلع مین انتظام ذیلداری کا ہونا اور ذیلدارون کو خلعت ملنا۔

۱۳ نمبرداران کو حقوق پچوترہ اور دستار عطا کرنا۔

شہر اجمیر بمبی سے مئو نیمچ ہوکر ۶۷۰ میل ہے دہلی سے مغرب مین ۲۵۸ میل کلکتہ سے شمال مغرب مین براستہ الہ آباد ۱۰۲۹ ہے اور اس شہر کی آبادی قریب تیس ہزار باشندون کے ہے۔

پشکر یا پوہکر یہہ قصبہ پہاڑون کے احاطہ کے اندر نشیب کی سیراب زمین پر ہے اور پشکر تالاب کے کنارہ پرکہ اس تالاب کو برہمن لوگ کل ہندوستان کے متبرک مقامات سے فایق سمجھتے ہین واقع ہے اوسکے گرد نواح کا نقشہ بہت دلچسپ ہے قصبہ کے ہرطرف ریت کے ٹیلے ہین اون مین ہندوستان کے اکثر راجہ اور امیرون کے مندر ومکانات متبرک بنے ہوئے ہین ان مین سب سے بڑا برہما کا مندر ہے جسکو ٹوڈ صاحب نے لکہا ہے کہ ہندوستان مین واحد خدا کی پرستش گاہ ہین سے بجز یہی ایک مقام دیکہا ہے اور یہہ بہی عجیب ہے کہ اوسکے شکہر پر مثل انگریزی گرجا کے صلیب لگا ہوا ہے۔ اس مندر کو گوکل پاک نامی دولتمند مرہٹہ نے

पुष्कर
पोह्कर

गोकलपाव

راجپوتانہ وچیف کمشنر اجمیر

ہشتم - بتاریخ ۲۰ - مارچ ۱۸۷۵ء باجلاس مسٹر لیال صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ وچیف کمشنر اجمیر -

فی زمانہ ۱۸۸۱ء سے مسٹر ولز لی سانڈرس صاحب بہادر اجمیر کے کمشنر ہین اونکی خوش مزاجی ورعایا پروری وعدل گستری حدو پایان سے باہر ہے چونکہ یہہ ضلع ممالک مقبوضہ سرکار انگریزی سے علیحدہ ہندوستانی ریاستون کے درمیان واقع ہے اسواسطے یہان علاوہ کام عہدہ کمشنری کے کہ دیگر قسمتون مین ہوتا ہے صاحب موصوف کو صیغہ جات مفصلہ ذیل کا کام اور مفوض ہے -

اول انسپکٹری جنرل پولیس - دوم ڈائرکٹری سررشتہ تعلیم -
سوم اختیارات سشن جج مقدمات وفوجداری ریل علاقہ ریاستون کے -
چہارم محکمہ جنگل وغیرہ -

صاحب ممدوح المناقب کے عہد مین علاوہ عام فائدون کے جو رعایا کو حاصل ہوئے امور مفصلہ ذیل سے مخصوص فائدہ پہونچا ہے -

اول تعلقہ داران کا استمرار دار ہونے سے عزت دوامی حاصل کرنا -
دوم انتظام قرضہ رئیسان وجاگیرداران -
سوم علاقہ جات استمرارداران کا قایم وبرقرار رہنا -
چہارم بیر اور رجالیہ اور راجوسی اور بلاڈ کے عظیم الشان تالابون کا تیار ہونا -
پنجم اجمیر مین برہنچ اسکول جاری ہونا -
ششم بھومیون کا نقصان مال کے معاوضہ سے بری الذمہ ہونا -

वेल्ज़लीसांड

जालया
वलाह
ब्रिंचस्कूल

نمبر	نام حاکم	ابتدار	لغایته	تعداد مدت	کیفیت
۱۰ डिकसन	کرنل ڈکسن صاحب	۱۷ فروری ۱۸۴۲ع	جولائی ۱۸۵۷ع	۱۵ سال ۵ ماہ	نہایت خوش اخلاق تھے انکی تعریف اور کارگذاری لکھنے کو ایک دفتر چاہیے
۱۱ सरहेनरील	سر ہنری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے بطور عارضی کام کیا۔				
۱۲ लोड	لائڈ صاحب	•	•	•	•
۱۳ ब्रुक	کپتان بروک صاحب	•	•	•	•
۱۴ डेविडसन	ڈیوڈسن صاحب	•	•	•	•
۱۵ रपटन	میجر رپٹن صاحب	•	•	•	•

فہرست دربار ہائے جو اجمیر میں منعقد ہوئے ہیں

اوّل۔ بتاریخ ۳۔ جنوری ۱۸۲۳ع باجلاس جنرل اکٹرلونی صاحب نصیر الدولہ۔

دوم۔ بتاریخ ۱۶۔ نومبر ۱۸۲۶ع باجلاس سر تھیوفلس مٹکاف صاحب۔

سیوم۔ بتاریخ ۱۷۔ جنوری ۱۸۳۲ع باجلاس لارڈ ولیم بنٹنک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند۔

چہارم۔ بتاریخ ۲۔ دسمبر ۱۸۴۲ع باجلاس مسٹر طامسن صاحب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی۔

پنجم۔ ۱۸۷۰ع باجلاس لارڈ میو صاحب بہادر ویسراے و گورنر جنرل کشور ہند۔

ششم۔ بتاریخ ۵۔ نومبر ۱۸۷۲ع باجلاس کرنل بروک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ و چیف کمشنر اجمیر۔

ہفتم۔ بتاریخ ۲۸۔ جون ۱۸۷۳ع باجلاس کرنل بیلی صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل

کمشنر کیا اور اونکے تحت مین ہر دو اضلاع کے واسطے ایک ایک اسسٹنٹ مقرر کیا اس زمانہ مین اس ضلع کا تعلق رزیڈنسی راجپوتانہ سے علیحدہ ہوکر بلا وساطت متعلق بہ ممالک مغربی و شمالی ہوا سنہ ۱۸۳۵ع مین کرنل ڈکسن صاحب کے انتقال کے بعد حاکم ضلع ملقب بہ ڈپٹی کمشنر رہے اور اونکے تحت مین دو اسسٹنٹ اور دو صدر امین رکھے گئے حال مین چند سال سے پہر ضلع ایجنسی راجپوتانہ سے متعلق ہوگیا کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اس ضلع کے چیف کمشنر ہین اور اونکے تحت مین کمشنر و ڈپٹی کمشنر و اسسٹنٹ کمشنر و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہین۔

اس ضلع مین جو صاحبان سپرنٹنڈنٹ و کمشنر و ڈپٹی کمشنر حاکم اول ہوئے ہین اونکی فہرست یہہ ہے۔

	نمبر	نام حاکم	ابتداء	لغایتہ	تعداد مدت	کیفیت
	۱	کرنل نکسن صاحب	۱۹ جون سنہ ۱۸۱۸ع	۱۰ جولائی سنہ ۱۸۱۸ع	۹ یوم	•
	۲	وایلڈر صاحب	۱۰ جولائی سنہ ۱۸۱۸ع	۱۷ دسمبر سنہ ۱۸۲۲ع	۴ سال ۵ یوم	•
हैडल्सटन	۳	ہیڈلسٹن صاحب	۲۲ اپریل سنہ ۱۸۲۵ع	۱۱ اکتوبر سنہ ۱۸۲۷ع	۲ سال ۵ ماہ	•
कोबिंद्रश	۴	کوبنڈش صاحب	۲۲ اکتوبر سنہ ۱۸۲۷ع	۱۲ اکتوبر سنہ ۱۸۳۱ع	۴ سال	•
लौकट	۵	لوکٹ صاحب	۲۸ نومبر سنہ ۱۸۳۱ع	یکم جولائی سنہ ۱۸۳۲ع	۶ ماہ	•
एलिक्ज़ैंडरस्पीयर	۶	میجر الکزینڈر سپیر صاحب	۲ جولائی سنہ ۱۸۳۲ع	۱۶ اپریل سنہ ۱۸۳۴ع	یکسال ۹ ماہ	•
एडमंसटन	۷	ایڈمنسٹن صاحب	۱۷ اپریل سنہ ۱۸۳۴ع	۲۰ جون سنہ ۱۸۳۶ع	دو سال ۲ ماہ	•
ट्रिवेलयन	۸	ٹریولین صاحب	یکم جولائی سنہ ۱۸۳۶ع	۱۲ جولائی سنہ ۱۸۳۷ع	یکسال ۱۲ یوم	•
मैकनाटन	۹	میکناٹن صاحب	۲۶ جولائی سنہ ۱۸۳۷ع	۱۶ فروری سنہ ۱۸۴۱ع	۳ سال ۶ ماہ ۲۱ یوم	نہایت خوش اخلاق تھے اور ہندوستانی وضع کو بہت پسند کرتے تھے۔

اسواسطے جب مہاراجہ سیندہیہ سے تعہد ہو کر یہہ ملک لیا گیا حکام انگریزی سے اونکا حکمنامہ بابکار انخلاء اجمیر بنام باپوراو سیندہیہ صوبہ دار لکہا یا اور ایک دستہ فوج تحت جنرل اکٹرلونی صاحب ملقب بہ نصیر الدولہ بہادر رزیڈنٹ دہلی و کرنل نکسن صاحب بہادر اجمیر کو روانہ کیا کہ ۲۹- جون سنہ ۱۸۱۸ع کو اجمیر مین داخل ہو کر بیدار کے پہاڑ کے نیچے خیمہ زن ہوئے صوبہ دار کے پاس حکمنامہ بہیجا گیا اوس نے تعمیل نکی بلکہ بے اعتنائی سے درپردہ سامان مقابلہ آرائی کیا اسطرف سے بہی لڑائی کا بندوبست ہوا ہنوز نوبت محاربہ نہ پہونچی تہی کہ باپوراو نے انجام سوچکر شہر خالی کر دیا اور مع عیال واطفال و فوج گوالیار کو روانہ ہوا سرکار نے فوراً اپنا دخل کر لیا فوج کے قیام کے واسطے مابین بیر اور ناندلہ میدان تجویز ہو کر ۲۰- نومبر سنہ ۱۸۱۸ع کو چہاونی کی اور نصیر الدولہ صاحب کے نام سے اوسکا نصیر آباد نام رکہا- ओकटरलोनी निकसन बीर नांदला

ابتدا مین ضلع اجمیر کیواسطے صرف ایک صاحب سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے تہے اور اونکی تحت مین دو صدر امین دیوانی کے کام کے لئے رہتے تہے صاحب سپرنٹنڈنٹ کل ضلع کے ہر ایک کام کے نگران و ذمہ دار تہے اور کلکٹری و فوجداری کا کام خاص اونکے محکمہ مین انجام پاتا تہا اوس زمانہ مین مگرہ کا ضلع علیحدہ تہا اور وہان علیحدہ صاحب سپرنٹنڈنٹ تہے اور ہر دو اضلاع صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ کے ماتحت تہے- سنہ ۱۸۴۲ع مین ہر دو اضلاع شامل ہو کر کرنل ڈکسن صاحب کہ پیشتر مگرہ کے سپرنٹنڈنٹ تہے کل ضلع کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور مگرہ مین ایک صاحب اسسٹنٹ اونکے تحت مین مقرر ہوئے سنہ ۱۸۴۶ع مین طامسن صاحب لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی نے ضلع کی ترقی و آبادی کو دیکہکر اور کرنل ڈکسن صاحب سے ازبس خوش ہو کر اونکو ہر دو ضلع کا टामसन

تعداد مدت	انتہاء سنہ عیسوی	ابتداء سنہ عیسوی	نام سلطنت	نمبر
۱۰۴۶	سنہ ۱۱۹۱ء	سنہ ۱۴۵ء	چوہان	۱
۲۵۰	سنہ ۱۴۴۱ء	سنہ ۱۱۹۱ء	پٹہان شاہان دہلی	۲
۹۱	سنہ ۱۵۳۱ء	سنہ ۱۴۴۲ء	شاہان مانڈو گدہ مالوہ	۳
۱۸	سنہ ۱۵۴۹ء	سنہ ۱۵۳۱ء	مہاراجگان مارواڑ	۴
۱۶۹	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۵۵۰ء	سلطنت تیموریہ دہلی	۵
۳۵	سنہ ۱۷۵۵ء	سنہ ۱۷۲۰ء	مہاراجگان مارواڑ	۶
۳۰	سنہ ۱۷۸۶ء	سنہ ۱۷۵۶ء	مہاراجگان سیندہیہ	۷
۳	سنہ ۱۷۹۰ء	سنہ ۱۷۸۷ء	مہاراجگان مارواڑ	۸
۲۷	سنہ ۱۸۱۸ء	سنہ ۱۷۹۱ء	مہاراجگان سیندہیہ	۹
۵۹	سنہ ۱۸۷۷ء	سنہ ۱۸۱۸ء	سرکار ذوی الاقتدار انگریزی	۱۰

شہر اجمیر کو آباد ہوئے ۱۷۳۰ سال کا عرصہ ہوا ہے قدیم سے یہہ شہر راجپوتانہ کا صدر سمجہا جاتا ہے ہندوستان کے بادشاہ راجپوتانہ کو اپنا تحت حکومت کرلینے کیلئے اسکے اجمیر کا لینا مقدم سمجہتے رہے ہین اور اسیطرح راجپوتانہ کے رئیسون نے بہی علی العموم اپنا حاکم و سرپرست اوسیکو سمجہا ہے جو اجمیر پر قابض ہوا کیونکہ شہر وسط راجپوتانہ مین واقع ہے پس جب سلطنت انگریزی نے دریاے جمن سے عبور کیا ان ہین خیالات کی پیروی سے اجمیر پر قبضہ کرنا لازم آیا اور اسوجہہ سے بہی کہ اجمیر سلطنت مغلیہ کا صوبہ تہا اور سرکار گردون وقار انگریزی کو اوس سلطنت کی جانشینی حاصل ہوئی واجب ہوا کہ اجمیر ممالک برٹش انڈیا مین شامل کیا جاوے۔

شاہ پورہ والے سے تین لاکھ روپیہ اور ساورہ والے سے اڑتالیس ہزار روپیہ اور دیگر تعلقہ داران سے سالانہ محصول لیا اور دیہات استمرارداران کے کل قلعات کو منہدم کر دیا اور علاقہ بہنائی سے موضع راناکوٹ کو علیحدہ کرکے خالصہ مین شامل کیا تاراگڈہ مین جہالرا بنوایا اور بازار جدید احداث کرایا سمت ۱۸۵۴ مین — رانا کوٹ

بسونت راو بہاو خلف سیواجی نانا نے اوسے بہان راجہ بہنائی کو رہا کیا اور جملہ علاقہ داران کی مالگذاری ازسرنو بہ تخفیف و رعایت تجویز کرکے دوامی جمع بطور استمرار مقرر کردی رام بہاو تحصیلدار کو بہی بہنائی والون نے چہوڑ دیا مگر راناکوٹ بدستور خالصہ مین رہا۔ ازان بعد سمسن صاحب ازطرف لوئی صاحب و لوئی صاحب ازطرف پیرن صاحب فرانسیس صوبہ دار اجمیر رہے سمت ۱۸۶۰ مین بالاراو انیگلیہ اجمیر کا صوبہ دار ہوا اوس نے عمدہ انتظام کیا اور پہاڑ کے نیچے قریب شہر بالاپورہ گانو اپنے نام سے آباد کیا شہر کے گرد خندق کہدوا کر اوسکی پختہ دیوار بنوائی پانچ برس بالاراو صوبہ دار رہا۔ بعد ازان ہیرخان اور تانتیہ سیندہیہ اور باپو راو سیندہیہ یکے بعد دیگرے سمت ۱۸۷۲ تک صوبہ دار رہے اور سمت ۱۸۷۵ مطابق ۱۸۱۸ء مین اجمیر مین انگریزی جہنڈا بلند ہوا اجمیر مین جو عملداریان ہوئی ہین اونکی فہرست لکہی جاتی ہے —

विश्वनाथ सवभाऊ
तिमसन लोई पेरन
बालापुरा
हीरेखां तान्तया बापूराव

سے شکست کہائی اور مرہٹون کا رعب کم ہوا اس ملک مین بہی بدنظمی پیدا ہوئی تب مہاراجہ
वाल्लूजोतिशी بجے سنگہ نے اجمیر پر قبضہ کرنیکے ارادہ سے بالو جوتشی کو اجمیر کا صوبہ دار مقرر کر کے
روانہ کیا گو بندراؤ نہایت زیرک تہا فوراً قلعہ مین بند ہوا اور جوتشی کو دخل ندیا دو مہینے
تک یہہ ہنگامہ رہا اس عرصہ مین دکہنیون کی فوج آئی اور جوتشی جودہ پور کو مفرور ہوا
संतूजी سمت ۱۸۲۶ مین سنتو جی اجمیر کا صوبہ دار تہا اوس نے ایک باغ بنیرون دروازہ
بنام نہاد چشتی چمن بنوا کر درگاہ مین نذر کیا اور ایک بازار بنام نہاد سنتو پورہ اوسکے
वालारावकृष्ण त्रिपा متصل آباد کیا تہا مگر بالا راو انگلیہ نے بجلیان لگا و مورچال شہر کے مسمار کر دیا سمت ۱۸۴۴
مین مہاراجگان جودہ پور و جے پور نے بالاتفاق بمقام ٹونک مقابلہ کر کے مادہو راو
پر فتح پائی اور فوج کا ایک دستہ جودہ پور سے اجمیر مین آیا اوس نے اجمیر پر قبضہ کیا
اور مرزا انور بیگ صوبہ دار کو نکالدیا اور سنگی دہنراج صوبہ دار مہاراجہ مارواڑ کی
طرف سے مقرر ہوا اوس نے تین سال سمت ۱۸۴۷ تک اجمیر مین قبض و دخل رکہا
سمت ۱۸۴۷ مین پہر مادہو راو سیندہیہ نے ایک فوج شائستہ جمع کر کے بمقام پاٹن
जीवादादा مہاراجگان جے پور و جودہ پور سے مقابلہ کیا اور فتح پائی تب جیوا دادا بخشی مرہٹون
کیطرف سے فوج کثیر لیکر اجمیر مین آیا اور سنگی دہنراج قلعہ مین بند ہو گیا بخشی مذکور نے
اجمیر مین تاراج کیا اور یہہ مہینے تک قلعہ کا محاصرہ رکہا کہ انجام کار سنگی دہنراج نے لاچار
शिवाजी नाना ہو کر مخلصی چاہی چنانچہ وہ بلامزاحمت نکالدیا گیا تہا سمت ۱۸۴۸ مین سیوا جی نانا صوبہ دار
ہوا یہہ شخص مرہٹون مین معزز تہا اوس نے اجمیر مین اچہا انتظام رکہا اور مگرہ کیطرف
توجہہ کر کے علاقہ بیاور مین چند تہانجات مقرر کئے شیام گڈہ مین مستقل فوج رکہی اور
جو تعلقہ دار پچہلے برسون مین مہاراجہ جودہ پور سے بلگئے تہے اونکو چشم نمائی کی چنانچہ

پرگنہ بہنائی کے تعلقہ دار مہاراجہ بجے سنگہ کے شامل ہوئے - چونکہ رام سنگہ سنے

جیاجی راؤ سیندہیہ سے کمک منگائی تہی اسواسطے جب وہ پہونچی آپاجی کیطرف سے जियाजी

پنڈت گوبند راؤ اور رام سنگہ کی طرفسے رام کرن پنچولی یعنی کا یتہہ اجمیر مین

تعینات ہوئے - آپاجی مارواڑ کو گئے اور ناگور کا جسمین بجے سنگہ تہا محاصرہ کرلیا ڈیڑہ नागोर

برس تک وہان لڑائی رہی اجمیر مین گوبند راؤ نے عمدہ انتظام کیا اور تمام علاقہ مین

اوسکا رعب غالب ہوگیا یہانتک کہ خالصہ کے علاوہ تمام تعلقہ دارون سنے باوجودیکہ

بعض مہاراجہ بجے سنگہ کیطرفدار تہے سرکاری حاصل ادا کیا سمت ۱۲ ۱۸ مین بجے سنگہ

کی دغابازی سے قتل ہوا رام سنگہ کو ہراس پیدا ہوا اور بمجبوری مہاراجہ بجے سنگہ

اور رام سنگہ کے درمیان مصالحت ہوگئی اور ناگور کا محاصرہ موقوف ہوا تب مہاراجہ

بجے سنگہ نے پرگنہ کہروہ مسعودہ وبہنائی رام سنگہ کو دیدیئے اور باقی علاقہ اجمیر مع

تعلقہ داران خون بہا مین جنکوجی دتوجی برادران آپاجی کو سپرد کیئے سمت ۱۲ ۱۸ تک जनकूजी दत्तूजी

رام کرن پنچولی اور گوبند راو پنڈت بدستور اجمیر مین اپنے اپنے علاقہ کے صوبہ دار

تہے لیکن سمت ۱۵ ۱۸ مین جب رام سنگہ از بس ضعیف ہوکر جے پور کو چلا گیا گوبند راؤ نے

کہ نہایت عقیل تہا اور موقع دیکہہ رہا تہا رام کرن کو فی الفور نکال دیا اور خود تمام ملک

پر قابض ہوا پہر مہاراجہ بجے سنگہ نے باستحقاق وراثت رام سنگہ کے علاقہ کا دعوی

کرکے گوبند راو کے پاس پیغام بہیجا تو گوبند راو نے اوسکو تسلیم کرکے علاقہ جات کہروہ

ومسعودہ وبہنائی سے اپنا دخل اوٹہا کر مہاراجہ صاحب کا تہانہ ٹانٹوٹی مین بٹہا دیا

گوبند راو کا یہہ فعل کمال دانائی اور دور اندیشی کا تہا - اس علاقہ پر مہاراجہ بجے سنگہ

کا دخل سمت ۳۴ ۱۸ تک برابر رہا سمت ۱۸۱۸ مین بہاؤ پیشوائی بمقام پانی پت احمد شاہ درانی भाऊ

اور کسی کے مقابلہ آرائی کے اجمیر پر بہی اوسکا قبضہ ہوگیا اور ہر طرح کا عمدہ انتظام
ہوا اجمیر سلطنت کا ایک صوبہ تہا اور آئین اکبری کے بموجب میواڑ مارواڑ جے پور
وہاڑوتی اوسمین داخل تہے اور وہان کے رئیس اجمیر مین خراج ادا کیا کرتی تہے
بادشاہ اونکے علاقجات سے جاگیرین دیتا تہا الا اونکے خراج مین مجرا کرتا تہا اکبر نے
دوراندیشی سے راجپوتون مین رشتہ داری شروع کی اور معزز عہدون پر
راجپوتون کو ممتاز کیا تاکہ یہہ لوگ سلطنت کو اپنی تصور کرین چنانچہ اکثر یہہ بات
کام آئی لیکن فرمان روایان میواڑ نے یہہ دوراجی بدنامی اور دنیوی طمع حاصل
نہ کی گو اپنے ملک کے اکثر حصون کو کہو بیٹہے اور چیتوڑ کی لڑائی مین بہت نقصان
اوٹہایا محمد شاہ تک اجمیر مغلیہ سلطنت کے قبضہ مین رہا لیکن جب حکومت مین ضعف
پیدا ہوا اجیت سنگہ والی جودہپور کو محمد شاہ کی طرف سے اجمیر کی صوبہ داری بصلحتاً
عنایت ہوئی اوسوقت سے برابر اجمیر جودہپور سے متعلق رہی ابتدا مین برائے نام
مطاوعت شاہ دہلی کرتے تہے مگر جون جون سلطنت دہلی مین ضعف آتا گیا اجمیر مین
راٹہورون کی خودمختاری بڑہتی گئی جب راجہ رام سنگہ ولد ابہی سنگہ اور اوسکے
جیسا ⟨جےآپا⟩ چچا بخت سنگہ کے درمیان تخت نشینی پر نزاع ہوا رام سنگہ نے جی آپا سیندہیہ
کو مقام اوجین سے اپنی امداد کے لئے بلایا اس عرصہ مین بخت سنگہ مرگیا اور بجی سنگہ
جو مارواڑ پر قابض ہوگیا تہا رام سنگہ اور سیندہیہ سے برسر مقابلہ آیا اس لڑائی
سے عرصہ تک طرفین کا نقصان کثیر ہوا جب رام سنگہ اور بجے سنگہ کے درمیان تعلق
ہوا اجمیر کے راجپوت تعلقہ دارون مین سے کہروہ اور مسعودہ کے ٹہاکر رام سنگہ
⟨टांटोटी⟩ کی طرف ہوگئے تہے۔ اور رگہناتہہ سنگہ ٹہاکر دولیہ و شیر سنگہ ٹہاکر ٹانٹوٹی وغیرہ

ہلاک کیا تاکہ دشمن بے عزتی اور اذیت سے نہ مارین۔

اوسی زمانہ مین قنوج مین راجہ جے چند سکہ بلند نہر سے گر گئے اور جے چند کا برادرزادہ سیاجی وہان سے مفرور ہو کر مارواڑ دیس مین پناہ پذیر ہوا اور مارواڑ مین راٹہوڑون کی سلطنت قایم کرکے اجمیر کو بہی اپنے تحت حکومت مین داخل کیا۔ जेचंद सियाजी मारु

تہوڑے دنون مین جب شہاب الدین غوری نے اپنے غلام قطب الدین ایبک کو دہلی کی حکومت بخشی تب اوسکی طرف سے ۵۹۱ھ ہجری مین سید حسین اجمیر کا قلعہ دار ہوا ۵۹۷ھ ہجری مین سید حسین راجپوتون کے ہاتہ سے شبخون مین قتل ہوا کہ مزار اوسکا بنام درگاہ میران صاحب تارا گدہ مین ہے ۵۹۸ھ ہجری مین قطب الدین ایبک نے پہر یورش کرکے اجمیر لے لیا۔ ۶۱۵ھ ہجری مین بعہد شمس الدین التمش احمد ناجی ایک شخص اجمیر کا قلعہ دار مقرر ہوا علاءالدین خلجی کے عہد مین ۷۰۱ھ ہجری مین شاہین بیگ اجمیر کا حاکم تہا بعد ازان رانا کہمبو میواڑ کے راجہ نے اجمیر فتح کی مگر مانڈو گدہ کے رئیس محمود خلجی نے ۸۶۱ھ ہجری مین پہر چہڑا لی۔ اوسکی طرف سے اول خواجہ نعمت اللہ مخاطب بہ سیف خان حاکم رہا اور بعد ازان اپنے ولیعہد غیاث الدین کو جاگیر مین دیا اور غیاث الدین کیطرف سے ۸۰۰ھ ہجری مین ملوخان حاکم رہا وسکے نام سے اجمیر مین ملوسرا ابتک مشہور ہے۔ جب خلجیون کی سلطنت ضعیف ہوئی مارواڑ کے راٹہور راجہ مالدیو نے ۹۳۲ھ مین اجمیر پر قبضہ کر لیا کہ تاوقتیکہ اکبری سلطنت مغلیہ ہندوستان مین قایم و مستحکم ہوئی مارواڑ مین شامل رہا۔ ہندوستان مین ہمایون کے وقت تک ملک کے انتظام کی کچہہ صورت نہ بندہی تہی۔ مگر جب اکبر تخت نشین ہوا تو اوسکی علو حوصلگی اور خوش اقبالی سے خود بخود انتظام ہوتا گیا۔ ۹۵۱ھ مین بلا جنگ وجدل

खम्भु माडुगद

मल्लूस

मालदे

سنہ ۱۰۱۸ء مین جب محمود غزنوی چوتھی مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا تھا اجمیر کے
راجہ نے لاہور۔ اوجین۔ گوالیار۔ کالنجر۔ قنوج۔ اور دہلی کے راجگان سے اتفاق कालिंजर
کرکے اوسکا مقابلہ کیا تہا مگر ان سب کی فوج نے اوس سے شکست فاش کہائی
سنہ ۱۱۹۱ء مین جب شہاب الدین غوری حملہ آور ہوا اجمیر و دہلی کا راجہ پرتہوی راج पृथ्वीराज
تھا وہ فوج کثیر لیکر تہانیسر مین برسر مقابلہ ہوا اور بہت کشت و خون کے ساتھ थानेसर
اوسکو شکست دی بلکہ خود شہاب الدین مجروح شدید ہوکر بمشکل بجانبر ہوا مگر اوس
نے زیادہ تجربہ کاری سے اور شایستہ تر فوج لیکر پہر حملہ کیا اور پرتہی راج نے پہر بمقام
ترودی قریب تہانیسر مقابلہ کیا بہت کشت و خون ہوا آخرکار ہندؤن کی شکست नरोई
ہوئی اور راجہ قید ہوکر مارا گیا یہی آخری راجہ تہا جسکے ساتھ ہندوستان سے
ہنود کی حکومت جاتی رہی مسلمانون نے بڑہکر اجمیر پر قبضہ کیا باشندگان مین
سے اکثر قتل کیئے اور اکثر غلام بنائے اور اسطرح تباہ کرکے بہ تقرر خراج گران ملک
راجہ متوفی کے ایک رشتہ دار کو سپرد کیا۔ مشہور ہے کہ پرتہی راج کو شہاب الدین
پکڑ لیگیا تہا لیکن تہوڑے دنون بعد چند کبیشر کی سفارش سے کہ وہ راجہ کا قدیمی
نمکخوار اور رنگسار تہا بادشاہ کو راجہ کی تیر اندازی کا فن ظاہر ہوا کہ آنکہین بند کرکے
آواز پر تیر لگاتا ہے بادشاہ کو شوق پیدا ہوا انجام کار ایک روز پرتہی راج کو
جیلخانہ سے طلب کرکے تیر کمان دیا گیا کہ نشانہ لگا وے اوسوقت کبیشر نے ہندی
شعر مین راجہ کو یاد دلایا کہ یہہ وقت حریف کے مارنیکا ہے راجہ نے سلطان سی
پوچہا کہ اجازت ہے سلطان نے کہا ہان بفور سماعت آواز راجہ نے بادشاہ کو
تیر کا نشانہ بنایا تب اوسی کبیشر نے اول اوسیوقت راجہ کو قتل کیا پہر اپنے آپکو

تہا اب اکثر مقامات سے شکست ہو گیا ہے۔

اوسکے بعد غالباً گیارہوین صدی سنہ عیسوی مین آنا دیو راجہ ہوا اوسی سنے آنادیو
شہر سے شمال مغرب مین ایک نالہ پر چہہ سو گز طول اور سو گز عرض مین پشتہ ڈالکر
تالاب بنوایا اور اوسکا نام آنا ساگر رکہا موسم بارش مین آنا ساگر کا پانی چہہ میل کے آناساگر
حلقہ مین پہیلتا ہے اور اکثر ہر سال بہر جاتا ہے سلطنت مغلیہ اور مرہٹون کے
زمانہ مین اس تالاب کی خبر گیری بہت کم ہوئی تا بعد یکہ شاہجہان نے اوسپر عالیشان
عمارت بنوائی مگر پانی کی ایزادی اور گہاٹون کی تعمیر جس سے عوام کو فیض اور
فائدہ ہوتا کچہہ تدبیر نہین کی انگریزی عملداری ہونے پر مسٹر میکناٹن صاحب اور
کرنل ڈکسن صاحب کی اوسپر توجہ ہوئی تو اول سنہ ۱۸۴۲ع مین اجے پال کے پہاڑ کا پانی
اوسطرف پہیر کر آنا ساگر مین ڈالا گیا اوس وقت سے پانی کی قلت بالکل موقوف ہو گئی اور
اوسکے کنارہ پر گہاٹ و باغات تیار کرائے گئے اگرچہ اسمین سرکاری خرچ کچہہ نہین
ہوا ہے مگر ساہوکار و دیگر دولتمند باشندگان شہر کو آمادہ کرکے لاکہون روپیہ کے
خرچ سے پر فضا اور دلکش مقام کر دیا اب اوس پر گہاٹ اور باغ مفصلہ ذیل ہین
آسکرن والہ گہاٹ ۔ گہاٹی والہ گہاٹ ۔ ٹوڈون والہ گہاٹ ۔ خزانچی والہ گہاٹ ۔ आशाकरणवा घाटीवाला
نوگرہ والہ گہاٹ ۔ لوہیہ والہ گہاٹ ۔ باغ راجہ شاہ پورہ ۔ باغ نوابصاحب ٹونک ۔ टोडोवाला नौगिरहवाला लोहथावाला
باغ راستہ بوراج ۔ باغ ناگ پہن ۔ باغ دلالان ۔ باغ بنسی لال ۔ باغ نواب वोराज नागफन
عبد اللہ خان و منشی حاجی محمد خان ۔ کیول کی بغیچی ۔ پہول چند کی کوٹہی ۔ اوسوالونکا दलालो
باغ ۔ لوڈون کا باغ ۔ مسان والہ باغ ۔ کالا باغ ۔ باغ میر عبد اللطیف ۔ باغ मसान-वाला
چلہ بی بی ۔ کلو بیگ کا باغ ۔

کی جاگیر مین تین گانو ہین دو مغلیہ سلطنت کے زمانہ سے اور ایک سیندہیہ کا عطیہ ہے
یہان بہی رجب کے مہینے مین عرس ہوا کرتا ہے اور اکثر رسوم مثل درگاہ خواجہ صاحب
ادا ہوتی ہین۔

अौसरी दरवाज़ा
सूर्यकुंड
मदार दरवाज़ा

انگریزی عملداری آنیکے بعد بہد ڈکسن صاحب ڈگی اوسری دروازہ و سورج کنڈ مدار دروازہ
وڈگی دہلی دروازہ وشفا خانہ اجمیر تیار ہوئے ہین۔
اب اس شہر کا مختصر تاریخی حال لکہا جاتا ہے کہ جو آبادی اب اجمیر کے نام سے مشہور
ہے وہ نہین ہے جو ابتدا مین آباد ہوا تہا کہتے ہین کہ جب راجہ اج نے اپنے

अजयपाल

راج دہانی یعنی دار الحکومت بنانیکا ارادہ کیا تو اول ناگ پہاڑ اوسکو پسند آیا اور
عمارت کی تیاری شروع کی تہوڑا کام تیار ہوا تہا کہ راجہ کا دل ادہر سے ہٹ
گیا بعض روایت کرتے ہین کہ جنون نے کام نہین بنانے دیا جسقدر کام دنکو بنایا
جاتا تہا رات کیوقت مسمار ہو جاتا غرض اوسے چہوڑکر راجہ نے کوہ بیٹلی پر جسے اب

बेटली

تارا گڈہ کہتے ہین قلعہ کی بنیاد ڈالی اوسکے نیچے نو چشمہ مین شہر آباد کیا۔ چونکہ راجہ
کے خاندان کے آساپورا دیبی معروف تارا تہی اس نے قلعہ کا نام تارا گڈہ رکہا

आशापुरा
तारा

اور آبادی کا نام اپنے نام سے اجمیر رکہا میر پہاڑ کو کہتے ہین اور اج راجہ کا نام
تہا اوسی راجہ نے اخیر مین ترک دنیا کرکے فقیری مین پال کا خطاب پایا اور
اجے پال مشہور ہوا اوسی پہاڑ مین رہتا تہا جسے اجے پال کہتے ہین۔

पाल
अजयपाल

اوسکے خاندان مین بیسلدیو نامی اجمیر کا بڑا راجہ ہوا ہے جسنے دہلی پر فتح پائی

वीसलदेव

اور بیسلہ تالاب کہدوایا یہہ تالاب شہر سے شمال مشرق مین نصف میل پر واقعہ ہے

वीसला

شکل بیضوی ڈہائی میل کا احاطہ ہے اور ہر طرف سے سنگین دیوار سے محیط

بغداد کے پیران پیر کی قبر سے ایک اینٹ لایا تہا اپنی حیات مین لوگون کو اوسکی زیارت کرایا کرتا تہا - اور آخری وقت مین وصیت کرگیا کہ اس اینٹ کو بہی میری قبر مین دفن کردینا - چونکہ فقیر سونڈا برج مین رہا کرتا تہا لوگون نے اوسکو اور اینٹ کو اوسی برج مین دفن کردیا جب سے قبر کی زیارت ہونے لگی - سنہ ۱۸۱۵ء مین دولت راو نے بالا راو صوبہ دار کی سفارش سے اوسکے اخراجات کیواسطے جاگیر مقرر کردی تب سے رونق اور شہرت زیادہ ہوئی - اور کئی مکانات جدید تعمیر ہوئے اور مکان جو اصل مین فقیر سونڈا کی مع اینٹ کے قبر ہے پیر دستگیر کا چلہ مشہور رہا -

جس زمانہ مین اجمیر کی آبادی سے پیشتر اندرکوٹ آباد تہا اوسوقت کی بڑی بڑی باوڑیان اندرکوٹ مین موجود ہین - انگریزی عملداری سے پیشتر یہہ باوڑیان اکثر مٹی سے بہر گئی تہین کسی نے اون پر توجہہ نہین کی - مگر کرنل ڈکسن صاحب کے وقت مین صاف کرائی گئین - اب سات باوڑیان بہت اچہی موجود ہین اور شاید دبی ہوئی اور بہی ہون اونکے نام یہہ ہین -

شیخ بائی - بڑ بائی - کیلا بائی - بہاٹا بائی - کاتن بائی - ناگت بائی - انبا بائی -

तारागढ़ه مین میران صاحب کی درگاہ ہے یہہ میران حسین شہاب الدین غوری کے رسالدار تہے اجمیر فتح ہوئی تب اونکو یہان قلعہ دار کیا بعد ازان راجپوتون نے شبخون مارا اور اونکو قتل کیا دوسرے روز دیگر ملازمان شاہی نے اونکو وہین دفن کیا چونکہ مسلمانون مین اکثر مرنے کے بعد پیر ہو جاتے ہین میران صاحب کے مزار کی پرستش اور زیارت ہونے لگی جبار خان نے اکبری عہد مین درگاہ بنوائی اور دیگر مکانات سیندہیہ کی عملداری مین تیار ہوئے مخصوص گمان جی راو نے کئی مکانات تعمیر کرائے اس درگاہ

वावड़ी
शेखवाई
बड़बाई
केलाबाई
भाटाबाई
कातनवाई
नागतवाई
अम्बावाई

اوسمین سے پانی لیجاتے ہین - دیوانصاحب کہ خواجہ صاحب کی اولاد مین سے سجادہ نشین ہین اونکا مرتبہ اور عزت اور بزرگی تمام راجپوتانہ اور دور دور کے ملکون مین مشہور ہے درگاہ مین اون کا حفظ مراتب اور ریاستون مین عزت بدرجہ نہایت ہے -

اجمیر مین ایک محل اکبر شاہ کا بنوایا ہوا بنام دولت خانہ مشہور ہے اول مرتبہ گرد درگاہ مین اکبری مسجد بنوائی تہی اور اکبری بازار بسایا تہا اور دوسری مرتبہ ۱۵۷۰ء مین شہرپناہ احداث کی اور یہہ مکان تعمیر کرایا - مہاراجگان مارواڑ اور مرہٹون کی عملداری مین یہہ مکان بطور بود و باش صوبہ داران و کچہری عدالت مستعمل رہا اور اسی نام سے مشہور رہا انگریزی عملداری مین اوسمین میگزین رکہا گیا اسواسطے اب میگزین کہلاتا ہے - اسی مکان مین اب تحصیل اجمیر کی کچہری ہے اور کچہری عدالت اور تریری مجسٹریٹان کی مستحکم و سنگین مکانات ہین -

شاہجہان بادشاہ جب اجمیر مین آیا تو اوس نے کوئی مکان شاہی اپنی پسند کے قابل نہ پایا اسواسطے اوسکے حکم سے تالاب آناساگر کے کنارہ پر عالیشان مکانات سفید پتہر کے عمدہ تیار ہوئے اور اونکے نیچے چمن آراستہ ہوا اوسکا نام دولت باغ رکہا گیا کہ اسی نام سے ابتک مشہور ہے انگریزی عملداری مین اکثر مکانات مسمار ہوئے اور بعض جدید تعمیر ہوئے اور عدالت گاہ قرار پائی حال مین مکانات دیگر علیحدہ تعمیر ہو کر ضلع کی کچہری وہان سے برخاست ہوئی ہے -

تارا گڈہ سے نیچے پہاڑ کے دامن پر ایک مقام چلہ پیر دستگیر مشہور ہے اصل مین یہہ قلعہ کے برج کا مورچہ تہا - روایت ہے کہ فقیر سونڈا نامی کوئی شخص اکبر کے عہد سے پیشتر خواجہ صاحب کی زیارت کو اجمیر مین آیا تہا اور اپنے ساتہہ

متعین ہین نقارہ کلان جو صبح و شام بلند آواز سے بجتا ہے اکبر نے چتوڑ سے فتح کرکے درگاہ مین چڑہایا تہا۔

فی الحال درگاہ کا انتظام میر حفیظ علی متولی کو مفوض ہے اور ۱۹۰۳ء سے ایک کمیٹی جسمین حکیم نظام علی میر مجلس اور میر امام علی و میر وزیر علی و عبد اللطیف و مدار بخش ممبر ہین مقرر ہوئی ہے تاہم انتظام اچہا نہین تیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیر مین سے صرف دو من ہچڑ کا آش تیار ہوتا ہے اور خاندان دیوان صاحب و متولی و خیر مستحقانکو مقرر ہے و دیگر ملازمان کو تقسیم ہونیکے بعد محتاجون کو صرف ایک ایک پیالہ دیا جاتا ہے خواجہ صاحب کے عرس کا میلہ ماہ رجب ایک ہفتہ تک رہتا ہے دور دور کی مخلوق زیارت کو آتے ہین ہزارہا روپیہ نذر و نیاز کا آتا ہے اب یہہ آمدنی پیشتر سے کم ہو گئی ہے۔

جہانگیر کے وقت مین دو آہنی دیگین تیار ہوئی تہین اور مرہٹون کے وقت مین ہلاکی ساکن گوالیار نے انکی مرمت کرائی - ایک مین اسی من اور دوسری مین اٹہائیس من چاول علاوہ روغن زرد و شکر کے پکتا ہے معتقد لوگ عرس کے ایام مین پکواتے ہین مگر یہہ رسم بہت خراب ہے کہ بجائے اسکے کہ غریب اور محتاجون کو حسن تدبیری اور نیک نیتی سے تقسیم ہو باشندگان اندرکوٹ و مجاوران درگاہ لوٹ کر کہا جاتے ہین۔ دیگ چڑہتی ہے تو چہارم حصہ لاگت کا درگاہ کا خادم لیتا ہے بڑی دیگ کی بابت پچیس عـــہ پچیس عـــہ اور چہوٹی دیگ پر ساڑہے بارہ عـــہ بارہ عـــہ روپیہ درگاہ مین چڑہکر دیوانصاحب سجادہ نشین و متولی و خادمان کو تقسیم ہوتے ہین اس درگاہ سے متعلق ایک تالاب معروف جہالرا ہے اوسمین ہمیشہ بارش کا پانی جمع رہتا ہے تمام شہر کے لوگ

اس شہر مین دوسرا مشہور مکان خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ ہے اہل اسلام اسکو
بہت متبرک سمجھتے ہین بلکہ اسی سبب سے اجمیر شریف اور خواجہ کی اجمیر کہتے ہین خواجہ صاحب
چिश्त संजर خُراسان مین چشت کے رہنے والے تھے جو سنجر کے پاس واقع ہے حضرت علی کی نسل
مین سید تھے خواجہ صاحب کی بزرگی اور صلح کل ہونا مشہور ہے - ۵۶۳ھ مین
ہندوستان مین آئے اور اول آناساگر کی گھاٹی مین دولت باغ کے قریب
قیام رکھا - ازان بعد اندرکوٹ کے قریب جہان اونکا مزار ہے اخیر عمر بسر کی پتھی راج
اوسی وقت مین تھا اور اونکے روبرو ہے چوہانون کے خاندان سے سلطنت
جاتی رہی اور مسلمانی بادشاہت نے ہندوستان مین مستقل خونفشانی شروع
کی - خواجہ صاحب کی اولاد سے دیوان غیاث الدین خانصاحب سجادہ نشین اجمیر
مین مشہور ہے کہ خواجہ صاحب کی عمر قریب ایک سو سال کے تھی ماہ رجب مین وفات
پائی لیکن روز وفات معلوم نہین ہوا اسیواسطے سات روز تک حضرت کا عرس ہوا
کرتا ہے بعد وفات کے قبر کی زیارت ہونے لگی شمس الدین التمش کے عہد مین
درگاہ کی تعمیر شروع ہوئی شہاب الدین غوری نے زیادہ وسعت دی اکبر کے وقت
مین اکبری مسجد اور چند مکانات تعمیر ہوئی اور شاہجہان نے سنگ سفید کی -
جامع مسجد بنوائی -

اکبر شاہ کو ابتدا مین نہایت اعتقاد تھا اول تو جب جہانگیر پیدا ہوا آگرہ سے پیادہ
زیارت کو آیا اور جب ۹۷۵ھ مین چیتوڑ فتح کیا اٹھارہ گانو کی جاگیر لنگر خیرات کیواسطے
اور ہر قسم کے اخراجات درگاہ کے مقرر کئے اور سامان شاہی فراشخانہ نوبت خانہ
چوبدار باورچی وغیرہ درگاہ مین نیاز کیا کہ اونکی اولاد مین سے ابتک اپنی اپنی خدمات

نصیرآباد سے نیمچ کو ۳۰ میل نصیرآباد سے چھاونی دیولی کو ۵۵ میل اجمیر سے جے پور کی جانب ۱۳ میل۔

شہر و قصبات

اجمیر یہہ قدیم و مشہور شہر پہاڑ کے گہاٹہ یا حلقہ کے اندر عرض بلد شمالی ۲۶-۲۹ طول بلد مشرقی ۷۴-۴۲ پر عجیب خوبصورتی سے واقع ہے ہر طرف پہاڑ ہین انہین سے ایک کے دامن پر شہر آباد ہے اوسکی پختہ شہر پناہ ہے شمال اور مغرب کی سمتون مین پانچ بڑے بڑے دروازے ہین دولتمندون کے مکانات بہت بلند اور وسیع اور بعض گلیان فراخ و خوبصورت ہین مگر اکثر تنگ ہین اور صاف نہین رہتے ہین تاہم یہہ شہر ہندوستان کے دیگر شہرون سے بہتر ہے اور اونکے مقابلہ مین یہان کے غریب لوگون کے مکانات بہی اچہے ہین شہر کی فصیل سے باہر تاراگڈہ کے پست حصہ مین جین مندرون کے کہنڈرات ہین مگر اب بہی باوجود شکستگی بہت عالیشان ہین جس احاطہ کے اندر یہہ مکانات ہین وہ اندر کوٹ इंदर कोट
اندرسین راجہ کا آباد کیا ہوا تہا اور اوسی کے زمانہ مین یہہ مکان تیار ہوا تہا۔ इंद्रसेन राज
یہہ عمارت زمین سے بہت بلند کرسی کی ہے کل کام نہایت عمدہ سنگین بنایا گیا ہے اور عجیب نقاشی ہوئی ہے کہ اوسکی ثانی نہین شمس الدین التمش کے عہد مین براہ تعصب کچہہ مکانات مسمار اور ایک محراب تیار کر کے مسجد بنائی۔ چونکہ شمس الدین یہان زیادہ نہ رہا اور یہہ سب کام ڈہائی دن کے عرصہ مین تیار ہوا تہا اسواسطے ڈہائی دن کا جہونپڑہ مشہور ہے زمان بعد اوسمین اور اور اسلامی تعمیرات ہوتی رہی ہین اب کل خستہ و خراب ہے تاہم قابل دید ہے یہہ تعمیر دو ہزار سال سے کم مدت کی نہین ہے۔

ہزارہا بیگہ زمین کہ غیر مزروعہ تہی سیراب و مزروعہ ہوگئی اور ملک زرخیز ہوگیا اوکی
بلندہمتی کا صرفہ نے بہت تالاب بنوائے ہین تین قدیم تالاب شہر اجمیر کے گرد بہت بڑے ہین
اول آناساگر - دوم بیسلہ - سیوم پشکر - اس ضلع مین کوئی قدرتی جھیل نہین ہے

پختہ سڑکین

پختہ سڑکین جو شروع عملداری انگریزی سے ابتک اس ضلع مین تیار ہوئی ہین ہیدیز
اجمیر سے پشکر ۵ میل پشکر ہنود کا بڑا پرستش گاہ ہے اور وہان کو آمد رفت
بکثرت رہتی ہے اجمیر و پشکر کے درمیان بہت بلند پہاڑ واقع ہے جسکے سبب سے
گاڑی بہلی تو مطلق نہین جاسکتی تہی مگر گہوڑے اونٹ اور پیادہ آدمی بہی بہت
مشکل سے پہونچ سکتے تہے مسٹر میکناٹن صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ ضلع نے بنظر
رفع تکلیف رعایا اس پہاڑ مین شگاف ولواکر راستہ کرادیا کہ اب اجمیر سے پشکر تک
پختہ سڑک ہے اور گاڑی و بگیان بآسایش آتی جاتی ہین اس پہاڑ کی شکستگی کی
تاریخ اکثر مسٹی اور پنڈت مہاراج کشن صاحب کی تاریخ اجمیر مین دیکہی ع ہمت حاکم
حاول کرکوہ شکست ؂ مگر راقم نے اس مصرع کے اعداد پر غور کیا تو ۱۲۶۰ آتی ہین شاید
مصرع اسطرح پر ہو - ہمت حاکم دوران کرکوہ شکست ؂ کہ اسمین ۱۲۷۶ھ نکلتے
ہین اور وہی زمانہ سنہ عیسوی شکستگی کوہ اور حکمرانی میکناٹن صاحب بہادر
کا تہا - اجمیر سے نیانگر کو ۳۲ میل پختہ ہے نیانگر سے ٹوڈگڈہ اور مسوودہ و میواڑ کو خام
سڑکین ہین - نیانگر سے مارواڑ کو پختہ سڑک ۱۲ میل تیار ہوئی ہے - اجمیر سے نصیرآباد
کی چہاونی تک ۱۴ میل - نصیرآباد سے مانگلیاواس واقع سڑک اجمیر و نیانگر تک ۱۲ میل

یعنی نمکین ہوتا ہے - یہہ ندی کل علاقہ ماروواڑ کو طے کرکے اور کچھہ کرن مین گر کر سمندر مین شامل ہوجاتی ہے -

ڈائی راجگڈھ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور علاقہ جیپور مین جاکر بناس مین شامل ہوجاتی ہے جس سال بارش زیادہ ہوتی ہے پھاگن تک پانی جاری رہتا ہے اور اوسمین علاقہ بھنائی کی ندی نالون کا پانی شامل ہوتا ہے - डाई

بناس میواڑ کے پہاڑون سے نکلی ہے موسم بارش مین نہایت طغیانی پر ہوتی ہے اور ہر موسم مین پانی بہتا ہے اس ندی مین کشتی چلتی ہے بلکہ زیادہ طغیانی ہونے پر کشتی سے بہی عبور نہین ہوتا ہے اس ندی کے ریتہ مین لکڑی خرپوزہ بہت پیدا ہوتا ہے -

کلاڈ والی ندی موضع بوروہ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور ریاور کی ندی مین شامل ہوکر ماروواڑ کو جاتی ہے صرف موسم برسات مین جاری ہوتی ہے اس ندی سے بہت تالابون مین پانی بہرتا ہے - क्लाडवाल बोरवा

ماتا والی ندی اس ندی سے کوٹڑہ کے پہاڑ کا پانی جاتا ہے تالاب کابرہ کے نالہ کا پانی موضع روہیڑہ کے تالاب مین گذر کر اس ندی مین شامل ہوجاتا ہے انکے سواے نالہ ہاے - کلائی کہیڑہ - سانگرواس - لالچانک - اولوا - شیام گڈہ بیلیاواس - رودہانہ - سمیل - ڈیلہ - کہیڑہ دوہ - اڈانالہ - رودکانہ - اور ہین मानावाली कोटडा काबरा रोहेडा क्लाई खेडा सांगर वास लालचा रोदाना सर्मेल डला खेडादे रेहकाना [illegible]नाला

تالاب

ضلع اجمیر مین صدہا تالاب ہین کرنل ڈکسن صاحب کمشنر سابق نے پہاڑون کے درمیان جہان کسی قدر زمین قابل زراعت دیکھی وہین تالاب بنوادیا اس طرح

یہہ سب قلعات حکام وقت کے بنوائے ہوئے ہین کہ حفاظت ملک اور فوج کی بود و باش کیواسطے تیار کرائے تھے مگرہ کے باشندون مین سے بجز ہتون خان کے کسی نے قلعہ تعمیر نہین کرایا کیونکہ قزاقون سے کیلئے پہاڑی سرزمین بمنزلہ قلعہ کے ہے۔

ندیان اور نالے

मगरा

खारी

کھاری یہہ ندی ملک میواڑ کے پہاڑون سے عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۳۲ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۵۸ دقیقہ پر نکلی ہے اور مشرقی سمت مین اس ضلع کی جنوبی سرحد پر قریب ۳۰ میل بہکر مشرقی سرحد پر علاقہ جے پور مین بناس ندی سے شامل ہوئی ہے موسم برسات مین چڑہتی ہے دیگر موسمون مین پانی کم رہتا ہے خصوص گرمی مین اکثر خشک ہوجاتی ہے بسبب شوریت زمین کے سجی آمیز ہے پانی کہاری ہے۔ اور یہی ندی کا وجہہ تسمیہ ہے پانی پینے کے کام مین مطلق نہین آتا مگر البتہ اوس سے آبپاشی کا فایدہ ہے۔

सागरमति

बीसला

आनासागर

ساگرمتی اجمیر سے مشرق کیطرف پہاڑون کا پانی جو اڈل تالاب بیسلاہ سے اور بعد ازان آناساگر سے گذر کر گوبندگڈہ کیطرف روان ہوتا ہے اس نام سے مشہور ہے اور گوبندگڈہ پر سرستی مین شامل ہوکر اوسکا نام لونی ندی ہوجاتا ہے۔

सरस्वती

लवनी

लवान

سرستی موضع لوان علاقہ مارواڑ کے پہاڑ سے نکلی ہے اور پشکر کے تالاب سے گذر کر جنوب مین بجانب گوبندگڈہ روان ہوئی ہے وہان اسکا ساگرمتی سے اتصال ہوکر لونی نام ہوگیا ہے۔

لونی جیسا اوپر مذکور ہوا ساگرمتی اور سرستی دو ندیان بمقام گوبندگڈہ ملکر اس نام سے مشہور ہوئی ہین اور وجہہ یہہ ہے کہ زمین کی خاصیت سے انکا پانی لونی

اگرچہ قلعات عمارتین متعلق بہ فوج ہین مگر اکثر اِنمین سے پہاڑون پر واقع ہین اسواسطے پہاڑون کی ساتھہ لکھنا مناسب سمجھا گیا ضلع اجمیر مین مشہور قلعات حسب تفصیل ذیل ہین۔

نمبر	نام تحصیل	مقام	کیفیت	
۱	بیاور	ساروٹ सारोट	بعرور تنسو سال ٹہاکر سہبت سنگہ والی بدنور نے تعمیر کرایا تہا اب اوسمین پولیس کی چوکی ہے۔	वदनोर
۲	ایضاً	ہتون हतून	بعرور پانسو سال دو دا خان میس نے تعمیر کرایا تہا اب اوسکی نسل مین سے بُدہا خان کے قبضہ مین ہے۔	
۳	ایضاً	بوروہ बोरवा	بعرور ۲۸۰ سال مہارانا بہیم سنگہ صاحب والی میواڑ نے تعمیر کرایا تہا۔	
۴	ایضاً	بہاگ भाग	۲۸۰ سال ہوئے جب دیوی سنگہ مسعودہ کے ٹہاکر نے بنوایا تہا اسکے قریب ایک شکستہ قلعہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ والی جیپور کا تعمیر کردہ بہی ہے۔	
۵	ٹوڈگدہ	کوٹ کرانا कोटकिशना	مہاراجہ مان سنگہ صاحب والی جودہپور نے تعمیر کرایا تہا سابقاً اوسمین تہانہ تہا اب خالی ہے۔	
۶	ایضاً	بگڑی बगड़ी	بعرور ۲۰۰ سال مہاراجہ بن سنگہ صاحب والی جودہپور نے بنوایا تہا	
۷	ایضاً	برار बरार	ٹہاکر بدنور نے بنوایا تہا۔	
۸	ایضاً	اکہیجیت گڈہ अरवजीतगढ़	ایضاً۔	

زیادہ چلتی ہے اور خشک ہوتی ہے۔

ان پہاڑون مین شیشہ تانبے لوہے اور طوتیا کی بہت کانین ہین۔ اجمیر مین شیشہ کی کانین جاری ہوئی تہین مگر اس جنس کی خریداری ایسی کم ہے کہ کچھہ فائدہ نہین ہوا کانین بند ہوگئین اور میرواڑہ مین کبھی جاری نہین ہوئی اور تانبے اور لوہے کی کانین جاری ہین ہر دو اجناس بکثرت اور عمدہ قسم کی نکلتی ہین کارخانہ روز بروز زیادہ ہوتا ہے بعض مقام پر زمین مین شوریت سجی کی قسم کی ہے اسی سبب سے کہاری ندی کا پانی شور ہے۔

گہاٹون کی تفصیل

یہہ پہاڑ بشکل عریض دیوارون کے ہین اور اون مین سے بیرونی ملک مین جانے کے واسطے جو شاہ راہ بنی ہوئی ہین اونکو گہاٹہ کہتے ہین یہہ گہاٹے عموماً دشوار گذار اور خطرناک ہین اون مین اکثر وارداتین ہوا کرتی ہین ڈکسن صاحب کے زمانہ مین ان راستون کی حفاظت زمینداران دیہات کے ذمہ کرکے مال تجارت پر چوکیداری لگائی گئی تہی چنانچہ ابھی تک وہی انتظام چلا آتا ہے اور سرکار کے خرچ بغیر حفاظت ہوتی ہے۔ تفصیل گہاٹون کی۔

तहसील بیاور مین۔ پاکہریا واس کا مسعودہ کو۔ شیوپورہ کا میواڑ کو۔ برکا مارواڑ کو

تحصیل ٹوڈگڈہ مین۔ بہیل پنا کا۔ گابہ چریلان۔ دیولا تان۔ موڈیہ۔ ججہ۔ کیرونڈ کی نال۔ پیپلی۔ گوڈہ بیرم کا۔ اونڈا پاڑیکا۔ دویر کی نال انمین سے اکثر مارواڑ کی جانب ہین۔

ڈکسن

भीलपना
गाबाचरैलां
देवलातान
मोडयां
जेजा
केरोटकीनाल
पीपली
गुढाबीरम
औडा पाडेका
दबेरकीनाल

قلعات

تمام سطح کوہی ہے لیکن متصل دادولہ تحصیل بیاور سے پہاڑ کی دو شاخین ہوئی ہین | दादोला
ایک مشرقی جو بیلیاواس ساروٹ بھاگ شیام گڈہ متعلقہ تحصیل بیاور | बेलियावास सारोट भाग श्यामगढ़
اور دیہات علاقہ کہروہ اور مواضعات راجگڈہ راجوسی ہری نگر متعلقہ تحصیل | राजोसी हरीनगर
اجمیر ہوتے ہوئے علاقہ کشنگڈہ مین داخل ہوجاتی ہے دوسری مغربی شاخ
جو موضع کلالیہ وناے ودہولیہ وچانک علاقہ بیاور اور چند دیہات علاقہ مارواڑ | कलालया नाय धोलया चांक
اور موضع بھانوتہ و اجمیر و کہڑکہڑی وہاتہی کہیڑہ وناگ پہاڑ وناگروالی وہاتھیاواس | भानोता खड़खड़ी हाथीखेड़ा नागपहाड़ नागरवाली हाथियावास
وبیاپچہ متعلقہ تحصیل اجمیر ہوتی ہوئی شمال کیطرف نکل گئی ہے ان شاخون کے درمیان
مین میدان ہین اور نیز متفرق پہاڑیان ہین ان میدانون کی اوسط بلندی سمندر
کے سطح سے ۱۶۰۰ فیٹ ہے اور پہاڑ کی چوٹیان جو جنوب مغرب کی طرف زیادہ
بلند ہین اس سے ہزار فیٹ زیادہ ہین چنانچہ پشکر مین ایک بلند سلسلہ موضع ناندسی | नांदसी कौलाद काबरा
کئولائی تک کابرہ پہاڑ کے نام سے مشہور ہے کہ دس میل لنبا چلا گیا ہے اور
آخر کار عام سلسلہ مین ملگیا ہے اس نواح مین سب سے بلند چوٹیان یہہ ہین۔
تو ڈگڈہ مین برجال کا پہاڑ۔ گورم دانتہ۔ ناگت دانتہ۔ انمیر کی دہانجی۔ اور ہنیا نگر پیر | बरजाल गोरमदान्ता नागत दान्ता अनमेर की धांजी
چانک ہتون کی بلند چوٹیان ہین اور ناگ پہاڑ جسکے دامن پر شہر اجمیر ہے اور | हतून
اوسکے اوپر تاراگڈہ کا قلعہ ہے شاید ان پہاڑون مین سب سے بلند ہے۔ اسکی | तारागढ़
بلندی سطح سمندر سے ۳۰۰۰ فیٹ اور شہر سے ۱۰۰۰ فیٹ ہے۔

آن پہاڑون مین میوہ دار درخت کوئی نہین ہے البتہ دہو وسالر وڈاسن وتہور
کے درخت اور گہاس بکثرت ہوتے ہین پانی کے خود رو چشمے صرف چھوٹے چھوٹے
پیپلی رشیو پورہ وپاکہریاواس وبہرکو وبہوکران وناگ پہاڑ مین ہین ہوا اکثر | पीपली श्यापुरा पाखरयावास

भोकरा × भरलो

ان مین بموجب تفصیل نو ستیشن اول درجہ کے اور آٹھہ دوم درجہ کے ہین۔

ضلع اجمیر کی پولیس کے ستیشن

اول درجہ دوم درجہ

اجمیر نصیر آباد ناگلیاداس گیگل پوشکر سری نگر

پیسانگن بہناے بیاور گویلہ مسعودہ کیکڑی

ساور جساکہیڑہ ٹوڈگڈہ جواجہ دویر

اس ضلع مین مقامات مفصلہ ذیل پر ڈاکخانہ جات ہین۔

اجمیر نصیر آباد کیکڑی دیولی پشکر پیسانگن بیاور جساکہیڑہ دویر ٹوڈگڈہ سری نگر رامسر گویلہ بہناے ناگلیاواس جواجہ مسعودہ

پہاڑ

اس ضلع مین صرف علاقجات استمرار داران اور دیہات خالصہ چکلہ گنگوانہ و رامسر وغیرہ مین کہ جنوب مشرق مین ہین البتہ میدان ہین ورنہ باقی حصص کل پہاڑی ہین بلکہ میرواڑہ مسکن قوم میر جسکے معنی پہاڑی ہین اور جسمین بیاور و ٹوڈگڈہ کی تحصیلین داخل ہین ایک پہاڑی خطہ ہے جسکے جنوبی حصہ تحصیل ٹوڈگڈہ کی میز پر بالکل پہاڑ ہی ہین یہہ پہاڑ کوہ ارابلی کے وہ اجزا ہین جو کوملیر اور اجمیر کے درمیان کئی سلسلون سے بشکل متوازی شمال مشرق سے جنوب مغربی سمت میز واقع ہین انکا طول قریب نوہ میل اور عرض چھہ میل سے بیس میل تک ہے اس ضلع سے شمال مین کہین مسلسل اور کہین متفرق دہلی تک چلے گئے ہین تحصیل ٹوڈگڈہ کا

اودے پور علاقہ انگریزی کی حدود کے اندر واقع ہین اور اسی طرح علاقہ انگریزی کے اکثر دیہات ان ریاستون کی سرحد کے اندر واقع ہین۔

مگر اس ضلع کی عام سرحد پر مشرق مین راج جے پور اور مشرق و شمال مین راج کشنگڈہ اور کل مغربی سرحد پر راج جودہ پور جسے مارواڑ کہتے ہین اور جنوب اور جنوب مشرقی سرحد پر راج میواڑ یعنی اودے پور واقع ہین۔

جنوب مشرقی حصہ کی زمین ریتہ کی اور کشادہ ہے اور کہین کہین متفرق پست پہاڑیان بہی ہین۔

جنوب و جنوب مغرب و مغرب مین بڑے اور چہوٹے پہاڑ ملحق کوہ اراولی سے یا اوسکے اجزا ہین یہہ پہاڑ ابتدائی قسم کے ہین پتہر اونکا زیادہ تر سنگ خارا ہی اور مخروط شکل سے مشرق مغرب کی سمتون مین واقع ہین۔

انتظام کیواسطے یہہ ضلع تین تحصیلون مین منقسم ہے ہر ایک کی تعداد دیہات مقدار اراضی اور جمع حسب تفصیل ہے۔

نام تحصیل	تعداد دیہات	مقدار اراضی مربع میل	تعداد جمع
اجمیر	۴۲۹	۲۰۷۸	دو لکھہ [illegible] ۱۱/۹ پائی
بیاور	۲۴۱	۳۲۸	[illegible]
تودگڈہ	۸۸ / ۷۵۸	۳۴۹ / ۲۷۵۵	[illegible]
			[illegible] لکھہ [illegible] ۱۱/۹ پائی

اور فوجداری کے انتظام کے واسطے عملہ پولیس سترہ ستیشنون پر متعین ہے

باب دوم

ضلع اجمیر و میرواڑہ

सेंडाकला
ब्दर
लांधवा

सावर
खरवा
पिसांगन

थारंटन
गज़ेटियर

یہہ ضلع کہ طول مین ابتدا از کہیڑہ جتا متعلقہ و زیر تحصیل ٹوڈگڈہ واقع جنوب سے موضع بیاوچہ تحصیل اجمیر تک ۱۰۸ میل اور نہایت عرض مین ندی بناس سے جو علاقہ ساور مین واقع ہے علاقہ کہروہ ملحقہ پیسانگن تک ۶۷ میل ہے درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲۵ دقیقہ اور ۲۶ درجہ ۴۲ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۵۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۲۳ دقیقہ کے واقع ہے۔ اوسکا رقبہ سابقہ پیمایش سے جو تہارنٹن صاحب کے گزٹیر مین درج ہے ۲۶۸۳ مربع میل ہے اور بہ نسبت مہاراج کشن صاحب کی تاریخ اجمیر مین کہ پیمایش حال پر مبنی ہے ۲۷۵۵ مربع میل لکہا ہے۔

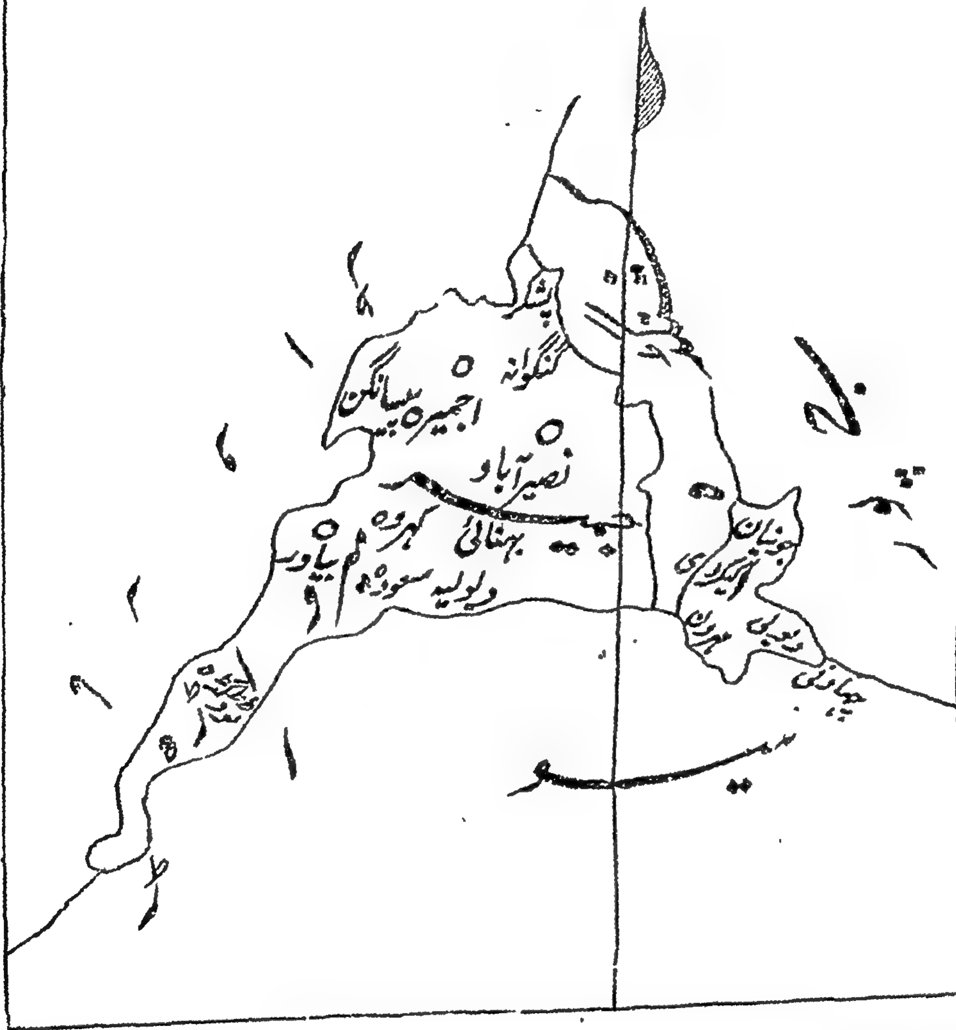
केकड़ी

सावर
जूनयां

یہہ تمام ضلع باہم مسلسل اور پیوستہ نہین ہے بلکہ دو حصون مین منقسم ہے اول تو وہ بڑا حصہ جسمین کل دیہات متعلقہ تحصیل اجمیر و علاقجات استمرارداران بہنار و مسعودہ و کہروہ و پیسانگن اور تحصیل نیانگرا و ٹوڈگڈہ کے دیہات شامل ہین دوسرا اوس سے چہوٹا اجمیر سے مشرق کیطرف بنام نہاد کیکڑی جسمین علاقجات استمرارداران ساور و جونیان بہی واقع ہین۔ ان دونون حصون کے درمیان مہاراجہ صاحب والی کشن گڈہ کے دیہات ہین۔ ماورا اسکے یہان علاقجات کا اسقدر اختلاط ہے کہ اکثر دیہات علاقہ راج کشن گڈہ و جے پور و جودہ پور و

باب دوم وقائع راجپوتانہ

نقشہ اضلاع اجمیر و میرواڑہ



نمبر	نام ایجنسی جس سے متعلق ہے	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپین: ذاتی رئیس حال	سلامی کی توپین: ریاست	رقبہ ریاست مربع میل انگریزی	تخمینا آبادی	تخمینا آمدنی ریاست	فوج سنہ ۱۸۶۶-۶۷ء: توپین: قلعہ	فوج سنہ ۱۸۶۶-۶۷ء: توپین: میدان	فوج سنہ ۱۸۶۶-۶۷ء: سوار	فوج سنہ ۱۸۶۶-۶۷ء: پیادہ	بڑی سڑکین	پیداوار ملک
۱۷	[illegible]	بیکانیر	مہاراجہ صاحب	مہاراجہ ڈونگر سنگہ صاحب بہادر	۱۸	۰	۱۷	۱۷۶۷۶	۵۳۹۰۰۰	۷۵۰۰۰۰	۲۶	۱۲	۶۰۰	۱۶۰۰	۰	باجرہ - اون - گھی
۱۸	[illegible]	سروہی	راو صاحب	راو کیسری سنگہ صاحب بہادر	۲۰	۰	۱۵	۳۰۲۰	۱۵۱۲۰۰	۱۲۵۰۰۰	۰	۲	۵۰	۲۰۰	ڈیسہ نصیر آباد	جو - گیہون - نخود - میوہ باجرہ - روئی -
میزان راجپوتانہ					۰	۰	۰	۱۲۰۸۱۱	۹۵۲۷۲۰۰	۲۲۳۳۸۰۰۰	۸۹۵	۲۲۸	۱۱۲۵۰	۶۰۸۰۰	۰	۰
سرکار ذوی الاقتدار انگریزی					۰	۰	۰	۲۷۵۵	۲۲۳۸۹۱	۴۷۶۲۹۱	۰	۶	۸۶۲	۱۳۰ ۸۶۲ ۲۸۱۲ ۳۸۰۴	گولہ انداز گورے ہندوستانی	
میزان کل					۰	۰	۰	۱۲۳۵۶۶	۹۷۵۱۰۹۱	۲۲۸۱۴۲۹۱	۸۹۵	۲۳۴	۱۲۱۱۲	۶۴۶۰۴		

نمبر سلسلہ	نام ایجنسی جس سے متعلق ہے ریاست	نام ریاست	لقب رئیس	نام رئیس حال	عمر	سلامی کی توپیں: ریاست	سلامی کی توپیں: ذاتی یا مقامی	رقبہ ریاست مربع میلوں میں	تعداد آبادی	تخمینا آمدنی ریاست	فوج سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ع — توپیں: قلعہ	فوج — توپیں: میدان	فوج — سوار	فوج — پیادہ	نام دار الحکومت	پیداوار ملک
۱۳	ایجنسی ہاڑوتی	بوندی	مہاراو راجہ صاحب	مہاراو راجہ رام سنگھ صاحب بہادر	۶۸	۱۷	۰	۲۲۹۱	۲۲۴۰۰۰	۵۰۰۰۰۰	۱۰	۹	۵۰۰	۳۵۵۰	بوندی کوٹہ	جو - گیہوں - نخود و موٹھ باجرہ - روئی - نمک
۱۴	ایجنسی ہاڑوتی	کوٹہ	مہاراو صاحب	مہاراو ستروسال صاحب بہادر	۴۰	۱۷	۰	۵۰۰۰	۳۳۳۰۰۰	۲۵۵۰۰۰۰	۷۰	۲۰	۱۵۰۰	۷۰۰۰	کوٹہ و جہالرا پاٹن	جو - گیہوں - نخود - موٹھ - باجرہ - روئی - افیون -
۱۵	ایجنسی ہاڑوتی	جہالا واڑ	مہاراج رانا صاحب	مہاراج رانا بخت سنگھ صاحب بہادر	۱۳	۱۵	۰	۲۵۰۰	۲۲۶۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰	۲۰	۱۵	۵۰۰	۶۵۰۰	جہالرا پاٹن چھاؤنی	ایضاً
۱۶	ایجنسی ہاڑوتی	ٹونک	نواب صاحب	نواب محمد ابراہیم خان صاحب بہادر	۲۹	۱۱	۱۷	۱۸۶۳	۱۸۲۴۰۰	۱۲۰۰۰۰۰	۴۰	۱۲	۶۰۰	۳۸۰۰	جیپو - دیولی نیمچ و نصیر آباد	ایضاً

پیداوار ملک	بڑے شہر	فوج سنہ ۱۸۷۶ء — پیادہ	سوار	توپیں — میدان	قلعہ	تخمیناً آمدنی ریاست	تخمیناً آبادی	رقبہ ریاست مربع میل میں	سلامی کی توپیں — ریاست	ذاتی رئیس حال	عمر	نام رئیس حال	لقب رئیس	نام ریاست	نام ایجنسی جس سے متعلق	نمبر
جو۔ گیہوں۔ موٹھہ۔ باجرہ۔ نخود۔ روئی۔ نیشکر۔ نمک۔	آگرہ۔ اجمیر۔ بہرتپور۔ ڈیگ کامہ۔ بہر شیور۔ شہابہر۔ توتر بیانہ۔ بہر نجد۔ وفتح پور سیکری	۴۴۰۰	۱۳۰۰	۲۱	۱۷	۲۴۴۹۰۰۰	۶۵۰۰۰۰	۱۹۷۴	۱۷	۰	۲۷	مہاراجہ سوائی برجندر سری جسونت سنگھ صاحب بہادر بہادر جنگ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی	مہاراجہ صاحب	بھرت پور	ایجنسی ریاستہائے مشرقی راجپوتانہ	۹
جو۔ گیہوں۔ موٹھہ۔ باجرہ۔ نخود۔ روئی۔	۰	۱۸۰۰	۷۵	۶	۳۰	۳۵۰۰۰۰	۱۸۸۰۰۰	۱۲۰۸	۱۷	۰	۱۴	مہاراجہ ارجن پال صاحب بہادر	مہاراجہ صاحب	قرولی		۱۰
جو۔ گیہوں۔ نخود۔ موٹھہ۔ باجرہ۔ نیشکر۔ روئی	تجارہ الور۔ راجگڈھ۔ الور۔ ٹوگڈہ	۶۵۰۰	۱۵۰۰	۳۰	۲۰۰	۳۰۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰	۳۵۷۳	۱۵	۰	۱۷	مہاراؤ راجہ منگل سنگھ صاحب بہادر	مہاراؤ راجہ صاحب	الور		۱۱
جو۔ گیہوں۔ نخود۔ موٹھہ۔ باجرہ۔ روئی	آگرہ وگوالیار	۱۶۰۰	۳۰۰	۶	۶	۱۰۰۰۰۰۰	۵۲۵۰۰۰	۱۲۶۴	۱۵	۰	۱۴	معروف پیارے راجہ صاحب بہادر	مہارانا صاحب	دھولپور		۱۲

مین بندوبست بہائے مفصلہ ذیل کی تعمیر و مرمت ہوئی ہے جسونت پورہ ۔
جواجہ ۔ ہیراکلان ۔ شام جیکا ۔ چیلہ کلان ۔ بلی بچوری ۔ کالیاواس ۔ کسرپورہ
ٹہیکرانہ ۔ دیوتن ۔ مکیوالی ۔ بلد ۔ دہولہ ۔ رام سر ۔ ہمیلان ۔ آمیز ۔ جالیہ
بہیر ۔

سولہوین فصل

जसवंतपुरा
जवाजा
हीराकलां
शामजीका
चीलाकलां
वलीपिचोरी
कालयावास
कसरपुरा
ठेकराना
देवतन
मकेवाली
वलद
घोला
रामसर
हमीलां
आमनेर
जालया
भीर

که اونکی تعمیر و مرمت مین سنه ۶۶-۱۸۶۵ء مین دو لکهه [illegible] روپیه سنه ۶۷-۱۸۶۶ء مین دو لکهه [illegible] روپیه سنه ۷۱-۱۸۷۰ء مین ایک لکهه [illegible] روپیه خرچ ہوا ہے اور اسی طرح ہر سال فوج کے آرام و آسایش کیواسطے ہزارہا روپیه خرچ ہوتا ہے۔

مکانات سرکاری و مفید عام

اس قسم کے مکانات جو سنین حال مین تیار ہوئے ہین اجمیر و نصیرآباد کے پروٹسٹنٹ و رومن کیتھولک گرجا جے پور و اجمیر کے دفتر تار برقی مکان دفتر رزیڈنسی آبو و دفتر ایجنسی سروہی مکانات پولیس بہتاے و کیکڑی و گویلہ و منگلیاواس و گھیگل و تحصیل ٹوڈگڈہ و حصہ اجمیر کالج جیلخانہ اجمیر کچہری صاحب ڈپٹی کمشنر اجمیر اسپتال تاراگڈہ ڈاک بنگلہ جات جادون گوندیرہ سندپورہ و سوجیت ہین۔ प्रोटेसटेन्ट रोमनकेथोलिक केकड़ी गोयला मगलियावास घीगल जादौन गौंदेरा सिंदपुरा सूजीत

سقدم کام جسکی تعمیر کا بڑی کوشش سے اہتمام ہوتا ہے اجمیر کا میئو کالج ہے اس کالج کے تخمینے و نقشہ جات جو ابتک تیار ہوئے ہین بعض کسی نقص کی وجہہ سے قابل پسند نہ تھے اور بعض زر مجوزہ سے زیادہ لاگت کے تھے اسواسطے اب میجر مینٹ صاحب بہادر ایک اور نقشہ و تخمینہ تیار کرتے ہین۔ اس کالج کے متعلق بورڈنگ ہوس یعنی مکانات سکونت طلبا رمین سے اجمیر و جے پور و اودے پور و بہرت پور و بیکانیر کے بالکل تیار ہو گئے ہین جودہ پور و الور کے قریب تیار ہونے والے ہین جہالاواڑ کا شروع ہوا ہے۔ ٹونک کا نقشہ نواب صاحب کے پسند کیواسطے گیا ہے۔

تعمیرات آبپاشی ضلع اجمیر کے بند و تالاب ہین کہ اونمین سے زمانہ حال

سمجھا گیا ہے اور چونکہ ریاست جھالاواڑ فی زمانہ تحت انتظام انگریزی مین ہے اور
दुकंदरा मोनसन ریاست مین تیاری سڑک مین کچھہ دشواری نہوگی۔ مکندرہ کا گھاٹہ کہ کرنل مونسن
صاحب کی بازگشت سے مشہور ہے کوٹہ کی جنوبی سرحد پر نہایت دشوار گذار مقام ہے
سڑک مابین کوٹہ و جھالاواڑ کا تخمینہ مرتب ہوگیا ہے اور اوسکی تیاری کی تجویز زیر پیشی
ہے۔ فروری ۱۸۶۷ء مین مسٹر لیال صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اس کل راستہ پر
جے پور سے جھالاواڑ تک گئے تو اونکو اکثر مقامات پر عمدگی زمین اور عدم موجودگی
سڑک دیکھکر نہایت حیرت و افسوس ہوا۔ جھالاواڑ اور کوٹہ کی افیون زیادہ تر
आगर इंदोर جنوب مغرب مین آگرا اور اندور کیطرف جاتی ہے مگر افسوس ہے کہ آگر تک کوئی سڑک
نہین ہے۔ صاحب ممدوح لکھتے ہین کہ اگرچہ اس ملک مین میرا قیام عارضی ہے مگر امید ہے
کہ ان ریاستون کے درمیان سڑک تیار کرانے کی تجویز جو مین نے کی ہے تاوقتیکہ کوئی
مستقل ذریعہ آمد رفت یعنی سڑک ریل تیار نہو یکایک نہ چھوڑدیجاوے گی۔

تعمیرات علاوہ سڑک

سڑکون کے سواے سررشتہ تعمیرات مفید عام سے متعلق تین قسمون کی عمارتین اور ہین
اوّل مکانات متعلقہ فوج۔
دوم مکانات سرکاری و مفید عام۔
سیوم تعمیرات آبپاشی کہ ضلع اجمیر مین زیادہ تر بند و تالاب ہین ؎

مکانات متعلقہ فوج

اس مد مین نصیر آباد نیمچ دیولی ایرن پورہ اور اجمیر کی چھاونیون کے مکانات داخل ہین

تیار ہوئی ہے اوس سے چندان فایدہ نہین ہے۔ مگر جب سرحد سروہی تک تیار ہوجاویگی اور اوس طرف ریاست پہلن پور اپنے علاقہ مین تیار کراوے گی تو آمدرفت سامان کمسریٹ ودیگر کاروبار آبو اور احمدآباد کے درمیان عمدہ راستہ جاری ہوگا۔ سرحد پہلن پور سے آیندہ تیار کرانے کے واسطے گورنمنٹ بمبئی سے تحریک کیجاویگی

ہاڑوتی

جنوب مشرقی ریاستون کی برابر کہ بہ تحت ایجنسی ہاڑوتی ہین راجپوتانہ کا کوئی حصہ سڑکون کا محتاج نہین ہے۔ بوندی۔ ٹونک۔ کوٹہ اور جہالاواڑ کی چارون ریاستون مین کہ وہانکی سرزمین کل راجپوتانہ مین نہایت عمدہ ہے اور روئی وافیون بافراط پیدا ہوتی ہین خاص شہرون کے سوائے ایک میل بہی سڑک نہین ہے۔ مہاراجہ صاحب جے پور نے اپنی دارالحکومت سے ریاست ٹونک کی سرحد تک بہت عمدہ پختہ سڑک تیار کرادی ہے یہہ سڑک آیندہ کو خواہ دیولی ہوکر خواہ براہ ریاست بوندی ہوکر کوٹہ و جہالراپاٹن تک تیار ہونی چاہیئے کہ علاوہ دیگر شہر وقصبون کے خاص ان شہرون مین تجارت بکثرت ہے ٹونک کی ریاست تو ایسی مفلس ہے کہ سرحد جے پور سے شہر ٹونک تک چہہ میل بہی تیار نہین کرسکتی اسواسطے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے تجویز فرمائی ہے کہ بوندی کوٹہ اور جہالاواڑ کی ریاستون کو کہ آسودہ ہین اپنے اپنے علاقہ مین ایسی خام سڑک تیار کرنے کی ہدایت کیجاوے کہ اوسپر خشک موسمون مین گاڑیان بلا احتیاج رہنمائی چلی جایا کرین بوندی مین مہاراجہ صاحب نے اپنے علاقہ کے باشندون کے آرام کے واسطے قدیم راستہ کو کسیقدر درست کرادیا ہے۔
کوٹہ مین نواب فیض علی خان صاحب کے انتظام کو تیاری سڑک کیواسطے مناسب موقع

اودے پور مغرب مین مارواڑ کے میدان کا راستہ کہ کوہ ارابلی مین ہوکر ہی ایک
گذرگاہ ہے گہاٹہ دیسوری سے نیچے دور تک پہاڑون مین ندی کی دہار پر تہا -
۱۸۷۵ء مین تشریف بری نواب گورنر جنرل صاحب کو موقع غنیمت سمجہکر سڑک جدید
تجویز کی گئی اگر جاری رہے تو یہہ سڑک میواڑ و مارواڑ کے درمیان بڑا راستہ اور
مغربی راجپوتانہ کی ریل کی بہت مددگار ہوگی - اول شخص جس نے انگریزی گاڑی
مین سوار ہوکر کوہ ارابلی کا عبور کیا - لارڈ نورتہ بروک صاحب ہین -

سڑک نصیر آباد و چہاونی دیولی

نصیر آباد اور دیولی کی فوج کی چہاونیون کے درمیان یہہ سڑک عرصہ سے تیار ہوتی
تہی کہ ۱۸۶۸ء مین گٹائی کنکر اور تعمیر پلون سے بہمہ جہت تیار ہوگئی صرف بناس ندی
پر پل تیار نہوا عرصہ تک اوسکے عبور مین بہت تکلیف و حیرانی ہوتی تہی کہ آخر کار منظوری
گورنمنٹ ۱۸۷۵ء مین پیپون کا پل تیار کیا گیا اور دونون چہاونیون کے درمیان آمد و رفت
بخوبی جاری ہوگئی یہہ سڑک عنقریب کل علاقہ انگریزی مین سے گذری ہے -

سڑک درمیان کوہ آبو و کوہ روکی کشن

دامن کوہ آبو سے کوہ روکی کشن کے دامن تک کہ ۱۱ میل کا فاصلہ واقع راج سروہی ہے
کل پہاڑون کے درمیان بہت روپیہ خرچ کرکے سڑک تیار کی گئی ہے اس غرض سے
کہ آبو اور پہالن پور کے درمیان آمد و رفت جاری ہو اور بعد ازان مغربی راجپوتانہ
کی ریل کی سڑک پر آبو سے جانے آنے کے کام آیا کرے ابتک کہ صرف دامن کوہ تک

روز بروز زیادہ ہوگی۔

اجمیر و نیمچ کے درمیان ۱۴۸ میل کا فاصلہ ہے اس مین سے ۱۸ میل پختہ ہے باقی خام ہے۔

نیمچ سے مئو کیطرف ۷۰ میل یہہ سڑک وسط ہند کی ریاستون یعنی علاقجات مہاراجہ صاحب سیندہیہ و نواب صاحب جاورہ و مہاراجہ صاحب ہلکر مین گذرتی ہے اور پختہ تیار ہے بلکہ چہوٹے نالون پر پل بہی تیار ہین مگر ندیون پر نہ پل ہین اور نہ فرش بنائے گئے ہین۔ ۷۲-۱۸۷۱ع مین یہہ سڑک ایجنسی وسط ہند سے ایجنسی راجپوتانہ مین سپرد ہوگئی تہی سرکاری روپیہ سے تیار ہوتی رہی ریاستون سے کچہہ روپیہ وصول ہوکر نہین آیا پہر ۷۶-۱۸۷۵ع مین ایجنسی وسط ہند سے متعلق ہوگئی۔

شاخ سڑک درمیان نیماہیڑہ و اودے پور

اودے پور سے نیمچ کیطرف آمدرفت جاری ہونیکی غرض سے قصبہ نیماہیڑہ واقع سڑک اجمیر و مئو سے کہ نیمچ سے ۱۶ میل شمال مین ہے اودے پور تک سڑک تیار کرنی تجویز ہوئی تہی اس مین سے ۳۱.۰ میل راج میواڑ کے اندر ہے کہ وہ تو کٹائی کنکر اور پل وغیرہ سے بہمہ جہت تیار ہوگئی۔ باقی ۲۴.۰ میل کہ سرکار انگریزی کیطرف سے تیار ہوتی روپیہ نہونے کے سبب سے عرصہ تک ملتوی رہی اور آخر کار صرف خام تیار کی گئی کہ یکم اپریل ۷۶-۱۸۷۵ع کو بہمہ جہت تیار ہوگئی۔ اب اودے پور سے نیمچ و نصیر آباد کو بہت اچہی سڑک ہے نومبر ۱۸۷۵ع لارڈ نورتہہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل بسواری گاڑی اسی سڑک سے اودے پور کو تشریف لے گئے تہے۔

लाईनोर्मेद्र

سڑک نیمچ واجمیر

یہہ سڑک کہ اجمیر سے نیمچ ہوکر مئو کو جاتی ہے ۱۴۱ میل انگریزی علاقہ مین ہے وہانتک کنکر کی کٹائی اور پلونکی تعمیر سے سبطرح تیار ہوگئی ہے اور شکست وریخت کی متواتر مرمت ہوتی ہے۔

وہان سے اسّی میل کے فاصلہ تک راج اودے پور مین واقع ہے چالیس میل تو خراب کنکر سے پختہ تیار ہوئی کہ ہمیشہ مرمت طلب اور باعث تکلیف رہےگی اور باقی ماندہ چالیس میل اسوجہہ سے کہ راج اودے پور سے روپیہ نملا صرف خام تیار کی گئی بلکہ یہہ تجویز ہے کہ پختہ شکست ہوجاوے تب کل ۸۰ میل آیندہ کو خام رہے نالون پر فرش بنادئے گئے ہین مگر ندیون پر فرش بنانے کے واسطے ابھی روپیہ بہم نہین پہونچ سکا ہے۔

جنوبی سرحد میواڑ سے نیمچ تک کہ اوسکا ۲۷ میل کا حصہ مہاراجہ سیندھیہ صاحب اور ریاست ٹونک کے علاقہ مین واقع ہے سڑک خام تیار ہوگئی ہے۔ اگزیکیوٹیو انجنیر صاحب لکھتے ہین کہ اس سڑک پر آمدرفت بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ اور ریل کے سٹیشن نصیرآباد کو اس پر سے مال ومسافر بہت جاتے ہین۔ شکر کی درآمد ہے اور روئی کی برآمد۔ جس زمانہ مین اجمیر ونیمچ کے درمیان صرف گاڑی کی لیک تھی اور اس راستہ پر رہزن وقزاق بکثرت تھے تب بھی مال تجارت اور فوج کی آمدرفت کے واسطے یہی راستہ وسط ہند کی بڑی گذرگاہون مین سے تھا۔ اب کہ ڈکیتی بہت کم ہوتی ہے اور سڑک بھی کسیقدر تیار ہوگئی ہے اور طرفین سے ریل کی سڑکین بڑہتی چلی آتی ہین تاوقت بالکل تیار ہوجانے سڑک ریل کے اسپر آمدرفت

مارواڑ کے میدان مین داخل ہوئی ہے۔ مرمت و استحکام کی بہت ضرورت پڑی
کہ بصرف کثیر کی گئی وہان سے سرحد جودہپور شروع ہوتی ہے۔

علاقہ جودہپور مین اول گورنمنٹ ہندوستان نے تیار کی تہی اور خرچ راج جودہپور
سے لیا جاتا تہا۔ روپیہ کے وصول ہونے مین بہت دقت ہوتی تہی اسواسطے کسیقدر
تیار ہونے کے بعد راج نے اپنے اہتمام سے تیار کی اب جودہپور کے کل علاقہ مین تیار
ہو گئی ہے اور نالون پر پل و موریان اور عریض ندیون پر پختہ فرش تیار ہو گئے ہین
انتہائے سرحد جودہپور سے یہہ سڑک بمقام ایرن پورہ راج سروہی مین داخل
ہوئی ہے اور ایرن پورہ سے سروہی تک پختہ تیار ہو گئی ہے اور ندی نالون
پر فرش تعمیر ہوئے ہین۔

سروہی سے دامن کوہ آبو تک سڑک خام تیار ہے اگرچہ ارادہ تہا کہ اوسکو ہی پختہ
تیار کیا جاوے مگر سڑک ریل کے جلد تیار ہونے کی امید سے گورنمنٹ نے منظور نکیا
اب آگرہ و آبو کے درمیان مین صرف ۲۴ میل خام سڑک ہے۔

آبو سے ... تک بجانب ڈیسہ سڑک خام تیار ہو گئی ہے اور بہت جلد ڈیسہ تک تیار ہو گی
کیونکہ ... سے پہاڑی نیچ اور سڑک درمیان نیچ و ... سر تو وسط ہند مین داخل
ہوئے ہین ... ڈیسہ تک کی سڑک راجپوتانہ مین شامل ہو گئی ہے۔

... آبو سے ... ۲۱ میل پر راج سروہی و راجپوتانہ کی انتہائے سرحد ہے وہان
سے ... تک ... سڑک ... سے گورنمنٹ بمبئی کو تحریک کی گئی ہے مگر احتمال ہے کہ ...
... ریل کے جلد تیار ہونے کی امید سے اس سڑک کی تیاری
... ہے۔

باعتبار عرض اور پختگی کے اول درجہ کی سڑک ہے کل نالون پر پختہ پُل اور موریان
تعمیر ہو گئی ہین اور جانبین کو بڑے درخت لگے ہوئے ہین البتہ بڑی ندیون پر
پُل نہین بنائے گئے ہین اسوجہہ سے کہ جس زمانہ مین سڑک تیار ہوتی تہی تجویز تیاری
سڑک ریل بہی درپیش تہی اسواسطے غیر ضروری خرچ متصور ہو کر موقوف رہی۔
راج جے پور کے علاقہ مین اس سڑک پر راج کا پانچ لاکہہ روپیہ خرچ ہوا ہے اوسمین
سے بحساب بیس روپیہ فیصدی ایک لاکہہ روپیہ سرکار سے راج کو مدد خرچ
ملا ہے۔
سرحد آگرہ سے لیکر سرحد ملحقہ جے پور و کشن گڈہ تک ہمہ جہت درست ہے اور بہرتپور
و جے پور سے جسقدر راہ انکے علاقہ مین ہے اوسکی مرمت ہوتی رہتی ہے مگر جب سے
آگرہ و نصیر آباد کے درمیان ریل کی سڑک جاری ہو گئی ہے اس سڑک پر آمد رفت
بہت کم ہوتی ہے یقین ہے کہ آیندہ کو بہرتپور و جے پور کا اس سڑک کی مرمت
مین بہت کم خرچ ہوگا۔
جے پور کی مغربی سرحد سے جہان کشن گڈہ کا علاقہ شروع ہوا ہے اجمیر تک سرکار انگریزی
کے خرچ سے تیار ہوئی ہے کل نالون پر پُل و موریان ہین اور شکست و ریخت کی
مرمت بہی سرکار ہی سے ہوتی ہے۔ کشن گڈہ کا راج بوجہہ قلت آمدنی تیاری سڑک
کے مصارف سے معاف رہا ہے۔

سڑک اجمیر و احمد آباد

شہر اجمیر سے سرحد مغربی ضلع اجمیر تک سڑک مع پُل و موریون کے ہمہ جہت تیار
ہو گئی ہے اور متواتر مرمت ہوتی ہے۔ اوس مقام پر جہان بہہ کے گر جاتے ہین ہو کر

سوم اور چہارم قسمتون مین بالکل ریاستون کا خرچ ہے - انگریزی خزانہ سے کچھ خرچ نہین ہوتا ہے مگر کامون کی نگرانی کیجاتی ہے کہ وے راجپوتانہ کی ترقی کیواسطے ہین یکم دسمبر ۱۸۶۹ء سے راجپوتانہ حلقہ وسط ہند سے علیحدہ ہوا اور اوسمین علیحدہ جداگانہ سپرنٹنڈنگ انجینیر مقرر ہو کر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کے سیکرٹری سررشتہ تعمیرات ہوئے - سررشتہ تعمیرات مین مقدم کام سڑکون کی تیاری و درستی کا ہے اسواسطے اول اونکا حال لکہا جاتا ہے -

راجپوتانہ کی سڑکین

راجپوتانہ کی بڑی سڑکین یہہ ہین - سڑک آگرہ و احمد آباد - سڑک مئو و اجمیر - شاخ سڑک درمیان نیاہیڑہ و اودے پور - سڑک نصیرآباد و چہاونی دیولی - دامن کوہ آبو سے کوہ آبو کی کشش کے دامن تک -

سڑک آگرہ و احمد آباد

راجپوتانہ مین یہہ سڑک سب سے بڑی ہے - ایک کنارہ سے شروع ہو کر کل ملک کا [illegible] دوسرے کنارہ تک گئی ہے بغرض صراحت کے دو حصون مین منقسم سمجہنی چاہیئے - آگرہ سے اجمیر تک اور اجمیر سے احمد آباد تک -

سڑک آگرہ و اجمیر

یہہ سڑک [illegible] آگرہ [illegible] اجمیر مین حسب شرح

[illegible]

ملک مین یکبارگی عبرت ہوگئی اور میواڑ و مارواڑ کے سرداروں نے اپنے اپنے رئیسون
کی اطاعت اختیار کی -

راے مسٹر لیال صاحب بہادر حسب رپورٹ سنہ ۶۷-۱۸۶۶ع

اس ملک کی ریاستون کی حالت علی العموم اچھی ہے اور زیادہ تر سبب اسکا یہہ
ہے کہ تعلقات باہمی روسا اور اونکے زبردست ٹھاکران کی ترقی پر ہین -

پندرہوین فصل

تعمیرات مفید عام

بیشتر سے ایجنسی راجپوتانہ کے تحت مین سررشتہ تعمیرات مفید عام چار قسمتون پر منقسم ہین
منجملہ اونکے دو قسمتین سرکاری یعنی متعلق بہ سررشتہ تعمیرات گورنمنٹ ہندوستان ہین
اور دو قسمتین دیسی بصرف روسا ملک ہین مگر کام اونکا باہتمام افسران انگریزی
ہوتا ہے -

سرکاری قسمتین	اول قسمت نصیرآباد مین - نصیرآباد - اجمیر - نیمچ - دیولی - ایرن پورہ کی چھاونیان ہین -
	دوم قسمت سڑک نصیرآباد کی سڑک کا تیسرا حصہ جسمین سرحد وسط ہندسے کشن گڈہ تک ۱۶۰ میل ہے اور ایک شاخ سڑک اجمیر و برگھاٹہ کوہ ارابلی تک ہے -
دیسی قسمتین	سیوم قسمت جے پورہ
	چہارم قسمت میواڑ

... اندلی پولیٹکل افسری و ماتحتی اب علاقہ انگریزی کی تربیت یافتگی و رشایستگی کے
... ان جاری نہیں رہ سکتی ہے اور یقین ہے کہ جلد گورنمنٹ کو تحقیقات کامل
... رؤسا کی حکومت اور سرداروں کی اطاعت کے واسطے قواعد مقرر کرنے پڑینگے
... رئیسوں اور سرداروں اور صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کو اسکی صحت نہیں ہے

... صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل ... [illegible]

[illegible]

اور رئیس اصلاح و ترقی کی ضرورت کو خیال میں نہیں لاتے ہیں۔

پس اون نزاع و تکرار کے رفع کے واسطے جو درمیان روساء اور رعایا کے ممکن ہیں کے پیدا ہونیوالی ہیں سرکار انگریزی کو ثالث ہونا چاہیئے۔

سرکار انگریزی راجپوتانہ میں اتھارہ ریاستوں کو خود اختیار سمجھتی ہے اور اب اور کبھی بالیر و فیشنرین اون میں شامل ہوئی ہے مگر ایسا کہنا چاہیئے کہ ان رئیسان کا اختیار اس ملک کے نصف بلکہ دو ثلث پر بالکل نہیں ہے جسقدر روساء انکے تابع بتحت سرکار انگریزی خود اختیار ہیں اون سے زیادہ سردار لوگ ریاستوں میں خود اختیاری بلکہ خود سری کرتے ہیں ایسے سردار کم ہیں جو اپنی سرحد ریاست کو سرشتہ الپولیس کے اہلکار کو اپنے علاقہ میں ہوکر حیثیت مسافرانہ کے سوائے اور کسیطرح آنے دیتے ہیں یا عندالطلب ریاست کیفیت مالات نقشہ جات وغیرہ بھیجیں یا دیوانی فوجداری میں رئیس کے حکم کی تعمیل کریں پس ملک کی خوش انتظامی کیواسطے سرکار انگریزی اور رعایا کے درمیان جو سلسلہ ہونا چاہیئے اوس کا ایک جز مفقود ہے۔

اس خود اختیاری کو سرداران بطریق بیجا استعمال کرتے ہیں اکثر رئیس بھی نا شکروں کو اپنی پناہ میں رکھتے ہیں اور بالعوض اون سے اوقات ضرورت پر مدد لیتے ہیں ہر طرح کے ظلم و تعدی سے تجارت میں زوال آگیا ہے اور کاشتکار اور غریب آدمی مبتلائے مصیبت ہیں۔

اس خراب حالت پر بھی بعض رئیس ایسے ہیں کہ ریاست کی اصلاح چاہتے ہیں مگر سرداروں کے خلاف مرضی کے سبب اپنے ارادہ کو اجرا نہیں کر سکتے۔

مثل دیگر ممالک ہندوستان کے راجپوتانہ مین بہی روسا اور اونکے ماتحت سردارن
کے روابط باہمی روز بروز دشوارتر اور زیادہ پیچدار ہوتے جاتے ہین اور
عنقریب اون سے ایسے فتور پیدا ہونگے کہ سرکار کو اون کے انسداد کے واسطے
مداخلت کرنی ضرور ہوگی۔

بیرونی دشمنون کے یکایک حملہ آور ہونیکا خوف جس سے ہر فریق مجبور باہم رضامند رہا
کرتا تہا رفع ہوگیا اور بہ پابندی قواعد انگریزی جسطرح سابقاً سردار اپنے آقا
سے بوجہہ ظلم وتعدی ناراض ہوکر دوسرے رئیس کی اطاعت کرلیتے تہے اب نہین
کرسکتے۔ الغرض انگریزی عملداری سے پیشتر ضعیف حکومت کا قایم رہنا غیر ممکن
تہا جو رئیس اپنے سردارون کو مغلوب ومطیع نہین رکہہ سکتا تہا وہ گدی پہ قایم
نہین رہ سکتا تہا مگر اب یہہ حال نہین ہے رئیسون کی حکومت مین ضعف آگیا ہے
جس سختی وزبردستی سے وے حکومت قایم کرتے تہے اگر اب کرین راج سے بیدخل
ہوجاوین اور اون مین سے کسی نے بجاے آلات مجادلہ ومحاربہ کے کہ سابقاً مغلوب
ومطیع کرنے کے ذریعے تہے باقاعدہ وباضابطہ عدالتین جو اس زمانہ مین وہی کام
دے سکین مقرر نہین کی ہین۔

راجپوتانہ کی اکثر ریاستون کا انتظام سابق سے بہت نرم ہے مگر سابق مین اونکے
مقابلہ مین کوئی غیر ملک کی سرکار ایسی نہ تہی جسمین ہر متنفس رعایا کے حقوق پر ایسا
لحاظ ہوتا ہے کہ اگر ویسا ہندوستانی ریاست مین کیا جاوے تو رئیس اور اوسکے
رعایا کے درمیان انقلاب عظیم پیدا ہوجاوے رعایا انگریزی کی آزادی کا نمونہ
ریاستون کی رعایا کے دلون مین بہی آزادی وخود اختیاری کا جوش پیدا کرتا ہے

خرچ راج سے ادا ہوتا رہے۔

اول بجز ایرن پورہ کے کل دفتر واقع علاقہ انگریزی کرایہ کے مکانون مین مقرر ہوئے تھے اگست سنہ ۱۸۶۶ع مین اجمیر مین [illegible] کے خرچ سے مکان تیار ہوا اور اکتوبر مین بمقام جے پور بصرف [illegible] راجپوتانہ کے لاین پر ہندوستان و یورپ کا तार بھی لگا ہوا ہے اور اوسکے ذریعہ سے کلکتہ یورپ سے ملا ہے اسواسطے اوس پر بڑی خبرین جایا کرتی ہین۔ यूरोप

اس سررشتہ مین سنہ ۱۸۶۷-۶۸ع مین حسب تفصیل ذیل عملہ تہا۔ टेलिग्राफ

دوم سب انسپکٹر	چہارم اسسٹنٹ	سیوم اسسٹنٹ	دوم اسسٹنٹ
یک	یک	یک	یک

سिगनेलर

مہتر	بہشتی	چپراسی	شتر سوار	سگنلر	دوم ٹیلیگراف ماسٹر
للعہ	للعہ	صہ	عہ	معہ	للعہ

مگر اوسوقت سے بوجہہ زیادہ ہونے کئی دفترون کے عملہ بہی زیادہ ہوگیا ہے ایک لاین تار کی جے پور سے ٹونک کوٹہ جہالراپاٹن ہوکر نیمچ واقع وسط ہند مین شامل کیجاوے تو بہتر ہے کیونکہ ٹونک و جہالراپاٹن و کوٹہ مین تجارت بہت ہے یقین ہے کہ آمدنی بہی زیادہ ہوگی اور باشندگان ملک کو بہت فائدہ پہونچے گا۔

چودہوین فصل

راجپوتانہ کے خود اختیار رئیسون اور اونکے ماتحت امراء و سرداران کے تعلقات باہمی کی نسبت حکام کی رائے

رائے کرنل کیٹنگ صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل حسب رپورٹ ۱۸۶۷-۶۸ع कीटिंग

آگرہ سے مدار تک مع شاخ اجمیر ونصیر آباد کے کل ۴۸۶ میل کے فاصلہ مین تار لگایا گیا मदार
ہے - ۱۸۶۶ء مین آگرہ سے ڈیسہ تک اونہین لٹھون پر دوسرا تار لگانا تجویز ہوا کہ
اسکا کام جنوری ۱۸۶۷ء مین شروع ہوا اور تہوڑے عرصہ مین تیار ہو گیا مگر شاخ اجمیر
ونصیر آباد پر صرف ایک تار رکہا گیا -

اول تیار ہونے پر مقامات مفصلہ ذیل مین دفتر مقرر ہوئے تہے - بہرت پور فروری
۱۸۶۴ء - جے پور - اپریل ۱۸۶۴ء - اجمیر جون ۱۸۶۴ء - ایرن پورہ نومبر ۱۸۶۴ء
بیاور دسمبر ۱۸۶۴ء - نصیر آباد اپریل ۱۸۶۵ء -

اگست ۱۸۶۵ء مین بیاور کا دفتر اور مارچ ۱۸۶۶ء مین بہرت پور کا اس سبب سے
کہ آمدنی خرچ کیواسطے کافی نہوئی بند ہو گئی اور اسیطرح جولائی ۱۸۶۵ء مین ایرن پورہ
کا دفتر بند ہو گیا تہا مگر فروری ۱۸۶۶ء مین پہر جاری ہوا صرف چار دفتر رہگئے دسمبر ۱۸۶۶ء
مین ایرن پورہ کے دفتر کو اس شرط پر کہ راج مارواڑ سے مکان ملے پالی مین لیجانیکی
تجویز ہوئی سبب یہہ کہ پالی مین تجارت بہت ہے اور اجمیر سے ۱۰۶ میل اور ڈیسہ سے
۱۳۸ میل ہے اور ایرن پورہ اجمیر سے ۱۵۵ میل اور ڈیسہ سے ۹۸ میل ہے قریب
وسط لین مین واقع ہونے سے مقام پالی طرفین کیواسطے برابر مفید متصور ہوا ۱۸۶۶ء
مین گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کوہ آبو پر جہان صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر رہتے
ہین ایک دفتر کہولا جاوے اور اگرچہ یہہ بہی لکہا گیا کہ آبو سے صرف چہہ میل کے فاصلہ
پر ہوکر لاین گذری ہے زیادہ خرچ نہوگا تاہم منظور نہوا مگر پہر جب کثرت کار و باعث ضروریات
بخوبی نمایان ہوئین تب آبو پر علیحدہ دفتر تار برقی مقرر کیا گیا اسیطرح بہرت پور مین
دفتر تار برقی از سر نو اس شرط پر مقرر رہا کہ اوسکی آمدنی راج مین جمع ہوا کرے اور

سپرنٹنڈنٹ جنرل صاحب لکھتے ہین کہ کل شفاخانجات سے نقشہ جات بروقت پہونچتے رہتے ہین اور ۱۸۶۶-۶۷ء مین اکتالیس اسپتالون کا خود ہمنے ملاحظہ کیا ہے۔

ویکسینیشن یعنی سیتلا کے ٹیکا لگانے کا عمل ایسا پسندیدہ عوام ہے کہ ۱۸۶۶-۶۷ء مین صرف ۱۴۹۰ روپیہ ۹ آنہ ۴ پائی کے خرچ سے پچاسی ہزار پانسو نو بچون کے ٹیکا لگایا گیا ہے سپرنٹنڈنٹ جنرل صاحب بہادر لکھتے ہین کہ باوجودیکہ چند قباحتین ابتک عیان ہین تاہم سابق کی نسبت اب بہت ترقی ہے مگر یہہ بخوبی ثابت ہے کہ عملہ موجودہ سے جسقدر ممکن تہی تعداد اعمال انتہائی درجہ کو پہونچ گئی ہے یاد رکہنا چاہیئے کہ راجپوتانہ مین ویکسینیشن کا علیحدہ شعبہ نہین ہے جو کام ہوتا ہے شفاخانجات کی معرفت کیا جاتا ہے۔

الور بہرتپور جےپور جودہپور کی ریاستون مین ویکسینیشن سب سے زیادہ ہے اور علاوہ بعض ریاست مثل کشنگڈہ ڈونگرپور جیسلمیر کے جنمین کوئی ویکسینیٹر نہین کہا جاتا باڑوتی کی ریاستون مین بہی ویکسینیشن کا عملہ بہت قلت سے ہے۔

تیرہوین فصل

تار برقی

۱۸۶۰-۶۱ء مین آگرہ سے ڈیسہ تک تار برقی کا لگانا منظور ہوا تہا مگر بوجہہ عدم بہمرسی مصالحہ عرصہ تک کام جاری نہو سکا فروری ۱۸۶۴ء مین آگرہ سے بہرتپور تک تیار ہوا اور جون مین بہرتپور سے جےپور ہوکر اجمیر تک اور ستمبر مین اجمیر سے ڈیسہ تک ختم ہوگیا۔

لٹّہی جو بہت مضبوط ہین ایک میل مین ۱۹ عدد نصب کئے گئے ہین اور تار اول قسم کا ہے

نام ضلع یا ریاست	تعداد شفاخانجات سنہ ۱۸۶۵-۶۶ء	تعداد شفاخانجات سنہ ۱۸۷۶-۷۷ء	بیشی	کمی
ٹونک	۱	۲	۱	۰
دیولی	۱	۱	۰	۰
پرتابگڈھ	۰	۱	۱	۰
سیکر	۰	۱	۱	۰
سروہی	۰	۲	۲	۰
اندرگڈھ	۰	۱	۱	۰
دہولپور	۰	۴	۴	۰
بانسواڑہ	۰	۱	۱	۰
بیکانیر	۰	۲	۲	۰
آبو	۰	۱	۱	۰
انادرہ	۰	۱	۱	۰
کہیرواڑہ	۰	۱	۱	۰
سانبہر	۰	۱	۱	۰
شاہ پورہ	۰	۱	۱	۰
شترتعمیت	۰	۱	۱	۰
	۳۶	۷۳	۳۸	۱

ان سب شفاخانجات مین علاج کثرت سے ہوتا ہے علی الخصوص جہان نیٹو ڈاکٹر عمل جراحی اچہی طرح کرتے ہین گردنواح سے دور دور کے لوگ معالجہ کے واسطے آتے ہین

بارھوین فصل

سررشتہ حفظان صحت

راجپوتانہ مین ۶۶-۱۸۶۵ع سے ۷۶-۱۸۷۵ع تک عرصہ دس سال مین شفاخانجات کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی ہے اور علاج انگریزی ہر شفاخانہ مین زمانہ اول کی نسبت اب کئی درجہ زیادہ ہو گیا ہے یہہ ڈاکٹر مور صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ جنرل شفاخانجات راجپوتانہ کی خوش لیاقتی اور محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ صاحب موصوف کی تصنیفات اول معالجہ امراض ہند دوم استعمال ادویات خانگی۔ نہایت عمدہ اور پسندیدہ کتابیں ہین کہ اون سے ہزارہا مخلوق کو فیض پہونچتا ہے۔

تعداد شفاخانجات ۶۶-۱۸۶۵ع و ۷۶-۱۸۷۵ع

نام ضلع یا ریاست	تعداد شفاخانجات ۶۶-۱۸۶۵ع	تعداد شفاخانجات ۷۶-۱۸۷۵ع	بیشی	کمی
بھرت پور	۱۰	۱۲	۲	۰
جے پور و کھیتری	۹	۱۹	۱۰	۰
اودے پور	۳	۳	۰	۰
مارواڑ	۳	۷	۴	۰
کرولی	۲	۲	۰	۰
الور	۲	۵	۳	۰
کوٹہ	۲	۲	۰	۰
جھالاواڑ	۲	۱	۰	۱

ہر رئیس کی سلامی کی اوسی تعداد معینہ سے توپین چلا کرتی تہین اب سلامی ریاست کی علیحدہ مقرر کی گئی ہے اور جو رئیس صاحب لیاقت و خوش اطوار اور سرکار انگریزی کے خیر خواہ ہین اونکی ذاتی سلامی ریاست کی سلامی سے زیادہ کی گئی ہے اسطرح بموجب گورنمنٹ گزٹ مطبوعہ یکم جنوری ۱۸۶۸ء ریاست اور رئیسون کی سلامی حسب شرح ذیل مقرر ہوئی ہے۔

اودے پور		جے پور	
مہارانا سجن سنگہ صاحب بہادر	راج اودے پور	مہاراجہ رام سنگہ صاحب بہادر	راج جیپور
لہعہ	لعہ	لہعہ	معہ

جودہ پور		بہرت پور
مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب بہادر	راج جودہپور	
لعہ	معہ	معہ

کشن گڈہ		ٹونک	
مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب بہادر	راج کشنگڈہ	نواب محمد ابراہیم خان صاحب بہادر	ریاست ٹونک
معہ	صہ	معہ	لہعہ

بیکانیر	بوندی	قرولی	کوٹہ
معہ	معہ	معہ	معہ
الور	دہولپور	جیسلمیر	جہالاواڑ
صہ	صہ	صہ	صہ
سروہی	بانسواڑہ	ڈونگرپور	پرتاب گڈہ
صہ	لہعہ	صہ	صہ

वपर ककरा

راو ٹھاکر لل راوت برار میر ایلہ - امرا راوت گگرہ میرواڑہ -

راے بشن سروپ صاحب انسپکٹر پولیس اجمیر - شیخ بھاندل صاحب اونریری مجسٹریٹ اجمیر -
کنور جھباری چکھن لال صاحب حاکم مال وخزانہ میواڑ - مہتا پنالال صاحب نائب وزیر میواڑ -
شیخ شمیرل صاحب اونریری مجسٹریٹ اجمیر -

سردار بہادر راے منشی امین چند صاحب جوڈیشیل اسسٹنٹ کمشنر اجمیر

देवार

ٹھاکر راوت ٹھاکر ہیرا پوار پرگنہ میرواڑہ -

خان بہادر شیخ اولاد حسین صاحب ساکن بہرسر علاقہ بھرت پور اسسٹنٹ کمشنر ممالک وسط ہند - میر حفیظ علی صاحب متولی درگاہ خواجہ صاحب اجمیر - میر نظام علی صاحب اونریری مجسٹریٹ -

कदून

خان محمد حسن خان ساکن جھتوان علاقہ اجمیر میرواڑہ -

شیخ المشائخ دیوان غیاث الدین سجادہ نشین درگاہ خواجہ صاحب اجمیر -

مہاراجہ صاحب قرولی نے بوجہ ثلث آمدنی و زیر باری ریاست جلسہ مین شریک ہونے سے عذر کیا تھا سرکار نے اونکو تاکید سے طلب فرمایا اور اونکی زیر باری پر لحاظ فرماکر جو روپیہ رئیس سابق نے ضرورت ایام قحط مین سرکار سے قرض لیا تھا اوسکا سود کر قریب چالیس پچاس ہزار روپیہ کے تھا معاف کر دیا -

سلامی

سابقًا ہر ایک رئیس کیواسطے باعتبار ریاست کے سلامی مقرر تھی اور ریاست کے

جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ فرمان رواے انگلستان و ہندوستان نے خطاب معظم قیصر ہند اختیار کیا اوسکے اعلان کے واسطے بتاریخ یکم جنوری ۱۸۷۷ء دہلی مین جلسہ عظیم الشان باجتماع کل روسا و امراء ہندوستان و اجلاس جناب نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر وایسراے و گورنر جنرل کشور ہند منعقد ہوا اوسمین راجپوتانہ کے عنقریب کل رئیس شامل ہوئے تہے منجملہ اون کے روسا مفصلہ ذیل کو خطاب و لقب مندرجہ ذیل عطا ہوئے۔

مشیر قیصر ہند — مہاراجہ سوائی رام سنگہ صاحب بہادر والی جیپور۔ مہاراو راجہ رام سنگہ صاحب بہادر والی بوندی۔

ستارہ ہند درجہ اول — مہاراجہ سوائی جسونت سنگہ صاحب بہادر بہادر جنگ والی بہرتپور مہاراو راجہ صاحب والی بوندی۔

راجہ — ٹہاکر راو ہو سنگہ صاحب ساور علاقہ اجمیر۔ ٹہاکر پرتاب سنگہ صاحب پیسانگن علاقہ اجمیر

راو بہادر — راو بخت سنگہ صاحب بیدلہ بابت سنگہ صاحب ٹہاکر پوکرن

راے بہادر — ٹہاکر منگل سنگہ صاحب بہادر پنچسر دار راج الور۔ پنڈت روپ نارائن صاحب پنچسر دار راج الور۔

راو صاحب — ٹہاکر بہادر سنگہ صاحب مسودہ۔ ٹہاکر ہری سنگہ صاحب دیولیہ۔ ٹہاکر کلیان سنگہ صاحب جونیان ٹہاکر راو ہو سنگہ صاحب کہروہ ٹہاکر رنجیت سنگہ صاحب باندن واڑہ۔

یہہ سب علاقہ اجمیر مین ہین

کلکتہ تشریف لاکر استقبال میں شریک ہوئے تھے ۔ بعد ازاں اثنا سیر ہندوستان میں جناب ممدوح المناقب نے بہت ہی دور دور تک ولایت کی سیر کی ۔ ترائی کے [illegible] کے راجہ اور راؤ کے جنگلوں میں شکار کئے جس سے ان کی طبیعت نہایت محظوظ ہوئی اور دونوں رئیسوں نے اظہار محبت کی اور خوب مہمانداری کی ۔

شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر

اہل اودھ پر یہ شرف ہوا کہ جناب معلی القاب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر نے بمقام لکھنؤ قدم رنجہ فرما کر اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرزمین ہند کو شرف بخشا اور سوقت مہاراجہ صاحب بہادر گوالیار و دیگر رؤسا ہندوستان جو تعداد میں تیس کے قریب تھے شریک استقبال ہوئے تھے اور بعد ازاں ان کے قریب گنگا میں رونق افروز ہوئے تب مہاراجہ صاحب بے پور [illegible] وقت [illegible] ستارہ ہند موجود تھے ۔ جنوری سنہ [illegible] میں راجپوتانہ کے دیگر رئیس کہ کوئی بیس کے قریب تھے وہاں کے استقبال میں شامل ہوئے بعد ازاں شہزادہ صاحب بہادر بہت ہی [illegible] جے پور میں تشریف فرما ہوئے جے پور میں مہاراجہ صاحب نے [illegible] مہمانداری کی ۔ شہزادہ صاحب اور رئیسوں کی ملاقاتوں میں [illegible] ادب و تعظیم اور دلی خیر خواہی جناب [illegible] سے ظاہر ہوئی جس سے شہزادہ صاحب نہایت خوش ہوئے [illegible] الحمد [illegible] ۔

گیارہویں فصل

جلسہ اعلان خطاب ستارۂ قیصر ہند

باجلاس جناب نواب لارڈ لٹن صاحب بہادر وائسرائے و گورنر جنرل کشور ہند

اس سے آگاہی ہوئی کہ حکام انگریزی براہ انصاف و اہلیت کسیکو تکلیف و اذیت
پہنچانا ناگوارا نہین کرتے ہین لارڈ کیننگ صاحب نے اسناد عطاے استحقاق متبنیٰ دیگر
روسا و راجپوتانہ کو سرکار کا خیرخواہ مطلق کردیا اور ایسا امن ہوگیا کہ شاید کبھی فوجون
چھاونی مقرر کرنے سے بھی نہوتا رئیس اور اونکی رعایا کل خیرخواہ سرکار ہین۔
ا انگریز تن تنہا کل ملک مین پہر سکتا ہے ہر جگہہ اوسکی خاطر و تعظیم ہوگی۔
انقضاء مدت چالیس سال کا یہہ فرق ہر صورت سے نمایان ہے اوس زمانہ مین کل
اجپوتانہ مین صرف چند مدارس تھے اب بکثرت ہین کہ انگریزی و دیسی زبانین
پڑہائی جاتی ہین۔ اوسوقت ڈاکٹرون کا علاج صرف فوج کے اسپتالون مین ہوتا
تھا اب کل ملک مین شفاخانہ جات ہین اور ہزارون آدمیون کا علاج ہوتا ہے
الغرض بخوبی ثابت ہے کہ ہندوستانیون اور صاحبان انگریزون کے درمیان
سبت زیادہ ہوگی اگرچہ ایک فریق کے نقص بھی دوسرے پر ظاہر ہون گے
خوبیون کی قدردانی طرفین سے زیادہ ہوگی البتہ باشندگان راجپوتانہ مین دیگر
ہندوستانیون کی نسبت تعصب بہت کم ہے۔

دسوین فصل

تشریف آوری شہزادہ صاحبان والاتبار

شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب بہادر

اخیر ۱۸۶۹ع مین جناب فیض مآب شہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب بہادر ہندوستان
مین رونق بخش ہوئے تب مہاراجہ صاحبان جےپور و بھرتپور والور و دہولپور

ٹہاکران و زنانہ و مدرسہ فنون اوس ترقی و تہذیب کے ثبوت ہین جو لارڈ ولیئم ٹینکس صاحب کے زمانہ مین مطلق نہ تہین اور مہاراجہ رام سنگہ صاحب کی سخاوت و دریا دلی کے مجسم دفتر ہین۔

کشن گڈہ کی چہوٹی سی ریاست مین بہی بہت فرق نظر آیا مہاراجہ صاحب ایسے دولتمند نہین ہین کہ اپنے علاقہ مین سڑک تعمیر کراوین اس سبب سے اونکے علاقہ مین سرکار انگریزی تعمیر کراتی ہے مگر کرنل ڈکسن صاحب کی حسن تدبیری ضلع اجمیر کی نقل کرکے مہاراجہ صاحب نے تالاب بنوائے ہین کہ رعایا کو فائدہ ہوا اور ریاست کی آمدنی مین اضافہ ہوا۔ اور اونکو دیکہکر علاقہ جے پور کے ٹہاکران کو بہی ویسے ہی تالاب بنوانے کی رغبت ہوئی۔

مگر لارڈ ولیم ٹینگس صاحب کے بعد راجپوتانہ مین سب سے زیادہ تبدیل یہہ ہوا ہے کہ اوس زمانہ مین لوگون کو حکام انگریزی سے تعصب بہت تہا اپنے رئیسون کو بہت زبردست سمجہتے تہے حکام انگریزی اونکے ساتہہ اخلاق و مہربانی سے پیش آتی تہی اوسکو وے سلطنت انگریزی کے ضعف کی دلیل سمجہتے تہے کسی حاکم کی تعظیم و تکریم نہوتی تہی اور نہ کسی کو چوری و غارتگری سے امن تہا حتی کہ ہر ایک کو اپنی حفاظت کے واسطے سپاہ رکہنی پڑتی تہی اور شہرون اور قصبون مین کوئی انگریز جاتا تو اوسکے ساتہہ مذاق و گستاخی کیا کرتے تہے مفسدہ ۱۸۵۷ع تک کم و بیش سب جگہہ یہی کیفیت تہی۔

غدر مین سرکار کی طاقت و استقلال کا امتحان ہو جانے سے کل راجپوتانہ کو اونکا یقین آگیا اور انگریزی فوجین متواتر اوس ملک مین گذرین اور کسیکو تکلیف و اذیت نہ پہونچا

مین بہت بیل مر گئے اور باقی بیلون کے کندہے لہولہان ہوگئے اور آمد رفت مین قریب تین مہینے صرف ہوئے دربار مین عنقریب اونہین ریاستون کے رئیس شریک ہوسکے تہے جنکے اس دربار مین ہوئے ہین مگر بجز مہاراجہ صاحب والی بوندی کل رئیسون کے بزرگ تہے - مہاراجہ موصوف کہ اوس زمانہ مین نوجوان تہے اوس دربار مین شریک تہے فقط وہی ایک ہین جنکو اوس زمانہ کی کیفیت کسیقدر یاد ہوگی اور جنکے ذہن مین زمانہ کا تغیر حال بخوبی آسکتا ہے -

اوس زمانہ مین رئیسون کا آپسمین ملنا تو غیر ممکن تہا اگر گورنر جنرل صاحب سے بہی تکلفات کے بغیر ملاقات نہوتی تہی اور نہ دربار عام مین رئیسون کا جمع ہونا ممکن تہا - پس اگر نوابصاحب موصوف اجتماع کلی مین جہان بمقابلہ تخلیہ کی مختصر گفتگو کی تقریر عام بہت اثر پذیر ہوتی ہے - مخاطب ہونا چاہتے تو ہرگز نہین ہوسکتا مجبور اسکی کچہہ تدبیر نکلی گئی اور تشریف آوری اونکی صرف بطور اظہار تجمل شاہانہ ہوئی کوئی امر مفید خلایق اوس سے پیدا نہوا -

اس مرتبہ نواب ویسراے صاحب اول ہی بہرت پور کے شایستہ و آراستہ راج مین جسکے اطراف مین سڑکین ہین داخل ہوئے وہان سے گاڑیون مین اس آسانی و تیزی سے چلے کہ ایک روز مین ۱۱۲ میل طے کرکے رونق بخش جےپور ہوئے جیپور مین مہاراجہ صاحب نے بطور یادگار تشریف آوری نواب ویسراے گورنر جنرل صاحب بہادر تعمیر اسپتال تجویز کی کہ نواب صاحب نے اوسکی بنیاد رکہی اور اونکے نام سے میو اسپتال نامزد ہوا -

بازار و کوچہ جن کا فرش سنگین اور پختہ سڑک وسیع و خوشنما جیلخانہ عمدہ کالج و مدرسہ جات

نام ریاست	تعداد کل چندہ	نواب گورنر جنرل صاحب نے معاف کیا	باقیماندہ	کیفیت
				پولیٹکل ایجنٹ تھا ؛
دہولپور	صعلعہ سہ؍؍	۔	صعلعہ سہ؍؍	۔
ٹونک	صعلعہ سہ؍؍	عہ سہ؍؍	صعہ سہ؍؍	۔
سروہی	صمہ سہ؍؍	۔	صمہ سہ؍؍	۔
ڈونگرپور	عہ سہ؍؍	۔	عہ سہ؍؍	۔
بانسواڑہ	صمہ سہ؍؍	۔	صمہ سہ؍؍	۔
پرتاب گڈہ	عہ سہ؍؍	۔	عہ سہ؍؍	۔
میزان	معہ لکھہ سہ؍؍	للعہ سہ؍؍	ے لکھہ للعہ سہ؍؍	۔

یہہ روپیہ تعمیر و تقرر کالج کیواسطے سرمایہ وافر ہے اسکے علاوہ اور روپیہ بہی آیا ہے مگر طالبعلمون کے ذمہ سواے مصارف ذاتی مثل تنخواہ ملازمان ہمراہی و خوراک اسپان سواری اور کچہہ خرچ نہوگا۔

دونون دربارون کے زمانون کا اختلاف

سنہ ۱۸۳۲ء سے جب لارڈ ولیم بٹینگس صاحب بہادر گورنر جنرل رونق افروز اجمیر ہوئے تھے راجپوتانہ مین بڑہی ترقی ہوئی ہے اوس زمانہ مین نوابصاحب ممدوح مع لشکر عظیم و فوج و ہاتہی و پالکی وغیرہ اور گاڑیون کے بغیر دس دس بارہ بارہ میل کی منزلین طے کرکے تشریف لاے تھے اسباب چہکڑون مین آیا تھا جےپور کے ریگستان

نواب گورنر جنرل صاحب کی نصیحت نے رئیسوں پر ایسا اثر پیدا کیا کہ نوجوان و ہوشیار مہارانا صاحب والی میواڑ نے واسطے تقرر مدرسہ مین لاکھہ روپیہ دینے کا اقرار کیا اور او [illegible] دیگر روساؤں نے حسب تفصیل ذیل چندہ دیا اور اس مدرسہ کا اسوجہہ سے کہ لارڈ میو صاحب کی مربیانہ توجہہ سے مقرر ہوا ہے میو کالج نام رکہا گیا۔

فرد چندہ مصارف میو کالج واقع اجمیر

کیفیت	باقی ماندہ	نواب گورنر جنرل صاحب نے معاف کیا	تعداد کلی چندہ	نام ریاست
.	یک لکھہ	.	یک لکھہ	میواڑ یعنی اودیپور
.	یک لکھہ [illegible]	.	یک لکھہ [illegible]	جے پور
.	یک لکھہ	.	یک لکھہ	جودہ پور
بلحاظ قلت آمدنی ریاست معاف ہوا	[illegible]	[illegible]	یک لکھہ	بیکانیر
.	[illegible]	.	[illegible]	بوندی
.	[illegible]	.	[illegible]	کوٹہ
.	[illegible]	.	[illegible]	بہرتپور
.	[illegible]	.	[illegible]	کشن گڈہ
.	[illegible]	.	[illegible]	قرولی
[illegible]	[illegible]	.	[illegible]	جہالاواڑہ
[illegible]		[illegible]	[illegible]	الور

جناب نواب صاحب سے تخلیہ کی ملاقاتین کین اور دوسرے روز خیمہ گورنری مین
کہ آگرہ سے طلب کیا گیا تہا دربار عام ہوا- نواب ویسرائے صاحب بہادر نے روسائے
موجودین سے مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ جسطرح ظل حمایت سرکار انگریزی مین آپکے
قدیم حقوق و فوائد وممالک محفوظ و مامون ہین اوسیطرح آپکو بہی لازم ہے کہ اپنی رعایا
و ماتحتون کے حقوق و فوائد کو ملحوظ و محفوظ رکہین اور اپنے اپنے ملک مین رعایا کی
عافیت و بہبودی مین ساعی ہون- بعد ازان ایک تجویز مرکوزہ خاطر اشرف یعنی
تقرر مدرسے کہ اخلاف امرا و روسا کی تربیت کے لائق ہوا ور اوسکے ذریعہ سے
اونکو اپنے فرایض منصبی آیندہ کی انجام دہی کی قابلیت حاصل ہو مطلع کیا اور اخیر
مین فرمایا کہ سرکار کی یہہ صلاح سراپا فائدہ روسا کے واسطے اور اپنی غرض سے
بالکل خالی ہے کیونکہ سال بسال ہندوستان و انگلستان کے درمیان رابطہ یگانگت
مستحکم تر ہوتا جاتا ہے- پس اون لوگون کو کہ جنکے ذمہ انتظام اور حکمرانی ملک کی خدمت ہے
لازم ہے کہ بمقتضاء ترقی زمانہ کی تحصیل علم و تہذیب اخلاق مین ترقی کرین-

اس دربار کے باحسن الوجوہ سرانجام پانے مین صرف مہاراجہ صاحب والی جودہپور
کی تکرار سے کہ اونہون نے مہارانا صاحب اودے پور سے فروتر بیٹہنے مین انکار
کیا کسیقدر خلل واقع ہوا تاہم نواب گورنر جنرل صاحب کی یہان تشریف آوری سے
حکام انگریزی اور راجگان راجپوتانہ کے درمیان سے پردہ مغایرت بہت
اوٹہہ گیا ہے-

سہ پہر کو نواب صاحب بہادر نے رئیسون سے بازدید کی ملاقات کی اور بعد ملاحظہ
بہاونی نصیر آباد کی ۲۵- اکتوبر کو اجمیر سے معاودت فرمائی-

نوین فصل

دربار نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند

راجپوتانہ کی دار الحکومت یعنی اجمیر مین نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کے دو دربار ہوئے۔ اول لارڈ ولیم بنٹنکس صاحب بہادر کا بتاریخ ۱۷۔ جنوری ۱۸۳۲ء ہوا تھا۔ دوسرا لارڈ میو صاحب بہادر کا ۲۲۔ اکتوبر ۱۸۷۰ء دربار اول کی کیفیت کسی کاغذ سے مفصل معلوم نہین ہوتی ہے۔ صرف اسقدر دریافت ہوا ہے کہ مہارانا صاحب والی میواڑ اور چند دیگر رئیس تشریف لائے تھے اور مہاراجہ مان سنگھ صاحب والی مارواڑ نے حیلتا شریک دربار ہونے سے کنارہ کیا تھا اور اون پر سرکار کا عتاب ہوا تھا۔

دوسرے دربار کا حال جو ہے ذیل مین لکھا جاتا ہے۔

دربار لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند

۲۲۔ اکتوبر ۱۸۷۰ء کو نواب مستطاب معلی القاب لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند نے بمقام اجمیر دربار کیا اوسمین مہارانا صاحب بہادر والی اودے پور و مہاراجہ صاحبان والی جودھپور و بوندی و کوٹہ و جہالاواڑ و نواب ٹونک و راجہ صاحب والی شاہپورہ شامل ہوئے۔

بہرتپور و جے پور مین رونق بخش ہوکر اور جھیل سانبھر کا ملاحظہ فرما کر نواب صاحب نے ۲۰۔ اکتوبر کو اجمیر مین قدم رنجہ فرمایا گہاٹہ تک سب روساء عظیم الشان نے ... ٹہی رزیڈنسی تک ساتھ گئے ۲۱۔ تاریخ روساء معروف

नरायना	۲۲	نرائنہ	वसई	۱۵	بسی
साली	۲۳	سالی	कानोता	۱۶	کانوتہ
तिलोनिया	۲۴	تلونیہ	सांगनेर	۱۷	سانگانیر
किशनगढ	۲۵	کشن گڈہ	जैपुर	۱۸	جےپور
नंदपुर	۲۶	نندپور	ढांकया	۱۹	ڈہاکیہ
अजमेर	۲۷	اجمیر	असलपुर	۲۰	اسل پور
नसीराबाद	۲۸	نصیرآباد	फुलेरा	۲۱	پھولیرہ
					پھولیرہ
			सांभर	۲۲	سانبھر
					پھولیرہ

ضلع دہلی

अजेराका	۹	اجیرہ کا	दिहली	۱	دہلی
खेरथल	۱۰	کہیرتہل	पालम	۲	پالم
बरवाड़ा	۱۱	برواڑہ	गुरगांवा	۳	گوڑگانوہ
अलवर	۱۲	الور	गढ़ीहरसरू	۴	گڈہی ہرسرو
मालाखेड़ा	۱۳	مالاکہیڑہ	जाटोली	۵	جاٹولی
राजगढ़	۱۴	راجگڈہ	खलीलपुर	۶	خلیل پور
बसवा	۱۵	بسوہ	रेवाड़ी	۷	ریواڑی
बांदीकुई	۱۶	باندی کوئی سٹیشن اتصال	बावल	۸	باول

سنہ ۱۸۷۴ء مین جب ریل کی آمد رفت جاری ہو گئی سٹیشنون اور سڑکون کی حفاظت و انتظام کے واسطے تقرر پولیس ضرور متصور ہو کر مسٹر وائٹ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے۔ वेट

سنہ ۱۸۷۵ء تک صاحب نے سڑک ریل کے علاقہ مین علاوہ خدمات پولیس بطور مجسٹریٹ و جج عدالت خفیفہ بہی کام انجام دیا مگر بعد ازان حسب الحکم گورنمنٹ اختیارات مجسٹریٹی صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کو اپنے اپنے علاقہ کے اندر ہو گئے اور میجر لا صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوئے کہ بخوبی تمام انصرام کام کرتے ہین۔

اس ریل پر کرایہ مسافرون سے بحساب فاصلہ نہین لیا جاتا ہے مگر سٹیشنون کی تعداد سے اول درجہ کی گاڑی مین فی سٹیشن آٹھ آنہ دوم درجہ مین فی سٹیشن چار آنہ اور سیوم درجہ مین فی سٹیشن ڈیڑہ آنہ۔

اور ہر دو ضلع مین سٹیشن حسب تفصیل ذیل ہین۔

ضلع آگرہ

आगरा	۱	آگرہ	खेड़ली	۸	کہیڑلی
बिचपुरी	۲	بچپوری	बिवाई	۹	بوائی
अछनेरा	۳	اچھنیرہ	मंडावर	۱۰	منڈاور
इकरन	۴	اکرن	बांदी कुई	۱۱	باندی کوئی سٹیشن اتصال
भरतपुर	۵	بہرت پور	अरनू	۱۲	ارنو
हेलक	۶	ہیلک	दोसा	۱۳	دوسہ
नदबई	۷	ندبئی	जटवाड़ा	۱۴	جٹواڑہ

بمقدار کمی عرض سڑک کے گاڑیان اور سٹیشن وغیرہ تعمیرات بہی چہوٹی ہین - اس سے سرکار مین لاکہون روپیہ کی کفایت ہوئی ہے اور کسیطرح کا ہرج نہین ہے کیونکہ اگرچہ اس ریل کی گاڑیان عریض سڑک کی گاڑیون کی نسبت کم تیزی سے چلتی ہین اور بار نمین وسعت بہی کم ہوتی ہے تاہم سفر بہت جلد طے ہوجاتا ہے اور مسافر ومال وغیرہ جسقدر آتے ہین بآسایش وآسانی پہونچ جاتے ہین -

راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے انصرام کاروبار رشتہ کیواسطے دو ضلعون مین منقسم ہے
اول سڑک اعظم آگرہ سے اجمیر و نصیر آباد تک کہ ضلع آگرہ کہلاتا ہے -

बांदीकुई دوم اوسکی شاخ جو دہلی سے سٹیشن اتصال باندی کوئی پر اوسمین شامل ہوئی ہے ضلع دہلی کہلاتا ہے -

चकसाना راجپوتانہ مین سڑک اعظم بہرت پور سے گیارہ میل مشرق مین موضع چکسانہ کی سرحد مین

खजेराका اور شاخ دہلی سٹیشن اجیرہ کا واقع راج الور سے چند میل شمال مین داخل ہوئے ہین -

ہردو سڑکون کے اجرای کی تاریخین

ضلع آگرہ			ضلع دہلی		
آگرہ سے بہرت پور	۳۳ میل	۱۰ اکتوبر ۱۸۷۳ع	دہلی سے الور	۹۷ میل	۱۴ ستمبر ۱۸۷۴ع
بہرت پور سے دوسہ	۶۸ میل	۲۰ اپریل ۱۸۷۴ع	الور سے باندی کوئی	۳۶ میل	۷ دسمبر ۱۸۷۴ع
دوسہ سے جے پور	۳۸ میل	۱۲ اکتوبر ۱۸۷۴ع		۱۳۳	
جے پور سے سانبہر	۴۸.۰ میل	۱ مارچ ۱۸۷۵ع			
سانبہر سے اجمیر	۴۸.۰ میل	۱ اگست ۱۸۷۵ع			
اجمیر سے نصیر آباد	۱۴.۰ میل	۱۴ فروری ۱۸۷۶ع			
	۲۵۱ میل				

بدو ذہی خصوص والی جودہ پور نے اپنے بہائی ظالم سنگہ کو کہ بہت ذہین ہین مدرسہ مین بہیجکر دیگر رئیسون کے واسطے عمدہ نظیر پیدا کی اور تہوڑے عرصہ کے بعد مہاراج رانا بخت سنگہ صاحب والی جہالرا پاٹن مدرسہ مین داخل ہوئے قرولی کے خاندان سے ایک بہت ذی رتبہ سردار داخل ہونیوالا ہے اور مہارانا صاحب میواڑ نے ادخال مدرسہ کیواسطے اپنے چند ذی رتبہ سردارون کے نام لکھکر بہیجے ہین۔

آٹھوین فصل
سڑک ریل

راجپوتانہ مین ریل کی سڑک اول تو یہہ ہے جو بنام نہاد راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے مشہور ہے اور آگرہ و دہلی سے اجمیر و نصیر آباد تک تیار و جاری ہو گئی۔

دوسرے سیندہیہ سٹیٹ ریلوے کہ آگرہ سے گوالیار ہو کر ممالک مہاراجہ صاحب سیندہیہ کو تیار ہوتی ہے علاقہ راج دہولپور مین گذرنے سے راجپوتانہ مین داخل ہے۔

تیسرے راجپوتانہ ویسٹرن سٹیٹ ریلوے یعنی مغربی راجپوتانہ کی سرکاری ریل کہ اجمیر سے ایک طرف احمد آباد کو اور دوسری طرف نیمچ کو طیار ہوگی۔

چنانچہ سیندہیہ سٹیٹ ریلوے کا ٹہیکہ مسٹرس گلوہر صاحب و کمپنی کو ہو کر تیاری کا کام جاری ہو گیا ہے۔ اور ویسٹرن راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کی تیاری کی ہنوز تجویز در پیش ہے اسواسطے صرف راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کا جو جاری ہے حال لکھا جاتا ہے۔

یہہ سڑک نیرو گیج یعنی تنگ پیمانہ پر تیار ہوئی ہے یعنی اوسکا عرض ایسٹ انڈین و سندہ پنجاب و دہلی ریلوے وغیرہ ہندوستان کی اکثر سڑکون کے عرض سے کم ہے اور

صرف اوس حالت مین اور نہ بغیر اسکے ہم امید کر سکتے ہین کہ ہندوستانی رئیس اوس حد ت
کو پہونچ سکین جسمین وے اپنی رعایا کی عافیت و بہبودی و فارغ البالی کو فروغ دین
اور سرکار انگریزی کے وفادار مددگار ہون ۔

میجر والٹر صاحب کی اس رائے کو حکام بالا نے بتوجہ ملاحظہ کرکے پسند کیا اور

लाई मेयो

جب لارڈ میو صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل کشور ہند نے ۲۲ اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ع کو
بمقام اجمیر دربار فرمایا راجپوتانہ کے اکثر رئیسون کے اجتماع کو موقع غنیمت سمجھکر اس مدرسہ
کے مقرر کرنے کی تجویز فرمائی - رئیسون کی اطاعت ارشاد جناب نواب ویسرائے صاحب
اور شوق تحصیل علم و تکسیب فنون سے مبلغ چھہ لاکھہ اکیس ہزار روپیہ چندہ کا مدرسہ
مذکور کیواسطے جمع ہوگیا اور اسکے علاوہ اکثر رئیسون نے اپنی اپنی ریاست کے طالبعلمون
کی بود و باش کیواسطے مکانات تعمیر ہونیکا خرچ ادا کیا ۔

مگر اکثر موجبات اتفاقیہ سے جولائی سنہ ۱۸۷۳ع تک تعمیر مکان وغیرہ کا کچھہ بندوبست نہوا ۔

विलयम्स
इन्जिनियर
बोर्डिंगहौस

جب کرنل ولیمس صاحب انجنیر مقرر ہوئے تو اونکے اہتمام سے بورڈنگ ہوس یعنی مکانات
سکونت طلباء بہت جلد تیار ہونے لگے اور تیاری نقشہ و تخمینہ مکان کالج کی بھی تجویز
در پیش ہوئی ۔

सेंटजान
प्रिंसपल

شروع سنہ ۱۸۷۵ع میجر سینٹ جان صاحب بہادر آر آئی اس کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے
اور اونہون نے عملہ و مصارف کا بندوبست کرکے بتاریخ ۲۱ - اکتوبر سنہ ۱۸۷۵ع کار تعلیم
شروع کر دیا میجر جان صاحب کی خوش انتظامی سے یکم اپریل سنہ ۱۸۷۶ع کو کالج مین ۲۳ طالبعلم
ہوگئے مہاراو راجہ صاحب بہادر والی الور مدرسہ مین داخل ہوئے اونکی عمدہ نوشتخواندی
کالج کی نیکنامی ہوئی مہاراجہ صاحبان جےپور و جودھپور نے کالج کے اجراء مین بہت

ضرورت سے بہ تاکید و تقاضا ر تمام آگاہ کرنا پڑتا ہے - مگر جہان مثل بہرت پور کے گورنمنٹ رئیس نابالغ کی محافظ ہو وہان ہمکو لازم ہے کہ توہمات مذہبی یا اپنے ارادون کے بطرز مخالف سمجھے جانیکا مطلق خوف نکر کے رئیس کو مثل شریفون کے تربیت کامل دین -

مگر اس تدبیر کے عملدرامد مین ہمکو لازم ہے کہ سب سے پہلے ہندوستان مین کوئی مقام مثل ایٹون کے مقرر کرین - یعنی ایک وسیع کالج کہ اوسمین تعداد کثیر طلباء اور اونکے ہمراہیون کی بود و باش کیواسطے مکانات وافر ہون اور اعلے درجہ کی کامل تربیت یافتہ صاحبان انگریز کا عملہ اونکی تعلیم کے واسطے ہو یہہ لوگ صرف کتاب کے کیڑے نہون بلکہ ریاضت بیرونی اور سیر و شکار کے مشتاق و مشاق ہون اور اونکے تحت مین شریف خاندان کے تربیت یافتہ ہندوستانی مدرس ہون - طالبعلمون بلکہ اونکے محافظ یعنی اوستادون کو رئیس نابالغ کی ریاست کے خزانہ سے زر کثیر مصارف کیواسطے ملے اور ایام تعطیل ہندوستان کی سیاحی مین اور کبھی کبھی اپنے وطن کے جانے مین بسر ہوا کرین -

اکثر لوگ کہینگے کہ یہہ تجویز ناممکن التعمیل ہے - البتہ اسمین مشکلات تو بہت ہین مگر میری راے مین غیر ممکن نہین ہے - اگر ہماری یہہ خواہش ہو کہ ہندوستان کے رئیس اوس اعلے درجہ کو پہونچین کہ زمانہ کی روز افزون ترقی کے ہمرکاب رہین اور اونکو ہماری صفائی نیت کا یقین ہووے کہ ہم اونکے خاندانون کا ہمیشہ قایم رہنا اور اونکو سلطنت انگلستان کے امرا لیاقت شعار کرنا چاہتے ہین تو لازم بلکہ ضرور ہے کہ اونکی رسائی مین تعلیم و تربیت کے ایسے سامان بہم پہونچاوین جو ابتک اونکو حاصل نہین ہین

دیانت و علو حوصلگی کے خیالات و عقاید کو منقوش نہین کر سکتے ہین۔
حکام با اختیار وقت ان صاحبزادون کو بد طریقون اور نازیبا ترغیبون سے باز رکھنے
ہین خواہ کسیقدر کوشش کرین مقصود اوسکا تاوقتیکہ اونکو کسی مدت تک اونکے
مسکن خاص کے قریب ترین مقامات سے علیحدہ نہ رکھا جاوے حاصل ہونا غیر ممکن
- اس وجہہ سے کہ اونکے گرد بعض قریب روز پیدایش سے خوشامدی اور خود غرض
لوگ بکثرت حاضر رہتے ہین یہہ امید ہرگز نہین ہوسکتی ہے کہ عرصہ دراز کی نابالغی
ہین جو اونکی صحبت کا اثر ہوتا ہے وہ ایک شخص کی محنت اور کوشش سے رفع
ہوسکے۔

میری راے مین ابتک ہماری (یعنی سرکار انگریزی کی) طرف سے ماتحت رئیسون
کے ساتھہ اس فرض کے ادا کرنے مین کوشش کامل نہین ہوئی ہے۔ ہندوستان
کے ممالک انگریزی مین شایستگی اور تربیت یافتگی روز بروز ترقی پر ہین۔ بلکہ عام قاعدہ
ہے کہ غریب لوگون کے لڑکے رئیسون اور امیرون کے لڑکون سے کئی درجہ بہتر
تربیت پاتے ہین اگر یہی حال مدت تک رہا تو ہم اپنے رفقاے ہندوستان کی ریاستون
کو براے دوام مستقل رکھنے مین خواہ کسیقدر کوشش کرین جو نتیجہ کہ پیدا ہوگا اوس کا
پیشتر سے سمجھہ لینا کچھہ دشوار نہین ہے۔

البتہ جس طریقہ سے کہ امراے ہندوستان کو اعلے درجہ کی اور کامل تعلیم دیجاوے اوسکا
تحقیق کرنا سہل نہین ہے مگر میری راے مین وہ وقت آگیا ہے یا قریب آنیوالا ہے
کہ گورنمنٹ کو اس معاملہ پر توجہہ کرنی ضرور ہوگی۔
جہان کسی صاحبزادہ کے والدین حیات ہین وہان تو ہمکو صرف اوسکی تعلیم و تربیت کی

کوہ آبو پر ایک مدرسہ مقرر کیا تھا پیشتر اس مدرسہ کیواسطے چندہ آتا تہا مگر اب بند ہو گیا ہے اوس وقت سے گورنمنٹ بمبئی مدد کرتی ہے ایک کمیٹی افسران جسکے سرگروہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ اور صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری ہیں اس مدرسہ کا اہتمام کرتے ہی مکان مدرسہ کا باوصف اضافہ درمست کے سنہ ۱۸۶۵-۶۶ء مین کافی نہ تہا مگر دیگر اضافہ کی تجویز درپیش تہی اسی سبب سے سنہ ۱۸۶۶-۶۷ء مین متولہ طالبعلمون کی درخواست داخلہ نامنظور ہوئی - فی طالب علم لعہ ۱۲؍ ماہوار خرچ ہوتا ہے اس ملک کی گرانی اجناس اور کرایہ چڑہائی پہاڑ کو دیکہتے ہوئے یہ نرخ زیادہ نہین ہے -

وقت تقرر مدرسے سنہ ۱۸۶۶-۶۷ء تک ۲۷۶ طالب علم داخل ہوئے تہے - اور سنین مندرجہ ذیل مین طلبا حسب تفصیل ذیل تہے -

سنہ	طفل	لڑکیان	میزان
سنہ ۱۸۵۵ء	۱۴	۶	۲۰
سنہ ۱۸۵۶ء	۱۹	۲۶	۴۵
سنہ ۱۸۶۶-۶۷ء	۳۷	۲۷	۶۴

میو کالج اجمیر

میجر والٹر صاحب نے سنہ ۱۸۶۸-۶۹ء کی رپورٹ مین کہ محکمہ پولٹیکل ایجنسی بہرتپور سے لکہی تہی بعد اظہار حالات تحصیل علوم و تہذیب اخلاق و خوش کرداری و لیاقت شعاری مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرتپور کے تحریر کیا تہا کہ باوجودیکہ مہاراجہ صاحب کی تعلیم و تربیت اس کوشش و کثرت سے ہوئی تاہم بہت کچھ باقی رہگیا ہے بغیر اسکے کہ جسقدر اب کیجاتی ہے اوس سے کئی درجہ اعلےٰ تربیت نہ کیجاوے ہم روسا ملک کے صاحبزادون کے دلوبنہ

जती

برہمن اور جتیون پر محدود ہے اونمین سے زیادہ عالم سنسکرت پڑہاتے ہین اور مقصود اوسکا صرف مذہب و نجوم ہے مگر یہہ تعلیم صرف بڑے شہرون مین ہے قصبون مین کیہہ بہی نہین ہے اور جتی لوگ صرف ہندی پڑہنا لکہنا اور حساب سکہاتے ہین اس سبب سے برہمن لوگ صرف بعض شاستر جانتے ہین اور اقبال صرف حساب اور چٹہی لکہنا پڑہنا۔

یہہ کتب اکثر کشادہ چوبی تختون پر بافرش ہوتے ہین سفید تختی پر کوئلے کی سیاہی سے یا پٹی پر ریتا پہیلا کر لکڑی کی قلم سے لکہتے ہین۔ دولتمند ساہوکار مکان پر پڑہاتے ہین لیکن چٹہی لکہنے پڑہنے اور حساب سیکہنے کے سوائے اور کچہہ تحصیل نہین کرتے ان ساہوکارون کا انگریزی شہرون سے بہت تعلق ہے اکثر لوگ اون شہرون سے مدت دراز بعد آتے ہین اور لڑکے دوکانون پر چلے جاتے ہین اور تحصیل علم سے بے بہرہ رہجاتے ہین یہہ ساہوکار جنسے ترقی علم کی امید ہوسکے مارواڑ و بیکانیر و جیسلمیر کی ریاستون مین حاکمون کے ظلم اور تعدی سے بتدریج کم ہوتے جاتے ہین بمبئی و کلکتہ وغیرہ انگریزی شہرون مین بود و باش اختیار کرکے اپنے وطن کو کم معاودت کرتے ہین۔

ریاستون کے مدرسہ جات اور ترقی علوم کا حال ہر ریاست کی تاریخ مین مفصل درج ہوگا۔

لارنس سکول آبو

लारंस स्कूल
सर हिनरी मंट
गमरी लारंस

کرنل سر ہنری منٹگمری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجستان نے سنہ ۱۸۵۴ء مین اس غرض سے کہ گوری سپاہ متعینہ راجپوتانہ کے بچون کی بود و باش و تعلیم ہو اور وے سختی آب و ہوا سے محفوظ رہکر ہوشیار اور محنت شعار اور معتمد عیسائی ہوجاوین

شہر بھرت پور مین مہاراجہ صاحب کا بہت عمدہ کالج ہے کہ اوسمین انگریزی فارسی سنسکرت
و ہندی اعلےٰ درجہ تک پڑہائی جاتی ہے۔

وہان کے اکثر طالب علمون نے یونیورسٹی کلکتہ کا امتحان دیا ہے اور علوم اور فنون
کی بہت ترقی ہے مگر علاقہ راج مین ہنوز سلسلہ تربیت وتعلیم جیسا چاہیے جاری نہین
ہوا ہے گو چند دیگر شہر وقصبات مین بہی اچھے اچھے مدرسہ جات ہین۔

دیگر ریاستون کی دارالریاستون مین مدرسہ جات ہین کہین بنظر خوشنودی حکام انگریزی
اور کہین کسو مقتدر رئیس کے شوق وتوجہ سے بہی اور کہین بزمانہ نابالغی رئیس جب انتظام
ریاست باہتمام حکام انگریزی رہا ہے مقرر ہوئے ہین اور اونہین بسبب التفات رئیس ولیاقت
لیاقت مدرسون کی کم وبیش علم کی ترقی ہوئی ہے مگر قصبات ودیہات کے مدرسہ جات
اور سررشتہ تعلیم باہتمام علیحدہ افسر کے کسی ریاست مین نہین ہے۔ انکے سوا سے اکثر
شہرون اور قصبون مین باشندون کی طرف سے اونکے بچون کی تعلیم کے واسطے
ودیسی مکتب اور پٹشالہ بہت مقرر ہین مگر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

प्रिंसआफ वेल्स
وقت تشریف آوری شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر کے میرواڑہ کی پلٹن
آگرہ مین تہی وہان اوسکو بہترین مبصران فوج نے دیکھکر بیان کیا کہ قواعددانی اور
آراستگی مین ہرطرح نمبری ہندوستانی رجمنٹون کے برابر ہے - نواب ویسرا صاحب بہادر
کشورہند نے راجپوتانہ مین دورہ کیا تب سواران فوج ایرن پورہ نے اونکی ریل
गोरडन लोच
وہمراہی مین بہت نوکری کی کپتان گورڈون لوچ صاحب دوم کمانڈنٹ کے انتقال سے
اس فوج کا بہت نقصان ہوا ہے -
جس غرض سے ان فوجون کو خاص اقوام سے بہرتی کرنا مناسب سمجہا گیا تہا وہ بخوبی حاصل
ہوگئی ہے - اور اونکا اسی ویسی طریقہ سے ہمیشہ قایم رہنا نہایت مفید وکارآمد ہے -

ساتوین فصل

شرشتہ تعلیم

بجز اضلاع انگریزی اجمیر ومیرواڑہ اور بہرتپور والور کی ریاستون کے راجپوتانہ
کی کسی ریاست مین تعلیم کا باضابطہ شرشتہ نہین ہے شہر اجمیر مین ایک عمدہ کالج مثل آگرہ
डैरेकटर आफ़ पबलिक इन्स्ट्रकशन
وبریلی وبنارس کے کالجون کے وبہ تحت انتظام صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن
ممالک مغربی وشمالی کے ہے اور الور وبہرتپور مین ہائی اسکول مین اون مین انگریزی
وفارسی وسنسکرت ہندی پڑہائی جاتی ہین علاوہ اسکے اضلاع وریاستہاے مذکور
مین مدرسہ جات دیہاتی وقصباتی بعینہٖ اوسی طرح کے ہین جیسے ممالک مغربی وشمالی
مین ہین اور اونکا انتظام ونگرانی اوسی طرح افسران علاقجات کے اہتمام سے حسب ضابطہ
ہوتا ہے -

کی فوج کی بندوقین خراب تہین چنانچہ بدلی گئین افواج اجمیر پانہ سکے افسرین
پیادہ گورون کی جماعت جو کوہ آبو پر رہتی ہے درج نہین ہوا سبب یہہ ہے کہ وہ
بنظر فائدہ تندرستی وہان مقیم ہین تعداد کم و بیش ہوتی رہتی ہے سنہ ۱۸۶۶ء مین
۱۴۳ آدمی تہے علاوہ اسکے گورون کی پلٹن بہی آبو مین تعینات ہونیوالی ہے اس
تعیناتی سے یہہ بڑا فائدہ ہوگا کہ پہاڑ پر رہنے سے امراض جسمانی سے محفوظ رہینگے
اور بسبب ضرورت ہوگی ڈیڑہ گہنٹہ مین اوتر کر نوکری مین مصروف ہوجاویگی۔
سنہ ۱۸۶۵ء مین دیولی کی فوج نے اپنے پریڈ کے میدان مین ایک بڑا بند تیار
کیا ہے کہ ملاحی اور غواصی سیکہنے کے کام آویگا۔ میواڑہ بہیل کور پلٹن نے کہیرواڑہ
مین شفاخانہ تعمیر کیا اور اسیطرح میرواڑہ کی پلٹن نے اجمیر مین اپنی چہاونی
تیار کی ہے سابقًا یہہ پلٹن بیاور مین رہا کرتی تہی اب اوسکی چہاونی اجمیر مین
ہوگئی ہے اسکی ایک کمپنی سانبہر کے سر پر تعین رہتی ہے دیولی کے سوارون
کی جمعیت جابجا نوکریون پر تعینات ہین اور ان پلٹنون کی فوج نے [illegible]
کی سرحد پر بہت تندہی و جانفشانی سے کام دیا ہے۔
سنہ ۱۸۶۷ء مین میواڑ بہیل کور نے بہت اچہی نوکری کی جمعیت کا جزو [illegible]
[illegible]

مزدور بہی متعین ہوئے سپاہیون نے عذر کیا کہ مزدورون کے ساتہہ کام کرنے
مین ہماری کسر شان ہوگی صرف ہمکو ہی کام کرنے کی اجازت ہو چنانچہ درخواست
منظور ہوئی اور اونہون نے ایک رات مین اس خوبی سے کام کر دیا کہ علی الصباح
افسران فوج کو دیکہکر بہت تعجب و خوشی ہوئی حال مین اس فوج کے آدمیون نے
بالعوض اضافہ تنخواہ نیک چلنی چالیس۴۰ ایکر رقبہ کا ایک تالاب کہودا اس سے
نواب گورنر جنرل صاحب بہادر بہی بہت خوش ہوئے اگر وے لوگ ایسی ہی کام
کرتے رہین تو اونکی کارگذاری سے عوام کو فایدہ ہوگا اور اونکی ہوشیاری و
مستعدی بہی زیادہ ہوگی مگر اس قسم کے کامون کی تیاری کی بابت علاوہ تنخواہ
کے اُجرت بہی ملنی چاہیئے کہ ایسی تعمیرات سے چہاونی اور گرد نواح کے ملک کو فایدہ
پہونچتا ہے چہاونی ایرن پورہ مین بہرتی کیواسطے آدمی نہین ملتے ہین اور دیولی
مین بہی کم ملتے ہین۔

میواڑہ بہیل کورپس جسکی چہاونی اودے پور سے چالیس میل جنوب مین بمقام
کہیرواڑہ ہے ۱۸۴۱ع مین بہیلون اور اس کوہستان کے جنگلی باشندون سے
بہرتی ہوئے تہے عذر کے زمانہ مین یہہ رجمنٹ خیر خواہ رہی اسکا تعجب بہی ہین ہے
کیونکہ بہیلون کو دیگر ہندوستانیون سے کچہہ ربط و تعلق نہین ہے اس فوج کے
ملازمین اور پنشدارون کے ذریعہ سے باشندگان ملک نیک چلن اور دانشمند
ہوتے جاتے ہین اگرچہ پشتینی کی موروثی بدچلنی رفع کرنیکیواسطے عرصہ کثیر چاہیئے
مگر یہہ امر استقلال کے ساتہہ ہے اوسکے مفید ہونے مین کچہہ شبہہ نہین ہے
یہہ رجمنٹ بہت کارگذار اور بخوبی قواعد دان ہے اس فوج اور دیولی ایرن پورہ

گورنر جنرل بہادر نے مینہ وغیرہ اقوام باشندگان ویولی سے کہ ازبس وحشی صفت
وجرایم پیشہ ہین اور ایسے لوگون کو سر سلیمن صاحب غیر ممکن التربیت کہا کرتے تہے سرسلیمن
فوج بہرتی کرنی تجویز کی اول کپتان فوربس صاحب کو یہہ خدمت سپرد ہوئی مگر فوربس
اونکے بیمار ہو جانے سے لفٹننٹ کرنل سیکڈونلڈ صاحب کمانڈنٹ حال نے بہرتی میکڈونلڈ
کی اس بہرتی کا لوگون کو بمشکل سے اعتبار آیا تہا کسی کے اعمال سابقہ کی کچہہ تفتیش
نہوئی نہایت شریر و بدمعاش تا بجدیکہ جنکے جسم پر جیلخانہ کی علامت موجود تہی بلاتامل
بہری گئی ۔ اگست ۱۸۵۰ع مین اس بہرتی کو گرفتاری کا حیلہ سمجھکر ایک رات مین
۲۰۵ ۔ آدمی بہاگ گئے تنخواہ ہر روز تقسیم ہوتی تہی اور اونکا اعتبار اسقدر کم تہا
کہ اونکو سرکاری بندوق و قین سپرد کرنا مناسب نہ سمجہا اور ابتدا مین وہی تلوار ڈہال
دیسی بندوق اور تیر کمان سے مسلح تہے مگر جلد تحقیق ہوا کہ مینہ اور اونکی ہمجنس قومین
بہرتی فوج کیواسطے عمدہ لوگ ہین اونکے غرور اور تندمزاجی کو خوش چلنی پر آمادہ کیا
گیا ناپسند سزائین مثل میعادی قید نہ دیگئی لیکن جبسپر چوری ثابت ہوئی اوسکو بلاتامل
سزا تازیانہ دیگئی مگر سزا ہی مین ذاتی غرور پر لحاظ رکہا گیا ۔ مثلاً چچا بہتیجے فوج مین
نوکر تہے اور بہتیجے سے خطا سرزد ہوئی اور چچا نے جو افسر تہا اعتراض کیا کہ اگر غلامی
کے ہاتہہ سے اوسکو پٹوایا جاوے گا تو کل خاندان کی ہتک ہوگی یہہ عذر پذیرا کر کے
اوس چچا کے ہاتہہ سے ہی اوسکو پٹوایا گیا ۱۸۵۸ع مین یہہ فوج سب طرح تیار
ہوگئی اور کوٹہ کی مہم مین اوس نے بہت عمدگی سے کام دیا یہان اونکے مزاج کی امتحان
کا ایک موقع پیش آیا کہ عبور دریاے چمبل کر کے بہاری توپون کو پہاڑی گہاٹ پر
چڑہانا ضرور ہوا ۔ سپنون کی پلٹن کے ایک گروہ کی نوکری بولی گئی اور اونکی امداد کیواسطے

چھٹی فصل

راجپوتانہ کی سرکاری فوج

راجپوتانہ کی حفاظت کیواسطے سرکار انگریزی کی فوج کا ایک توپخانہ ہندوستانی سوارون کے چھہ رسالے ایک گورون کی رجمنٹ چار ہندوستانی پیادون کی رجمنٹین متعین رہتی ہین اور ہین ۲۷۵۰ مسلح آدمی ہین اور ان ہین سے ۹۹۲ گورے ہین باقی ہندوستانی۔

نام مقام		توپخانہ		ہندوستانی بہالر بردار سوار	پیادگان		کیفیت
		توپ	گولہ انداز		گورہ	ہندوستانی	
قسمت مئو	نصیر آباد	۶	۱۳۰	۱۴۹	۷۹۴	۶۹۱	بمبئی حاطہ کی فوج مین سے
	اجمیر	۰	۰	۰	۶۸	۰	
	دیولی	۰	۰	۵۲۰	۰	۷۱۵	دوم رسالہ سواران بنگالہ
	ایرن پورہ	۰	۰	۲۷۷	۰	۶۹۳	دیولی و ایرن پورہ فوج
	کھیرواڑہ	۰	۰	۰	۰	۵۰۸	میواڑ بھیل کورپس
	کوٹرہ	۰	۰	۰	۰	۱۴۵	
		۶	۱۳۰	۹۴۶	۸۶۲	۲۸۱۲	

دیولی کی فوج کی عمدہ قواعد دانی و خوش چلنی اور کارگذاری کی تعریف نصیر آباد کے برگڈیر صاحب اکثر کرچکے ہین ۱۸۵۷ء مین کوٹہ کنٹنجنٹ باغی ہوگئے تب صاحب ایجنٹ

کرایہ ڈانک بنگلہ جات جو مسافرون سے لیا جاتا ہے ۱۸۶۷و۱۸۶۶ء مین سات سو روپیہ وصول ہوا اور ہر سال تخمیناً اسقدر ہوتا ہے

[illegible]

مصارف متعلقہ ایجنسی راجپوتانہ سنہ ۱۸۶۷و۱۸۶۶ء مین حسب تفصیل ذیل ہوئے اور ہر سال عنقریب اوسیقدر ہوتے ہین لعہ [illegible]

محکمہ جات پولیٹکل ایجنسی و مصارف متعلقہ ریاست غیر	تنخواہ و جاگیر وغیرہ بموجب عہدنامجات	مصارف عدالت	مواجب سالانہ وغیرہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

متفرقات	مصارف فوج کنٹنجنٹ	تعمیرات	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	

میواڑہ بہیل کور پلس	ایرن پورہ
یک لکہ [illegible]	یک لکہ [illegible]

دیولی	رجمنٹ سواران بنگالہ متعینہ دیولی
یک لکہ [illegible]	[illegible]

فوج نمبری متعینہ چھاونی نصیر آباد کے مصارف کہ غیر معین ہین آمدنی ضلع اجمیر سے دیئے جاتے ہین صحیح تعداد اونکی و نیز مصارف ضلع اجمیر کے دریافت نہین ہوئے ہین ؛

پانچوین فصل

راجپوتانہ کی آمدنی وخرچ

سرکار انگریزی مین راجپوتانہ کے ممالک سے حسب تفصیل ذیل آمدنی ہوتی ہے

زرجمع وخراج استمرارداران علاقہ اجمیر ومیرواڑہ کہ تفصیل اوسکی اجمیر کے تذکرہ مین ہوگی

سے لکہہ معہ ما الہ لعہ

ہندوستانی ریاستون سے

صہ لکہہ معہ رصامعہ

فوج خرچ		خراج	
	سے لکہہ صہ ۃ		معہ لکہہ لہ عہ ۃ صامعہ
مارواڑ یعنی جودہ پور سے بابت ایرن پورہ اررگیولر فورس کے جسے سابقاً جودہ پور بہیجن گئی تہی یک لکہہ صہ عہ ۃ	اودیپور میواڑ سے بابت میواڑ بہیل کورپس کی صہ ۃ	جے پورہ للعہ لکہہ	میواڑ یعنی اودیپور سے در لکہہ
		کوٹہ یک لکہہ للعہ لہ ۃ لماعہ	مارواڑ یک لکہہ ہمہ ۃ
		جہالاواڑ لہ ۃ	بوندی یک لکہہ عہ ۃ
	کوٹہ سے بابت دیولی اررگیولر فورس جسے سابقاً کوٹہ کنٹنجنٹ کہتے تہے در لکہہ	ڈونگرپور معہ عہ ۃ سامعہ	بانسواڑہ معہ عہ ۃ سامعہ
		پرتاب گڑہ صہ ۃ لا معہ	سروہی معہ ما معہ

ہین ریل کی پولیس نے بہت ترقی پائی ہے اور اوسکے اختیارات وضوابط وتعلقات
شتۂ ریل سے بطرز مناسب مقرر ہو گئے ہین اس پولیس کی افسری کا عہدہ بہت
بڑا ہے کیونکہ اوسکو انگریزی وہندوستانی کئی سرشتون اور کئی ریاستون سے
کام پڑتا ہے میجر لا صاحب نے اپنی کارگذاری سے ثابت کیا ہے کہ وسے ہر طرح
اس عہدہ کے لایق ہین *

کرنا بالفعل راجپوتانہ مین ایک امر اہم درپیش ہے البتہ ایک اچھے تنخواہ دار سپاہ بہ تحت حکومت صاحب انگریز افسر اس کام کو بہ آسانی کر سکتی ہے مگر سنہ ۱۸۸۲ع سے ایک اسسٹنٹ صاحب بانسواڑہ و پرتاب گڈھ مین متعین ہین اور سرحد پر فیصلہ مقدمات کیواسطے پنچایتین جمع ہوا کرتی ہین اس سے یقین ہے کہ بہت فایدہ ہوا ہوگا پس طریقۂ مروجہ حال سے بڑی طریقہ مروجہ سابقہ کی نسبت بہتر بندوبست ہونیکی امید ہو سکتی ہے دریافت ہوا ہے کہ فساد و غارتگری باہم بہیلون مین بہت ہوتی ہے اور سب سے زیادہ تر عورات و مویشی سے شادی و غمی وغیرہ شراب نوشی کے موقعون پر پیدا ہوجاتے ہین۔ اوسی ویران سرحد پر اس سال کپتان ٹیٹ صاحب نے بانسواڑہ اور رتلام کے درمیان بہت مقدمات فیصل کئے ہین تاہم ریاستون کی اندرونی سرحد پر بہت نزاع و فساد و کشت و خون چلا جاتا ہے۔ عنقریب کل ریاستون مین فوجداری و دیوانی کی عدالتین ہین مگر اصلی اختیارات کم و بیش صرف برائے نام ہین شاید راج جے پور مین آرایش بیرونی سے سب سے اعلے درجہ پر پہونچ گیا ہے۔

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے تحت مین باقاعدہ عدالت و پولیس یہہ ہین۔

صاحب اسسٹنٹ کمشنر سانبہر۔ صاحبان میجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ ریلوے۔

سانبہر کی عدالت مین کچہہ کام نہین ہوتا اسسٹنٹ کمشنر صاحب لکھتے ہین کہ میرے اختیارات فوجداری محض فضول و ناکارآمد ہین اور صاحبان میجسٹریٹ ریل اسلئے کہ ہر ایک ریاست کے صاحب پولٹیکل ایجنٹ و سپرنٹنڈنٹ پولیس ہین بہت کام کیا ہے اونہین منگین مقدمات ریل گاڑیون کو روکنے و لوٹنے کے اقدام کے ہین کہ ایکبار تو اس جرم نے بہت رواج پایا تہا۔ میجر لا صاحب کے تحت حکومت

آسان نہین ہے - البتہ یہہ امر کل شہادتون کے اتفاق سے ثابت ہی کہ سڑکون پر پیشتر کی نسبت مسافرون کی جانین اور مال اب زیادہ امن ہین ہین اور دفتر محکمہ جات پنچوکلار سے اسکی تصدیق ہوتی ہے بیکانیر و سروہی کی رپوٹون مین خودکشی و خود دفن ہونیکے مقدمات لکھے ہین اور راجپوتانہ مین اس قسم کے جرایم سنگین کی عام غرض یہہ ہوتی ہے کہ اس ذریعہ سے دشمن یا ظالم پر غضب الہی نازل کرین یا اس نظر سے کہ جب تک انصاف کو نہ پہونچین فساد کرین جیسے ایک شخص نے الور کے علاقہ مین ریل کی گاڑیون لوٹنا چاہا تہا آدمی کی قربانی کا اعتقاد بہت مستحکم ہے کرنل کارنل صاحب ہین کہ علاقہ سروہی کے بہیل یہہ افواہ سنکر کہ راجہ اپنی مسند نشینی کی رسمیات مین بہیلون کی قربانی کیا چاہتا ہے مفرور ہو گئے -

جیسا کل ملکون مین ہوتا ہے راجپوتانہ مین بہی اون اضلاع مین پولیس کا اقتدار ضعیف تر ہے جو سرحد پر واقع ہین اور جہان ایک ریاست کا علاقہ دوسرے مین مخلوط ہوتا ہے مگر جہانتک تحقیق ہوا ہے سرحد شمالی پرکہ پنجاب اور سکہون کی ریاستون سے ملتی ہے ہرطرح امن ہے اور جنوبی سرحد کچہہ کے رن واقع مغرب سے نیچ واقع مشرق تک پرخم و پیچدار ہے اور زیادہ تر جنگل اور پہاڑی بن مین واقع ہے اوسکے طرفین کو کہ ایک طرف راجپوتانہ اور دوسری طرف ماہی کانٹہ ریوا کانٹہ اور وسط ہند کی ریاستین ہین بہیلون کی آبادی ہرجس ریاست کے براے نام علاقہ مین ہین اوسکی حکومت کو مطلق خیال مین نہین لاتے - ان اضلاع مین بدمعاشون کا انتظام اور رعایا کی امنیت پیدا

میواڑ مارواڑ اور سروہی کی سرحد پر بھیلون نے بڑا فساد کر رکھا تھا اور ایکدفعہ یہہ بھی تجویز ہوئی تھی کہ تینون ریاستون کی متفق فوج سے اونکی سرکوبی کیجاوے مگر اسمین یہہ نقص تھا کہ بلا افسری کسی صاحب انگریز کے انصرام کار غیر ممکن تھا بلکہ انگریزی افسر کے اہتمام سے بھی بلا امداد فوج گیٹنجنٹ عہدہ برائی دشوار تھی علاوہ اسکے کل تجربہ کار صاحبان انگریز کی راے اسی پر متفق ہوئی کہ تا وقتیکہ مطالب سلطنت مین کسی طرح کا ہرج واقع نہو حتی الامکان ان فتنہ انگیز لوگون سے فوج انگریزی کو بر سر مقابلہ لانا نا بیجا ہے۔

مسٹر لیال صاحب ۱۸۶۶ع

علی العموم ملک مین امن رہا ہے اور سب لوگ قبول کرتے ہین کہ غارتگری و جرایم سنگین کا ارتکاب کم ہوا ہے سبب اسکا غالبًا یہہ ہے کہ رئیسون کے باہم کسیطرح کی نا اتفاقی نہین ہے اس ملک مین جرایم پیشہ لوگ زبردست و شورہ پشت ٹھاکرون کے اغوا یا اہلکارون کے ظلم و تعدی سے مرتکب واردات ہوتے ہین اب کل راجپوتانہ مین صرف ایک باغی یعنی کہاٹو ٹھاکر علاقہ مارواڑ کا ہے اور مینون کو آباد کرکے بد پیشون سے باز رکھنے کیواسطے مارواڑ الور اور سروہی کی ریاستون مین جو کوشش کیگئی ہے کرنل کارنل صاحب و میجر والٹر صاحب و میجر کینڈل صاحب کی توجہ سے کارگر ہوئی ہے البتہ موگھیہ اور باوریون کا جنکے طرف اوس ملک مین جہان کئی رئیسون کے علاقجات مخلوط ہین علاج ہونا باقی ہے۔

مگر مختلف ریاستون کی واردات کا مسلسل حال اور صحیح شکل دریافت ہونے

खादू

कारनल वालटर कैंडिल

मोघया वावरया

مجرمون کو بچ جانیمین بہت آسانی ہوتی ہے گو اصل مین یہہ نتیجہ بستعد عملہ پولیس نہونیکا ہے چنانچہ انگلستان کے اضلاع مین بہی تہوڑے دن ہوئے جب یہی حال تہا۔ مشکلات حق رسی کی چارہ جوئی ابتک محکمہ جات پنچایت سے ہوتی ہے مگر یہہ محکمہ جات روز بروز بجاے فوجداری عدالتون کے معاوضہ دلانے کی کچہریان ہوتی جاتی ہین اور کسی مجرم کو سزا نہین دیتے ہین ضابطہ مروجہ مین بہت قباحتین ہین اور یقین ہے کہ انقلاب زمانہ اور بہتر تدبیرون کے ممکن التعمیل ہوجانے سے اونکی ترمیم کی بہت جلد ضرورت ہوگی۔

جرایم سنگین وقوعی ملک راجپوتانہ کی بخاصہ کیفیت تحقیق نہین ہوسکتی کیونکہ اونکی اطلاع پہونچنے کے ذریعے بہت ناقص اور ہر ریاست مین بطرز مختلف ہین سررشتہ استیصال ٹہگی وانسداد ڈکیتی مین جو نقشہ جات بہائے ہین اونکو صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل نے لکہا ہے کہ بالکل غیر معتبر ہین بیش قیمتی اشیا کی غارتگری کی اطلاع محکمہ جات پنچایت کی معرفت آتی ہے مگر احتمال ہے کہ ان مقدمات مین سے اکثر ریاستون مین طے ہوجاتے ہین اور صرف وہی مقدمات جو ریاستون مین طے نہین ہوسکتے ہین پنچایتون مین آتے ہین۔ تاہم بڑی سڑکون پر اب بہت امن ہوگیا ہے۔ اور غارتگری ڈاک کی جو چند وارداتین ہوتی ہین بجانب مغرب مین ریاستون کی حدود کے الحاق پر وقوع مین آئے ہین اور مقصود اونکا بجاے حصول مال کے وحشی اقوام اور سرکش سردارون کا جبلی تعصب سے شایستہ طریقہ حکمرانی کو نقصان پہونچاتا ہے۔

پہونچانا ہے۔ گرفتاری و سپردگی مجرمان سفرور علاقہ غیر کیواسطے قواعد مقرر کرنے ضرور ہین کہ اون سے ریاستون کو بہت فایدہ ہوگا۔

مسٹر لیال صاحب ۱۸۹۵ء

سال گذشتہ مین درباب تقرر ضوابط و اختیارات نسبت ہندوستانی و انگریز رعایا انگریزی جو ملک غیر مین مرتکب جرایم ہون گورنمنٹ سے کئی احکام تاکیدی صادر ہوئے ہین اس باب مین ابتک کا عمل درآمد بہت غیر محدود ہے اور مجرمون کے تعاقب و سپردگی کے باب مین حدود راجپوتانہ کے اندر و باہر درمیان ریاستون کے ایسے معاملات پیش آتے ہین کہ اون سے بہت سرگردانی ہوتی ہے۔

۱۸۸۰ء مین حسب منظوری نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل جےپور و پٹیالہ کے درمیان باہمی گرفتاری مجرمان کے باب مین ایک عہدنامہ منضبط ہوا تھا اوسکی تعمیل نہین ہوئی۔ مگر ایسے مفسد سرحد پر جیسے شیخاوانی کی ہے طرفین کی پولیس کے متفق عمل کا کوئی عمدہ قاعدہ ہونا نہایت ضرور ہے۔

اور بجز اسکے کہ یا تو صاحب اسسٹنٹ متعینہ سجان گڈھ کو اوس علاقہ کے اختیارات خاص دئے جاوین یا دونون ریاستون کے اہلکار وقتاً فوقتاً متفق ہوکر فیصل کیا کرین جو قاعدہ ۱۸۸۰ء مین مقرر ہوا تھا اوس سے بہتر تجویز کرنا سہل نہین ہے اور اگرچہ اس قدر طوالت سے نہین مگر بیکانیر و بہاولپور کے درمیان بھی معاملہ پیش ہو رہا ہے۔

اس مین شک نہین کہ راجپوتانہ کی ریاستون مین اختلاف علاقہ جات سے بھی

सुजानगढ़

قیدیون کو بھی ہوا اگر کسی جیلخانہ مین مرض کا زور نہونے پایا جن محبسون مین ایسا ہوا۔ اجمیر۔ کوٹہ۔ الور۔ جے پور۔ اور اودے پور کے ہین۔

انتظام فوجداری کے باب مین حکام کی ائین

کرنل بیلی صاحب ۳ جنوری ۱۸۸۳ء

غارتگری ڈاک اور ڈکیتی کے انسداد مین بہت کوشش کی گئی ہے اب یہہ جرایم صحیح کمی پر ہین سابق مین اون پر چشم پوشی ہوتی تھی مجرم بلاسزا دہی چھوڑ دے جاتے تھے۔ یا مقدمات بہ تدریج دفتر مین سہو ہو جاتے تھے اب ایسا قاعدہ جاری کیا ہے کہ اس قسم کے مقدمات کبھی سہو ہو سکین اور تاوقتیکہ مجرم گرفتار ہوکر سزا نہ پالین متواتر پیش ہوتے رہین جب مجرمون کو تحقیق ہوگا کہ سزاے اعمال ضرور ہونیوالی ہے اور اہلکارون کو ثابت ہوگا کہ چشم پوشی و پناہ دہی مین سراسر نقصان ہے کچھہ فائدہ نہین۔ اور رئیسون کو یقین ہوگا کہ سرکار انگریزی بغیر سزادہی مجرمان کی طلبی سے باز نہین آتی ہے تو ہر ایک فریق تکلیف سے بچنے کی غرض سے انسداد جرایم مین کوشش کریگا۔

باوریہ مینہ وغیرہ اقوام جرایم پیشہ و غارتگر کے ساتھہ پیش آنے کے طریقہ مین بھی اصلاح دیگئی ہے اور ریاستون سے یہہ سوال درپیش ہے کہ یا تو ان بدذات قومون کو نکالدین یا اونکو زمین دیکر بشرایط مناسب صلح شعار پیشون مین مصروف رہنے پر آمادہ کرین میری راے مین دوسری تجویز اسوجہہ سے کہ بارحم و ممکن التعمیل اور شایستہ سرکار اعلے کے فرایض سے موافق ہے بہتر معلوم ہوتی ہے کیونکہ ان اقوام کو ایک ریاست سے نکالنا اصل مین دوسری ریاست ملحق السرحد کو نقصان

رہنے والے ہین اور پانچ برس سے زیادہ میعاد کی قید کی اجمیر کے جیلخانہ مین بھیجے جاتے ہین ۔

ریاستون کے جیلخانون کی زمانہ حال مین بہت ترقی ہوئی ہے الور جے پور جودہ پور اور بھرت پور مین تو ایسے عمدہ جیلخانہ ہین کہ کئی صورتون سے علاقہ انگریزی کے بعض جیلخانون سے بھی بہتر متصور ہو سکتے ہین اور بیکانیر قرولی دہولپور و کوٹہ مین اونکو ایسا آراستہ کیا ہے کہ کارروائی کیواسطے کافی ہین البتہ ہندوستانی ریاستون کے جیلخانون مین قواعد کی پابندی زیادہ نہین ہے اور بغور دیکھنے والے کو اکثر امور قواعد جیلخانہ کے خلاف نظر آتے ہین ۔ مثلاً سروہی جہان جیلخانہ ابتدائی حالت مین ہے رئیس نے حالت نزع مین حسب دستور راجپوتانہ کل قیدیون کو رہا کر دیا ۔ مگر البتہ ریاستون کے محبسون مین قیدیون کی خبرگیری اچھی طرح ہوتی ہے اور کہانا اور کپڑہ ملتا ہے اور بیمارون کا معالجہ اچھی طرح ہوتا ہے دس برس پیشتر ان جیلخانون کا حال بہت کم معلوم تہا صرف دو تین پر انگریزی افسرون کی نگرانی تہی اب تیرہ جیلخانون سے ڈاکٹر صاحبان انگریز و تربیت یافتہ ہندوستانی کے پاس ماہواری نقشہ جات معالجہ آتے ہین اور کوئی غیر معمولی بیماری یا حفظان صحت کی کمی یا کوئی امر قاعدہ مروجہ سے خلاف وقوع مین آتا ہے تو فوراً اوسکی اطلاع ہو کر بند و بست کیا جاتا ہے ۔ ڈاکٹر ہور صاحب لکھتے ہین کہ بڑی خوشی کی بات ہے اور اسی سے تدبیرات حفظان صحت پر بخوبی عمل ہونیکی تصدیق ہوتی ہے کہ باوجودیکہ اکثر محبسون کے گرد نواح مین ہیضہ پہیلا اور دوچارہ

मूर

اور صرف ہندوستانی ریاستون مین اس محکمہ کی کارروائی باقی سمجھی گئی اسواسطے
راجپوتانہ مین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ اس علاقہ
مین صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل بہادر استیصال ٹہگی وڈکیتی کے بہی اسسٹنٹ
مقرر ہوئے اور اونکے تحت مین عملہ مع جمعیت نجیبان ومخبران مقرر ہوا۔

صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل بہادر نے ۱۸۶۵ع مین تیرہ ۱۳ اشتہاری
ڈاکو اور ۱۸۶۶ع مین تئیس ڈاکو گرفتار کرکے محکمہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
مین سپرد کئے کہ اون مین سے تیرہ حبس دوام بعبور دریاے شور گیارہ دایم الحبس
سات محدود میعادون کیواسطے قید اور چار قید بالعوض ضمانت سزایاب
ہوئے اور ایک زیر تجویز رہا۔

کرنل ایڈن صاحب نے لکہا تہا کہ راجپوتانہ کی وسعت کو دیکہتے ہوئے یہہ کارروائی
زیادہ نہین ہے مگر اسی کے خوف سے اور رہزنہ لوگون کو ضبط مین رکہنے سے
مالوہ وسط ہند ودکن مین جہان ویسے وارداتین کرتے تہے بہت امن
ہوگیا ہے ۱۸۶۲-۶۳ع مین کرنل بیلی صاحب نے لکہا کہ مین سررشتہ استیصال ٹہگی
وڈکیتی پر بہی متوجہ ہون ضابطہ مروج حال مجہکو پسند نہین ہے مگر ابتک بجاے
اوسکے دوسرا ضابطہ جاری کرنیکی تجویز بہی نظر نہین آتی ہے۔

جیلخانجات

اجمیر کے جیلخانہ اور صاحب مجسٹریٹ آبو کی حوالات کے سواے راجپوتانہ
مین حاکمان انگریزی کے تحت حکومت مین کوئی محبس نہین ہے جو لوگ
سزایاب قید ہوتے ہین اوسی ریاست کے جیلخانہ مین رہتے ہین جہان

बुरुक
پیدا ہو گئی ہے اور یہی بڑے اس کا باعث ہے کرنل برورک صاحب
بہادر کے زمانہ مین ان محکمہ جات کی ہدایت و کارروائی کیواسطے ایک مجموعہ
पेली
قواعد جاری کیا تہا کہ اوسپر اب عملدرآمد ہے سنہ ۱۸۴۳ع مین کرنل پیلی صاحب نے
تحریر فرمایا کہ مین اس کام پر مقرر ہوا اوس سے بہت جلد بعد مجھکو پنچایتون
کی اپیل کے خلاف ضابطگی اور بے ترتیبی کا خیال ہوا اسواسطے مین نے چند
قاعدے تجویز کیے کہ گورنمنٹ سے منظور ہوئے اون سے طریقہ عدالت
بہت سہل ہو گیا تحت کی پنچایتون کی کارروائی دیوانی و فوجداری کیواسطے
ल्याल
دستور العمل مرتب کرنے کی تجویز درپیش ہے پہر سنہ ۱۸۶۵ع مین مسٹر لیال صاحب
تحریر فرماتے ہین کہ محکمہ جات پنچایت کی کارروائی بالکل خراب ہے۔ محکمہ جات
مذکور مقرر ہوئے تہے اوسوقت سے ابتک زمانہ بدل گیا ہے اور سڑکون کی
تیاری سے آمدرفت زیادہ ہو کر راجپوتانہ علیحدہ ملک نہین رہا ہے جیسے راجپوتانہ
کی اعلی و ادنی پنچایتین ہین ویسے ہی محکمہ جات وہ ہین جو تحت ایجنسی راجپوتانہ
اور تحت گورنمنٹ بمبئی کی ریاستون سے واسطے تجویز معاوضہ مقدمات وقوعی
و مال مسروقہ و مغروقہ کے جمع ہوا کرتے ہین او نہین مجرمون کی سزادہی کی کچھ
تجویز نہین ہوتی ہے یہہ امر از بس قابل اعتراض ہے کہ اون سے بجاے فائدہ
کے زیادہ تر نقصان پیدا ہوتا ہے

محکمہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی

سنہ ۱۸۶۳ع کے شروع مین محکمہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کا کام ہندوستان
کے علاقہ انگریزی مین ختم متصور ہو کر اوسکی چند ستنین پولیس سے متعلق ہو گئین

اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اوسکے افسر و سرپنچ ہین۔
دوم چار ادنی پنچایتین ہین۔ میواڑ۔ جے پور۔ مارواڑ۔ ہاڑوتی۔ کہ ہر ایک ہین ملحق الریاستون کے وکیل ہین اور ہر ایک کے صاحب پولٹیکل ایجنٹ افسر ہین۔

پنچایت اعلے مین زیادہ تر اپیل کا کام ہوتا ہے اور مقدمات سنگین جنمین پانچ سال سے زیادہ کی قید اور پانچہزار روپیہ سے زیادہ معاوضہ واجب ہو پیش ہوتے ہین انکے سواے بعض دیگر مقدمات بہی کبہی کبہی بنظر سہولت دایر ہو جاتے ہین مگر کوئی حکم بلا منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل جاری نہین ہوتا ہے۔

جن مقدمات مین سرکار انگریزی کا نقصان و فایدہ مضمر ہوتا ہے یا جنمین وکلار شریک جلسہ چاہین یا جو بہت سنگین ہون پنچایت اعلے مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل یا اونکے اسسٹنٹ صاحب اور پنچایت ادنے مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ سرپنچ ہوکر اجلاس کرتے ہین اور راے دینے کے مجاز ہوتے ہین۔

اجمیر و میرواڑہ کے اضلاع انگریزی بہی ان محکمہ جات کے اوسیطرح محکوم ہین جسطرح راجپوتون کی ریاستین ہین اور ان محکمہ جات کی احکام کی تعمیل حکام مذکور پر لازم آتی ہے۔

کرنل ایڈن صاحب نے لکہا ہے کہ باوصف کئی قباحتون کے یہہ پنچایتین محکمہ جات پسندیدہ عوام ہین کہ اونکے سبب سے ہر ریاست کو اپنے اپنے علاقہ مین مسافرین و تاجرین کی جان و مال کی حفاظت کی خواہش و ضرورت

ین بالکل جرم نہ تہے بلکہ ستی کا ہونا فخر خاندان سمجھا جاتا تہا اب جرایم سنگین ہین
کہ اول مرتکبان جرم کو ریاست سے سزا ہوتی ہے اور بہ ثبوت غفلت و چشم پوشی
ریاست کے سرکار انگریزی رئیس و والیان ریاست سے سخت باز پرس اور تدارک
کرتی ہے —

جب سے ریل کی سڑک راجپوتانہ مین جاری ہوئی ہے مقدمات وقوعی اندرون
حدود اسٹیشن و سڑک ریل کی تحقیقات و تجویز اوسی ریاست کے صاحب پولیٹکل
کرتے ہین جسکے علاقہ مین موقع واردات ہوا اور ایسے مقدمات مین صاحب
موصوف کو مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات ہین — اور جب سے سانبہر کا
جے پور و جودہ پور کے مہاراجہ صاحبان سے لیا گیا ہے وہان بہی ایک عدالت
باہتمام صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر مقرر ہوئی ہے —
صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کو اپنی اپنی ریاست متعلقہ کے اندر نسبت مقدمات باہمی
رعایا و ریاستون و نیز ایسے مقدمات کی جنمین ایک فریق سرکار انگریزی ہو
مجسٹریٹ کے اختیار ہین مگر زیادہ تر یہہ کام محکمہ جات پنچ کلا مین ہوتا ہے
جنکے صاحبان پولیٹکل ایجنٹ افسر ہین —

راجپوتانہ مین پنچ کلاہ کے کل پانچ محکمہ جات ہین

اول پنچایت اعلی کہ بمقام کوہ آبو ہے و

اوسمین کل راجپوتانہ کی ریاستون اور دیگر ملحقہ ریاستون کے وکیل رہتے ہین

मलानी

ومیرواڑہ ونصیرآباد وچھاونی آبو وانادرہ ونیز علاقہ ملانی کی کہ وہان صاحب ایجنٹ جودہپور کو میجسٹریٹ کے اختیارات ہین سرکار انگریزی کیطرف سے راجپوتانہ مین کوئی عدالت مقرر نہین ہے اور کل ریاستون مین رئیسون کو اپنے اپنے علاقہ کے اندر مقدمات باہمی رعایا علاقہ ریاست مذکور مین اختیار فوجداری حاصل ہین اور عنقریب کل ریاستون مین رئیسون کی طرفسے عدالتین مقرر ہین تاہم انتظام فوجداری دیوانی کی نسبت کسیقدر نو عدیگر ہے۔

ریاستون کی عدالتون کی ہدایت ورہنمائی کیواسطے کوئی قانون وقاعدہ عام جاری نہین ہے پابندی ضابطہ وتکمیل تحقیقات وواجبیت فیصلہ زیادہ تر رئیس کی منصف مزاجی وتوجہہ ونگرانی واہلکار کارکن کی لیاقت ودیانت پر منحصر ہوتی ہین اور اس وجہہ سے ہر ریاست کی کارروائی رئیس کی التفات واہلکار کی کارگذاری کے بموجب دوسری ریاست سے مختلف ہے۔

بعض رئیسون کے اختیارات فوجداری مقدمات اندرونی ریاست مین بھی محدود ہین یعنی سزاے سنگین پھانسی وغیرہ کے مقدمات مین اگر منظوری تجویز کی باضابطہ درخواست نکرین توبھی صاحبان پولٹیکل ایجنٹ وایجنٹ گورنر جنرل سے بطور خانگی استصواب راے کرلیا کرتے ہین مگر اسباب مین کوئی حکم خاص جاری نہین ہے کہ اوسکا اطلاق کل یا چند رئیسون پر ہوسکے۔

باوجود عدم اجراے قانون وآئین راجپوتانہ کی ریاستون مین بجز گاوکشی وغیرہ چند جرایم مخصوص المذہب وسوقع وہی جرایم قابل سزا سمجھے جاتے ہین جو علاقہ انگریزی مین مستوجب سزا ہین اور ستی وبردہ فروشی ودخترکشی وغیرہ جوکسی زمانہ

کوئی عدالت دیوانی نہین ہے - کل ریاستون مین رئیسون کو اپنے اپنے علاقہ
کے اندر عدالت کے اختیارات کلی حاصل ہین اور عنقریب کل ریاستون مین رئیسون
کیطرف سے عدالتین مقرر ہین مگر ان عدالتون کی ہدایت و رہنمائی کیواسطے کوئی
قانون و قاعدہ جاری نہین ہے پابندی ضابطہ و تکمیل تحقیقات و واجبیت فیصلہ
زیادہ تر رئیس کی منصف مزاجی توجہہ و نگرانی و اہلکاران کارکن کی لیاقت و دیانت
پر منحصر ہوتے ہین - اس وجہہ سے ہر ریاست کی عدالت کی کارروائی رئیس
کی التفات و اہلکار کی کارگذاری کے بموجب دوسری ریاست سے مختلف ہی
سابقًا ایک قاعدہ جاری ہوا تہا کہ اضلاع انگریزی کی عدالتون کی ڈگریان ہندوستانی
ریاستون مین حسب ضابطہ جاری ہوا کرین مگر اسمین دو قباحتین پیدا ہوئین
اول تو اکثر ریاستون کے حکام نے ڈگریات مذکورہ کے اجرا مین کماحقہ کوشش
نہ کی کہ دفعیہ اسکا احکام انگریزی کے اختیار سے باہر تہا دوسرے بمقتضاے
انصاف و پابندی قاعدہ لازم تہا کہ ریاستون کی عدالت کی ڈگریات بہی اوسیطرح
علاقجات انگریزی مین جاری ہوا کرین مگر ہر ایک ریاست کی عدالت کا حال مختلف
ہونے اور عدم پابندی قانون و قواعد سے سرکار انگریزی کو اونکی تکمیل تحقیقات
و واجبیت فیصلہ پر اطمینان نہین ہو سکتا تہا - اسواسطے قاعدہ مذکور موقوف ہوکر
دستور عام جاری ہوا کہ جس علاقہ مین مدعا علیہ مسکن گزین ہو وہان ہی اوسپر
نالش کیجاوے اور جس علاقہ کی عدالت سے ڈگری نافذ ہوا وسی علاقہ مین اوسکا
اجرا کیا جاوے -

فوجداری اگرچہ مثل دیوانی کے فوجداری مین بہی بجز اضلاع انگریزی اجمیر

منظور و قبول کرنا لکھا ہے۔

عہدنامجات سپردگی مجرمان

سنہ ۶۹-۱۸۶۸ع مین روسا مفصلہ ذیل سے درباب گرفتاری و سپردگی مجرمان مقدمات سنگین کی جو ایک علاقہ مین ارتکاب واردات کر کے دوسرے علاقہ مین مخفی و پناہ پذیر ہون عہدنامجات منضبط ہوئے ہین جن جرایم کے مرتکب اس عہدنامہ کے بموجب ایک علاقہ سے گرفتار ہو کر دوسرے علاقہ مین سپرد ہو سکتے ہین علی العموم وہ ہین جنکے مجرمون کو علاقہ انگریزی مین بموجب نقشہ معطوفہ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع مجموعہ ضابطہ فوجداری اہالیان پولیس بلا وارنٹ گرفتار کر سکتے ہین اور جنکی تجویز سزا بیشگاہ صاحب جج سے ہوتی ہے۔

میواڑ یعنی ۱ اودے پور۔ ۲ جے پور۔ ۳ جودہ پور۔ ۴ کوٹہ۔ ۵ جہالاواڑ۔ ۶ کشنگڈہ۔ ۷ قروّلی۔ ۸ ٹونک۔ ۹ الور۔ ۱۰ بھرت پور۔ ۱۱ دہولپور۔ ۱۲ بیکانیر۔ ۱۳ سروہی۔ ۱۴ پرتابگڈہ ۱۵ ڈونگرپور۔ ۱۶ بانسواڑہ۔

چوتھی فصل

راجپوتانہ کی عدالتون کا ذکر

دیوانی بجز انگریزی ضلع اجمیر و میرواڑہ و نصیرآباد کے جہان مثل دیگر اضلاع انگریزی صاحبان کمشنر و ڈپٹی کمشنر و اسسٹنٹ کمشنر وغیرہ حکام باختیارات عدالت دیوانی ہین و نیز چھاونی آبو و انا درہ کے کہ وہان صاحب مجسٹریٹ آبو اختیارات دیوانی رکھتے ہین ملک راجپوتانہ مین سرکار انگریزی کے

بحالت نہونے اولاد صلبی کے وبہ اعلان مداومت اونکی ریاستون کی جناب عالی
سے اس قسم کی اور سے جوکل راجپوتانہ مین مشترک متصور ہوکر یہان لکھی جاوے
اسواسطے لکھی جاتی ہے ۔

سند

بجناب فیض مآب ملکہ معظمہ فرمان رواے انگلستان و ہندوستان کا یہ منشا ہے کہ ہندوستان کے روسا و امرا کی سرکارین جو اپنے ممالک کی حکومت کرتے ہین براے دوام مستقل کیجاوین اور اونکے خاندان کی مسند نشینی و اعزاز و مراتب بدستور جاری رہین بہ تعمیل اس منشا کے مین آپکا اطمینان کرتا ہون کہ بحالت نہونے اولاد صلبی کے آپ یا آپ کی ریاست کا کوئی آور رئیس و ہرم شاستر اور اپنے خاندان کے رواج کے بموجب کسیکو مسند نشینی کے واسطے تبنی کرینگے تو سرکار اوسکو منظور و قبول کریگی اور آپ اطمینان رکہین کہ جب تک آپکا خاندان سلطنت کا خیرخواہ اور شرایط عہدنامجات پر چلین اور اس خاندان کے فرایض بجانب سرکار انگریزی درج ہین ثابت قدم و وفادار رہیگا سرکار کے اس عہد مین کوئی امر خلل انداز نہوگا فقط

(دستخط) لارڈ کیننگ صاحب بہادر ویسرائے و گورنر جنرل ہند

اس مضمون کی سندین اودے پور ۔ جے پور ۔ جودہ پور ۔ بہرت پور ۔ الور ۔ بیکانیر ۔ جیسلمیر ۔ بوندی ۔ سروہی ۔ قرولی ۔ پرتابگدہ ۔ ڈونگرپور ۔ بانسواڑہ کشن گدہ ۔ دہولپور ۔ کوٹہ ۔ جہالاواڑ کے رئیسون کو ملی ہین صرف نواب صاحب ٹونک کی سند مین اسوجہہ سے کہ شرع شریف کے بموجب وراثت و مسند نشینی کو

مقرر ہو کر محصول شہر پرتاب گڈھ سے وصول کرلے **قلم ۳** راجہ صاحب والی ریاست پرتاب گڈھ اپنے اور اپنے وارثون کی طرف سے عہد کرتے ہین کہ بالعوض حفاظت خراج و نذرین جسطرح اب تک مہاراجہ ملہار راو ہلکر کو دیا کرتے تھے آیندہ سرکار انگریزی کو دیا کرینگے تفصیل خراج

سال اول [illegible]	سال دوم	سال سوم	سال چہارم	سال پنجم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

خراج دو قسطون ششماہی سے ادا ہوا کریگا۔

قلم ۴ راجہ صاحب یہہ بھی عہد کرتے ہین کہ اپنی نوکری مین کسی عرب یا مکرانی کو نہین رکھین گے مگر صرف پچاس سوار اور دو سو پیادہ باشندگان علاقہ پرتاب گڈھ کی فوج رکھین گے اور یہہ فوج جسوقت قرب و جوار پرتاب گڈھ مین ضرورت پڑیگی حسب الحکم سرکار انگریزی عمل کریگی **قلم ۵** راجہ صاحب پرتاب گڈھ اپنی ریاست کے مالک رہین گے سرکار انگریزی اونکے کاروبار مین بجز انتظام اقوام بدپیشہ اور امن و عافیت ریاست قایم کرنیکے کسی طرح مداخلت نکریگی اور راجہ صاحب عہد کرتے ہین کہ حسب الحکم سرکار انگریزی کاربند رہین گے اور کوئی غیر معمولی محصول اپنے ملک مین سکہ جات زر و مال تجارت پر نہ لگایا جاویگا **قلم ۶** سرکار انگریزی راجہ صاحب پرتاب گڈھ کے سرکش متوسلین و رشتہ دارون کی اعانت نکریگی بلکہ اونکو مطیع کرنے مین راجہ صاحب کی مدد کریگی **قلم ۷** مفسد بھیل لوگون کی سزادہی مین راجہ صاحب کی مدد کرنیکا سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے **قلم ۸** سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ اگر راجہ صاحب اپنی رعایا پر کوئی دعوی قدیم کہ از رواج ملک کے بموجب واجب ہوگا کرین گے

جب تک سرکار انگریزی مصارف حفاظت ریاست بانسواڑہ کے برابر تصور کرے اور بشرطیکہ تین آٹھوین یعنی چھہ آنہ فی روپیہ سے زیادہ نہو کرتے رہین گے **قلم ۱۱** مہاراول صاحب اونکے وارث وجانشین عہد کرتے ہین کہ عرب و مکرانہ و سندی یا کسی اور غیر قوم کو فوج مین نوکر نہ رکھین گے مگر صرف دیسی سپاہ پیشہ آدمی فوج مین نوکر رکھین گے **قلم ۱۲** مہاراول صاحب اونکے وارث وجانشینون کے سرکش رشتہ دارون کو سرکار انگریزی مدد دیگی یا کہ اونکو مطیع کرنیمین مہاراول صاحب کی دستگیری کریگی **قلم ۱۳** مہاراول صاحب نے نوین قلم مین سرکار انگریزی کو خراج دینا قبول کیا ہے اوسکے اطمینان کیواسطے اقرار کرتے ہین کہ جب خراج ادا نہو وے سرکار انگریزی اپنی طرف سے کسیکو مختار مقرر کرکے بانسواڑہ مین تعینات کرے کہ وہ آمدنی چبوترہ و ناکہ ہاے متعلقہ سے خراج وصول کرتا رہے۔

پرتاب گڈہ۔ قلم ۲ راجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ کل بقایا خراج واجب الطلب مہاراجہ ملہار راو ہلکر کہ بقدر ایک لاکہ [illegible] ہے بموجب تفصیل سرکار انگریزی کو ادا کرینگے۔

سال اول شنہ او سنہ ۱۹	سال دوم	سال سوم	سال چہارم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سال پنجم	سال ششم
[illegible]	[illegible]

اور راجہ صاحب یہہ بہی اقرار کرتے ہین کہ اگر زر مذکورہ اوقات مقررہ پر ادا نہو تو ایک ایجنٹ منجانب سرکار انگریزی

حیثیت ریاست مقرر کیا جاوے مگر تین آٹھوین یعنی چھہ آنہ فی روپیہ سے زیادہ نہو سرکار انگریزی کو ادا کرتے رہین گے **قلم ۱۱** مہارا ول صاحب اقرار کرتے ہین کہ کل عرب و مکرانہ و سندیون کو موقوف کر دینگے اور باشندگان ملک کے سوائے کسی کو سپاہ مین نوکر نہین رکھین گے **قلم ۱۲** سرکار انگریزی اقرار کرتی ہے کہ مہارا ول صاحب کے سرکش رشتہ دارون کی مدد نکریگی بلکہ اونکے مطیع کرنے مین مہارا ول صاحب کو مدد دیگی **قلم ۱۳** اس صلحنامہ کی نوین قلم مین مہارا ول صاحب نے اقرار کیا ہے کہ سرکار انگریزی کو خراج دینگے بطور طمانیت اوس شرط کے اقرار کرتے ہین کہ جو لوگ سرکار کیطرف سے خراج لینے کیواسطے مقرر ہون اونکو دیتے رہین گے اور بروقت ادا نکر سکین تو یہہ بھی قبول کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کیطرف سے ایجنٹ مقرر ہو کر شہر ڈونگر پور کی آمدنی محصول سے خراج وصول کیا جاوے۔

بانسواڑہ - عہدنامہ اوّل - قلم ۸ مہارا ول صاحب اور اونکے وارث و جانشین سرکار انگریزی کو خراج بقدر تین آٹھوین یعنی چھہ آنہ فی روپیہ آمدنی ملک ریاست سے ادا کرینگے۔

عہدنامہ دوم - قلم ۸ مہارا ول صاحب او اونکے وارث و جانشین اقرار کرتے ہین کہ جسقدر خراج دہارا یا دیگر ریاستون کا واجب الطلب ہی بذریعہ اقساط کے جو حسب گنجایش آمدنی ریاست سرکار انگریزی مقرر کرے ادا کرینگے **قلم ۹** مہارا ول صاحب اونکے وارث و جانشین اقرار کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کو خراج سالانہ جو سال بسال بموجب ترقی ریاست بانسواڑہ زیادہ ہوتا ہے گا

مگر فوج کا خرچ مہاراجہ صاحب کو دینا پڑیگا اگر فوج خرچ نقدا دا نکر سکین تو اپنے ملک کا
ایک جزو سرکار کو سپرد کردینگے کہ بعد ایصال مصارف فوج واپس دیا جاویگا۔
قلم ۷ جب مہاراجہ صاحب درخواست کرینگے سرکار انگریزی ٹھاکر و دیگر باشندگان
علاقہ ریاست کو جنہون نے فساد کر رکہا ہے اور اونکی حکومت اوٹھادی ہے
مطیع کردیگی اور مہاراجہ صاحب فوج متعینہ کا خرچ ادا کرین گے اگر نقدا دا نکر سکین
تو بالعوض اوسکے کسیقدر ملک سپرد کرینگے کہ بعد ایصال فوج خرچ واپس دیا جاویگا
قلم ۱۰ چونکہ سرکار انگریزی کی خواہش یہہ ہے کہ بیکانیر اور بہٹنیر کی سڑکین ممالک
کابل وخراسان کی تجارت کیواسطے قابل گذر و با امن ہوجاوین مہاراجہ صاحب
عہد واثق کرتے ہین کہ اپنے ملک مین اس خواہش کی کامل تعمیل کرینگے کہ سوداگر
بلا اذیت چلا کرینگے اور شرح معینہ سے زیادہ اون سے محصول نہ لیا جاویگا
جیسلمیر — قلم ۲ مہارا ول مولراج کی اولاد ریاست جیسلمیر کی وارث
ہوگی **قلم ۳** جب کوئی زبردست دشمن ریاست پر حملہ آور ہوگا اور ریاست
کو خوف عظیم ہوگا تو بشرطیکہ سبب تنازعہ منجانب راجہ صاحب پیدا ہوا ہو سرکار
انگریزی ریاست کی حفاظت مین کوشش کریگی۔
ڈونگرپور — قلم ۸ مہارا ول صاحب اقرار کرتے ہین کہ ریاست دہار
یا کسی دیگر سرکار کا خراج جو اب بذمہ ریاست ڈونگرپور ہے بذریعہ اقساط کے
جو سرکار انگریزی بنظر گنجایش آمدنی ریاست مقرر کرے سرکار مین ادا کرینگے
قلم ۹ مہارا ول صاحب منجانب خود و وارثان و جانشینان خود اقرار کرتے
ہین کہ سرکار انگریزی کے مصارف حفاظت کے عوض مین خراج سالانہ کہ حسب

ٹونک۔ قلم ۱ جو ملک عطیہ مہاراجہ صاحب ہلکر نواب میر خان صاحب کے قبضہ مین ہے اوسکے بدستور بہ قبضہ نواب صاحب موصوف اور اونکے وارثان رہنے کے سرکار انگریزی کفیل ہوتی ہے اور ملک مذکور کو اپنی حفاظت مین لیتی ہے

قلم ۲ بجز اوس فوج کے جو انتظام ملک کے واسطے ضرور ہو نواب میر خان صاحب اپنی کل فوج کو موقوف کر دینگے **قلم ۳** نواب میر خان صاحب کسی ملک مین زیادتی نکرینگے اور پنڈارہ و دیگر غارتگرون سے تعلق فسخ کرکے اونکی بیخ کنی اور سزا دہی مین سرکار انگریزی کو مدد دینگے اور بلا منظوری سرکار کسی سے عہد و پیمان نکرینگے **قلم ۴** نواب میر خان صاحب اپنا کل توپخانہ اور سامان جنگی بجز اوسکے جو قلعون کی حفاظت اور انتظام ملک کیواسطے ضرور ہو سرکار انگریزی کو دے دینگے سرکار سے اوسکی نقد قیمت ملیگی۔

قرولی۔ قلم ۱ جو خراج کہ مہاراجہ صاحب پیشوا کو دیتے تھے اور پیشوا نے سرکار انگریزی کو منتقل کر دیا ہے سرکار نے از خود معاف کر دیا ہے۔

بیکانیر۔ قلم ۶ ازانجا کہ بعض اشخاص سکنا علاقہ بیکانیر نے غارتگری و رہزنی کا طریقہ اختیار کیا ہے اور رفیقین متعہد کی غریب رعایا پر ظلم کرکے اونکا مال لوٹ لیا ہے مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ باشندگان علاقہ انگریزی کا جو مال ابتک غارت ہوا ہے واپس دلوا دینگے اور آیندہ کو اپنی ریاست مین رہزن و غارتگرون کو ارتکاب جرایم سے باز رکھینگے اگر مہاراجہ صاحب خود اسکا انسداد نکر سکین تو سرکار سے درخواست کرین کہ مدد ملیگی

حصہ سنید ہیہ
یک لاکہہ حصہ
نقد
معہ بنا
منہا
نقصان مال
معہ
سکہ چندیری اوجین اندور
یک لکہہ معہ
منہا
فیصدی
معہ سالانہ

حصہ پلکہ سمار
یک لاکہہ
نقد مال
معہ بنا
منہا
نقصان مال
معہ
سکہ چندیری اوجین اندور
یک لکہہ معہ
منہا
فیصدی
معہ سالانہ

अनन्त हृदा
انتہدا
سکہ نوندی
منہا
فیصدی
سالانہ

बलोन
پلون
منہا

حصہ سنید ہیہ | حصہ پلکہ | سنید ہیہ | پلکہ | پوار

इंदरगढ़ खोडेली
اندرگڑہ کہوٹولی وغیرہ
دس گانو بقیہ ٹہاکران
پلکہ و سنید ہیہ
سکہ نوندی
منہا
فیصدی
سالانہ

करवार गढ़या पीलदा
موضع کروار وگڑھیا و
پیلدا
منہا
فیصدی
سالانہ
پلکہ
پوار

حصہ پوار
نقد مال
منہا
فیصدی

سیوم شاہ آباد جو ابتک پیشوا کو دیا جاتا تھا علیحدہ

تفصیل ذیل اب تک مہاراجہ سیندہیہ کو دیتے تہے سرکار انگریزی مین داخل کرتے رہینگے

لـــ سکہ دہلی

کھوریلا

چہارم بوندی و دیگر مقامات	دو ثلث حصہ پرگنہ پاٹن و پرگنات اوریلہ و سامیدی و نصف پرگنہ کرور و یک ثلث پرگنہ برو ندن
للعـــ	للعـــ

سامیدی

کوٹہ۔ قلم خراج جو اب تک ریاست کوٹہ سے مرہٹہ رئیسون یعنی پیشوا و سیندہیہ و ہلکر و اپوار کو دیا جاتا ہے بموجب نقشہ مشمولہ کے سرکار انگریزی کے خزانہ دہلی مین ہمیشہ داخل ہوتا رہے گا۔

تفصیل خراج

کوٹہ
سے
لاکہہ
نقد مال
دو لاکہہ یک لکہہ
منہا
مال
عـــ
با قـــ سکہ چندیری اوجین اندور
دو لاکہہ لـــ
منہا
بٹہ سکہ جات
فیصدی ـــ عـــ
دو لاکہہ للعـــ سکہ دہلی

دو لاکہہ معہ ـــ سکہ کلدار شاہی

خراج سات کوٹہری
عـــ سکہ بوندی
منہا ـــ بٹہ
فیصدی
الـــ

لعـــ سکہ دہلی

لعـــ کلدار شاہی

امدنی پسفی روپیہ پانچ آنہ برائے دوام۔

جودہ پور۔ قلم ۶ خراج جواب تک راج جودہ پور سے مہاراجہ سیندہیہ کو دیاجاتا تہا حسب تفصیل فرد ایل سرکار انگریزی کوادا ہوتا رہے گا تعہد خراج فیمابین جودہ پور و مہاراجہ سیندہیہ فسخ ہوا۔

تفصیل [illegible]

قلم ۸ عندالطلب سرکار انگریزی راج جودہ پور سے پندرہ سو (۱۵۰۰) سوار سرکار کی نوکری کیواسطے بہیجے جایا کرینگے اور وقت ضرورت پر کل فوج جودہ پور بجز اوسکے جو ملک کے اندرونی انتظام کیواسطے ضرور ہو انگریزی فوج کے شامل ہوگی۔

بوندی۔ قلم ۴ سرکار انگریزی از خود مہاراو راجہ صاحب اور اونکی اولاد کو جو خراج کہ بوندی سے مہاراجہ ہلکر کو دیاجاتا تہا اور مہاراجہ ہلکر نے سرکار انگریزی کو منتقل کردیا ہے معاف کرتی ہے۔ اور سرکار اوس ملک سے بہی جس پر ریاست بوندی کے اندر مہاراجہ ہلکر اب تک قابض تہا بحق ریاست بوندی دست بردار ہوتی ہے۔

تفصیل ملک واگذاشت شدہ پرگنہ بہمن گنگ۔ پرگنہ لاکہاریہ۔ پرگنہ دیہہ۔ نصف پرگنہ کرور۔ نصف پرگنہ برودن۔ نصف پرگنہ پاٹن۔ چہارم بوندی وغیرہ

قلم ۵ مہاراو راجہ صاحب بوندی اقرار کرتے ہین کہ جو خراج و مالگذاری حسب

बह्मनगंग
लाखारया
देह
करवर
वरोंदन
पाटन

عہدنامجات مندرجہ صدر کی قلمین بابت خراج کے اور مخصوص الریاست

اودے پور۔ قلم ۶ پانچ برس تک کل ملک اودے پور کی آمدنی کا چہارم حصہ بابت خراج کے سال بسال سرکار انگریزی کو ادا ہوتا رہیگا اور بعد ازان تین آٹھوین یعنی فی روپیہ چھہ آنہ خراج ہر سال ادا ہوگا خراج کے باب مین مہارانا صاحب کسی اور سرکار سے تعلق نرکھینگے اگر کوئی اس قسم کا دعوی کرے تو سرکار انگریزی اوسکی جوابدہی کرنیکا اقرار کرتی ہے **قلم ۷** مہارانا صاحب کہتے ہین کہ ملک اودے پور کے اجزا کو اورون سے لیکر ناواجب داب لیا ہے اور اونکی واپسی کے خواہشمند ہین سرکار انگریزی بسبب عدم واقفیت کوئی عہد مستحکم نہین کرسکتی مگر راج اودے پور کی ترقی ہمیشہ مدنظر رکھیگی۔ اور بعد تحقیقات ہر خاص مقدمہ کے موقع مناسب پر حصول اس مطلب مین کوشش کامل کرتی رہے گی جو ملک اصلاح بامداد سرکار انگریزی ریاست اودے پور مین ازسرنو شامل ہو اوسکا خراج بھی حسب شرح بالا ادا ہوتا رہے گا۔

جے پور۔ قلم ۶ راج جے پور سے خراج مفصلہ ذیل سرکار انگریزی کو ادا ہوگا۔ سال اول بوجہہ زیرباری معاف۔ سال دوم چار لاکھ سکہ دہلی۔ سال سوم پانچ لاکھ۔ سال چہارم چھہ لاکھ۔ سال پنجم سات لاکھ۔ سال ششم آٹھہ لاکھ۔ ازان بعد آٹھہ لاکھ روپیہ سالانہ جب تک آمدنی ریاست چالیس لاکھ سے تجاوز نکرے اور جب آمدنی چالیس لاکھ سے زیادہ ہو تو علاوہ آٹھہ لاکھ افزونی

	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث وجانشین کسی سے زیادتی نکرینگے اگر اتفاقاً کسی سے نزاع ہوگا تو سرکار انگریزی میں ثالثی و تجویز کیواسطے پیش کرینگے اس شرط میں ریاستوں کی باہمی منازعتوں سے مراد ہے ؛	۵	۵	۵	۳	۶	۳	۳	۵	۵	۰	۷	۷	۷	۰
	عندالضرورت ومطالبہ سرکار انگریزی کے مہاراجہ صاحب حسب حیثیت اپنی سرکار انگریزی کی نوکری کیواسطے فوج بھیجیں گے ؛	۸	۷	[illegible]	۶	۹	۵	۵	۶	۶	۰	۱۰	۹	۱۰	۰
۹	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث وجانشین حسب دستور قدیم اپنے ملک کی تابعین کے حاکم ذی اختیار رہینگے اور سرکار انگریزی اپنے اختیارات فوجداری و دیوانی سے راج میں مداخلت نکریگی	۹	۸	۹	۳	۱۰	۰	۰	۷	۰	۰	۴	۴	۴	۵
۱۰	بشرطیکہ مہاراجہ صاحب سرکار انگریزی سے وفاداری کریں سرکار سے اونکی بہتری وفائدہ پر لحاظ رہیگا ؛	۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۱	کسی اور رئیس یا ریاست مہاراجہ صاحب سے خراج کا دعوی نکریگی اگر کرے تو سرکار انگریزی اوسکو جواب دیگی ؛	۶	۰	۷	۰	۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱۲	ریاست کے کاروبار حسب مرضی ورائے سرکار انگریزی انصرام پاوینگے اور سرکار رئیس کی خواہش کو ملحوظ رکھیگی ؛	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵	۵	۵	۰

ان عہدنامجات مین علی العموم شرایط مفصلہ ذیل درج ہین جس ریاست کے عہدنامہ مین جو شرط جس نمبر کے قلم مین لکہی ہی اوس شرط کی محاذی نمبر قلم مذکور درج ہے

نمبر شرط	مضمون شرط	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بالنسواڑہ		[illegible]
													[illegible]	[illegible]	
۱	درمیان اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ صاحب یا راجہ صاحب فلان اور فریقین کے وارث و جانشینون کی دوستی و اتفاق و احدیت فواید رہیگا ؛	۱	۱	۱	۱	۱	•	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	•
۲	ایک فریق کے دوست و دشمن فریقین کے دوست و دشمن متصور ہونگے	۱	۱	۱	•	۲	•	•	۱	•	•	۱	۱	۱	•
۳	سرکار انگریزی مہاراجہ صاحب کے ملک کو اپنی حفاظت مین رکہنی کی کفیل ہوتی ہے	۲	۲	۲	۲	۳	۱	۲	۲	۲	۳	۲	۲	۲	۱
۴	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث و جانشین سرکار انگریزی ہی باتفاق ماتحتی عمل کرینگے اور سرکار کو اپنا سرپرست سمجھکر کسی اور رئیس یا ریاست سے کچھہ تعلق نہ رکھینگے ؛	۳	۳	۳	۳	۴	۳	۳	۳	۳	۴	۳	۳	۳	۱
۵	مہاراجہ صاحب اور اونکے وارث و جانشین کسی دیگر رئیس یا ریاست سی بلا اطلاع و منظوری سرکار انگریزی عہد و پیمان نکرینگے مگر اونسی شوقیہ مراسلات دوست و رشتہ دار ون سے جاری رہینگے	۴	۴	۴	۳	۵	•	•	۴	۴	•	۶	۶	۶	•
۶	شرط خراج ہر ایک ریاست سے علیحدہ طور پر ہی اسواسطے یہان صرف نمبر قلم لکہا جاویگا تفصیل اوسکی عبارت مین درج ہوگی ؛	۶	۶	۶	۴ ۵	۷	•	۳	•	•	•	۸ ۹	۸	۸ ۹ ۱۳	۲ ۳ ۱۲

قلعہ وشہر پر ہمیشہ سرکار کمپنی کا قبضہ رہیگا اور یہہ بہی سرکار کی مرضی پر منحصر رہیگا کہ اپنی
فوج مہاراج رانا صاحب کے ملک مین بجز گوہد کسی جا یا کسی قلعہ مین جہان مناسب
سمجہین مقیم رکہین اور بجز قلعہ گوہد جس قلعہ ومقام مستحکم واقع ملک مہاراج رانا صاحب
کا مسمار کرنا مناسب سمجہین مسمار کردین **پرتاب گڈہ** کے راجہ صاحب کا
عہدنامہ بمضمون ودرجہ کمتر ومختلف ہے اسواسطے علیحدہ لکہا جاتا ہے **قلم اول**
راجہ صاحب جسونت راو ہلکر کی اطاعت وسرپرستی سے بالکل منکر ہوئے ہین
دوم راجہ صاحب عہد کرتے ہین کہ جو خراج اب تک جسونت راو ہلکر کو دیتے
تہے جسطرح نواب گورنر جنرل صاحب بہادر مناسب سمجہین گے سرکار انگریزی کو
دیتے رہین گے **سیوم** سرکار انگریزی کے دشمنون کو راجہ صاحب اپنے ملک مین
نہ رہنے دین گے اور اونکو اپنا دشمن سمجہین گے **چہارم** راجہ صاحب کی ملک
مین ہوکر افواج انگریزی اور سامان رسد مطلوبہ افواج مذکور کی آمد ورفت رہیگی
راجہ صاحب اونکی ہرطرح سے مدد وحفاظت کرینگے **پنجم** راجہ صاحب کی ریاست
پانچہزار من چاول دوہزار من دانہ تین ہزار من جوار ملہارگڈہ پر مہیا کرینگی اوسکی
نصف قیمت واجب مال پہونچنے سے چودہ روز مین اور باقی ماندہ اٹہائیس روز
مین ادا کیجاوے گی **ششم** اس اعتبار سے کہ راجہ صاحب شرائط بالا بہ
بلا تفاوت عمل کرینگے کرنل مری صاحب کمانڈنگ افواج انگریزی عہد کرتے ہین
کہ کسی طرح کا مطالبہ زر نقد یا دواب یا غلہ کا راجہ صاحب سے نکرینگے اور نہ اپنے
تحت کی فوج کی جماعتون مین سے کسیکو مطالبہ کرنے دینگے **ہفتم** جسقدر جاگیری
وسونا صاحب کمانڈنٹ فوج انگریزی بہیج سکین گے راجہ صاحب اوسکو دار الضرب

मलारगढ़

شرائط مخصوص الریاست

دہولپور۔ **قلم ۲**۔ اونرابیل کمپنی اقرار کرتی ہے کہ مہاراج رانا کیرت سنگہ
صاحب کو اونکے موروثی ممالک گوہد پر بطور مالک قابض کرے اور اضلاع مفصلۂ ذیل گोहद
بلا سہائی و بکفالت سرکار انگریزی اونکے اور اونکے جانشینون کے قبضہ و تصرف
مین رہین۔

گوالیار خاص۔ انتری و دیگر پنج محالات چمک۔ لوان۔ سلباے چینو۔ امبہ پور ग्वालियर आन्तरी
۔ سمولی۔ پریہار گڑہ وغیرہ جسمین پرگنہ سرواری ہے۔ تعلقہ چتور۔ پرگنہ بود चमक लवान सलवाय चनू
مع تعلقات۔ پہوپ۔ تعلقہ امری۔ بلدوہ۔ جگنی۔ ڈوندری۔ سرای جولا۔ अम्बापुर समोली
انہون۔ نور آباد۔ اٹورا۔ بہادرپور۔ بلوہی۔ کرواس۔ سویلی گوہد بیہیت परिहार गढ़ सरवारी
۔ تعلقہ سکہاری۔ امان۔ اندرکی۔ بہاندری۔ بہودا۔ لیہار وغیرہ चिनोर बोद
ضلع گنج وکاہری۔ گوجرہ۔ کٹولی۔ لاوان کلان۔ پرگنہ میوہ۔ رکوا تعلقہ फोमप अमरी बलदोह
دیوگڑہ۔ لبہار۔ رام پورہ۔ کگیس۔ کٹہوندریا۔ بک۔ گوپال لوم۔ जगनी डूंदरी

قلم ۳۔ سرکار کمپنی کے سپاہیون کی تین پلٹن ہمیشہ مہاراج رانا صاحب کے سरायजोला अन्होन
ساتھہ اونکے ملک کی حفاظت کے واسطے مقیم رہینگے اور مہاراج رانا صاحب اونکا नूराबाद अटोरा
خرچ بحساب پچیس ہزار روپیہ سکہ لکھنؤ یا زر مساوی اوسکی فی پلٹن کل پچہتر बहादुरपुर बलाही
ہزار روپیہ ماہواری یعنی ۹ لاکہہ سالانہ سرکار انگریزی کو ادا کرتے رہینگے جب مہاراج कुरवास बीहट
رانا صاحب کی طرف سے زر مذکور کے ماہوار ادا ہونے مین کوتاہی ہو تو سرکار
کمپنی کو اختیار ہوگا کہ کسی شخص کو مقرر کر کے زر مذکورہ بالا اوسکے اہتمام سے ملک سے
وصول کرے **قلم ۴**۔ مہاراج رانا صاحب قبول کرتے ہین کہ گوالیار کے

	طاقت سے کوشش کرینگے اور دوستی اور اتفاق ثابت کرنیکے موقع پر غفلت نکرینگے ؛			[illegible]			
۵	ازآنجاکہ آنریبل کمپنی بلحاظ دوستی قرار یافتہ کے مہاراجہ صاحب کے ملک کو بیرونی دشمنوں سے محفوظ رکھنیکے کفیل ہوتی ہے اسلئے مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہیں کہ اگر درمیان مہاراجہ صاحب اور کسی دیگر ریاست کے تنازعہ ہوگا تو مہاراجہ صاحب سبب تنازعہ کو سرکار کمپنی کی خدمت میں پیش کرینگے تاکہ سرکار اوسکا فیصلہ برضامندی کرادے اور اگر فریق مخالف کی شرارت سے فیصلہ نہو سکے تو مہاراجہ صاحب سرکار کمپنی سے مدد کی درخواست کرینگے حسب موقع دیجاویگی اور مہاراجہ صاحب قرار کرتے ہیں کہ ایسی مدد کے مصارف اوس شرح سے جو دیگر روساء ہندوستان قرار پاویگا ادا کرینگے ؛	۵	۵	۰	۵	۷	۰
۶	اگرچہ مہاراجہ صاحب اپنی فوج کے مالک ہیں مگر میدان جنگ میں جس فوج انگریزی کے شامل ہونگے اوس کے حاکم کی صلاح و راے کے بموجب عمل کرینگے ؛	۶	۶	۰	۰	۸	۰
۷	مہاراجہ صاحب کسی شخص کو رعایا انگریزی یا فرانسیس یا باشندہ دیگر ممالک فرنگستان سے بلامنظوری سرکار انگریزی نوکر نہ رکھینگے اور نہ کسیطرح اپنے ملک میں داخل ہونے دینگے ؛	۷	۷	۰	۰	۹	۰

ان عہدنامجات مین سے الیطہ مفصلہ ذیل درج ہین جس ریاست عہدنامہ مین جو شرط ... مین لکھی ہے اوس شرط محاذی ... نمبر درج ہے

ط	مضمون شرط	جیپور (قلم ۱)	جودہ پور (نمبر ۱)	ٹالو (نمبر قلم ۱ تا)	الور (نمبر قلم ۱)	و لسور برتاپگڈہ (نمبر ۱ تا)
۱	درمیان آنریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ صاحب فلان اور وارث و جانشین جانبین کی دوستی و اتفاق مستحکم ہوا ؛	۱	۱	۱	۱	۱
۲	از انجا کہ ہر دو سرکارون کے درمیان دوستی مستحکم ہوگی ہے اسواسطے ایکفریق کے دوست و دشمن فریقین کے دوست و دشمن متصور ہونگے اور اس شرط پر کاربند ہونا طرفین سے ملحوظ رہیگا ؛	۲	۲	۲	۲	۱
۳	آنریبل کمپنی ممالک مقبوضہ مہاراجہ صاحب مین مداخلت نکریگی اور اونسے خراج کا مطالبہ نکریگی ؛	۳	۳	۳	۳	جو ۱ تا ۱ [illegible]
۴	جب کبھی کوئی دشمن آنریبل کمپنی کے اوس ملک پر جو کمپنی نے پہلے دنون ہندوستان مین حاصل کیا ہے حملہ آوری کا عزم کریگا تو مہاراجہ صاحب کمپنی کی افواج کی مدد کیواسطے اپنی کل فوج بھیجینگے اور دشمن کو نکال دینے مین اپنی کامل	۴	۴	۴ [illegible]	۴	۶

نقشہ نمبر اول عہدنامجات سنہ ۱۸۰۳ع

نام ریاست	نام صاحب جنکے اہتمام سے عہدنامجات اورنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی منضبط ہوا	نام رئیس جس سے عہدنامہ ہوا	مقام انضباط	تاریخ انضباط	تاریخ تصدیق لواب گورنر جنرل صاحب بہادر	کیفیت
جے پور	جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی	مہاراجہ دہیراج راج راجندر سوائی جگت سنگھ صاحب بہادر مہاراجہ جے پور	سرنیدی علاقہ اکبر آباد	۱۲- دسمبر سنہ ۱۸۰۳ع ۲۷ شعبان سنہ ۱۲۱۸ھ پوس بدی ۸ سمت ۱۸۶۰	۱۵- جنوری سنہ ۱۸۰۴ع	जे सम बारलो
جودھپور	ایضاً	مہاراجہ دہیراج راج راجیشر مان سنگھ صاحب بہادر راجہ جودھ پور	ایضاً	۲۲- دسمبر سنہ ۱۸۰۳ع ۷ رمضان سنہ ۱۲۱۸ھ پوس سدی ۹ سمت ۱۸۶۰	تصدیق ہوا تاریخ نامعلوم	دستخطی جی ایم بارلو صاحب ڈی اوکٹی صاحب
بھرت پور	ایضاً	مہاراجہ بلونت سوائی رنجیت سنگھ صاحب بہادر مہاراجہ بھرت پور	•	۲۹- ستمبر سنہ ۱۸۰۳ع - ۱۱ جمادی الاول سنہ ۱۲۱۸ھ	۲۲- اکتوبر سنہ ۱۸۰۳ع	जे इडली
الور	ایضاً	مہاراو راجہ سوائی بختاور سنگھ صاحب بہادر مہاراجہ الور	پوہسر	۱۴- نومبر سنہ ۱۸۰۳ع - ۲۶ رجب سنہ ۱۲۱۸ھ - ۱۵ اگھن سمت ۱۸۶۰	۱۹- دسمبر سنہ ۱۸۰۳ع	
دہولپور	ایضاً	مہاراجہ سوائی کیرت سنگھ صاحب بہادر لوکیندر والی دہولپور	بیانہ گوالیار	۱۷- جنوری سنہ ۱۸۰۴ع - ۴ شوال سنہ ۱۲۱۸ھ ماہ سدی سمت ۱۸۶۰ دستخط لیک صاحب - ۲۹ جنوری سنہ ۱۸۰۶ع - ۱۵ شوال سنہ ۱۲۲۰ھ ...	[illegible]	
پرتاب گڑھ	کرنل مرّی صاحب کماندار افواج انگریزی مقیم اندر و نواحی مالوہ	راجہ ساونت سنگھ والی پرتاب گڑھ	لب دریائے چمبل	۲۵- نومبر سنہ ۱۸۰۴ع		

لارڈ مارنگٹن صاحب عرف مارکویس آف ولزلی صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان سرکار کمپنی اور مرہٹون خصوص جسونت راو ہلکر کے درمیان لڑائی ہوئی جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی نے مرہٹونکا اقتدار کم کرنے اور ملک مین امن وعافیت قایم کرنیکی غرض سے چند روساء راجپوتانہ کو ظل حمایت سرکار مین لیکر مرہٹون کے پنجہ سے نجات دی اونکے اہتمام سے روساء مفصلہ ذیل سے عہدنامجات منضبط ہوئے ۔

लार्ड मारिंगटन
मारकेस आफ़
वेलिसली
गिराई लेक

۸۲	چندک	चंदक	۳۲
۸۳	چاپوت کٹ	चापेतकट	۳۲
۸۴	سیندرو	सिंदू	۲
۸۵	انگکہ	अनंगग	۲
۸۶	پاٹک	पाटक	۲
۸۷	دایدیوتہ	दैद्योता	۲
۸۸	کرت پال	किरतपाल	۲
۸۹	کوٹ پال	कोट पाल	۲
۹۰	کانی	कानि	۲
۹۱	کلچارک / کورچرہ	कलचारक / कुर चरा	۲

فصل تیسری

راجپوتانہ کے عہدنامجات کا ذکر

بجز دہولپور کے کہ بوجہ قربت وتعلق مرہٹون کہ اوس ریاست سے سرکار اونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی کا اول تعہد ۱۸۰۳ء مین ہوا تہا۔ راجپوتانہ کی دیگر ریاستون سے سرکار انگریزی کے تعلقات ۱۸۰۳ء سے شروع ہوئی ہین اوس سے پیشتر عنقریب کل ریاستین مرہٹون کے ظلم وتعدی اور نواب امیرخان کی غارتگری سے تنگ وتباہ تہین جب سنہ مذکور مین بعہد حکومت

आनरेबिल ईस्ट इंडिया कम्पनी

۶۳	بالا	हाला	۴
۶۴	باہریہ	वाहरया	۴
۶۵	چاہل	चाहिल	۵
۶۶	مالیہ	मालिया	۵
۶۷	مانت وال	मान्तवाल	۵
۶۸	کال چورک	कालचोरक	۵
۶۹	ابہیر — ابہیر	अभीर — अहीर	۵
۷۰	ہوکارہ	मोकारा	۵
۷۱	دابیہ	दाबया	۵
۷۲	دیوت	देवत्त	۵
۷۳	کہرور	खरवर	۵
۷۴	پہاگڈول	भागडोल	۱
۷۵	موت وان	मौतदान	۱
۷۶	موہر	मोहर	۱
۷۷	گگیر	कगैर	۱
۷۸	کرجیو	करजेव	۱
۷۹	چادلیہ	चादलया	۱
۸۰	پلوپکارہ	पोकारा	۱۳
۸۱	سلالہ	सलाला	۱

۴۴	دہن پالی	धनपालि	۳۱
۴۵	اگنی پال	अग्निपाल	۵۱
۴۶	سکرنکہ	सकरंका	۳
۴۷	کورپالہ	कुरपाला	۳
۴۸	اوہل	ओहिल	۳
۴۹	پالکہ	पालका	۳
۵۰	تورندلیکہ	तुरंदलीका	۳
۵۱	ہرپال	हरपाल	۳
۵۲	ہوکر	मोकर	۳
۵۳	کیسیر	केसेर	۳
۵۴	بربیٹھہ	बरबेटा	۴
۵۵	باوریہ	बावरया	۴
۵۶	مارو	मारू	۴
۵۷	چوراسیمہ	चोरासिमा	۴
۵۸	کہانت	खान्त	۴
۵۹	کہیرہ	खेरा	۴
۶۰	راولی	रावली	۴
۶۱	مسانیہ	मसानिया	۴
۶۲	پلانی	पलानी	۴

۲۷	بڈگوجر	बड़गूजर		۵۶
۲۸	سنگار	सिंगार		۵۶
۲۹	سکروال	सिकरवाल		۵۶
۳۰	بیش	बैश		۵۶
۳۱	داہیہ	दाहिया		۶
۳۲	جوہیہ	जोहिया		۵۶
۳۳	سوہل	सोहिल		۶
۳۴	نکومپ	निकुम्भ		۵۴۳۲۱۶
۳۵	راج پالی	राजपालि	راج پالیکا राजपालिका	۳۲۱۶
۳۶	داہمہ	दाहिमा		۵۴۶
۳۷	ہُول	हूल		۵۲۶
۳۸	داہریہ	दाहरया		۵۴۳۶

انکے علاوہ دیگر فہرستوں میں یہہ نسلیں اور لکھی ہیں

۳۹	نورکا	नोरका	۱
۴۰	اسوریہ	असवरया	۵۱
	سارجہ	सारजा	
۴۱	سیپت	सिपत	۱
۴۲	کرجال	किरजाल	۱
۴۳	ہریہ	हेरा	۳۱

۱۷	بالا बाला			———	۶ و ۱ و ۳ و ۴ و ۵
۱۸	جھالا झाला		ماکواہانہ मकवाहाना	———	۶ و ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵
۱۹	جیتوہ जेतवा		کمرہ कमरा	———	۶ و ۴
۲۰	گوہل गोहिल	گوچر گوہل गोचर गोहिल	اونی گوہل उनि गोहिल	———	۶ و ۱ و ۲ و ۴
۲۱	سارویہ सारविया			———	۶ و ۴
۲۲	سِلر सिलर	سلار सलार	سلارا सलारा	راج تلک राजतिलक ———	۶ و ۱ و ۲ و ۳
۲۳	دابی दाबि			———	۶ و ۱
۲۴	گور गौड़			———	۶ و ۲ و ۵
۲۵	دودہ दोदा	دور दोर	دودیہ दोदिया	———	۶ و ۱ و ۴ و ۵
۶	گہیروال घेरवाल	بندیلہ बुंदेला	چندیلہ चंदेला		۶ ۵

۷ پریمار موری کابہ ——— ۵۴۳۲۱۶

परिमार मोरी काबा

۸ پھومان چوہان دیورہ نکومپ— ۵۴۳۲۱۶

चहूमान चौहान देवरा निकुम्प

۹ چالک سولنکی ——— ۵۴۳۲۱۶

चालुक सोलंकी

۱۰ راٹھوڑ ——— ۱۶

राठोड़

۱۱ پریہار پرتیہار ——— ۵۴۳۲۱۶

परिहार प्रतिहार

۱۲ چورا ——— ۵۴۱۶

चोरा

۱۳ تاک تکشک ناگ بنسی ——— ۲۶

ताक तक्षक नागबंशी

۱۴ جٹ جیٹ جاٹ ——— ۴و۶

जिट जीट जाट

۱۵ ہن ہون ——— ۳و۱و۶

हन हून

۱۶ کاٹی काटि ——— ۴و۶

فہرست اوّل قدیمی ۳۶ - فہرست دوّم چند کبیشر کے ۳۰ - فہرست سوّم مندرجہ کمرپال چرتر بزبان سنسکرت ۲۷ - فہرست چہارم مندرجہ کمرپال چرتر بزبان گجراتی ۳۴ - فہرست پنجم کہیچی کبیشر ۳۶ - فہرست ششم مرتبہ ٹوڈ صاحب ۳۸ -

چنانچہ ٹوڈ صاحب کی فہرست کی اڑتیس ۳۸ نسلین حسب تفصیل ذیل ہین اور دیگر فہرستون مین سے بہی جنہین وسے لکھی ہین ہر نسل کے محاذی نمبر فہرست درج ہین -

نمبر فہرست ہاے

۱	اکشواک	کاکستہہ	سوریہ	رویہ	—— ۲۲۱۶
	इक्ष्वाक	काकुस्था	सूर्य	रवीय	
۲	انویہ	اندو	سوم	چندر سہسا	—— ۲۲۱۶
	अन्वे	इंदु	सोम	चंद्र सहसा	
۳	گرہیلوت	کہیلوت			—— ۵۶
	गुहीलोत	गिहीलोत			
۴	یادو	جاریجہ	بہاٹی		—— ۵۴۳۲۱۶
	यादु	जारेजा	भाटी		
۵	تنور				—— ۵۶
	तंवर				
۶	کشواہا	کچھواہا			—— ۵۶
	कुशवाहा	कछवाहा			

۵۳ بلہی وال	۵۴ ٹیپوڑہ	۵۵ ٹیلوٹہ	۵۶ اتنبرگی
बलभी वाल	टीपोड़ा	टीलोटा	अतबरगी
۵۷ لادی ساکہ	۵۸ بیدنوڑہ	۵۹ کہیچو	۶۰ گسوڑہ
लादी साका	बेदनोरा	खीचू	गसोरा
۶۱ بہاؤبہر	۶۲ جیمو	۶۳ پدموڑا	۶۴ میہریہ
वहाबोहर	जेमो	पदमोरा	मेहरया
۶۵ ڈہاکروال	۶۶ منگوڑہ	۶۷ گویل وال	۶۸ موہوروال
डाकर वाल	मंगोरा	गोयलवाल	मोहोरवाल
۶۹ چیتوڑہ	۷۰ کاکلیہ	۷۱ بہاریجہ	۷۲ اندوڑہ
चीतोरा	काकलया	भारेजा	अंदोरा
۷۳ ساچوڑہ	۷۴ بہونگروال	۷۵ منڈاہلو	۷۶ برہمنیہ
साचोरा	भूगंर वाल	मंडाहलू	ब्रह्मनया
۷۷ باگڑیہ	۷۸ ونڈوریہ	۷۹ بوروال	۸۰ سوربیہ
बागडया	विंदोरया	बोर वाल	सोरबिया
۸۱ اوروال	۸۲ نفاگ	۸۳ ناگوڑہ	ایک کم ہے
ओर वाल	नफ़ाग	नागोरा	

टोड साहब

ٹوڈ صاحب نے چہتیس راج کلون کو پانچ مفصلہ ذیل فہرستون سے تحقیق کرکے ایک فہرست مرتب کی ہے اوس فہرست و دیگر فہرستونمین حسب شرح ذیل نسلین درج ہین —

[illegible]	[illegible]	[illegible]	कुहिनवाल
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	गुरतवाल
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	नार
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	दसोरा
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	निरोसिंहपुरा	सेवाला	वंटवड़ा
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	पंचमवाल
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	सूखी
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ठाकुरवाल	श्री गुरु	चाननवाल	ओरस्थितवाल

گوجر	جاٹ
गूजर	जाट

فہرست اقوام راجپوت جنکی ساکھا نہین ہین

جالیہ	پیشانی	سوہاگنی	چاہیرہ
जालथ्या	पेशानी	सोहागनी	चाहिरा
راں	سیمالہ	بوٹیلہ	گوتچیر
रान	सीमाला	बोटीला	गोतचीर
مالن	اوہر	ہول	باچک
मालन	ओहिर	हूल	बाचक

باٹر	کیرچ	کوتک	بوسہ	بیرگوت
बालर	केरच	कोतक	बुसा	बीरगोत

فہرست چوراسی اقوام تجارت پیشہ

سری سری مال	سری مال	اوسوال	بھگیروال
श्री श्री माल	श्री माल	ओसवाल	मगेर वाल
دیندو	پشکروال	میرتوال	ہرسورہ
दींदू	पुशकर वाल	मेरत वाल	हरसोरा
سورروال	پلّی وال	بہنمبو	کھنڈیل وال
सुरर वाल	पल्ली वाल	मम्बू	खंडेल वाल
دوربیوال	کیہیدروال	ڈیساوال	گوجروال

द्रोनाद हार
शेषनाग
कैलाश
मेवात

سطح پر لکھی ہے - دورناد ہار پہاڑ کی چوٹی پر کہ اوسکے وزن سے شیش ناگ
دبگیا ہے بیانہ کا محل بشکل کیلاش واقع ہے - واہمہ کے تین پسر اور دو
دختر تہین خدا کرے اس کلجگ مین اوسکا نام ہمیشہ رہے ایک دختر کی میوات
کے راجہ سے شادی کی اور دوسری کی چوہان کے ساتھہ اسکے جہیز مین
آٹھہ سین عورتین تریسٹھہ لونڈیان سو گھوڑے عراقی نسل کے دو ہاتھی مع
ڈہال و دلہ کے واسطے ایکسو چوبین پتلیان سحور تھہ ایک ہزار اشرفیان
دی ہین - بہاٹ نے اخیر مین لکھا ہے کہ واہمہ نے اپنے خزانہ کو سیم و زر
سے خالی کیا اور خلایق کی تحسین و آفرین سے بھرا ہے اور واہمی رانی سے
بیش بہا جواہر یعنی رین سے پیدا ہوا ہے -

فہرست قدیم باشندگان ہندوستان

باگڑی बागड़ी	میر मेर	کابہ काबा	مینہ मीना
بہیل भील	سیرہیہ सेरिअह	تہوری थोरी	کہنگار खंगार
گونڈ गोंड	بر भर	جنوار जनवार	سارہ सारद

فہرست اقوام زراعت پیشہ و چرواہان

ابہیر جنکو اہیر کہتے ہین अहीर · अभीर	گولہ गोला	کورمی جنکو کولبی بہی کہتے ہین कुरमी कुलम्बी

مفصل لکھا ہے سنہ ۹۹ ہجری مین خلیفہ بغداد کے سپہ سالار قاسم نے اوسپر حملہ کیا اور کمال بیرحمی سے پیش آیا مگر معلوم نہین کہ داہر اوس رئیس کا نام تہا یا اوسکی قوم کا نام تہا۔

दाहिमा داہمہ

داہمہ کا صرف بڑا نام باقی رہ گیا ہے جنکی مہمات وسخاوت کو بہاٹ بڑے فخر سے مشہور کیا کرتے تہے اونکا نام انقضاے مدت سات صدی سے صرف کتابون مین رہگیا ہے داہمہ بیانہ کا راجہ اور پرتہی راج چوہان کے زبردست سردارون مین سے تہا۔ वयाना

اس خاندان کے تین بہائی سلطنت مین بڑے عہدون پر ممتاز تہے اور جس زمانہ مین کہ انمین سے بڑا بہائی کیماس وزیر رہا ہے چوہانون کی تاریخ مین نہایت عمدہ زمانہ گذرا ہے وہ دشمنون کے حسد سے مارا گیا دوسرا بہائی پونڈیر سرحد پر بمقام لاہور سپہ سالار تہا اور تیسرا چاونڈ جس لڑائی مین پرتہی راج مع کل فوج سواران دریاے گگر پر مارا گیا اوسمین افسر تہا۔ केमास पुन्देर चावंड कग्गर

شہاب الدین کے مورخون نے بہی داہمہ چاونڈ راے کی شجاعت کی داد دی ہے اوسکا نام کہانڈے راے لکہا ہے اور یہہ بہی کہ شہاب الدین اوسکی بہادری سے بمشکل جانبر ہوا تہا۔ चावंडराय खांडेराय

چوہانون کی سلطنت کے ساتہہ یہہ نسل بہی معدوم ہوگئی پرتہی راج کا اکلوتا بیٹا رین سی چاونڈ کی بہن سے پیدا ہوا تہا مگر وہ دہلی کی شکست کے بعد زندہ نرہا چند بہاٹ نے بیانہ کی عظمت اور پرتہی راج اور داہمی رانی کی شادی کی کیفیت रेनसी चंद

یکبارگی حملہ آور دن پر گرا کر اونکو تباہ کردیا اور حفظ عزت و قاعدہ پناہ دہی میں اپنی بہی جان تصدق کرے۔ مجروح شدید ہوجانے پر اوس نے نہ کسی کی مدد قبول کی اور نہ میدان چہوڑا اور راضی نامہ سے صاف انکار کرکے اپنی تقدیر پر صابر و شاکر رہا۔

اب بندیلون کا خاندان بہت بڑا ہے مگر لقب گہیروال صرف اونکے اصلی گھرون مین ہے۔

بڈگوجر बड़गूजर

یہہ نسل سورج بنسی ہے اور سوائے گہیلوت کی صرف یہی ایک نسل رام کی خلف کلان لَو کی اولاد مین ہونیکا دعوی کرتی ہے بڈگوجرون کے قبضہ مین ڈہونڈا کا بہت ملک تہا اور قلعہ راجپور کہ راج گڑہ واقع راج الور سے پندرہ میل مغرب مین ہے۔ اونکا دار الحکومت تہا راج گڑہ اور الور بہی اونکے قبضہ مین تہے کچہوایون نے بڈگوجرون کو اس ملک سے خارج کیا تب ایک گروہ نے انوپ شہر لب دریائے گنگ مین پناہ لی اور وہان سکونت اختیار کی۔

राजपुर राजगढ़

अनूपशहर

سنگار सिंगार

اس قوم نے کبہی شہرت نہین پائی اونکی صرف ایک ریاست جگموہن پور لب دریائے جمن ہے۔

سکروال सिकरवाल

یہہ قوم بہی مثل سنگار کے روسائے راجپوتانہ مین کبہی مشہور نہین ہوئی ہے اور نہ اب کوئی اونمین سے خود اختیار رئیس باقی ہے۔ اگرچہ اونکے نام سے

ہوئی اوسکے حالات بہت مشہور و دلچسپ ہین اس لڑائی سے چندیلے پست
ہوگئے اور گہیروالون کو فتح آسان ہوگئی بندیلہ مان بیر کی فتح کی تاریخ سنہ ۱۲۰۰ع मानबीर
کے قریب ہے اوس سے تیرہوین پشت مین مدہوکر شاہ نے بیتوہ ندی پر اوڑچہہ मधुकरशाह ओरछा
آباد کیا۔ اور اوسکے بیٹے بیر سنگہ دیو نے بڑی طاقت حاصل کی بندیلہ ریاستون बीरसिंह
مین اورچہ سرگروہ ہوا مگر اوسکے بانی مدہوکر شاہ نے عالم و مورخ ابوالفضل کو کہ
عالی حوصلہ اکبر کا دوست و مشیر تہا ہلاک کرکے دوامی رسیاہی حاصل کی —
مگر وقوع اس امر کا سلیم معروف جہانگیر خلف اکبر کے اغوا سے ہوا تہا۔

زمانہ اکبر سے انتہاے سلطنت مغلیہ تک بندیلون نے کل بڑی مہمات مین
ناموری حاصل کی اور جیسے کہ دتیہ اور اورچہ کے بندیلہ رئیسون نے وفاداری दतया
اور جانفشانی سے خدمات انجام دین راجستان کے کل بہادر رئیسون مین سے
کسی نے نہ کین اورچہ کا بہگوان شاہجہان کی فوج کا ہراول تہا اوسکا بیٹا भगवान
سوپ کرن اورنگ زیب کی مہم دکن مین نہایت ممتاز سپہ سالار تہا اور دلپت सोपकरन दलपत
سیدان جاجئو مین مارا گیا اونکی اولاد نے آجتک بہادری نہین چہوڑی ہے आजो
بلکہ رئیس حال کے باپ نے جو شجاعت و جوانمردی کی ہے اوس سے زیادہ نامور
مغربی ملک کی تاریخ مین کوئی فعل ظہور مین نہین آیا ہے —

مادہو جی سیندہیہ کے انتقال پر اوسکی قبیلہ کی عورات نے اوسکے جانشین माधेजी
دولت راؤ کے خوف سے راجہ دتیہ کے پاس جاکر پناہ لی اونکی گرفتاری کی
واسطے فوج بہیجی گئی اور کہا گیا کہ بصورت انکار گرفتاری سے لڑائی ہوجاویگی اوس
شجاع نے حملہ کا بہی انتظار نکیا اور صرف تین سو چیدہ بہالہ بردار سوار لیکر

حملہ آوروں نے نکالا تہا اوسوقت سے کہ نام جاتا رہا اور جیتوا رکھا گیا یہہ قوم
ہنومان دیوتا سے کہ بشکل بندر ہوا ہے پیدا ہونیکا دعوی کرتی ہے اور اسکی تصدیق
پُنْछेरे مین کہتے ہین کہ ہمارے رئیس سارشترہ کے رانا پونچھیرہ یعنی دم دار ہوئے ہین۔

गोहिल کوہل

یہہ ممتاز نسل کسیقدر راجپت سے سورج بنسی ہونیکا دعوی کرتی ہے گوہلون کی
ना खेरगढ़ بود و باش جونہ کہیر گڈہ مین لونی ندی کے خم واقع میواڑ پر تہی مگر یہہ معلوم نہین
کتنی مدت تک رہی۔

खेरवा اونہون نے اس مقام کو اصلی بہیل رئیس مسمے کہیروہ سے لیا تہا اور بیس پشت
تک قابض رہے۔ بعد ازان بارہوین صدی مین راٹہوڑون نے اونکو بیدخل
کیا وہان سے سارشترہ مین جاکر اونہون نے بیرم گڈہ مین قیام کیا وہ مقام بہی
تباہ ہوا تب ایک شاخ بگوہ مین ٹہیری راجہ نے نندن نگر معروف نند ود شہر کی لڑکی
१११९ नंदोद शोमपाल نرسिंह सीहोर سے شادی کی اور اپنے خسر کی جایداد چہین لی۔ اس رئیس مسمے سومپال سے نندود
کے رئیس حال نرسنگ تک ستائیس پشتین شمار کی جاتی ہین دوسری شاخ سیہور
भवननगर गोगो मेही مین مقیم ہوئی۔ اور بہون نگر اور گوگو شہر آباد کئے گوہلون کا مسکن بہون نگر خلیج
کہنبہی کے کنارہ پر واقع ہے اور سارشترہ کا مشرقی حصہ گوہلوارہ کہلاتا ہے۔
رئیس حال تجارت کرتا ہے اور اوسکے کتنے ہی جہاز ہین۔

सारिसपिया سارسپیہ سرویہ सिरविया

اس نسل کا صرف یہی حال معلوم ہے کہ کسی وقت مین مشہور تہی اگرچہ بہاٹون
کی فہرست مین درج ہے مگر اصل مین کہتری قوم سے نکلی ہے۔

کرنے کا منصب حاصل ہوا۔ راجپوتون مین فضیلت خاندان کل مراتب دنیوی سے اسقدر زیادہ سمجھی جاتی ہے کہ اگرچہ ظالم سنگھ عمدہ ترین ریاست کا منتظم تہا مگر اوس نے ایک دوم درجہ کے کچھواہہ رئیس کی دختر سے اپنے بیٹے کا منسوب ہونا باعث عزت و افتخار سمجھا۔

اس قوم کے سبب سے سارشترہ ملک کا حصہ عظیم جہالا وار کہلاتا ہے اور [illegible] مشہور ہے یہہ امر تو غیر تحقیق ہی کہ [illegible] کس وقت سے یہان [illegible] ہوئے ہین مگر جب رانا نے اول مرتبہ [illegible] تہے [illegible] بھی راج کے مشہور [illegible] کی شاخین بہت ہین [illegible]

کرنی

[illegible] جہالا کے سارشترہ [illegible] کے نام سے بھی [illegible] ملک [illegible] رئیس کے قبضہ [illegible] کا [illegible] اوسکا [illegible] ہے۔ [illegible] سلف [illegible] شاخ [illegible] [illegible] الحکم [illegible] رئیس [illegible] کے

کاٹی بہی بالاون مین سے نکلنے کا دعوی کرتے ہین اور اونکا لقب فرمانروایان ملتان وٹاٹہ ہے اوسکی اس سے تصدیق ہوتی ہے - تیرہوین صدی مین بالاؤن نے کو میواڑ پر حملہ کرنیکی طاقت تہی - اور مشہور رانا ہمیر کی اول مہم یہہ ہوئی کہ اوس نے

चीटोला

پہیٹولہ کے بالا رئیس کو مارا تہا ڈہانک کا رئیس حال بالا ہے اور یہہ قوم اب بہی بڑی سمجھی جاتی ہے

جہالا मकवाहाना مکواہانہ

काला

सारधनरा

یہہ قوم بہی ملک سارشترہ مین رہتی ہے اور اگرچہ شمسی قمری یا آتشی نسلون مین سے کسی مین بہی نہین ہے مگر راجپوت کہلاتے ہین غالباً اصل اونکی شمال سے ہی مگر اسکا کچھہ ثبوت نہین - ہندوستان بلکہ راجستان مین اس قوم کو کم جانتے ہین یہان توصرف قدیم شاہان یعنی والیان میواڑ کے ذریعہ سے آئے ہین اور اونکی منظوری کل عیبون کو ڈہانک لیتی ہے -

جب پرتاب رانا کو شاہنشاہ اکبر نے بالکل دبالیا اور جہالا سردار نے اوسکی بڑی وفاداری اور خیرخواہی کی اسکے جلدوے مین رانا نے اوسکے ساتہہ اپنی دختر کی شادی کردی اور اپنے دست راست پرنشست دی - مگر یہہ امر کہ یہہ عزت اوسکو صرف بعوض جانفشانی حاصل ہوئی تہی - نہ بوجہہ چہتیس راج کلون مین شمار ہونیکی اس سے بخوبی ثابت ہے کہ زمانہ حال کے ایک رانا نے ظالم سنگہ جہالا کے ساتہہ جو راج کوٹہ کا منتظم حکمران تہا اپنے ایک سردار کی دختر کی شادی بمشکل تمام منظور کی تہی اور ظالم سنگہ اور راناوت رانی کے خلف مادہو سنگہ کو اس رشتہ داری کی وجہہ سے اپنے ہم مرتبہ لوگون سے اعلی ترین رشتہ داری

کام مین اونکا دل نہین لگتا۔
کاٹی بے رحمی مین سب سے فایق ہین مگر ہمدران حال بہادری مین بہی ویسے ہی
ہین کہ اون سے زیادہ دلیر راجپوتون مین کوئی نہین ہے اونکا قد اکثر چہہ فیٹ
بلند ہوتا ہے بال کم ہوتے ہین اور آنکھین نیلگون جسم چست اور مضبوط ہوتا ہے
چہرہ پر ہوشیاری مگر سختی وسنگدلی نمایان ہوتی ہے۔

بالہ

बाला

زمانہ قدیم وحال کے مورخون نے بالا نسل کو راج کل مین لکہا ہے اونکا دعوی ہے
کہ ہم سورج بنسی ہین اور بالا یا باپا نامی ہمارا مورث اعلے رام کے پسر کلان لوکی
اولاد مین تہا اونکی اول آبادی سارشترہ کے اوس مقام پر تہی جو نہایت قدیم
زمانہ مین ڈہانک کہلاتا تہا بعد ازان مونگی پٹم کہلایا قرب وجوار کا ملک فتح کرکے
اوسکا بالاکہیتر نام رکہا اس ملک کا دار الحکومت بلبہی پور تہا اور خود ملقب بالارائے
مشہور ہوئے اسطرح اونکو میواڑ کے گہیلوتون سے قربت کا دعوی ہے اور یہہ
امر بعید از قیاس ہی نہین ہے کیونکہ اس خاندان کے لوگ مدت تک سارشترہ مین
حکمران رہے ہین گہیلوتون نے مہادیو کی پرستش شروع کی اوس سے پیشتر سورج کی
پرستش کرتے تہے اس سے اونکو پہتک ہونے مین بالا سے بہت مشابہت ہے
مگر بالا اندرش ہین ہونے کا دعوی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بالک پوترین جو کہ
واقع دریاے سندہ کے حکمران تہے سب اسکی تصحیح غیر ممکن ہے مگر قیاس ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے ہمارتہہ سیبہل نامی ایک کی اولاد مین سے ہین کہ اوسنے
دہرکوٹ آباد کیا تہا۔

बाला
बापा
रावल

ढांक
बालीपुर
बालाराय

मेहे تین کوس اور ایک گانو واقع جزیرہ نمانہی مین موجود ہین گو ذلیل ہوکر دیگر اقوام مین شامل ہوگئے ہین ۔

کاٹی
काटि

راجپوتانہ اور سارشترہ ہر دو ممالک کے مورخ متفق ہین کہ کاٹی قوم ہندوستان کی شاہی نسل سے ہے جزیرہ نما مغربی کی نہایت مشہور اقوام مین سے یہہ قوم ہے کہ اوس نے ملک کا نام سارشترہ سے کاٹیاواڑ کر دیا ہے اس ملک کے کل باشندون مین سے صرف کاٹی لوگون نے ہی مذہب و اوضاع و اطوار سے اپنی سیتہک اصل کو قایم رکہا ہے سکندر کے زمانہ مین اونکی بود و باش اوس گوشہ مین تہی جہان پنجاب کی پانچون ندیون کا اتصال ہوا ہے انہین کے مقابلہ مین سکندر خود چڑہ کر آیا تہا اور ایسا سخت مقابلہ ہوا کہ اوسکی جان بمشکل بچی ۔

اوس زمانہ سے ابتک کاٹی قوم کا برابر پتہ لگتا آتا ہے جیسلمیر کی روایتون مین مذکور ہے کہ بہاٹہیون کا کاٹیون سے مقابلہ ہوا تہا اور خود کاٹیون کی تاریخ مین درج ہے کہ دریاے سندہ کے جنوب مشرقی کنارہ سے وہ آٹہوین صدی مین اس ملک مین آئے تہے ۔

پرتہی راج کی لڑائی مین کاٹی بہت نامور رہے اوسکے اور اوسکے مخالف راٹہور کے یعنی طرفین کی افواج مین اس قوم کے سردار تہے ۔

کاٹی اب بہی سورج کی پرستش کرتے ہین اور صلح و پیشون اور محنت کی معاش کو ناپسند کر کے غارتگری وغیرہ کو بہتر سمجہتے ہین بجز اسکے کہ گہوڑہ پر سوار ہوکر اور بہالا ہاتہہ مین لیکر دوست اور دشمنون سے خراج وصول کرتے پہرین اور کسی

کردیا تب اطمینان سے بیٹھا۔

تاہم جیٹ لوگ پنجاب مین قایم رہے اور رنجیت سنگھ والی لاہور اس قوم سے عظیم الشان ریاست کا فرمان روا تہا اور یہہ وہی ملک ہے جہان پانچوین صدی مین یوچی لوگ آکر مسکن گزین ہوئے تہے اور جہان یادو جب غزنین سے نکالے گئے بجاسے تاکون کے مقیم ہوئے۔

جیٹ سوا اب بہی سیتہک قوم کی وضع رکھتا ہے اور زمانہ بہارتہہ مین جو جگریادو کرشن کا ہتہیا تہا اوس سے سلح ہے۔

ہون हून

چہتیس اقوام راج کل مین ہون بہی داخل ہے یورپ مین اس قوم نے بڑی بربادی وتباہی کی ہے مگر یہہ معلوم نہین ہندوستان مین کب سے آئی ہے۔ البتہ کاٹھی وبالہ وماکواہانہ کے ہمزمانہ ملک سارشترہ مین رہی ہے اگرچہ کسیوقت مین یہہ لوگ کل ہندوستان مین ہوئے ہین مگر شمالی ملک کی تاریخ مین انکا بالکل پتہ نہین لگتا ہے جبتوڑ پر مسلمانون کا حملہ ہوا تب انگتسی نامی ہون کا سردار بہی مع اپنی جمعیت کے مقابلہ کیواسطے دیگر ہنود کے شامل ہوا تہا۔ अंगतसी

قدیم روایت سے سکونت اس قوم کی دریاے چمبل کے مشرقی کنارہ پر قدیم مقام معروف بارولی پر تہی اور سناگر جاوری کا شہور رسندر ایک ہون رئیس کی شادی کا مقام ہے اور کہتے ہین کہ وہ دوسرے کنارہ پر بہی جہان بہینسرور ہے قابض تہا۔ बारोली सनागरचम भैंसरोर

یہہ قوم بالکل معدوم نہین ہوئی ہے۔ چند گہر ترسی ساوئی مین بروده बेसावई

کہ جاٹون کی بحری فوج کو اذیت پہونچاوین بادشاہ نے اونکی بیخ کنی کا قطعی ارادہ
کرکے ملتان مین اس نتیجہ کا انتظار کیا جاٹون نے اپنے عیال واطفال واسباب کو
سندہ ساگر مین بھیجدیا اور چار ہزار یا جیسا کہ بعضے کہتے ہین آٹھہ ہزار کشتیان لیکر
غزنویون پر حملہ کیا سخت محاربہ وقوع مین آیا خارون کے دہکّے سے جاٹون کی کشتیان
غرق ہوئین اور بعض آگ سے جل گئین کچھہ بچین سو گرفتار ہوئین البتہ بہت لوگ بچ رہے
تھے کیونکہ جاٹون کا مجمع جنکی شکست پر ریاست بیکانیر قایم ہوئی انہین لوگون کا
بقیہ تہا۔
اس واقعہ سے تہوڑے دنون بعد ہی جیٹ کی اصلی سلطنت کو بھی زوال آیا اور اکثر
نے ہندوستان مین آکر پناہ لی۔
سنہ ۱۳۶۰ع مین توگلق طاش تیمور قوم جیٹ کا بڑا خان تہا اسوقت تک یہہ لوگ بت پرست
تہے اوس نے خراسان کو فتح کرکے ٹرنیسکسیانہ پر حملہ کیا کہ وہان کا رئیس تو مفرور
ہوا مگر اوسکے بھتیجے امیر تیمور نے ملک کو فتح ہونے سے بچا لیا اور توگلطاش سے
دوستی پیدا کرکے ایک ہزار جیٹ جنگجویون کا افسر ہوگیا۔ سنہ ۱۳۶۹ع مین جب جیٹ کا
خان مرا تیمور اس قوم پر اتنا غالب آگیا تہا کہ مجمع عام نے خطاب خانی کا تیمور جیٹ سے
تیمور چوغطہ کو دلوایا۔ سنہ ۱۳۷۰ع مین اوس نے جیٹ قوم کی امیر عورت سے شادی
کرکے کوجند اور ثمرقند کو اپنے قدیم ملک ٹرنسوکسانہ مین شامل کیا۔ تبتک جیٹ
لوگون کی خودسری رفع نہوئی اس ملک مین سے کہ نوع البشر کی پرورش گاہ ہے
فساد وخونریزی موقوف نہوئی اور یہہ بہی سنہ ۱۳۸۸ع مین بعد چھہ حملون کے جنمین
اوس نے شہرون کو جلا دیا اونکی دولت کو لوٹ نیا کل قوم کو عنقریب نیست ونابود

तोगुलताशतैमूर
(न्सो) किसयाना

کتبہ مین ذکر ہے اوسکا دارالحکومت اوس ملک مین سلندرہ پورہ لکھا ہے اور بلاشبہ یہہ سالباہن پور ہے - جہان تاک کے نکالنے پر یادو بہاٹہیون نے بود وباش کی تہی یہہ امر کہ اسوقت سے کتنے زمانہ پیشتر جیٹ لوگ راجستان مین داخل ہوے کسی قدیم تر کتبہ سے تحقیق ہوگا مگر ہان سنہ ۴۴۰ء مین وے صاحب اقتدار ہوگئے تھے -

सलेंदरापुरा

جب یادو سالباہن پور سے نکالے گئے اور دشت ہند کے داہیہ اور جوہیہ راجپوتون مین پناہ لینے کے واسطے آنصوب دریاے ستلج گئے اور وہان دیراول کو اپنا دارالحکومت بنایا اکثر نے مجبور ہوکر مذہب اسلام اختیار کیا اور اپنا نام جاٹ رکہا اور اوسکے وقایع جادون مین کم سے کم بیس شاخین لکہی ہین اس کتبہ سے پانچ سو برس بعد تک دریاے سندہ کے مشرقی کنارہ پر اور پنجاب مین جاٹون کے زبردست گروہ ہونیکا حال محمود ومظفر ہندوستان کی واقعہ سے بخوبی ثابت ہے کہ اونہون نے بڑے زور شور سے اوسکا راستہ روکا تہا سنہ ۴۱۶ ہجری و سنہ ۱۰۲۶ عیسوی مین محمود نے بڑی فوج سے جاٹون پر حملہ کیا کہ اونہون نے سارشترہ کی اخیر مہم سے واپس آنے پر اوسکو بہت تنگ کیا تہا

दाहिया जूहिया देरावल

حدود ملتان پر اوس ندی کے برابر جو کوہ جود کے قریب بہتی ہے جیٹ لوگ رہتے تہے جب ملتان مین پہونچکر دریافت کیا کہ جس ملک مین جاٹ رہتے ہین وہ ندیون سے محفوظ ہے اوس نے پندرہ سو کشتیان تیار کرائین اور اس غرض سے کہ دشمن جو بحری جنگ مین مشاق ہین کشتیون پر چڑہ نہ جاوین کشتیون مین چہہ خار لگواے اور ہر کشتی مین بارہ مجرا ہین رکھہ کر بعض مین آتشی گولے رکہہ

जवद

हिरोडोटस
डिगाइंस

ہیروڈوٹس کہتا ہے کہ جٹ لوگ واحد پرست تہے اور روح کے غیر فانی ہونے کا اعتقاد رکہتے تہے اور چینی مصنفون کے ذریعہ سے ڈی گائینس نے لکھا ہے کہ اونہون نے بہت قدیم زمانہ مین بدہ کا مذہب اختیار کر لیا تہا۔

جیٹ قوم کی روایتون سے اونکا مسکن مغرب دریاے سندہ پایا جاتا ہے اور یادون مین سے اونکا نکاس دریافت ہوتا ہے اس سے واقعات یادو کے کہ وہ زابلستان سے آئے تہے تائید ہوتی ہے اور اس قوم کے کرشن سے پیدا ہونیکا گمان رفع ہوتا ہے بلکہ یقین ہوتا ہے کہ یوچی یوتی جنہین جیٹ کہتے ہین گروہ کثیر مین آکر آباد ہوئے

युचि.युति

اونکے اول مرتبہ وسط ایشیا سے انیصوب دریاے سندہ آنیکا کوئی حال تحریری نہین ملتا ہے غالب ہے کہ سائرس یا اوسکے بزرگون کی لڑائی ہوئی تب تکشک کے ہمزمانہ ہوئے ہون۔

ابہی لکھا گیا ہے کہ حملہ آوران ہندوستان کی مختلف اقوام معروف سیتہک سے نکلنے کے دعوی مین جیٹ و تکشک شریک ہین۔ پانچوین صدی کے ایک کتبہ سے پایا جاتا ہے کہ ایک ہی رئیس کو دونون لقب تہے اور اوسی کی نسبت شمس پرستی کے سیتہک اوصاف بہی لکہے ہین اسیطرح اوسمین یہہ بہی لکھا ہے کہ اس جیٹ رئیس کی والدہ یادونسل کی تہی اس سے اونکے چہتیس راج کل اور یادونسل مین ہونیکے دعوی کو استحکام ہوتا ہے۔

سنہ عیسوی کی پانچوین صدی مین جب کا یہہ کتبہ ہے جیٹ کی تاریخ مین بہت دلچسپ زمانہ ہوا ہے اصلی مصنفون کے حوالہ سے ڈی گائینس لکھتا ہے کہ یوچی یا جیٹ پنجاب مین پانچوین صدی یا چہٹی صدی مین قایم ہوئی تہی اور جس رئیس کا

تاانفرستان کو فیروز نے اوسی زمانہ مین جب تیمور ہندوستان پر حملہ آور ہوا گجرات
کا حاکم بنایا ظفر نے اپنے آقا کی کمزوری کو موقع غنیمت سمجھا اور اپنا نام مظفر
رکھکر تخت گجرات پر جا بیٹھا اوسکے پوتے احمد نے اوسکو مار ڈالا اور قدیم دار الحکومت
اہلواڑہ کی جگہہ عظیم الشان شہر آباد کرکے اپنے نام سے اوسکو احمد آباد نامزد کیا
حاکمان کے بیدرین مذہب سے اونکا نام راجستان سے جاتا رہا ہے اور
یا وصرف تلاش اونکا کہین پتہ لگتا ہے۔

چٹ

ہندوستان کی چھتیس شاہی نسلون کی قدیم فہرست مین جت بھی درج ہے
گر اسکو کہین کسی نے راجپوت نہین کہا ہے ... [illegible]
[illegible]

تکشک یعنی ناگ بنسیون نے بسر وری شیش ناگ حملہ کیا وہ زمانہ سنہ عیسوی سے چہہ یا
नोगरमा
सात صدی پیشتر تہا اور اوس زمانہ مین سیتہک قوم کی تو گرمہ کے بیٹون نے اسّی یا اسودہ
पसिस्व
یعنی گہوڑون پر چڑہکر مصر یا سریا پر حملہ کیا - ابو مہاتم مین تکشکون کو اخلاف ہماچل لکہا
ہے اور اس سے یقین ہوتا ہے وے سیتہک نسل کے تہے اور ہندوستان
کے خاندان قمری مین اس انقلاب سے آٹہہ عہد پیشتر پارسناتہہ تیئسوین بدہ نے
सारनेन
ہندوستان مین اپنا مذہب پہیلایا اور کوہ سارنیت مین بود و باش کی -
تاک کی قدیم تاریخ تو اسیقدر کافی ہے اب زمانہ حال کا مختصر حال لکہا جاتا ہے تکشک موری مدت
سے فرمان روائے چیتوڑ تہے گہیلوتون نے موری کو بیدخل کرکے اپنا قبضہ کیا اوس سے چند پشت
بعد اس دار السلطنت ہنود پر مسلمانون کا حملہ ہوا اکثر ہنود مین سے جنہون نے چیتوڑ
کی اعانت کرنا اپنے ذمہ سمجہا اسیر گڈہ کا تاک تہا اور معلوم ہوتا ہے کہ اسیر گڈہ پر یہہ خاندان
اس واقعہ کے بعد کم سے کم دو صدی تک قابض رہا کہ اوسکا رئیس پرتہی راج کی سواری مین
بہی تجمل سے شامل ہوا ہے - چندرا کی کبتون مین اسیر گڈہ کی تاک کو نشان پرواز لکہا ہے -
یہہ قدیم نسل جنجی کے مخالف اور سکندر کے رفیق بڑی حشمت اور تجمل سے ختم ہوئی زمانہ
حال مین تاکون کے مفقود الخبر ہو جانے کا بدل شاہان گجرات کی شہرت سے بخوبی ہو گیا ہے
کہ اونکے چودہ خاندان شاہی بلقب مظفر متواتر ہوئے ہین -
تغلق اول کے خلف محمدؐ کے عہد مین اوسکے بہتیجے فیروز جنگ پر ایک واردات ہوئی جس
سے تاکون کے ستارہ نے پہر بلندی پائی مگر اوس عروج مین اون کو اپنا نام اور
مذہب بدلنا پڑا تاک نسل کے سہارن نامی شخص نے اول اپنے خاندان مین
سے مذہب بدلا اور اپنی اصل قوم کو چہپا کر بنام وجیہ الملک مشہور ہوا اوسکے بیٹے

ابو الغازی نے لکھا ہے کہ تانک خلف ترک یا ترگیتی وہی تھا جسکو پورانون مین ترشک لکھا ہے - اور چینی مورخون کا تکیک جس نے یونان کے بیکٹریہ سلطنت کی تباہی مین اعانت کی اور اوس ملک کو اپنے نام سے ترکستان نام رکھا وہی ہے اور تاجک نسل جو اس ملک مین پہیلی ہوئی ہے اور جسکی تاریخ مفقود ہے تکشک کی اولاد مین معلوم ہوتی ہے سابقاً ذکر ہو چکا ہے کہ پالی یعنی بودہون کی حروف کے کتبہ جات اطراف راجستان مین بہت ملتے ہین اور نسل معروف تستہ و تکشک و تاک کی اقوام موریے و پرمار وغیرہ کے حالات اونمین پائے ہین - زبان سنسکرت مین لفظ ناگ و تکشک سانپ کے ہم معنی ہین اور قدیم تاریخ ہندوستان کا ناگ یعنی تکشک کہلاتا ہے تکشکون کا پریکشت کو قتل کرنا اور اوسکے پسر جنمیجی کا اون سے جنگ و جدل کرنا اور اخیر مین اون سے عہد نامہ خراج گذاری لکھوانا - جو مہابہارت مین لکھا ہے مبالغہ سے صاف کیا جاوے تو درحقیقت ایک تاریخی واقعہ ہے جب سکندر ہندوستان پر حملہ آور ہوا اوسکو کوہ پیروپامسہ پر پرتیک اور تاک اقوام ملی تہی اور یہہ بہی بہت قرین قیاس ہے کہ شاہ مقدونیہ کا رفیق ٹیکسائل تاکون کا سرگروہ تہا - جیسلمیر کے بہاٹہی رئیسون کی قدیم تاریخ مین بعد مفروری اونکی زابلستان سے اونہون نے لب دریاے سندہ سے تاکون کو بیدخل کیا اور بجاے اونکے خود قابض ہوئے - اوس زمانہ کا دار الریاست سالباہن پورہ لکھا ہے اور چونکہ اس واقع کی تاریخ یودہشٹر کا شنہ ۳ لکھا ہے پس اگر سالباہن جو تکشک تہا اور جس نے بکرم تنور کو فتح کیا اوسی خاندان مین ہو جسکو بہاٹہیون نے بیدخل کرکے جنوب کی طرف نکالدیا تہا تو کسی طرح بعید از قیاس نہین ہے -

तानक
तक
तरगेती
तरिष्क
तकयुक
बैकटरया
ताजक
परीक्षत
जन्मेजय
पेरोपामसा
प्रतीक
टैकसैल

انہلواڑہ کو فتح کیا تب اوسکے رئیس کو بہی خارج کر کے بجاے اوسکے خاندان سابقہ
سے کہ قدامت وحسب ونسب مین مشہور تہا دابشلیم نامی رئیس کو مسند نشین کیا اس
نام کا پتہ نہین ملتا ہے دابی ایک مشہور قوم تہی جسے لوگ چورا کی شاخ بتلاتے ہین
اگر دابی اور چورا مرکب ہو کر دابشلیم غلط مشہور ہو گیا ہو تو عجب نہین ہے یا چورا سمہ
جسکو بعض قدیم یادون کی شاخ تبلاتے ہین اوسمین ملا ہو۔

سارشترہ کی سارا یعنی چوراسرداروں کی قدیم رشتہ داری سورج بنسیون سے
باوصف انقصار عرصہ زاید از یکہزار سال ابتک جاری ہے کیونکہ اگرچہ خاندان
راناسے رشتہ داری ہونا راجپوتون مین کمال عزت کا باعث ہے تاہم باوصف
مفلسی اور بیقدری کے چورا ابتک اونکی رشتہ داری کے لایق سمجھے جاتے ہین
راناجوان سنگہ کی والدہ کسی چہوٹے سے چوراسردار گجرات کی بیٹی تہی۔ اب اونکا
کوئی خاندان ایسا نہین ہے جسکا حال لکہا جاوے صرف ایّام گذشتہ کی شہرت
اونکی ناموری کے واسطے کافی ہے۔

تاک جسے تکشک کہتے ہین

ہندوستان پر جو لوگ اول حملہ آور ہوئے علے العموم بنام تکشک مشہور ہین اونسے
دیگر اقوام بطور شاخ نکلے ہین۔ قوم جیٹ سے بہی کہ اوسکی بہت شاخین ہین یہ
قوم بیشتر ہوئی ہے۔

सिथिक
सकेत
साकाद्वीप

اگرچہ یہہ نکتہ کہ سیتہک نامی نسلون کا جو باعتبار سکتائی یا ساکادوپ یعنی سرزمین
جیٹ کے نامزد ہوئے ہین ابتدائی لقب کیا تہا ایک طرح کی قیاس دوانی ہے مگر
اونکو ایک دوسرے سے علیحدہ سمجہنا بہی مقتضاے عقل نہین ہے۔

اگر واقع مین یہہ لوگ غیر ملک کے ہین تو بہت قدیم زمانہ مین آکر رہے ہونگے کیونکہ اونکے اکثر اشخاص کے میواڑ کے سورج بنسی رئیسون سے جس زمانہ مین والی میواڑ بلبھی کے مالک تہے رشتہ داری ہوئی ہے۔

چورا قوم کا دارالحکومت دیو بندر واقع ساحل سارشترہ تہا اور سومناتہہ کا مشہور مندر مع چند دیگر مندرون کے بال ناتہہ یعنی شمس ہے نامزد ہوا تہا اس سے سارا یعنی پرستندگان شمس کی قوم سے منسوب ہے اور غالباً قوم کا نام سارا اور ملک کا نام سارشترہ اسی سے ہوئے ہین۔ दीप बंदर सारा

آفت آسمانی سے یا جیسا کہ ہنود یقین کرتے ہین بہ جزاے سرقت بحری جو دیو کی رئیس نے اختیار کی تہی سمندر نے چڑہ کر اوسکی دارالریاست کو غرق کر دیا چونکہ یہہ کل ساحل بہت پست ہے اگر واقع مین ایسا ہوا ہو تو عجب نہین ہے اور شاید ایسا ہوا ہو کہ عرب کے لوگون نے جو اس ملک مین تجارت کرتے تہے اپنے جہازون کی غارتگری کی علت مین اونکو تنگ کر کے نکالدیا ہو چنانچہ اسکی تصدیق تاریخ میواڑ سے ہوتی ہے کہ وہان کے رئیس نے چورا راجپوتون کو بر اعظم اور جزیرہ نما سارشترہ مین جہان سے وے نکالے گئے تہے پہر قایم کیا تہا پہر سمنت ۸۰۲ مین دیو کے رئیس نے انہلواڑہ پٹن کی بنیاد قایم کی تہی کہ بجاے بلبھی پورہ کے وہ شہر اس نواح کے ملک مین دارالحکومت ہوا کتاب کہان راسہ سے یہہ بہی تحقیق ہوا ہے کہ قلعہ چیتوڑ پر مسلمانون نے اول حملہ کیا اوسکے مقابلہ مین قوم چورا کے سرگروہ چاتنسی نے والی میواڑ کو بہت مدد دی تہی۔ चातन्सी

تحریر فرشتہ سے معلوم ہوا کہ محمود غزنوی نے سارشترہ پر حملہ کر کے اوسکی دارالحکومت

اوسکا بدل دغابازی سے کیا یعنی چوندا نامی راٹھوڑ نے اخیر پریہار کو بیدخل کرکے منڈاور کی فصیل پر راٹھوروں کا جھنڈا قایم کیا۔

مگر میواڑ کے رئیسوں نے پریہاروں کی طاقت پیشتر سے ہی کم کردی تھی یعنی فقط ملک لینے پر قناعت نکرکے رانا کالقب جو سابقاً صرف اونہیں کو حاصل تھا آپ اختیار کرلیا تیرہویں صدی سنہ انگریزی میں چیتوڑ کے راول نے منڈاور فتح کی اور اوسکے رئیس کو مارا تھا۔

پریہار راجپوتانہ میں پھیلے ہوئے ہیں مگر کوئی خود اختیار ریاست نہیں رکھتے موقع اتصال کوہاری سندہ اور چمبل پران لوگوں کی ایک آبادی ہے کہ علاوہ تکلہ جات

कोहारी

واقع نالوں کے چوبیس [۲۴] دیہات میں بستے ہیں وے برائے نام مہاراجہ سیندھیہ کے تحت حکومت میں تھے وقت اجراے ششتر انتظام بہ نظر حفظ امن و عافیت ممالک لب دریاے چمبل دیہات مذکور علاقہ انگریزی میں داخل کئے گئے۔

پریہاروں کی بارہ قسمیں ہیں اون میں سے زیادہ مشہور اندوہ اور سندھیل ہیں دونوں کے لوگ لونی ندی پر ملتے ہیں۔

इंदोह
सिंधिल

چورا

चौरा

یہہ قوم کہ ایک دفعہ ہندوستان کی تاریخ میں بہت مشہور تھی اب برائے نام رہگئی ہے اور وہ بھی صرف بھاٹوں کی کتابوں میں اوسکی اصل کا کچھہ حال معلوم نہیں ہے نہ شمسی نسل سے ہے اور نہ قمری سے پس غالب ہے کہ سیتھک نسل سے ہو ہندوستان میں تو اس قوم کا نام بھی نہیں جانتے ہیں مثل دیگر اقوام نسل مذکور کے آنصوب دریاے سندہ پر جزیرہ نما سارشترہ تک محدود ہے

चांदभर शाकंभर	नान्तया	۱۳	تانتیہ	چاند بہر شاکنبہر خونخوار غارتگر ہین ۱۸۱۷ء مین مہاراجہ سیندہیہ نے کریم پنڈارہ کو قید کیا ۱۸۱۸ء مین فوج انگریزی کی یہان خونریزی ہوئی
	ग्लमेचा	۱۴	المیچہ	زمین نہین رکہتے ہین
	खारूरा	۱۵	کہارورہ	اتوت وجاورہ واقع مالوہ مین
	कुलमोर	۱۶	کلمور	گجرات مین ہین

प्रतिहार پرتیہار جسے پریہار بہی کہتے ہین परिहार

اگنی کل کی اس آخرین وکمترین نسل کا حال زیادہ نہین ہے - پریہارون نے راجستان مین کوئی بڑا کام نہین کیا ہے اور وے ہمیشہ دہلی کے تنورون اور اجمیر کے چوہانون کے مطیع وماتحت رہے ہین صرف ایک امر کہ ناہر راو نے خود اختیاری کے واسطے پرتہی راج کا مقابلہ کیا تہا تاریخ مین درج ہونیکے لایق ہے اگرچہ وہ کامیاب نہوا مگر اوسکے نام کے ساتہہ کوہ ارابلی کا ایک گہاٹہ جہان معرکہ ہوا تہا مشہور ہوگیا ہے -

मंडावर मंदोदरी منڈاور جسکا قدیم نام منڈودری تہا پریہارون کا دارالحکومت اور مارواڑ کا مقدم شہر تہا راٹہوڑون کی حملہ آوری سے پیشتر وہان اونکی حکومت تہی وہ جودہ پور سے پانچ میل شمال مین ہے اوسمین چند جینیون کے مندر ہین اور حروف پالی کے کتبے اوسمین اکثر پائے ہین -

قنوج کے مخروج راٹہوڑون کو پریہارون کے ملک مین پناہ ملی مگر اونہون نے

बांदूगढ़ علاوہ باندوگڈہ کے باگھیلہ نسل کے چھوٹے چھوٹے رئیس اب تک گجرات مین این انمین
पीतापुर थेराद مشہور ترین پیتاپور اور تھیراد ہین — میواڑ کے دوم درجہ کے سردارون مین سے
بہی روپ نگر کا رئیس سولنکی ہے اور خاص سادہ راے کے خاندان مین ہونیکا دعوی
کرتا ہے اس خاندان کے آدمی بہت بہادر ہین — اور طبعی موت سے کم مرتے ہین

سولنکیون کی سولہ ساکہا یعنی شاخین ہین

बाघेला	۱	باگھیلہ	راجہ بگھیل کہنڈ وال ریاست باندوگڈہ اور روسا پیتاپور و تھیراد و والج وغیرہ
पीर बुरा	۲	پیرپورہ	راؤ لنواڑہ
बेहिला	۳	بہیلا	کلیان پور واقع میواڑ بلقب راؤ ماتحت رئیس سلومبر
भूरता	۴	بھورتہ	بارو و ٹیکرا و چاہر واقع ریاست جیسلمیر اور جنگل مین مشہور غارتگر ہین اور بالدوت کہلاتے ہین
कलाचा	۵	کلاچہ	
लांघा	۶	لانگہہ	ملتان مین مسلمان ہین
लोगरू	۷	لوگرو	پیچند مین مسلمان ہین
बिकू	۸	بریکو	ایضاً
सूरकी	۹	سورکی	دکن مین
सिर वरया	۱۰	سروریہ	گرنار واقع سارشترہ مین
रावका	۱۱	راوکہ	ٹوڈہ علاقہ جیپور مین
रानीकिया	۱۲	رانکیہ	دلیسوری علاقہ میواڑ مین

पीतापुर मुदालन

جو نقصان جابجا ہوئے تھے اونکا دفعیہ ہونے لگا اور مندر سومناتھ نے تباہی سے سोमनाथ
نجات پاکر پھر فروغ حاصل کیا اور بالکارایون کی سلطنت نے پھر رونق پکڑی آخر شر बालिका
پر تھے راجہ گیہل کرن کے زمانہ مین ملک الموت نے بشکل علاؤالدین پھر دورہ کیا اور गेहलकरन
سلطنت انہلواڑہ کو تباہ کردیا گجرات اور سارشٹرہ کی زرخیز سرزمین وآبادان و
مالا مال شہرون کو دہلی کے تاتاری سپہ سالارون نے بے باکانہ تاخت وتاراج کیا
مندر آدناتھہ واقع کوہ سترنجیہ کو بہ تحقیر مذہبی اسلامی قربان گاہ قرار دیکر ایک مسلمان सत्रंजय
درویش مقرر کیا بودہا کی مورتون کو شکست وریخت کردیا اور اونکے مذہبی کتب خانہ
کا وہی حال کیا جو اسکندریہ کی کتب خانہ کا ہوا تہا انہلواڑہ کی فصیل مسمار ہوکر بنیاد
کہودی گئی اور قدیم مندرون کے ٹکڑون سے پھر بھردی گئی۔

سولنکی نسل کے باقیماندہ لوگ ملک مین متفرق ہوگئے اور سو برس تک بلا سرپرست
رہے آخر کار بعجیب رحمت الہی سے اوسی نسل کے ایک نامور شخص سے جسمین سے
اگنی کل والے آئے تہے اونکی پھر رونق ہوئی اور مسمار مکانات پھر تعمیر ہوئے۔

سہارن معروف تاک یا طاق نے جدید لقب ظفر خان اختیار کرکے اپنے اصلی
نام کو چھپایا اور مظفر ہوکر تخت گجرات پر بیٹھا اوسکے بیٹے احمد نے گرد نواح کے
عالی شان مکانات کے مصالحون سے احمد آباد شہر آباد کیا۔

اگرچہ سولنکیون کی اسطرح بیخ کنی ہوگئی مگر اوس سے بیشتر بڑ کے درخت کیطرح اونکی
کئی شاخین جابجا قایم ومستحکم ہوگئین تہین انمین مشہور ترین باگھیلہ ہے کہ باگھیلہ او
خاندان سدہ راے سے نکلی ہین اور ہندوستان کا بڑا حصہ بگھیل کھنڈ اوسکے نام
سے مشہور ہوا اور کئی عمدی سے سدہ راے کی اولاد اوسپر حکمران ہے۔

کہ اس سندہ مین قدیمی عظمت و شوکت اون کی اب تک نمایان ہے ۔ سمت ۹۸۷
مین بہوج راج جو چارونمین اخیر تہا معزول ہوا اور رسولراج سولنکی بجای اوسکے قایم ہوا سولراج نے انہلواڑہ
مین اٹھاون برس حکومت کی اوسکے پسر چاونڈراے سکے عہد حکومت مین محمود غزنوی
انہلواڑہ پر حملہ آور ہوا ۔ اور اوسکی دولت سے چند مکانات بطور یادگار فتوحات
خود تعمیر کیئے منجملہ اونکے ایک تعمیر بنام نہاد عروس بہشتی ایسی عمدہ تہی کہ اوسکی عظمت
کو انسان کی بنائی ہوئی چیزون مین سے شاید کوئی پہونچ سکے ۔ مسلمان مورخون
نے دولت معزوتہ کی تعداد اس کثرت سے لکہی ہے کہ یکایک یقین نہین آتا مگر
جب انہلواڑہ کی تجارت پر غور کیا جاوے تو اونکی تحریرین کچہہ مبالغہ نہین معلوم
ہوتا ہے بعد معاودت محمود کے انہلواڑہ مین پہر وہی رونق ہوئی اور سدراے
جے سنگہ کہ بانی ریاست سے ساتوین پشت مین تہا پہر فرمان رواے ہندوستان
ہوا ۔ کرناٹک سے دامن کوہ ہمالیہ تک بائیس ۲۲ ریاستین اونکے تحت حکومت مین ہوگئین
کُمر پال مگر اوسکے بیوقوف جانشین نے چوہان پرتہی راج کو ناراض کر دیا کہ کومرپال نامی خاندان
پرتہی راج چوہان کا ایک شخص سولنکی خاندان مین بتبنے ہو گیا تہا یعنی اوس نے مسند
انہلواڑہ پر بیٹہہ کر سولنکی کی پگڑی باندہی اور اوسی خاندان مین شامل ہوگیا کومرپال
اور سدہ راے دونون بودہ مذہب کے معتقد تہے اونکے زمانہ کی تعمیرات صنعت
وعظمت مین تعریف کے لایق ہین ۔
شہاب الدین کی فوج کے افسر کومرپال کے عہد حکومت کے اخرین زمانہ مین خلل انداز
بالو मूलदेव ہوئے اوسکے جانشین بالو مولدیو کے ساتہہ ۱۲۸۴ء مین یہہ خاندان ختم ہوا اور
سدہ راے کی اولادین سے باگہیلہ کا نیا خاندان بیسلدیو سے پیدا ہوا التشدد مذہبی

مدرایچہ	سنگرایچہ	بہورایچہ	بلایچہ	تسیرا	چچیرہ
मदरायचा	संगरायचा	भूरायचा	विलायचा	तसीरा	चचेरा
روسپہ	چندو	نکومپہ	بہاور	بانکیت	ساچورہ
रोसपा	चंदू	निकुम्प	भावर	बांकेत	सांचोरा

چالک جنہین سولنکی کہتے ہین چालुक

اگرچہ اگنی کل کی اس نسل کی تاریخ اوس مدت قدامت تک تحقیق نہین ہے جسکی پڑ ہار چوہان کی معلوم ہے - مگر سبب اسکا صرف یہی ہے کہ اونکی کتابین نہین ملتی ہین ورنہ اونکی عظمت وشہرت مین کسیطرح کوتاہی نہین ہے - بہاٹون کی روایت کی بموجب سولنکی قبل اسکے کہ راٹھوڑ قنوج پر قابض ہوئے - سور شہر لب دریاے گنگ کے راجہ تہے سولنکیون کا گوتر اچاریہ - सूर

مادونی ساکہا	بہاردواج گوتر	گڈہ لوکوٹ یعنی لاہور	نکاس سرستی ندی
मादूनी साखा	भारद्वाज गोत्र	लवकोट	सरस्वती नदी

شیام بید	کپلیشر دیو	کردومنی رکہیشر	تین پرور زنار	کیونج دیوی
श्याम वेद	कपलेश्वर	रुदेमुनि	परवर	क्योंज्ञदेवी

مئی پال پوتر کرسی نامہ سے تصدیق ہوتی ہے کہ لوکوٹ جسے لاہور کہتے ہین اونکا مسکن تہا اسواسطے اونکے ساکہا شل چوہانون کے مادونی ہے मैपाल पुत्र

تحقیق ہے کہ آٹھوین صدی مین لانگہا اور توگرہ - دو قومین ملتان اور قرب وجوار کے ملک مین رہتی تہین - اور جب بہاٹیون نے جنگل مین بود وباش اختیار کی اون کی بڑی مخالف تہین اور یہی لوگ کلیان واقع ساحل ملابار کے راجہ تہے लांघा तोगरा

چوہانون کی چوبیس شاخین ہوئی ہین اونمین سے منجملہ موجودین نہایت مشہور کوٹہ وبوندی کی ریاسین ہین اونہون نے چوہانون کی قدیم بہادری کو بڑی نیکنامی سے قایم رکہا ہے ضعیف العمر شاہجہان بادشاہ کی رفاقت مین بمقابلہ اوسکے خلف ناخلف اورنگ زیب کے چہہ بہائیون نے جان دی تہی مگر اون مین سے صرف ایک اتفاقاً جان بر ہوگیا۔

گاگرون اور راگہوگڈہ کی کہیچی اور سروہی کی دیورا جالور کی سوناگرا اور سانچور اور سوئی باہ کے چوہان اور پاواگڈہ کی پوتیچہ راجپوتون کے نام بہادری اور جوانمردی سے زندۂ دوام ہین۔ ان خاندانون مین سے اکثر اب بہی ویسے ہی بہادر ہین جیسے پرتہی راج کے زمانہ مین تہے۔

राघोगढ़
खीची
देवरा
सोनागर
सांचोर
सुईबाढ़
पावागढ़
पोतीचा

اکثر چوہان سرداروں نے زمین ندینے کی غرض سے اپنا مذہب کہو دیا ہے قایم خانے وسروانے وکرروالی وبیدوان کہ زیادہ تر انمین سے شیخاواٹی مین رہتے ہین۔ کم سے کم بیس مشہور ترین راجپوتون نے تبدیل مذہب کیا ہے مگر راجپوتون کے اعتقاد کے خلاف نہین ہے کیونکہ منو کی ہدایت ہے کہ زمین کی خاطر جورو بہی چہوڑ دینی چاہیے اس قول پر اول پرتہی راج کے بہتیجے ایشرداس نے عمل کیا تہا۔

چوہانون کی چوبیس ساکہا

چوہان	ہاڈا	کہیچی	سونیگرہ	دیورہ	پابیہ
चोहान	हाडा	खीची	सोनीगरा	देबरा	पाबया
گویلوال	بہدوریہ	نربان	ملانی	پوربیہ	سورہ
गोयलवाल	भदोरिया	निरवान	मलानी	पुरबया	सूरा

مگر یہہ سلسلہ صحیح نہین معلوم ہوتا ہے کیونکہ اونکی پیدایش بکرماجیت سے صدہا سال پیشتر ہوئی بتلاتے ہین پس ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہہ لوگ تکشک نسل مین سے ابتداے زمانہ مین ہندوستان پر حملہ آور ہوئے تہے چوہانون کے نامور راجہ اجی پال نے اجمیر آباد کیا تہا مگر قصبہ سانبہر جو سانبہر جہیل کے کنارہ پر ہے غالباً اجمیر سے بہی پیشتر موجود تہا اور اوسکے سبب سے اس نسل کے راجون کو سانبہری راؤ کا لقب ملا ہے تا وقتیکہ پرتہوی راج نے دہلی کو نقل دار الحکومت کرکے اپنا آخرین عظمت و جلال حاصل کیا چوہانون کی حکومت کے بہی دو بڑے مقامات تہے ـ

اکثر رئیس ہوئے ہین جنکے حالات سے چوہانون کی تاریخ مندرج ہے ـ اول تو مانک راے मानकराय
نے مسلمانون کا مقابلہ کیا تہا ـ دوسرے خود مسلمانون کی تاریخ سے ثابت ہے کہ
دہرما دہراج خلف بیسلدیو راجہ اجمیر نے محمود غزنوی کا نہایت سختی سے مقابلہ کیا धर्माधिराज वेसलदेव
تہا کہ اوسکو بہاگنا پڑا اور بحالت فرار مین جب سارشترہ کو جاتا تہا اوسکے ہاتھ سے بڑی ذلت اوٹہائی ـ

غالباً مانک راے پر قاسم جو ولید کا سپہ سالار تہا سنہ ہجری کی اول صدی کے اختتام پر حملہ آور ہوا تہا ـ اور دوسرا حملہ چوتہی صدی کے اخیر مین ہوا تیسرا بیسلدیو کے زمانہ مین ہوا کہ اوس نے مخالفان مذہب کے مقابلہ کیواسطے اپنے تحت مین بہت راجپوت رئیس جمع کئے ـ اس مقابلہ مین اودے دت پرمارہ چوہانون کا مددگار تہا ـ چونکہ اوسکی وفات سنہ ۹۶ا عیسوی مین تحقیق ہوئی ہے یہہ اجتماع محمود سے چوتہا بادشاہ مودود کے مقابلہ کیواسطے ہوا تہا ـ اور اسی فتح کا ذکر دہلی کی قدیمی لاٹہہ کے کتبہ پر ہے ـ

اُن کی خون ہڈیان اور گوشت کی بارش ہوئی اور ہر طرح کی ناپاکی پیدا ہوئی عبادات
اور ریاضت کچھ کارآمد نہوئی برہمنون نے پھر سے ایک آگ جلائی اور اگنی کنڈ کے گرد
جمع ہوکر مہادیو سے التجا کی آتشی چشمہ سے ایک صورت نکلی مگر اوسکا جنگ آوری
کا بھروسہ نتہا برہمنون نے اوسکو دروازہ کا محافظ بنا کر بٹھا دیا اس سبب سے اوس کا
پرتیہار دوار یعنی دربان حاجب پرتیہار کہلاتا ہے نام رکہا گیا۔ دوسرا پیدا ہوا — प्रतिहारद्वार
اور چالو یعنی کف دست سے بنا اسواسطے چالوک نام رکہا گیا۔ تیسرا پرمار یعنی اول — चालुक
مارنیوالا نام دیا ان سب نے ملکر دیتون پر حملہ کیا مگر غالب نہ آئی۔ پھر بششٹ — वशिष्ट
نے کنول پر بیٹھکر بیدی تیار کی اور دیوتاؤن کو مدد کے واسطے بلایا جب اوس نے
منتر اوچارن کئے۔ ایک شکل دراز قامت بلند پیشانی سیہ مو عمدہ چشم کشادہ — उच्चारण
سینہ خوفناک مہیب زرہ بکتر پہنے ہوئے کمان مع ترکش پر از تیر ایک ہاتھ
مین اور دوسرے مین چکر چترنگ یعنی چار عضو پیدا ہوئے اور اوسکا نام چوہان — चतुरंग
رکہا گیا۔

جب چوہان دیتون کے مقابلہ کیواسطے بہیجا گیا بششٹ نے دعا مانگی کہ میری
آسا یعنی امید پوری ہو کہ اس سے چوہانون کے کل دیبی آساپورنا ہوئے شکتی — आसापूर्णा
دیوی یعنی معبود طاقت نے ترشول لیکر بسواری شیر نزول کیا اور جسطرح آسا — शक्ति देवी
پورنا وکالکا نی اونکی عرض پر توجہہ کی اوسی طرح اوس نے چوہانون کی امداد کی — कालिका
نہ دیتون پر حملہ آور ہوا اونکے سرغنون کو مار ڈالا باقیماندہ سفر در جہنم واصل ہوئے
انہل نے دیتون کو مارا تہا برہمن خوش ہوئے اوسکی نسل مین پرتہوی راج تہا — अनहल
چوہانون کے کرسی نامہ مین انہل سے پرتہوی راج تک اونتالیس پشتین لکہی ہین

چوہان جنکا اصلی نام چہومان ہے चहुमान

चोहान

اگنی کلون مین سب سے زیادہ بہادر چوہان ہین بلکہ کل راجپوتون سے اونکی دلیری
وجوانمردی فایق ہے اگرچہ راٹھوڑ بہت بہادری کا دم بہرتے ہین مگر چوہان اون سے
بہی سبقت لیگئے ہین۔ ہاڑا و کہیچی و دیورا و سونی گرہ — اور دیگر چوبیس
شاخون مین سے ہر ایک کی جنگ آوری کے واقعات بہاٹون کی تصنیفات سے
بخوبی عیان ہین۔

हाड़ा खीची
देवरा सोनिगरा

لفظ چوہان کا مخرج چتر بہوجا چتر و بہا بیر یعنی جنگ اور چار دست ہے جب دیتون
سے لڑائی ہوئی سب ہار گئے مگر چوہانون نے کہ برہمنون کی اگنی سے پیدایش ہین شکست
نہ کہائی ۔

चतुभुज चतु
वड़ाबीर

واسطے اظہار عظمت کوہ آبو کے کہ مثل سومیر و کیلاش کے بوجہ بود و باش اجلیش کے
پہاڑون کا گرو سمجہا جاتا ہے چوہانون کی پیدایش کی مختصر کیفیت لکہنی واجب ہے۔
آبو پر ایک روز برت کرنے سے انسان کے کل گناہ معاف ہوجاتے ہین اور ایک
سال وہان رہنے سے نوع بشر کا گرو ہوجاتا ہے۔

सुमेरु
कैलाश

باوصف فضیلت کوہ آبو کے اور باینہمہ کہ منی لوگ کل خواہشون سے مبرا تہے
اور مادہ گاؤ کے شیر اور پہل پہول اور کند یعنی بیخ نباتات سے غذا حاصل کرتے
تہے دیتون نے اونکی آسایش پر حسد کرکے جگ کو خراب کیا اور دیوتون کا حصہ
خراب کردیا۔

برہمنون نے گوشہ نیرت یعنی جنوب مغرب مین ہون گے مصالحہ کے واسطے غار
کہدوا مگر دیتون نے طوفان برپا کرکے ہوا کو تاریک کردیا خاک کا بادل بندہ گیا

नैऋत हव

ملک ادرمت واڑہ کا ہے مگر ۱۸۱۸ء کی لڑائی کے بعد انگریزون کے قبضہ مین آنے سے خود اختیار نہین رہی

ریہار	रेहार	مالوہ مین چہوٹے گراسیہ دار ہین
ڈہونڈہ	ढूंडा	
سرتیہ	सरतिया	
ہریار	हरिआर	

علاوہ انکے دیگر نامعلوم شل

چانونڈہ	کہیجر	سگرا	برکوٹہ
चाबंडा	खेजर	सुगरा	बरकोटा
پونی	سامپل	بہیبہ	کلپوسر
पूनि	साम्पल	भीबा	कलपूसर
کلموہ	کوہیلا	پیا	کہوریہ
कलमोह	कोहिला	पया	कहोरया
دہند	دیبہ	برہر	جیپرہ
धंद	देबा	बरहर	जीपरा
پوسرہ	دہونتہ	ریکموہ	تیکہ
पोसरा	धुन्ता	रिकमवा	तेका

اکثر ان مین سے مسلمان ہین اور بعض آنصوب دریاے سندہ ہین۔

واقع دامن کوہ ابرابلی کے حکمران رہے ہین ؞

بجولی کا راو کہ رانا صاحب میواڑ کے دربار کے سولہ سردارون مین سے ہی دہار کے قدیم خاندان سے پرمار ہے اور شاید کل نسل مین وہی ایک معزز قائمنا رہا ہے ؞ बिजोली

پرمارونکی بتیس ساکہا

मोरी	موری	جسمین چندر گپت اور راجگان چیتوڑ جو کہیلوتون سے بیشتر تہے ہوئے ہین ؞	मोरी
सोदा	سودا	جسکو سکندر نے سیوکبوی لکہا ہے رو سا ربات و ہست بندہ تہا ؞	सोदा
सांकला	سانکلہ	رو سا ریونکل وراپرواٹہ ؞	सांकवा
रैवर	کہیر	دارالریاست کہیر الوہ ؞	रव
ऊमरा सूमरा	اومرہ سومرہ	سابقا جنگل مین تہے اب مسلمان ہین ؞	
विहिल विहिलं	ویہل	جسے بہل بہی کہتے ہین روسا چندراوتی ؞	
मे पावत	متی پاوت	رئیس حال بجولی واقع میواڑ ؞	
वलहार	بلہار	دشت شمالی ؞	
कावा	کابہ	قدیم زمانہ مین سار شترہ مین مشہور تہے اب سر وہی مین ہین ؞	
ओमता	اومتہ	رو سار اومت واڑہ واقع مالوہ کہ بارہ پشت سے وہان ہین اب پرمارون کے قبضہ مین سب سے زیادہ	

گہیلوتون نے چیتوڑ پر زبردستی قبضہ کیا اس سے ثابت ہے کہ رام کا جانشین ایسی سلطنت پر قادر نہو سکا ؛

جب تک ہنود کا علم قایم ہے بہوج پرمار اور اوسکے نورتن یعنی نو عالم شخصون کا نام ہستی کے صفحہ سے زائل نہین ہو سکتا مگر البتہ یہہ شک ہے کہ اس نام کے تین راجہ ہوئے ہین اور ہر ایک اونمین سے علم کا قدردان ہوا ہے معلوم نہین وہ بہوج جو سب سے زیادہ عالم اور مشہور ہنر پرور ہوا ہے کونسا تہا ؛

गोरी چندرگپت جسکو سکندر کا مخالف سمجہتے ہین قوم سے موری تہا اوسکو تکشک نسل مین بتلاتے ہین پرمارون کے قدیم کتبہ سے کہ موری اونہین کی بڑی شاخ

निशाना ہے اوسکا نشتہ اور تکشک نسل سے ہونا پایا جاتا ہے اور جو کتبہ اونکی دار الریاست چیتوڑ سے نکلا ہے اوس سے بہی یہی امر ثابت ہوتا ہے ؛

शालवाहन بکرماجیت کا فتح کرنیوالا سالباہن تکشک تہا اوسکے سن نے دکہن کے تنورون کے سنہ کو موقوف کر دیا - پرمارون کی عظمت ظاہر کرنے کے واسطے اب اونکی ایک بہی خود اختیار ریاست نہین ہے اونکے اقتدار کا دفتر صرف مسمار مکانات موجود ہین ؛

धात ہندوستان کے جنگل مین دہات کا رئیس اس شاہی نسل کا نمونہ رہگیا ہے اور اوس راجہ کی اولاد جس نے ہمایون کو جب تخت تیموریہ سے خارج ہو کر گیا پناہ دی اور جسکی دار الریاست امرکوٹ مین اکبر پیدا ہوا تہا معرض زوال مین آکر بلوچ حاکمون کے مطیع و دست نگر ہوئے تہے ؛

वहिल, चंद्रावती پرمارون کی پینتیس ساکہا مین سے وہل مقدم ہے کہ اس شاخ کے رئیس چندراوتی

چندراوتی[14] — سوہیدنہ[9] — پرماوتی[11] — امرکوٹ — بیکہر[12] — لودروہ[13] — پٹن[14]

पट्टन लोद्रवा बेखर अमरकोट परमावती मौमेदना चंद्रावती

انمین سے بعض کو اونہون نے فتح کیا تہا اور بعض کو آباد کیا تہا اگرچہ پرمارون کا خاندان انہلواڑہ کے سولنکی راجگان کے برابر دولتمند اور چوہان کے برابر باتجمل کبہی نہین ہوا مگر اونکی سلطنت دونون سے وسیع تر تہی اور زیادہ تر استقلال پاگئی تہی اور پریہارون سے کہ اگنی کل مین سب سے اخیر اور کمتر ہین بہرصورت فائق تہی کہ عرصہ تک اونکو اپنے تحت مین خراج گذار رکہا ہے ❊

مہیشر کہ راجگان ہیا کی قدیم تخت گاہ تہی پرمارون کی اول دارالریاست ہوئی بعد ازان اونہون نے بندیاچل کے اوپر دہارانگرا اور منڈو آباد کی اور اجین کو بہی کہ بکرم راجا کا دارالحکومت اور ہندوستان کا اول مناظرہ گاہ تہا اونہین کا آباد کیا بتلاتے ہین ان راجون کے عہد کی تاریخ شاید ہے کہ ساتوین صدی سے بہی بیشتر کی ثابت ہو ❊ हिया उज्जैन विक्रम

راجہ بہوج کا زمانہ تو تحقیق ہوگیا ہے یعنی ایک کتبہ سمنٹ کا نکلا ہے اوس سے چیتوڑ کے پرماتون کے اخیر راجہ کے مرنے اور گہیلوتون کے جانشین ہونیکی تاریخ پائی جاتی ہے ❊ भोज

پرمارون کی عملداری کی حد نربدا ندی تک ہی نہ تہی کتبہ مذکور الصدر کے زمانہ مین رام پرمار تلنگانہ مین حکمران تہا — اور چند نامی چوہان بہاٹ نے اوس کو کل ہندوستان کا راجہ اور گروہ کثیر روساء کا کہ اوسکے انتقال پر خودسر ہوگئے سرگروہ لکہا ہے وہی بہاٹ لکہتا ہے کہ پرمارون نے از خود ایسا کیا تہا مگر تلنگانہ चंद

فمری قوم کی مہالک جنگ وجدل کے اخیر مین پرستندگان شمس نے تو غالباً اپنا اقتدار
پہرحاصل کرلیا مگر اگنی کل کی پیدایش خاص اس غرض سے بتلاتے ہین کہ بال یا ایشور | वाल ईश्वर
کو دیت یعنی دہریون سے محفوظ رکہنے کیواسطے ہوئے تہے ॥

کوہ آبو پرجسکا اصلی نام اربدہ ہے پرستندگان شمس اور دہریون کی لڑائی | सार्वुध
ہوئی تہی ۔ بیرداں مذہب بودہ تو اوسکو اپنے اول بودہ یعنی آدناتہہ سے منسوب | आदनाथ
کرتے ہین اور برہمن ایشور یا اچلیش مخصوص الموقع دیوتا سے جس اگنی کنڈ سے | ईश्वर अचलेश
برہمنون نے چار نسلون کو اچلیش اور معتقدان کثیر المعبود کیطرف سے بمقابلہ
تکشک نامی سانپون یعنی واحد پرست بودہون کے سرگروہ کی لڑائی کرنیکے واسطے
پیدا کیا تہا اوسکو آبو کے شکہر پر اب بہی دکہلایا کرتے ہین ॥

اس پیدایش کا تخمیناً زمانہ تو دریافت ہوا ہے مگر تعجب یہہ ہے کہ اگنی کل کے چند
رئیس مسلمانون کی فتح کے وقت تک بودہ یعنی جین دہرم رکہتے تہے ॥

پرمار قوم جیسے نام سے معلوم ہوتی ہے مقدم جنگ آور نہ تہی مگر اگنی کلون مین سب سے
زیادہ طاقت ور تہی اوسکے پینتیس ۳۵ ساکہا ہوئے ہین اور اکثر نے اونمین سے
بڑے ملکون پر راج کیا ہے ۔ قدیم مقولہ ہے کہ دنیا پرمارون کی ہے اور نوکوٹی
مارستہل سے بہی یہی مراد ہے کہ ستلج سے سمندر تک کی زمین اس نسل کے

نو راجون مین منقسم تہی ॥

اونکی چودہ دارالحکومت حسب تفصیل ذیل تہی ॥

مہیشر ۔ دہار ۔ منڈو ۔ اوجین ۔ چندربہاگا ۔ چیتوڑ ۔ آبو

आबू चीतोड़ चंद्रभागा उज्जैन मंडू धार महेश्वर

کوگاوت — کھوسیانی — کہوسباوت — شیوبرن پوتہ — بنبیر پوتہ۔ اور بجانسے انکے کوٹھریان مفصلہ ذیل لکھی ہین ٭

نمبر	نام کوٹھری	ہندی مین نام کوٹھری	نام جاگیر	ہندی مین نام جاگیر	آمدنی سالانہ جاگیرداراول	تعداد جاگیرداران ماتحت	کل خاندان کی آمدنی	کیفیت
۱	پورنملوت	पूरन मलोत	نمیرہ	नीमेरा	عــہ ہزار	ایک	عــہ ہزار	
۲	بہیم پور	भीमपुर	معدوم					
۳	راجاوت	राजावत	جہلائے	झिलाय	عــٓ	عــ	یک لکھہ [illegible]	
۴	پرتاپ جی	परताप जी	معدوم					
۵	شیام داس جی	श्यामदास जी	معدوم					

اگنی کُل

अग्निकुल

چار خاندانون کو ہندو مورخون نے اگنی کُل یعنی آتشی نسل قرار دیا ہے پرمار پریہار प्रमार परिहार
چلوک جسے سولنکی کہتے ہین — چوہان روسا اگنی کل کے نہایت قدیمی کتبی پالے चलुक
حروف مین جہان کہین بودہ مذہب تہا ملتے ہین اونکو جو تکشک کی نسل مین بتلاتے चोहान सोलंकी
ہین اسکی تصدیق اسطرح پر ہوتی ہے کہ اگنی کل وہی نسلین ہین جنہون نے حضرت तक्षक
عیسیٰ مسیح سے دوصدی پیشتر ہندوستان کو فتح کیا تہا — اوسی زمانہ مین پارسوا पास्वो
تیئیسوان بودہ بشکل سانپ ہندوستان مین پیدا ہوا تہا تکشک کا مع پنگل کتاب पिंगुल
کے جو کرشن کے گرڑ کو پائی تہی بہاگ جانا دلیل اسکی ہے کہ پیروان پارسوا مجسم गरुड
بشکل سانپ اور ہمراہیان کرشن نامزد گرڑ کے درمیان مجادلہ تہا ٭

نمبر	نام اخلاف پرتھی راج	نام خاندان	نام مقام	آمدنی	تعداد جاگیر	خاندانکی جاگیر	کیفیت
۶	سلطان	سلطانوت	سورت چاندسر				
	सुलतान	सुलतानोत	चांदसर सूरत				
۷	پچائین	پچیانوت	سامبرہ	[illegible]	[illegible]		
	पंचाइं	पच्यानोत	सम्भरा				
۸		گوگاوت	دہونی	[illegible]	[illegible]		
		गूगावत	धूनी				
۹	کیم	کہومبانی	بہانس کہوہ	[illegible]	[illegible]		
	कैम	खुम्वानी	भासरखोह				
۱۰	کہومبو	کہومباوت	مہار	[illegible]	[illegible]		
	खुम्बो	खम्वावत	महगर				
۱۱	صورت	شیوبرن پوتہ	نیندر	[illegible]	[illegible]		
	सूरत	श्योवरण पोता	नीदर				
۱۲	بنبیر	بنبیر پوتہ	پاٹکو	[illegible]	[illegible]		
	वनवीर	वन वीर पोता	पाटको				

مگر نقشہ مندرجہ عہدنامجات ایجیسن صاحب مین کو ٹھریان مفصلہ ذیل نہین ہین ⁂

مین سے تھے مگر اصلی عظمت اونکے مثل دیگر راجکان راجپوتانہ خصوص رانا صاحب والئے میواڑ کے اوسوقت سے شروع ہوئی ہے جب سے خاندان تیموریہ دہلی مین تخت نشین ہوا ہے ؛

کچھواہون کی شاخین تو صحیح دریافت نہین ہوئین مگر بارہ کوٹھریان کہ پرتھی راج نے اپنے بیٹون کے نام سے مقرر کی تہین کہ بموجب نقشہ ٹوڈ صاحب کے حسب تفصیل ذیل ہین ؛

نمبر	نام اخلاف پرتھی راج	نام خاندان	نام مقام	آمدنی	تعداد جاگیر	خاندانکی جاگیر	کیفیت
۱	چتربہوج	چتربہوجوت	پنترو بگرو	[illegible]	[illegible]	ایک لاکھہ	
	चतुर भुज	चत्रभुजोत	वगरू पिनर				
۲	کلیان	کلیانوت	لوتوارہ و کلور	[illegible]	[illegible]	دو لاکھہ [illegible]	
	कल्यान	कल्यानोत	लोलवाड़ किलोर				
۳	ناتہو	ناتہاوت	چومو	ایک لاکھہ [illegible]	نا صد	دو لاکھہ [illegible]	
	नाथू	नाथावत	चोमू				
۴	بلبہدر	بلبہدروت	اچرول	لاکھ [illegible]	[illegible]	ایک لاکھہ [illegible]	
	वलभद्र	वलभद्रोत	अचरोल				
۵	کنہگار خلف جگمل	کنہگاروت	ڈگی تہودری	[illegible]	[illegible]	[illegible] لاکھہ	
	खंगार जगमल	खंगारोत	डिगी थोदरी				

۱۹ جوبسیہ
जोवासिया

۲۰ جورہ
जोरा

چار دیگر غیر معلوم ہین

راٹھوروں کا گوترا چاریہ — گوتما گوتر — مردونندنی ساکہا — شکراچاریہ گورو گرڑہپت اگنی پنکہنی دیوی ؛

गोतमा गोत्र मर्दुवंदना शाखा शुक्राचार्य गुरु गरुड़ पन अग्नि पंखनी देवी

کشواہہ جسے کچواہہ بہی کہتے ہین

कछवाहा — कशवाहा

رام کے دوسرے بیٹے کش سے کشواہا نسل پیدا ہوئی ہے جسطرح میواڑ کے رئیس لو کی اولاد مین ہونے سے لوا ہہ کہلاتے ہین کش کی اولاد کشواہہ کہلاتی ہے ؛ — लव लवाहा

کوسلہ سے دو خاندانون نے نقل وطن کیا تہا ایک نے سون ندی پر رہتاس آباد کیا۔ دوسرے نے کوہاری ندی کے نالون پر بمقام لاہر سکونت اختیار کی کچہہ عرصہ بعد اونہون نے مشہور راجہ نل کا مسکن قلعہ نرور تعمیر کیا اوسکی اولاد قلعہ مذکور پر کل زمانہ انقلاب تاتاری و مغلیہ مین قابض رہی اخیر مین مرہٹون نے اونکو خارج کیا اب نرور کا قلعہ مہاراجہ سیندہیہ کے قبضہ مین ہے ؛ — सोन रोहतास कोहारी लाहर नरवर

دسوین صدی مین اس خاندان کی ایک شاخ نے وہان سے علیحدہ ہوکر اور راجور کے قدیم باشندگان قوم مینہ و بڈگوجر راجپوتون کو بیدخل کرکے آمیر کی ریاست قایم کی ؛ — राजोर आमेर

بارہوین صدی مین کشواہہ راجپوت دہلی کے چوہان بادشاہ کے امراء عظام

دہلی کے بعد قنوج کی نوبت آئی جب اوسکا آخرین رئیس جے چند دریاے گنگ مین غرق ہوا اوسکا بیٹا مارستہل یعنی سرزمین موت مین پناہ پذیر ہوا ؛

اس لڑکے کا نام شیوجی تہا اوس نے منڈور کی پریہارون کی جگہہ مارواڑ مین راٹہوڑون کا خاندان قایم کیا ؛ यो जी

یہان بہی اونہون نے اپنی ویسی ہی جنگ آوری کی ہمت دکہلائی ؛

اب بہی جیسے لوگ شیوجی کے خاندان مین ملتے ہین اون سے زیادہ بہادر کوئی نہین ہے - مغل شاہنشاہون کے فتوحات مین سے عنقریب نصف راٹہوڑون کی لاکہ تلوارون کے زور سے ہوئے ہین اسمین شک نہین کہ شیوجی کی اولاد کے پچاس ہزار آدمی ایک دفعہ جمع ہوئے تہے راٹہورون کے چوبیس ساکہا حسب تفصیل ذیل ہین ؛

धांदल	١	دہاندل	भदेल	٢	بہدیل
चकित	٣	چکت	दूहरया	۴	دوہوریہ
खोकरा	۵	کہوکرہ	बद्दरा	٦	بدرہ
चजीरा	٧	چجیرہ	राम देव	٨	رام دیو
कबरया	٩	کبریا	हतूंदिया	١٠	ہتوندیا
मलावत	١١	ملاوت	सूंदु	١٢	سوندو
कटेचा	١٣	کٹیچہ	महोली	١۴	مہولی
गोगा देव	١۵	گوگادیو	महेचा	١٦	مہیچہ
जेसिंगा	١٧	جے سنگا	मुरसिया	١٨	سورسیہ

جہان اوسکا جمنا سے اتصال ہوا ہے - پاٹن توراوائی علاقہ جیپور جسکا رئیس شاہان دہلی کے خاندان سے قربت کا دعوی کرتا ہے ؛

راٹھوڑ राठोड़

اس مشہور نسل کی ابتدا مشتبہہ ہے اونکے کرسی نامہ سے تورام کے دوسرے خلف کوش کی اولاد مین سے معلوم ہوتی ہے اور اس وجہہ سے سورج بنسی ہین مگر اونکے بہاٹ اس بات کو قبول نہین کرتے - اگرچہ واقعی کش کی اولاد مین ہین مگر کسیب نسل شمسی کی اولاد دختر دیت سے سمجھے جاتے ہین اسواسطے ہرن کشیب کی اولاد دیت کی پیدایش ہونے سے بدنام ہے - اونکا اوجمید کی اولاد کشیتب نسل کے جانشین ہوکر بانی شہر قنوج ہونا عجیب ہے بعض مورخون نے راٹھورون کو کوشک نسل مین سے لکھا ہے ؛

कुश

कस्यप

दैत्य

हिरण्यकश्यप

अजमिद

कुशानब

कुसिक

गधिपुर

राٹھورون کا قدیم وطن گدہی پور یعنی قنوج ہے جہان وے پانچوین صدی مین حکمران تھے اور اگرچہ وے اوسوقت سے پہلے کوسلہ یعنی آیودہیا کے راجون کی نسل مین بتلاتے ہین مگر اوسکی تصدیق نہین ؛

कोसला

अयुध्या

پانچوین صدی سے اونکی تاریخ تاریکی سے نکلکر صاف ہوگئی ہے ہندوستان فتح تاتاریون کے زمانہ کے قریب راٹھوڑون نے دہلی کے تنور و چوہان بادشاہان اور انہلواڑہ کے بالیکا نسل کے ساتھہ راجگان ہند پر حکمرانی کرنے کے واسطے زور آزمائی کی ہے ؛

बालिका

اس حکومت کی نزاع نے اون سبکو برباد کردیا اندرونی شورش سے ضعیف ہوکر دہلی کے چوہان نے شکست کہائی اور اوسکے مرتے ہی شمال مغربی حد ٹوٹ گئی -

تنور
तंवर

تنوروں کو اگرچہ قبول کرتے ہین کہ یادو کی شاخ ہے مگر بہترین محققان نے منجملہ چھتیس نسلوں کے لکھا ہے اور اونکی شہرت سے واقع ہین وے اسکے مستحق ہین ؛

تنوروں کے خاندان کا نکاس کسی تاریخ سے تحقیق نہین ہوا پس ہمکو بردئے کے اس قول پر کہ وے پانڈوون مین سے نکلے ہین قناعت کرنی چاہیئے ؛ बरदे

اگر صرف ایک بکرماجیت جسکا سنہ عیسوی سن سے چھپن برس پیشتر شروع ہوا ہے اس خاندان کا فخر ہوتا تو بھی یہہ خاندان اعلی ترین رتبہ کا ہو سکتا تھا مگر اوسکی عظمت کی تائید کیواسطے ایسے ہی صدہا ذریعے موجود ہین ۔ دہلی قدیم اندرپرست جسکو یودہشٹر نے آباد کیا تھا اور حسب روایت آٹھ صدی تک ویران رہی تھی اوسکو اننگ پال تنور نے سمت ۸۲۹ مین پھر آباد کیا اوسکے بعد رئیسوں کی بیس پشتین ہوئین آخرین رئیس پھر آننگ پال نامی سمت ۱۲۲۰ مین ہوا وہ لاولد تھا اس سبب سے اپنے نواسہ پرتھی راج چوہان کو مسند نشین کرکے خود تارک ہوگیا تنوروں کی کوئی خوداختیار ریاست نہین ہے تاہم تنور لوگ پانڈوونکی نسل اور بکرمادیتہ کی اولاد مین ہونیکے اور اخیر مین ہندوستان کی فرمان روائی کرنیکے بہت نازان ہین اور اس نام کے عاشق ہین اگر تسلیم کیا جاوے کہ آننگ پال تنور اوسی خاندان مین سے تھا جس نے اندرپرست کو آباد کیا اور یودہشٹر کی اولاد ۲۲۵۰ سال بعد اوسی کی مسند پر بیٹھے تھے تو واقعی یہہ ایسا ماجرا ہے کہ اوسکی تاریخ مین نظیر نہین ہے اور حقیقت مین یہہ امر مقبول العوام ہے ؛ विक्रमादित्य इंद्रप्रस्थ अनंगपाल

اب تنوروں کی صرف دو ریاستین ہین تنورگڈہ کنارہ راست دریاے چمبل پر

مشہور ہین حال کے جاریجہ راجپوتون نے جو اتفاقات زمانہ سے سندھ کے مسلمانون مین مل گئے ہین کیقدر جہل سے اور کیقدر بنظر اخفاے ذلت خلوص خاندان کا دعوی چہوڑ دیا ہے اون کا رئیس کہتا ہے کہ شیام شہر سے آئے ہین اور ایرانی جمشید کے خاندان مین سے ہین اس سبب سے لفظ شیام کو جام کر دیا ہے کہ اس لقب سے جاریجہ کی چہوٹی ریاستین جام راج کرکے مشہور ہین *

یادو نسل مین سے زیادہ مشہور تو یہی دو ہین مگر اور بہی ہین جو ابتک یادو کہلاتے ہین - انمین سب سے بڑا قرولی کا رئیس ہے *

ब्रज सरसेनी

یادو کا یہہ خاندان برج سرسینی کی حد سے کہ متہرا کے گرد تیئس تیس میل تک ہے اور اونکے بزرگ بہی وہان ہی رہتے تہے باہر نہین گیا ہے سابقًا بیانہ مین تہے جب انسے نکالے گئے تو قرولی واقع مغرب اور سبل گڈہ واقع مشرق دریاے چمبل مین قایم ہوئے - سبل گڈہ کا ملک جسے یادو وتی کہتے ہین اس خاندان سے مہاراجہ

यादु वती

सत्री मथरा

سندہیہ نے چہین لیا ہے - سری متہرا مین خاندان قرولی کی چہوٹی شاخ کی ریاست ہے یادو کُل کے لوگ ہندوستان مین پہیلے ہوئے ہین اور مرہٹون مین سے بہی بڑے رئیس اسی نسل سے ہین - یادو نسل کے آٹھ ساکہا یعنی شاخین ہین *

यादू	۱ یادو	رئیس قرولی	۵ مدیچہ	मदेचा	نہیں معلوم
भाठी	۲ بہاٹہی	رئیس جیسلمیر	۶ بدمن	विदमुन	
जारेजा	۳ جاریجہ	رئیس کچہہ بہوج	۷ بودا	बुदा	
समनीजा	۴ سمیچہ	مسلمان سندہ	۸ سوہا	सोहा	

کے زور سے اونکو ملک چھوڑنا پڑا ہوگا ؛

دریاے سندھ پر واپس آکر اونہون نے پنجاب پر قبضہ کیا اور سالباہن پور آباد सालवाहनपु
کیا وہان سے بھی نکالے گئے تو ستلج اور گاڑہا ندیون کا عبور کرکے ہندوستان गाढ़ा
کے جنگل مین آئے وہان سے لانگہون کو جنہین جوہیا اور موہیلا وغیرہ داخل تھے लांघो जोहया
خارج کرکے سمت ۱۲۱۲ مین تان نوت دیراول اور جیسلمیر آباد کیا کہ کرشن کی मोहला तान्नोत देरावल
اولاد کے بہاٹیون کا جیسلمیر دار الحکومت ہے ؛

جو شخص زابلستان سے نکالا گیا اوسکا نام بہاٹی تہا اس سبب سے حسب دستور
راجپوتون کا قدیم لقب یادو موقوف ہوکر بجاے اوسکے لقب جدید بہاٹی قایم
ہوا بہاٹیون نے گاڑہا ندی سے جنوب مین کل ملک پر قبضہ کر لیا مگر راٹھوڑون
کے آنے کے بعد اونکی طاقت بہت کم ہوگئی بہاٹیون سے دوم درجہ پر یادو نسل
مین جاریجہ ہین اونکی کیفیت بھی وہی ہے اوسی طرح کرشن کی اولاد مین ہین اور जारेजा
بقیہ ہری کلاون کے ساتھ نقل وطن کیا مگر یقین ہوتا ہے کہ اونکا گروہ اتنا بڑا نہ تہا हरिकुल
جتنا بہاٹیون کا اور وے لب دریاے سندھ خصوص غربی کنارہ پر سیوستہان सेविस्यान
مین سکن گزین ہوئے اور سکندر کے وقت مین بھی اونہون نے اپنے بزرگون
کی عظمت کو ناموری اور زور آزمائی سے قایم رکہا ؛

شامبس جسپر یونانی فوج حملہ آور ہوئی غالباً ہری کل مین سے تہا اور جسکو یونانی साम्बस
مورخون نے منی نگر لکہا ہے وہ شیام نگر یعنی دار الحکومت شیام تہا کرشن کو ہری मई नगर
بھی کہتے ہین اور بسبب سیاہ رنگ کے اوسکا نہایت مشہور لقب شیام تہا
اسواسطے جاریجہ راجپوت شیام پوترہ کہلاتے ہین اور اونکے رئیس بلقب شیام स्याम पुत्र

۱۷ ندوریہ	नदोरया	
۱۸ ندہوتہ	नधोता	
۱۹ اوجکرہ	ओजकरा	
۲۰ کوتچرہ	कुतचरा	
۲۱ دوساد	दुसाद	
۲۲ بیٹورہ	बटेवरा	
۲۳ پاہہ	पाहा	
۲۴ پوروت	पूरोत	

(بریکٹ کے ساتھ: غیرمسلمان ...)

یادو جسکو جادون بہی کہتے ہین

यादु
जादों

ہندوستان کی کل اقوام مین یادو نہایت مشہور تہے بودہا کی اولاد کہ قمری نسل سے تہا اس لقب سے مشہور ہوئی ہے؛

کرشن
युधिष्ठिर
वलदेव

وفات کرشن کے بعد جب یودہشٹر اور بلدیو دہلی اور دوارکا سے کہ اون کے مقامات حکومت تہے نکالے گئے تو ملتان ہوکر سندہ کے پار چلے گئے چنانچہ وے دونون تو مفقود الخبر ہوگئے مگر پسران کرشن جو اونکے ساتہ گئے تہے اول دوآبہ

यादू का डांग

پنجاب کے یادو کا ڈانگ پر چندے قیام کرکے اور پہر سندہ کا عبور کرکے زابلستان مین پہونچے شہر غزنین آباد کیا اور سمرقند تک بود و باش کو اونکے ہندوستان کی بازگشت کرنیکا تو سبب تحقیق نہین ہے مگر دو امر سے خالی نہین یا تو یونانی رئیسون نے جو سکندر سے سو برس بعد اون ملکون مین حکمران تہے حملہ کیا ہوگا یا مذہب اسلام

حاصل کی کہ اوسکے نام سے اب یہہ نسل گہیلوت مشہور ہوئے انقلاب زمانہ اور
نقل دار الریاست سے کہ ایڈر سے انندپورا ہار عرف اہارکو ہوا بارہوین صدی تک (आनंदपुर अहार)
یہہ خاندان اہاریہ نام سے مشہور رہا اوسوقت مین اہرروپ نامی بڑے بہائی (अहरूप)
نے دعوی مسند چیتوڑ چہوڑکر بزور بازو پرمار نسل کے موری رئیس سے ڈونگرپور (मोरी)
حاصل کیا اور اب تک بہ لقب اہاریہ اوسپر قابض ہین اور دوسرے بہائی محروپ (महूप)
نے سیسود مین ریاست بنائی کہ سیسودیہ خاندان گہیلوت اور اہاریہ دونون (सीसोदिया)
پر فایق ہوئے - اب اگرچہ کل نسل سیسودیہ کہلاتی ہے مگر گانون مین گہیلوت ہی
شمار کیا جاتا ہے گہیلوت کل چوبیس ساکہاؤن پر منقسم ہے منجملہ اونکے چند موجود ہین

अहारया	۱ اہاریہ	ڈونگرپور مین
मंगोलिया	۲ منگولیہ	جنگل مین
सीसोदिया	۳ سیسودیہ	میواڑ مین
पीपारा	۴ پیپارہ	مارواڑ مین
कलूम	۵ کلوم	تہوڑی تہوڑی ہین اور
गहोर	۶ گہور	زیادہ تر غیر معلوم مین

۷ دہورنیہ	घोरनिया	
۸ گودہہ	गोधा	
۹ مگراسہ	मगरासा	
۱۰ بہیملا	भीमला	
۱۱ کمکوتیک	कमकोतक	پتہ نہیں
۱۲ کوٹیچہ	कोटेचा	
۱۳ سورہ	सोरह	
۱۴ اوہر	उहर	
۱۵ اوسیبہ	उसेवा	
۱۶ نیرروپ	नीररूप	

وزراعت پیشہ اقوام کی فہرست بھی تکمیل مدعا کیواسطے لکھی جاتی ہے ؛
سूर्य्य कुल
चंद्र कुल
अग्नि कुल
ابتدا مین صرف دو کُل ایک سُوریہ کُل اور دوسرا چندر کُل تھے اونمین چار اگنی کُل شامل ہوکر سب چھہ کُل ہوئے دیگر کل سوریہ اور چندر کلون کی شاخین ہین ؛

गृहीलोत
गिहिलोत

گرہیلوت جنکو گہیلوت بھی کہتے

ہین کرسی نامہ سورج بنشی خاندان رانا نسل

شاہی مالک چیتوڑ زیور چھتیس کُل راجگان

राम
सुमित्रा
حسب اقبال عوام الناس ونیز بموجب گوتر نسل کے راجگان اس نسل کے خاندان شمسی رام کی خاص اولاد مین سمجھے جاتے ہین - رام سے لیکر سومترا تک جسکا پرانون کے اخیر کرسی نامہ مین ذکر ہے پشتین ملائی گئی ہین ؛

कनकसेन
कौसला
सारष्ट्रा
راجہ کنک سین کیوتت سے جس نے سنہ عیسوی کی دوسری صدی مین اپنی قدیم سلطنت کوسلہ کو چھوڑکر سارشترہ مین سورج بنس کا راج قایم کیا جو انقلاب ونقل ممالک ہوئے لکھے جاتے ہین ؛

विराट
बनवास
विजय
बल्लभी
गजनी
गनाल
सिलादित्य
اوس نے موقع براٹ پر کہ پانڈؤن کے بن باس کا مشہور مقام ہے اپنی ریاست قایم کی اوسکی اولاد مین سے بجی نے چند پشت بعد بجی پورہ آباد کیا اور اوسکا خاندان بلبھی راج کا فرمان روا ہو - اور بکرماجیتی سمت ۳۷۵ کے مطابق بلبھی سمت جاری ہوا خاندان سارشتری کے ایک ہزار برس تک بلبھی مین حکومت رہی گجنی جسکو گنال بھی کہتے ہین اونکا دوسرا دارالریاست ہوا جہان سے اخیر راجہ سلادتیہ کو بارتھی حملہ آوردن نے چھٹی صدی مین نکالا ؛

गृहदित्य
इडर
اوسکے بیٹے گرہ دیتہ نے کہ بعد وفات اپنے باپ کے پیدا ہوا تھا ایڈر کی چھوٹی ریاست

انکے سواے لوٹاسری و ہاری و دئی و بانڈی و سابی و کاٹلی وغیرہ چھوٹی اور برساتی ندیان اور بہت ہین کہ ذکر اونکا حسب موقع ہر ریاست کے ساتھہ جسمین وے واقع ہین آویگا ؛ कोटा सरी खारी दई बांडी साबी कादली

فصل دوم

راجپوتون کے خاندان کا حال

ہنود کی ابتدائی چار قسمون مین سے دوم قسم یعنی کشتریون کی ایک شاخ راجپوت ہین خاندان راجگان جسے راج کل کہتے ہین تعداد مین علی العموم چہتیس ۳۶ ہو رہین ہر ایک نسل کا گوترا چاریہ یعنی قاعدہ خاندانی بہ تشریح رسمیات مخصوص وعقاید مذہبی ومسکن قدیم ہوتا ہے اگرچہ اب گوترا چاریہ کا استعمال صرف پروہتون پر منحصر رہگیا ہے مگر لازم یہہ ہے کہ ہر ایک راجپوت کو معلوم ہو مگر اس جہل کے زمانہ مین تو یہہ کیفیت ہوگئی ہے کہ اگر کسی رئیس سے گوترا چاریہ پوچھا جاوے تو وہ اپنے بہاٹ کو نشان دیگا کہ یہہ جانتا ہے قرب وبعد خاندان کے دریافت کا یہی ذریعہ ہوتا ہی اور رسمیات رشتہ داری مین اسی کی پابندی ہوتی ہے اور جہان کہین تفرقہ زمانہ سے اختلاف واقع ہوجاتا ہے اسی کے ذریعہ سے اوسکا دفعیہ ہوتا ہے ؛ क्षत्रियों राजकुल

اکثر کل ساکھا پر منقسم ہوتے ہین اور ساکھا گوترون پر منقسم ہوتے ہین بعض کل کو تمین ساکھا نہین ہوئے ہین وے ایکا کہلاتے ہین چنانچہ ایک ثلث کل ایکا ہین چوراسی اقوام تجارت پیشہ راجپوتون سے نکلے ہین اونکی فہرست بہی لکھی جاتی ہے کہ اونکے ذریعہ سے بہی اکثر کلون کے نام قایم ہین - ابتدائی باشندگان ملک وصحرائی साखा

بلد شمالی ۲۶ درجہ ۳۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۴ دقیقہ پر نکلی ہے اور بسبب
شوریت پانی کے لونی یعنی نمکین نام پایا ہے کوہ ارابلی سے متوازی جنوب مغرب
کیطرف بہتی ہے اور اثنائے راستہ اوسمین بہت ندیان اور نالے شامل ہوتے
ہین اسطرح علاقہ جودہپور کے جنوب مشرقی زرخیز ملک مین رواں ہوکر بعد طے تین سو
میل کے کچھہ کے رن مین شامل ہوئی ہے اسکا کل طول ۳۲۰ میل ہے ؛

मेरपुर **سابرمتی** یہہ ندی قصبہ میرپور علاقہ اودے پور مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۴۴
دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۳۰ دقیقہ پر نکلی ہے اور دو سو میل جنوبی سمت مین
कैम्बे طے کرکے خلیج کیمبی مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۲ درجہ
۴۲ دقیقہ پر گری ہے ؛

سوکرمی یہہ ندی عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۲ دقیقہ
پر نکلکر اور مغربی سمت مین علاقہ گودوار جودہپور مین ۱۲۰ میل کا فاصلہ طے کرکے
عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۱ درجہ ۴۲ دقیقہ پر لونی ندی مین
شامل ہوئی ہے ؛

بناس مغربی کوہ ارابلی کے مغربی سمت مین حدود اودے پور گودوار
علاقہ جودہپور پر شہر اودے پور سے چالیس میل شمال مغرب مین عرض بلد شمالی
۲۴ درجہ ۵۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۱۲ دقیقہ مین نکلی ہے اور ۱۸۰ میل
جنوب مغربی سمت مین بہکر عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۴۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی
डीसा ۷۱ درجہ ۵۱ دقیقہ پر کچھہ کے رن مین داخل ہوئی ڈیسہ کی چھاونی اس ندی کے
کنارہ چپ پر واقع ہے ؛

شمال مشرق مین بہتی ہے چیتوڑ سے آگے شمال کیطرف زیادہ رجوع ہوئی ہے آخر کا
عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۱۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۴ دقیقہ پر جانب راست
سے بناس مین شامل ہوتی ہے ۛ

گمبہیر مالوہ مین قصبہ نیماہیڑہ سے ۲۲ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی نीमाहेड़ा
۲۴ درجہ ۲۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۰ دقیقہ پر نکلی ہے اور چھپتالیس میل
تک شمال مغربی سمت مین بہکر چیتوڑ سے نصف میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ
۵۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۴۴ دقیقہ پر بیرس ندی مین شامل ہوئی ہے
قریب چیتوڑ کے بیچ نصیر آباد کی سڑک پر اوسکا پختہ پل لو محرابون اور طرفین کے
برج اور دروازون کا ہے ۛ

پان گنگا جسکو اُٹنگن بھی کہتے ہین شمال مشرقی سرحد راج جے پور کے پہاڑون مین उटंगन
ایک مقام نند کنڈ سے قریب قصبہ بیراٹھ کے نکلی ہے فاصلہ دراز تک تو صرف ایک नंदकुंड
برساتی نالہ کے سمجھی جاتی ہے مخرج سے اسی میل کے فاصلہ پر قریب مان پور جہہ سو گز वैराठ मानपुर
عریض ہے یہان سے ساٹھہ میل پر اوسمین گمبہیر جانب راست سے شامل ہوئی ہے गम्भीर
اس موقع اتصال سے ۳۳ میل اور مخرج سے ۱۷۳ میل پر اوس سے سڑک آگرہ و
گوالیار متقاطع ہے آخر کار یہہ جانب راست سے عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ طول بلد
مشرقی ۷۸ درجہ ۳۲ دقیقہ پر ۲۰۲ میل طے کرکے جمنا مین شامل ہوئی ہے یہہ ندی
صرف برسات مین بہت زور سے بہتی ہے گرمی مین خشک رہتی ہے اور ریتہ
بکثرت ہے ۛ

لونی قصبہ پوہکر قریب اجمیر سے مغرب مین کوہ اراولی کے مغربی سمت سے عرض लोनी पोहकर

لفظون سے اسطرح پر بتلاتے ہین کہ کوئی پارسا گڈرنی اس ندی کے پانی مین برہنہ
غسل کرتی تہی یکایک اوس نے دیکہا کہ کوئی مرد اوسکے حسن کو دیکہہ رہا ہے اس پر
امداد غیبی کی خواستگار ہوکر ندی مین غرق ہوگئی یہہ ندی ملک میواڑ مین ۱۲۰ میل
बेरिस کے فاصلہ تک بہتی ہے اور اوسمین جانب راست سے بیرس اور جانب چپ سے
बोटासरी अजमेर بوٹاسری شامل ہوئی ہین شمال مشرقی سمت مین بہتی ہے اور پہر جانب چپ سے اجمیر
ندی اور چینار نالے علاقہ جے پور کے اوسمین شامل ہوئے ہین ٭

شہر ٹونک پر مخرج سے ۲۳۵ میل کے فاصلہ پر اوسکا راستہ جنوب مشرق کو بدلا
ہے پہاڑون پہاڑون سے جنمین قلعہ رنتہمبور ہے گذر کر بعد طے ۳۲ میل عرض
بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۵۰ دقیقہ پر چمبل مین شامل
ہوئی ہے کرنل مونسن صاحب کی فوج ۱۸۰۴ع مین مفرور ہوئی اور ہلکر متعاقب تہا
تب یہہ ندی حایل ہوئی تہی ۲۲ اگست کو ایسی چڑہی ہوئی تہی کہ دو روز تک
گذر نہوا ٭

बेरस बेरज गुगोंदा **بیرس** جسکو بیرج اور بیرس بہی کہتے ہین سلسلہ اراولی پہاڑ سے
ملک میواڑ مین قصبہ گوگوندا سے چند میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۴۴ دقیقہ
طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۴۲ دقیقہ پر نکلی ہے اول شمال مشرق مین اور بعد جنوب مشرق
مین بہتی ہے ٭

اثنار راستہ دو چھوٹی چھوٹی ندیان کہ شہر اودے پور کے تالاب سے نکلے ہین اوسمین
उदाया شامل ہوتے ہین پہر وہ اودایہ کے تالاب اودے ساگر مین مغرب کی طرف سے
داخل ہوئے اور اوسکے جنوب مشرقی گوشہ سے نکلکر خصوص شہر چیتوڑ تک زیادہ تر

نیوج سور سوکری و مگرده سے نکلی ہے اسکا نام جمہنری بہی ہے ؛

نیج ندی ملک مارواڑ مین عرض بلد شمالی ۲۵ درجه ۲۰ دقیقه طول بلد مشرقی ۷۵ درجه ۱۷ دقیقه پر نکلکر اور مشرقی رُخ سے ریاست بوندی مین گذر کر بعد طے ۱۰۰ میل کے عرض بلد شمالی ۲۵ درجه ۳۶ دقیقه طول بلد مشرقی ۷۶ درجه ۲۵ دقیقه پر چمبل مین شامل ہوئی ہے ؛

پاربتی مغربی که بمقابله پاربتی مشرقی مالوه مین اس نام سے مشہور ہے بندیاچل پہاڑ کے شمالی سمت سے قصبه آشته کے جنوب مین بیس میل پر عرض بلد شمالی ۲۲ درجه ۴۵ دقیقه طول بلد مشرقی ۷۶ درجه ۳۳ دقیقه مین نکلی ہے کل ۲۲۰ میل کے طول مین اول اسّی میل تک شمال مشرقی سمت مین اور بعد ازان شمال مغربی سمت مین بہکر جانب راست سے عرض بلد شمالی ۲۵ درجه ۵۰ دقیقه طول بلد مشرقی ۷۶ درجه ۴۱ دقیقه پر چمبل مین شامل ہوئی ہے اوسمین اثنار راسته اور بہی برساتی پانی شامل ہوتے ہین برسات مین ایسی چڑہتی ہے که پایاب بمشکل اوترا جاتا ہے ۔ اور شاہراہ کوٹه وساگر پر بمقام گکواس مخرج سے ڈیڑه سو میل اوسکا پایاب عبور کرلیتے ہین وہان ڈیڑه سو گز عریض ہے یہان سے ساٹھه میل فروتر کلیان پوره مین سڑک کوٹه و کالپی کا اوس سے تقاطع ہوا ہے ۔ پاربتی کی دو شاخین ایک آملا کہیڑه سے اور دوسری دولت پوره سے نکلکر فرہر مین ملی ہے ؛

بناس مشرقی کوه ارابلی کے سلسله واقع میواڑ سے چهاونی سایمر سے پانچ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجه ۲۷ دقیقه طول بلد مشرقی ۷۳ درجه ۲۸ دقیقه پر نکلی ہے اس ندی کا وجه تسمیه بن یعنی جنگل اور آس یعنی امید دو سنسکرتا

नेवज
सोर सोकरी
मगरदा
जमनीरी
नेज
पार्वती
आशता
कल्यानपुर
कालपी
अमलाखेडा
फ़रहर
सायमर
वन—आस
वनास

تھی اور بابر نے اوسکا متواتر ذکر لکھا ہے ؛

کالی سندھ یہہ ندی مالوہ مین بندیاچل پہاڑ کے جنوبی سمت مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۶ دقیقہ پر نکلی ہے نوہ میل

लड कुंराहा شمال مین بھکرا وسمین لٹرکنڈہ ندی کہ وہ بھی بندیاچل سے نکلی ہے شامل ہوئی

गाहू, अमनजार, बेवज ہے اور ساٹھہ میل آگے بڑھہ کر آہو اور انجار ندیان اوسی طرف سے گاگرون کے قریب اوسمین ملی ہین ۔ اور پینتیس میل آگے جانب راست سے بیوج کا اتصال ہوا ہے اسطرح ۲۲۵ میل طے کرکے وہ عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۳۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی

कुंड गंग ۷۶ درجہ ۲۳ دقیقہ پر جانب راست سے چمبل مین شامل ہوگئی ہے بمقام کنڈ گنگ اس ندی کا اثناء راستہ کوٹہ وساگر عبور ہوتا ہے اور وہان ۴۵۰ گز کا عرض ہے ؛

آہو یہہ مالوہ مین ایک چھوٹی ندی ہے عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱ دقیقہ پر نکلی ہے اور شمالی سمت مین روان ہوکر اور انجار سے شامل ہوکر گاگرون سے بجانب چپ عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی

सागर बलवाड़ा ۷۶ درجہ ۱۹ دقیقہ پر کالی سندہ مین شامل ہوئی ہے اثناء راستہ نصیر آباد وساگر بلواڑہ پر آہو کا پایاب عبور کیا جاتا ہے ؛

انجار یہہ بھی کوچک ندی ہے کہ کوہ مکندرہ مین گھاٹہ سے بارہ میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۷ دقیقہ وطول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۴۴ دقیقہ پر نکلی ہے پچیس میل شمال مشرقی سمت مین اور بعد ازان پندرہ میل جنوب مشرقی سمت مین بہکراوکندرہ کے جنوب مغربی گھاٹہ سے گذر کر اتصال کالی سندہ سے بارہ میل برتر آہو مین شامل ہوئی ہے ؛

شامل ہوئی ہے اس اتصال سے بارہ میل پر چمبل کا رخ شمال سے مشرقی ہو گیا ہے
اور بارہ میل پر سب سے بڑی ندی بناس کا اوس سے اتصال ہوا ہے یہان سے
پینتالیس ۴۵ میل پر سڑک گوالیار و نصیر آباد کا گھاٹ ہے اور وہان سے پچپن ۵۵ میل پر
دہولپور شہر کے نیچے جنوب با شرق مین گذری ہے اتصال بناس سے چمبل دریاے
عظیم ہو گئی ہے اور بہت کم مقامات پر پایاب ہے دہولپور کے نیچے ہمیشہ کشتی مین
عبور ہوتا ہے مگر کھتورہ پر بفاصلہ صرف چار میل بر ترا اپریل ۱۸۵۸ع مین فوج انگریزی
تحت حکومت لارڈ لیک صاحب نے بھرت پور سے گوالیار کو جاتے ہوئے بمقام کھیری
پایاب عبور کیا تہا اور کنارہ اسقدر بلند ہین کہ بیس ہزار فوج کیواسطے سڑک بنانے
کی ضرورت ہوئی دہولپور سے پینتالیس ۴۵ میل بڑھ کر جنوب با شرقی سمت مین روان
ہوئی ہے اور وہان سے پینتالیس ۴۵ میل آیندہ قریب دچار برگودہ مین راستہ
گوالیار و اٹاوہ پر گہاٹ ہے مگر دسمبر مین ہاتھی اور اونٹ پایاب اوتر جاتے ہین
اوس سے جنوب مشرقی سمت مین بتیس ۳۲ میل روان ہو کر جانب راست سے عرض بلد
شمالی ۲۶ درجہ ۳۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۹ درجہ ۱۹ دقیقہ پر جمنا مین شامل ہوئی ہے
چمبل کا کل طول ۵۷۰ میل بشکل نصف دائرہ ہے اور قریب مئو سے پینتالیس میل
[illegible] میل [illegible] پانی کی کثرت سے [illegible] کہ اتصال جمنا پر
چمبل [illegible] بہت [illegible] اسمین
[illegible] پانی بہت
[illegible]
[illegible]
[illegible]

मोलानी نامنवाड़ा —

بڑی ندی سولانی شامل ہوئی ہے - وہان سے ناگت واڑہ کے قلعہ کے گرد پھر کر دس
श्रीधरा
میل تک جنوب مشرق کو بہی ہے وہان سے پندرہ میل کے فاصلہ پر سیپرہ نامی ندی کہ
خود چمبل کے برابر ہے جانب راست سے اوسمین شامل ہوئی ہے اتصال سیپرہ سے
कालीसिंध
آٹھہ میل پر اوسمین جانب راست سے چھوٹی کالی سندہ شامل ہوئی ہے اس مقام
سے چمبل شمال مغربی سمت مین بہتی ہے اور وہانسے بیس میل پر اوسمین جانب چپ سے
सो. सारदे
سو اور سارد دو ندیان ملین ہین یہان سے شمال مشرق کیطرف رجوع ہوکر
नीमच
براستہ درہ مکندرہ ہاڑوتی کی پست زمین مین داخل ہوئی ہے وہان نیچ اور
गजरत घाट
مکندرہ کی سڑک کا گجرات گھاٹ ہے یہان سے چالیس میل پر اور اصل مخرج سے
دوسونو میل پر پہیلکر بشکل جہیل ہو گئی اور پھر اوسکے دوسرے کنارہ سے پہاڑ مین
تنگ اور عمیق دہار ہوکر نکلی ہے کل جہیل کا سطح بجز اوس مقام کے جہان یہہ دہار نشیب
مین زور سے گرتی ہے ہموار رہتا ہے یہان سے اوتار شروع ہوا ہے اور آیندہ متواتر
زینہ کیطرح اوترتی جاتی ہے اور شور وغل بہت ہوتا ہے اور عرض زیادہ ہوتا جاتا ہے
آخرکار چار علیحدہ دہارین ہو گئی ہین کچھہ فاصلہ پر چارون دہارین ایک غار مین جمع ہوئی ہین اور وہانسے آگے ایک مقام
پر صرف تین گز کے عرض مین بڑے زور اور عمق سے بہتی ہے اور چند سو گز بڑہ کر پانچ سو گز کا عرض ہو گیا ہے یہانسے
پچاس میل کے فاصلہ پر شہر کوٹہ کے نیچے چمبل بہت گہری ندی ہے کہ ہر موسم مین اوسکا
عبور بذریعہ کشتی ہوتا ہے اور ہاتھی بہی تیر کر نکلتے ہین وہان سے پچیس میل کے فاصلہ
पारानोर
پر پارانور گھاٹ پر اوسمین پایاب اوترتے ہین یہان تین سو گز کا عرض ہے اور کنارہ
بلند ہین اور جانبین کو نالے کثرت سے ہین - پارانور گھاٹ سے دس میل پر اوس مین
पार्वती
ایک بڑی ندی کالی سندہ ملی ہے اور پینتیس میل بڑہ کر پاربتی کہ کالی سندہ کے متوازی ہے

قیدیون کو رکہا کرتے تہے کوٹہ اور بوندی کی ریاستون کو علیحدہ کرکے یہہ ندی اجے پور و قرولی و دہولپور اور ممالک سیندہیہ کے سرحدی خط بنی ہے ۔

قرب وجوار کوٹہ مین چمبل ندی نہایت خوبصورتی سے بہتی ہے عمیق پانیکا عریض چشمہ سبز وخوشنما بلند پہاڑون کے درمیان لہراتا ہوا آہستہ آہستہ چلتا ہے ۔ اس ملک مین شکاری جانور بکثرت ہین اور کوٹہ کا رئیس اس شکار کا بہت نازان ہے اور اپنے مہمانون کو دارالریاست سے صرف ایک گولی کی مار کے فاصلہ پر اوسکی سیر کرہاتا ہے کیونکہ سرد درخت پہاڑون کے خوشگوار سایہ مین شیر لب آب آپڑتے ہین اور جب اونکو آدمی جاکر جگاتا ہے توکشتی کے سوار شکاری دریا مین سے بآسانی مار لیتے ہین ۔

چمبل کا مخرج مالوہ مین عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۲۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۴۵ دقیقہ پر چہاونی مئو سے آٹہہ نو میل جنوب مغرب مین ہے اور چہاونی مذکور سطح سمندر سے ۲۰۱۹ فیٹ بلند ہے اول شمال کو روان ہوئی ہے ۔ मौ

کوہ بندیاچل کا سلسلہ جہان سے چمبل نکلی ہے جنپاوا کہلاتا ہے اگرچہ مالکم صاحب نے لکہا ہے کہ یہہ مخرج برائے نام ہے کہ وہان سے پانی ہمیشہ نہین نکلتا ہے اور موسم گرما مین اکثر دور تک خشک رہتی ہے ۔ شاید ایسا ہی ہو مگر پندرہ میل کے فاصلہ پر سڑک مئو و دہار کے اچانہ منانہ کے گہاٹ پر ساٹہہ فیٹ عریض ہے اور تہوڑی بہت ہر موسم مین بہتی ہے ۔ اسی میل کے فاصلہ پر اوسمین جانب چپ سے ایک ندی جسکو چمبیلہ اور چمبلا کہتے ہین شامل ہوئی ہے اور وہانسے دس میل پر اوس مین واگری ندی جنوب مغرب سے شامل ہوئی ہے ۔ وہان سے پندرہ میل پر قصبہ تال کے قریب شمال مغرب کی طرف روان ہوئی ہے ۔ وہان سے چہہ میل پر اوسمین ایک

जनपावा
मालकम
अचाना
मनाना
चंम्बेला
चंम्बला
वागेरी
नाल

سانبھر راجپوتانہ مین قدرتی جھیل صرف سانبھر کا ہے یہہ جھیل جے پور و جودھپور کے علاقہ مین خطوط عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۲ دقیقہ و ۲۷ درجہ اور خطوط طول بلد شرقی ۷۴ درجہ ۴۹ دقیقہ و ۷۵ درجہ ۱۸ دقیقہ کے درمیان واقع ہے مشرق مغرب بائیس میل طول اور چھہ میل عرض اور قریب بچاس میل محیط ہے ۔ مگر یہہ وسعت اوسکے موسم برسات کی ہے جب پانیکی شوریت کم ہوجاتی ہے موسم گرما مین پانی بہت خشک ہوجاتا ہے اور نمک بکثرت جمتا ہے نمک دہوپ مین رکہا جاتا ہے کہ خشک و سخت ہوجاوے ۔ ابتدا مین سرخی آمیز ہوتا ہے اخیر مین بہت صاف اور خوش ذائقہ ہوجاتا ہے اسکے جنوبی کنارہ پر شہر سانبھر عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۱۲ دقیقہ پر واقع ہے ۔

تالاب شاید راجپوتانہ کی عمدہ ترین خوبیون مین مصنوعی تالاب ہین کہ اس ملک مین اکثر مقامات پر ملتے ہین سانبھر کی قدرتی جھیل سے دوم درجہ پر ڈیبر کا تالاب سبسے وسیع ترین ہے مگر باعتبار صنعت کانکرولی راج نگر واقع میواڑ کا تالاب سبسے عمدہ ہے اس بند کی دیوار طول مین دو میل سے کم نہین ہے بڑے آثار و بلندی اور عمدہ مصالحہ سے تعمیر ہوا ہے اور اوسکے استحکام کیواسطے خام پشتہ ہے بعض مقام پر اس دیوار کی بلندی چالیس فیٹ ہے اور کنارہ پر سنگین ہے اس تالاب کا رقبہ بارہ میل مربع ہے اور عمق بھی بہت ہے الغرض یہہ تالاب ہندوستان کی عمدہ چیزون مین سے ہے ؛

ندیان

چمبل راجپوتانہ مین سب سے بڑی ندی چمبل ہے کہ وسط ہند سے قلعہ ہنگلاج گڑھ کے قریب اس ملک مین داخل ہوئی ہے اس قلعہ مین مہاراجہ صاحب ہلکر اپنے معزز

हंगलाजगढ़

اور وہان طرفین کے لوگ مویشی چراتے ہین اس ملک مین پانی کے چشمے تیر، رار، پار نीर، रार، पार
دور کہلاتے ہین — اس کل ملک واقع ریاست ہاے جودہ پور و بیکانیر و جیسلمیر مین दूर
بجانب شمال حدود بہاول پور تک ریت کے ٹیلے بہت بلند پہاڑ کے ہمشکل ہین اور نیز
چہوٹی چہوٹی جہاڑیان ہین کہین کہین سیراب قطعات ہین اور کہین برسات کے بعد
پایاب تالاب بہی ملتے ہین مگر علی العموم کل ملک مین پانی نایاب ہے اکثر سطح زمین سے
دو سو چار سو فیٹ کے عمق پر ہوتا ہے جہان قریب ہے زیادہ تر شور ہوتا ہے
پانی جمع کرنیکے واسطے پختہ حوض جنکو ٹانکہ کہتے ہین بنالیتے ہین اونمین برسات کا پانی
فراہم کیا جاتا ہے جب وہ خرچ و خشک ہوجاتا ہے تو پہر اونہین عمیق کنون کے پانی سے
کام چلتا ہے ۞

بیکانیر مین ایک کنوان تین سو چار سو فیٹ عمیق کہودا تہا اوسمین ایسے زور سے پانی نکلا
ساٹہہ فیٹ کے عمق تک بہر گیا اور دس فیٹ سے زیادہ پانی کم نہوا اور یہہ بہی روایت
ہوا کہ نو دس میل کے فاصلہ پر کنوون مین جو چیز گر گئی تہی اس کوے مین سے نکلی ۞

راجپوتانہ کے اور پہاڑ جو حصص اراولی نہین سمجہے جاتے ہین یہہ ہین اوّل وہ جسپر
جودہ پور شہر آباد ہے — دوم بوندی اور راندر گڈہ کے پہاڑ کہ مثل جزیرہ ہموار سطح
پر واقع ہین سیوم کوہ مکندرہ جسکا درہ واقع ہاڑوتی کرنل مونسن صاحب کی بازگشت मोन्सन
سے نامور ہوا ہے چہارم راج محل کا پہاڑ واقع علاقہ جے پور و ٹونک جسکے درمیان سے
بناس ندی گذری ہے پنجم الور و قرولی کے پہاڑ ششم میواڑ و ڈونگر پور پرتاب گڈہ
کی کوہستانی زمین ۞

جہیل و تالاب

آتشی پہاڑون سے بہت مشابہ ہے *

ارابلی سے مغرب کا ملک تہل کا ٹیبہ ہے۔ اس موت کی سرزمین مین نہایت دلچسپ شے لونی ندی ہے کہ کوہ ارابلی سے مغرب مین گر کر کتنی ہی شاخون سے ریاست جودہ پور کے عمدہ قطعات کی آبپاشی کرتے ہی اوسکے کنارہ پر سے مارواڑ کا وسیع خاکی ملک جسکا اصلی نام مارستہل یعنی سرزمین موت ہے صاف نظر آتا ہے *

...ल का दीवा

मारुस्थल

جنوب مین لونی ندی کے شمالی کنارہ سے اور مشرق مین سرحد شیخاواٹی سے ریگستان شروع ہوا ہے۔ بیکانیر و جودہ پور و جیسلمیر ریگستان مین ہین اور جسقدر مغرب کو بڑہتے ہین اوسیقدر ریتہ کثرت سے آتا ہے اور پہاڑ بہت کم ہین البتہ جیسلمیر کے شمال مین ایک پہاڑ پٹی کے پتہرون کا مشرق سے مغرب مین واقع ہے *

جیسلمیر کے ہرطرف خاکی جنگل ہے صرف وہی قطعہ جہان دار الحکومت ہے سیراب ہی وہان جو گیہون چاول پیدا ہوتے ہین *

اگرچہ کل ملک مارستہل کہلاتا ہے مگر اصل مین یہہ نام صرف اوسی ملک کا ہے جو راٹہور نسل کے راجپوتون کے تحت حکومت مین ہے *

جودہ پور کے گرد کی زمین دلچسپ ہے مہاراجہ صاحب کا محل کہ شہر کے اوپر واقع ہے گویا خاکی سمندر کے وسط مین ایک جزیرہ ہے اور پہاڑ کے پتہر اکثر مقام پر زینہ کے ہمشکل ہین

बालोतरा
धात
सोमरा सूमरा
दाऊदपुत्रा
कच्छ

بالوترہ واقع لب لونی سے شمال و مغرب مین قطعات معروف وہات وا ومرہ سومرہ اور مغربی حصہ ملک جیسلمیر اور عریض مستطیل کہ درمیان جنوبی حدود داود پوترہ اور بیکانیر کے واقع ہے بالکل ویران و بیابان ہے مگر ستلج سے کچہہ کے رن تک کہ طول مین پانسو میل اور عرض مین پچاس سے سو میل تک مختلف ہے جابجا قطعات سیراب ملتے ہین

اب ملک پتاری یعنی پہاڑی سطح سرزمین وسط ہند پر غور کرنا چاہیے کوہ بندیاچل جنوب पनार
مین اور ارابلی مغرب مین ہونے سے اوسکے حدود بخوبی واضح ہین اس ملک مین ٹانڈل گڈھ
سے براستہ چیتوڑ و جاود و دانتولی و رام پورہ و بہان پورہ و گہاٹہ مکندرہ و जावद
گاگرون جہان کالی سندہ ایکلیرہ اور میر گواس کے تنگ راستہ مین ہوکر گذری ہے आलपुरा मुकंदरा कालीसि
اور پاربتی بوجہہ کم ارتفاع مالوہ سے ہاڑوتی مین آئی ہے اور پہر راگہوگڈہ و شاہ آباد و मेरगव
غازی گڈہ و گسوانی و جاودوتی دورہ کیا جاوے اور پہر اوسی مقام سے براہ ڈبلانہ पार्वती राघोग
و آندرگڈہ و لاکہیرا سے و رنتہنبور و قرولی و دہولپور تک زمین کو دیکہا جاوے تو اس
ملک کے نشیب و فراز و ناہمواری کا حال بخوبی معلوم ہو کہ مغرب سے مشرق کیطرف کسقدر
پستی ہے اور چمبل ندی پہاڑی زمین مین کس پیچ و تاب و زور شور سے گذرتی ہے؛
اس ملک کے شمال و مشرق مین لالسوٹ علاقہ جے پور سے لیکر ہنڈون ہوکر بیانہ
و روپباس واقع راج بہرت پور تک سرخ و سفید پٹیون کے پتہر کا پہاڑ ہے اس سے बयाना रूपबास
شمال مین ریتہ کی زمین ہے چنانچہ ایسی ہی زمین پر شہر جے پور واقع ہے بیانہ و ہنڈون
سے قرولی بہی بذریعہ اوسی قسم کے پہاڑ کے علیحدہ ہوئی ہے مگر اوسکی زمین قرب و
ارکی زمین سے غیر مشابہ نہین ہے بعض مقامات پر جہان کشادہ ہے زراعت
ہوتی ہے مگر بعض جا پہاڑی ہونیکی وجہہ سے زراعت نہین ہوتی ہے؛
ارابلی کے نہایت جنوبی حصہ واقع سروہی میواڑ کے شمال مین متفرق سنگ خارا کے
پہاڑ ہین ان پہاڑون کے قریب تو زمین سیراب ہے مگر فاصلہ دراز پر بہ تدریج علی
... ف تہوڑا ہوتی گئی ہے یہہ پہاڑ لونی ندی تک شمال مغربی سمت مین واقع ہین लोनी
اور اونکا ارتفاع آٹہہ سو سے گیارہ سو فیٹ تک ہے اکثر کی ساخت نہایت عجیب اور

علاقہ کوٹہ مین ہوکر کالی سندہ ندی تک پہیلی ہوئی ہین ٭

चीतोड रतन गढ़ सिंगोली

چیتوڑ کے قریب پہاڑی سطح پر چڑہ کر رتن گڈہ وسنگولی وکوٹہ کو کہ صرف وہی ایک قابل گذر راستہ ہے دیکہا جاوے تو تین قطعات نظر آوینگے اور چمبل پار کو نظر ڈالنے پر ہاڑوتی کی سرحد مشرقی کہ قلعہ شاہ آباد سے محفوظ ہے دکہائی دیگی ٭

تین قطعات مذکور اس تفصیل سے ہین ۔

कोटडा बेटवा

آبو سے کوٹڑہ تک لب دریاے بیٹہوہ ایک طرف اور دوسری طرف آبو سے چمبل تک اور چمبل سے بیٹہوہ تک اونکے وسط مین کوٹڑہ پر بیٹہوہ ندی سمندر سے ایک ہزار فیٹ برتر اور اودے پور کے شہر وگہاٹہ سے دو ہزار فیٹ برتر ہے یہہ خط کہ خط جدی سے بہت قریب ہے طول مین صرف چہہ درجہ کے برابر ہے تاہم اس مختصر عرصہ مین باشندگان وپیداوار ملک مین بہت اختلاف ہے ٭

ان پہاڑون مین زلزلہ اکثر ہوتا ہے اور کم سے کم دس سیکنڈ سے تیس سیکنڈ تک رہتا ہے ۱۸۴۸ء مین ایسا سخت زلزلہ ہوا تہا کہ دلواڑہ کے مندر کی محرابین شکست

दल वाड़ा

ہوگئین اور چند مکانات گرگئے پہر دوسری دسمبر ۱۸۶۶ء کو سات بجے شام کے ایسا زلزلہ آیا کہ شمال مین بفاصلہ ۱۲۰ میل ٹوڈگڈہ تک معلوم ہوا وسط پہاڑ پر سے دیکہنے پر پہاڑیون کے سرون پر صدہا قلعات کی اور درمیان مین ندی نالونکی بہنے کی عجیب کیفیت نظر آتی ہے میواڑ کی سرزمین نہایت زرخیز ہے اور وہ ریتہ جو شمال ارابلی مین بکثرت ہے اس ملک مین کہین نہین ملتا متفرق پہاڑون کے گرد دور دور تک پہاڑی زمین ہے اور سنگریزے اسقدر ہین کہ اونکے سبب سے زراعت نہین ہوتی ہے کوٹہ دبوندی کے پہاڑون کے جانبین کی زمین ویسی ہی عمدہ وسیر حاصل ہے

سیلمبل سے فروتر کوہ ارابلی جنوب کیطرف رجوع ہوا ہے اور میواڑ ڈونگرپور کے پہاڑون سے ملگیا ہے اور پھر بتدریج جنوب کیطرف گذر کر کوہ بندیاچل سے کہ ہندوستان ودکن کی سرحد ہے چمپانیر کے قریب ملگیا ہے اگرچہ ارابلی کی بلندی شمال کیطرف بہی زیادہ ہے مگر لنا واڑہ ڈونگرپور وآئیڈر واقع جنوب سے آمبا بہوانی اور اودے پور تک بہی بہت بلند ہے اس نواح مین مالوہ کی سب ندیان شمالی سمت مین روان ہوکر اور پیچ وتاب کہا کر چمبل مین شامل ہوتی ہین ؛

کوہ ارابلی سے جنوب مشرق کی زمین شمال مغرب کی زمین سے زیادہ سیراب اور زیادہ ارتفاع کی ہے - اس نواح کے پہاڑ جنمین میواڑ بالنسواڑہ ڈونگرپور و پرتاب گڑہ کے پہاڑ داخل ہین جنوب مشرقی سمت ارابلی سے مشابہ ہین جنوب بہیندر واڑ واقع میواڑ سے پست پہاڑون کے درمیان تالاب دیبر تک راستہ ہے ؛

میدپات یعنی میواڑ کی ہموار زمین کو دیکہا جاے تو اوسکی ندیان دامن ارابلی سے نکلکر بیرس اور بناس مین شامل ہوتی ہین اور پتار یعنی پہاڑی سطح وسط ہند کے سبب سے چمبل مین شامل نہو سکے ہین ؛

اضلاع واقع مغرب ندی بیرس مین پہاڑ بالکل جنوبی حصص ارابلی کے مشابہ ہین مگر مغرب کیطرف پہاڑون کی شکل بالکل مختلف ہے اور تین علیحدہ سلسلون سے مشرق سے مغرب کی طرف پہیلی ہوئی ہین ہر ایک سلسلہ کے ارتفاع مین فرق بہت کم ہے بعض مقامات پر بالکل عمود وار ہین اور نالون سے بکثرت متقاطع ہین یہہ پہاڑ چیتوڑ سے مشرق کیطرف مہاراجہ سیندہیہ کے ممالک جاود و نیمچ اور ایک علیحدہ ضلع راج میواڑ اور ہلکر کے پرگنات رام پورہ و بہان پورہ و مکندرہ وگاگرون

विंद्याचल
चंपानेर
लना वाडा
अम्बा भवानी
वींदर वा
देबर
मेदपात
वेरस
वनास
पतार
जावद
नीमच
राम पु
भान पु
मुकंद

جسپر گاڑیان چل سکتی ہین اور یہہ بھی اب طیار ہوئی ہے کیونکہ ٹوڈ صاحب نے تو یہہ لکہا
تہا کہ اجمیر سے ایڈر تک گاڑی کا راستہ بالکل نہین ہے اس وجہہ سے کوہ ارابلی اسم بامسمیٰ
ہے چاہیے جیسا مضبوط توپخانہ ہو اوسکو مغربی اوتار سے بچکر شمال کیطرف پہرنا پڑیگا
सेलंविल ارابلی کی بلندی بہت بڑی ہے جنوب مغرب مین سیلنبل پر پہاڑیان بصورت مسطح
پہیلی ہوئی ہین یہہ میدان تین سو فیٹ بلند ہے اور قرب وجوار کی چوٹیان پانچ سو فیٹ
زیادہ بلند ہین ارابلی اور کوہ آبو کی ساخت قریب قریب ایک وضع کی ہے صرف اتنا فرق
कांकरोली ہے کہ جنوب مشرق ارابلی مین بہر بہٹ اور روڑہ زیادہ ملتا ہے اور کانکرولی مین سفید
घाने राव سنگ مرمر ملتا ہے گہانے راو سے پانچ میل پر بہی ایک ناہموار سفید سنگ مرمر
کی کان ہے ؞

سیلنبل سے اودے پور تک سلسلہ ارابلی کہین پچیس میل اور کہین تیس میل عریض
ہے اور رگہاٹہ بر قریب بیاور تک یہی عرض چلا گیا ہے مگر ٹوڈ صاحب نے پہاڑ واقع
कोमलमेर درمیان کوملمیر اور اجمیر کو کہ بوجہہ آبادی قوم میر کے ملک میرواڑہ کہلاتا ہے چہہ میل
سے پندرہ میل تک عریض لکہا ہے اور یہہ بہی کہ اوسمین ڈیڑہ سو دیہات و تنگہ جات
نالون اور رگہاٹون مین آباد ہین پانی وچراگاہ بافراط ہین اور زراعت بہی بقدر ضرورت
ملک کافی مگر محنت سے ہوتی ہے بیاور کے قریب سے کوہ ارابلی دو علیحدہ سلسلون مین
मसऊदा नसीराबाद منقسم ہوگیا ہے جنوبی تو مشرق کیطرف پہیلکر مسعودہ و نصیرآباد سے جے پور کو چلا گیا ہے
सांभर اور شمالی اجمیر کے شمال مین بشکل متفرق پہاڑیون کے کشنگڈہ و سانبہر کیطرف گیا ہے
मेर वाड़ा तारा गढ़ ارابلی کے حصہ واقع ضلع میرواڑہ کی بلندی ۲۷۰۰ فیٹ ہے اور تاراگڈہ کی جو شہر
اجمیر کے اوپر واقع ہے ۴۰۰ فیٹ زیادہ ہے ؞

فرمان برداری کرتے ہین ــــ اسطرح اوگھنا کا راوت وقت ضرورت پانچہزار کمان جمع کرسکتا ہے اور اسیطرح دیگر راوت فوج کثیر فراہم کرسکتے ہین اونکی جہونپڑیان گھاٹون مین چراگاہون کے قریب یا متفرق محفوظ مقامات پر بنی ہوئی ہین ۞ ओघना / یعنی اونچی پہاڑی

ریاست سروہی مین ارابلی پہاڑ زیادہ ارتفاع پاکر کوہ آبو کے نام سے مشہور ہوا ہے اوسکے گرو شکہر سطح سمندر سے ۵۰۰۰ فیٹ بلند ہے باینہمہ کہ اس بلند پہاڑ کا ہمسر اس کل سلسلہ مین نہین ہے تاہم بعض مقامات اوسکے صرف ۳۵۰۰ فیٹ کی بلندی کو پہونچے ہین کرنل ٹوڈ صاحب نے اس گرو شکہر کو ہندوستان کا اعلے ترین مقام لکھا ہے اور اوسکی بلندی کوہ ارابلی سے پندرہ سو فیٹ زیادہ قرار دی ہے ۞ गुरु शिखर

مگر کوہ آبو ارابلی سے بالکل ملا ہوا نہین ہے اوسکے اور ارابلی کے درمیان شمال مین پست پہاڑیان واقع ہین اور مشرق مین روہیڑا کا میدان عظیم ہے ۞ रोहिड़ा

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا مین یہہ پہاڑ متفرق شکہرون اور دہارون کا سلسلہ تہا ما بعد حرکت آب وہوا سے سنگریزہ سے بھر گیا ہے کیونکہ کوئے کھودے جاتے ہین تو اونمین چکنی مٹی اور ریتہ متواتر تہون مین نکلتا ہے زیادہ تر پہاڑ مین سنگ خارا ہے ۞

مغرب کی طرف سے کوہ ارابلی سروہی واجمیر کے درمیان دیوار ناقابل گذار نظر آتا ہے میواڑ کی طرف سے اوسکی بلندی بہت کھڑی عمود وار ہے مشرق کی طرف سے ایسا نہین ہے ۞

ان پہاڑون مین درّے بہت کم ہین اور جو ہین سب دشوار گذار ہین بیرا اور ایڈر کے درمیان کہ ڈہائی سو میل کا فاصلہ ہے صرف دیسوری گھاٹے مین ہوکر ایک سڑک ہے वर ईडर देसूरी

آدمی کو قلعہ کے اندر بہت پس و پیش سے جانے دیتے ہین ؛

پہاڑون کا ذکر

کوہ اراولی کہ جنوب مغرب مین حدود سروہی و میواڑ سے شمال مشرق مین اجمیر سے بیس میل تک پھیلا ہوا ہے راجپوتانہ کو دو غیر مساوی حصون مین تقسیم کرتا ہے اور درمیان مغربی بے برگ ریگستان اور مشرقی و جنوبی زرخیز و سیراب سرزمین کی قدرتی حد ہے۔ جنوبی سمت مین وہ کئی شاخون سے مشرق کی طرف پھیلا ہے اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیون سے مسلسل ہو کر بندیاچل سے جا ملا ہے۔ اور شمال مین اجمیر سے آگے پست ہو گیا ہے اور علیحدہ علیحدہ حصون واقع شیخاواٹی و راج الور مین متفرق ہو کر لب دریا جمن دہلی کے قریب ختم ہوا ہے ؛

اراولی کا آغاز عرض بلد شمالی ۲۲ درجہ ۴۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ قرب و جوار
चम्पानेर چمپانیر سے سمجھا جاتا ہے اور انجام عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۰ دقیقہ اور طول بلد
مشرقی ۷۵ درجہ پر متصور ہوتا ہے ؛

اجمیر سے جنوب مین یہ پہاڑ اقسام درختون سے ملبوس ہے اور مین خونخوار حیوانات مثل شیر بگھیرے و ریچھ وغیرہ اور انسان کہ وحشت و خونخواری مین حیوانات سے کم نہین بین پناہ پذیر رہتے ہین انہین پہاڑون مین بھیل و گراسیہ رہتے ہین اور مسافرین و تاجرین کو بلکہ دیسی فوج کو جو انکے خلاف جاوے تاخت و تاراج کرتے ہین نواح اودیپور
टोड و سروہی مین بقول کرنل ٹوڈ صاحب قدیم نسل کے باشندے ابتدائی جہل و وحشیانہ
خود اختیاری مین رہتے ہین کسی سرکار کی اطاعت نہین کرتے اور نہ کسی کو خراج دیتے ہین مگر برادرانہ حکومت کی پابندی سے اپنے موروثی افسرونکی جو بلفظ راوت مشہور ہین

ڈونگرپور و پرتاباگڈھ کی ریاستین اس قسمت مین داخل ہین یہہ حصہ اگرچہ کوہستان ہے مگر قطعات اراضی جوان پہاڑون کے درمیان واقع ہین جکنی سیاہ مٹی کے ہین اور اونمین روئی افیون ونیشکر وگیہون اجناس اعلے پیدا ہوتی ہین ٭

ہاڑوتی کی ریاستون مین کہ جنوب مشرقی قسمت ہے پہاڑ اور میدان عنقریب برابر ہین اور میواڑ کے پہاڑون کی مقابلہ مین یہہ پہاڑ کم بلند ہین تاہم اون سے آمد رفت کی راہ بند ہے ہاڑوتی خوشنما ملک ہے اوسمین سرد رختی بہت ہے اور زمین اوسکی اول قسم کی ہے مشرقی اور متوسط حصہ مین غلہ بکثرت پیدا ہوتا ہے شمال مین الور کے قریب اور جنوب مین قرولی کے گرد نواح کی زمین پہاڑون سے گھری ہوئی ہے مگر درمیان مین بہت کشادہ وخوشنما پہاڑ ہین اور زمین نرم ممالک مغربی وشمالی کی زمین سے بہت مشابہ ہے اس حصہ کی آبادی بحساب مربع میل دیگر حصص کے آبادی سے بہت زیادہ ہے باینہمہ اختلاف شکل وصورت کے مسافر خواہ کسی حصہ مین جاوے قلعات سب جگہہ ملتے ہین بعض چھوٹی چھوٹی متفرق پہاڑیون پر ہین بعض بڑے مسلسل پہاڑون پر ہین اور بعض صرف زمین پر زمانہ سلف کی ان یادگاریون سے ملک کی تاریخ صاف نمایان ہے عنقریب ہر گانون مین جو کسیقدر بڑا سمجہا جاتا ہے چھوٹا یا بڑا قلعہ موجود ہے اور کم وبیش ہر ایک کی مرمت ہوتی رہتی ہے اور ہر ایک مین توپ وغیرہ سامان جنگ رہتا ہے ٭

ان قلعات مین سے اکثر غیر ممکن التحصیر سمجہے جاتے ہین اور افواج ایشیائی کے مقابلہ مین واقعی وے ایسے ہی ہین مشہور ترین قلعات رنتھمبور وجالور وگاگرون وشیرگڈھ وشاہ آباد وسلومر وچیتوڑ ہین اور اب تک وہان کے لوگون کو اسقدر وہم ہے کہ پردیسی

रणथम्बोर
जालोर
गागरोन
शेर गढ
शाहाबाद

نقشہ راجپوتانہ



متعلق ایجنسی راجپوتانہ شرقی — بھرت پور — الور — دہولپور — قرولی —
مگر وریز لا الور و دہولپور مین بوجھہ نابالغی رئیسون کے علیحدہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ
مقرر ہین اسواسطے ایجنسی راجپوتانہ شرقی سے صرف قرولی و بھرت پور متعلق ہین

متعلق ایجنسی ہاڑوتی — بوندی — کوٹہ — جہالاواڑ — ٹونک
بالفعل کوٹہ و جہالاواڑ مین انتظام کیواسطے علیحدہ پولٹیکل ایجنٹ ہین

متعلق اسسٹنٹی سجان گڈہ — بیکانیر

متعلق سپرنٹنڈنٹی سروہی — سروہی — سابق مین یہہ خدمت ایک صاحب اسسٹنٹ
ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کو تھی اور اب صاحب کمینڈنگ افسر چھاونی ایرن پورہ کو
مفوض ہے —

یہہ تفصیل صرف اٹھارہ ریاستون کی ہے انکے سواے چند دیگر ریاستین بطرز خاص
انہین ریاستون سے متعلق ہین مثلاً ریاست شاہ پورہ کہ بابت پرگنہ کچولہ ماتحت شाहपुरा कचोला
راج میواڑ اور بابت پرگنہ پھولیہ ماتحت سرکار انگریزی ہے اور سابقاً ضلع اجمیر سے फूलिया
متعلق تھی ۱۸۶۹ء سے متعلق ایجنسی ہاڑوتی ہوگئی ہے — ریاست کھیتڑی کہ ماتحت खेतडी
راج جے پور ہے باعتبار پرگنہ کوٹ پوتلی عطیۂ سرکار انگریزی ایجنسی سے متعلق ہے
— ریاست لاوہ کہ سابقاً ماتحت و خراج گذار ریاست ٹونک تھی ۱۸۶۸ء سے علیحدہ लावा
ہوکر متعلق ایجنسی جے پور ہوگئی ہے گو وہی خراج اب بھی داخل ایجنسی ہوکر ٹونک کو دیا
جاتا ہے — راجہ نیمرانہ خراج گذار الور کا خراج بھی بہ تعارف ایجنسی ادا ہوتا ہے — नीमराना
جاگیرداران ملانی ماتحت مارواڑ بھی زرخراج ایجنسی مارواڑ کی معرفت دیتے ہین اور मलानी
ادنپر ایک حاکم علیحدہ بہ تحت صاحب پولٹیکل ایجنٹ رہتا ہے ۔

علاوہ سرکاری ضلع اجمیر و میرواڑہ کے یہہ ملک اٹھارہ ریاستون مین منقسم ہے اس ملک کا انتظام نواب ویسرائے و گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کے ایک صاحب ایجنٹ بہادر کو کہ صاحب ممدوح ضلع اجمیر و میرواڑہ کیواسطے چیف کمشنر بھی ہین مفوض ہے — اگرچہ اونکا دارالحکومت اجمیر ہے مگر بوجہہ خوبی آب و ہواے بیشتر اوقات کوہ آبو پر تشریف رکھتے ہین اور ایام سرما مین ریاستون کا دورہ کرتے ہین اجمیر مین رہنے کا بہت کم اتفاق ہوتا ہے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ کے تحت مین محکمہ جات صاحبان پولٹیکل ایجنٹ و اسسٹنٹ و سپرنٹنڈنٹ ہین اون مین سے بعض مستقل ہین اور بعض بطور عارضی واسطے انتظام اندرونی ریاستون کے یا تو ایام نابالغی رئیس مین یا بوجہہ بد انتظامی رئیسون کے مقرر ہین اور ہر ایک ریاست ایجنسی ہاے ماتحت مین سے کسی سے متعلق ہے سابقاً یہہ انتظام تھا اودے پور و جے پور و جودہ پور و ہاڑوتی کی بڑی ریاستین تو علیحدہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ مقرر تھے اور بعض ریاستون مین وقتاً فوقتاً بوجہہ خاص کسی مدت کیواسطے ہو جاتے تھے اور باقی ماندہ ریاستین ایجنسی راجپوتانہ سے متعلق سمجھی جاتی تھین مگر ۱۸۶۷ء مین کرنل کیٹنگ صاحب نے کل ریاستون کو صاحبان پولٹیکل ایجنٹ و اسسٹنٹ کے سپرد کر کے اپنے محکمہ مین صرف ہدایت و نگرانی کا کام رکھہ لیا — اب ریاستون کا تعلق حسب تفصیل ذیل ہے —

कीटिंग

متعلق ایجنسی میواڑ — میواڑ جسکا دارالریاست اودے پور ہے — ڈونگرپور — بانسواڑہ — پرتابگڈہ —

ढूंडार — متعلق ایجنسی جے پور — جے پور جسکا ملک ڈھونڈھار کہلاتا ہے — کشنگڈہ —

मार वाड़ — متعلق ایجنسی مارواڑ — مارواڑ جسکا دارالحکومت جودہ پور ہے — جیسلمیر —

ہوئی ہے اس مشرقی سندھ سے مشرق کی طرف کے ہندو رئیس غیر قوم اور اس وجہہ سے راجستان سے خارج سمجھے جاتے ہین ؛

مگر اس کتاب مین جن ریاستون کے حالات لکھے جاوینگے بلا امتیاز قوم صرف وہی رئیس ہین جو فی زمانا بہ تحت نگرانی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ ہین حالانکہ علاوہ اونکے ہندوستان مین راجپوتون کی ریاستین بہت ہین اور برعکس اوسکے راجپوتانہ مین سوائے راجپوتون کی دیگر اقوام کے رئیس بھی ہین پس راجپوتانہ جسکی تعریف اوپر لکھی گئی ہے خطوط عرض بلد شمالی ۲۳ درجہ ۱۵ دقیقہ اور ۳۰ درجہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۶۹ درجہ ۳۰ دقیقہ اور ۷۸ درجہ ۱۵ دقیقہ کے درمیان واقع ہے اوسکا عرض غایت بیکانیر سے بانسواڑہ تک ۴۶۰ میل اور طول غایت دہولپور سے جیسلمیر تک ۵۳۰ میل ہے ؛

اوسکے شمال مین بھٹیانہ وہریانہ و رہتک و گورگانوہ کے اضلاع انگریزی واقع ہین مشرق مین گورگانوہ متہرا و آگرہ کے اضلاع انگریزی اور راج گوالیار ـ جنوب مین علاقجات مہاراجگان سیندہیہ وہولکر و گائکواڑ و جاورہ و اضلاع انگریزی متعلقہ احاطہ بمبئی مغرب مین سندہ اور مغرب و شمال مین ریاست بہاولپور اور ملک بھٹیانہ ؛

भठयाना
हरयाना
रोह्तक
गुरगांवा
मथुरा
आगरा

اس وسیع ملک کا رقبہ کہ تفصیل اوسکی ہر ایک ریاست اور ضلع اجمیر و میرواڑہ کے بیان مین لکھی جاویگی بقدر ۱۲۳۵۶۶ مربع میل ہے اور مجموعہ آمدنی سالانہ تخمیناً ۲۳۸۱۴۲۹۱ روپیہ اور آبادی تخمیناً ۱۰۲۰۹۱ ۹۷ باشندون کی ہے اور اس کل ملک مین انگریزی اور ہندوستانی فوج اس تفصیل سے ہے

بیادگان	سواران	توپین	
		۱۱۲۹	
		میدان کی	قلعون کی
۶۴۶۰۴	۱۲۱۱۲	۲۳۴	۸۹۵

وقایع راجپوتانہ

باب اول

مجمل حالات کل راجپوتانہ

राजस्थान راجپوتانہ جسے راجستان اور راج ستھان اور رجواڑہ بھی کہتے ہین راجپوت قوم کی ریاستون کا مجموعی نام ہے ۞

شہاب الدین بادشاہ نے ہندوستان کو فتح کیا اوسوقت سے پیشتر کے راجستان کی حدود تحقیق نہین ہین غالب ہے کہ شمال مین دریاے جمنا و گنگا سے آنصوب دامن کوہ تک پہنچی ہو قبل اسکے کہ مالوہ مین بجاے دہار کے منڈو کی اور گجرات مین بجاے انہلواڑہ پٹن کے احمد آباد کی مسلمانی سلطنتین قایم ہوئین ملک راجستان مین کل قطعہ ہندوستان کا مغرب مین دریاے سندہ تک مشرق مین بندیل کھند تک اور شمال مین جنگل دیس واقع جنوب دریاے ستلج تک اور جنوب مین کوہ بندیاچل تک داخل تہا ۞

धार मंडू अनहलवा ड़ा पट्टन

عجب اتفاق ہے کہ اس ملک کے طرفین کو یعنی مشرق و مغرب مین سندہ نامی ندیان واقع ہین مغربی سندہ توجسکو قرب پشاور مین اٹک کہتے ہین اور ملک سندہ مین ہو کر گذری ہے مشہور و معروف ہے مگر مشرق مین بھی ایک سندہ ندی ہے کہ مالوہ مین سرونج سے बارہ میل جنوب مغرب مین پہاڑون سے نکلکر بجانب شمال نرور اور بعد از آن شمال مشرقی سمت مین سرحد بندیل کھنڈ و گوالیار تک روان ہو کر بعد طے ۲۶۰ میل جمنا مین شامل

सिरोंज नरवर

نہین ہے بلکہ یقین کرتا ہون کہ اکثر الفاظ بے محاورہ وفقرات بیمحل
سرزد ہوئے ہونگے اور بعض مضامین بہی غلط فہمی پر مبنی ہون گے اسواسطے
ناظرین باتمکین وشایقین مرحمت آئین سے دست بستہ استدعا ہی
کہ اگر کوئی غلطی ونقص نظر کرامت اثر سے گذرے تو براہ دریادلی و
بندہ نوازی عفو وچشم پوشی کو کام فرماوین اور چونکہ اصحاب جود و
کرم کی قدردانی اور فیض رسانی سے امید کامل اور یقین واثق
ہے کہ یہہ کتاب بہت جلد دوسری مرتبہ چہپیگی اور خاکسار کا ارادہ
ہے کہ طبع ثانی مین اصلاح واضافہ مضامین اور بہتر ترتیب وزیادہ
صفائی وعمدہ اہتمام سے اوسکو اور بہی ترقی دیجاوے اسواسطے
یہہ بہی گذارش ہے کہ جو صاحب براہ نوازش ومہربانی اس مرتبہ کی
نقص وغلطیون سے اور کسی ریاست کے تازہ حالات ونامعلوم
کیفیتون سے اطلاع بخشینگے یا کوئی معتبر کتاب وہانکی تاریخ و
حالات کی بتلاوینگے اونکا راقم ممنون منت ومشکور احسان ہوگا ۔

تمام شد

حصّہ سوم

ازآنجاکہ سہو وخطا غلطی وقصور لازمۂ بشریت ہے اور خاکسار ذرۂ بیمقدار کو عبارت آرائی وفصاحت کلام وصحت مضامین مین کسیطرحکا دعوی

فصل اول اودے پور ؛

دوسری فصل ڈونگرپور ؛

تیسری فصل بانسواڑہ ؛

چوتھی فصل پرتاب گڈہ ؛

چوتھا باب ایجنسی جے پور ؛

پہلی فصل راج جے پور ؛

دوسری فصل کشنگڈہ ؛

تیسری فصل لاوہ ؛

حصہ دوم

پانچواں باب ایجنسی مارواڑ ؛

پہلی فصل جودہ پور ؛

دوسری فصل جیسلمیر ؛

چھٹا باب ایجنسی راجپوتانہ شرقی ؛

پہلی فصل راج بھرت پور ؛

لغایت سنہ ۱۸۸۱ع کہ بحکم گورنمنٹ ہندوستان ہر سال منطبع و

شایع ہوتے ہین ؛

مضامین کتاب کی ترتیب ریاستون کی عظمت اور آمدنی ورقبہ

کی کثرت کے لحاظ سے نہین ہوئی ہے مگر باعتبار مراتب محکجات

ایجنسی کے جو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کی رپورٹون

مین ملحوظ رہتے ہین کل ریاستون کے حالات بلالحاظ خوردی

و بزرگی ریاست کے جس ایجنسی سے متعلق ہے اوسی کے ضمن

مین لکھی گئی ہین اور حجم زیادہ ہونیکی وجہ سے کتاب کو تین

حصون مین تقسیم کیا گیا ہے کہ ترتیب مضامین و تقسیم حصص

و ابواب وغیرہ حسب تفصیل ذیل ہین ؛

حصّہ اول

باب اول مجمل حالات کل راجپوتانہ ؛

دوسرا باب ضلع اجمیر و میرواڑہ ؛

تیسرا باب ایجنسی میواڑ ؛

حق مین بالعوض وس فیضان نعمت کے جو وقت تصنیف سے عوام الناس کو پہونچا ہے اور جسکے ذریعہ سے میرا یہہ صحیفہ صفحۂ عالم پر ظہور پذیر ہوا ہے بکمال شکر گذاری و احسانمندی دعاء خیر رحمت و فضال الہی کرتا ہون ؂

تاریخ راجستان تصنیف کرنل ٹوڈ صاحب ؂

گزٹیر ہندوستان مولفہ مسٹر تہارنٹن صاحب ؂

مجموعہ عہد نامجات مولفہ مسٹر ایچیسن صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ہند صیغہ ممالک غیر ؂

تاریخ جے پور تصنیف کرنل بُرُوک صاحب ؂

تاریخ ضلع اجمیر تصنیف پنڈت مہاراج کشن صاحب ؂

تاریخ راج بہرتپور تصنیف پنڈت بلدیو سنگہ صاحب سورج دوج ؂

تاریخ راج بہرت پور تصنیف حکیم وحید اللہ صاحب بدایون والہ ؂

تاریخ راج الور تصنیف دیوان جیگوپال صاحب ؂

ارژنگ تجارہ تصنیف شیخ محمد مخدوم صاحب ؂

راجپوتانہ کے ملکی انتظام کی سالانہ رپورٹین ابتداء ۱۸۶۵ء

وحضرات عالی ہمم کی خدمت مین پیشکش کرے اور یہی تہی اس امر
مین زیادہ تر تحریک کا سبب یہہ ہوا کہ اسوقت تک اردو زبان
مین کوئی ایسی کتاب نہین لکہی گئی ہے جسمین راجپوتانہ کی کل
ریاستون کے کوایف ملکی اور واقعات تاریخی جمع ہون البتہ
انگریزی زبان مین کرنل ٹاڈ صاحب کی تاریخ راجپوتانہ کے
قدیم خاندانون کے حالات کا مفصل دفتر ہے اور چند دیگر صاحبان
عالیشان نے بہی بعض ریاستون کی تاریخین تحریر فرمائی ہین لیکن
ان کتابون سے ہندوستانی لوگون کو جو صدہا مین سے چند
انگریزی خوان ہوتے ہین بہت کم فایدہ پہونچتا ہے اور جو
چند کتابین ہندوستانی صاحبون نے تصنیف کی ہین اونمین
صرف ایک ایک ریاست کے حالات ہین ایسی کتاب جسمین
راجپوتانہ کی ہر ایک ریاست کا ابتدا سے اسوقت تک مفصل
حال ہو کوئی نہین ہے اسواسطے مولف نے انگریزی و اردو
کی کتب مفصلہ ذیل سے ترجمہ و انتخاب کر کے یہہ معلومات کا ذخیرہ
فراہم کیا ہے اور اون کے مصنفان عالی قدر والا منزلت کی

انگریزی کی قدردانی و فیاضی سے ہندوستان میں تصنیف
و تالیف نے اس کثرت سے رواج پایا ہے کہ ہر ملک کے حالات
پر عمدہ و مفصل کتابیں لکھی گئی ہیں اور قاعدہ ہے کہ اتفاق
زمانہ اور اقتضائے آب و دانہ سے جو شخص جس ملک میں بود و باش
رکھتا ہے وہیں کے حالات سے علم و آگہی حاصل کر کے انکو
بطور واجب و طرز مناسبت احاطۂ تحریر میں لا سکتا ہے چنانچہ
اسی خواہش مروج العام کے موافق کمترین عقیدت آئین
احقر العباد راسخ الاعتقاد جوالا سہائے خلف لالہ کرپا کشن صاحب
قوم کایتھ ماتھر ساکن قصبہ سوہنہ ضلع گورگانوہ قسمت دہلی کو بھی
کہ اوائل عمر سے ملک راجپوتانہ کی چند ریاستوں میں رہا ہے
اور اب ایک مدت سے نمکخوار سرکار ابد پایدار جناب فیض مآب
سری حضور کرامت گنجور مہاراجہ صاحب بہادر والی راج بھرتپور
ہے شوق دامن گیر ہوا کہ جس ملک میں رہا ہے وہاں کی حالات
جسقدر تحقیقات محققان ہنرور اور تصنیفات مصنفان نامور
کے ذریعہ سے بہم پہونچ سکیں جمع کر کے اصحاب فضل و کرم

کیواسطے ترقی جاہ وجلال کی آرزو اور افزونی دولت واقبال کی تمنا اور عمر ابد اتصال اور عیش وکامرانی بے زوال کی دعا ہے بعدا سکے اظہار مدعا ہے اگرچہ غفورستے ابتداء کلام ہے تو مدح سری حضور پر اختتام ہے دیکہو کیا اچہا آغاز کیا خوب انجام ہے

ذکر تالیف کتاب

علم تاریخ کے فواید لاانتہا اور معلومات زمانہ ماضی وحال کے نتایج بے بہا اصحاب علم وہنر اور محققان عالی گہر پر بخوبی روشن ہین کہ سانحات روزگار سلف اور واقعات زمانہ مختلف سے وقوف وآگہی حاصل کرنا ہمیشہ سے مرغوب طبایع عوام اور پسندیدہ خاطر انام رہا ہے اور یہہ بہی لازمۂ انسانیت ہے کہ جو شخص کسیقدر علم وشعور ونوشت وخواند سے بہرہ مند ہوتا ہے اپنی فکر کی رسائی اور میلان خاطر کے بموجب کسی مضمون پر طبع آزمائی کرکے کوئی تحریر صفحۂ روزگار پر بطور یادگار کے چہوڑنا چاہتا ہے بخصوص اس زمانہ مین سرکار ذوی الاقتدار

کی کثرت علم کی اشاعت سے ہر قصبہ وگانو کے لڑکے ریاضی دان
ہین جابجا شفاخانون مین عمدہ علاج سے ہزارہا مریض نیم جان
شفا پاکر دعاگو اور ثناخوان ہین ہر دم رفاہ عام کے کامون
پر نظر ہے بے شک ذات والاصفات حضور انور عاجز نواز
اور رعیت پرور ہے - فوج ظفر موج کی نوطرز اور زنگارنگ
خوشنما وردیون اور سرداران وافسران فوج کے ملون ومنقش
اور زرین لباسون اور پرتلون پر عجب جوبن ہے سیتور کی
چھاونی حسن ترتیب لشکر اور فوج کی چمک دمک سے قطعہ گلشن
ہے اوسکا لشکر قیامت اثر قواعد جنگی و فنون حرب مین ماہر
ومشاق ہے شجاعت وبہادری دلیری وآراستگی مین شہرۂ آفاق
ہے کسکی زبان مین یہہ طاقت ہے کہ محامد ذات فیض سمات اور
محاسن صفات سراپا برکات کی تقریر کرسکے کسکے بیان مین یہہ
فصاحت ہے کہ سری حضور لامع النور کی بیدار مغزی اور
مدبرانہ حکمرانی سے جو ملک کو فواید اور نیک نتایج حاصل ہوئے
ہین بالتفصیل تحریر کرسکے اسلئے خالق یکتا سے بندگان حضور

بہادر جنگ گرینڈ کمینڈر سٹار آف انڈیا دام اقبالہ و اجلالہ کے دستِ اختیار اور قبضۂ اقتدار مین ہے شکوہ جشن جمشیدی تجمل بزم خسروی صولت و دبدبہ سکندری جسکے دربار مین ہے یہہ خوبی اقبال ہے شیر ژیان اوسکے قصر جلالت کا ایک سگ دربان ہے عدل کا یہہ کمال ہے کہ گرگ تیز دندان اوسکے رعیت کے مویشی کا ایک نگہبان ہے۔

قطعہ

شیر با پاس تو بے چنگال است	گرگ با عدل تو بے دندان است
و نہ شیر است کنون روباہ است	ورنہ گرگ است کنون چوپان است

داد دہی و عدل گستری اسی بارگاہ فلک اشتباہ کا حصہ ہے اس عدل و جود کے مقابلہ مین انصاف نوشیروانی اور سخاوت حاتم طائی عجم و عرب کا پرانا قصہ ہے دادرسی و مظلوم نوازی کا زمانہ ہے صحرائے عدم مین طائر ظلم کا آشیانہ ہے سیر چشمی و دریادلی بندگان حضور سے عامۂ خلائق آسودہ حال ہے فیض بخشی و عدل گستری سے رعیت فارغ البال ہے محتاجون کو حاجت سوال کیا ہے غریبون کے لئے ہر وقت سدا برت کھلا ہے مدرسون

پر اون کا فخر و فضیلت قایم کرین کیونکہ اسکے صرف یہی ایک ساکہ
کافی ہوتا جسطرح زمانۂ سلف کے مہاراجگان والا قدر نے فوج
کشی و دشمن کشی و ملک گیری سے سلاطین روزگار مین سرفرازی
حاصل کی ہے اوسیطرح مہاراجہ صاحبان حال نے خوش انتظامی
راج پرورش و حقوق رعایا سے آراستگی ملک و بلاد و قدر دانی
اصحاب علوم و فنون مین اوس سے زیادہ داد معدلت
و جہانبانی بخشی ہے ٭

مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب بیکنٹھہ باشی خوبی نظم و نسق و عدالگستری
و رعایا پروری و فیاضی و سخاوت مین روسا ہمسر و فرمانروایان
ہم عصر مین طاق اور شہرۂ آفاق ہوئے ہین کہ اونکی گنج بخشی و
داد و دہش نے ایک عالم کو مالا مال اور رعب حکومت عادلانہ نے
ظالمان شیر صورت کو کمتر از شغال کیا۔ اس زمانہ مین زمام ریاست
و عنان حکومت بدست حضور فیض گنجور خداوند نعمت سکندر صولت
دارا حشمت انجم سپاہ فلک بارگاہ جمشید جاہ فیض مآب ہلال رکاب عالیجناب
سری مہاراجہ برجیندر سوائی جسونت سنگہ صاحب بہادر

تہوا پہلے دو حملون مین پانی کی طغیانی اور محافظان قلعہ کی
جانفشانی سے ایسا کشت و خون ہوا کہ انگریزی فوج کے جی چہوٹ
گئے تیسرے حملہ مین گورون نے ہندوستانی فوج کے ساتھ
دوبارہ مین شریک ہونے سے انکار کیا چوتھی مرتبہ اونکو سمجھا کر
اور غیرت دلا کر پہر حملہ کیا گیا تو اسی اثنار مین قلعہ کی ایسی مرمت
ہو گئی تھی کہ انکی کوئی تدبیر پیش نہ گئی آخر کار تین ہزار سے زیادہ
آدمیون کا نقصان اوٹھا کے اور اپنا باروت و گولہ خرچ کر کے
جریح و بہادر افسر شل جنرل لارڈ لیک صاحب کو بجز معاودت
کے چارہ نہوا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب اور اونکی راجگوست
کا نام صفحہ روزگار پر اس شہرت و نیکنامی سے ثبت ہوا کہ کل ہندوستان
مین صرف ایک بہرت پور کا ہی قلعہ ہے جسکی فصیل سے انگریزی
فوج پس پا ہو کر ہٹی ہے اس ایک بہادرانہ معرکہ سے بہرتپور
کے جلیل القدر حاکمون کی اسقدر ناموری ہوئی ہے کہ اگر دیگر مہمات
عظمی جنکا مجملاً مذکور ہوا ہے اور تاریخ ریاست مین حسب موقع
مفصل لکہی جاوینگی وقوع مین نہ آئی ہوتین تو کل روستار ہنا

فرانسیس و نواب چنداصاحب کی متفق فوج کو خارج کرکے قلعہ ارکاٹ فتح
کیا تھا صرف ڈہائی ہزار سپاہ سے نواب سراج الدولہ صوبہ دار بنگالہ
کی بے شمار فوج کو مغلوب کرکے میدان پلاسی کی دوامی نیکنامی حاصل
کی تھی بکسر مین شجاع الدولہ نواب اودہ کی ساٹھہ ہزار فوج کو صرف
آٹھہ ہزار آدمیون نے متفرق و منتشر کیا تہا نواب حیدر علی والی میسور
کو متواتر لڑائیون مین بیدم و جان باب کرکے آخر کار اوسکے بیٹے ٹیپو سلطان
کو نیست و نابود کیا تہا ۔ قلعہ گوالیار کو ناممکن التسخیر سمجہا جاتا تہا اس آسانی
سے لیا تہا کہ گویا اونکے ہی قبضہ مین تہا ۔ احمد آباد مین بہ تحت جنرل
گوڈارڈ صاحب مہاراجگان سیندہیہ و ہلکر دونون کا ایسا ناک مین
دم کیا تہا کہ کل مال و اسباب چہوڑکر بہاگ گئے ۔ میدان علی گڈہ مین
مہاراجہ سیندہیہ کی کثیر التعداد فوج محکوم پیرن صاحب کو مغلوب
و مطیع کیا تہا ۔ اور میدان لسواڑی مین مرہٹون کو ایسی شکست دی
تہی کہ ایک معرکہ مین اونکے سات ہزار آدمی ہلاک ہوئے آدس فوج
انگریزی نے قلعہ بہرت پور کی فصیل کے ساتہہ مین آکر ہوش و
حواس ہمت و جرأت جاتی رہی چار دفعہ متواتر حملہ کیا مگر کوئی کارگر

اون کے ممالک پر قبض و تصرف کیا اور دہلی کا از سر نو محاصرہ کر کے
خزانہ بیشمار اور دولت لا انتہا حاصل کی کہ قلعہ دہلی کے ہشت دہاتی
کواڑ قلعہ بھرت پور شمالی دروازہ پر چڑھے ہوئے ہین اور ان فتوحات
عظمی کی شہادت دیتے ہین اور ماہی مراتب جو دیگر رئیسون کو بجلدوے
خدمات عطیہ شاہی ملا ہے اس راج مین بزور شمشیر و استحقاق فتح حاصل
ہوا ہے ہرسہ ہاے دیگر سہ ہا اہلکاران جیپور کی بوجہہ پرخاش پر کہ
براہ کوتہ اندیشی لشکر جاتراسے واپس آئے ہین سد راہ ہوئے تھے
لشکر عظیم سے میدان مانوڑہ مین شمشیر آزمائی کی اور فتنہ انگریزان
بدکردار کو کہ موجب نفاق و باعث فساد ہوئے تھے سزاے اعمال کو
پہونچایا - اخیر مین مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے جسونت راو ہلکر
کو کہ جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار افواج انگریزی کے تعاقب سے
خایف پھرتا تھا بمقتضاے راہ و رسم قدیم و حق مہمان نوازی ظل عاطفت
مین لیکر حملہ آوردون سے ایسا مقابلہ کیا کہ تاریخ ہندوستان کی صفحات
مین اوسکی برابر کوئی واقعہ معرض تحریر مین نہین آیا ہے جس انگریزی
فوج نے قلیل جمعیت سے مظفر جنگ صوبہ دار دکن وڈوپلی صاحب

سامنے والی آمیر کی حمایت میں مقابلہ اونکے بھائی راد ہو سنگھ کی افواج
متفق مہاراجہ صاحب والی اودے پور اور مہاراو ہلکر پر غالب آکر ایشر سنگھ
کو جے پور پر قابض کرا دیا بخشی صلابت خان سپہ سالار افواج شاہی
کو مع جمعیت میدان جنگ میں محروس کرکے دلاوران شاہی
مثل حکیم خان ورستم خان کو ہلاک اور علی قلی اور فتح علی کو منتشر کیا
افغانان فوج بنگش پر فوج کشی کرکے منصور علیخان صفدر جنگ
کو اونکی سرکشی و مقابلہ آرائی سے نجات دی اور ان مفسدوں کا لیا
متفرق و منتشر کیا کہ بار دیگر تاب مجتمع و مقابلہ نلائے رئیس [illegible]
کو کہ بڑی دولت مندی اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حاصل کرکے عمر کی مکافات کے مداح آور مہاراجہ صاحب بہادر
کی مہمان نوازی کے شکرگزار جانتے ہین ٭

اور مقدم ترین خوبی اس ملک کی یہہ ہے کہ یہان کے فرمانروایان
صاحب اقبال عالی قدر والا منزلت شجاعت وجوانمردی مین
یکتای روزگار اور حاکم باوقار ہوئے ہین خصوصاً ابتدا از مانہ
مہاراجہ بدن سنگہ صاحب سے جنہون نے بلا اعانت کسی ہمسر اور
بے منت کسی شاہنشاہ برتر کے صرف اپنی قوت بازو و ذاتی ہمت
اور علو حوصلگی سے ممالک متعلقہ کو بہ تحت و تصرف مین لاکر عظیم الشان
راج قایم کیا اور اوس ابتدائی زمانہ مین کہ ہنوز اونکی حکومت
کو استحکام و استواری کامل نہوئی تھی افواج شاہی محکوم افسران
زبردست کو اپنے ممالک سے پس پا و خارج کیا نواب فتح علیخان
معتوب شاہی اپنی ستم رسیدگی و مظلومی سے تنگ آکر مستدعی اعانت و
دستگیری ہوا تو اوسکے حال پر رحم کرکے اسدخان وزیر سلطنت کو
کہ فوج جرّار سے حملہ آور ہوا تھا شکست فاش دی بلکہ خود وزیر
کو میدان جنگ مین تہ تیغ کیا ۔ بسر لینگہ خلف اکبر مہاراجہ سوائی جے سنگہ

اوسکا وسیع و مستحکم قلعہ مع دیگر عمارات بالا ے کوہ و اوراح آبادی کے
ان مشہور واقعات کی مجسم شہادت ہے خانوہ کا میدان جسمین بمقابلہ
شاہنشاہ بابر اور سانگا رانا والی میواڑ کی نزاع سلطنت ہندوستان
فیصلہ ہین ہندو و اہل اسلام کے فیصلہ ہوا اسی راج مین واقع ہے اور
کمھیر جو ابتدا مین مہاراجگان ذیشان کا دارالحکومت تھا مہاراجہ
ہلکر کی فوج کثیر کی شکست اور اوسکے خلف کھنڈے راؤ کے عندالمحاصرہ
کام آنے سے ناسور ہے اور سب سے زیادہ قلعہ بھرت پور جہان علاوہ
سابقہ معرکون کی افواج سرکار اور لارڈ لیک سے اور ایسٹ انڈیا کمپنی سے ایسا
مقابلہ ہوا کہ تاریخ ہندوستان مین اوسکی کوئی نظیر نہین ❊
ڈیگ کے باغ و محلات تعمیر و مصالحہ کی خوبی و وضع و قطع کی خوش اسلوبی
مکانات کی رنگینی و وسعت فوارون کی صنعت و کثرت تالابون کی طراوت
و سیرابی تجویزین صاحب فن کی کامیابی سے مثل روضۂ تاجگنج آگرہ
و قطب مینار دہلی کے عمدہ ترین مکانات دیار اور عجائبات روزگار سے
ہین کہ سیاحان عالم بشوق ملاحظہ مین مقامات دور و دراز سے آتے
ہین اور تماشاے محلات اور سیر باغات سے حظ وافر و فرحت بلیغ

مقرر کرکے اشاعتِ علوم مین بہت کوشش کی ہے اور اون مدرسہ جات
مین متواتر چند طالب العلم بہت مستعد تیار ہوکر اعلےٰ درجہ کا امتحان دیتے ہین
مگر منفصلات کا حال دیکہا جاوے تو بالکل نوعدیگر ہے اور اونہین کے
علاقہ مین ایسے مقامات بھی ہین جہان کے لوگون کے دماغ مین تو شنخوانند
و تدریس و تعلیم کا کبھی خیال بھی نگذرا ہوگا مگر برعکس اوسکے بہت یورپین
دارالحکومت سے لیکر حدود راج تک ہر قصبہ و گانوٴ مین سامان تعلیم یکسان
موجود ہین اور ہر جگہ کے اطفال حساب و کتاب و تحریر و تقریر مین
فواید علم سے بہرہ مند ہین ؛
اس راج کے اکثر مقامات یادگار واقعات تاریخی اور موقع معرکہ ہاے
عظیم اور مظہر صنعت صناعان ذوفنون ہونیکی وجہ سے بہت مشہور
و نامور ہین قصبہ کامہ معبد ہنود کے خوشنما و متبرک مقامات کی جو تعریف
شاستر مین لکہی ہے اوس سے کل عالم واقف ہے قصبہ بیانہ کہ کبہی
زبردست و عظیم الشان فرمان روایان کا پایہ تخت تہا غوری و
وغزنوی و تیموری بادشاہون کی بےشمار فوج کے مقابلہ و معرکون
سے صفحاتِ تاریخ عالم مین بہت شہرت و عظمت سے نمایان ہی اور

دیگر ریاستون سکے ہرگا نوین صدہا بلکہ ہزارہا بیگہہ زمین قابل زراعت غیر مزروعہ و بے تردد پڑی ہے اور کوسون تک نشان آبادی مفقود ہے اس راج مین زمین کا کوئی قطعہ کاشت سے خالی نہین اور کوئی مقام ایسا نہین ہے کہ جہان نظر مین آبادان قصبے و دیہات حایل نہون ؛

اس علاقہ کی رعایا ایسی شایستہ و تربیت یافتہ ہے کہ سفر بی ریاستون کے خواندہ و ذی حوصلہ لوگ بہی یہان کے عام باشندون سے طرز و طور اور وضع داری اور مکالمت و ہوشیاری مین دعوی ہمسری نہین کر سکتے باوجودیکہ فیضان تربیت سرکار ابد پایدار انگریزی سے ہر ریاست کے لوگون کو کسیقدر لیاقت حاصل ہوگئی ہے الّا چند متعدد آدمیون کے پردیسی صاحبان علم کی صحبت سے تمیز و وقوف حاصل کرتے ہین اور کل ملک کے باشندون کے خلایق تربیت یافتہ دہلی و آگرہ و متہرا وغیرہ بلاد مصدر صلاح و منبع تہذیب کے شبانہ روزی ربط و ضبط آمد و رفت و راہ و رسم سے ترقی پاتی ہین بہت فرق ہے ماورا اسکے انتظام تعلیم خلایق و تربیت عوام بہی جیسا اس راج مین ہے ہر ایک ریاست مین نہین ہے بلا شبہہ اکثر رئیسون نے اپنی دار الریاست مین مدارس

بوندی	۲۲۹۱	۹۶	[illegible]	۲۱۵
کرولی	۱۸۷۸	۱۰۰	[illegible]	۲۸۶
پرتاب گڈھ	۱۴۵۷	۱۰۰	[illegible]	۲۷۱
ڈونگرپور	۱۰۰۰	۱۰۰	[illegible]	۲۲۶
بانسواڑہ	۱۴۴۰	۱۰۰	[illegible]	۱۸۷
جودھپور	۳۵۶۷۲	۵۰	[illegible]	۱۳۴
سروہی	۳۰۲۰	۵۰	[illegible]	۹۱
بیکانیر	۱۶۶۷۶	۳۰	[illegible]	۷۲
جیسلمیر	۱۲۲۵۲	۶	[illegible]	۱۴

اس سے ظاہر ہے کہ بھرت پور کا ملک راجپوتانہ کی کل دیگر ریاستون سے زیادہ آباد اور زرخیز ہے اور یہہ نتیجہ جسقدر قدرتی خوبیون یعنی ہمواری سطح عمدگی زمین وسائل آبپاشی وغیرہ سے منسوب ہے اوسیقدر حسن انتظام تعین جمع واجب محاصل معتدل انصاف پروری خبرگیری وحق رسانی رعایا سے حاصل ہوئے ہین اس کثرت آبادی اور افزونی پیداوار کی عمدہ دلیل یہہ ہے کہ جس حالت مین راجپوتانہ کی

چونکہ راجپوتانہ کے ممالک مختلفہ کی عمدگی زمین ترقی ملک کی و بیشی پیداوار اور کثرت وقلت آبادی کا حال ہر ایک ریاست کے رقبہ اراضی اور تعداد آمدنی و آبادی فی مربع میل پر غور کرنے سے بہتر اور کسی ذریعہ سے دریافت نہین ہو سکتا ہے اسواسطے کل ریاستوں کے کوائف مذکورہ ذیل مین ترتیب وار درج کیے جاتے ہین ۔

نام ریاست	تعداد رقبہ بحساب مربع میل	آبادی فی مربع میل	آمدنی فی مربع میل	حاصل جمع آبادی آمدنی
بھرت پور	۱۹۷۴	۳۲۹	[illegible]	۱۶۶۰
دھولپور	۱۶۲۶	۳۲۲	[illegible]	[illegible]
الور	۳۵۷۲	۲۷۹	[illegible]	۸۳۸
ٹونک	۱۸۶۳	۱۲۱	[illegible]	۷۶۵
جھالاواڑ	۲۵۰۰	۹۰	[illegible]	۶۹۰
کوٹہ	۵۰۰۰	۸۶	[illegible]	۵۹۶
کشن گڈھ	۷۲۴	۱۳۸	[illegible]	۴۴۸
جے پور	۱۵۲۵۰	۱۲۴	[illegible]	۴۱۲
اودے پور	۱۱۶۱۴	۱۰۰	[illegible]	۳۲۹

اس ملک سے زمین وآسمان کا تفاوت ہے کہ وہان کے خشک و
بے برگ ریگستان مین انسان وحیوانات کے ہوش جاتے ہین نہ تلاش
دنیا کی نعمتون وعیش عشرت کے سامان سے بے بہرہ بلکہ محض ناآشنا
ہین پانی جو مایۂ حیات اور موجب رونق کائنات ہے صد ہا فیٹ
کے عمق سے نکالا جاتا ہے کوسون تک کنوؤن کا پتہ نہ لگے دس دس
کوس کے باشندے ایک ایک کنوے پر پانی بھرنیکے واسطے جمع
ہون درخت ورو ئیدگی کی صورت نظر نہ آئی بجز موٹھ باجرہ
کے کوئی جنس پیدا نہو شتر کے سواے کسی سواری کا گذر نہین ریت
کے ٹیلے ہوا کے زور سے ہر روزہ ایک مقام سے دوسرے مقام
کو حرکت کر کے آبادی وراستہ کا نشان مٹادین وہان کے باشندون
کو جو تکلیف ومصیبت ہوتی ہوگی صریح ظاہر ہے اوسکے مقابلہ مین
اس آبادان ومالامال وسرسبز ملک کو بہشت کہا جاوے تو بیجا
نہین علاوہ شمال ومغربی ممالک واقع باگرومارواڑ کے جو قدرتی موجبات
سے معذور ہین جنوب ومشرق کے اکثر ممالک مین بھی باوجودیکہ
پانی کی کثرت اور زمین عمدہ ہے آبادی وپیداوار کی یہی صورت ہے

پر فوق و افتخار حاصل ہے ؛

یہی خطہ ہے جو بوجہہ ظہورِ انوارِ نامتناہی و شہودِ لمعاتِ آلہی یعنی ولادت سری کرشن اوتار معبود ہنود کے برج بھومی نام سے مشہور ہے اور کل ہندوستان مین قابلِ پرستش اور واجب التعظیم سمجہا جاتا ہے اور اوسکے فرمان روایانِ عالی گہر والا تبار مہاراجہ برج اندر کے خطاب سے معزز و ممتاز ہین کوہِ ہمالہ سے راس کماری تک اور حدود افغانستان سے برہما تک کی مخلوق صدہا کوس سے باعتقاد باطن و صدق ارادت اسی متبرک سرزمین کی زیارت کیواسطے آکر سعادت دارین حاصل کرتے ہین اور اوسکی خاکِ پاک کو موجبِ مغفرت و باعثِ نجات سمجہتے ہین کہ اسکی شہادت سری مت بھاگوت وغیرہ معتبر شاستروں سے پیدا ہے ؛

قدرتی نعمتین مثل سیرابی و سرسبزی زمین و رونق و آبادی بلاد و قصبات اور باشندگان علاقہ کی صورت و سیرت گفتگو و لیاقت و اخلاق و عادات اجناس استعمال و معاشرت کا بکثرت پیدا ہونا عمدگی ملک کیواسطے مجسم دفتر ہین راجپوتانہ کے شمالی و مغربی ممالک کو تو

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] حضور

مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
راجہ بھرت پور [illegible]
سلطنت انگریزی کی [illegible]
[illegible] دولت انگلشیہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہندوستان کی [illegible]

قیصرہ ہندوستان کا بصدقِ دل اعتقاد و اقرار اس سلطنت کے
کے مراحم شاہانہ اور نوازش خسروانہ کے شکرگذار ہین ٭
دولتِ انگلشیہ کی فیض بخشی اور نفع رسانی نہ صرف برٹش انڈیا پر
محدود و محصور ہے بلکہ ممالک مقبوضہ روسا و حکام بھی نوائد
سلطنت برطانیہ اور برکاتِ شاہنشاہی حضرتِ قدسیہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
سے مالامال و معمور ہین علاوہ فوائد تار برقی اور ریلوے اور
ترقی تجارت اور اون کے مفید نتایج کے جنمین باشندگان ممالک
راجستان رعایاے برٹش انڈیا کے برابر شریک ہین ایک اور بہت
بڑی خوبی جو سرسبزیِ ملک اور بہبودیِ رعایا کی اصل اصول
ہے ہندوستانی ریاستون کو حاصل ہوئی ہے اور وہ یہہ ہے
کہ انڈیا گورنمنٹ کے انتظامِ حکومت اور نظم و نسقِ سلطنت نے بوجہہ
اپنی عمدگی کے ہندوستانی عملداریون پر کامل تاثیر پہونچائی ہے
یعنی ہرایک ریاست مین حکمرانی کے قدیمی دستورات اور مروجہ
طریقون مین اصلاح و ترمیم اور طرزِ حکومت انگریزی کی تقلید کیجاتی
ہے اس سبب سے ہندوستانی ریاستون کی رعایا بھی تعلیم و تربیت

عقل و حکمت اور عدل و انصاف پر مبنی ہین اوسکا قانون سیاست
اور نظم و نسق مملکت ایشیا اور یورپ کی سب سلطنتون سے اسوجہہ
سے فایق اور کامل ہے کہ قواعد حکومت شخصی اور اصول سلطنت
جمہوری سے مرکب و شامل ہے اس مدبر گورنمنٹ کی جسکی طاقت
بحر و بر مین از روے جرأت و تدبیر سب سلطنتون سے بڑہکر
اور مالی قوت اور تخازن دولت کی کثرت سلاطین عالم سے برتر
اور بیشتر ہے باوجودیکہ اوسکی فوج ظفر موج ہنرمندی اور فنون
جنگی جرأت و بہادری شجاعت و دلیری مین روے زمین
کی جنگی طاقتون پر غالب ہے لیکن اپنی فیاضی اور رفاہ جوئی
سے ہر ایک سلطنت سے امن و صلح کی طالب ہے - یہہ ہی سبب
ہے کہ علاوہ ممالک مقبوضۂ یورپ و امریکہ وغیرہ کے صرف برٹش
انڈیا مین اس سلطنت عظمی کا ۹۰۹۸۳۴ مربع میل پر تسلط و
اقتدار اور ۱۹۱۰۰۰۰۰ - آدمی اوسکے مطیع و فرمان بردار
ہین زاید از چار صد ہندوستانی ریاستون کے روسا ر
عالیمقدار اور مہاراجگان والا تبار کو شاہنشاہی حضرت ملکہ معظمہ

پیدا کرنا بندوبست مالگذاری کے اچھے انتظام اور تشخیص محاصل کے عمدہ اہتمام نہرون کے اجرار وسایل آبپاشی کی اصلاح سے ملک کی سرسبزی زراعت کی افزایش وترقی خشکی وتری مین لہون کی امن وآسایش اور تار برقی اور اجرار ریلوے اور مرکب دخانی سے تجارت بری وبحری کی آزادی وسایل سفر کی آسانی دوردست ممالک کے مصنوعات اور مختلف ولایتون کے اسباب وآلات ظروف وادوات اور تمام سامان عیش وآرام کی افراط وارزانی مظلومون کی دادرسی مستغیثون کی سماعت خلایق کی فارغ البالی ہندوستان کی غریب اور خاموش رعایا کے حقوق کی حفاظت ظالم اور سرکشون کی گوشمالی ہر ایک سشتہ مین کام کی صفائی انتظام کی خوبی ہر کارخانۂ سلطنت مین حسن کفایت او نظم وترتیب کی خوش اسلوبی — غرض ہندوستان نے تمام خوبیان جو خواب مین نہ دیکھی اور حاشیۂ خیال مین نگذری تہین عہد شاہنشاہی حضرت ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند مین حاصل کین ؛

اس عالیجاہ سلطنت کے اصول حکمرانی اور قواعد جہانبانی سراسر

وجہانبانی مہمات سلطنت کی بدنظمی و پریشانی رعایا کی ناکامی اور
بے سروسامانی بغور دیکھو اور تحقیق کرو کہ اوس زمانہ مین ملکی
اور جنگی انتظام کن اصول پہ قایم تہا زراعت و تجارت کی کیا صورت
آبادی ملک کی کیا حالت وادرسی رعایا کی کیا کیفیت تھی ڈکیت
اور ٹہگ اور رہزنون کا کیا عالم تہا آرام و آسایش رعایا کی کون سے
وسایل مہیا تہے عامۂ خلایق کا طریقہ گذران اور طرز معاشرت اور
اون کے پاس عیش و عشرت کا سامان کیا تہا جب گذشتہ عملداریان
کے انتظام کو حضرت ملکہ معظمہ فرمان رواے انگلستان قیصر ہند
خلد اللہ ملکہا کے عہد سلطنت سے مقابلہ کروگے تو خود ظاہر ہوجاویگا
کہ اس دولت عظمیٰ کی سرپرستی اور اس سلطنت کبریٰ کی حمایت
و حکومت مین ہندوستان نے کیسی کیسی بیش بہا نعمتین اور
بے انتہا فایدے اور بے شمار برکتین حاصل کی ہین جسکی نظیر
بلکہ عشر عشیر بھی کسی ایشیائی سلطنت مین موجود نہین ؛
ترویج علوم تعلیم ہنر و فنون تہذیب و شایستگی کا پہیلانا اشاعت
علوم مغربی سے ہندوستان کے تیرہ و تاریک خیالات مین روشنی

وشایستگی سے نئی دنیا مین داخل کرسکتی ہے قانونِ قدرت کی روسے
ضرور ہے کہ ہر گروہ اور ہر طبقے اور ملک کے آدمی کسی نہ کسی سلطنت
کے خواہ وہ شخصی یا جمہوری ہو یا حکومت قومی مطیع وماتحت رہین
چنانچہ اسی قاعدۂ قدرت کے موافق مثل اور اقوام اور ممالک عالم
کے اہل ہند بہی ہمیشہ کسی نہ کسی سلطنت کے مطیع ومحکوم چلے آئے ہین

ذکر سلطنت انگریزی ومدح حضرت ملکہ معظمہ قیصرِ ہند

مگر اس زمانہ مین ہندوستان کی بڑی خوش نصیبی اور اوسکی دولت
واقبال کا ستارہ عروج پر ہے کہ تخت سلطنت برطانیہ کا مطیع
ومنقاد ہے۔ ظالم حکومتون کے تشدد اور جابر حاکمون کے جور وستم
سے آزاد ہے۔ اس عالیشان سلطنت مین رعایاے ہند کی بہبود
اور امن وآسایش کا عمدہ سامان مہیا ہے کیون نہو کہ ایک دانشمند
اور فیاض گورنمنٹ اوسپر حکمران ہے۔ ہندوستان کی تاریخ ملاحظہ
کرو قدیم زمانہ کے مہاراجگانِ عالی تبار کی کیفیت حکمرانی اور خاندان
غزنوی اور غوری سے لیکر چغتائی بادشاہون تک طرز حکومت

جذب لذات اور حصول مطلوبات مین شرکت یا مزاحمت پیش آتی ہے تو قوت فکریہ انواع تدابیر وحیل سے کام لیکر دفع مزاحم چاہتی ہی یا قوت غضبیہ متحرک و مشتعل ہوکر اپنے قہر و استیلا سے نوبت مجادلہ و مقابلہ پہونچاتی ہے اور اسی طور سے انواع جور و ستم اور جنگ و جدال اور خونریزی و قتال اور اقسام فریب و دغا اور عداوت و عناد اور شرارت و فتنہ و فساد دنیا مین ظاہر ہوتے ہین اور یہہ سب امور حسن معاشرت کے نہایت مضر اور مقاصد اجتماع و تمدن کی برخلاف اور ترقی انسان کے بغایت مزاحم ہین نظر بحالات مذکور تمدن مین کوئی ایسی قوت موجود ہونی ضرور ہے کہ ان مفاسد کی اصلاح اور حد سے گذرنے والون کی روک تھام کرے اور وہ قوت سلطنت ہے۔

اور واقع مین سلطنت ہی ایسی طاقت ہے کہ اپنے سایۂ عاطفت اور ظل حمایت مین طوائف انام اور مختلف مذاہب اور اقوام کو مفاسد اندرونی اور دشمنان بیرونی سے محفوظ اور مامون رکھکر اور تاریکی وحشت و جہالت سے نکالکر علوم و فنون اور حرفت و صناعت اور وسائل معاش اور سامان عیش و عشرت کی ترقی روز افزون سے انسان کو تربیت

معزز و سربلند فرمایا تاکہ مشعل خرد کی روشنی مین حقائق اشیاء کو دیکھ بھال کر اور شاہراہ توسط و اعتدال پر چلکر سرمنزل کمال تک پہونچے اور ذاتی کوشش و حسن عمل سے جسقدر معاش و معاد مین ترقی اور اپنی حالتِ زندگی اور طرزِ معاشرت کو بہتر کر سکے کرے لیکن انسان کا حالتِ ابتدائی یعنی ظلمتِ جہالت سے نکلکر شائستگی پیدا کرنا اور درجۂ انسانیت مین داخل ہونا مشارکت و معاونت بنی نوع یعنی اجتماع و تمدن پر موقوف ہے - اور تمدن کی خوبی اور قوانین ریاست کی خوش اسلوبی انتظامِ حکومت اور قیامِ سلطنت پر منحصر ہے کیونکہ قدرت کی فیاضی نے قوائے شہوی و غضبی اور خواہشِ ظاہری و باطنی اور مختلف جذبات اور جو قوتین قیامِ حیات اور دفعِ حاجات اور درکِ لذات اور جذبِ ملایم اور رفعِ مزاحم کیواسطے ضرور تھین انسان مین سب جمع کر دی ہین اسلئے آدمی بالطبع اپنی ضروریات اور لذات کے حاصل کرنے مین از حد حریص و طماع ہے اور ہمیشہ اوسکی شہوت کا اقتضاء اور طبیعت کا میلان حصول مرغوبات مین حد سے تجاوز کرنے پر رہتا ہے اور جب دوسری جانب سے

یکتائی کی شان کبریائی اور جود و رحمت پر دال اور ہر فرشتہ و بشر

آفرینش جمیع مخلوقات زیر دست ہے دال ہے اور کرۂ ارض کا بحر و بر و اقسام

پستی زمین کا جو ہر طرف سے محیط ہے گہرائی ہے اور جو جو تعجب خشکی

خشکی و تری پر مشتمل اور حیوانات بحری و بری کا نشیمن اور آدمی زاد کا

مسکن ہے خداوند کی حکمت اور صناعی کا ظاہر نمونہ ہے ہر ایک ...

کا کنارہ جو ہے پہاڑ اور کی اونچی نیچی اور ایک ہموار میدان اور پست بلند

آبادیوں اور صحرا و جنگل اور مقامات و مکانات دریا سے اور ...

معدنی و نباتی اور عجائب قدرتی سے مالا مال ہونا اور خاصیت سرزمین

اور تاثیر آب و ہوا سے ہر ایک خطہ میں جدا گانہ قسم کے نباتات و حیوانات

کی پیدائش و پرورش اور ہر ایک کے آدمیوں کی صورت و سیرت اور خیالات

و طبیعت کا اختلاف اور ہر ایک کا طرز معاشرت اور طریقۂ تمدن جدا جدا ہونا

خداوند مطلق کی الوہیت و ربوبیت پر روشن دلیل ہے مانا ہے جن

کو جغرافیہ تمام عالم کے منکشف و قواعد و رسالۂ مختصر کی تہذیب ہے جو اہل

کے احکام و حکمت اور افعال قدرت کی ایک ادنی تفصیل ہے لیکن

ظاہر ہے کہ اسرار ربوبیت و رموز قدرت پر جس سے مجموعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ کون شخص ہے کہ بنظر دوربین اجرام سماوی کے عجائبات اور اونکی گردش و حرکات اور تبدل و تغیرات پر نظر کرے اور وہ تعلق و مناسبت جو زمین کو اجرام فلکی سے حاصل ہے اور عجیب و غریب تاثیرین و حالتین جو کرۂ ارضی مین اختلاف اوضاع فلکی سے پیدا ہوتی ہین دہیان مین لاوے اور خداوند عالم کی حکمت و قدرت پر شیفتہ نہو۔ وہ کون آدمی ہے کہ دنیا کی قدرتی نمایش گاہ جو ہر وقت تمام جہان کی آنکھون کے سامنے کھلی ہوئی ہے بچشم عبرت دیکھے اور نگارستان عالم کی صنعت پردازی اور کارخانۂ جہان کی نقش طرازی بغور و تامل ملاحظہ کرے اور خالق

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب نایاب تاریخ راجستان المسمیٰ

وقائع راجپوتانہ

جلد اول

۱۳۰۵ھ

۱۸۸۸ع

از تصنیف جناب محقق کامل بابو جوالا سہائے صاحب مہتمم تاریخ راج بھرتپور

در مطبع مفید عام آگرہ طبع شد

نمبر	نام تھانہ	کامدار	فوطہ دار	متصدی	منشی	سوار	پیادہ	کیفیت
	میزان	لعہ	۷	دو	یک	۱۸۰	۶۳۴	

سنہ ۱۸۴۱ع مین بنظر انتظام و شایستگی ملک اور باشندون کو جو کوئی جایز پیشہ نہ رکھنے کی وجہہ سے مرتکب واردات چوری و غارتگری ہوئی ذریعہ معاش بہم پہونچانے کی غرض سے ایک فوج کہ بنام نہاد میواڑ بہیل کورپس مشہور ہے اس ملک کے بہیل و گراسیہ لوگون سے بہرتی ہوئی تہی اس فوج مین ۷۵۲ مسلح آدمی ہین اور قریب سوالاکہہ روپیہ سالانہ کا خرچ ہے اسمین سے پچاس ہزار روپیہ مہارانا صاحب والی میواڑ سے لیا جاتا ہے اور باقیماندہ خزانہ عامرہ شاہی سے دیا جاتا ہے صدر چہاونی اس فوج کے کہیرواڑہ مین ہے اور کچہہ جمعیت کوٹڑہ مین رہتی ہے کل پہاڑیون مین اس فوج کی نوکری اب ایسی مرغوب العوام ہوگئی ہے کہ بہیلون کے لڑکے نوکر ہونے سے بیشتر از خود آکر ایک ایک برس تک قواعد سیکہتے ہین جب کوئی اسامی خالی ہوتی ہے تیار سپاہی فوراً بہرتی ہوکر کام کرنے لگتا ہے اوسکی تیاری مین سرکار کو کچہہ خرچ کرنا نہین پڑتا - میواڑ کی پہاڑی قومین شراب خواری مین مشہور ہین مگر جو بہیل و گراسیہ فوج مین بہرتی ہوتا ہے فی الفور اس بدعادت کو چہوڑ دیتا ہے کہ فوج مین شراب خواری بالکل نہین ہوتی ہے صاحب سپرنٹنڈنٹ جنہون نے ہر قسم کے ہندوستانی لوگ دیکہے ہین براہ انصاف لکہتے ہین کہ بہیل کورپس سے زیادہ مطیع اور شایستہ سپاہ کسی ہندوستانی فوج مین نہین دیکہی -

نمبر	نام تھانہ	کامدار	فوطہ دار	متصدی	منشی	سوار	پیادہ	کیفیت	
۶	لسیرہ	یک	۰	۰	۰	۱۵	۵۰		लसेरा
۷	کالی بھنت	۰	یک	۰	۰	۰	۶		कालीभीत
۸	پرسولہ	یک	یک	۰	۰	۵	۱۴		परसोला
۹	سوم سیگری	یک	۰	۰	۰	۰	۶		सुमसीगरी
۱۰	راگھوگڑھ	یک	۰	۰	۰	۰	۳۹		राघोगढ़
۱۱	دئی پور	۰	۰	۰	۰	۵	۰		रईपुर
۱۲	کیوڑہ کانل	یک	۰	۰	۰	۰	۰		केवडे कानल
۱۳	چناوڑہ	یک	۰	۰	۰	۰	۴		चिनावडा
۱۴	رکھب ناتھ	یک	۰	۰	۰	۰	۷		रखबनाथ
۱۵	جاور	یک	۰	۰	۰	۱۰	۱۴		जावर
۱۶	سیلوری	یک	۰	۰	۰	۰	۱۴		सेलोरी
۱۷	بجنیہ	یک	۰	۰	۰	۰	۱۴		वखनया

چالیس سوارون کے جو کرنل ایڈن صاحب نے پولیس کیواسطے بہرتی
...ہے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ کہیرواڑہ کے پاس متعین رہ کر کہیرواڑہ او دیپور
...سڑک پر گشت کیا کرتے ہین کل دیگر سواران راج نہایت محتاج و شکستہ حال
...ر گہوڑے بالکل خراب و ناکارہ ہین اونین زیادہ تر سلہی اور میراڑ کے
...سلمان ہین اور سہ بندی پیادگان بے قواعد و بداسلحہ ہے-
...تحت حکومت حاکم دربار کے سواران کی تنخواہ پندرہ سولہ روپیہ سکہ اودیپور
...لی ہے اسمین وے گہوڑہ و ہتیار رکہتے ہین اور اسی مین خورونوش و پوشش
کا بندوبست کرتے ہین اور اسیطرح سپاہی اودے پوری چہ روپیہ ماہوار سے
رفع الوقتی کرتے ہین-

فہرست تہانجات و تقسیم عملہ و فوج

نمبر	نام تہانہ	کامدار	فوطہ دار	متصدی	منشی	سوار	پیادہ	کیفیت
۱	صدر مین حاکم کے پاس	یک	یک	۰	یک	۵۰	۲۰۵	
۲	سرارہ	للعہ	یک	۲	۰	۲۵	۷۵	
۳	کہیرواڑہ و لیچہ	[illegible]	یک	۰	۰	۲۰	۳۵	
۴	کلیان پورہ	یک	یک	۰	۰	۳۵	۳۵	
۵	رتورہ	یک	۰	۰	۰	۱۵	۱۴	

सिरारा
रैचरवाडा बल्लीचा
कलियानपुरा
रतोरा

غارتگری کو چھوڑ کر نیک چلنی اور شائستگی اختیار کی ہے انسداد غارتگری کی غرض سے پیپلیہ اور پرشاد کے درمیان جھاڑی کٹ گئی ہے اور اودے پور و کھیرواڑہ کی سڑک پر گجرات سے رکھب دیوجی و اکلنگ جی و ناتھہ دوارہ و کانکرولی کے جاتریون کی آمدرفت بکثرت جاری ہے۔

पीपलया परशाद

रखबदेवजी इकलिङ्गजी नायद्वारा कांकरोली

ان اضلاع مین انتظام عدالت کا اختیار مہارانا صاحب والی میواڑ کو ہی اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اوسکے نگران حال ہین مگرہ کا حاکم کل مقدمات فوجداری مین صاحب سپرنٹنڈنٹ کو رپورٹ کرتا ہے مگر تحقیقات و تجویز اونکے راج کے اختیار مین ہے اس دوہرہ حکومت کیوجہ سے ہمیشہ ابتری و نزاع رہتی ہین یعنی راج سے بھیلون پر ظلم و تشدد ہوتا ہے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ اونکو پناہ دیتے ہین۔

بھیلون کی شرارت کی نسبت کرنل ہیکنزی صاحب نے لکھا ہے کہ نالایق و ناکردہ کار حاکم اور بے ایمان و رشوت خوار کامدار مقرر ہونے سے اونکے ایمان اور منصفی کا بالکل اعتبار جاتا رہا ہے اور دربار کی حکومت اسقدر ضعیف ہوگئی ہے کہ بھیل لوگ جبر اور تعدی کے بغیر اوسکو مطلق خیال مین نہین لاتے اور جو مراتب بلا رو رعایت و عادلانہ سماعت سے بآسانی فیصل ہوجاوین اونکے واسطے سرکشی و فساد کرتے ہین۔

ان اضلاع کی جمع مع آمدنی جاگیرات خراج گذاران چار پانچ لاکھہ روپیہ سالانہ کی ہے مگر راج مین صرف ایک لاکھہ ساٹھہ ہزار روپیہ سکہ عالم شاہی کے ہوتے ہی اور انتظام کیواسطے ۱۸۰ سوار اور ۴۴۵ پیادون کی جمعیت متعین ہے

ایک سوتیس روپیہ دیتا ہے باقی ماندہ ٹہاکر فی روپیہ چہہ آنہ دیتے ہین برہمن فی گہر ڈیڑہ ۱؎ روپیہ پٹیل کاشتکار چہارم پیداوار اور سوا ڈیڑہ روپیہ فی قلبہ دیتے ہین بہیل غیر معینہ جمع دیتے ہین کہیرواڑہ کے بہومیان کچہہ محصول نہین لیتے ہین اس ملک مین قریب دو لاکہہ بہیل ہین میواڑ ڈونگرپور اور بانسواڑہ کے علاقہ مین بہیلون کی کل سولہ پالین ہین بموجب تفصیل ذیل —

نمبر	نام پال		نمبر	نام پال		نمبر	نام پال	
۱	ابورہ	अबोरा	۲	دہارپوتی	धारपोती	۳	دامور	दामोर
۴	ماہیرہ	माहेरा	۵	نیناما	नैनामा	۶	دوداوت	दूदावत
۷	بہناوت	वहनावत	۸	اہاری	अहारी	۹	کالہاہور	कालहाहूर
۱۰	مچار	मचार	۱۱	تجور	तिजोर	۱۲	گوداوامور	गोदादामोर
۱۳	کراری	करारी	۱۴	پارگی	पारगी	۱۵	داما	दामा
۱۶	بابریہ	बाबरया						

بہیل لوگ قدیم سے بدپیشہ مشہور ہین کہ چوری و غارتگری بیخوف وخطر و کمال بیرحمی سے کرتے تہے مگر جب سے کہیرواڑہ اور کوٹڑہ مین چہاونیان ہوئی ہین علی العموم کل بہیلون نے اور علی الخصوص بہومیہ جاگیرون کے بہیلون نے عادات

اون سے آمدنی کثیر ہوتی تہی اون مین جست اور چاندی و دیگر دہاتون کے
کارخانے سنہ ۱۸۱۲ و ۱۳ع کی قحط سالی تک بکثرت جاری تہے اوسوقت سے رعیت
تباہ ہوکر دیہات ویران ہوگئے اور جاور بہی اون مین سے ہے ۔
سرداران مندرجہ صدر سے بعض سردار بہومیہ جاگیردار اور تحت خاص صاحب
سپرنٹینڈنٹ اضلاع کوہی مقیم کہیرواڑہ ہین اونکی یہہ تفصیل ہے ۔

	نمبر	نام جاگیر	نام جاگیردار بہومیہ	معقوضہ دیہات	دیہات جاگیر	دیہات انعام	جمع تخمیناً	ٹانکہ یعنی خراج	سواران نوکری	کیفیت
पाड़ा रावत नाहरसिंघ	۱	پاڑہ	راوت ناہر سنگہ	۱۷	۹	۳	لعہ	لمار	۴۰	
जावास रावत भैरवसिंघ	۲	جاواس	راوت بہیرو سنگہ	۳۴	۱۸	۶	عہ	اصا	۶۰	
मादरी रावत रघुनाथसिं	۳	مادری	راوت رگہناتہ سنگہ	۱۲	۰	۰	عہ	صمار	۴۰	
चानी ठाकुर खुमान सिंघ	۴	چانی	ٹہاکر کہمان سنگہ	۵	۱	۰	اعہ	صمار	۱۰	
थाना ठाकुर प्रतापसिंघ	۵	تہانہ	ٹہاکر پرتاب سنگہ	۳	۰	۱	الصمار	ماعہ	۱۰	
पाटिया ठाकुर गुलाबसिंह	۶	پاٹیہ	ٹہاکر گلاب سنگہ	۲	۲	۰	الماعہ	ما	۱۰	

خان پور کا ٹہاکر ایک گانو کی بابت پاڑہ کی راوت کو چالیس روپیہ ٹانکہ دیتا ہے — खानपुर टंका
اور کتہوہی کا ٹہاکر اٹہارہ روپیہ دیتا ہے ۔ بابلواڑہ کا ٹہاکر جاواس کے راوت — कतवी रावलवाड़
کو چار گانو کی بابت دوسو روپیہ دیتا ہے ۔ اور بیری کا ٹہاکر ایک گانو کے — बेरी

کے جنگل مین رہنے لگے اب اس ملک مین بھیل راجپوت اور گراسیون کی آبادی ہے مگر خانہ شماری نہونے سے باشندون کی تعداد معلوم نہین ہے -
زرخیز حصہ جات ملک سے بیدخل ہونے کی وجہہ سے بھیل اوگ جسقدر رفع دیگر ہوتے اوس سے زیادہ وحشی صفت و بدپیشہ ہوگئے ہین موسم بارش مین بقدر مصارف سالتمام باجرہ وغیرہ غلہ کاشت کرلیتے ہین اسکے سوا سن - کوری - تل - اڑد - مال - چاول - اور کہین کہین ہلدی اور ادرک بہی کاشت کرتے ہین - راجپوت اور کسی قدر حصہ سے بھیل بہی ربیع مین گیہون جو - نخود - سرسون - نیشکر کاشت کرتے ہین اور بہت اچھی فصل پیدا ہوتی ہے -
ان اضلاع مین زیادہ تر پہاڑ اور پہاڑی زمین ہین اون مین کچھہ زراعت نہین ہوسکتی ہے اور کل ملک کے ایک ثلث بلکہ چہارم پر بہی کبھی زراعت نہین ہوئی ہے اور رقبہ کثیر بن اور جہاڑی سے بہرا ہے کہ بحسب ضرورت باشندگان ملک مزروعہ ہوسکتا ہے -
ان اضلاع مین چہوٹی ندیون کی دہارون مین لوہے اور تانبے کی بوری ملتی ہے اس سے ظاہر ہے کہ ان اضلاع مین کسی قسم کی معدنی پیداوار ہوسکتی ہے اور کہین کہین سونا بہی ملتا ہے مگر یہہ امر مشتبہہ ہے کہ اوس سے محنت و خرچ کا معاوضہ کافی ہوسکے یا نہین بالفعل صرف ایک کان جاور مین ہے کہ سابق مین آباد تہا اب ویران ہے اور اودےپور سے بجانب سڑک کہیرواڑہ پچیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے کسی زمانہ مین یہہ کانین مشہور تہین اور فرمانروایان میواڑ کو

धातु तांबे का बोरी

जावर

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چہٹوند	کیفیت
۲۲۹	چہوٹے جاگیردار		۶۱۵	للعہ لاکہہ [illegible]	[illegible]	۰
	میزان	۰	۱۲۰۴	معہ لاکہہ [illegible]	[illegible]	۰
میزان ہر دو درجہ سرداران			۲۵۱۶	لاکہہ [illegible]	ایک لاکہہ [illegible]	۰

اضلاع کوہی

سیواڑ کا وہ حصہ جو بنام نہاد اضلاع کوہی مشہور ہے اور اوسکا انتظام صاحب سپرنٹنڈنٹ کہیٹر واڑہ کو مفوض ہے اودے پور سے جنوب مین سرحد ماہی کانٹہ تک اور مشرق مین سرحد ڈونگر پور سے سروہی تک قریب ستر میل شمال وجنوب اور ستر میل مشرق و مغرب ہے یہہ ملک چہوٹی جاگیرون مین جنکے سردار راجپوت ہین منقسم ہے سرداران مذکور مہارانا صاحب اودے پور کے خراج گذار ہین سرکار انگریزی کو کچہہ خراج نہین دیتے ہین ان سردارون کے دو فریق ہین ـ माहीकांठा

اول فریق مین سلومر کا راؤ ـ اور گگونده کا راج ہین ـ

دوم فریق مین کورادر کا راؤ ـ جہالا دل کا راج ـ جامنڈ کا راؤ ـ تہانہ کا ٹہاکر جاداس کا راو ـ پاڑہ کا ٹہاکر ـ جانی کا ٹہاکر ـ پاڑہ تہانہ کا ٹہاکر ـ مادری کا راو اوگہنہ کا راو ـ پنڑوہ کا رانہ ـ جوڑہ کا راؤ ـ कोरावर कोसेल चामंड मादरा जावास पाड ओघना चार्न जूरा पनरवा

سابقاً اس ملک مین بہیلون کی آبادی تہی جب راجپوتون نے فتح کیا اونہون نے عمدہ زرخیز قطعات اراضی اون سے چہین لئے اور بہیل پہاڑون کے قرب وجوار

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت	
۲۱	بمبوری	پوار جے سنگھ	۲	[illegible]	[illegible]	•	बम्बूरी पवार जेधसिंघ
۲۲	سمہوار	مہاراج لچھمن سنگھ	۴	[illegible]	[illegible]	•	समवार महाराज लछसिंघ
۲۳	کراوہ	راجہ بہادر بھوانی سنگھ	۷	[illegible]	[illegible]	•	करावा राजा बहादुर भवानी सिंह
۲۴	امرگڈھ	راوت جوان سنگھ	۳	[illegible]	[illegible]	•	अमरगढ रावत जवानसिंघ
۲۵	لسانی	چونڈاوت جسونت سنگھ	۹	[illegible]	[illegible]	•	लसानी चौंदावत जसवन्त सिंघ
۲۶	اٹھانہ	راوت دولہ سنگھ	•	•	•	ماتحت مہاراجہ [illegible]	अठाना रावत दूलह सिंघ
۲۷	سنگرام گڈھ	راوت گلاب سنگھ	۸	[illegible]	[illegible]	•	संग्रामगढ रावत गुलाबसिंघ
۲۸	دھریاود	راوت کیسری سنگھ	۱۱۹	[illegible]	[illegible]	•	धरयावद [illegible]
۲۹	پھولیچہ	چوہان بختاور سنگھ	۴	[illegible]	[illegible]	•	फूलीचा चौहान बखतावरसिंघ
۳۰	بجے پور	سکتاوت مادھو سنگھ	۲۴	[illegible]	[illegible]	•	विजयपूर सक्तावत माधो सिंघ
۳۱	بمبورہ	راوت پرتاب سنگھ	۱۴	[illegible]	[illegible]	•	बम्बूरा रावत प्रतापसिंघ
۳۲	روپ نگر	سولنکی بیری سال	۳۰	[illegible]	[illegible]	•	रूपनगर सोलंकी वेरी साल

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت	
۹	رام پورہ	راٹھوڑ سنگرام سنگھ	۲	سمہ لاصہ	الماصہ	۰	रामपुरा राठोड़ संग्राम सिंह
۱۰	خیرآباد	مہاراج جودھ سنگھ	۴	صمہ باہت	بالہ	۰	खैराबाद महाराज जोध सिंह
۱۱	مہوہ	مہاراج گیان سنگھ	۵	صمہ بار	لمار	۰	महवा महाराज ज्ञान सिंह
۱۲	لُوندہ	راوت اجیت سنگھ	۵	الصمالعہ	مالصہ	۰	लूंदा रावत अजीत सिंह
۱۳	تہانہ	راوت گمبھیر سنگھ	۵	العہ	۰	سال تمام نوکری کرتا ہے چھٹوند معاف ہے	थाना रावत गंभीर सिंह
۱۴	کیلوہ	مہاراج جسونت سنگھ	۱	سمار	۰	ایضاً	केलवा महाराज जसवंत सिंह
۱۵	تانہ	راج دیوی سنگھ	۱۷	سمہ مالعہ	لمار	۰	तानू राज देवी सिंह
۱۶	کیلوہ	راٹھوڑ انار سنگھ	۲۲	معہ لمامعہ	السمار	۰	केलवा राठोड़ अनार सिंह
۱۷	روپاہیلی کلاں	راٹھوڑ بلونت سنگھ	۱۱	للعہ صمامعہ	الصمار	۰	रूपाहेली बड़ी राठोड़ बलवंत सिंह
۱۸	بہگوان پورہ	راوت شیودان سنگھ	۳	سمہ امالہ صہ	۰	سال تمام نوکری کرتا ہے چھٹوند معاف ہے	भगवानपुरा रावत श्योदान सिंह
۱۹	نتاول	مہاراج سمند سنگھ	۱۰	الالہ	۰	ایضاً	नतावल महाराज समंदर सिंह
۲۰	نیمبہیڑہ	راٹھوڑ دولہ سنگھ	۷	سمہ صمالہ عہ	السار	۰	नीम्बहेड़ा राठोड़ दूल्हा सिं

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت	
۲۴	شکورہ	دہراج لچھمن سنگھ	۶۳	[illegible]	[illegible]	•	शकोरा धिराज लछमन सिंह
میزان	•	•	۱۳۱۲	[illegible]	[illegible]	•	

فہرست سرداران دوم درجہ راج میواڑ مشہور بہ بتیس سردار

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت	
۱	ہمیر گڑھ	راوت ناہر سنگھ	۱۱	[illegible]	[illegible]	•	हमीर गढ़ रावत नाहर सिंह
۲	چاونڈ	راوت سوبھاگ سنگھ	۱۱	[illegible]	لما	•	चावंड रावत सोभाग सिंह
۳	بہدیسر	راوت بھوپال سنگھ	۳۹	[illegible]	[illegible]	•	भदेसर रावत भोपाल सिंह
۴	بوہیرہ	راوت اودت سنگھ	۲	[illegible]	[illegible]	•	बोहेरा रावत उदत सिंह
۵	بہوناواس	راوت باگھ سنگھ	•	•	•	•	भूनावास रावत बाघ सिंह
۶	پیپلیہ	راوت کشن سنگھ	۱۶	[illegible]	[illegible]	•	पीपल्या रावत किशन सिंह
۷	بیمالی	راوت ظالم سنگھ	۱	[illegible]	لا	•	बेमाली रावत ज़ालिम सिंह
۸	لاوہ	دودیہ منوہر سنگھ	۱۳	[illegible]	[illegible]	•	लावा दोदिया मनोहर सिंह

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چہٹوند	کیفیت	
۱۲	بہنیدر	مہاراج ہمیر سنگہ	۶۲	للعـــہ	للعمـــہ	•	भींदर जसिंह
۱۳	بدنور	راٹہور پرتاب سنگہ	۶۰	للعـــہ الماہ	للعمـــہ	•	
۱۴	بانسی	راوت مان سنگہ	۱۰۵	معمـــہ	مار	•	
۱۵	بہنسرور گڈہ	راوت امر سنگہ	۱۱۰	للعـــہ الاصہ	معصا	•	अमरसिंह
۱۶	پارسولی	راو لچھمن سنگہ	۳۰	سماسہ	سمار	•	पारसोली
۱۷	کورابر	راو رتن سنگہ	۴۶	للعہ ماعمـــہ	•	نوکری سالتمام کرتا ہی چہٹوند معاف ہے	
۱۸	اسیند	راوت ارجن سنگہ	۳۲	للعہ مامہ للعـــہ	الـ سار	کہمان سنگہ سمبت ۱۹۳۷ میں مر گیا	अर्जुनसिंह
۱۹	باگور	مہاراج سوہن سنگہ	۲۸	مارسہ	الـ صمار	مہارانا صاحب کے قرابتی ہیں باپ مسند کرور بروبیٹہتے ہین	
۲۰	کرجالی	مہاراج سورت سنگہ	۱۰	صمارسہ	مارہ	ایضاً	सिंह
۲۱	سیورتی	" اجت "	۲۰	معمہ	•	ایضاً	स्योरती
۲۲	آساہولی	کاکا سوہن سنگہ	۲	معصا	•	ایضاً	
۲۳	بنیرہ	راج گوبند سنگہ	۶۶	للعـــہ الماعہ	سمـــہ	•	वनेरा

فہرست سرداران درجہ اول راج میواڑ معہ [illegible]

نمبر	نام جاگیر	نام سردار	[illegible]	تعداد آمدنی سالانہ	تعداد چھٹوند	کیفیت	
۱	بڑی سادڑی	راج کیرت سنگھ	۶۳	[illegible]	[illegible]	•	बड़ी सादड़ी कीरतसिंह
۲	بیدلہ	راؤ بخت سنگھ	۵۰	[illegible]	[illegible]	•	बेदला रावबखत सिंह
۳	کوٹھاریہ	راوت جودھ سنگھ	۵۷	[illegible]	[illegible]	•	कोठारिया रावत जोध सिंह
۴	سلومبر	راوت جودھ سنگھ	۹۶	[illegible]	•	بعوض چھٹوند سالتمام نوکری کرتا ہے	सलूम्बर रावत जोध सिंह
۵	بجولیہ	راؤ سوائی گوبند داس	۶۱	[illegible]	[illegible]	•	बिजोलिया राव सवाई गोविंद दास
۶	دیوگڈہ	راوت کشن سنگھ	۶۶	[illegible]	[illegible]	•	देवगढ़ रावत किशन सिंह
۷	بیگون	راوت سوائی [illegible] سنگھ	۱۲۶	[illegible]	[illegible]	•	बेगूं सवाई सिंह
۸	دلواڑہ	راج فتح سنگھ	۸۰	[illegible]	[illegible]	•	देलवाड़ा राज फतहसिंह
۹	امیٹ	راوت شیوناتھ سنگھ	۳۳	[illegible]	[illegible]	[illegible] میں مر گیا	आमेट रावत श्योनाथ सिंह
۱۰	گگوندہ	راج مان سنگھ	۲۶	[illegible]	[illegible]	•	गोगुंदा राज मानसिंह
۱۱	کانوڑ	راوت امید سنگھ	۴۱	[illegible]	[illegible]	•	कानोड़ रावत उमेद सिंह

ہین مگر اصل مین اونکی آمدنی پر فی روپیہ ایک آنہ ہی نہین پرتا ہے دربار سے
ہمیشہ سرداروں سے خراج وصول کرنے مین کوشش ہوتی ہے مگر وے ادا
نہین کرتے اور جب تاکید ہوتی ہے برسر مقابلہ ہوجاتے ہین یہہ خراج ۱۸۲۲ع
مین جب ریاست مین بدنظمی و تکلیف تہی کرنل ٹوڈ صاحب نے مقرر کیا تہا اوس
زمانہ سے پچپن برس بہت امن و آسایش سے گذرے ہین اور میواڑ کے سردارون
کو بہت فائدہ حاصل ہوا ہے تحقیق ہے کہ ان سردارون کی آمدنی اوسوقت سے
اب چار چند ہوگئی ہے دربار سے سردارون کی آمدنی حال پر خراج لینے کا دعوی
ہوتا رہا ہے اور دربار کے کل مصارف سڑک و مدرسہ جات و شفاخانجات و ترقی
و اصلاح ملک پر لحاظ کرنے سے سرکار انگریزی کو لازم آتا ہے کہ جمعبندی خراج
از سر نو کرنے مین راج کی مدد کرے کیونکہ ہندوستانی ریاستون کا قوی کرنا
سرکار انگریزی پر فرض ہے یہہ ریاستین ممالک انگریزی کے ناراض لوگون کے
واسطے جاے پناہ ہین جو لوگ عملداری انگریزی سے ناخوش ہین وہان جاکر
رہتے ہین اور ہندوستانی ریاستون مین باہم ایسا اتفاق نہین ہے کہ کیسطرح
سرکار کیواسطے پرخطر ہوسکین بلکہ کئی طرح سے مدد و معاون ہین ایسے بڑے معاملہ
پر کم توجہی بیجا ہے سردارون مین اکثر مشورہ ہوا کرتا ہے کہ محکمہ ایجنسی کو دارالحکومت
سے برخاست کرادین تاکہ وے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی نگرانی سے بچین مگر یہہ
امر مہارانا صاحب کے حق مین مضر ہے اسواسطے اونکو پسند نہین ہے ۔

کچھ اعتراض نہو رہا کرے —
راج اودے پور کے سردار سرکشی و خود اختیاری و نااتفاقی مین مشہور ہین اور
اس سے راج مین بڑی بڑی خرابیان واقع ہوئی ہین بعض ٹہاکر سارقون کو
پناہ دیتے ہین اور مال مسروقہ مین سے حصہ لیتے ہین اگرچہ یہہ حرکات بحیلہ اوس استحقاق
پناہ دہی کے وقوع مین آتی ہین جو بموجب قولنامہ ۱۸۵۴ء منظور ہوا ہے —
ہر ایک سردار اپنے علاقہ کا حاکم مطلق ہے اور فوجداری و دیوانی مین اختیارات
کلی کا استعمال کرتا ہے اس صورت مین اگر بدنظمی ہو تو مہارانا صاحب بیچارہ کا
کیا قصور ہے جب کسی سردار سے انتظام کی تاکید کیجاتی ہے تو وہ قدیم دستور
کا حیلہ کرتا ہے اسطرح قولنامہ نے اودے پور مین بڑی ابتری پیدا کی ہے
وہ منسوخ ہوکر مہارانا صاحب کو اختیار مطلق ہونا چاہیئے اسکے سوای سردارون
کا مقروض ہونا بھی بڑی خرابی کا باعث ہے کہ عدم ادائے قرضہ سے بڑے
فتور پیدا ہوتے ہین —
مہارانا صاحب اور سردارون کی باہمی نزاع مین گورنمنٹ کا طریقہ عدم مداخلت
رہا ہے اسی سبب سے اوسکا کبھی خاتمہ نہین ہوا مگر در ینولا خود گورنمنٹ نے
قبول کیا ہے کہ رئیسون اور اونکی جاگیردارون کے درمیان مداخلت ہونا لازم
بلکہ ضرور ہے کہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ و ایجنٹ گورنر جنرل خود فیصلہ تنازعات کرکے
بدنظمی وظلم کا انسداد کیا کرین —
دربار کو یہہ بھی شکایت ہے کہ سردار لوگ جو میواڑ کے زیادہ تر زمین پر قابض
ہین راج کی ضروریات و مصارف مین شریک نہین ہوتے برائے نام چھٹوند دیتے

نرہنے پاوے اس سے امید تھی کہ وہ اطاعت پذیر ہوکر اپنے ظلم وتعدی کے طریقہ کو چھوڑ دے مگر دریافت ہوا کہ زنانہ ڈیوڑہی سے اوسکی رعایت ہوتی ہے اس سبب سے وہ بدستور خودسری و عدم تعمیلی کیے جاتا ہے اور اوسکو دیکھکر دیگر سرداران خراج گذار ریاست کو حوصلہ شرارت وتمردی ہوتا ہے آخرکار ۱۸۶۵ء مین تحقیق ہوا کہ جب تک گشائین حال کو بیدخل وخارج کرکے اوسکی بیٹے کو مسندنشین نکیا جاوے رفع نزاع نہوگا دسمبر ۱۸۶۵ء مین اوسکی تنبیہ کیواسطے فوج تیار ہوئی تب اوس نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو لکھا کہ معاملات ملکی مین راج کا ماتحت رہ کر احکام کی تعمیل کرونگا جیلخانہ کے قیدیون کو چھوڑدونگا دیہات متعلقہ مندر مین رعایا کو تکلیف نہ دونگا راج سے مقدمات فوجداری و دیوانی کی مثلین طلب ہونگی سو بھیجتا رہونگا اور جو پردیسی آدمی نوکر ہین اونکو موقوف کردونگا چنانچہ اوس نے اکثر پردیسی آدمی موقوف کردئے اور قیدی بھی بہت رہا کیے مگر امثلہ مطلوبہ نہین بھیجین اور اختیارات فوجداری و دیوانی مین راج کی مداخلت نہونے دی اور اطاعت کرنے سے صاف انکار کردیا تب بتاریخ ۸۔ مئی ۱۸۶۶ء پنج سرداران راج ناتھہ دوارہ کو گئے اور گشائین کو گرفتار کرکے اودےپور کو بھیجدیا اور اوسکے بیٹے کو بجاے اوسکے مسندنشین کیا مندر کی حفاظت کیواسطے راج کی فوج براے دوام متعین ہوئے اور تا وقتیکہ گشائین جدید سن تمیز کو پہونچکر اپنا کام سنبھالے کل کام فوجداری و دیوانی و مال متعلقہ مندر کا اہتمام ایک شخص کو راج سے مقرر کرکے مفوض ہوا گشائین مخروج کو اجازت ہوئی کہ حسب الحکم سرکار انگریزی حدود راج میواڑ سے باہر کسی مقام پر جسکی نسبت

کوٹہ	سر چارلس تھافلس مٹکاف صاحب بہادر	مہاراؤ راجہ امید سنگہ صاحب بہادر والی کوٹہ	راج رانا ظالم سنگہ صاحب بہادر مہاراج شیو دان سنگہ و لالہ ہنونت چند و ساہ جیون رام و لالہ مولچند	دہلی	۲۵ دسمبر ۱۸۱۷ع	اوچار	۶ جنوری ۱۸۱۸ع	دستخط جے آدم صاحب سکرٹری
ٹونک	ایضاً	نواب امیر الدولہ محمد امیر خان صاحب بہادر والی ٹونک	لالہ نرنجن لال	ایضاً	۹ نومبر ۱۸۱۷ع	سالائی	۱۵ نومبر ۱۸۱۷	ایضاً
قرولی	ایضاً	مہاراجہ جدکل چندر مہاراج ہرنجش پال دیو صاحب بہادر والی قرولی	میر عتیق اللہ	ایضاً	۹ نومبر ۱۸۱۷ع	ایضاً	۱۵ نومبر ۱۸۱۷	ایضاً
کشن گڑہ	ایضاً	مہاراجہ کلیان سنگہ صاحب بہادر والی کشن گڑہ	قاضی فتح محمد خان	ایضاً	۲۶ مارچ ۱۸۱۸ع	بانس واریہ	۱۷ اپریل ۱۸۱۸	ایضاً
بیکانیر	ایضاً	راج راجیشر مہاراج شرومن مہاراجہ سورت سنگہ صاحب بہادر والی بیکانیر	اوجہا کاشی ناتہہ	ایضاً	۹ مارچ ۱۸۱۸	براہ گہاٹ ندی گہاگرہ	یکم مارچ ۱۸۱۸	ایضاً

نقشہ نمبر دوم عہدنامجات ۱۸۱۷ و ۱۸۱۸ء

نام ریاست	نام صاحب جنکے اہتمام سے منجانب سرکار کمپنی عہدنامہ ہوا	نام رئیس جسکے ساتھہ عہدنامہ ہوا	نام مختار و معتمد و وکیل ریاست	مقام انفصال عہدنامہ	تاریخ انفصال عہدنامہ	نام مقام تصدیق جہاں حضور گورنر جنرل بہادر نے تصدیق فرمائی	تاریخ تصدیق	کیفیت
اودے پور	سر چارلس تہافلس مٹکاف صاحب بہادر رزیڈنٹ	مہارانا بہیم سنگہ صاحب بہادر والی میواڑ	ٹہاکر اجیت سنگہ	دہلی	۱۳ر جنوری ۱۸۱۸ء	اوچہر	۲۲ر جنوری ۱۸۱۸ء	دستخط جی آدم صاحب سکرٹری
جے پور	ایضاً	مہاراجہ دہیراج سوائی جگت سنگہ صاحب بہادر والی جے پور	ٹہاکر راول بیری سال	ایضاً	۲ر اپریل ۱۸۱۸	تلسی پور	۱۵ر اپریل ۱۸۱۸	•
جودہ پور	ایضاً	مہاراجہ مان سنگہ صاحب بہادر والی میواڑ	مہاراج کنور چہتر سنگہ صاحب بہادر دیوان ابہی رام و بشن رام و منگر رائے وکیل	ایضاً	۶ر جنوری ۱۸۱۸ء	روپڑ	۱۶ر جنوری ۱۸۱۸ء	دستخط جی آدم صاحب سکرٹری
بوندی	کپتان جیمس ٹوڈ صاحب پولٹیکل ایجنٹ	مہاراو راجہ بشن سنگہ صاحب بہادر والی بوندی	بوہرہ تلارام	بوندی	۱۰ر فروری ۱۸۱۸ ۴ر ربیع الثانی ۱۲۳۳ ماہ سدہی ۵ سمت ۱۸۷۵	کانپور	یکم مارچ ۱۸۱۸	•

لاوین تاکہ جب روساء مذکور سرکار کی تدبیرات مین شریک ہون خراج جو مہاراجگان
سیندھیہ و ہلکر لیتے تہے بدستور وصول ہوتا رہے اور ان ریاستون کی حفاظت
مین جو کچھہ خرچ پڑے حسب حیثیت ہر ریاست پر منقسم ہوکر وصول کیا جاوے اسطرح
عہد حکومت مارکوئیس آف ہیسٹنگس صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان مین
باہتمام سر چارلس تہوفلس مٹکاف صاحب بہادر روساء مفصلہ ذیل سے
عہدنامجات منضبط ہوئے ۞

मारक्वेस आफ़ हेस्टिंग्स
सर चार्ल्स थ्यो फ़्लस मटकाफ

پرتابگڈہ مین سکہ ڈلوا دینگے اور سرکار انگریزی اوسکا خرچ ادا کریگی ہشتم یہہ عہدنامہ بہت جلد نواب گورنر جنرل صاحب کی خدمت مین تصدیق کیواسطے بہیجا جاویگا مگر تا صدور حکم منظوری شرایط مندرجہ پر طرفین سے برابر عمل رہیگا۔

لार्ड कोर्नवालिस

۱۸۰۵ع مین لارڈ کورن ولس صاحب بہادر بعہدہ گورنری جنرل کشور ہندوستان پر ممتاز ہوئے تو ہندوستانی ریاستون سے تعلق برخاست کیا گیا بعض عہدنامجات تو رئیسون کے عدم ایفاے تعہد کی وجہ سے فسخ کیے گئے اور بعض بااحکام خاص باطل و کالعدم متصور ہوئے اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ وسط ہند اور راجپوتانہ کی ریاستین پنڈارہ غارتگرون کے جور و ستم سے کہ مرہٹون کی طاقت کے زوال سے روز بروز ترقی پاتے تہے مغلوب ہوگئین بلکہ اونہون نے علاقہ سرکار انگریزی مین بہی تاخت و تاراج کرنا شروع کیا اور تعیناتی افواج یا کوئی تدبیر اونکے حملون سے ملک کو محفوظ رکہنے مین کارگر نہوئی تب سرکار کو قرین مصلحت معلوم ہوا کہ اونکو نیست و نابود کرنیکے واسطے اتفاق حکومت کا سلسلہ عام قایم کیا جاوے سرکار انگریزی اور روساء راجپوتانہ کے درمیان اتفاق نہونے کی جو پابندی تہی مہاراجہ سیندہیہ کے عہدنامہ ۱۸۰۵ع سے رفع ہوئی اور سرکار کو اختیار رہا کہ اون سے ازسرنو یگانگت پیدا کرے اور اس سے یہہ مطلب تہا کہ غارتگری کی بداعمالی موقوف کیجاوے اور مہاراجگان سیندہیہ و ہلکر کی طاقت حد معینہ سرکار انگریزی سے تجاوز نکرے اوسوقت مین یہہ منشا نہ تہا کہ راجپوتانہ کی ریاستون کے اندرونی انتظام مین مداخلت کا اختیار حاصل کیا جاوے مگر یہہ کہ اونکی تدبیرات حکمرانی و تعلقات بیرونی کو سرکار انگریزی کے تحت حکومت مین